تاریخ پر کیا ہوگا ؟ اُس کا قبلۂ مقصد صرف واقعیت ہوتی ہے ' وہ اُسی پر اپنے معتقدات اور خیالات' بلکہ تمام چیزوں کو قربان کردیتا ہے -

لیکن اس میں حد سے زیادہ تفریط ہوگئی ' اس بات سے بچنے کے لیے کہ واقعات' رائے سے مخلوط نہ ہوجائیں ' پاس پاس کے ظاہری اسباب پر بھی نظر نہیں ڈالتے' جس سے ہر واقعہ خشک اور بے اثر ہوکر رہ جاتا ہے - مثلاً آنحضرت (صلعم) کی سیکڑوں چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کو اس طرح شروع کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلعم) نے فلاں قبیلہ پر فلاں وقت فوجیں بھیجدیں ' لیکن اُن کے اسباب کا ذکر نہیں کرتے ' حالانکہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس کے ناگزیر اسباب نہ تھے -

(۵) ایک بڑا اور اہم مسئلہ زمانہ کا مذاق ' ذاتی میلان ' اور میلان طبائع کا اثر ہے - یہ بالکل ممکن ہے کہ راوی ثقہ ہوں ' لیکن زمانے کے مذاق اور اثر سے واقعہ کی اصلی حالت بدل جاے - مثلاً جس زمانہ میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ' مذہبی تعصب اور غیر مذہب والوں سے نفرت ' عام ہوچکی تھی - کبھی روایت میں اگر یہ مذکور ہو کہ کوئی کافر قتل کردیا گیا ' تو کسی اور وجہہ اور سبب کی تلاش نہیں ہوتی تھی ' اسلیے کہ قتل کے لیے یہ کافی سبب تھا کہ وہ مسلمان نہ تھا - یہ تعصب جس طرح پیدا ہوا' اور جس طرح بتدریج بڑھتا گیا' تمام مذہبی اور تاریخی تصنیفات میں اُسی تدریج کے ساتھہ اُس کے آثار نظر آتے ہیں - مثلاً حضرت عمر نے غیر مسلم رعایا کی نسبت بہت سے احکامات صادر کیے تھے' جن کا منشا یہ تھا [illegible] وضع و لباس میں مسلمانوں سے مشتبہ نہ ہونے پائیں' [illegible] کام کو نقل کیا ہے اور [illegible] رو [illegible] یہ استدعا کی ہے کہ ان احکام کی تعمیل نہایت پابندی کے ساتھہ کی جاے - قاضی صاحب اگرچہ نہایت سختی کے ساتھہ ان احکام کی تعمیل کی تاکید کرتے ہیں ' لیکن اُن کے کسی لفظ سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ ان احکام کا منشا کیا ہے ؟ یا اُس سے ذمیوں کی توہین مقصود ہے ' لیکن جب تعصب زیادہ بڑھا' اور متقشف فقہاء پیدا ہوے' تو یہی روایت اس صورت میں ڈھل گئی کہ حضرت عمر نے تحقیر و توہین کے لیے یہ احکام صادر کیے تھے !

جنگ یرموک میں جب حضرت ابوعبیدہ نے تمام مفتوحہ مقامات سے فوجیں واپس بلالیں ' تو افسران فوج کو حکم بھیجا کہ جس قدر جزیہ جہاں جہاں سے وصول کیا گیا ہے سب واپس کردیا جاے ' اور رعایا سے کہدیا جاے کہ " جزیہ اس غرض سے لیا جاتا ہے کہ کوئی دشمن چڑھہ آے تو ہم تمہاری حفاظت کرسکیں ' لیکن چونکہ اب ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے اسلیے وہ تمام رقم واپس کردی جاتی ہے " یہ واقعہ تمام تاریخوں میں مذکور ہے اور یہ اسلام کے عدل و انصاف کی اصلی تصویر ہے' لیکن قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج میں یہ واقعہ جہاں نقل کیا ہے' وہاں اسقدر اپنی راے بھی شامل کردی ہے کہ " حضرت ابو عبیدہ نے تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا تھا " مابعد کے تصنیفات میں یہ واقعہ اسی راے کے قالب میں ڈھل گیا اور اب تو واقعہ کو اس راے سے الگ کرھی نہیں سکتے -

بنو نضیر کی لڑائی میں جب یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا ' تو آنحضرت نے حکم دیا کہ قلعہ کے گرد جو کھجور کے درخت ہیں' کٹوا دلیے جائیں ' عام ارباب سیر اس واقعہ کو اسی طرح سادہ لکھتے ہیں اور کہ یہودیوں کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہیں کہ " محمد (صلعم) باوجود دعوی پیغمبری ایسی بے رحمی کا ارتکاب کرتے ہیں " لیکن اس اعتراض (۱) کے جواب سے بالکل تعرض نہیں کرتے کیونکہ

(۱) جنگ بنی نضیر کے ذکر میں تفصیل سے اس واقعہ کا اور اسکے اسباب کا ذکر آئیگا جس سے ظاہر ہوگا کہ یہودیوں کا اعتراض بالکل غلط تھا -

اُن کے نزدیک یہودیوں کے ساتھہ جو کچھہ کیا جاے عین انصاف ہے -

احادیث اور سیرت کی اکثر کتابیں عباسیوں کے زمانہ میں لکھی گئیں اور اُس وقت لکھی گئیں جب ناز و نعمت اور عیش پرستی کا اوج شباب تھا - اس حالت نے تاریخ و روایت پر جو اثر کیا وہ اگرچہ روایتوں کے رگ رگ میں نظر آتا ہے' لیکن کسی نے اس کا احساس نہیں کیا -

یہ وہ زمانہ تھا کہ خلفاء عباسیہ کثرت سے شادیاں کرتے تھے ' ہزاروں حرمیں ہوتی تھیں ' مامون الرشید اور ہارون الرشید کے پاس دو دو ہزار کنیزیں تھیں اور یہ تعداد کبھی کم نہیں ہوتی تھی ' اس بنا پر جن روایتوں میں میل الی النساء اور جمال پرستی کا ذکر ہوتا تھا وہ خود بخود رواج عام پا جاتی تھیں ' اسی کا اثر ہے کہ طبقات ابن سعد اس قسم کی روایتوں سے لبریز ہے اور اور کتابوں میں بھی اسکی مخفی تلمیحات نظر آتی ہیں - اس بحث کی زیادہ تفصیل مناسب نہیں' ورنہ ہم بہت سی روایتوں کو نقل کرسکتے تھے -

یہ وہ اسباب ہیں کہ ثقہ سے ثقہ راوی ان کے اثر سے بچ نہیں سکتے تھے - ثقاہت صرف کا اسی قدر اثر ہو سکتا ہے کہ کوئی واقعہ غلط نہ بیان کیا جاے ' لیکن ثقہ سے ثقہ راوی بھی اس سے نہیں بچ سکتا کہ اُس کے مذاق اور راے کا اثر روایت پر پڑتا ہے - جو واقعہ راوی کے مذاق کے مناسب ہوتا ہے اس میں خود بخود زور آجاتا ہے ' وہ اُجاگر ہوجاتا ہے' دوسرے واقعات اُس کے سامنے دھندلے ہوجاتے ہیں' اور جو جزئیات اُس واقعہ سے الگ ہوتے ہیں بیان سے چھوٹ جاتے ہیں - امام بخاری کا عموماً یہ اصول ہے کہ ایک طویل الذیل روایت کے بیسیوں ٹکڑے کرتے ہیں اور یہ ٹکڑے جہاں جہاں اور جس جس باب میں آسکتے ہیں' اُن کے مستقل عنوان بناتے ہیں - ان ٹکڑوں کو پوری روایت میں دیکھو' تو [illegible] معمولی معلوم ہوتے ہیں ' لیکن مستقل عنوانوں میں مقصود بالذات [illegible] وجہ سے یہی ٹکڑے زیادہ روشن ہوجاتے ہیں' اور اگرچہ [illegible] غلط بیانی نہیں ہوتی ' لیکن واقعات کی حیثیت ہر جگہ بدل جاتی ہے ' اور اکثر جگہ الفاظ تک بدل جاتے ہیں -

یہ بات معمول بہ اور عام ہے کہ راوی' روایت کا جو حصہ چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ بخاری ' مسلم ' ترمذی وغیرہ میں ایک ہی حدیث کو دیکھو تو کسی میں وہ روایت نہایت مطول ہوتی ہے ' دوسرے میں اُس سے مختصر' تیسرے میں اس سے بھی مختصر' اسکی یہی وجہہ ہے کہ ایک بڑی روایت میں سے راوی جو واقعات یا جو واقعہ چاہتا ہے چھوڑ جاتا ہے - اصول حدیث کی رو سے اس قسم کی کمی بیشی کا اختیار رہتا ہے ' جہاں تک واقعہ کی نوعیت میں فرق نہ آے ' لیکن یہ ایک اجتہادی بات ہے' یعنی ممکن ہے کہ ایک راوی کے نزدیک واقعہ کی بعض خصوصیات چھوڑ دینے سے اصل مقصد میں فرق نہیں آتا ' لیکن در حقیقت آ جاتا ہو -

زمانہ اور طبیعت کا مذاق اس حالت میں نہایت سخت نتائج پیدا کرتا ہے ' مثلاً حضرت عمر نے ذمیوں کی نسبت یہ حکم دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں سور نہ لائیں' مساجد کے سامنے صلیب نہ نکالیں ' اُن بچوں کو اصطباغ نہ دیں جو کسی مسلمان کے زیر تربیت ہوں' کتاب الخراج اور طبری میں یہ احکام انہی قیدوں کے ساتھہ منقول ہیں ' لیکن جب تعصب بڑھتا گیا تو یہ قیدیں خود بخود اُٹھتی گئیں اور ابن الاثیر وغیرہ میں یہ احکام عام احکام بن گئے ' یعنی ذمیوں کے لیے سور چرانا ' صلیب نکالنا ' بچوں کو اصطباغ دینا ' سرے سے ممنوع ہوگیا -

[لها بقية]

اس بے احتیاطی کا اثر سیرت نبوی کی روایتوں پر زیادہ تر پڑا ' خلفا اور صحابہ کے فضائل میں جب مبالغہ آمیز روایتوں کا نقل کرنا جائز تھا ' تو بارگاہ رسالت کے فضائل میں جس قدر کہا جاتا ' کم تھا - اس قسم کی روایتیں عوام میں مقبول ہوکر اس طرح رواج پا جاتی تھیں کہ اگر کوئی محقق ان سے انکار کرنا چاہتا تو عوام دشمن بن جاتے -

موضوعات ملا علی قاری میں لکھا ہے کہ بغداد میں ایک واعظ نے یہ حدیث بیان کی " قیامت میں خدا آنحضرت کو اپنے ساتھہ عرش پر بٹھائے گا " امام ابن جریر طبری نے سنا تو بہت برہم ہوے اور اپنے دروازہ پر یہ فقرہ لکھہ کر لگادیا : " خدا کا کوئی ہمنشین نہیں " اسپر بغداد کے عوام سخت برافروختہ ہوے اور امام موصوف کے گھر پر اس قدر پتھر برسائے کہ دیواریں ڈھک گئیں (۱)

ایک خاص نکتہ

اس موقع پر ایک خاص نکتہ لحاظ کے قابل ہے - یہ مسلم ہے کہ حدیث و روایت میں امام بخاری اور مسلم سے بڑھکر کوئی شخص نہیں پیدا ہوا - رسول اللہ کے ساتھہ اُن کو جو عقیدت اور خلوص اور شیفتگی تھی ' اُس کے لحاظ سے بھی وہ تمام محدثین کے سرتاج تھے - باوجود اسکے فضائل و مناقب کے متعلق جس قسم کی مبالغہ آمیز روایتیں بیہقی ' ابو نعیم ' بزار ' طبرانی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں ' بخاری اور مسلم میں نہیں ملتیں - بلکہ اس قسم کی حدیثیں جو نسائی ' ابن ماجہ ' ترمذی وغیرہ میں پائی جاتی ہیں ' وہ بھی ان میں مذکور نہیں ' اس سے قطعی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر تحقیق و تنقید کا درجہ بڑھتا جاتا ہے ' مبالغہ آمیز روایتیں گھٹتی جاتی ہیں -

یہ روایت کہ جب آنحضرت (صلعم) عالم وجود میں آے تو ایوان کسری کے ۱۴ کنگرے گرپڑے ' آتش کدہ فارس بجھہ گئی ' بحیرہ طبریہ خشک ہوگیا - بیہقی ' ابو نعیم ' خرائطی ' ابن عساکر ' اور ابن جریر ' سب نے روایت کی ہے ' لیکن بخاری اور مسلم بلکہ صحاح ستہ کی کسی کتاب میں اس کا پتہ تک نہیں !

سیرت نبوی پر جو کتابیں لکھی گئیں ' وہ زیادہ تر اسی قسم کی کتابوں (طبرانی ' بیہقی ' ابو نعیم وغیرہ) سے ماخوذ ہیں ' اسلیے ... نہایت کثرت سے غلط اور کمزور روایتیں درج ہوگئیں اور اسی ... پڑا کہ سیرۃ میں جھوٹ سچ ' ہر قسم کی

... ایکی احتیاط کی گئی کہ
دیے تھے ' اکثر نظر انداز کردیے
... ہے کہ روایت کا سلسلہ اصل
لیکن آنحضرت کے حالات ولادت
... ہیں ' قریباً سب منقطع ہیں -
... ایسا نہ تھا جس کی عمر ' آنحضرت
... قابل ہو - سب سے معمر حضرت
... میں دو برس کم تھے ' اسی بناپر
... تعلق جس قدر روایتیں مذکور ہیں ' کوئی ان
... سے متصل نہیں ' اور اسی بناپر ان واقعات کے متعلق نہایت دور از کار روایتیں پھیل گئیں ' مثلاً ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت پیدا ہوے ... بہت سے پرند آکر مکان میں بھرگئے ' جن کی زمرد کی منقار ' اور یاقوت کے پر تھے - پھر ایک سفید بادل آیا اور آنحضرت کو اٹھا لیگیا اور ندا آئی کہ اس بچے کو مشرق و مغرب اور تمام دریاؤں کی سیر کراؤ کہ سب لوگ پہچان لیں (۲) یہ

[۱] موضوعات علی قاری صفحہ ۱۳ مطبوعہ دہلی -

[۲] مواہب لدنیہ میں یہ روایت نقل کی ہے اس میں بے انتہا مبالغہ آمیز باتیں ہیں - ہم نے معمولی ... نقل کردیا ہے -

بے احتیاطی مولودی روایتوں کے ساتھہ مخصوص نہیں ' بلکہ اکثر واقعات میں اس کا پرتو نظر آتا ہے - سیرت اور مغازی کا بڑا حصہ امام زہری سے منقول ہے لیکن اُن کی اکثر روایتیں جو سیرت ابن ہشام اور طبقات ابن سعد وغیرہ میں مذکور ہیں ' منقطع ہیں ' یعنی آخر کے راویوں کے نام مذکور نہیں -

(۴) سیرت میں محدثوں نے جو کتابیں لکھیں ان سے بعد کے لوگوں نے انکی روایتوں کو ان محدثین کے نام سے نقل کرلیا ' اُن بزرگوں کے مستند ہونے کی بنا پر لوگوں نے اُن تمام روایتوں کو بھی معتبر سمجھہ لیا اور چونکہ اصل کتابیں ہرشخص کو ہاتھ نہیں آسکتی تھیں اسلئے لوگ راویوں کا پتہ نہ لگاسکے اور اسطرح رفتہ رفتہ یہ روایتیں تمام کتابوں میں داخل ہوگئیں - اس تدلیس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مثلاً جو روایتیں واقدی کی کتاب میں مذکور ہیں ' ان کو لوگ عموماً غلط سمجھتے ہیں ' لیکن اُنہیں روایتوں کو جب ابن سعد کے نام سے نقل کردیا جاتا ہے تو اُن کو معتبر سمجھہ لیتے ہیں ' حالانکہ ابن سعد کی اصلی کتاب ہاتھ آئی تو پتہ لگا کہ ابن سعد نے یہ روایتیں واقدی ہی سے لی ہیں -

(۵) محدثین نے روایت کے متعلق جو اصول منضبط کیے تھے صحابہ کے متعلق اسکو بالکل نظر انداز کردیا - مثلاً اصول روایت کی رو سے رواۃ کے مختلف مدارج ہیں ' کوئی راوی نہایت ضابط ' نہایت معنی فہم ' نہایت دقیقہ رس ہوتا ہے ' کسی میں یہ اوصاف کم ہوتے ہیں ' کسی میں اور بھی کم ہوتے ہیں ' یہ فرق مراتب جس طرح فطرۃ عام راویوں میں پایا جاتا ہے ' صحابہ بھی اس سے مستثنی نہیں - حضرت عائشہ نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کی روایتوں پر جو تنقیدیں کیں ' اور جن کا ذکر اوپر گذرچکا ' وہ اسی بنا پر ہیں ' لیکن عام طرح پر اس فرق مراتب کا لحاظ نہیں رکھا گیا - فرض کرو کہ ایک بدوی ' جس نے صرف ایک دفعہ آنحضرت کو کبھی دیکھہ لیا ' کسی نازک اور نہایت مشکل واقعہ کو ادا کرتا ہے ' اور پھر اُسی واقعہ کو حضرت ابوبکر یا حضرت علی ادا کرتے ہیں ' تو کیا دونوں روایتوں کا ایک درجہ ہوگا ؟ کیا ہم یہ قیاس کریں گے کہ بدوی نے واقعہ کو اُسی طرح سمجھا ہوگا ' اور اُسی طرح اس کے نازک اور ناقابل ادا پہلوؤں کو ادا کیا ہوگا ' جسطرح حضرت ابو بکر اور حضرت علی سے امید ہوسکتی ہے ؟ حضرت عائشہ جب آنحضرت کے عقد نکاح میں آئیں تو اُن کی عمر سات برس کی تھی - اِس زمانہ میں اُنھوں نے جو واقعات سنے اور بیان کیے اُنھی واقعات کو اگر وہ ۱۶ - ۱۷ برس کی عمر میں سن کر بیان کرتیں تو کیا دونوں روایتونکا ایک ہی درجہ ہوتا ؟ احادیث میں بڑا خلط مبحث یہ ہے کہ بہت سی مہتم بالشان حدیثیں ' صحابہ کی صغر سن کی زمانہ کی مروی ہیں لیکن ان احادیث کی متعلق اس تفریق کا کوئی اشارہ نہیں کیا جاتا -

(۶) واقعات کے اسباب و علل سے مطلق بحث نہیں کرتے ' نہ اُن کی تلاش و تحقیق کی طرف متوجہہ ہوتے ہیں - اگرچہ اس امر میں شبہہ نہیں کہ اس بارہ میں یورپ کا طریقہ نہایت غیر معتدل اور واقعیت کے بالکل خلاف ہے - یوروپین مورخ ' ہر واقعہ کی علت تلاش کرتا ہے اور نہایت دور دراز قیاسات اور احتمالات سے سلسلہ معلومات پیدا کرتا ہے ' اس میں بہت کچھہ اُس کی خود غرضی اور خاص مطمح نظر کو بھی دخل ہوتا ہے ' وہ اپنے مقصد کو ایک محور بنا لیتا ہے ' اور تمام واقعات اُسی کے گرد گردش کرتے ہیں بخلاف اسکے اسلامی مورخ نہایت سچائی اور انصاف اور کامل بے طرفداری سے واقعات کو ڈھونڈھتا ہے ' اُس کو اِس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ واقعات کا اثر اُس کے مذہب ' معتقدات ' ا

تاریخ پر کیا ہوگا ؟ اُس کا قبلۂ مقصد صرف واقعیت ہوتی ہے ' وہ اُسی پر اپنے معتقدات اور خیالات ' بلکہ تمام چیزوں کو قربان کردیتا ہے -

لیکن اس میں حد سے زیادہ تفریط ہوگئی ' اس بات سے بچنے کے لیے کہ واقعات ' راے سے مخلوط نہ ہوجائیں ' پاس پاس کے ظاہری اسباب پر بھی نظر نہیں ڈالتے ' جس سے ہر واقعہ خشک اور بے اثر ہوکر رہ جاتا ہے - مثلاً آنحضرت (صلعم) کی سیکڑوں چھوٹی چھوٹی لڑائیوں کو اس طرح شروع کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلعم) نے فلاں قبیلہ پر فلاں وقت فوجیں بھیجدیں ' لیکن اُن کے اسباب کا ذکر نہیں کرتے ' حالانکہ تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی واقعہ ایسا نہیں ہوا جس کے ناگزیر اسباب نہ تھے -

(۵) ایک بڑا اور اہم مسئلہ زمانہ کا مذاق ' ذاتی میلان ' اور میلان طبائع کا اثر ہے - یہ بالکل ممکن ہے کہ راوی ثقہ ہوں ' لیکن زمانے کے مذاق اور اثر سے واقعہ کی اصلی حالت بدل جاے - مثلاً جس زمانہ میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ' مذہبی تعصب اور غیر مذہب والوں سے نفرت ' عام ہوچکی تھی - کبھی روایت میں اگر یہ مذکور ہو کہ کوئی کافر قتل کردیا گیا ' تو کسی کو وجہہ اور سبب کی تلاش نہیں ہوتی تھی ' اسلیے کہ قتل کے لیے یہ کافی سبب تھا کہ وہ مسلمان نہ تھا - یہ تعصب جس طرح پیدا ہوا ' اور جس طرح بتدریج بڑھتا گیا ' تمام مذہبی اور تاریخی تصنیفات میں اُسی تدریج کے ساتھہ اُس کے آثار نظر آتے ہیں - مثلاً حضرت عمر نے غیر مسلم رعایا کی نسبت بہت سے احکامات صادر کیے تھے ' جن کا منشا یہ تھا [illegible] وضع و لباس میں مسلمانوں سے مشتبہ نہ ہونے پائیں ' [illegible] کام کو نقل کیا ہے اور [illegible] یہ استدعا کی ہے کہ ان احکام کی تعمیل نہایت پابندی کے ساتھہ کی جاے - قاضی صاحب اگرچہ نہایت سختی کے ساتھہ ان احکام کی تعمیل کی تاکید کرتے ہیں ' لیکن اُن کے کسی لفظ سے یہ پتہ نہیں لگتا کہ ان احکام کا منشا کیا ہے ؟ یا اوس سے ذمیوں کی توہین مقصود ہے ' لیکن جب تعصب زیادہ بڑھا ' اور متقشف فقہاء پیدا ہوے ' تو یہی روایت اس صورت میں ڈھل گئی کہ حضرت عمر نے تحقیر و توہین کے لیے یہ احکام صادر کیے تھے !

جنگ یرموک میں جب حضرت ابوعبیدہ نے تمام مفتوحہ مقامات سے فوجیں واپس بلالیں ' تو افسران فوج کو حکم بھیجا کہ جس قدر جزیہ جہاں جہاں سے وصول کیا گیا ہے سب واپس کردیا جاے ' اور رعایا سے کہدیا جاے کہ کہ " جزیہ اس غرض سے لیا جاتا ہے کہ کوئی دشمن چڑھہ آوے تو ہم تمہاری حفاظت کرسکیں ' لیکن چونکہ اب ہم تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے اسلیے وہ تمام رقم واپس کردی جاتی ہے " یہ واقعہ تمام تاریخوں میں مذکور ہے اور یہ اسلام کے عدل و انصاف کی اصلی تصویر ہے ' لیکن قاضی ابویوسف نے کتاب الخراج میں یہ واقعہ جہاں نقل کیا ہے ' وہاں اسقدر اپنی راے بھی شامل کردی ہے کہ " حضرت ابو عبیدہ نے تالیف قلوب کے لیے ایسا کیا تھا " مابعد کے تصنیفات میں یہ واقعہ اسی راے کے قالب میں ڈھل گیا اور اب تو واقعہ کو اس راے سے الگ کرھی نہیں سکتے -

بنو نضیر کی لڑائی میں جب یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا ' تو آنحضرت نے حکم دیا کہ قلعہ کے گرد جو کھجور کے درخت ہیں ' کٹوا دلیے جائیں ' عام ارباب سیر اس واقعہ کو اسی طرح سادہ لکھتے ہیں اور گو یہودیوں کے اس اعتراض کا ذکر کرتے ہیں کہ " محمد (صلعم) باوجود دعوی پیغمبری ایسی بے رحمی کا ارتکاب کرتے ہیں " لیکن اس اعتراض (۱) کے جواب سے بالکل تعرض نہیں کرتے کیونکہ اُن کے نزدیک یہودیوں کے ساتھہ جو کچھہ کیا جاے عین انصاف ہے -

احادیث اور سیرت کی اکثر کتابیں عباسیوں کے زمانہ میں لکھی گئیں اور اُس وقت لکھی گئیں جب ناز و نعمت اور عیش پرستی کا اوج شباب تھا - اس حالت نے تاریخ و روایت پر جو اثر کیا وہ اگرچہ روایتوں کے رگ رگ میں نظر آتا ہے ' لیکن کسی نے اس کا احساس نہیں کیا -

یہ وہ زمانہ تھا کہ خلفاء عباسیہ کثرت سے شادیاں کرتے تھے ' ہزاروں حرمیں ہوتی تھیں ' مامون الرشید اور ہارون الرشید کے پاس دو دو ہزار کنیزیں تھیں اور یہ تعداد کبھی کم نہیں ہوتی تھی ' اس بنا پر جن روایتوں میں میل الی النساء اور جمال پرستی کا ذکر ہوتا تھا وہ خود بخود رواج عام پا جاتی تھیں ' اسی کا اثر ہے کہ طبقات ابن سعد اس قسم کی روایتوں سے لبریز ہے اور اور کتابوں میں بھی اسکی مخفی تلمیحات نظر آتی ہیں - اس بحث کی زیادہ تفصیل مناسب نہیں ' ورنہ ہم بہت سی روایتوں کو نقل کرسکتے تھے -

یہ وہ اسباب ہیں کہ ثقہ سے ثقہ راوی ان کے اثر سے بچ نہیں سکتے تھے - مداہنت صرف کا اسی قدر اثر ہو سکتا ہے کہ کوئی واقعہ غلط نہ بیان کیا جاے ' لیکن ثقہ سے ثقہ راوی بھی اس سے نہیں بچ سکتا کہ اُس کے مذاق اور راے کا اثر روایت پر پڑتا ہے - جو واقعہ راوی کے مذاق کے مناسب ہوتا ہے اُس میں خود بخود زور آ جاتا ہے ' وہ اُجاگر ہو جاتا ہے ' دوسرے واقعات اُس کے سامنے دھندلے ہوجاتے ہیں ' اور جو جزئیات اُس واقعہ سے الگ ہوتے ہیں بیان سے چھوٹ جاتے ہیں - امام بخاری کا عموماً یہ اصول ہے کہ ایک طویل الذیل روایت کے بیسیوں ٹکڑے کرتے ہیں اور یہ ٹکڑے جہاں جہاں اور جس جس باب میں آسکتے ہیں ' اُن کے مستقل عنوان بناتے ہیں - ان ٹکڑوں کو پوری روایت میں دیکھو ' تو سادہ [illegible] معلوم ہوتے ہیں ' لیکن مستقل عنوانوں میں مقصود بالذات [illegible] وجہ سے یہی ٹکڑے زیادہ روشن ہو جاتے ہیں ' اور اگرچہ [illegible] غلط بیانی نہیں ہوتی ' لیکن واقعات کی حیثیت ہر جگہ بدل جاتی ہے ' اور اکثر جگہ الفاظ تک بدل جاتے ہیں -

یہ بات معمول بہ اور عام ہے کہ راوی ' روایت کا جو حصہ چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے - یہی وجہ ہے کہ بخاری ' مسلم ' ترمذی وغیرہ میں ایک ہی حدیث کو دیکھو تو اسی میں وہ روایت نہایت مطول ہوتی ہے ' دوسرے میں اُس سے مختصر ' تیسرے میں اس سے بھی مختصر ' اسکی یہی وجہہ ہے کہ ایک بڑی روایت میں سے راوی جو واقعات یا جو واقعہ چاہتا ہے چھوڑ جاتا ہے - اصول حدیث کی رو سے اس قسم کی کمی بیشی کا اختیار رہتا ہے ' جہاں تک واقعہ کی نوعیت میں فرق نہ آے ' لیکن یہ ایک اجتہادی بات ہے ' یعنی ممکن ہے کہ ایک راوی کے نزدیک واقعہ کی بعض خصوصیات چھوڑ دینے سے اصل مقصد میں فرق نہیں آتا ' لیکن در حقیقت آ جاتا ہو -

زمانہ اور طبیعت کا مذاق اس حالت میں نہایت سخت نتایج پیدا کرتا ہے ' مثلاً حضرت عمر نے ذمیوں کی نسبت یہ حکم دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کے محلوں میں سور نہ لائیں ' مساجد کے سامنے صلیب نہ نکالیں ' اُن بچوں کو اصطباغ نہ دیں جو کسی مسلمان کے زیر تربیت ہوں ' کتاب الخراج اور طبری میں یہ احکام انہی قیدوں کے ساتھہ منقول ہیں ' لیکن جب تعصب بڑھتا گیا تو یہ قیدیں خود بخود اُٹھتی گئیں اور ابن الاثیر وغیرہ میں یہ احکام عام احکام بن گئے ' یعنی ذمیوں کے لیے سور چرانا ' صلیب نکالنا ' بچوں کو اصطباغ دینا ' سرے سے ممنوع ہوگیا -

[لها بقية]

(۱) جنگ بنی نضیر کے ذکر میں تفصیل سے اس واقعہ کا اور اسکے اسباب کا ذکر آئیگا جس سے ظاہر ہوگا کہ یہودیوں کا اعتراض بالکل غلط تھا -

ادبیات

دعوت درد

اٹھ اے دل راحت طلب پیدا کر شوریدہ کر * آپ بھی غمدیدہ ہو اوروں کو بھی غمدیدہ کر
پھونک دے محفل کو اے شعلۂ آواز سے * گرمی ہنگامہ سے ہر قلب کو تفتیدہ کر
سرمہ آسا اہل بینش کی نگاہوں میں سما * ذرہ ہستی کو اپنے اور بھی سائیدہ کر
شور پیدا کر جہاں میں نالۂ بیتاب سے * زخمہائے سینہ کو اپنے نمک پاشیدہ کر
کر کے عریاں شمع ہستی کو دکھا اوسکا فروغ * یعنی نذر شعلۂ غم جامہ بوسیدہ کر
حال زمانہ دیکھ کے رفعت نہیں شکل ہلال * اور بھی اپنے تن کاهیدہ کو کاهیدہ کر

کارواں کی چشم خوابیدہ کا ہو جا درد تو !
جب وہ سرگرم تگاپو ہو تو بن جا گرد تو !

ساقیا پھر جلوہ پیرا ہو اسی انداز سے * زندہ کر دے اہل محفل کو اسی اعجاز سے
طائر سدرہ ! ہم اپنی خستگی پر ہے نظر * زور ساز کہت دیا پر رہگذر پرواز سے
جہاد کی ہے پھر ... ذرا * پھر سکھا طرز فغاں چشم نوا پرداز سے
وہ صدای حوائی کے نغمے ! وہ سرود رجز آہ ! * ہو گئے نا آشنا اپنے پرانے ساز سے
ہمنوا ہیں غیر کا میں بھی ؟ بھلا ممکن کہاں * جب سنا تک نہیں جاتا یہاں آواز سے ؟
محو کر دل سے خطا دلدادگان حسن کی * روٹھتا ہے یوں بھی کوئی عاشق جانباز سے ؟

ہر اگر محو دیا ہے سر فروشی بھی سکھا
ہے عنایت کی تو پھر وارفتہ ہوشی بھی سکھا

فکاهات

صلح کانفرنس کی شکست اور جنگ کا آغاز

سوٹ ایبل سلف گورنمنٹ
Suitable Self Government.

دیکھا جو لیگ نے کہ ہوا خاتمہ تمام * از بسکہ دست حق طلبی اب دراز ہے
کہنے لگے ہیں سب کہ سیاست کا یہ نظام * مقبول خاص و عام نہیں، خانہ ساز ہے
تقسیم مشرقی نے عیاں کردیا ہے سب * جو شاہ راہ حق میں نشیب و فراز ہے
جاری ہے ہر زبان پہ مساوات کا سبق * ہر خاص و عام پردہ در امتیاز ہے
مجبور ہو کے لیگ نے الٹا ہے ورق * جو ہر نئے مرقع نیرنگ ساز ہے
چہرہ یہ ہے جو سلف گورنمنٹ کا نقاب * ہر دیدہ ور اسیر طلسم مجاز ہے
سمجھے نہ یہ کہ " سوٹ ابل " کی جو شرط ہے * تمہید سجدہ ہائے جبین نیاز ہے
سمجھے نہ لوگ یہ، کہ یہی لفظ پر فریب * اس ملک میں طلسم غلامی کا راز ہے
سب یہ سمجھ رہے ہیں کہ اب لیگ و کانگرس، * دونوں کا ایک عرصہ کہ ترکتاز ہے

* * *

جب تک کہ لوگ حلقہ بگوش خواص ہیں * جبتک زبان قوم خوشامد طراز ہے
جب تک ہیں لوگ عالم بالا سے مستفیض * جبتک بہم یہ دور " قدح ہائے راز " ہے
" احرار " سے کہو کہ نہیں کچھ امید " صلح " * ممکن نہیں جو تفرقہ و امتیاز ہے
آزادی خیال پہ تم کو ہے گر غرور * تو لیگ کو بھی شان غلامی پہ ناز ہے

[نقاد]

شئون عثمانیه

مظـــالم بلغـــاريا

[اخبار جون ترک ' تنوير افکار ' الحضارة ' اور ترکي کے ديگر [illegible] هلال احمـــر [illegible] بيانات کا اقتباس]

بلغاري ممالـک ميں [illegible] چهه لاکهه مسلمان آباد تهے - اعلان جنگ کے بعد بلغاري دست ظلم سب سے پہلے ان محکوم مسلمانوں پر اٹھا - مکانات مسمار کيے گئے' آباديوں کو جلا کر خاک کا ڈھير کرديا گيا اور تمام مال و اسباب بے رحمي سے لوٹ ليا گيا اور پھر صرف اتنا هي نہيں' بلکه مسلمان خاتونوں کي عصمت پر وحشيانه حملے کيے گئے' جسکي سرگذشت قابل بيان نہيں -

يه مظالم ان ستمگريوں کي ابتدائي مشق تهي' جو حدود عثمانيه ميں هونے والے تهے - بلغاري فوج اسطرح مسلمانان بلغاريا کو بے خان و مان اور بے عزت و آبرو کرکے حدود عثمانيه ميں داخل هوئي - انکے داخل هونے کے ساتهه هي مسلمان خاندانوں نے هجرت شروع کر دي' کيونکه انکو مظالم کا حال معلوم هو چکا تها - بعض خاندان تو قسطنطنيه ميں چلے آے اور اکثر اناطوليا چلے گئے - مهاجرين کي تعداد تخميناً ايک لاکهه پچاس هزار [illegible] بيشتر حصه قرق کليسا ' اولي بورغاس ' ويزه ' [illegible] جوار کے مقامات [illegible]

قاضي ابو يوسف نے کتاب [illegible] هارون الرشيد سے نهايت [illegible]

دده اغاج' قواله اور دراما وغيره ميں جو مسلمان خاندان تهے' انميں سے جنکي جان و آبرو خدا کو بچانا منظور تهي' وه تو اپنے اپنے شهروں سے هجرت کرکے روانه هوگئے' اور زياده تر خديو مصر کي کشتيوں پر سوار هو کے مصر پهنچگئے' ليکن بد قسمتي سے جن بلغاري حدود کے خاندان نہيں بهاگ سکے تهے' انکي جانيں بے امان تلواروں ' اور انکي عزت و ناموس بلغاري وحشت کاريوں کي نذر هوگئي -

صوبه (سالونيکا) کے مسلمان دفعةً دشمنوں ميں گهرگئے - اسليے انکو ترک وطن کي مهلت نہيں ملي ' تاهم ديهاتوں سے هزارها مسلمان بايں خيال شهر (سالونيکا) ميں چلے آگئے تهے که يهاں انسانيت پرست دول يورپ کے قونصل موجود هيں' اسليے اگر يوناني اور بلغاري فوجوں نے دست درازياں کيں تو انکي رگ انسانيت کو ضرور جنبش هوگي ' مگر جب شهر پر دشمنوں کا قبضه هوگيا تو پهر شايد هي کوئي سخت سے سخت وحشيانه ظلم ايسا هے جو ان مظلوموں پر نه هوا هو اور يورپ کے قنصلوں نے خاموشي کے ساتهه انکا تماشه نه ديکها هو -

(قره هوه) کے مسلمان سب سے زياده بد قسمت تهے - فوجوں نے وهاں داخل هوتے هي قتل عام شروع کرديا - شهر کے رستے لاشوں سے پٹے پڑے تهے صرف نهر ميں اتني لاشيں پڑي تهيں که پاني کي رواني رک گئي تهي - (نوري بازار) اور حدود (جبل اسود) کے مسلمانوں کا بهي ايسا هي حشر هوا -

(سالونيکا) ميں عسائيوں کے مظالم کي تفصيل گو خود يورپين نامه نگاروں نے تفصيل سے شائع کي هے' مگر تهذيب پرور دول يورپ ميں سے کسي ايک پر بهي اسکا اثر نه هوا ' اور اسوقت تک بلقانيوں کي اسيطرح پاسداري هورهي هے' جسطرح که اس تفصيل کي اشاعت سے پہلے هوتي تهي -

دول يورپ سے تغافل کي شکايت في الحقيقت بے معني هے -

ايسي قوم کي عصمت يا جان کبهي محفوظ نہيں رهسکتي جو خود کچهه کرنا نه چاهتي هو' اور دشمن سے انصاف وعدل کي اميدرکهتي هو -

(استرومجه) ميں بلغاري فوج کے داخل هوتے هي بلغاري کمانڈر نے پانچ سو مسلمانوں کو قتل کيا - (سيروز) ميں جس دن فوج داخل هوئي ' اسي دن پانچ سو اعيان شهر قتل کيے گئے - (راوسته) ميں چهتيس پانچ مسلمان پاے گئے ' جو بريع [illegible] اجل هوے اور انکے ساتهه عورتيں بهي گرفتار کرلي گئيں - بعض مسلمانوں نے اپني جان بچانے کے ليے تمام مال [illegible] ميں دينا قبول کيا ' ليکن جب [illegible] وصول هوگيا تو بلا تامل قتل کردالے گئے - تيره تيره چوده چوده برس کي مسلمان لڑکيوں کي نهايت وحشيانه طور پر عصمت دري کي گئي - انکو يه اشقيا ايک گاؤں سے دوسرے گاؤں ميں ليجاتے تهے' اور اپنے دوستوں کي ضيافت کرتے تهے - انميں سے کتني هي لڑکياں شدت مظالم کي وجه سے مرگئيں - بہت سي لڑکيوں نے عزت دينے سے جان بچانے پر ' موت کو ترجيح دي اور بہتوں کو مرنے کي بهي مهلت نہيں دي گئي -

(سالونيکا) کے قريب کے ايک گاؤں ميں ان اشقيا نے مسلمان خاندانوں کے تمام مردوں کو ' خواه بچے ' جوان ' بوڑهے ' هر عمر کے لوگ تهے ' ذبح کرڈالا اور بڑهيوں کے پيٹ تلواروں سے پهاڑ کے انميں گهوڑے کي ليد اور پتهر بهر ديے ' صرف لڑکيوں اور جوان عورتوں [illegible] اسليے که انکي عصمت [illegible] عصمت کو اپني نفس پرستي پر قربان کريں -

بعض لوگوں نے ان سفاکوں سے پوچها که بچوں نے تمهارا کيا قصور کيا هے اسکے جواب ميں انهوں نے کہا " يه بچے بڑے هوکے اسلام کا دم بهرينگے - انکے کچلوں کو پہلے هي دن مسلدالنا چاهيے تاکه بڑهکر نه پهولنديں - هم ان ممالک ميں ايک مسلمان کو بهي زنده نه چهوڑينگے - کيونکه هم چاهتے هيں که يورپ کو اسلام کي نجاست سے پاک کرديں -

(سالونيکا) اور (رومیلي) کي مسجدوں کے منارے منهدم کردیے گئے - منبر توڑ دیے گئے' اور انکي عمارتوں کو گرجا بنا دیا - تمام مسلمانوں کو شاید ان اینٹ اور چونے کي عمارتوں کي توهين پر بہت غصه آئيگا ' اور بيشک ميرا يه عقيده هے که انکي توهين اسلام و توحيد کي توهين هے - يه شعائر اسلام هيں ' اور هر مسلمان کا فرض هے که اپنے خون کا آخري قطره بهي اسکي حفاظت ميں بهادے - مگر اس مصيبت کي ميرے نظر ميں کچهه اهميت نہيں رهتي ' جب ميں ان هزاروں مسلمان خاندانوں کا خيال کرتا هوں ' جن ميں سے هر ايک جسم و وجود ' اسلام و توحيد کي اپنے دلوں ميں مسجديں رکهتا تها ' مگر انکي لاشوں کو مٹي تک نصيب نه هوئي -

جب ميں يه خيال کرتا هوں که ايک طرف حاملين توحيد کي صفيں کهڑي هيں' اور بلغاري گوليوں کي بارش سے انکا چراغ هستي گل کر رهے هيں' دوسري طرف انکي عورتيں اور بچے پا بزنجير کهڑے هيں اور زار قطار رو رهے هيں مگر ظالم مسيح پرستوں کے دل پر ذرا بهي اثر نہيں پڑتا ' بلکه وه جس قدر آه و زاري کرتے هيں اتني هي انکي سنگيني اور بڑهتي جاتي هے - جب ميں اس جگر پاش منظر کو پيش نظر کرتا هوں که اسلامي خاتونيں جو هميشه اپني عيسائي بهنوں کو بزمهاے عيش ميں لطف اختلاط اٹهاتے ديکهتي تهيں' مگر محض اپنے پاک مذهب کي ممانعت کي وجه سے غير مرد

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

جو ہم باسمی ہی باوجود نو عمر ہونیکے اپنی عالمگیر شہرت اور مقبولیت سے زمانہ پر یہ بات آفتاب سے زیادہ روشن کردی ہے کہ دواؤں کی ترتیب اور ساخت میں احتیاط اور ایمانداری کسقدر موثر اور قبولیت کا ذریعہ ہوتی ہے ہو کہ اس دواخانہ نے زیر سرپرستی عالیجناب شفاء الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب بہادر رئیس اعظم دہلی بزمانہ انعقاد دربار یعنی رونق افروزی حضور ملک معظم شہنشاہ جارج پنجم خاص کیمپ میں بیگاہ و گورنمنٹ نے خدمت مہمانان شاہی کیلئے انتخاب کی عزت حاصل کی - اب اگر آپ کو خالص اور زود اثر دوائیں مطلوب ہیں تو وہی دواخانہ پیش کر سکتا ہے -

نوٹ صرف ایک کارڈ آنے پر دواؤں کی بڑی فہرست مع جنتری ۱۹۱۳ع مفت ارسال خدمت کی جاتی ہے -

حافظ محمد عبد المجید مہتمم ہمدرد دواخانہ یونانی صوبہ دہلی

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں وہ آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کر کے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کر کے بتدریج جگر اور قولون کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - مِتر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسٹر ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروں کی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنی سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۶ آنہ -

مژدہ وصل

یعنی عمل حب وبغض یہ ہر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہولی ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے -

خادم الفقرا فیض احمد محلہ بلیسا جھانسی

(1) راسکوپ فلیور واچ گارنٹی ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) مٹالڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اگر خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wallesly Street P. O. Dhrumtalla Calcutta.

اطـــــلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری کے نمبر اور تاریخ خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ --- مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیلی کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکی لئے ذمہ دار نہ ہوگا

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــہـــارات

— * —

میعاد	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم	چوتھائی کالم سے کم فی مربع انچ
مرتبہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	- ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے نیچے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر ... رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات

(۳) ہمارے کارخانہ ... نی ہے - چھاپنے کے بعد ... بلاک پھر صاحب اشتہار

(۱) اسکے لئے ہم مجبور ... البتہ حتی الامکان کوشش کی جائیگی

(۲) ایک سال کے لئے ... کی ۲ اقساط میں ' اور سہ ماہی کے ... اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور

(۳) منیجر کو اختیار ... صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کرد

(۴) ہر اُس چیز کا جو ... ن امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار ... سبہ بھی دفتر کو پیدا ہو ' کسی حالت

نوٹ --- کوئی صاحب ... اجرت یا شرائط میں کسی قسم کی رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح ... بدل ممکن

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ٥ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ٦

Calcutta : Wednesday, February 12, 1913.

فہرس

شذرات

اسئلۃ و اجوبتہا (بجاے مقالۂ افتتاحیہ)

ناموران غزوۂ بلقان

ادبیات

فکاہات

مقالات (تراجم احوال)

مراسلات

شئون عثمانیہ

تصاویر

تلغراف خصوصی

بنام الہلال

(قسطنطنیہ : ۱۱ فروری)

عثمانی اقدامات غیر متوقع طور پر کامیاب ہو رہے ہیں - ایڈریا نوپل نا قابل تسخیر - انور بے یقین ہے کہ ایڈریا نوپل میں ہیں اور عنقریب محاصرہ توڑ کر محصورین پر حملہ آور ہونگے - میڈیا اور گیلی پولی میں اجتماع افواج - سقوطری میں سخت جنگ کے بعد دشمنوں کو اچل ڈالا گیا، ۱۰ - ہزار مجروح و مقتول، اور مانٹی نیگرو کی قوت کا خاتمہ - قسطنطنیہ میں جنگی جوش حد بیان سے باہر - عجب نہیں کہ سلطان المعظم بہ نفس نفیس افواج کا معائنہ فرمائیں - مہاجرین اور مجروحین انکی اعانت کے منتظر ہیں -

(مصباح)

یغادوس پر قبضہ

ریوٹر قسطنطنیہ سے تار دیتا ہے کہ ادریا نوپل کے قلعہ سے محصور ترکوں نے نکل کر ۹ ماہ حال کو بلغاریوں پر حملہ کر دیا اور (ڈلیڈن) کی پہاڑیوں پر سنگینیں چڑھا کر چڑھگئے اور بلغاریوں کو سخت و شدید نقصانات پہونچاکر اس پر قابض ہوگئے - چتلجا کی ترکی فوج (باپا برغاس) کی فوج سے متحد ہوگئی اور دونوں نے ملکر بلغاریوں پر جو مغرب کی پہاڑیوں پر موجود تھے حملہ کردیا - تمام بلغاری گرفتار ہوگئے - صرف دس بلغاری بھاگ کر نکل گئے - ترکی رسالہ نے (یغادوس پر قبضہ کرلیا ہے -

شذرات

هل اتاک حديث الجنون ؟

موسم بدل گيا

(ڈاکٹر مصباح الدين شريف بے) نے اپنے ٹيلي گرام ميں کہا تھا :

" موسم بدل گيا هے ' هم مٹ جائيں گے يا عزت ملي کو بچائيں گے ! ! "

جس وقت که ۲۳ - فروري کو (انور فاتح) قصر وزارت کي سيڑهيوں کے نيچے پهنچا هے ' تو يقيناً بوسفورس کے کنارے پر ' دولمه باغچه سرائے کي فضائے محيط کا موسم بدل چکا تها ' ليکن کيا اب ساحل (مارمورا) کا آسمان بهي بدل نهيں گيا هے ؟

يادش بخير لفٹننٹ (ويگنر) معلوم نهيں اب کهاں هيں ؟ ليکن تاهم خود بلغراد اور صوفيا کے اعلانات سے ايک حد تک انکي عدم موجودگي کي تلافي هوسکتي هے - صلح کے خاتمے کے ساتهه هي اعلان کيا گيا تها که ايڈريا نوپل کي تسخير صرف چند دنوں کا کام هے ' اور اب ايڈريا نوپل کي حوالگي کا نهيں بلکه قسطنطنيه کي حوالگي کا مطالبه کيا جائے گا - يه اعلان اُس زمانے کا نهيں هے جبکه مسٹر (اسکويتهه) گلڈ هال کي اسپيچ سے فارغ هوتے هي اس تار کو پڑهنے کيليے مضطرب الحال تهے ' جسميں سينٹ صوفيا کي ديواروں سے مقدس راهب کے صليب بردوش نکلنے کي خبر دي جاتي ' بلکه يه ٥ - فروري کا واقعه هے جبکه (صوفيا) کا يه عام خيال ظاهر کيا گيا تها که " زياده سے زياده ايک هفتے کے اندر ايڈريا نوپل مسخر هو جائيگا "

ليکن " موسم بدل گيا " - اب وهي ايڈريا نوپل هے جسپر کامل تين دن تک بے سود گوله باري کرنے کے بعد ثابت هوگيا که نا قابل تسخير هے - چتلجا آتش کي افشانيوں نے ايک مرتبه بهي بلغاري سروي فوج کو بڑهنے کا موقعه نهيں ديا - تين لڑائيوں کا خود صوفيا کو اقرار هے مگر اب يه کيوں دنيا پلٹ گئي هے که نه " تو پچاس هزار ترک گرفتار " هوتے هيں ' نه " تين گهنٹے کے اندر قلعوں کو تسخير " کيا جاتا هے ' اور نه ايڈريا نوپل کي تسخير کے دعوے کا اعاده هوتا هے ؟

اب بلغاري فتوحات کے اڈيٹر کي شاعري اس سے زياده نهيں هے که " ترکوں کا معقول نقصان هوا - بآساني پسپا کردیے گئے - کافي نقصان پهنچايا گيا " -

تاهم ابتک لنڈن کے سياسي حلقے اپنے جاں فروشان صليب کي طرف سے مايوس نهيں - کها جاتا هے که موجوده خبريں زياده تر ترکي ذرائع کي هيں اسليے قابل وثوق نهيں -

بهترا مسٹر ايسکويتهه کے فاتح قسطنطنيه کا انتظار ابتک ختم نهيں هوا - اب ديکهيں ايڈريا نوپل کي تسخير کيليے کب تک لنڈن منتظر رهتا هے !

اس سے بڑهکر موسم کي تبديلي کيا هوگي که يا تو چند دنوں کے اندر ايڈريا نوپل کي تسخير کا اعلان تها ' يا اعلان جنگ سے تيسرے هي دن بلغاريا اور سرويا کي متحده قوت مجبور هوگئي که ايڈريا نوپل کي تسخير کے جنون سے باز آجاے ' اور اپنا پورا نقشه جنگ بدل دے ؟

نقشۂ جنگ کي تبديلي درحقيقت ايک عظيم الشان تبديلي هے - تازه تار برقياں مظهر هيں که بلغاريا کي فوج شتلجا سے برابر هٹ رهي هے ' اور اپنے قديمي مقامات کو چهوڑنے پر مجبور هو رهي هے - قسطنطنيه کے سرکاري اعلانات جنکو ريوٹر مشتهر کرتا هے ' جنگ کي حالت بتلاتے هيں ' مگر اينده جنگ کے مقامات کي نسبت کوئي خبر نهيں ديتے ' اسليے بحالت موجوده کوئي قطعي راے قائم نهيں کي جاسکتي که لڑائي کا رخ کس طرف هوگا ؟ تاهم يه تو بالکل ظاهر هوگيا که جديد عثماني قوت نے جنگ کے موجوده نقشے ميں بلغاريا کو شکست ديکر ' واقعات کا رخ الٹ ديا هے -

اس عظيم الشان اور يکا يک پيدا هو جانے والي تبديلي کا پته ڈاکٹر (مصباح الدين) کے اُس تار سے ملتا هے جو پچهلے هفتے الهلال کے پہلے صفحه پر شائع هوا تها ' اور جسميں خبر دي گئي تهي که (انور بے) ايک فوج کے ساتهه روانه هوگئے هيں ' نيز مشهور مجاهد طرابلس (فتحي بک) بهي آستانه سے روانه هوگئے - اسکے بعد کوئي خبر نهيں آئي -

ليکن ۷ - فروري کو مقامي معاصر (امپائر) کا خاص نامه نگار تار ديتا هے :

" انور بے کي ايک شجاعانه کارروائي نے بلغاريوں کا تمام نقشه جنگ پلٹ ديا هے - اس نے جهازوں کے ذريعه ۲۰ هزار فوج (شتلجا) کے مغرب ميں اتار دي هے - اس پيش قدمي سے بلغاريوں کيليے مغرب و شمال کي جانب هٹ جانا ناگزير هوگيا - چنانچه وه شتلجا کے قصبے کو خالي کرکے اور آبادي کو جلا کر چلے گئے - گيلي پولي ميں بهي ايک سخت لڑائي هوئي - يهاں فتحي بک کي زير قيادت ٦٠ هزار سپاه موجود هے "

اسکے بعد گو ريوٹر نے کوئي خبر غازي (انور بے) کي نسبت نهيں بهيجي ' ليکن لنڈن کے ايک تار ميں ظاهر کيا گيا هے که بلغاري شتلجه سے واقعي هٹ آے هيں -

اگر امپائر کے نامه نگار کا بيان صحيح هے تو پهر نقشۂ جنگ کے تغير کي کنجي بآساني مل جاتي هے ' اور غازي (انور بے) نے اپنے خوارق دل و دماغ کا چند دنوں کے اندر هي ايک دوسرا جلوه دکهلا ديا

اس سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ بلغاریوں کو اگر بد حواس ہوکر شتلجا سے روانہ ہوجانا پڑا ' تو ایسا ہونا ناگزیر تھا ' کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اپنی تمام قوت کو اُس کاغذ کی طرح ' جو قینچی کے دو پلوں میں آگیا ہو ' پارہ پارہ کردیتے -

اس حالت کے سمجھنے کیلیے بہتر ہے کہ قلم سے چند خطوط کھینچکر میدان جنگ کا نقشہ آپکے سامنے کردوں - [نقشہ دیکھیے]

اس نقشے میں آپ دیکھتے ہیں کہ غازی (انور بے) نے ساحل مارمورا کے اس حصے پر فوج اتار دی ہے جہاں سے محاصرین ایڈریا نوپل پر بائیں جانب کو بڑھکر بآسانی حملہ کیا جاسکتا ہے - اس سے نیچے آئیے تو آپکو دردانیال کی وہ تنگ بحری شاخ ملے گی ' جسکے ایک طرف مارمورا ' اور دوسری جانب بحر اسود ہے - یہیں (گیلی پولی) واقع ہے ' جہاں (فتحی بے) ۶۰ ہزار فوج کے ساتھہ موجود ہیں -

(انور بے) کی ناگہانی موجودگی ایک طرف تو خود محاصرین ایڈریا نوپل کے سر پر عذاب الیم بنگئی کیونکہ سامنے سے ایڈریا نوپل کے گولے ' عقب سے (انور بے) کا حملہ ' اور سر پر شتلجا لائن کی آتش فشانی : یوم یغشاھم العذاب من فوقھم ومن تحت ارجلھم ' ویقول ذوقوا ما کنتم تعملون (۲۹ : ۵۶) دوسری طرف جسقدر بلغاری فوج گیلی پولی کی طرف سے بڑھگئی تھی ' وہ بالکل قینچی کے اندر پھنس گئی - ایک طرف سے اگر فتحی بے کی فوج بڑھے اور دوسری طرف سے انور بے کی ' تو سمندر کے سوا اور کوئی تیسری راہ فرار باز نہیں -

پس بلغاریا کی حرکت بظاہر کسی پیش نظر جدید نقشۂ جنگ کی تکمیل پر مبنی نہیں معلوم ہوتی ' بلکہ محض ایک مضطربانہ اور بد حواسانہ آشیانے کی تلاش ہے - وہ بالکل مجبور ہوگئی ہے کہ غازی (انور بے) کے اقدام سے پہلے گیلی پولی کی مصروف کارزار فوج کو کسی طرح قوی کردے -

ایک تار برقی میں ظاہر کیا گیا ہے کہ " غالباً ایڈریا نوپل کے محاصرے کی جگہ اب پوری قوت (گیلی پولی) کی راہ بڑھنے پر صرف کی جاے گی " یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ دردانیال کی طرف سے حملہ کرنے کا ارادہ کیا جارہا ہے - آغاز جنگ ہی کے زمانے میں بعض تجربہ کاران جنگ نے اخبارات میں لکھا تھا کہ " بلغاریا اپنی فوجی قوت کو ایڈریا نوپل کے محاصرے اور شتلجا کے سامنے بیکار پڑے رہنے میں کیوں ضائع کر رہی ہے ؟ اسکے لیے زیادہ عقلمندانہ کارروائی یہ ہے کہ (گیلی پولی) میں اپنی قوت جمع کردے "

ممکن ہے کہ ایڈریا نوپل کی جگہ اب (گیلی پولی) جنگ کا اصلی نقطہ بن جاے ' لیکن اگر اسپاٹر کا تار صحیح ہے تو اسکا وقت چلاگیا -

اسپاٹر کے تار کے قبول کرلینے میں صرف ایک امر مانع ہے ' یعنے ہم اپنی خاص معلومات کی بنا پر یقین کرتے ہیں کہ اس وقت عثمانی فوج کیلیے جلد سے جلد ایڈریا نوپل کے محاصرے کا خاتمہ کردینا سب سے پہلا کام ہے ' اور غازی انور بے کا ارادہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی طرح ایڈریا نوپل میں پہنچکر وہاں کی محصور فوج کی کمان اپنے ہاتھہ میں لیں ' اور باہر نکلکر محاصرین پر ٹوٹ پڑیں - لیکن ممکن ہے کہ مصالح نے اس راے میں تبدیلی پیدا کردی ہو - بہرحال حالات و نتائج کا انتظار ' اور راہ قیاس ناپید ' و الامر للہ العلی الکبیر -

اطلاع

پچھلا نمبر اس عاجز کی مجبور کن علالت کی وجہ سے نہایت بے مزہ نکلا - اسکی تلافی کیلیے یہ نمبر ڈیوڑھی ضخامت اور ایک پورے صفحہ کی تصویر کے ساتھہ شائع کیا جاتا ہے - درمیان میں چار صفحے ' اور آخر میں چار صفحے ' کل ۸ - صفحے زیادہ ہیں -

(ایڈیٹر)

[بقیۂ نامہ وان فوزہ بلقان صفحہ ۸ - ع -]

(۲) گورنمنٹ کی طرف سے نہیں بلکہ ذات شاہانہ ہمایوں کے دستخط سے فوراً ایک اپیل تمام ملک میں شائع کی جاے جسمیں ایک داخلی قرضے کیلیے درخواست ہو -

(۳) نیز ایک دوسری اپیل شائع کی جاے جسمیں حفاظت وطن کیلیے ایک قومی فنڈ کے قیام کی درخواست ہو -

(۴) اگر خدا نخواستہ مجوزہ کمیشن کی تحقیقات کے بعد یہی نتیجہ نکلے کہ عثمانی فوج (محمد فاتح) اور (بایزید یلدرم) کی عزت کی حفاظت سے جواب دیدیتی ہے تو پھر بھی جلالۃ ماٰب التوا کی منظوری کو چند لمحوں کیلیے ملتوی رکھیں ' اور ایک مرتبہ خود بہ نفس نفیس چٹلجا تشریف فرما ہوکر عثمانی فوج سے صرف اتنا دریافت فرمالیں کہ " کیا اس جسم کی حفاظت سے تم نے آخری جواب دیدیا ہے ؟ "

سلطان المعظم نے نوجوان ترکوں کی ان ملت پرستانہ معروضات کی پوری قدر دانی کی ' اور حکم دیا کہ ایک کمیشن منتخب ہو -

لیکن قبل اسکے کہ محمود شوکت پاشا وغیرہ شتلجا روانہ ہوں ' کامل پاشا اور اسکے پس پردہ معاونین نے اپنی تدبیروں کو خاک میں ملتے محسوس کرلیا ' وہ سمجھے کہ اسکا نتیجہ قطعاً جنگ کا قیام ' اور یورپ کی اُمیدوں کی نامرادی ہوگی - وہ فوراً قصر سلطانی میں حاضر ہوا اور سرپیٹ کر کہا : " چند ناعاقبت اندیش اور دشمنان ملک نوجوان کی باتوں میں آکر آپ ملک کی حفاظت کی آخری تدبیر کو بھی غارت کر رہے ہیں - جنگ کا خیال اب محض جنون ہے - دول یورپ کا یہ احسان عظیم ہے کہ وہ صلح کا سامان کرکے ہمیں ہلاکت سے بچا رہے ہیں - جب سفراے دول دیکھیں گے کہ آپ نوجوان ترکوں کی راے پر چل رہے ہیں اور فوجی حالت کی درستگی اور تحقیق کیلیے لوگ شتلجا جارہے ہیں ' تو برہم ہوکر صلح کی منظوری سے دست بردار ہوجائیں گے ' پھر مرض قطعاً لاعلاج ہوجاے گا " -

دوسرے طرف یکایک نوجوان ترکوں کی گرفتاریاں شروع ہوگئیں ' محمود شوکت پاشا کو نظر بند کردیا ' کچھہ نوجوان ترک لڑائیوں سے زخمی ہوکر آئے تھے ' انکو بھی شفاخانوں سے نکالکر قید خانے میں بھیجدیا -

یہ کارروائی جس سرعت اور طاقت کے ساتھہ رات بھر کے اندر کی گئی ' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجانب کا ہاتھہ بھی کام کررہا تھا -

نوجوان ترکوں کی گرفتاری کے بعد ہی التواے جنگ کے کاغذات پر دستخط ہوگئے !

اس پر آشوب وقت میں بھی جس شخص نے ان مظلوم ملت پرستوں کی علانیہ اعانت کی ' وہ یہی پرنس (یوسف عزالدین) تھے -

نوجوان ترکوں کی طرح انکو کامل پاشا گرفتار نہیں کرسکتا تھا ' یہ ولی عہد سلطنت تھے - اس نے سلطان المعظم کو یقین دلانے کی کوشش شروع کردی تھی کہ " دراصل محمود شوکت پاشا آپکو معزول کرکے پرنس کو تخت نشیں کرنا چاہتے ہیں " لیکن اس وسوسہ کا چل جانا آسان نہ تھا -

وہ علانیہ انجمن کی حمایت کیلیے کھڑے ہوگئے - صرف آٹھہ شخص جو گرفتاری سے بچ رہے تھے ' انکے ساتھہ تھے - سب سے پہلے انہوں نے سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر ہوکر اس ابلیسیانہ ظلم و تعدی کی فریاد کی - پھر پوشیدہ طور پر فوج کے اندر اضطراب پیدا کرنے میں مدد کی - انور بے کی طلبی کا انتظام کیا ' قانون سلطنت کی رو سے وہ بہ نفس نفیس وزارت کے کاموں میں دخل نہیں دیسکتے تھے - اسلیے (جمال الدین بے) کو اپنے طرف سے وکیل مقرر کیا اور اس طرح چند دنوں کے اندر حکومت مجبور ہوگئی کہ گرفتاران انجمن کو رہا کردے -

٥ ربیع الاول ۱۳۳۱ هجری

اسئلة واجوبتها

مجلس مولد نبوی (صلعم)

و احادیث ضعیفه و موضوعه

(از جناب احمد حسین خانصاحب - بي - اے)

چند دنوں کے بعد ماہ مبارک ربیع الاول آنے والا ہے ' جبکہ مولود شریف کي مجلسیں جا بجا منعقد هونگي ' لیکن جس طریقه سے یه مجلسیں منعقد هوتي هیں اور جو حالات و واقعات اسمیں بیان کیے جاتے هیں ' معلوم نہیں جناب کا خیال اس بارے میں کیا ہے ؟ لیکن میں تو اسکو نہایت افسوس ناک سمجھتا هوں اور یقین کرتا هوں که یهي حالات و واقعات هیں جنهوں نے حضرت باني اسلام کي پاک زندگي کے متعلق مخالفین کے دلوں میں شکوک پیدا کردیے هیں -

ایک مدت سے میرا خیال تھا که ایک مختصر رساله حضرت کے حالات میں جمع کروں جسکو مولود شریف کي مجلسوں میں پڑھا جاے ' لیکن جس طرح کے حالات کا متلاشي تھا ' وہ کہیں نہیں ملتے تھے - عرصه هوا ایک رساله منشي امیر احمد امیر مینائي نے شائع کیا تھا اور لکھا تھا که اسمیں حالات زندگي ایک بہت بڑے عالم کي مدد سے لکھے گئے هیں ' لیکن اسکو بھي دیکھا ' از سرتا پا رهي قصے بھرے تھے -

اس سال میں نے بطور مسودے کے ایک تحریر لکھي اور چند علماے دین کو بغرض اصلاح سنائي ' لیکن وہ اس امر پر نہایت برهم و ناراض هوے که ذکر ولادت کے وہ واقعات اسمیں نه تھے ' جو عام کتب مولود میں بیان کیے گئے هیں - میں نے ان میں سے ایک صاحب تصنیف عالم صاحب سے عرض کیا که کیا یه واقعات مستند تاریخوں اور حدیث کي کتابوں میں لکھے هیں ؟ انهوں نے جواب میں لکھا که " یه تمام واقعات و معجزات صحیح هیں جنکو تمام مورخین و محدثین نے همیشه بیان کیا ہے - بڑے بڑے علماے دین اور اکابر اسلام نے آنکي تصدیق فرمائی ہے ' اور انکو پڑھا ہے ' اور مجلسوں میں سنا ہے - البته آجکل کے نیچریوں اور لا مذهبوں کو انکے ماننے میں تامل ہے ' کیونکه انگریزي کي کتابوں میں مرقوم نہیں "

آپ همیشه هم انگریزي دانوں کو الحاد اور مذهبي غفلت کا الزام دیتے هیں ' لیکن جس انداز اور طریقه سے دیتے هیں ' اسکي وجه سے هم نہایت خوش هیں اور آپکو اپنا خیر خواہ اور مصلح سمجھتے هیں ' لیکن خدا کے لیے اس بارے میں میري تشفي کر دیجیے که آیا یه واقعات واقعي مستند کتابوں میں مرقوم هیں ؟ اور ان میں شک کرنا نیچریت اور مذهب سے کنارہ کشي ہے ؟ اگر واقعي ایسا هي ہے تو انصاف کیجیے که کیا یه واقعات عقل میں آتے هیں ؟ اور انکو آجکل کوئي تسلیم کر سکتا ہے ؟ معاف فرمائیگا اگر ایسے هي واقعات سنا کر آپ هم کو دیني جذبات سے برگشتگي کا الزام دیتے هیں تو دیجیے ' هماري سمجھه میں تو نہیں آتے - وہ واقعات یه هیں :

(۱) جب حضرت کي ولادت کا وقت قریب آیا تو ایک مرغ سفید نمودار هوا اور حضرت آمنه کے پاس آیا نیز اس شب کو تمام جانوروں اور پرندوں نے گفتگو کي -

(۲) حضرت مریم اور حضرت آسیه کا ولادت سے پہلے آنا اور بشارت دینا -

(۳) جب حضرت عبد الله کا نکاح حضرت آمنه سے هوا تو دو سو عورتیں رشک سے مرگئیں -

(۴) حضرت کي ولادت کے دن آتشکدہ ایران بجھه گیا ' قصر نوشیروان کے کنگورے گرگئے اور خانه کعبه کے بت اوندھے هوگئے -

(۵) ولادت کے بعد حضرت تھوڑي دیر کیلیے غائب هوگئے اور پھر کسي نے بہشتي کپڑوں میں لاکر رکھدیا -

(۶) روشنیوں کا نمودار هونا اور عجیب عجیب آوازوں کا سنائي دینا -

(الهلال)

آپکا جوش دیني ' و محبت ایماني ' و فکر اصلاح مجالس ذکر مولد ' مستحق تحسین و لائق تشکر ہے - فجزاکم الله تعالی -

آپنے ایک نہایت اهم اور ضروري بحث چھیڑدي - جي چاهتا ہے که بلا تامل صفحے کے صفحے لکھه جاؤں ' لیکن افسوس که وقت اور گنجایش سے مجبور هوں ' لهذا چند کلمات ضروریه پر اکتفا کرتا هوں :

فضیلت مجالس ذکر (صلعم)

مولود کي مجالس کا عجیب حال ہے - مقصد مجلس کے لحاظ سے دیکھیے تو فقیر کے اعتقاد میں اس سے زیادہ اهم ' عظیم المنفعة ' اور قوم کیلیے ذریعۂ ارشاد و هدایت اور کوئي اجتماع نہیں - لیکن طریق انعقاد پر نظر ڈالیے تو اجتماعي و مجلسي قوتوں کے ضائع کرنے کي بھي اس سے زیادہ اور کوئي افسوسناک مثال نہیں ملیگي - اسلام ایک تعلیم تھي ' اور اس تعلیم کا عملي نمونه آنحضرت صلی الله علیه وسلم کي زندگي که :

لقد کان لکم في رسول الله اسوة حسنه لمن کان یرجو الله و الیوم الاخر وذکر الله کثیرا (۳۳ : ۲۲)	بیشک رسول الله کي زندگي میں ان لوگوں کیلیے پیروي اور اتباع کا ایک بہترین نمونه ہے جو الله اور یوم اخرت سے ڈرتے اور یوم اخرت پر ایمان رکھنے والے ' اور بکثرت ذکر کرنے والے هیں -

حضرت (عائشه) سے پوچھا گیا که اس صاحب خلق عظیم کا اخلاق کیا تھا ؟ فرمایا : خلقه القران ! اگر آنحضرت کا اخلاق دیکھنا ہے تو قران کو دیکھه لو که اس " کتاب مرقوم " کا وہ ایک ظل مجسم ' اور اسکے عملي نمونے کي ایک " لوح محفوظ " ہے ! و في ذالك فلیتنافس المتنافسون (۸۳ : ۱۸) (۱)

پس مولود کي مجلسوں کا اصلي مقصد یه هونا تھا که وہ اس " اسوۂ حسنه " کے جمال الهي کي تجلي گاہ هوتیں ' آنحضرت کے صحیح حالات زندگي سنائے جاتے ' انکے اخلاق عظیمه اور خصائل

(۱) یه چیز ہے که پیروي کرنے والوں کو اسکي پیروي کرني چاهیے -

کریمه کے اتباع کي لوگوں کو دعوت دي جاتي ' اور ان اعمال کا دلوں میں شوق و ولوله پیدا کیا جاتا ' جو ایک " مسلم و مومن " زندگي کے کیریکٹر کا اصلي مایهٔ خمیر هیں ' اور جنکے اتباع نے صحابهٔ کرام کی زندگي کو اس درجه تک پہنچا دیا تھا که اسان الهي نے " یحبهم و یحبونه " کے صداے محبت سے انکي مدح سرائي کي اور اتباع محبوب نے انکو خود محبوب بنا دیا :

قــل ان کنتـم	اے پیغمبر! مدعیان محبت الهي سے کہدو که اگر
تحـبون اللــه	تم واقعي الله سے محبت رکھتے هو تو میرا اتباع
فاتبعوني یحببکم	کرو (اگر تم نے ایسا کیا تو تم کو الله کي محبت
اللــه و یغفرلکـم	کے دعوے کي ضرورت نهوگي بلکه) خود الله تم
ذ نــوبکـم واللــه	کو اپنا محبوب بنالے گا اور تمهارے گناهوں کو
غفور الرحیم -	بهي بخشدیگا وه نہایت مہربان بخشنے والا هے -

اگر ایسا هوتا تو ظاهر هے که ان مجالس سے بڑھکر مسلمانوں کیلیے سعادت کونین کا ذریعه اور کیا تها ؟ یه تمام کانفرنسیں اور انجمنیں جنکا چاروں طرف هنگامه بپا هے ' ایک طرف ' اور اُس مجلس کا ایک لمحه ایک طرف ' جو اس " اسوۂ حسنه " کے نظارے میں بسر هو - هماري مجلسیں اسي ذکر کیلیے هوني چاهئیں ' اور هماري آنکھیں اُسي جمال جہاں آرا کے نظارے کیلیے :

خدا سر دے تو سودا دے تیرے زلف پریشاں کا

و لنعـم مـا قیـل :

مصلحت دید من آنست ' که یاران همه کار
بگذارانند ' و خـم طـرۂ یارے گیـرنـد !

لیکن بدبختي یه هے که همارے اعمال کي صورتیں مسخ نہیں هوئي هیں ' مگر حقیقت غارت هوگئي هے - قومي تنزل کے معنے یهي هیں که تمام قومي و دیني اشغال بظاهر قائم رهتے هیں لیکن انکي روح مفقود هوجاتي هے - یه نہیں هے که هماري مسجدیں اُجڑ گئي هوں ' کتنے جهاڑ اور فانوس هیں جنسے مسجـدیں بقعه نور بنائي جاتي هیں ؟ مگر رونا یه هے که دل اجڑ گئے هیں ' اور یه وه بستي هے که جب یه ویران هوجاے تو پھر آبادي کہاں ؟ :

مجھے یه ڈر هے ' دل زنده ! تو نه مرجاے
که زندگاني عبارت هے تیرے جینے سے !

فانها لا تعمی الابصار ' ولکن تعمی القلــوب التي في الصدور

مجھے کیا کہنا تها ' اور کیا کہنے لگا - بہر حال مولود کي مجلسیں بهي اپنے مقصد کے لحاظ سے ایک بہترین دیني عمل تها ' جسکي صورت تو قائم هے ' مگر حقیقت مفقود - محض ایک رسمي تقریب هے جو مثل اور رسمي صحبتوں کے ضروري سمجھه لی گئی هے - اور امراء و رؤساء نے تو اپنی نمایش اور ریاء دولت کا اسکو بهی ایک ذریعه بنالیا هے -

انحضرت کے صحیح حالات زندگی اور اُن انقلابات عظیمه کے بیان کی جگه ' (جو آپکی ولادت کے واقعه نے مشرق و مغرب میں پیدا کردیے) کتنے افسوس کی بات هے که محض چند روایات ضعیفه و قصص موضوعه کے بیان کرنے پر اتنے بڑے ملی و دینی جذبے کو قربان کر دیا جاتا هے ؟ اور پھر اگر محض طبقهٔ عوام کا یه حال هو تو قابل شکایت نہیں ' لیکن تعجب اور صد هزار تعجب هے اس بوالعجبی پر ' که صدها علماے ملت هیں جو با وجود ادعاے رسوخ حدیث و سیر ' و وسعت نظر و علم ' ان روایات کو خاموشي کے ساتھه سنتے هیں ' خود پڑھتے هیں ' اور لوگوں سے پڑھواتے هیں ' مگر ایک لمحه کیلیے بهي انکے دل میں تحقیق و تفتیش کي جنبش پیدا نہیں هوتي :

ان هــذا من اعاجیب الـــزمن !

کاش جسقدر بحث نفس انعقاد اور مجلس کے سنت و بدعت هونے کي نسبت کي گئي هے ' وه اس مجالس کي اصلاح حال کیلیے کی جاتي - وه تمام چیزیں جو قوم میں شوق و شغف کے ساتھه موجود هوں ' درحقیقت ایک قوت هیں ' پس سب سے اول کوشش یه هوني چاهیے که اسٹیم کو ضائع کرنے کي جگه اس سے مفید کام لیا جاے - البته اگر اصل کار هي جادۂ شریعت سے منحرف هو اور صورت اصلاح مفقود ' تو پھر اُسکے استیصال کی کوشش امر بالمعروف میں داخل اور ناگزیر هے -

غفلت و مداهنت علما و تشدد بے محل

هزار تعجب هے اُس عالم صاحب تصنیف و تالیف کے دعوئے علم پر ' جسکے جواب کے بعض جملوں کو آپنے نقل کیا هے - درحقیقت یهي وه مذهب کے نادان حامي هیں ' جنکي دوستانه حمایت ' همیشه دشمنوں کي مخالفت سے زیاده مذهب کیلیے مضر رهي هے - جن روایات کي نسبت آپنے تحقیق چاهي تهي ' اُنکا اِنکار نه تو نیچریت هے اور نه الحاد ' بلکه عین شیوۂ اسلام و ایمان هے ' اور هر صاحب نظر ' جسکو فن حدیث و سیر سے کچھه بهي خبر هوگي ' ایک لمحه کیلیے بهي ان روایات کو تسلیم نہیں کریگا -

آپ اس سعي و کوشش کیلیے مستحق تحسین تھے ' افسوس که اس نادان مدعي علم نے تشدد مذهبي کا بیجا استعمال کیا ' حالانکه جو محل استعمال هیں ' انکي همارے علما خبر بهي نہیں لیتے -

بہت سے لوگ هیں جو تشدد مذهبي اور تعصب دیني کو علماے حال کي طرف منسوب کرتے هیں اور پھر برسوں سے اسیر و رهے هیں ' لیکن میں اسے صحیح نہیں سمجھتا - مجھکو تو شکایت هے که جس درجه تشدد مذهبي علما میں هونا چاهیے ' افسوس هے که نہیں هے - صدها امور ایسے هیں جن میں صاف طور پر انکے بیجا تسامح و مداهنت کو دیکھه رها هوں اور حق و معروف کے اعلان سے دانسته اعراض کیا جارها هے - البته چند چھوٹي چھوٹي باتیں هیں ' جن میں تشدد کا اظهار هوتا هے ' مگر چونکه یه اظهار بے محل هوتا هے ' اسلیے محض رائگاں جاتا هے ' بلکه اکثر موقعوں میں اور مضر هوتا هے -

ایک بہت بڑا نکتهٔ عمل یه هے که هر قوت کا استعمال اسکے صحیح محل میں هو - آپ اسٹیم کو جس سے سمندروں میں جهاز ' خشکیوں پر ریل ' اور کارخانوں میں مشینیں چلتي هیں ' ٹاٹ کي بوریوں میں بھر کر غباره بنانے کي کوشش نه کیجیے - ورنه آپکي قوت اور سعي ' دونوں رائگاں جائیں گي -

یه اس دفتر کے چھیڑنے کا وقت نہیں ' ورنه بجاے خود ایک داستان طولاني هے - اپني مصیبتوں کا حال یه هے که چادر کا کوئي گوشه دهبے سے خالي نہیں - کس کس چیز کو بیان کیجیے ' کس کس کے حال پر رولیجیے ' اور پھر اتنا وقت کہاں سے لائیے ؟

آسوده شبے باید و خوش مہتابے
تا با تو حکایت کنم از هر بابے

معیار تصدیق و تغلیط و اصول نقد روایت

لیکن ان روایات کي صحت و عدم صحت کي نسبت ضمناً جن خیالات کا آپنے اظهار فرمایا هے ' افسوس که فقیر اس سے متفق نہیں - وه ایک نہایت خطرناک اصولي غلطي هے ' جس میں زمانهٔ حال کے مدعیان تحقیق و اجتہاد اور رهروان جادۂ تطبیق عقل و نقل ' برسوں سے مبتلا هیں - آپنے بار بار اس سوال کو دهرایا هے که " اگریه

روایات صحیح هیں تو کیا عقل میں آسکتی هیں ؟ " جواباً گذارش هے که روایات تو یقیناً صحیح نہیں هیں' لیکن یه اصول بهي کب صحیح هے که جو واقعه آپکی عقل میں نه آئے ' وہ یکسر غلط و موضوع هے ؟

آپ بلا تامل پوچھیے که یه واقعات اصول فن روایت کی بنا پر کہاں تک صحیح اور قابل قبول هیں ؟ اور میں آپکو یقین دلاتا هوں که صرف اتنا پوچھه لینا هي آپکے مقصد کے حصول کیلیے کافي هے' لیکن یه کہاں کا اصول تحقیق اور معیار تمیز حق و باطل هے که واقعه کی صحت کیلیے پہلي شرط آپکے عقل کي تصدیق هے ؟ آپ لوگ آجکل بے تکلف یه جمله کہدیا کرتے هیں مگر نہیں سمجھتے که کیسي خطرناک سوفسطالیت کي راہ هے ' جو اسطرح آپکے سامنے کھل جاتی هے - هر واقعه کی صحت و عدم صحت کیلیے پہلي چیز' اصول روایت اور صحت نقل کے شرائط کا اجتماع هے اور بس' نه که زید و عمر کي عقل میں آنا - مجھکو یقین نہیں که مارکونی ٹیلي گرام کو آپکي عقل تسلیم کرتي هو' اور غالباً آپنے اب تک اسکا عیني مشاهده بهي نه کیا هوگا ' لیکن اول مرتبه جب اس ایجاد کي خبر یورپ کے کسي مستند پرچے میں دیکھي هوگي ' اور تمام اخباروں میں اسکي شهرت کا غلغله مچا هوگا ' تو فرمائیے ' آپنے اسکي تصدیق کي تهي یا انکار ؟

آپکو معلوم نہیں که یہي وہ سرحد هے جہاں سے (با وجود اتحاد مقصد و اصول) مجھے آجکل کے مصلحین مذهب سے الگ هو جانا پڑتا هے - ان لوگوں کا یه حال هے که جس حدیث اور جس روایت کو اپنے خود ساخته معیار عقلي سے ذرا بهی الگ پاتے هیں' معاً اس سے انکار کردینے کیلیے بیچین هوجاتے هیں' اور پھر اس انکار محض کو " تطبیق منقول و معقول " کے مرعوب کن لفظ سے تعبیر کرنے کے علانیه تمسخر سے نہیں شرماتے : وتقولون بافواهکم مالیس لکم به علم' و تحسبونه هنیا و هو عند الله عظیم (۲۴ : ۱۵)

حالانکه اگر انکو علوم دینیه کے حصول کا موقعه ملا هوتا اور علم و فن پر نظر هوتي ' تو وہ دیکھتے که اسي مقصد کو اصول فن کے ساتھه چلکر بهي حاصل کر سکتے هیں -

کیا ضرورت هے اسکي که ان روایات کي محض اسوجه سے تغلیط کردي جاے که وہ همارے عقل میں نہیں آتیں ' جبکه هم اصول مقررۂ حدیث و اثار ' وطریق جرح و تعدیل روایت ' وتحقیق و نقد درایت ' و شهادات موثقۂ ارباب علم و فن کي بنا پر بغیر ادنے دقت کے ثابت کرسکتے هیں که یه روایات هي پایۂ اعتبار سے ساقط هیں' اور اصول فن سے لائق احتجاج نہیں - اور اسطرح بغیر سر رشتۂ اصول کو هاتھه سے دیے ' اسي منزل مقصود تک پہنچ سکتے هیں -

معلوم نہیں آپنے میري گذارش کو سمجھا بهي یا نہیں ؟ میں کہتا هوں که بہت سي باتیں هیں جنسے انکار کرنے میں ممکن هے که آپکے مصلحین حال اور هم متفق هوں ' لیکن پھر هم میں اور ان میں بعد المشرقین هے - وہ محض اس بنا پر انکار کرتے هیں که انکي عقل میں نہیں آتي' اور هم اس لیے انکار کرتے هیں که اصول فن سے انکا قابل تسلیم هونا ثابت نہیں - فاي الفریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

آپ کہیں گے که نتیجه دونوں کا ایک هے ' میں کہونگا که منزل تک پہنچنے هي پر سفر کي کامیابي موقوف نہیں هے ' بلکه بہت کچھه راہ سفر کے تعین و انتخاب پر :

و شتان ما بین خل و خمر

آپکو نہیں معلوم ' صدها باتیں هیں که آجکل کے مصلحین بهي کہتے هیں اور انهي کو امام غزالی اور شاہ ولي الله قدس الله سرهما نے بهي کہا هے ' مگر پھر دونوں میں زمین و آسمان کا فرق هے - ایک سے الحاد پرورش پاتا هے اور دوسرے سے مذهب کو تقویت هوتي هے ' حالانکه مقصود پہلي جماعت کا بهي تقویت مذهب هي هے - یه فرق حالت بهي زیادہ تر اسي اختلاف طریق کا نتیجه هے - آپ لوگوں کو شکایت هے که علما اجکل کی چیزوں پر متوجه نہیں هوتے - یه سچ هے ' مگر اسکو بهي تو دیکھیے که آپ لوگوں نے انکي نظروں کو متوجه کرنے هي کا کونسا سامان کیا هے ؟ لوگ دیکھتے هیں که جس چیز کو آپ " تطبیق عقل و نقل " کہتے هیں ' وہ صرف ایک تیز و برق خرام قینچي هے ' جس کو آپنے اٹھایا اور بے تکان قطع و برید شروع کردي - نه علم و فن سے مس هے ' نه اصول و قواعد کي خبر هے ' نه کتابوں پر نظر هے ' اور نه اس زبان سے واقفیت هے' جس سے قران و حدیث کو الگ نہیں کیا جاسکتا - پھر وہ آپکی وقعت کریں تو کیا کریں ؟

گو میں اپنے عقیدے میں اس اغماض کو بهی علما کي ایک سخت غلطي سمجھتا هوں اور بیان وجوہ کا یه موقع نہیں' تاهم اگر وہ اپنے اغماض کی یه توجیه کریں تو آپ کیا جواب دیں گے ؟

میں جو همیشه (شیخ محمد عبده) اور انکے متبع طریقت (سید رشید رضا) کي تعریف کرتا هوں تو اسکي بهی یہی وجه هے که انهوں نے به نسبت هندوستان کے مصلحین جدید کے اس نکتے کا زیادہ خیال رکھا هے ' حالانکه ضرورت انکے سامنے بهی رهی تهی جو یہاں در پیش هے -

اب آپ اپنے سوالات کا جواب لیں - عقل و تفلسف کو زحمت دینے کی ضرورت نہیں' سرے سے یه تمام روایتیں هی از قبیل قصص و حکایات موضوعه هیں ' جنکا کتب معتبرۂ حدیث میں نام و نشان تک نہیں -

طبقۂ محدثین و جماعت قصاص و وعاظ

اس تفصیل کی یہاں گنجایش نہیں مگر چند الفاظ کہونگا - یه کیسی سخت بد بختي کي بات هے که آج مسلمانوں میں جن چیزوں کی سب سے زیادہ شهرت' اور عوام و خواص میں جو بیانات سب سے زیادہ مقبول هیں' وهي سب سے زیادہ غیر معتبر اور نا قابل تسلیم بهي هیں - یه حال هر علم و فن کا هے - تاریخ میں وهي کتابیں اور انهي کتابوں کي حکایات مشہور و مقبول هیں ' جنکے بعد همارے یہاں خرافات واکاذیب کا کوئي درجه نہیں - سیر و فضائل میں بهي انهي کتابوں کو قبول عام حاصل هے ' جنکے مصنف محدثین کي جگه قصاص و واعظین تھے - سب سے بڑي مصیبت یه هے که قدما کي کتابوں پر نظر نہیں ' اور هر علم و فن میں تمام تر دار و مدار متاخرین پر هے - یه لوگ محض حاطب اللیل تھے ' اور چند کتابوں سے رطب و یابس روایات کو کسي ترتیب تازہ کے ساتھه جمع کردینا هي انکي قوۃ تصنیف کا سدرۃ المنتهی تها -

میں نے دو مرتبه " قصاص و واعظین " کا لفظ کہا ' یعني مذهبي قصص و حکایات سے گرمي محفل کا کام لینے والے واعظ - في الحقیقت یه طبقه همارے یہاں ابتدا سے سرچشمۂ موضوعات و مبدء جمیع اقسام افتراء و مکذوبات' ومجموع خرافات و حکایات رها هے - یه لوگ اپنے وعظ و بیانات کو انظار عوام میں دلفریب و پرکشش بنانے کیلیے مجبور تھے که قصص و حکایات کي تلاش و جستجو میں رهیں اور اگر میسر نه آئیں تو خود وضع کریں : یکتبون بایدیهم ثم یقولون هذا من عند الله - پھر یه لوگ اس طرح کي تمام روایتوں کو شاعرانه اغراق و تغلیب ' اور داستان طرازانه اضافۂ و تحشیه کے ساتھه اپني مجلسوں میں بیان کرتے تھے' اور رفته رفته مرض متعدي هوجاتا تها

پته نهيں - تيسري روايت ميں خود تصريح کردي هے که " بسند ضعيف " ليکن راوي کے اس انکسار طبع پر هم قانع نهيں هوسکتے ' کيونکه يه روايت ضعيف هي نهيں بلکه سرے سے موضوع هے - روايت خود حضرت عباس سے هے جو بطور جملۂ معترضه کے اغاز حديث ميں کهتے هيں : ولد اخي عبد الله ' و هو اصغرنا (ميرا بهائي عبد الله پيدا هوا اور وه هم تمام بهائيوں ميں سب سے زياده چهوٹا تها) صرف يهي جملۂ معترضه اس روايت کے موضوع هونے کيليے ايک محکم اندروني شهادت هے ' کيونکه بالاتفاق يه مسلم هے که حضرت عبد الله' حضرت عباس سے بڑے تهے نه که چهوٹے -

حافظ ابن عبد البر (الاستيعاب في معرفة الاصحاب) ميں لکهتے هيں :

(عباس بن عبد المطلب) عم رسول الله يکني ابا الفضل بابنه الفضل ' وکان العباس اسن من رسول الله بسنتين و قيل بثلاث سنين - (ديکهو کتاب مذکور جلد ۲ - صفحه - ۴۹۷ -)

عباس بن عبد المطلب آنحضرت کے چچا ' اپنے لڑکے فضل کي نسبت سے ابوالفضل کنيت رکهتے تهے - انکي عمر آنحضرت سے صرف دو برس زايد تهي اور بعض نے کها هے که تين برس -

جب خود حضرت عباس کي عمر آنحضرت (صلی الله عليه وسلم) سے صرف دو تين برس زياده تهي' تو آپکے والد سے کيونکر بڑے هوسکتے هيں ؟

معلوم هوتا هے که جس نادان نے يه قصه گڑهکر حضرت عباس کي طرف منسوب کيا هے ' يا تو اس غريب کو اسکي خبر نه تهي ' يا جانتا تها اور روايت کو معتبر بنانے کيليے قصداً يه ٹکڑا داخل کرديا تاکه ضمناً ايک دوسرا مغالطه ديکر روايت کو انقطاع سے محفوظ ثابت کر دے - فکفی بذلک کذبه و بهتانه علی رسول الله صلی الله عليه وسلم و عمه ' و من کذب عليه متعمداً فليتبوٴ مقعده في النار -

(۳) ايک سب سے بڑي دليل واضح ان روايات واهيه کے نا قابل اعتبار هونے کي يه هے که خود (حافظ ابو نعيم) نے (دلائل النبوة) ميں ان روايات کو نقل نهيں کيا (۱) حالانکه اسميں هر طرح کي ضعيف و منکر روايتيں بلا تامل جمع کردي هيں - اس سے صاف ظاهر هے که خود حافظ موصوف کے نزديک يه روايات اسدرجه واضح طور پر موضوع تهيں ' که وه ضعيف و منکر روايتوں ميں بهي انهيں نه لے سکے' اور باوجود انکے مذاق ميں سب سے بڑے ذخيرۂ دلائل و اعلام نبوت هونے کے ' مجبوراً چهوڑ دينا پڑا -

(۴) ليکن ان سب سے بڑهکر برهان قاطع اور شهادت واضح (جو في الحقيقت ان روايات کے موضوع هونے کا آخري فيصله کر ديتي هے) يه هے که خود حافظ سيوطي (خصائص کبری) ميں تيسري روايت کو نقل کرنے کے بعد لکهتے هيں :

هذا لاثر و الاثران قبله ' فيها نکارة شديدة ' ولم اورد في کتابي هذا اشد نکارة منها ولم تکن نفسي تطيب بايرادها (فتامل) لکني تبعت الحافظ ابانعيم في ذلک ! (خصائص کبری جلد ۱ - صفحه - ۴۹)

يه روايت اور اس سے قبل کي جو دو روايتيں هيں ' تو ان سب ميں نهايت سخت و شديد انکار و قباحت هے اور باوجود انکے اشد شديد انکار کے ميں نے اس کتاب ميں جو درج کيا ' تو ميرا دل اس امر کو پسند نهيں کرتا تها ' مگر ميں نے محض حافظ ابو نعيم کي پيروي کے خيال سے ايسا کرديا -

حافظ (سيوطي) هر طرح کي رطب و يابس روايتوں کے جمع کرنے بلکه انسے استدلال کرديني ميں جس درجه بے احتياط اور تساهل پيشه هيں ' وه ارباب نظر سے مخفي نهيں - ليکن ان روايات کي لغويت کا يه حال تها که وه بهي باين همه تساهل چپ نه رهسکے ' اور بے اختيار هوکر انکار شديد کے ساتهه اسکي معذرت کرني پڑي که محض حافظ (ابو نعيم) کے اتباع کے خيال سے درج کرديتا هوں !

وه لکهتے هيں که ميرا جي نهيں چاهتا تها که ان روايتوں کو درج کروں - غور کيجيے که جن روايتوں کے درج کرنے سے حافظ سيوطي کي طبيعت بهي اعراض کرے' وه کس درجه واهي و مزخرف هونگي ؟

آجکل مناقب و فضائل اور واقعات و سير ميں مدعيان فن کي انتهائي سرحد حافظ سيوطي و اقرانه هيں - ليکن يه کيسا دلچسپ اقرار خود حافظ موصوف کا هے که ميں هر طرح واهي و منکر روايتيں لوگوں کے اتباع کے خيال سے درج کر ديتا هوں فتاملوا و تفکروا ولا تغروا باصحاب العمائم العجراء اذ قروها و اجازوها ' ان هم الا اصحاب اوهام و شقاشق يتقربون بها من العوام -

کسر ايوان کسری وغيره

آپکے اکثر سوالات کا جواب ان روايات کي بحث ميں آگيا ' نيز بعض غير مسئول عنه امور کا بهي ' ليکن ابهي ايک چوتهي روايت باقي هے ' جسميں آتشکده ايران کے بجهه جانے' قصر نوشيروان کے کنگوروں کے گرنے ' کاهنوں کے پر اسرار و عجايب اظهارات اور ايک خطبه کهانت کا ذکر کيا گيا هے -

يه روايت بهي پورے دو صفحه کي هے - سيوطي نے (خصائص) ميں اور حافظ ابو نعيم نے (دلائل) ميں اسکو درج کيا هے - اگر نقل کروں تو پورے دو کالم مطلوب هوں - خلاصه مضمون يه هے که " آنحضرت کي ولادت کي رات کسری کے ايوان ميں زلزله محسوس هوا ' اسکے ۱۴ - کنگورے گر گئے ' ايران کي وه آگ جو هزار سال سے نهيں بجهي تهي ' بجهه گئي ' بحيره ساوه خشک هوگيا ' نوشيروان نے وزرا اور موبدوں کو جمع کرکے اسکي وجه پوچهي - انهوں نے کها که هم نے بهي خواب ديکها هے ' عرب ميں کوئي انقلاب هونے والا هے - اسپر نوشيروان نے نعمان بن منذر کے نام خط لکها که عرب سے ايسا شخص بهيجدو جو ميرے هر سوال کا جواب دے ' نعمان نے (عبد المسيح) نامي ايک کاهن کو بهيجا ' ليکن اس نے اپنے سے زياده عالم (سطيح) کاهن شام کو بتلايا ' اور نوشيروان کے سوالات ليکر وه اسکے پاس گيا (سطيح) مرض الموت ميں گرفتار تها - (عبد المسيح) نے کهانت آميز اشعار پڑهے ' اور جب اس نے سر اٹهايا تو کها : " تهوي الی سطيح وقد اوفي علي الضريح ' بعثک ملک بني ساسان ' لارتجاس الايوان ' و خمود النيران ' و رويا الموبذان ' راي ابلا صعابا ' تقود خيلا عرابا ' وغيره وغيره " ليکن سطيح مرگيا اور جواب کي مهلت نه پائي " (۱)

ليکن يه روايت بهي قطعاً نا قابل اعتنا هے - اسکا راوي اول (مخزوم ابن هاني) هے جو اپنے باپ سے روايت کرتا هے - خود حافظ سيوطي اس روايت کو نقل کرنے کے بعد لکهتے هيں :

قال ابن عساکر حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابن مخزوم عن ابيه ' تفرد به ابو ايوب البجلي (جلد اول صفحه - ۵۱)

ابن عساکر نے اسکي نسبت کها هے که حديث غريب هے جسکو سواے ابن مخزوم کے اور کسي نے روايت نهيں کيا هے -

اس روايت کے واقعات به تغير الفاظ و حذف و اضافۂ بعض امور فضايل و حکايات کي کتابوں ميں بکثرت ملتے هيں ' ليکن سب کي بنياد يهي روايت هے ' والعبرة بما يروي المحدثون لا بما يختلقه القصاصون الکاذبون -

---

(۱) دلائل النبوة دائرة المعارف حيدر اباد ميں چهپ گئي هے - اسکے پهلے حصے کے صفحه (۳۲) ميں (تزويج امنه) کا پورا باب ديکهه جايیے ' بهت سي روايات ضعيفه و واهيه درج هيں مگر ان روايات کا پته نهيں ! منه -

(۱) پوري روايت کيليے دلائل النبوة جلد اول صفحه - ۴۹ - کو ديکهيے - منه

ناموران غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

— : * : —

(۲)

**پرنس یوسف عزالدین ولي عهد خلافۃ علیه
و نامور رکن انقلاب**

(مقتبس از بعض مکاتیب آستانۂ علیه)

— * —

(۲۸) جنوري کي اشاعت کے بعد هم کو اس انقلاب کي نسبت اور کچهه لکھنے کي مہلت نہیں ملي - حالانکه حالات وافر ' اور معلومات مزید قابل تذکره هیں -

انساني اعمال کي انتہائي سرحد ' سعي و جهد سے زیاده نہیں هے ' نتائج پر حکومت ابهي بهي آسے نہیں ملي ' پس موجوده معاملات کے خاتمے کي نسبت کوئي پیشین گوئي نہیں کي جاسکتي - تاهم اس وقت نازک میں عزت ملک و ملت کیلیے ان ملت پرستان غیور نے جو کچهه کیا ' اسکي عظمت و اجلال همیشه غیر متغیر اور لازوال رهے گي - وه ایک قابل احترام عمل تها ' جو شروع بهي هوا اور پورا بهي هوگیا ' اور اب اپني تکمیل کیلیے نتایج مستقبله کا محتاج نہیں هے - اسکا مقصد سربسجود حکومت کو ایک بار عزت سربلندي کے ساتهه کهڑا کر دینا تها ' اور جس وقت (انور بے) قصر وزارت کے اندر فاتحانه داخل هوا اور پهر فاتحانه نکلا ' یقین کیجیے که اسکے چند لمحوں کے اندر هي انجمن اتحاد و ترقي نے اپنے اس فرض و مقصود کو پورا بهي کردیا - اسکي سعي کي ابتدا اور مقصد کي تکمیل ' دونوں ایک ساتهه انجام پاے - پس اب کوئي انتظار نہیں هے جو همکو اس انقلاب کے احترام میں مانع آے ' اور هم اسکے کارنامه هاے عزیز و محبوب کے تذکرے سے غافل رهیں -

عزالملة و الدین :
حضرت شهزادۂ یوسف عزالدین ولي عهد دولت عثمانیه

* * *

ہلال کے متعلق یه امر ناظرین کے ذهن نشیں رهنا چاهیے که کچهه محدود ' اور وه ایک هفته وار جرنل هے - پس ترتیب دیتے هوے فرض کرلیتا هے که هفته آپکو نہیں معل خبار ناظرین کي نظر سے گذر چکے هیں ' اور اب بهي کہتے هیں اور

یا انکے کسي اهم حصے پر بحث و مذاکره کي انہیں ضرورت هے ' یا ایسے معلومات کي ' جو عام ذرائع سے میسر نہیں ' اور ایسا فرض کرلینا اسکي حالت کے لحاظ سے ناگزیر هے - پس هم همیشه خاص معلومات کے پیش کرنے کي کوشش کرتے هیں ' اور معلومات کے حاصل کرنے کیلیے هماري جستجو و سعي خاموش و مشغول به کار هوتي هے ' نه که غلغله انداز و نمایش خواه - موجوده انقلاب کي نسبت بهي نہایت اضطراب سے هم اس وقت کے پورا هوجانے کا انتظار کر رهے هیں جو قسطنطنیه کي ڈاک کیلیے ضروري هے - امید هے که بہت جلد موثق ترین و مفصل تر حالات پیش کرسکیں گے - لیکن انقلاب سے ایک هفته پیشتر تک کے بعض ضروري کوائف هیں جو ضرور رهے که بالترتیب شائع کیے جائیں -

* * *

یاد هوگا که ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے اپنے گذشته مراسله میں لکها تها :

" هم نے ولي عهد خلافت کے ذریعه جلالۃ مآب کو حالات سے واقف کرنا چاها ' مگر اسکو خلع سلطاني کي کوشش سے تعبیر کیا گیا ' اور هم پر تہمت لگائي گئي که هم تخت خلافت کو اولٹ دینا چاهتے هیں ! "

یه ایک تفصیل طلب اشاره هے -

انجمن اتحاد و ترقي کے گذشته چار ساله عهد اقتدار میں شاهزادگان قصر خلافت کي خواهشوں کا بهي ایک خاص نازک مسئله رها هے - یه لوگ اتحادي وزارت سے خوش نه تهے ' اور بہت سي شکایتیں بیان کرتے تهے - منجمله انکے ایک بڑي شکایت یه تهي که اتحادي وزارت نے انکي تنخواهیں گهٹا دي تهیں ' اور بیش قرار رقمیں حاصل نہیں کرسکتے تهے - سعید پاشا کي وزارت کے ساتهه جب اتحاد و ترقي کو شکست هوئي ' تو کامل پاشا کي جماعت نے اپنے نئے اقتدار کے بڑهانے میں اس واقعه سے بهي فائده اٹهایا ' اور تمام شهزادوں کي همدردي حاصل کرلي - یہاں تک که کامل پاشا کے وزیر اعظم هونے پر ایک شهزادے نے مدحیه ترکي نظم بهي لکهي تهي -

مگر واقعات میں جلد جلد تبدیلي شروع هوگئي اور جنگ کے سریع السیر تغیرات نے ارادوں اور منصوبوں کے چهرے بے نقاب کردیے - پے در پے شکستوں کے ظهور ' وزارت کے تساهل ' یورپ پر اعتماد ' کامل پاشا کي بزدلي ' ذلت بخش درخواست صلح ' اور جنگ کي طیاریوں کي موقوفي ' یه واقعات ایسے نه تهے ' جو انکو بہت

جلد بے دل نہ کردیتے - سب سے زیادہ اس خبر نے قصر سلطانی میں ایک عام دھمی پیدا کردی کہ " کامل پاشا سلطان المعظم کو قسطنطنیہ چھوڑ دینے اور قدیم ایشیائی پایۂ تخت عثمانی (بروسہ) چلے جانے کا مشورہ دے رہا ہے " !

فی الحقیقت کامل پاشا نے اسکی پوری سعی شروع کردی تھی کہ جنگ کے آنے والے خطرات اور قسطنطنیہ پر بلغاری قبضے کا خوف دلاکر سلطان المعظم کو ترک قسطنطنیہ کیلیے راضی کرلے ' اور اس طرح تاریخ اسلام کا سب سے زیادہ ذلت بخش' اور چالیس کروڑ چہروں کو روسیاہ کرنے والا حادثہ' اسکی ملکی خیانت کی تکمیل کے ساتھہ ظاہر ہوجاے -

صلح کی گفتگو ہوچکی تھی ' لیکن ابھی عرش خلافت کی قبر (سینٹ جیمس) لنڈن میں نہیں کھودی گئی تھی ' وہ سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا : " حالات بدل گئے' اب اسکے سوا چارہ نہیں کہ جلالۃ مآب قسطنطنیہ کی حفاظت کو اللہ کے سپرد کریں اور جہاں تک جلد ممکن ہو ' تمام خاندان خلافت کو لیکر اپنے قدیمی پایۂ تخت میں تشریف لیجائیں ' یہ مشورہ دینے کیلیے میں مجبور ہوں' کیونکہ آنے والے وقت کو دیکھنا نہیں چاہتا "

یہ کیا کہہ رہا تھا ؟ یہ آٹھہ سو برس کے تخت حکومت کو چھوڑ کر نا مردانہ فرار کا مشورہ اُس شخص کو دے رہا تھا ' جسکے ایک بزرگ (سلطان مراد) نے جنگ (قوصوہ) کے معرکے میں اس طرح جان دی تھی کہ جانکنی کے وقت بھی اپنی پالکی کو میدان جنگ سے ہٹانے نہیں دیا !

جبکہ یہ کہہ رہا تھا ' تو یقیناً اسکے اندر سے صلیبی امیدوں کا شیطان لعین بول رہا تھا ؛ جن امیدوں کو آج صدیوں سے یورپ میدان جنگ میں پورا کرنا چاہتا ہے ' یہ کہہ رہا تھا ' تاکہ اسے بغیر ایک مسیحی قطرہ خون کے رائگاں کیسے پورا کردے -

آہ ! یہ چاہتا تھا کہ قسطنطنیہ کا وہ تخت ' جو آٹھہ صدیوں سے کبھی خالی نہیں ہوا ' خالی ہوجاے !

مگر کامل پاشا ' جسکی رگوں کی زندگی ڈھائی ہزار برس کی ایک مغضوب الہی اور تاج و تخت سے محروم قوم کے خون سے پرورش پارہی تھی ' اُس عثمانی خون کی حرارت کا اندازہ نہیں کرسکتا تھا جسکا گھر آٹھہ سو برس سے صرف تاجدار سروں اور شمشیر بکف ہاتھوں ہی میں رہا ہے - غالباً یہ پہلا موقعہ تھا کہ سلطان المعظم کو کامل کا چہرہ بغیر کسی نقاب کے نظر آیا - انہوں نے صاف کہدیا کہ " اس مشورے کی تعمیل محال ہے " !

اس اثنا میں بلغاریا بھی صلح کیلیے طیار ہوگئی تھی کہ اپنی کمزوری کو التواے جنگ کے پردے میں چھپاے - یکایک مشہور ہوا کہ کامل پاشا سخت سے سخت شرائط کے ساتھہ بھی صلح کی سلسلہ جنبانی کر رہا ہے -

یہ حالت دیکھکر اتحاد و ترقی کے ممبروں نے عرض و التجا کی انتہائی کوششیں شروع کردیں - سلطان المعظم کامل پاشا کی طرف سے افسردہ خاطر ہو چکے تھے ' لیکن مشکل یہ تھی کہ وہ پوری کوشش کے ساتھہ حالات سے انکو بے خبر رکھتا تھا ' اور یقین دلاتا تھا کہ دول یورپ نے صلح کو منظور کر کے انکے تاج و تخت کو بچالیا ہے' اور اب اگر اسکے ماننے میں تامل ہوا تو پھر کوئی صورت بچنے کی نہیں' اسلیے مقدم کام یہ تھا کہ کسی طرح سلطان المعظم کو اصل حال سے باخبر کیا جاے -

انجمن اس سے پہلے سلطان المعظم سے عرض حال کر چکی تھی اور دیکھہ چکی تھی کہ کامل پاشا کے تسلط سے یہ طریقہ بھی مفید مطلب نہیں ' پس اس نے قصر سلطانی کی طرف توجہ کی اور شہزادگان سلطانی کو اپنا ہم خیال بنانا چاہا -

اس سعی میں سب سے زیادہ جس شخص نے حصہ لیا وہ وارث خلافۃ عثمانی : شہزادہ یوسف عز الدین ولی عہد دولت علیہ تھے -

انہوں نے تمام شہزادگان قصر کو جمع کیا اور موجودہ وزارت کی ملک فروشیوں کی خبر دی - انکو یقین دلایا کہ اتحاد و ترقی ہی اس وقت ایک جماعت ہے جو ملک کو اس ورطۂ ہلاکت سے نجات دیسکتی ہے - انہوں نے خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی کہ کامل پاشا نے سلطان المعظم کو قسطنطنیہ چھوڑ دینے کا مشورہ دیا تھا ' اور اب ترکی کی طرف سے صلح کی درخواست کرکے ذلت کی تکمیل کرنا چاہتا ہے - انہوں نے کہا کہ " اگر واقعی حالت ویسی ہی نازک اور مخدوش ہے ' جیسی کہ یہ بوڑھا وزیر ظاہر کرتا ہے ' تو پھر اس وقت اس شہر محبوب و مقدس کو ہماری سب سے زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے آخری قطرہ خون تک دشمنوں سے اسکو بچالیں - یہ کیا ہے کہ ہمکو ' ہم محمد فاتح اور بایزید یلدرم کی اولاد کو ' مشورہ دیا جاتا ہے کہ نامردانہ ملک اور قوم کو چھوڑ کر فرار کر جائیں ؟ "

اس مجلس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تمام شہزادوں اور خاندان سلطانی کے اعضا نے حلف اوٹھایا کہ وہ آج سے انجمن کے ساتھہ ہیں - عزت ملک کیلیے اپنی پوری قدرت صرف کر ڈالیں گے اور موجودہ وزارت کے ارادوں کو کامیاب نہ ہونے دینگے -

پرنس یوسف عز الدین کے خدمات کے حاصل ہوجانے سے انجمن کی کوششوں میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی - انہوں نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ سلطان المعظم سے ایک قومی وفد کی باریابی کی اجازت لیلی ' جو دو گھنٹے کے بعد انکی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا تھا - یہ وفد انجمن اتحاد و ترقی کے رؤساء اور مختلف والاے ملت سے مرکب تھا ' اور اسکے رئیس شیخ (موسی کاظم آفندی) سابق شیخ الاسلام تھے -

اس وفد نے حاضر ہوکر قوم کی طرف سے حسب ذیل معروضات پیش کیں :—

(۱) اس وقت تک جسقدر شکستیں دولت عثمانیہ کو ہوئی ہیں' وہ دفتر جنگ کی غفلت ' فوج کی بے سروسامانی ' غذا کی بد نظمی ' اور باقاعدہ سپاہ کی عدم موجودگی کی وجہ ہوئی ہیں - لیکن اب رفتہ رفتہ حالت درست ہوتی جاتی ہے ' اور باوجود ہر طرح کی بے سروسامانیوں کے پھر بھی عثمانی فوج نے بلغاریا کی قوت کو سخت مجروح و مضروب کردیا ہے - پس جنگ کا ہمارے لیے اصلی وقت یہی ہے ' اگر ایک ہفتے تک ہم جنگ اور قائم رکھہ سکے ' تو صوفیا تک ہمارا کوئی مزاحم نہوگا - ایسی حالت میں باب عالی کا صلح کی درخواست میں شریک ہونا سخت غلطی ' اور ملک و ملت کی آخری عزت کو خاک میں ملانا ہے - ہم نے جنگ سے پہلے ریاست ہاے بلقان کے مطالبات کو ذلت کے ساتھہ ٹھکرا دیا تھا ' اب بھی ہم کو چاہیے کہ خواہ کچھہ ہی ہو' لیکن جبتک تلوار کا قبضہ ہاتھہ میں ہے ذلت کا سر نہ جھکائیں -

جلالت ماب کو یقین دلایا گیا ہے کہ صلح کے بغیر چارہ نہیں' مگر ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ ایسا سمجھنے کی کیا وجہ ہے' جبکہ آستانے سے لیکر شتلجا تک ہمکو عثمانی افواج کا ایک سمندر متلاطم نظر آرہا ہے ؟ اگر باایں ہمہ صلح کا ارادہ کرہی لیاگیا ہے ' تو خدا کیلیے اسمیں اسقدر جلدی نہ فرمائیے اور کم ازکم ایک مرتبہ اپنی موجودہ قوت کا صحیح اندازہ فرما لیجیے - تمام قوم کی خواہش ہے کہ ایک کمیشن تحقیقات کیلیے منظور کیا جاے' جسکے ممبر محمود شوکت پاشا' عزت پاشا' ناظم پاشا' عادل بے ' اور شیخ الاسلام ہوں' اور اسے جلالت ماب شتلجا روانہ فرمائیں تاکہ وہاں کی فوجی حالت و قوت کا پوری تحقیق کے ساتھہ معائنہ کرے اور دیکھے کہ کیا جنگ جاری رکھی جا سکتی ہے یا نہیں ؟

ادبیات

لقد کان لکم في رسول الله :

اسوۂ حسنہ (۱)

افلاس سے تھا (سیدۂ پاک) کا یہ حال * گھر میں کوئي کنیز نہ کوئی غلام تھا

گھس گھس گئي تھیں ہاتھہ کي دونوں ھتیلیاں * چکي کے پیسنے کا جو دن رات کام تھا

سینہ پہ مشک بھر کے جو لاتي تھیں بار بار * گو نور سے بھرا تھا ' مگر نیل فام تھا

اٹ جاتا تھا لباس مبارک غبار سے * جھاڑو کا مشغلہ بھي جو ھر صبح و شام تھا

آخر گئیں جناب رسول خدا کے پاس * یہ بھي کچھہ اتفاق کہ واں اذن عام تھا

محرم نہ تھے جو لوگ تو کچھہ کرسکیں نہ عرض * واپس گئیں کہ پاس حیا کا مقام تھا

پھر جب گئیں دوبارہ تو پوچھا حضور نے : * کل کس لیے تم آئي تھیں' کیا خاص کام تھا ؟

غیرت یہ تھي کہ آب بھي نہ کچھہ منہ سے کہہ سکیں * (حیدر) نے ان کے منہ سے کہا جو پیام تھا

ارشاد یہ ھوا کہ " غریبان بے وطن * جن کا کہ صفۂ نبوي میں قیام تھا

میں ان کے بندوبست سے فارغ نہیں ھنوز * ھرچند اس میں خاص مجھے اھتمام تھا

جو جو مصیبتیں کہ اب ان پر گذرتي ھیں * میں اسکا ذمہ دار ھوں ' میرا یہ کام تھا

کچھہ تم سے بھي زیادہ مقدم تھا اُن کا حق * جن کو کہ بھوک پیاس سے سونا حرام تھا"

خاموش ھو کے (سیدۂ پاک) رہگئیں * جرأت نہ کرسکیں کہ ادب کا مقام تھا

یوں کي بسر (اھل بیت) مطہر نے زندگي * یہ ماجراي دختر خیر الانام تھا

[شبلي نعماني]

---

(۱) یہ پورا واقعہ اسي تفصیل سے (سنن ابي داؤد) میں مذکور ھے -

فکاھات

شذرات نظم

بلاغۂ سیاست کا آمد و اورد

کوئي پوچھے تو میں کہہ دونگا ھزاروں میں یہ بات * روش (سید مرحوم) خوشامد تو نہ تھي

ھاں مگر یہ ھے کہ تحریک سیاسي کے خلاف * اُن کي جو بات تھي' آورد تھي' آمد تو نہ تھي

مشق آباد ھند

لاکھہ آزادي افکار کو روکا لیکن * یہ وہ افسوں ھے کہ ھر شخص پہ چل جاتا ھے

غیر کمبخت تو گستاخ تھے مدت سے' مگر * اب تو کچھہ آپ کے منہ سے بھي نکل جاتا ھے

حرکت مذبوحي

کامیابي میں بس ایک آدھہ برس باقي ھے * لیگ سے سلسلۂ کانگرس باقي ھے

اب بھي آجاتي ھے کالج سے خوشامد کي صدا * جاچکا قافلہ اب بانگ جرس باقي ھے

رسي کا بل

بیڑیاں اور تو کٹ جائینگي کٹتے کٹتے * کوئي اس مرحلۂ سعي میں ناکام نہیں

(سوت ابل) کا یہ مگر سلسلۂ بے معنے * ھے وہ آغاز' کہ جسکا کہیں انجام نہیں

(نقاد)

تراجم احوال

دیباچه

سیرة نبوی

(از شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی)

(٤)

بقیه " فن درایت "

سخت فروگذاشت یه هوئي که روایت کے اصول و قواعد میں نوعیت واقعه کے اثر کا خیال نہیں کیا گیا ' یعني یه نہیں ملحوظ رکھا گیا که واقعه کي نوعیت کے بدلنے سے شہادت اور روایت کي حیثیت کہاں تک بدل جاتي هے ؟ مثلاً ایک شخص جو ثقه هے ' ایک ایسا معمولي واقعه بیان کرتا هے جو عموماً پیش آتا هے اور پیش آ سکتا هے ' تو بے تکلف یه روایت تسلیم کے قابل هے ' لیکن فرض کرو که وهي راوي ایسا واقعه بیان کرتا هے جو غیر معمولي اور تجربهٔ عام کے خلاف هے ' نیز گرد و پیش کے واقعات سے مناسبت نہیں رکھتا ' تو اب راوي کي معمولي درجه کي ثقاهت کافي نہیں هوسکتي ' بلکه اُس کو معمولي درجه سے زیاده عادل ' زیاده محتاط ' زیاده نکته داں هونا چاهیے -

اس نکته کے ملحوظ نه رکھنے سے روایت کے اکثر قاعدوں میں تعمیم قائم کرلي گئي ' اور اس سے بہت سي غلطیاں پیدا هوگئیں -

مثلاً ایک بحث یه هے که روایت کرنے کے لیے کسي عمر کي قید هے یا نہیں ؟ اکثر محدثین کا مذهب هے که ۵ - برس کا لڑکا حدیث کي روایت کرسکتا هے - محدثین کا اس پر استدلال یه هے که محمود بن الربیع ایک صحابي تھے ' آنحضرت کے وقت وہ پانچ برس کے تھے - آنحضرت نے ایک دفعه اظہار محبت کے طور پر ان کے مونھه پر کلي کا پاني ڈالدیا تھا - اس واقعه کو انھوں نے جوان هوکر لوگوں سے بیان کیا ' اور سب نے یه روایت قبول کرلي - اس سے ثابت هوا که ۵ - برس عمر کي روایت مقبول هے (۱) محدثین کا یه بھي استدلال هے که اگر بلوغ کي قید لگائیں ' تو بہت سے صحابه کي روایتیں چھوڑ دیني پڑیں گي - حضرت عبد الله بن عباس آنحضرت کے وفات کے وقت ۱۴ - ۱۵ - برس کے تھے - عبد الله بن زبیر ۹ - ۱۰ - برس کے - نعمان بن بشیر ۸ - برس کے - اسي طرح سائب بن یزید ' عبد الله بن جعفر ' مسور بن مخرمه ' سلمه بن مخلد ' عمرو بن ابي سلمه ' یوسف بن عبد الله بن سلام ' ابو طفیل وغیره نے کم عمري هي میں آنحضرت سے حدیثیں سني تھیں -

اس کے برخلاف ' بعض محدثین کي راے یه هے که کم سن کي روایت قابل حجت نہیں ' فتح المغیث میں هے :

ولکن قد منع قوم القبول هنا ای في مسئلة الصبي خاصة ' فلم یقبلوا من تحمل قبل البلوغ لان الصبي مظنة عدم الضبط وهو وجه للشافعیة * * * وکذا کان ابن المبارک یتوقف في حدیث الصبي (صفحه : ۱۶۴)	لیکن بعض لوگوں نے بچه کے متعلق روایت کے قبول کرنے سے انکار کیا هے ' ان لوگوں کے نزدیک وہ روایت مقبول نہیں جو سن بلوغ سے پہلے کي گئي هو ' کیونکه بچه کي نسبت احتمال هے که اسنے روایت کو اچھي طرح محفوظ نه رکھا هوگا - شافعیه کے ایسے یہي ایک دلیل هے - اسیطرح عبد الله بن مبارک بچه کي روایت قبول کرنے میں تامل کرتے تھے -

لیکن یه رائیں صحیح نہیں - بے شبه ۵ - برس کا بچه اگر یه یه واقعه بیان کرے که میں نے فلاں شخص کو دیکھا تھا ' اُس کے سر پر بال تھے ' یا وہ بوڑھا تھا ' اُس نے مجھه کو گودیوں میں کھلایا تھا ' تو اُس روایت میں شبه کرنے کي کوئي وجه نہیں - لیکن فرض کرو ' وهي بچه یه بیان کرتا هے که فلاں شخص نے فقه کا یه دقیق مسئله بتایا تھا ' تو پھر ضرور شبه هوگا که بچه نے صحیح طور سے مسئله کو سمجھا بھي تھا یا نہیں ؟

فقہا نے اس نکته کو ملحوظ رکھا هے - چنانچه فتح المغیث میں شرح مہذب سے نقل کیا هے :

قبول اخبار الصبي الممیز فیما طریقه المشاهدة بخلاف ما طریقه النقل کا الافتاء و روایة الاخبار و نحوه (نسخه مطبوعه لکھنو صفحه ۱۲۲)	باتمیز لڑکے کي روایت اُن واقعات کے متعلق مقبول هے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے هوں ' لیکن جو باتیں نقلیات میں داخل هیں ' مثلاً فتوي یا حدیث کي روایت کرنا ' تو ان میں مقبول نہیں -

لیکن محدثین نے اس اصول کو عموماً نظر انداز کیا -

فتح المغیث میں هے :

ثم الضبط نوعان : ظاهر و باطن فالظاهر ضبط معناه من حیث اللغة ' والباطن ضبط معناه حیث یتعلق الحکم الشرعي به وهو الفقه ' ومطلق الضبط الذي هو شرطه في الراوي هو الضبط ظاهرا عند الاکثر ' لانه یجوز نقل الخبر بالمعني تهمد تبدیل المعني روایته قبل الحفظ او قبل العلم حین سمع ولهذ المعني قلت الروایة عن اکثر الصحابة لتعذر هذا المعني - قال : وهذا الشرط وان کان علی ما بینا فان اصحاب الحدیث مایعتبرونه في حق الطفل دون المغفل فانه متي صح عند هم سماع الطفل او حضوره اجازوا روایته (صفحه ۱۲۱)	ضبط (۱) کي دو قسم هے : ظاهري اور باطني ' ظاهري کے یه معني هیں که لفظ کے لغوي معني کا لحاظ رکھا جاے ' باطني کے یه معني هیں که شرعي حکم جس بنا پر متعلق هے ' اس کا لحاظ رکھا جاے ' اس کو فقه کہتے هیں ' لیکن جو ضبط روایت کے لیے مشروط هے وہ اکثروں کے نزدیک وہ صرف ظاهري ضبط هے کیونکه ان لوگوں کے نزدیک روایت بالمعني جائز هے - اسي بنا پر یه شبه هوسکتا هے که روایت کے ادا کرنے میں معني بدل جاتے هیں اور یہي وجه هے که اکثر صحابه نے بہت کم حدیثیں روایت کیں کیونکه معني کا نه بدل جانا مشکل هے ' لیکن محدثین اس کا لحاظ نہیں کرتے بلکه بچه جب سننے اور مجلس میں شریک هونے کے قابل هوگیا تو اس کي روایت کو جائز سمجھتے هیں -

ایک عجیب بات یه هے که سیرت نبوي کے نہایت اهم واقعات

---

(۱) یه پوري بحث فتح المغیث صفحه ۱۲۲ تا صفحه ۱۲۲ میں هے (منه) '

(۱) ضبط کا لفظ محدثین کي ایک اصطلاح هے جسکے معنے هیں کسي روایت کے الفاظ اور مطلب کو اچھي طرح سمجھنا اور ادا کرنا هے

جو آج تک معرکۃ الارا ھیں اور جن پر ارباب آراء کے مختلف گروہ قائم ھوگئے ھیں ' اکثر اُن راویوں سے منقول ھیں جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے - حدیثوں میں ھے کہ جب آپ نے پہلی دفعہ حضرت جبریل کو دیکھا تو کانپتے ھوئے گھر میں تشریف لالے اور حضرت خدیجہ سے کہا کہ مجھکو اپنی جان کا ڈر ھے - بخاری کتاب التعبیر میں روایت ھے کہ آپ نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرا دینا چاھا - طبری میں ھے کہ آپ کو خیال ھوا کہ میرے حواس میں فرق آگیا ھے - حضرت خدیجہ نے کہا : " نہیں خدا آپ کو ضائع نہیں کریگا " پھر وہ آپکو ورقہ کے پاس لوا گئیں ' ورقہ نے آپ کا بیان سنا اور آپ کو تسکین دی -

یہ روایت کسقدر تعجب انگیز ھے ! سید المرسلین کو حضرت جبریل نظر آتے ھیں ' اُن کو دیکھکر آپ کانپتے ھیں ' اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا دینا چاھتے ھیں ' حواس کی نسبت شبہ ھوتا ھے ' پھر ایک عیسائی تسکین دیتا ھے ' تب کہیں جاکر تسکین ھوتی ھے !

عالم ملکوت کے واقعات اور مشاھدات ھر شخص ادا نہیں کرسکتا - انحضرت نے جو کچھہ دیکھا ' جن الفاظ میں ادا فرمایا ' اسکو راوی نے کس طرح سمجھا ' کیونکر ادا کیا پھر درجہ بدرجہ ' راویوں تک آتے آتے کیا کیا تبدیلیاں ھوگئیں ؟ اس کا کون اندازہ کرسکتا ھے ؟

یہ خدا نخواستہ رواۃ کی شان میں بدگمانی نہیں ' بلکہ اقتضائے حالت ھے - اصول فقہ میں یہ بحث ھے کہ جو صحابہ فقیہ نہ تھے اُن کی روایت اگر قیاس شرعی کے خلاف ھو تو واجب العمل ھوگی یا نہیں ؟ بحر العلوم ' فخر الاسلام کا مذھب نقل کرکے لکھتے ھیں :

و وجہ قول الامام فخر الاسلام ان النقل بالمعنی شائع و قلما یوجد النقل باللفظ فان حادثۃ واحدۃ قد رویت بعبارات مختلفۃ ' ثم ان تلک العبارات لیست مترادفۃ بل قد روی ذلک المعنی بعبارات مجازیۃ فاذا کان الراوی غیر فقیہ احتمل الخطاء فی فہم المعنی المرادی الشرعی * * * و لا یلزم منہ نسبۃ الکذب معتمدا الی الصحابی معاذ اللہ عن ذلک ' (شرح مسلم مطبوعہ لکھنو : ۴۳۲)

امام فخر الاسلام کے قول کی وجہ یہ ھے کہ روایت بالمعنی عام طور پر شائع تھی ' ایک ھی واقعہ مختلف الفاظ میں ادا کیا گیا اور یہ الفاظ باھم مرادف بھی نہیں بلکہ اکثر مجازی عبارتوں میں مطالب ادا کیے گئے ' اس بنا پر جب راوی فقیہ نہ ھوگا تو احتمال ھوگا کہ اُس نے مطلب مقصود (شرعی) کے سمجھنے میں غلطی کی ھو ' اس سے معاذ اللہ کچھہ یہ لازم نہیں آتا کہ صحابی کی طرف جھوٹ کی نسبت کی گئی -

محدثین اس اصول سے کہ " واقعہ جس درجہ کا اھم ھو ' شہادت بھی اسی درجہ کی اھم ھونی چاھیے " بے خبر نہ تھے ' لیکن انھوں نے اس کا دائرہ محدود رکھا -

امام بیہقی کتاب المدخل میں ابن مہدی کا قول نقل کرتے ھیں :

اذا روینا عن النبی فی الحلال والحرام ' انتقدنا فی الرجال ' و اذا روینا فی الفضائل والثواب والعقاب ' سھلنا فی الاسانید وتسامحنا فی الرجال - (فتح

جب ھم آنحضرت سے حلال و حرام اور احکام کے متعلق حدیث روایت کرتے ھیں تو اُسمیں نہایت سختی کرتے ھیں اور راویوں کو پرکھہ لیتے ھیں ' لیکن جب فضائل اور ثواب و عقاب کی حدیثیں آتی ھیں ' تو ھم سہل انکاری اور راویوں کے

امام احمد حنبل کا قول ھے :

ابن اسحاق رجل تکتب عنہ ھذہ الحدیث یعنی المغازی ونحوھا واذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما ھکذا (وقبض اصابع یدیہ الاربع) (فتح المغیث صفحہ ۱۲۰)

ابن اسحاق اس درجہ کے آدمی ھیں کہ مغازی وغیرہ کی حدیثیں ان سے روایت کی جاسکتی ھیں ' لیکن جب حلال و حرام کے مسائل آجائیں ' تو ھم کو ایسے لوگ درکار ھیں (یہ کہکر انھوں نے چاروں انگلیوں کو بند کرکے دبا لیا -)

اس سے ثابت ھوتا ھے کہ محدثین واقعہ کی اھمیت کی بنا پر راوی کے درجہ کا لحاظ رکھتے تھے ' اسی بنا پر ابن اسحاق کی نسبت امام احمد نے یہ تفریق کی کہ حلال و حرام میں اُن کی شہادت معتبر نہیں ' لیکن مغازی میں اُن کا اعتبار ھے - یہ وھی اصول ھے کہ جس درجہ کا واقعہ ھو ' اُسی درجہ کی شہادت ھونی چاھیے ' اور یہ کہ واقعہ کے بدلنے سے شہادت کی اھمیت بدل جاتی ھے ' لیکن افسوس یہ ھے کہ محدثین نے صرف مسائل فقہیہ میں اس اصول کا لحاظ رکھا ' فضائل و مناقب و مغازی اور ثواب و عقاب میں اسکی رعایت نہ کی ' حالانکہ فضائل و مغازی میں بہت سے ایسے موقع پیش آتے ھیں جو مسائل فقہیہ سے زیادہ اھم ھوتے ھیں فرض کرو ' یہ حدیث کہ نماز میں آمین زور سے کہی جاے یا آھستہ ؟ اس کے اثبات و نفی سے اسلام پر کیا اثر پڑسکتا ھے ؟ لیکن حضرت زینب کے نکاح کی روایت جس طرح مسند حنبل میں مذکور ھے اگر صحیح ھو تو اس کا اسلام پر کیا اثر ھوگا ؟

سیرت میں بہت سے واقعات ھیں جو آنحضرت کے اخلاق سے تعلق رکھتے ھیں - ان روایتوں میں نہایت احتیاط ' تنقید ' اور تحقیق کی ضرورت تھی ' لیکن ان میں یہ اصول ملحوظ نہیں رکھا گیا اور اسی کا اثر ھے کہ ازواج مطہرات کے واقعات میں بہت سی ایسی روایتیں داخل ھوگئیں ' جو واقع میں صحیح نہیں ' اور جن کو آج مخالفین اسلام استدلال میں پیش کرتے ھیں -

(۷) فن تاریخ و روایت پر جو خارجی اسباب اثر کرتے ھیں ان میں سب سے بڑا قوی اثر حکومت کا ھوتا ھے - مسلمانوں کو ھمیشہ اس بات پر فخر کا موقع حاصل رھیگا کہ اُن کا قلم تلوار سے نہیں دبا - حدیثوں کی تدوین بنو امیہ کے زمانہ میں ھوئی ' جنھوں نے پورے ۹۰ برس تک سندھہ سے لیکر ایشیاے کوچک اور اندلس تک مساجد جامع میں آل فاطمہ پر تبرا کہلایا ' سیکڑوں ھزاروں حدیثیں امیر معاویہ وغیرہ کے فضائل میں بنوائیں ' عباسیوں کے زمانہ میں ایک ایک خلیفہ کے نام پیشین گوئیاں حدیثوں میں داخل ھوگئیں ' لیکن نتیجہ کیا ھوا ؟ عین اُسی زمانہ میں محدثین نے علانیہ منادی کردی کہ یہ سب جھوٹی روایتیں ھیں - آج حدیث کا فن اِس خس وخاشاک سے بالکل پاک ھے (۱) اور بنو اُمیہ و عباسیہ جو ظل اللہ اور جانشین پیغمبر تھے ' اُسی مقام پر نظر آتے ھیں جہاں اُن کو ھونا چاھیے تھا - (۲)

ایک دفعہ ایک شاعر نے مامون الرشید کے دربار میں قصیدہ پڑھا کہ " امیر المومنین ! اگر تو آنحضرت کے انتقال کے وقت موجود ھوتا تو خلافت کا جھگڑا سرے سے پیدا ھی نہ ھوتا ' دونوں فریق تیرے ھی ھات پر بیعت کرلیتے " فوراً سردربار ایک شخص نے اُٹھہ کر کہا

[۱] لیکن میں سمجھتا ھوں کہ خس و خاشاک ابتک باقی ھیں - آج بھی صدھا وہ احادیث کتابوں میں موجود ھیں جو محض بنو امیہ کے سیاسی دسائس سے وجود میں آئی تھیں اور انکے متعلق کوئی تمیز نہیں کی جاتی - (الھلال)

(۲) لیکن سیوطی نے تو ائمۂ اثنا عشر والی حدیث کا مصداق انھی کو ٹھرایا ھے !

" تو جهوت کہتا ہے ' امیر المومنین کا دادا وہاں موجود تھا ' کسي نے اسکي بات تک نه پوچھي " مامون الرشید کو بھي اِس گستاخانه جواب پر غصه آیا مگر بات سچ تھي ' مجبوراً تحسین کرني پڑي -

تاہم یه قوي اور عالمگیر قدرت بالکل بے اثر نہیں رہ سکتي تھي ' اسلیے سیرت میں اُس کے نشانات جابجا پالے جاتے ہیں - مثلاً سیرت کي کتابیں عموماً اس انداز پر لکھیں گئیں ' جس طرح سلاطین کي ملکي فتوحات لکھي جاتي ہیں - تاریخ نگاري کا قدیم طریقه یه تھا که فتوحات اور رزمیه کار ناموں کو نہایت تفصیل سے لکھتے تھے - ملکي نظم و نسق اور تمدن و معاشرت کے واقعات یا تو بالکل قلم انداز کر جاتے تھے ' یا اس طرح پراگنده اور بے اثر لکھتے تھے که ان پر نگاه نہیں پڑتي تھي - سیرت نبوي بھي اسي انداز پر لکھي گئي ' جس طرح سلاطین کي تاریخیں لکھي جاتي ہیں - چنانچه سیرت کي ابتدائي تصنیفیں مثلاً سیرت موسی ابن عقبه اور ابن اسحاق مغازي ہي کے نام سے مشہور ہیں ' ان کتابوں کي ترتیب یه ہے که سلاطین کي تاریخ کي طرح سنین کو عنوان بناتے ہیں اور اسي ترتیب سے حالات لکھتے ہیں - یه حالات تمام تر جنگي معرکے ہوتے ہیں اور غزوات ہي کے عنوان سے داستانیں شروع کي جاتیں ہیں -

یه طریقه اگرچه سلطنت و حکومت کي تاریخ کے لیے بھي صحیح طریقه نه تھا ' لیکن نبوت کي سوانح نگاري کیلیے تو بالکل ناموزوں ہے - ممکن ہے که کسي پیغمبر کو ناگزیر طور پر جنگي واقعات پیش آئیں ' اور ممکن ہے که اس خاص حالت میں وہ بظاہر ایک فاتح یا سپه سالار کے رنگ میں نظر آئے ' لیکن یه پیغمبر کي اصلي تصویر نہیں ہے - پیغمبر کي زندگي کا ایک ایک خط و خال ' تقدس ' نزاهت ' حلم و کرم ' ہمدردي عام ' اور ایثار ہونا چاہیے ' بلکه عین اسوقت ' جب که اس پر سکندر اعظم کا دھوکا ہو رہا ہو ' ژرف بین نگاہیں فوراً پہچان جائیں که سکندر نہیں ' فرشته ہے ! !

ارباب سیر نے اپني دانست میں یه طریقه بہتر سمجھا که عام حالات زندگي کے بعد ایک جدا باب فضائل و محاسن کا باندھتے ہیں ' اور اُس میں انحضرت کے مکارم اخلاق کو تفصیل سے لکھتے ہیں ' لیکن اس طریقه کا نتیجه یه ہوتا ہے که کتاب دو مختلف شخصوں کي تاریخ بن جاتي ہے - معلوم ہوتا ہے که دونوں کے اخلاق و اوصاف بالکل الگ الگ ہیں -

تمام ارباب سیر لکھتے ہیں که انحضرت نے جب (بنو نضیر) کا محاصره کیا تو حکم دیا که اُن کے نخلستان کات ڈالے جائیں (قران مجید میں بھي اِس کا اجمالي ذکر ہے) ارباب سیر یه بھي لکھتے ہیں که یہودیوں نے اِس حکم کي نسبت اعتراض کیا که " یه انصاف اور انسانیت کے خلاف ہے " یه اعتراض نقل کرکے ہمارے مصنفین اصلي واقعه کي حقیقت نہیں کھولتے اور بظاہر یه نظر آتا ہے که جسطرح آجکل دشمنوں کے باغ اور کھیتیاں برباد کردي جاتي ہیں ' اُسي طرح اُس مقدس زمانه میں یہي انداز تھا -

ارباب سیر لکھتے ہیں که آنحضرت کسي غزوه کي جب طیاري کرتے تھے تو جدھر حمله کرنا ہوتا تھا اُسکا نام نہیں ظاہر کرتے تھے بلکه اور کسي مقام کا نام مشہور کرتے تھے - سیرت ابن ہشام میں میں غزوه تبوک میں ہے -

وکان رسول الله قلما یخرج في غزوة ' الاکني عنها و اخبر انه یرید غیر الوجه الذي یصمد له -	آنحضرت کا عام معمول یه تھا که جب کسي غزوه کے لیے نکلتے تھے تو نام کو چھپاتے تھے اور جدھر کا قصد ہوتا تھا اسکے خلاف ظاہر کرتے تھے -

یه بھي سلاطین کي مصاحبت کا اثر ہے - محمد بن اسحاق جن کي کتاب پر آج اس فن کي بنیاد ہے ' انہوں نے یه کتاب خلیفه منصور کے لیے لکھي تھي ' اس لیے غزوات نبوي کي نسبت بھي ایسا ہي قیاس قائم کر سکتے تھے -

غزوات جس انداز میں لکھے گئے ہیں ان میں بالکل شاہي تاریخوں کا انداز ہے - فوجیں آراسته ہوتي ہیں ' بڑے بڑے نامور پہلوان میدان جنگ میں آتے ہیں ' مار دھاڑ شروع ہوتي ہے ' تیغ و خنجر چلتے ہیں ' غارت گري ہوتي ہے ' اسباب و مال لٹ کر آتا ہے ' بیوائیں ' بچے ' بوڑھے گرفتار ہوتے ہیں ' اور قیدي بنائے جاتے ہیں ' مغازي نبوي کي بھي بعینه یہي تصویر کھینچي جاتي ہے -

سخت تعجب یه ہوتا ہے که بہت سے غزوات کے متعلق بخاري و مسلم وغیره میں ایسے واقعات موجود ہیں که اگر اُن کو پیش نظر رکھه لیا جاتا ' تو غزوه کي صورت بدل جاتي اور معلوم ہوتا که جو کچھه ہوا مجبوري اور حفاظت خود اختیاري تھي ' لیکن سیرت کے مصنفین نے بخاري و مسلم کو بھي ان موقعوں پر نظر انداز کردیا -

جاہلیت میں دستور تھا که جب کوئي قبیله کسي قبیله پر فتح پاتا تھا تو مال غنیمت میں سے چوتھا حصه خود لیتا تھا ' اس کے علاوه عمده چیزیں بھي انتخاب کرکے لے لیتا تھا ' اس کو صفیة کہتے تھے - ہمارے سیرت نگاروں نے بھي جا بجا صفیة کا ذکر کیا ہے - چنانچه حضرت صفیة (حرم نبوي) کے متعلق لکھا ہے که وہ اسي طرح حرم نبوي میں داخل ہوئي تھیں -

غرض اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں ' جن سے ثابت ہوتا ہے که مصنفین ' جو سلاطین کے درباري تھے ' سلاطین ہي کا نمونه پیش نظر رکھتے تھے ' اسلیے سیرت نبوي کا عام انداز بھي وہي نظر آتا ہے جو شاہي تاریخوں کا ہوتا ہے - (لہا بقیة)

مغربي دنیا میں اعلاے کلمة الله

مکرمي - السلام علیکم - میں نے ہندوستان سے رخصت ہوتے ہوئے پیسه اخبار و زمیندار کے ذریعه اپني عرض سفر شائع کردي تھي ' اشاعت اسلام کے متعلق اگرچه میں نے کسي سے وعده کیا نه کوئي امید دلائي ' لیکن برادران ملت نے مجھے بواسطه یا بلا واسطه عنوان بالا کے ساتھه وابسته کردیا ' اور میرے متعلق صحائف اسلامي میں وہ اُمیدیں ظاہر کي گئیں ' جنکا اہل میں کبھي بھي اپنے آپکو نہیں سمجھتا - مجھے ان تحریروں کو دیکھکر یه تو خوشي ہوئي که میري قوم میں بیداري اور اشاعت اسلام کا شوق ہے ' میں یہاں نه کسي انجمن کي طرف سے مقرر ہوکر آیا اور نه کسي مفروضه تاجر بمبئي کي جیب نے متکفل ہوکر مجھے اشاعت اسلام کے لیے یہاں بھیجا - میں در اصل اس اصول ہي کا مخالف ہوں - چنانچه ڈاکٹر اقبال کا سفر جاپان چونکه انجمن کي طرف سے تجویز ہوا تھا اسلیے میں نے اسکي مخالفت کي تھي - اسلام کا درخت ذاتي قربانیوں کے خون سے سینچا گیا ہے ' اور اب ہمیں اوسي کي ضرورت ہے میرے مضطرب دل کي حضرة احدیت مآب کي جناب میں گریه و زاري و نیاز مندي مجھے مغربي دنیا میں لے آئي ہے اور میں آج کسي نہج پر بھي اس سفر کو ضائع نہیں سمجھتا -

مجھے یه علم تھا که یہاں کا طریق عمل اور یہاں کا شعار بالکل نرالا ہے ' اسلیے میں نے عجلت سے کام نہیں لیا ' یہاں کسي ہال کو کرایه پر لے لینا ' انمیں لیکچر دیدینا ' یا اخباروں میں چرچه کراکر اپنے ہم وطنوں کو دھوکه دیدینا اور اسطرح انکي جھوٹي خوشي کا

مرجب ہوجانا تو بہت ہی آسان کام تھا اور خصوصاً اس شہر میں جہاں تاجرانہ اصول پر ترقی سے بڑی بڑی عزت اور عصمت اور رائیں خریدی جاسکتی ہیں - مجھے نہ شہرت سے مطلب اور نہ " ان اجری علی اللہ " کے سوا اسکیے اجر پر نگاہ ' اور نہ کسی انجمن یا تاجر جمبئی کے مقابل کسی خدمت کی ذمہ داری ' اسلیے میں نے یہاں کے حالات " بہ نگاہ اشاعت اسلام مطالعہ کرنا شروع کیا - آج ہندوستان سے نکلے مجھے پانچواں مہینہ ہے - اگرچہ میعاد تھوڑی ہے لیکن اس عرصہ میں میں جس نتیجہ پر آیا ہوں ' وہ برادران اسلام کی اطلاع کے لیے قلم و کاغذ کے حوالہ کردیتا ہوں - اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ جن نتائج پر میں پہنچا ہوں وہ غلط ہیں یا صحیح ؟

یہ لوگ سرد ملک کے باشندے ہیں اور معاملات میں جلد باز نہیں ' لبرل خیال ہوکر قدامت پرست ہیں - نئی بات یا طریق یا تہذیب کو جلدی میں اختیار نہیں کرتے ' انمیں خود پسندی اور خود رائی بہت ہے ' متواتر کامیابی نے اور طاقت و دولت نے انمیں رعونت پیدا کردی ہے ' یہ ایشیائی دماغ کو کسی قابل نہیں سمجھتے ' ہر ایک خیر و خوبی کا منبع مغرب کو جانتے ہیں ' اگرچہ انکا خدا مشرق میں آیا - کسی مشرقی اصول یا خیال و رائے کو محض مشرقی ہونیکے باعث قابل توجہ نہیں سمجھتے - سخت عدیم الفرصت ہیں - صبح کے آٹھ بجے تک گھروں سے نکل کر اپنے اپنے کاموں پر چلے جاتے ہیں - چھہ بجے شام کو کام سے لوٹ کر گھر آجاتے ہیں - سارے دن کے تھکے ماندے مختلف قسم کے سرور و خوشی کے اشغال میں لگ جاتے ہیں - لیکچروں میں اگر آتے ہیں تو محض دل بہلاوے یا شغل کے لیے - اسلیے یہاں کے لیکچر نصف یا پون گھنٹے کے اندر اندر ختم ہوجاتے ہیں - اس سے زیادہ انمیں بیٹھنے کی تاب نہیں - پالیٹکس یہاں کی دین و ایمان ہے - کوئی نامور معروف فاضل اور وہ بھی پالیٹکس پر لیکچر دے ' تو ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں اور خصوصاً ایسے موقع پر جمع ہونا از روے فیشن لوازمات سے ہے - مذہب پر جسقدر لیکچر میں نے سنے ' اگرچہ بعض مواقع پر لیکچرار بہت ہی نامی تھے ' لیکن اس آباد شہر میں سامعین کی تعداد ستر اور سو کے اندر اندر دیکھی - مذہب سے انکو کوئی دلچسپی نہیں - گرجوں میں اکثر جاکر دیکھا - یہاں کا فیشن عورتوں کو معبدوں میں لے آتا ہے جنکے وابستۂ زلف بعض مرد بھی ہوتے ہیں - باقی خیریت -

اسلام کے متعلق جن غلط فہمیوں کو یہاں آکر دیکھا ' انکا وہم و گمان بھی کبھی مجھے ہندوستان میں نہ تھا - برا سے برا تصور جو کسی مذہب یا ایسوسیشن کا تجویز کیا جاسکتا ہے وہ یہاں اسلام کا ہے - اسکے ذمہ دار پادری ہی نہیں بلکہ یہاں کا پالیٹکس بھی ہے - پچاس سال گذر چکے ہیں جب لبرل پارٹی نے چاہا کہ ترک یورپ سے روانہ ہوں - یورپ میں جنگ بنکروں اور لوگوں کے ہاتھہ میں ہے - موجودہ بلقانی جنگ بنکروں اور اخباروں کی سازش کا نتیجہ ہے - یہاں کی لبرل پارٹی کا فرض تھا کہ اگر وہ ترکوں کو یورپ سے نکالنا چاہے تو اونکے خلاف لوگوں کی راے پیدا کردے - چنانچہ قسما قسم کی دروغ بیانیاں اور قسماقسم کے خلاف واقعات مظالم اونکے متعلق اخباروں میں ' ناولوں میں ' کتابوں میں ' شائع کیے گئے ' اور گذشتہ پچاس برس کے اندر کل مغربی اقوام کو اور عامۃ الناس کو ترکوں کا دشمن بنا دیا گیا - آج کل انگریزی کے اخباروں میں ایک قسم کی سازش ہے - کیا مجال جو ایک فقرہ بھی ترکوں کی حمایت میں نکل جاوے - میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ ہم ہندوستان میں کیا سمجھے ہوے تھے - یہاں تو کل کے کل ترکوں کے دشمن ہیں - بہر حال یہ پولیٹکل امور ہیں جن سے مجھے تعلق نہیں ' میری غرض کہنے کی یہ ہے کہ ترکوں کا بھیانک نقشہ جو پوری دنیا میں ' خصوصاً اس پچاس سال میں پولیٹکل اغراض سے پھیلایا گیا ' اوسنے اسلام کو یہاں بد نما کردیا ہے - کیونکہ ترک اور مسلمان یہاں مترادف ہیں -

یہاں کی طرز زندگی یہاں کے خیال کے مطابق معصومانہ لہو و لعب یا دفع الوقتی ہیں مگر وہ باتیں اپنے اندر رکھتی ہیں جو میرے نزدیک فواحش میں داخل ہیں - تخت گاہ ابلیس (پیرس) میں گیا اور واقفیت حاصل کرنے کے لیے اس خناس کے بعض دربار بھی دیکھے - پھر یہاں آیا - یہاں کے مختلف مشاغل کو بھی دیکھا - استغفار اور لا حول پڑھنا تو خیر ایسے مواقع پر ہر ایک مسلم کا اضطراری فعل ہے ' لیکن اشاعت اسلام کے نقطۂ خیال سے میں اکثر دریاے حیرت میں چلا جاتا ہوں ' اور کہتا ہوں کہ الہی ' یہ قوم اور اسلام کو قبول کریگی ! میں نے عرض کیا ہے کہ خود عیسایت اور مذہب سے انکو دلچسپی نہیں - مذہبی معاملات میں دخل دینا یہ تضیع اوقات سمجھتے ہیں - اسلام سے انکو سخت نفرت ہے - اسلام انکے نزدیک مانع ترقی ہے - اور موجودہ زمانہ کی رفتار کے بالکل مخالف - پھر ان سب باتوں کے ماسوا انکی مصروفیت اور اشغال دنیوی کچھہ ایسے وسیع ہیں کہ انکو فرصت بھی کسی کام کی نہیں - یہ حالات نصف سے زیادہ قوم کے ہیں - باقی امرا ہیں جنکو سمجھہ ہی نہیں آتی کہ روپیہ اور دولت کو کہاں پھینکیں ؟ ایسے فارغ البال اور مجموعہ عجائبات ملک میں اونکے بہلاوے کے سامان ایسے کثیر ہیں کہ اونکو مذہب جیسے امور سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا - یہ تو تاریک پہلو اشاعت کا ہے جو میں نے عرض کیا اور امور بالا کو دیکھکر میں نے پسند نہ کیا کہ وقت اور روپیہ لیکچروں میں خرچ اور ضایع کروں - لیکن تصویر کا ایک روشن پہلو بھی ہے جو نہایت ہی خوش کن اور حوصلہ افزا ہے -

یہاں کے لوگ جیسے کہ اہل الراے باہر سمجھے جاتے ہیں ' عام طور پر ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں - یہاں کے لوگوں کو بعض معاملات کے متعلق اخبار پڑھنے کے بعد عقل آتی ہے - صبح اوٹھتے ہی یہ اخبار پڑھتے ہیں جسپر اونکو بھروسہ ہوتا ہے - پھر جو کچھہ اوس اخبار میں ہو یا نہو وہی انکا دین و ایمان ہے ' وہی انکی راے ہے - یہی وجہ ہے کہ پریس یہاں زبردست طاقت ہے - اس قوم کی ترقی کے اسباب میں یہ ایک سبب بھی ہے کہ جس شخص کو ایک دفعہ اہل الراے مان لیں یا اپنا لیڈر تسلیم کر لیں ' اوسکا کچھہ کہدینا نقش برسنگ ہے - جنگوں میں بھی انکے سپاہیوں کی یہی حالت ہے - مذہبی ' تمدنی ' ملکی ' سیاسی ' وغیرہ امور میں ایک رفیع صاحب الراے کسی راے کا اظہار کردے ' کل کے کل ہم آواز ہونیکو طیار ہیں - میرے نزدیک یہ ایک اعلی خوبی ہے ' ہر ایک شخص ہر امر میں صائب راے نہیں دے سکتا - یہی وجہ ہے کہ ایک زبردست آدمی ایک کتاب لکھکر ایک نئی بات پیش کرتا ہے اور ملک کو اپنی زندگی میں اپنا ہم راے بنا جاتا ہے - مجھے اگر اشاعت اسلام کی کوئی صورت اسوقت تک سمجھہ میں

آتي هے تو ان اهل الرائے كي وجه سے هے نه كه عامة الناس كي وجه سے -

ميں نے يهاں آكر بعض مشاهر كليسا سے عيسايت كے متعلق گفتگو كي - علمي معاملات ميں دلچسپي ركهنے والے بعض امرا سے ميں ملا - مجهے ان سے ملكر بهت خوشي هوئي - جب ميں نے عيسائيت كے اصولوں كے خلاف ايک نرم پيرايه ميں بعض اشكال پيش كئے تو بلا تامل انهوں نے تسليم كر ليا - بعض يهاں كے سوشيل اور تمدني جديد خيالات كو بعض قراني آيات كا لفظي ترجمه دكهلايا ' تو وه اور بهي حيران هوے اور بعض نے كها كه هم نے محمد صلعم كے دماغ كو اتنا بلند پرواز نه سمجها تها - ان لوگوں نے چاها كه اگر اسلام كے متعلق انكو اور صحيح علم ديا جاوے تو انكي خوشي اور مزيد غور و فكر كا موجب هوگا - يورپ كي گذشته نسل اور ايسا هي موجوده نسل نے مشاهير كا ايک طبقه پيدا كرديا هے ' جو مروجه تهذيب و تمدن يورپ سے متنفر هے - بعض كے نزديک يورپ اسوقت روما كي آخري تهذيب پر پهنچ چكا هے - جسكا نتيجه موجوده عظمت كا خاتمه هے -

يه بزرگ اس تهذيب و تمدن كے مقابل نئے اصول تهذيب و تمدن كے تجويز كرتے هيں اور جديد طريق تمدن كو پيش كرتے هيں - ميرے دوست يه سنكر نهايت هي حيران اور خوش هونگے كه وه طريق اور اصول بعض اسلام كے قريب هيں اور بعض اسلامي هيں جنكو ميرے انگريزي خوان بهائي مدت هوئے چهوڑ چكے هيں - يهاں كي كميشن طلاق كي رپورٹ ديكهه كر معلوم هوتا هے كه كميشن اب قانون طلاق ميں جو آسانياں پيش كررهي هے ' وه بالكل اسلامي هيں ' ميں نے عرض كيا هے كه عام لوگ بلے آغا بلے كے قائل هيں اور اپني رائے نهيں ركهتے - جو انكے آغا هيں وه تمدن ' مال ' سوشل ' اور پوليٹكل امور ميں اسلامي طريقه كا تتبع كررهے هيں - ليكن آخرالذكر جماعت كو حكمت اور ملائمت كے طريق پر يه سمجهايا جاوے كه جس طريق كو وه پيش كررهے هيں اسكے بعض حصه كو قران نے تيره سو برس هوئے پيش كيا - اور بعض ميں يه نقص هيں اور اسلام نے اسكو اس طريقه پر پيش كيا هے - مثلاً روح اور جسم كا تعلق يا روح كي پيدائش اور حقيقت فلسفهٔ ذهني كا ايک بڑا حصه هے جسكو غزالي اور بوعلي سينا نے بهت كچهه يورپ ميں رنگا هوا هے - ليكن هنري برگسن فرانسيسي حكيم نے (جو اسوقت زنده هے) روح كي جو كيفيت بيان كي هے ' وه سب پچهلے فلسفه پر پاني پهير ديتي هے - ليكن اسيكا سارا خلاصه اس آيت كا لفظي ترجمه هے جو اٹهارويں سپاره ميں هے اور جسكا خاتمه (فانشاناه خلق آخر) پر هوتا هے -

پروفيسر " هكسلے " عيسايت سے بيزار هے اور اسكے فلسفه كا ايک بهاري پهلو " ان الانسان لفي خسر " هے ' جس سے نكلنا تهذيب و تمدن كا فرض هے - اسكے نزديک اس كا علاج مذهب نے (اور مذهب اسكے نزديک عيسايت هے) نهيں بتلايا - اسكے بعض علاج جو اسنے تجويز كئے هيں گو نامكمل اور بهت هي ناقص حالت ميں هيں - مگر اس زرين اصول كے قريب آجاتے هيں جو سورهٔ عصر ميں اس آيت كے آگے ديا گيا هے - يعني : الا الذين آمنو وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

حكيم اسپنسر علت العلل كو مانكر عيسائيونكي كتابوں ميں كوئي ايسي دليل يا وجه معقول نهيں ديكهتا كه اوس علت العلل كا علم انسان حاصل كرسكے - يعني وه الهام كا قائل هونا نهيں چاهتا - كيا سوره نحل ميں اوسي نيچر كي شهادت پر ' جو اس حكيم كي معلم هے ' حكيمانه دلائل اور فلسفيانه براهين موجود نهيں هيں ؟

جس " سوشلزم " كو آج يورپ ميں پيش كيا جاتا هے اوسكے خوبصورت پهلو اسلامي تعليم ميں موجود هيں اور اوسكے نقص بهي قران نے دكهلائے هيں اور بهترين راسته تجويز كيا هے - سوشلزم كا گل سرسبد اصول (جسے پروفيسر هيكل عيسايت كيليے مهلک بتلاتا هے اور ميرے نزديک وه حقيقت انسانيت كا نصف نقشه هے) وه كامل و مكمل حالت ميں سورهٔ والتين كے اندر موجود هے -

حكيم مل جن حريت كے اصولوں پر قربان هو رها هے - اوس سے چار چند حريت صحابه كي زندگي ميں پائي جاتي هے - جس ذاتي قرباني كو بعض حكماے يورپ نهايت رنج كے ساتهه مفقود هوتا ديكهه رهے هيں ' وه خود لفظ اسلام ميں موجود اور اوسكے اركان پر عمل كرنے سے انسان ميں پيدا هو جاتي هے - حكيم نيدشا (؟) كے متبعين اسبات كے محتاج هيں كه جهاں تک حكيم موصوف انهيں پهنچا چكا هے ' اوسكے آگے قران كي جگه هے - سفريجٹ (حقوق نسوان متعلقه ووٹ) كي تحريک اعلي ان حقوق نسوان سے بهت نيچے هے ' جو قران نے عورتوں كو دے ركهے هيں - انگلستان جس والنٹ سليوتريڈ سے سخت گهبرا رها هے ' اوسكا علاج اگر كچهه هے تو كثير الازدواجي هے -

يه چند ايک امور هيں جن پر يورپين حكما اور اهل الرائے گهبرا رهے هيں - يهاں مشنري بطور واعظ بهيجنا اور اشاعت كرانا - ميرے نزديک اسكے ليے يه ملک ابهي تک طيار نهيں - هاں كوئي خود مشهور و معروف هو جاے تو اسكي باتوں پر يهاں كان دهر سكتے هيں - قلم و كاغذ بهي ايک بڑي چيز هے جسكا لوها يهاں سب پر غالب هے - هندوستان سے لكهه كر يهاں كتابيں شائع هوں ' يا وهاں كے انگريزي ميعادي رسالے يهاں آويں انكے ليے ردي كي ٹوكري يهاں موجود هے - اگر كوئي اور وجهه نهيں تو هندوستان كي چهپائي اور ٹائپ اسے اس قابل كرديتي هے - يه امور بالكل بے سود هيں - يهاں استقامت اور استقلال كے ساتهه بيٹهه كر اگر قلم و كاغذ سے صحيح طريق پر كام ليا جاے ' تو بهت هي مفيد هوگا - يهاں بيٹهكر نه صرف انگلستان ميں اشاعت اسلام هوسكتي هے بلكه يورپ اور امريكه ميں اور خصوصاً اس سياه بر اعظم ميں جنكے دل بالكل نور اسلام كے ليے طيار هوچكے هيں ' اور جنكے دلوں كو اونكے چهروں كي طرح سياه كرنے كي زبردست تحريک يهاں پادري حلقه ميں پوليٹكل اغراض سے هو رهي هے - وه انگريزي زبان سے بهي واقف هيں ' عيسائي هيں ' ليكن عيسايت سے متنفر هيں اور اسلام كو پسند كرتے هيں - ميري مراد اوس سے (افريقه) هے اسكے متعلق ميں آينده مفصل لكهونگا - يورپ دراصل خيالات اور اصولوں كے زير حكومت هے - هم يورپ كو تلوار اور تفنگ سے فتح نهيں كر سكتے - البته جن اصولوں كے ماتحت وه هے ' اگر انكا بهترين صورت ميں ماخذ قران دكهلايا جاے تو كوئي وجهه نهيں كه قران آنپر غالب نه آجاے - كسي يورپين حكيم كي تحرير كو ديكهه لو ! وه يورپين تهذيب و تمدن سے متنفر هوكر ايک ايسا تمدن تجويز كر رها هے جو بالكل قران كے قريب هے - انكي نگاه قران كي طرف اس ليے نهيں جاتي كه قران كے ماننے والے ان سب خوبيوں سے جو ميرے خيال ميں قران كے اتباع سے حاصل هو جاتي هيں معرا هو چكے هيں - درخت پهلوں سے پهچانا جاتا هے - همكو غلط طور پر غير اسلامي دنيا نے قران كا پهل سمجهه ليا هے حالانكه همارے اعمال و افعال كا قران ذمه دار نهيں -

لنڈن نيشنل بنک آف انڈيا ۱۷ جنوري سنه ۱۹۱۳	خواجه كمال الدين بي - اے مقيم لنڈن

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کی کارروائی لکھنؤ میں

محوزہ ڈیپوٹیشن میں توسیع کی ضرورت ہے

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی میں جو کارروائی ۲۷ و ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع کو ہوئی ہے اور جو رزولیوشن اُس میں پاس ہوے ہیں اُن کے متعلق اخباروں میں جو مضامین نکلے ہیں (اور نکل رہے ہیں) اُن کے اور دوستوں کے اعتراضات کے لحاظ سے میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہیں ہے کہ بعض اہم واقعات پر جو پردہ پڑ ہوا ہے اُس کو اٹھاؤں - اور اس ضرورت سے ۲۷ و ۲۹ دسمبر سے پہلے کے بھی کچھہ واقعات بیان کرنے ناگزیر ہیں -

مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے صدر دفتر (علی گڈہ) سے جب یہ اعلان شائع ہوا کہ کمیٹی موصوفہ کا اجلاس فلاں وقت اور فلاں مقام پر ہوگا تو اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ اُس اجلاس کا ایک پروگرام پہلے سے مرتب ہوکر کم ازکم کانسٹیٹیوشن کمیٹی اور ٹرسٹیان ایم - اے - او - کالج اور اُن جملہ صاحبان کی خدمت میں بھیجدیا جاوے جو اضلاع کے انتخاب کے ذریعہ سے بطور ڈیلی گیٹ جلسہ میں شریک ہونے والے تھے - اور تجویز یہ تھی کہ اوائل دسمبر میں جب اکثر حضرات ہزآنر نواب لفٹننٹ گورنر بہادر صوبہ کی رونق افروزی کے موقع پر علی گڈہ میں جمع ہونگے تو اس وقت وہ پروگرام مرتب ہو جاوے گا - چنانچہ اس کے لیے وقت بھی مقرر ہوا ' لیکن جن اصحاب کی شرکت اس موقع پر ضرور تھی ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے اُس وقت پروگرام کا مسودہ مرتب نہ ہوسکا ' اور مجبوراً نواب خاں بہادر محمد مزمل اللہ خاں صاحب قائم مقام آنریری سکرٹری فونڈیشن کمیٹی اور اس خاکسار کے اتفاق سے پروگرام کا مسودہ تیار کیا گیا (جس کا اس موقع پر بجنسہ ذیل میں درج کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے) :

اسکے بعد فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس تھا ' جسمیں ایک ڈپوٹیشن کے انتخاب ' نواب وقار الملک کی اسم جامعۂ اسلامیہ ' اور مجوزہ یونیورسٹی کے مصرف کی تجاویز کے رزولیوشن تھے - ہم نے وہ حصہ بخوف تطویل چھوڑ دیا [الہلال]

یہہ مسودہ پروگرام چھاپا گیا اور تقسیم ہونے ہی کو تھا کہ بعض ممبر صاحبان فونڈیشن کمیٹی نے خواہش کی کہ اُس کا اجراء ملتوی رکھا جاے ' اور جس وقت ممبر صاحبان لکھنؤ میں عنقریب جمع ہوتے ہیں اُس وقت باہمی صلاح و مشورہ سے پروگرام مرتب کیا جاوے - چنانچہ شب مابین ۲۶ و ۲۷ دسمبر میں (جس کی صبح کو فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس منعقد ہونے کو تھا) بزیر صدارت ہزہائینس حضور نواب صاحب بہادر والی رامپور دام اقبالہم پروگرام کی ترتیب کی غرض سے بمقام لکھنؤ محمود آباد ہوس میں جلسہ منعقد ہوا اور ایک پروگرام لکھا گیا جس کے چھپنے کی نوبت نہیں آئی اور جو اس وقت میرے پاس بھی موجود نہیں ہے - اس پروگرام کا مسودہ لکھتے وقت تمام وہ حضرات شریک جلسہ تھے جو اس وقت تک بیرونجات سے لکھنؤ تشریف لا چکے تھے اور بعض دیگر حضرات اہل لکھنؤ میں سے تھے - ۲۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع کو قیصر باغ کی بارہ دری میں فونڈیشن کمیٹی کا جلسہ بزیر صدارت حضور ممدوح الشان منعقد ہوا اور اس روز جس قدر کارروائی ہوئی وہ سب پبلک کارروائی تھی - اس کے اعادہ کی اس موقع پر ضرورت نہیں ہے - جلسہ میں بہت ہی زور شور سے دلچسپی کا اظہار کیا گیا تھا - دوسرے وقت کے جلسہ کی صدارت سر راجہ صاحب محمود آباد نے فرمائی تھی -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے ایک رزولیوشن نے (جس میں انہوں نے حضور چانسلر کے غیر محدود اختیارات کو خلاف مصلحت قرار دیا تھا) جلسہ میں بہت ہی گرما گرمی پیدا کردی تھی - یہ مباحثہ آخر وقت تک بھی اس روز ختم نہ ہوا اور ختم جلسہ کے وقت معلوم ہوتا تھا کہ ما نحن فیہ مسائل اسقدر مشکل اور پیچیدہ ہوگئے ہیں کہ آیندہ اجلاس میں بھی اسکا سلجھنا دشوار ہوگا - لہذا یہ لازمی امر تھا کہ تمام وہ اصحاب جو مجوزہ یونیورسٹی میں دلچسپی رکھتے تھے ان کو اُسی وقت سے یہ فکر لاحق ہوئی کہ کوئی نہ کوئی تدبیر ایسی ہونی چاہیے جس سے یہ مشکل آسان ہو - دوسرا دن ۲۸ - دسمبر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی کارروائی کا دن تھا - لہذا یونیورسٹی کے کانسٹی ٹیوشن پر غور کرنے کے لیے زیادہ وقت مل گیا تھا -

شب مابین ۲۸ و ۲۹ - دسمبر کو میں نے اپنی ایک تجویز جناب نواب حاجی محمد اسحاق خان بہادر کے سامنے پیش کی جو عنقریب ایم - اے - او کالج اور مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے آنریری سکرٹری کے عہدہ کا چارج لینے والے تھے - اصولاً میری اُس تجویز کا خلاصہ یہہ تھا کہ فونڈیشن کمیٹی کو کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی تجویزات ۱۱ و ۱۲ - اگست گذشتہ سے کامل اتفاق کرلینا چاہیے اور مزید براں جناب ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے رزولیوشن کو بھی پاس کردینا چاہیے جسپر ۲۷ دسمبر کو تمام دن مباحثہ ہوتا رہا تھا - اور اُس دن کے جلسہ کے رنگ سے بھی یہہ معلوم ہوتا تھا کہ دونوں باتیں قوم کی متفقہ (یا کم ازکم بہت بڑی مجارٹی کی راے کے) بھی عین مطابق ہیں - فونڈیشن کمیٹی کے ان فیصلوں سے اُس ڈیپوٹیشن کو جو ہمارے معروضات لیکر گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ہوگا کافی زور اور اثر کے ساتھہ گورنمنٹ میں یہہ عرض کرنے کا موقع ہوگا کہ جو کچھہ وہ گورنمنٹ سے چاہتے ہیں وہ قوم کی متفقہ خواہش اور دیرینہ آرزو ہے - اسی کے ساتھہ ڈیپوٹیشن کو یہہ اختیار بھی دے دیا جاوے کہ اپنے معروضات کو گورنمنٹ میں پیش کرتے وقت اور گورنمنٹ کے اعلی عہدہ داروں سے گفتگو اور تبادلہ خیالات کی حالت میں اگر ڈیپوٹیشن اپنی تجویزوں میں قومی مقاصد کی حفاظت کے ساتھہ کسی ترمیم کا قبول کرلینا مصلحت سمجھے تو اُس کو قبول کرلے -

نواب صاحب ممدوح نے میری اس گذارش سے اتفاق کیا اور فرمایا کہ البتہ اس طرح پر ایک راستہ نکلتا تو ہے - اُس کے بعد میں نے اپنے خیالات کا اظہار اُسی شب میں علحدہ مفصلہ ذیل حضرات سے کیا :—

جناب انریبل سر راجہ صاحب جہانگیر آباد و جناب انریبل سر راجہ صاحب محمود آباد و جناب انریبل راجہ سید ابوجعفر صاحب اور جناب انریبل صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب و جناب محمد علی خاں صاحب اڈیٹر (کامریڈ) (اور شاید کسی اور صاحب سے بھی) اور سب نے اُسکو پسند کیا اور بالاخر قرار پایا کہ اُسی شب میں کھانا کھانے کے بعد چند حضرات ایک جگہ جمع ہوکر ایسی کسی تجویز پر غور کریں جس سے کل صبح کو پیش آنے والی مشکلات حل ہوجاویں - چنانچہ محمود آباد ہوس کے بالاخانہ پر ۱۱ - بجے شب کے قریب پرایویٹ طور پر ہم سب نے (جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اور جن میں بعض اور اہل الراے حضرات بھی شریک ہوئے تھے) ان معاملات کے متعلق مشورہ کیا جس میں بہت وقت صرف ہوگیا - میری راے تو وہی تھی جو میں اوپر عرض کرچکا ہوں مگر دیگر حضرات

نے اسی مطلب کو دوسرے الفاظ میں ادا کیا اور جن الفاظ میں دوسرے دن ایک فیصلہ کن رزولیوشن پیش ہونا چاہئے تھا اس کا مسودہ اردو انگریزی میں مرتب کیا گیا ' اور میرے سوا باقی حضرات نے اس پر اپنے اپنے دستخط ثبت فرمائے - ممبران ڈپوٹیشن کی ایک فہرست جو کسی صاحب کے پاس انگریزی میں پہلے سے مرتب تھی اس کو میں نے اردو میں لکھا تو معلوم ہوا کہ اس فہرست میں بہت کچھہ کمی ہے ' اور یہہ کہ ممبران کانسٹی ٹیوشن کمیٹی اور خاصکر وہ کل اصحاب بھی اس میں شامل نہیں ہیں جو اس سے پیشتر قوم کی طرف سے بطور ایک ڈپوٹیشن کے گورنمنٹ آف انڈیا کے انریبل ممبر صاحب تعلیمات کے ساتھہ کام کرتے رہے تھے - اس پر میں نے اپنی یہہ راے ظاہر کی کہ ممبران کانسٹی ٹیوشن اور گزشتہ ڈپوٹیشن کے نام تو کل ہونے چاہیئیں ان کے علاوہ اور جن ناموں کا اضافہ مناسب ہو وہ نام اور اضافہ کرلیے جاویں - چنانچہ جس قدر نام ممبران ڈپوٹیشن کے اس وقت ہم لوگوں کو یاد آئے وہ اس فہرست میں میرے ہی قلم سے اور اضافہ کیے گئے ' اور جہاں تک مجھکو یاد ہے اس کے آخر میں اس قدر میں نے اور لکھا کہ " باقی اور نام بھی ہیں " - اور قرار پایا کہ صبح کو دفتر سے دیکھہ کر وہ سب نام درج کرلیے جاوینگے - (یہہ اردو کی فہرست جس میں میرے قلم سے کچھہ اضافے ہوئے تھے غالباً اسوقت مسٹر محمدعلی نے مجھسے لے لی ' جس کے بعد وہ مجھکو پھر واپس نہیں ملی) اسی اثناء گفتگو میں کسی نے ہم میں سے یہہ بھی کہا کہ اس وقت صرف چند اشخاص جو یہہ مشورہ کر رہے ہیں اس کی خبر بھی لوگوں کو باہر پہونچیگی اور وہ اس بات سے نا خوش ہونگے کہ پبلک مشورہ کے بغیر یہہ لوگ کیوں بالا بالا اس قسم کی کارروائی کر رہے ہیں - میں نے اس کے جواب میں کہہ دیا تھا کہ پبلک کچھہ بھی بدگمان نہوگی اگر ہم بلا کم وکاست اس وقت کی کل روئیداد اس کے سامنے بیان کردینگے - مسودہ رزولیوشن پر جب مجھسے اس شب میں دستخطوں کے لیے کہا گیا تھا تو میں نے عرض کیا کہ مجھکو اس مجوزہ مسودہ رزولیوشن کی عبارت کی نسبت زیادہ غور کرنا ہے اور میرے نزدیک زیادہ شگفتگی اس میں ہے کہ ہم صاف صاف لکھدیں کہ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی تجویزات ۱۱ و ۱۲ اگست گذشتہ سے فونڈیشن کمیٹی کو اتفاق ہے اور صاف صاف ہمارے ایسا کرنے سے (کہ ہم اپنی کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی تجویزوں کو بالاتفاق پاس کردیں) اس کمیٹی کی خدمات کا ایک اعتراف بھی ہوگا اور ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کے رزولیوشن منشاء کو اگرچہ اس جدید رزولیوشن میں داخل کرلیاگیا ہے لیکن بصراحت اس بات کا بیان کردینا (کہ جلسہ اس رزولیوشن کو بھی پاس کرتا ہے) جلسہ کی بھی عام مسرت و اطمینان کا موجب ہوگا - اس پر مجھہ سے کہا گیا کہ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی خدمات کا اعتراف کرنے سے کسی کو انکار نہیں ہے ' ہم اس کمیٹی کے شکریہ کا ایک علحدہ ووٹ پاس کردینگے - الغرض میرے اور باقی حضرات کے فیمابین مسودہ رزولیوشن کی عبارت کی نسبت اختلاف رہ گیا - اس وقت رات کا ڈیڑہ بج گیا تھا - جلسہ برخاست ہوا او ر قرار پایا کہ میں صبح ہی اٹھکر اول کام یہ کرونگا کہ میں بھی اپنے الفاظ میں رزولیوشن کا مسودہ لکھوں - اس کو بھی سب صاحب ملاحظہ فرمالیں - الغرض جلسہ کے برخاست کے بعد سب سے اول راجہ صاحب جہانگیر آباد اور راجہ سید ابوجعفر صاحب اور یہ نیازمند جلسہ سے باہر آئے - راجہ صاحبان موصوف اپنی اپنی گاڑیوں میں سوار ہوگئے اور میں اپنے کمرہ میں چلا آیا - اس وقت تک سب کو یہی معلوم تھا کہ صبح جلسہ ساڑھے آٹھہ بجے سے ہے - کچھہ اور ضروریات سے فارغ ہوتے ہوتے مجھکو رات کے دو بج گئے اور جب پلنگ پر لیٹا تو انہیں خیالات میں بہت دیر تک نیند نہ آئی اور بہت تھوڑا سونے پایا تھا جو ساڑھے آٹھہ بجے صبح کے دغدغہ کی وجہ سے بہت جلد بیدار ہوگیا اس وقت دماغ کی جو حالت تھی میں ہی جانتا ہوں مگر جس طرح بھی ہوسکا میں نے اپنا مسودہ تیار کیا اور اس کو میں بجنسہ ذیل میں نقل کرتا ہوں :-

مسودہ مرتبۂ خاکسار مشتاق حسین و رزولیوشن

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب کا رزولیوشن جسپر کامل ایک دن بحث ہوچکی ہے مفصلہ ذیل عبارت میں بالاتفاق پاس کیا جاتا ہے :-

قوانین و قواعد ٹرسٹیان کالج کی دفعہ ۱۴ ضمن ۵ میں جو اختیارات اس وقت پیٹرن کالج کو حاصل ہیں وہ یونیورسٹی کی صورت میں حضور وایسراے چانسلر یونیورسٹی کی طرف بدون کسی اضافہ کے منتقل کردیے جاویں -

رزولیوشن

کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کے (جسکو یہہ فونڈیشن کمیٹی تسلیم کرتی ہے) انریبل سر ہارکورٹ بٹلر صاحب بہادر کے مراسلہ ۹ ۔ اگست سنہ ۱۹۱۲ ع کے جواب میں جو رائیں دی ہیں ' فونڈیشن کمیٹی ان سے اتفاق رکھتی ہے اور اُن کو منظور کرتی ہے اور آنریبل سر راجہ صاحب محمودآباد کو مجاز کرتی ہے کہ وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے حضور میں ایک ڈپوٹیشن لے جانے کا انتظام فرمائیں جو مرکب ہوگا گذشتہ ڈپوٹیشن کے ممبروں سے اور جس میں چند جدید نام اب اور اضافہ کیے گئے ہیں اور اب اس ڈپوٹیشن کے ناموں کی فہرست حسب ذیل ہے :-

ذیل میں اسماء کی تفصیل درج ہوتی

یہہ ڈپوٹیشن گورنمنٹ عالیہ کے حضور میں حاضر ہوکر اور قوم کی ضروریات کو ادب کے ساتھہ عرض کرکے گورنمنٹ سے غور و فکر کے واسطے درخواست کرے - اس گفتگو اور عرض و معروض کے وقت ڈپوٹیشن کو کامل اختیار ہوگا کہ اپنی قومی یونیورسٹی کے مقاصد کا لحاظ رکھکر اگر ضرورت سمجھے توکسی تجویز کی ترمیم یا تنسیخ منظور کرے - رزولیوشن نمبر (۱) مندرجہ بالا بھی اس اختیار کے تحت میں ہوگا اور اب ڈپوٹیشن کو گورنمنٹ میں عرض معروض کرتے وقت خصوصیت کے ساتھہ مفصلہ ذیل امور کو مد نظر رکھنا ہوگا اور اُن کے علاوہ اور جو امور قابل بحث درمیان میں آجاویں -

[ذیل میں وہ امور درج ہوتے جو رزولیوشن کے تحت میں اسوقت کی قرارداد کے مطابق درج ہونے والے تھے' اس کے بعد یہہ عبارت درج ہوتی ؛]

مجوزہ ڈپوٹیشن کے ممبروں میں سے اگر کوئی اتفاق سے شریک نہ ہوسکتا ہو تو ایک خاص کمیٹی (۱) کو جس میں مفصلہ ذیل اشخاص شامل ہونگے ؛—

آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد -

ڈاکٹر میجر سید حسن صاحب -

آنریبل مسٹر مظہرالحق صاحب -

اختیار ہوگا کہ وہ اگر ضرورت سمجھیں تو اسی صوبہ سے جس صوبہ کا کوئی ممبر غیر حاضر ہو دوسرے کسی ممبر کو نامزد کردیں -

رزولیوشن نمبر (۲)

گورنمنٹ میں ڈپوٹیشن کی حاضری سے پہلے یہہ ضرور ہوگا کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹی کی طرف سے آخر مرتبہ جو مسودات کانسٹیٹیوشن

(۱) میں نے تو ابتداء یہہ اختیار صرف آنریبل راجہ صاحب [illegible] متعلق [illegible] تھا - بعض اور حضرات کی راے سے اس کو اکر - نہیں ہے - بدل دیا تھا -

میں پہلے بھی ایک دفعہ عرض کرچکا تھا کہ اب میرا دماغ ان تفکرات کے برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے - اسپر بھی جو میں لکھنو چلاگیا یہ میری طرف سے قانون قدرت کی خلاف ورزی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لکھنو سے لوٹنے کے بعد (جہاں میں نے حتی الامکان ہر طرح کی احتیاط اپنے کھانے پینے وغیرہ میں کی تھی اور عالی جناب سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے بھی جبکہ کہ میں اس موقع پر مہمان تھا ہر ایک طرح میری آسایش کا پورا انتظام و اهتمام رکھا گیا تھا) اسی تھوڑے عرصہ میں چار دفعہ میری طبیعت خراب ہوئی اور پیچش وغیرہ میں مبتلا ہوا - اور اسوقت بھی میری حالت کسی سفر کے واسطے موزوں نہ تھی لیکن " چور چوری سے جاے مگر ہیرا پھیری سے نہیں جاسکتا " یہ سمجھکر کہ ٹرینیان کالج کا سالانہ جلسہ ہے ہم ازام ایک دفعہ تو اس میں ضرور شریک ہونا چاہیے اور خاصکر اس خیال سے کہ حال ہی میں نواب حاجی محمد اسحاق خاں صاحب بہادر نے علی گڈہ پہنچکر اپنے معزز عہدہ آنرری سکرٹری کا چارج لیا تھا ' میرے دل نے نہ مانا اور میں علی گڈہ چلاآیا ' اس ارادہ سے کہ ایک ہفتہ یہاں قیام کروں - لیکن یہاں علی گڈہ پہنچنے سے چوتھے دن میرے بائیں رخسارہ پر فالج کا اثر ظاہر ہوا ' حالانکہ میرے معزز دوست مسٹر عاصر مصطفی خاں صاحب نے میرے آرام اور حفاظت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھاتھا اور اب ڈاکٹروں کی متفقہ اور قطعی راے یہہ ہے کہ اس قسم کے خطرات جو اس سے قبل بار بار مجھے پیش آئے ' دماغی کام کرنے کی وجہ سے ہیں ' اور آیندہ وہ مجھے بہت اصرار کے ساتھہ اس قسم کی جرات سے منع فرماتے ہیں - اُن کے ارشاد کی تعمیل نہ کرنا خودکشی میں داخل ہے جس کو میرا کوئی دوست بھی یقین ہے کہ گوارانہ کریگا - میں سمجھتا ہوں (گو اس کے ساتھہ مجھے افسوس بھی بہت زیادہ ہے) کہ آیندہ میں پبلک جلسوں یا صلاح و مشوروں کی صحبتوں میں بھی شریک ہونے ہی سے معذور نہ رہونگا بلکہ غالباً تحریر کے ذریعہ سے بھی اب مجھے اپنے خیالات کے ظاہر کرنے کا موقع نہ ملیگا ' اور اسلیے میری ذات پر قوم کو اگر کچھہ تھوڑا بہت بھروسہ تھا تو اُس سے بھی اب قطع نظر کرنی چاہیے اور جو کچھہ کرنا چاہیے خود سوچ سمجھکر کرنا چاہیے - اس وقت اس فہرست کی حالت جو جلسہ میں منظور ہوئی یہ ہے کہ جلسہ کے برخاست کے بعد ہی پنجاب کے بعض حضرات کو شکایت پیدا ہوئی کہ ڈپوٹیشن میں پنجاب کی قایم مقامی کا لحاظ پورے طور پر نہیں کیاگیا جس کی تلافی اسی وقت دوسرے بالکل غیر متعلقہ جلسہ میں اضطراری طور پر کی گئی جس کو کوئی شخص بھی (جو غور کی نگاہ سے دیکھیگا) واجبی اور باقاعدہ نہ سمجھیگا - جناب آنریبل سر راجہ صاحب جہانگیرآباد نے مجھہ سے اس بات کی سخت شکایت کی ہے کہ ڈپوٹیشن میں صوبہ اودہ کی قایم مقامی کا بھی مطلق لحاظ نہیں رکھاگیا - سید نبی اللہ صاحب اور سید وزیر حسن صاحب کو ہم اودہ میں شمار نہیں کرسکتے - سر راجہ صاحب محمودآباد بحیثیت اپنے عہدہ پریسیڈنٹ یا وائس پریسیڈنٹ کے آل هندوستان سے تعلق رکھتے ہیں - دہلی کے حضرات میرے سامنے شکایت کرتے ہیں کہ یہ عجیب قسم کا ڈپوٹیشن ہے جو تمام هندوستان کے مسلمانوں کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا میں حاضر ہونے کے لیے تجویز کیا گیا ہے اور دہلی کے اتنے بڑے شہر کی طرف سے (جو اس وقت تمام هندوستان کا پایہ تخت ہے اور جہاں خود ڈپوٹیشن شاید کسی وقت حضور وایسراے انڈیا کی خدمت کی خدمت میں حاضر ہونے کی عزت حاصل کرے) کوئی بھی قایم مقام نہیں ' اور انکو سخت تعجب ہے کہ حاذق الملک کا سا نام اس فہرست سے کیوں متروک کیا گیا مسٹر محمد علی بحیثیت ایڈیٹر کامریڈ دہلی کی طرف سے قایم مقامی کا دعوی نہیں کرسکتے پھر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب سے زیادہ کسی شخص نے بھی کانسٹیٹیوشن کے بنانے میں محنت اور جانکاهی نہیں کی ' اور گو مسودہ کانسٹیٹیوشن میں اُن سے مجھکو بہت اختلاف رہے ' لیکن جو محنت بہ حیثیت سکرٹری کانسٹیٹیوشن کمیٹی اور بحیثیت سکرٹری ڈپوٹیشن انہوں نے برداشت کی اُس سے انکار کرنا آفتاب پر خاک ڈالنا ہے لیکن باین همہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا نام فہرست میں اول سے اخر تک کہیں نظر نہیں آتا آنریبل سر راجہ صاحب محمود آباد کو خود فہرست کی ترتیب کے وقت ضیاء الدین احمد صاحب کے نام کے متروک ہونے کا ایسا افسوس ہے کہ وہ اس فروگذاشت کو بمنزلہ گناہ کے سمجھتے ہیں - اسی طرح جب اُس فہرست کو مزید غور کے ساتھہ دیکھا جاے گا تو معلوم ہوگا کہ دوسرے صوبوں میں بھی اس قسم کی بعض اهم فروگذاشتیں ہوئی ہیں اور مجوزین ڈپوٹیشن کے سوا خدا ہی کو معلوم ہے کہ یہ اتفاقیہ فروگذاشتیں ہیں یا جو کچھہ ہوا بالقصد ہوا - لیکن جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ ڈپوٹیشن کی توسیع کا نام آتا ہے تو بعض مجوزین فہرست کو یہ ذکر ناگوار گذرتا ہے ' تو اس میں شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں رہتی کہ اُنہوں نے یہ قطعی ارادہ کرلیا تھا کہ فونڈیشن کمیٹی کے جلسہ سے جس طرح بھی ہوسکے اس فہرست کو جلدی سے پاس کرادیا جاوے اور جس طرح اس قسم کی کمیٹیوں میں دینا جہان کا قاعدہ ہے کہ آیندہ توسیع اور ترمیم کی گنجایش باقی رکھی جاتی ہے ایسا کوئی فقرہ رزولیشن میں داخل نہ کیا جاوے - تو یہہ اُن مجوزین کی دانستہ کارروائی ہے - صاحبان ! یہ کسی کی ذاتی میراث کا معاملہ نہیں تھا کہ چار بھائی ایک جگہ ملکر بیٹھہ گئے اور میراث کو باہم تقسیم کرلیا ؛ اس میرث میں تو تمام قوم شریک اور سہیم ہے - اُس میں ترکیب ترکیب سے اپنے مفید مدعا مطلب براری ہرگز زیبا نہیں ہو سکتی - جلسہ کے سامنے ایک طرف تو میرا نام مجوزین فہرست میں بالکل خلاف واقعہ لیاگیا اور یہ کہکر کہ مجوزہ رزولیشن بنانے میں مشتاق حسین بھی شامل ہے جلسہ کو دھوکا دیا گیا ' اور دوسری طرف اس بات کی کوشش کی گئی کہ میں جلسہ میں بالکل سکوت اختیار کروں - با این همہ اگر مجھکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ ڈپوٹیشن کی فہرست میری غیبت میں بدل دی گئی ہے تو میں ہرگز بھی جلسہ میں خاموش نہ رہتا اور اُس وقت یقینا حضار جلسہ کو اسماے ڈپوٹیشن پر کامل طور سے غور اور خوض کا موقع ملتا اور ضروری ترمیموں کے ساتھہ فہرست پاس ہوتی اور لازمی طور پر اُسمیں یہہ گنجایش بھی رکھی جاتی کہ ضرورت کے وقت اُسمیں پھر بھی کوئی ترمیم ہوسکے ' مثلاً میں ہی اب اپنی ناتندرستی صحت کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس قسم کے جلسوں میں شامل ہونے کے قابل نہیں پاتا ' اور اس حالت میں اگر قوم کو اس بات کی ضرورت محسوس ہو کہ میری جگہ کوئی اور صاحب ڈپوٹیشن میں شریک کئے جاویں تو جس عبارت میں کہ رزولیشن پاس ہوا ہے اس کی رو سے اس ترمیم کا کوئی موقع قوم کے ہاتھہ میں نہیں ہے -

اور جو کچھہ مجھکو ممبران ڈپوٹیشن کی فہرست کے متعلق بعد میں بعض ان حضرات سے جو برخاست جلسہ کے بعد وہاں بیٹھے رہ گئے تھے ' معلوم ہوا ہے وہ بھی اس قابل ہے کہ قوم کو اس پر مطلع ہونا چاہئے - اور وہ یہ ہے کہ ہم تین شخصوں کے (یعنی راجہ صاحب جہانگیر آباد اور راجہ سید ابو جعفر صاحب اور نیازمند کے) وہاں سے

چلے آے کے بعد چند نوجوان اور تعلیم یافتہ حضرات نے راے قائم کی اور صاف صاف کہدیا کہ ڈیپوٹیشن میں نصف ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو ہم راے ہوں اور نصف دوسری طرح کے ہوں اس اصول کے ساتھہ اِس وقت وہ نئی فہرست مرتب ہوئی جو اگلی صبح کو رزولیشن کے ساتھہ جلسہ میں پیش کی گئی -

نیز ابھی دو چار دن پہلے علیگڈہ میں ، مجھکو ایک نوجوان و تعلیم یافتہ صاحب سے معلوم ہوا کہ ممبران ڈیپوٹیشن کی جب یہ لگی فہرست مرتب ہورہی تھی تو اُس میں شریک مشورہ کرنے کے غرض سے کچھہ لوگوں کے پاس موٹرکار بھیجے گئے اور آسی وقت وہ سوتے سے جگاکر اُس جلسہ میں بلائے گئے اور اُن سے مشورہ ہوکر جدید فہرست مرتب ہوئی - جو صاحب مجھسے اس روایت کے راوی ہیں وہ بھی اُن میں سے ایک ہیں جن کے پاس اُس شب میں موٹرکار بھیجی گئی اور وہ شریک مشورہ ہوئے - میں اوپر اپنے اس مضمون میں بیان کرچکا ہوں کہ میں نے مجوزین مسودہ رزولیشن کو یہ مشورہ دیا تھا کہ پبلک کی بدگمانی سے بچنا چاہتے ہیں ' تو جو کچھہ اس وقت رات میں ہورہا ہے وہ سب جلسہ کے وقت صاف صاف بیان کر دیا جاوے ' لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان صاحبوں نے اس وجہ سے اس کی جرات نہ کی کہ ایسا کرنے سے کہیں اُنکا جما جمایا اکھڑ نہ جاوے (یہاں تک کہ مجھکو بھی) جو اسوقت جلسہ میں انریری سکریٹری کی پوزیشن میں تھا (بالقصد کہے خبر رہا گیا - اور کیا ان واقعات کے بعد اس کے سوا اور کوئی راے قایم ہوسکتی ہے کہ یہ جو کچھہ کیا گیا بالقصد کیا گیا اور صرف اس نیت سے کیا گیا کہ فہرست ڈیپوٹیشن کے مجوزین واقعات کو پردہ اخفا میں رکھکر اپنے منصوبہ کو جلسہ سے چپ چپاتے پاس کرلیں ؟

میں نے اپنے ناظرین کا بہت قیمتی وقت اپنی اس گذارش میں صرف کیا ہے جس کی میں معافی چاہتا ہوں ' اور اب اس کے بعد جو کچھہ عرض کرنا ضرور ہے وہ صرف یہہ ہے کہ یہ تو جو کچھہ ہوا وہ ہوا ' لیکن اب آیندہ قوم کو کیا کرنا ہے ؟ اُس کی نسبت میری ناچیز راے یہ ہے کہ فہرست ڈیپوٹیشن کے علاوہ باقی رزولیشن جو ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ ع کے جلسہ میں پاس ہوا اسکو بدستور قایم رکھا جاوے ' نیز اس سے بھی چارہ نہیں ہے کہ ہم کو ایک باختیار ڈیپوٹیشن تجویز کرنا چاہئے جو گورنمنٹ آف انڈیا میں ہماری معروضات کو پیش کرے اور جہانتک اُسکے امکان میں ہو اپنے آپ کو اسکا پابند رکھے کہ قوم کی خواہشات پر پورا زور دے - لیکن اسمیں بھی شک نہیں ہے کہ ڈیپوٹیشن کے اختیارات میں کوئی مناسب قید ہونی چاہئے ' یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ اگر ڈیپوٹیشن کے ممبروں میں باہم اختلاف راے ہو تو اُس وقت ڈیپوٹیشن کا طرز عمل کیا ہونا چاہئے - آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے بعض نہایت مفید مشورہ اُس وقت اُس معاملہ کے متعلق جلسہ کے سامنے پیش کیے گئے تھے - لیکن صاحبان حل و عقد کے) جن کو اسوقت صرف اپنے نقصان کی پاسداری منظور تھی بدون اسکے کہ اِس پیش شدہ ترمیم کی نسبت غور کیا جاتا یا اسکا کچھہ جواب دیا جاتا) خواجہ صاحب موصوف کا ایک نام ڈیپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ کر دینا کافی سمجھا اور بحث آگے بڑھنے نہ دیا - خواجہ صاحب کا اسم گرامی اضافہ کرنے سے غالباً مطلب یہ کہ ڈیپوٹیشن کی کارروائی کے وقت جناب ممدوح اپنے خیالات کو بہت اطمینان کے ساتھ ڈیپوٹیشن کے سامنے پیش کر سکیں گے - لیکن اس کے بعد بھی وہ سوال بدستور کھلا رہتا ہے کہ اگر ممبران ڈیپوٹیشن کے باہم کسی مسئلہ پر اختلاف ہو تو اس کا تصفیہ کسطرح ہوگا ؟ اور اسکا بہترین حل رہی ہے جو

اسوقت خواجہ صاحب نے اپنی تقریر میں بیان فرمایا تھا کہ کن کن شرائط کے ساتھہ ڈیپوٹیشن کو مسودہ کنسٹی ٹیوشن مرتبہ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی میں ترمیم کا اختیار ہوگا ' مثلاً یہ کہ جب تک دو ثلث ممبران ڈیپوٹیشن کسی ترمیم پر اتفاق نہ کرلیں تو اُس ترمیم کو ڈیپوٹیشن منظور نہ کرسکے - رزولیوشن میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے - اُسکی توضیح رزولیشن میں اور ہو جانی چاہیئے - اور اسی کے ساتھہ کوئی ایسا فقرہ بھی رزولیوشن میں ضرور درج ہونا چاہیئے کہ جب ڈیپوٹیشن ضرورت سمجھے تو اپنی فہرست میں توسیع کرسکے - اور مذکورہ بالا مقاصد کی غرض سے میرے نزدیک مندرجہ ذیل طریقوں میں سے کوئی طریقہ اختیار کیا جاوے :-

اول یہ کہ مجوزہ ڈیپوٹیشن کا ایک اجلاس جلد منعقد کیا جاوے اور وہ ان دونوں باتوں کا تصفیہ کرکے اطلاع کے لیے اپنی تجویز مشتہر کردے اور قوم کی طرف سے وہ بطور جزو پاس شدہ رزولیشن کے متصور ہو -

(الف) فہرست ڈیپوٹیشن کی توسیع کے متعلق - او ریہاں میں صاف صاف یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ڈیپوٹیشن کے اس اجلاس کو فونڈیشن کمیٹی کی منظوری کے بدون یہ اختیار نہ ہونا چاہیئے کہ کانسٹیٹیوشن کمیٹی کے یا اس ڈیپوٹیشن کے ناموں میں کمی کردے جو اس سے پہلے گورنمنٹ کے ساتھہ کارروائی کرنے میں مصروف رہا ہو - حال کے ڈیپوٹیشن کو یہ اختیار ہونا چاہیئے کہ اگر وہ اور کسی جدید نام کا اضافہ ڈیپوٹیشن میں کرنا مناسب سمجھے ' تو وہ کرسکے -

یہاں بعض حضرات شاید یہ خیال فرمائیں کہ ایسا کرنے سے ممبران ڈیپوٹیشن کی تعداد اسقدر زیادہ ہو جاوے گی کہ اُس کو گورنمنٹ شاید پسند نہ کرے - لیکن اُسی کے ساتھہ ہم کو یہ بھی خیال رکھنا لازم ہے کہ سات کروڑ مردم شماری کے کامل اختیارات اس ڈیپوٹیشن کو سپرد ہوتے ہیں ' اور اس تمام جم غفیر کا اطمینان اور بھروسہ اس ڈیپوٹیشن کے کامل اطمینان ہونے پر منحصر ہے - اور ہم کو اس امر پر بہت زیادہ غور کرنا ہے کہ جن لوگوں نے اس معاملہ میں قوم کی خدمات انجام دی ہیں اُن کی خدمات کی نا قدر شناسی بھی نہ ہونی چاہیئے - یہہ سچ ہے کہ جو لوگ اس طرح قومی خدمات انجام دیتے ہیں وہ کسی قدر شناسی یا کسی دوسرے معاوضہ کی اُمید پر ایسا نہیں کرتے ' لیکن قوم بھی تو آخر انسانوں ہی سے مرکب ہے - اُس کو یہ کب زیبا ہے کہ اپنے خدمت گذاروں کی خدمت کے اعتراف سے چشم پوشی کرے ؟ لہذا اپنی طرف سے تو ہم کو اُن کا نام قایم رکھنا چاہیئے -

(ب) جب ممبران ڈیپوٹیشن موجودہ موقع میں (یعنی جس قدر ممبر گورنمنٹ کے حضور میں) اسی وقت کانسٹیٹیوشن کی نسبت عرض و معروض کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے ہوں باہم اختلاف راے ہو تو اسکا فیصلہ اسطرح ہوگا ؟

(ج) بعض اور ضروری رزلیوشن جو گذشتہ جلسہ میں وقت کی تنگی کی وجہ سے پیش نہ ہوسکے (مثلاً یہہ کہ یونیورسٹی کے سرمایہ کا منافع ایم - اے - او کالج کی اُس قسم کی ترقی میں صرف ہوسکے جو اُسکو یونیورسٹی درجہ تک پہنچانے کے لیے ضروری ہو) اُن کا پیش ہوکر فیصلہ ہوجانا چاہیئے - دوم یہہ کہ پھر ایک تاریخ اور مقام مقرر کرکے فونڈیشن کمیٹی کو طلب کیا جاوے اور ان معاملات کا فیصلہ کرایا جاوے ' اور اگر اسکی نوبت آوے تو اسی جلسہ میں فونڈیشن کمیٹی کی ایک منیجنگ کمیٹی بھی مع اپنے اختیارات کے منتخب ہو جاوے - نوٹس میں

یهه بهي درج کیا جاوے که جس قدر حضرات بهي شریک جلسه هو سکیں گے اُن کا فیصله فونڈیشن کمیٹی کا فیصله سمجها جاویگا -

میں خوب واقف هوں که اسقدر جلد اور اسقدر دور دور کے حضرات کو دوباره اس قسم کی زحمت دینا کسقدر مشکل اور کسقدر تکلیف ده امر هے ' نیز یه که اس دوسرے جلسه کی کارروائی کی نسبت بهي شاید کسي قسم کا قانوني اعتراض کسی صاحب کي طرف سے پیش هو سکے - لیکن اسکي ذمه داري انهي حضرات پر هوگي جو قومي معاملات کو قومي معاملات کي طرح اور هر ایک امر کو پوري صفائي اور وضاحت کے ساتهه طے کرانے کی بجاے ترکیب سے صرف اپنے منشا کو پورا کرنے سے غرض رکهتے هیں -

یه دو تجویزیں جو میرے خیال ناقص میں آئی هیں وه میں نے عرض کر دي هیں - آینده اور حضرات ان کے سوا اور جو کچهه راے قایم کریں ممکن هے که انکی آرا اور تبادله خیالات سے اور کوئي بهتر اور آسان تر شکل نکل آوے -

اب آخر میں یهه خاکسار اپني ناتندرستي کي وجه سے اور اپنے طبي مشوروں کے مشوره سے اس قسم کے جلسوں اور دماغي کاموں میں شریک هونے سے معافي چاهتا هے ' اور پبلک سے اس التماس دعا کے ساتهه رخصت هوتا هے که خداوند تعالے اپنے فضل و کرم سے اپنے اس عاصي گنهگار کا خاتمه بخیر کرے اور جو دن میرے زندگي کے باقي هوں اُن میں اپنے قوم کي کامیابیوں کي خوشی کي خبریں سنتا رهوں ' اور یهي خوشیاں انشاء الله میرے لیے غذاے روح کا کام دیں گي ' والسلام -

[یهه مضمون میں نے اپنے حال کے عارضه فالج سے پہلے لکهنا شروع کیا تها اور باوجود طبي ممانعت سے میں نے آج اسکا ختم کردینا ایک قومی فرض سمجها هے -]

علیگڈه : } خاکسار

۲ فروري سنه ۱۹۱۳ ع } مشتاق حسین [نواب وقارالملک]

[الهلال] ناظرین اس مضمون کو اول سے اخر تک پڑهه لیں - هم بشرط صحت آینده نمبر میں پوري تفصیل کے ساتهه اسکی نسبت اپنے خیالات ظاهر کرینگے -

غازي انور بے

کے

تازه تریــن اظهـارات

— * —

مولوي ابوسعید صاحب رنگوني جو ایک سال سے ممالک اسلامیه گئے هوے هیں اس وقت قسطنطنیه میں مقیم تهے ' جب غازي انور بے طرابلس سے پهنچے - انهوں نے ملاقات کا موقعه حاصل کرکے انکے سفر کے وجوه دریافت کیے - اس گفتگو کا خلاصه هم (الشعب) قاهره سے نقل کرتے هیں :

(س) آپ طرابلس چهوڑ کے قسطنطنیه کیوں تشریف لائے ؟

(ج) میں نے اپني جان کو دین اسلام اور وطن عثماني کي خدمت کے لیے وقف کردیا هے اسلیے میرے نزدیک طرابلسی اور غیر طرابلسي ' دونوں برابر هیں - میں نے جب دیکها که دولت خلافة کو خطره نے گهیر لیا هے اور اسکے مصایب عنقریب تمام عالم اسلامي پر نازل هونے والے هیں ' تو میں نے اپنے اخوان دین ' افسران مجاهدین ' اور مشائخ عرب کي راے اس بارے میں لي - پهر میں نے اپنے ارادے کی شیخ سنوسی کو اطلاع دی ' مگر میں نے دیکها که میدان جنگ میں آخر تک مقابله کے خیال کي بنیاد ڈالنے کے بعد میرے یہاں آنے میں انکے نزدیک کوئي حرج نه تها - اسلیے میں نهایت اطمینان کے ساتهه یهاں چلا آیا -

(س) آپ نے درنه میں قیام کے بدله قسطنطنیه تشریف آوري کو کیوں ترجیح دی ؟

(ج) بیشک میرے قیام درنه میں چند ایسي خصوصیات تهیں ' جو یهاں حاصل نهیں هوسکتیں کیونکه وهاں میں برقه کا حاکم عام تها اور میرے هی هاتهه میں تمام فوج کي کمان تهي ' مگر یهاں میں بحیثیت ایک معمولي افسر کے رهونگا اور مجهکو هم‌چشموں پر کوئي امتیاز نه هوگا - پس اگر میں اپنے مخصوص مصالح کا لحاظ کرتا ' تو درنه نه چهوڑنا چاهیے تها - مگر چونکه میري غرض خلافة اسلامیه اور دولت عثمانیه کي خدمت کے فرض عام کی بجا آوري تهي ' اسلیے اپنے تمام امتیازات چهوڑ کے یهاں چلا آیا

نه میں دولتمند هوں اور نه دولت جمع کرنے کا خیال هے - کیونکه میں نے اپني ذات کے لیے کبهي بهي کچهه نهیں کیا جنگ بلقان شروع هونے کے بعد جب مجهکو اور میرے بهائیوں کو اعانت دولت علیه کے چنده جمع کرنے کا خیال پیدا هوا تو اسوقت میرے پاس بهت تهوڑي سی رقم تهي ' مگر میں نے سب دیدي ' کیونکه هم لوگ طالب زر نهیں -

(س) آپ مصریوں سے کیوں نهیں ملے حالانکه آپکو وه بهت محبوب هیں اور بارها آپ درنه میں انکي بلند همتي و سخاوت پر اظهار پسندیدگی فرمایا کرتے تهے ؟

(ج) بیشک میں ان سے ملنا اور مصافحه کرنا چاهتا تها مگر موجوده حالات نے ذرا بهی وقت نهیں چهوڑا تها اسلیے میں بجلي کی چمک کے ساتهه قسطنطنیه پهنچ جانا چاهتا تها - اسکے علاوه اور کوئی اور سبب نهیں -

(س) آپ یهاں کیا کرنا چاهتے هیں ؟

(ج) وطن عزیز اور خلافت اسلامیه کي مدافعت کے علاوه اور کچهه نهیں ' جو جنگ بلقان کے بعد سے نهایت شدید خطره میں هے -

(س) اسکے علاوه اور کوئي مهم بهي آپکے پیش نظر هے ؟

(ج) اسکو میں آینده کے لئے چهوڑتا هوں -

(س) ختم جنگ کے بعد درنه واپس جانے کا اراده هے ؟

(ج) انتهاء جنگ کے بعد میں اپنے معاملات میں آزاد هونگا - لیکن اسوقت تو میں فوجي نظام کا ایک تابع سپاهي هوں اور بهر حال خدمت اسلام همیشه کرتا رهونگا -

(س) موجوده حالات کے مستقبل کے متعلق آپکي کیا راے هے ؟

(ج) میں نے چتلجا کے قلعوں کي حالات دیکهي ' میرے نزدیک حالت هر طرح قابل اطمینان هے -

اطلاع ضروري

اگر کوئي صاحب الهلال نمبر ۱ جلد ۱ فروخت کرنا چاهتے هوں تو حسب ذیل پته پر خط و کتابت کریں -

پته :- ڈاکٹر محمد جي عرف سید ولایت حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن - پلیگ پرمٹ تارادیوی - شمله

عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بڑھے تک کو ایکساں فائده کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا ہے - رنگ بھي پتوں کے ایسا سبز ہے اور خوشبو بھي تازي پتیوں کي سي ہے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت في شیشی ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے

اصل عرق کافور

اس گرمي کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نهیں هوئي تو هیضه هو جاتا ہے - بیماري بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بهتر ہے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتھه رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري ہے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نهیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتھي ہے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے قیمت في شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بھي ہے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں بھي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چھوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتهر پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳

کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

گھر بیٹھے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں ' بڑے لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نهیں اور نه قلیل تنخواه کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني بتا دیتا ہے !! خرچ ڈاک کے لیے ایک آنه کا ٹکٹ بھیج کر رساله طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بڈل نٹ کٹنگ مشین پر لگائیے - پھر اُس سے ایک روپیه روزانه حاصل کر سکتے هیں - اور اگر کهیں آپ اڈارشا کي خود باف مشین ۱۵۵ - کو منگالیں

تو ۳ روپے - اور اس سے بھي کچھه زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بھي زیاده چاهیے تو چھه سوئي ایک مشین منگائیں اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں

یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیائین وغیره بنتي ہے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون' جو ضروري هوں' هم محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کیا ' اور اُسي دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یه که ساتھه هي بننے کے لیے اور چیزیں بھي بھیج دي گئیں !

ادهرشا نیٹنگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
(القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۷ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday, February 19, 1913.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

اطــــلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو فی پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کی تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کی اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرماویں

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں -

---

52

ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مهارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بهی واقفیت رکھتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رکھے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹرکٹر - بیکن لاج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هونی چاهئیے -

اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معنی پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کی واقعیت سے بهی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کی نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پهر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گهر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکهوں سے دیکهه لیں •

اس کي وقعت ' ان اشتهارات کو بهی وقیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں •

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چهپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردي گئي هے •

منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاوس -

۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -

36

خضــــاب سیــــه تاب

هم اس خضاب کي بابت کوئی لانی کي لینا پسند نهیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کهنے میں توقف بهي نهیں، خواه کوئي سچا کهے یا جهوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوتي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا هے اور قیام کم کرتا هے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پهیکا پڑتاهي نهیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرت سر

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, MacLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۷ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, February 19, 1913.

فہرس

تلغـراف خصـوصي

بنام الہلال

(۱)

(قسطنطنیہ : ۱۶ - فروري)

ایک بہت بڑي خونریز جنگ میں مانٹي نیگرو اور سرویا کی ۳ فوج ا ور جسکي تعداد سولہ ہزار سے کہیں زیادہ تھي ' ترکوں نے شکست فاحش دي - چھہ توپوں پر قبضہ کرلیا اور دشمن تین ہزار مقتول و مجروح میدان میں چھوڑ کر بھاگ گئے -

ایڈیٹر (تصویر افکار) او بابعالي کي طرف سے اس امر کے اظہار کي اجازت دي گئي ہے کہ گورنمنٹ ترکي کا منشاء صلح کرنے کا ہرگز نہیں ہے ' گو اسکو با عزت صلح سے انکار بھي نہیں -

عبد العزیز چاویش

(سابق ایڈیٹر الہلال العثماني و حال ایڈیٹر الہدایۃ)

(۲)

افواہ صلـح کي تـکذیب

بجواب الہلال نسبت اشاعات صلح

(قسطنطنیہ : ۱۸ - فروري)

محمود شوکت پاشا آج عدم کے اخبارات کو اطلاع دیتے ہیں کہ " ہمارے طرف سے صلح کي کوئي خواہش نہیں - ہم جنگ میں کامیاب ہیں ' اور اپنے ارادوں میں پوري طرح محکم و مستقل - ممالک خارجہ کي اشاعات محض بے اصل ہیں "

غازي (انور بے) ایڈریا نوپل سے کسي خاص جانب روانہ ہوگئے ہیں - گھبراؤ مت اور اسقدر جلد ہماري طرف سے بدگمان نہو جاو - (۱)

(مصباح)

---

(۱) ہم نے تار میں لکھا تھا کہ اگر صلح کي افواہ سچ ہے تو بتلاؤ کہ تم میں اور کامل میں کیا فرق ہے ؟ یہ اسکا جواب ہے -

شذرات

ہفتۂ جنگ

اس ہفتے کی خبروں میں سب سے زیادہ اہم واقعہ سقوطری کی محصور فوج کا حملہ ' اور دشمنوں کا نقصان عظیم ہے -

سقوطری کے محصورین کی حالت نہایت نازک تھی ' عرصے سے وہ ہر طرف سے بند ہیں - خبر رسانی کا کوئی سلسلہ ان میں اور دار الخلافت میں باقی نہیں رہا - آغاز جنگ سے دشمن اپنی تمام قوتوں کو وہاں جمع کر رہا ہے ' تاہم انکا اس بے سرو سامانی کے عالم میں نکلکر مدافعت کی جگہہ خود حملہ کرنا ' اور شکست عظیم کے بعد محاصرین کی قوت کا خاتمہ کردینا ' افغنڈنٹ (ریگنر) کی فرضی بلغاری فتوحات سے بڑھکر ' مگر ایک واقعی عثمانی فتح کا واقعہ ہے -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر (مصباح الدین شریف بے) نے سب سے پہلے اس فتح عظیم کی خبر دی تھی ' مگر ریوٹر کو غالباً اس بارے میں کوئی خبر نہیں دی گئی -

ڈاکٹر موصوف نے جس معرکے کا ذکر کیا تھا ' معلوم ہوتا ہے کہ وہ برابر جاری رہا - ۱۶ - فروری کو شیخ (عبد العزیز شاویش) ایڈیٹر (الہدایۃ) استانۂ علیہ سے تار دیتے ہیں کہ مانتی نیگرو اور سرویا کی متحدہ فوج کو ترکوں نے شکست دی - یہ تار ہمیں ۱۷ - کو دن کے دو بجے ملا تھا - شام کو ریوٹر نے بھی قسطنطنیہ سے بعجلت اس خبر کی تصدیق کی -

سٹنجی (دار الحکومت مانتی نیگرو) کے تار میں گو نقصانات کا تخمینہ بتلانے سے قلم شرمندہ ہے ' تاہم اعتراف کیا گیا ہے کہ نقصانات اندازے سے بھی زیادہ تھے - سب سے زیادہ یہ کہ " سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اب دوبارہ حملہ کرنے کا ارادہ نہیں "

اخری سطر سے ڈاکٹر مصباح الدین کے اس جملے کی پوری تصدیق ہوتی ہے کہ " دشمنوں کی قوت کا بالکل خاتمہ ہوگیا "

ادریا نوپل

گذشتہ اشاعت میں " ہفتۂ جنگ " پر لکھتے ہوے ہم نے امید ظاہر کی تھی کہ غازی انور بے ایدریا نوپل میں ہونگے - ہم نے تفتیش حالت کیلیے ڈاکٹر مصباح الدین کے نام تار بھیجا کہ " انور بے اس وقت کہاں ہیں ؟ "

الحمد للہ کہ ہمارے پر امید قیاس کی تصدیق ہوگئی اور جواب میں جو تار ملا ' وہ پہلے صفحہ پر درج کردیا گیا تھا - اس تار کے بعد ہی ڈاکٹر انصاری اور خود ریوٹر کے تار آے جنسے اسکی تصدیق مزید ہوگئی - ہم نے امید ظاہر کی تھی کہ غالباً (غازی انور بے) کا اولین کام ایدریا نوپل کے محاصرے کی شکست ہوگا ' چنانچہ ۹ - فروری کا تاریخی حملہ ' اور (ڈلیدن) کے مورچوں پر قبضہ ' اس عمل عظیم کے کامیاب اغاز کی خبر دیتا ہے -

پچھلے نمبر میں (چتلجا) کی جو تصویر الگ صفحہ پر شائع کی گئی تھی ' اسکو اپنے سامنے رکھہ لیجیے - آپکے دھنی جانب چتلجا کی ابادی ہے اور بائیں جانب جو پہاڑی سلسلہ ہے ' اسکے عقب میں بلغاری فوج پھیلی ہوئی ہے - قصبہ بیچ چکمی کے اوپر جو پہاڑی سلسلہ نظر آتا ہے ' اسکی چوٹیوں کا عقب بلغاری پیش قدمی کی انتہائی سرحد تھی مگر اب ساحل کے عثمانی بیڑے کی گولہ باری نے (جیسا کہ آپ دیکھہ رہے ہیں) اسکو عثمانی حدود کے اندر لے لیا ہے - قصبہ اور بائیں جانب کی پہاڑی کے درمیان ایک پل واقع ہے اور ترکی جنگی جہاز بار بار اس اسکے معاذی کھڑا ہے تاکہ دشمن کی پیش قدمی سے یہ راہ ہمیشہ محفوظ رہے -

(ڈلیدن) کی پہاڑیاں جن پر شجاعت پیکران ادرنہ نے نکلکر قبضہ کرلیا ' اسی بائیں جانب کی پہاڑی کے عقب میں ہیں ' اور وہ ایدریا نوپل کے بالکل معاذی مغرب میں واقع ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ چتلجا سے ایک عثمانی فوج پل کو عبور کرکے پہاڑ پر چڑھگئی اور ادھر سے (پاپا بورغاس) کی فوج نے نکلکر اسکا ساتھہ دیا - سامنے سے ایدریا نوپل کے محصورین نکلے اور بندوقوں پر سنگینیں چڑھا کر پہاڑی پر چڑھنا شروع کردیا - یہ ایک ایسا متفقہ اور ہر طرف سے محصور کردینے والا حملہ تھا ' جس نے بلغاریوں کو بھاگنے کا موقعہ بھی نہ دیا اور (جیسا کہ تار میں ظاہر کیا گیا ہے) صرف دس آدمی کسی طرح بھاگ کر بچ نکلے ' باقی سب کے سب گرفتار ہوگئے : کذلک العذاب ' و لعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون - (۶۸ : ۳۳)

صلح کی افواہ

۵ - فروری کی اشاعت میں ہم نے ڈاکٹر (مصباح الدین) کا جو تار شائع کیا تھا ' اسکے اخر میں انہوں نے اطلاع دی تھی : " مشہور ہے کہ دشمن صلح کیلیے دول سے نامۂ و پیام کر رہا ہے "

شاید یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ حقی پاشا کے سفر کی خبر کے ساتھہ ہی مشہور کیا گیا کہ موجودہ وزارت بھی رفتہ رفتہ صلح کی گذشتہ شرطوں پر رضامندی ظاہر کر رہی ہے - لیکن شیخ (عبد العزیز شاویش) کی تار برقی سے اس افواہ کی بکلی تکذیب ہوتی ہے جو وزارت کے ایک سرکاری اعلان کا حوالہ دیتے ہیں - اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقی پاشا کے سفر کو کم از کم صلح کی اس حالت سے کوئی تعلق نہیں جسکو تاروں میں ظاہر کیا گیا ہے -

ہم نے اسی وقت ڈاکٹر مصباح الدین کے نام بھی مسئلۂ صلح کی نسبت ایک تار روانہ کیا ہے -

---

نقشۂ جنگ

گذشتہ اشاعت میں ہم نے جو قیاسات ظاہر کیے تھے ' ان میں تبدیلی کیلیے اب تک کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی -

لیکن غازی (انور بے) کے خوارق عزائم کیسے عجیب ہیں ! وہ اجراے جنگ کے وقت چتلجا میں وعظ کر رہے تھے - پھر یکایک ایک فوج کے ساتھہ مار مورا کے ساحل پر نمودار ہوے - جبکہ دنیا انکو چتلجا کے پیچھے دیکھہ رہی تھی ' تو معاً معلوم ہوا کہ ایدریا نوپل میں محصور فوج سے حملہ آوری کا کام لے رہے ہیں - پھر یہ یقینی ہے کہ ۹ - فروری کے حملے کے اندر انھی کی عجیب وغریب قوت کام کر رہی تھی - اب نہیں معلوم کہ ہمت و عزم کی یہ برق خاطف کس طرف چمکنے والی ہے ؟

موجودہ نقشۂ جنگ میں سب سے زیادہ اہم واقعہ غازی (انور بے) کی وہ نقل و حرکت تھی ' جسکی خبر امپائر کے نامہ نگار نے دی تھی - اب ۱ ۲ - کے ایک تار میں ریوٹر ظاہر کرتا ہے کہ ۵۰ - جنگی کشتیوں کا ایک مسلح بیڑا انور بے کے زیر کمان نکلا تھا کہ مختلف اہم نقاط میں فوج اتار دے - لیکن وہ بالکل ناکام رہا کیونکہ اس وقت تک اسکی نسبت کچھ سنا گیا -

' اسکے نتائج

یہ کسی عمل کی نا کامی کی عجیب :
معلوم نہیں " کیا یہ ممکن نہیں کہ خاموشی
کام کررہے ہوں ؟
(رنھلی) میں فوج کے اترنے کی
گئی ہے -

افکار و حوادث

سنہری گریمفوں سے ایک نیا نغمہ

— * —

داوننگ اسٹریت لندن، او رکمالا هل بمبئي

— * —

لیڈري کا ” طوطي “ کہنہ مشق

او ر

” استاد ازل “ کا ایک نیا سبق

و من یعش عن ذکر الرحمن ، نقیض له شیطانا
فهو له قرین (۴۳ : ۳۵)

” سنہري گریمموفوں سے ایک نیا نغمہ کیونکہ اس سے پہلے بہت سے نغمات خوش آهنگ نکل چکے هیں -

مولانا روم کے زمانے میں ” گریموفوں “ نہ تھا ، اداے مطلب کیلیے انکو بانسري سے کام لینا پڑا :

بشنو از نے چوں حکایت مي کند

— * —

شارحین مثنوي کا اتفاق ہے کہ ” نے “ سے مقصود یہاں وجود انساني ہے ، اور ” نے ساز “ سے نغمہ سراے ازل ، کہ الانسان سري و انا سرہ (انسان میرا بھید ہے اور میں اسکا بھید ہوں) وہ ایک آلۂ معطل کي طرح دست الهي میں ہے - یقلبها کیف یشاء (جس طرف چاهتا ہے اسکا دل پھرا دیتا ہے) جو آواز اس ” نے “ سے نکلتي ہے ، ظاهر بین سمجھتے هیں کہ ” نے “ کي آواز ہے ، لیکن حقیقت شناس ” باطني “ کو صاف نظر آجاتا ہے کہ ” نے “ کي نہیں بلکہ نے بجانے والي کي سامعہ نوازي ہے - بانس کے ایک ٹکڑے میں یہ طاقت کہاں کہ هنگامۂ موسیقي سے اقلیم جاں کو تہہ و بالا کردے ؟

نغمہ از نالیست نے از ” نے “ بداں
مستي از ساقیست نہ از مے بداں

لیکن مولانا کي ” نے “ اور ایڈیسن کا ” گریموفوں “ دونوں مثال کیلیے یکساں طور پر مفید هیں اور اسوقت همارے کانوں میں جس نغمۂ تازہ کي صدا آرهي ہے ، آپ پوري طرح مجاز هیں کہ ان دونوں میں سے کسي ایک کو مثال کیلیے اختیار کر لیجیے -

---

في الحقیقت وجود انساني کي مثال کیلیے (مولانا) کي ” بانسري “ ایک عجیب شے ہے اور اب (ایڈیسن) نے اوسکو زیادہ مکمل کر دیا - مسئلہ جبر و اختیار کو اگر آپ اس وقت نہ چھیڑیں ، تو میں کہونگا کہ حضرات صوفیا کا یہ قول قابل اغماز نہیں کہ انسان ایک بانسري کي طرح ہے جو خدا کے هاتھہ میں ہے - وہ جس طرح کي آواز چاهتا ہے ، اسکے اندر سے سنا دیتا ہے - البتہ انسانوں کي بھي قسمیں هیں ، اور پھر سب کي پرستش گاهیں بھي ایک نہیں - جن کا معبود وہ خالق لم یزل ہے ، انکے وجود سے اسي کا نغمۂ حق نکلتا ہے - لیکن جنکے معبود دنیاوي قوتوں کے ” شیاطین الانس و الجن “ هیں انہوں نے اپنے دلوں کو ” نزغات شیطانیہ “ کیلیے وقف کر دیا ہے ، یقلبها کیف یشاء - جس طرف چاهتے هیں ، انکے دلوں کو پھیر دیتے هیں اور جس آواز کو چاهتے هیں ، انکي زبان سے سنا دیتے هیں : هل انبئکم علی من تنزل الشیاطین ؟ تنزل علی کل افاک اثیم ، یلقون السمع و اکثرهم کاذبون (۱۹ : ۱۲۲)

القاؤ نزول الهام کے لحاظ سے دونوں کا یکساں حال ہے ، صرف سرچشمے مختلف هیں - دونوں اپنے معبود و اِلہ کي پھونکي هوئي آواز کا نغمہ هیں مگر ایک کا معبود قوت الهیہ ہے ، اور دوسرے کي مظاهر شیطانیہ - پہلا اگر اپنے معبود حکیم کو هر وقت حاضر و ناظر یقین کرتا ہے کہ و نحن اقرب الیه من حبل الورید - تو دوسرا بھي اپنے مسجود لئیم سے کبھي جدا نہیں کہ و من یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا ، فهو له قرین -

حضرات صوفیا کہتے هیں کہ انسان اللہ کا بھید ہے (الانسان سري و انا سرہ) یہ بندگان اصنام بھي اپنے معبودوں کے راز و نیاز کا سر مخفي هیں - یہاں تک کہ کہا جاسکتا ہے :

کراماً کاتبیں را هم خبر نیست :

اس هفتے هز هائینس سر (آغاخاں) بالقابہ الکثیرہ نے مسلمانان هند کے نام ایک چٹھي بمبئي ٹائمس میں شائع فرمائی ہے ، اور اسکا خلاصہ بذریعہ تار کے اسي دن تمام اخبارات کو باهتمام مخصوص بھیجا گیا ہے - یہ چٹھي نہایت دلچسپ ہے اور اس قابل ہے کہ مندرجۂ صدر معارف باطنیہ کو پیش نظر رکھکر اسکي اسٹڈي کي جاے - چٹھي کا اغاز ترکوں کي دل سوزانہ همدردي سے ، مگر خاتمہ ایک همدردانہ مشورے پر کیا گیا ہے - وہ اسکو بہت ضروري سمجھتے هیں کہ مجروحین و مہاجرین کیلیے روپیہ دیا جاے - لیکن اسپر خشمگیں هیں کہ مسلمانان هند اجراے جنگ کیلیے ترکي کو کیوں مشورہ دیتے هیں ؟ انکو کسي کے جنگ و صلح سے کیا غرض ؟ ” اپني “ حکومت کي امن بخشي سے شاد کام رهیں - ترکي کیلیے صلح هي میں بہتري ہے -

اخر میں انکا مشورہ ہے کہ اسلام کو اب اپنے یورپین مقبوضات سے فوراً جلا وطن هو جانا چاهیے - صرف ایشیا هي پر قناعت کر لي جاے - ایسا کرنے سے ایک نعمت گراں مایہ یعني ” دولت علیہ برطانیہ “ کي سر پرستانہ اعانت اور اسلام نوازانہ مہر و نوازش کي دولت لا زوال حاصل هو جاے گي -

یہ ایک ” بانسري “ کي نئي ” حکایت “ یا ” گریموفوں “ کا نغمۂ تازہ ہے ، جو هز هائینس کے ساز وجود سے منتقل هو کر سامعہ نواز بزم و انجمن هوا ہے -

بعض ظاهر بیں بد مزہ هو رہے هیں کہ یہ ارز کچھہ خوش اینڈ نہیں ، لیکن باطن شناسان حقیقت کہتے هیں کہ ملامت بے فائدہ ہے - تم آن ناروں کو دیکھتے هو ، جنسے آواز نکلتي ہے ، اور هماري نگاہ اُن انگلیوں پر ہے ، جو انپر زیر و بالا پڑرهي هیں !

نغمہ از ” نائیست “ نے از ” نے “ بداں !

هز هائینس نے اس ایک چٹھي میں اپنے ” باطني “ کمالات کے کتنے بھیس بدلے هیں ! اغاز تحریر میں ترکوں کي همدردي کرتے هوے اپنے تئیں ” مسلمان “ ظاهر کرتے هیں - کچھہ دیر کے بعد انکو اس خیال سے سخت پریشاني هوتي ہے کہ ” جنگ دوبارہ جاري کردي جاے “ یہاں آکر وہ موجودہ مسیحي جہاد کے مقدس علم بردار شاہ (فرڈیننڈ) کے هاتھہ پر بیعت کرتے هوے نظر آتے هیں ، کیونکہ (صوفیا) سے بعینہ یہي آرزو دهرائي گئي ہے کہ ترکوں کو جنگ جاري کرنے کا مشورہ نہ دیا جاے -

آگے چلکر انکا چہرہ زیادہ صاف نظر آجاتا ہے - وہ بے تکان مشورہ دینے کیلیے بڑھتے هیں کہ ” اسلام کیلیے بہتر ہے کہ یورپ کو خالي کردے “ اب انکا لباس بلغاري وضع کي جگہ ، انکي اصلي انگریزي وضع اختیار کرلیتا ہے ، کیونکہ انکے اس مذهب کے ابوالاباء (مسٹر گلیڈ اسٹون) نے بھي سنہ ۱۸۷۶ - میں یہي راے دي تھي :

” بس اب ترکوں کیلیے صرف ایک هي کام باقي رهگیا ہے یعني فوراً اپنے مدیروں ، بک باشیوں ، قائمقاموں ، اور باشي بزوقوں کو ساتھہ لیکر ، اپنے گٹھري اور بقچے سمیت باسفورس کے پار (ایشیا میں) چلي جاے “ -

البتہ گلیڈ اسٹون کا نیا تناسخ نسبتاً اچھے لفظوں میں هوا ہے

۱۲ - ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

ایک عظیم الشان اجتماع

مسلمانان بنگال کا قائم مقام جلسہ

سر آغا خان کے غیر اسلامی مشورے کے عطیے کی واپسی

اذلة علي المومنين، اعزة علي الكافرين، يجاهدون في سبيل الله، لا يخافون لومة لائم (۵ : ۶)

یہی ایت کریمہ تھی، جسکی تلاوت سے ۱۶ - فروری کو ڈھائی بجے (ٹون ہال) کلکتہ کی عظیم الشان مجلس کا افتتاح ہوا، اور اس طرح قبل اسکے کہ انسانی اوازیں اٹھیں، صداے الہی نے جلسہ کی کار روائی پوری کردی :

یا ایہا الذین امنوا ! من یرتد منکم عن دینہ، فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ، اذلة علي المومنين اعزة علي الكافرين - يجاهدون في سبيل الله، ولايخافون لومة لائم، ذلك فضل الله يوتيه من يشاء، والله واسع عليم - انما وليكم الله و رسوله والذين آمنوا، الذين يقيمون الصلواة و يوتون الزكواة وهم راكعون و من يتول الله و رسوله و الذين امنوا، فان حزب الله هم الغالبون (۵ : ۶۲)

مسلمانو ! اگر تم میں کوئی دین الہی کی راہ سے پھر جاے، تو اللہ کو اسکی ذرا بھی پروا نہیں، وہ ایسے لوگوں کو موجود کردیگا جنکو وہ دوست رکھتا ہوگا، اور وہ اسکو دوست رکھتے ہونگے - مسلمانوں کے ساتھ نرم دل، مگر کافروں کے مقابلہ میں نہایت سخت ہونگے - اللہ (اور اسکی صداقت) کی راہ میں جانیں لڑا دیں گے، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے - یہ مقامات ایمان و صداقت اللہ کا ایک فضل ہے، جسکو چاہے عطا فرما دے - اسکی رحمت بڑی وسیع، اور وہ سب کے دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے - اے مسلمانو ! تمہارا دوست اللہ ہے، اسکا رسول، اور مومنین صادقین، جو اپنے جان اور مال، دونوں کو اللہ کی عبادت میں صرف کرتے ہیں، اور دنیاوی طاقتوں اور حکومتوں کے آگے مغرور ہوکر اللہ کے آگے جھکے رہتے ہیں (نہ کہ وہ منافقین، جنھوں نے دین الہی کی صداقت شعاری سے منہ پھیر لیا) اور پھر یاد رکھو کہ جو شخص کفر اور کفر کی طاقتوں کی جگہ، اللہ، اسکے رسول، اور مسلمانوں کا دوست بنکر رہے گا، تو وہ اللہ کی جماعت میں سے ہوگا اور اللہ ہی کی جماعت (اخر میں) غالب آنے والی ہے -

جبکہ سورۂ (مائدہ) کے اس آٹھویں رکوع کی صدا میرے کانوں میں آرہی تھی، تو میں نے سونچا - اللہ اکبر ! دنیا کی غیر فانی صدائیں ہر زمانے اور ہر وقت میں کس طرح آزمایشوں سے بے پروا ہیں ؟ اگر یہ غیر فانی صداقت نہیں ہے تو کیا ہے کہ ایک طرف تو کہا ایک شخص کے ارتداد کو دیکھتا ہوں، اور دوسری طرف حد نظر تک نظر آنے والے، اُن ہزارہا مومنین صادقین کا ایمان ہے جو زبان حال سے شہادت دے رہے ہیں کہ : من یرتد منکم عن دینہ، فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ، اذلة علي المومنين، اعزة علي الكافرين " والله غني عن العالمين "

* * *

شیخ احمد موسی المصری جب تلاوت مبارک سے فارغ ہوے تو مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکی پور کی صدارت کی تحریک کی گئی - اس عاجز نے جو الفاظ اس تحریک کی تائید کرتے ہوے کہے تھے، بہتر ہے کہ وہ تحریر میں آجائیں - میں نے کہا تھا کہ " مسٹر مظہر الحق کی محض قابلیت اور لیاقت کا اعتراف اس موقعہ پر غیر ضروری سمجھتا ہوں، کیونکہ میرے عقیدے میں سب سے بڑی تعریف انکی یہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں آخری دو برسوں سے نہیں، بلکہ ابتدا سے ایک ازاد خیال اور تعلیم یافتہ مسلمان رہے ہیں - وکفي به فخرا -

مسٹر مظہر الحق نے پہلے اردو میں اغراض مجلس کی تشریح کی، اسکے بعد اپنا انگریزی ایڈریس پڑھکر سنایا جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے -

(مسٹر مظہر الحق کی اسپیچ کا خلاصہ)

" مجھکو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہماری جماعت میں لوگوں کا جوش بے انتہا بڑھا ہوا ہے - میں اس امر سے بھی واقف ہوں کہ یہانکے اینگلو انڈین پریس کا رویہ ٹرکی کے متعلق سخت حملہ آورانہ رہا ہے، تاہم میں آپ لوگوں سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ بد زبانی کا جواب بد زبانی سے نہ دیں، اور گو دوسروں کے الفاظ کتنے ہی اشتعال انگیز ہوں مگر آپ انکی تقلید نہ کریں - یاد رکھیے کہ محض زبان کی بے اعتدالی سے کوئی نتیجہ نکل نہیں سکتا، بلکہ اس سے ہمارے دوستوں کی ہمدردی بھی ہم سے جاتی رہتی ہے - اور جس غرض سے سختی کی جاتی ہے، وہی حاصل نہیں ہوتی -

ہم لوگوں کا مقصد عدل و انسانیت اور تہذیب و نوع پرستی کی حمایت ہے اور بہتر ہے کہ انصاف ہی اسکا حکم ہو -

اعتدال اور مرتبے کے خیال کو ملحوظ رکھکر آپ اپنے اصلی خیالات پوری ازادی کے ساتھہ صاف صاف بیان کریں اور اسمیں کسی طرح کا خوف نہ کریں، میں خیالات کے چھپانے کا قائل نہیں ہوں (چیرز)

گورنمنٹ کے ساتھہ اس سے بڑھکر اور کیا بد سلوکی ہوسکتی ہے کہ ہمارے اصلی خیالات پوشیدگی میں مدفون رہیں، اور صاف طور پر ظاہر کرنے کی جگہہ، دل ہی دل میں انکو سونچتے رہیں ؟

گورنمنٹ کیلیے نہایت ضروری ہے کہ ہر مسئلہ کے متعلق تمہارے جذبات اسکے سامنے ہوں، اور تمہاری کسی خواہش سے بے خبر نہو - اگر ایسا نہ کیا جاے تو پھر کیونکر امید کی جاسکتی ہے کہ جن لوگوں کے ساتھہ تمہاری قسمت نہ ٹوٹنے والے رشتے کے ساتھہ وابستہ ہے، وہ تمہاری صداؤں کا جواب دینگے اور تمہاری مدد کرینگے ؟ (چیرز)

جو وحشیانہ مظالم اس خوفناک جنگ میں مسلمانوں پر کیے گئے ہیں، مشکل ہے کہ اس بیسویں صدی میں انپر یقین کیا جاے - میں نے اول اول جب ان مظالم کی خونیں سرگذشتوں کو پڑھا تو مجھکو خیال ہوا کہ یہ صحیح نہیں ہیں - کاش میرا شبہ صحیح

هوتا ' لیکن افسوس که بیانات اسقدر قوي ' اور راوي اس درجه صادق القول اور ثقه هیں که مجهکو مجبوراً انپر یقین کرنا پڑا "

اسکے بعد انهوں نے اُن مظالم کي تشریح کي ' اور نامه نگار ڈیلي ٹیلي گراف کي وه تازه ترین شهادت پیش کي جسمیں بلغاریا ' سرویا ' اور یونان ' تینوں ریاستوں کے چشم دید مظالم بیان کیے هیں ' پهر کہا :

" اَیکسر انساني تاریخ کے صفحوں پر ایسے خوفناک اور وحشیانه مظالم کي مثالیں نهیں ملیں گي - مسلمانوں کو معلوم هے که کس طرح مسٹر گلیڈ سٹون نے ارمینیا کے فرضي مظالم کي داستانسرائي سے ترکوں کے خلاف جد و جهد کي تهي ' اور پهر کس طرح ترکي کے متعلق تمام یورپ میں غیظ و غضب پهیلا دیا تها ' اور سلطان عبد الحمید کو " قاتل اعظم " کے نام سے یاد کیا تها - لیکن کیا آج تمام سر زمین یورپ میں ایک راستباز هستي بهي نهیں هے جو مظلوم مسلمانوں کو انصاف دلانے کیلیے آواز بلند کرے ؟ یا انسانیت اور نوع پرستي کي همدردي صرف عیسائیوں هي کیلیے مخصوص کر دي گئي هے ؟

همکو امید تهي که همارے شهنشاه کے وزرا ایسے الفاظ کہنے میں تامل کرینگے جن سے قیصر هند کي کروڑوں رعایا کے دلوں کو صدمه پهنچے - تهوڑا سا ضبط اور اعلان بے طرفي کي اسي قدر سختي ' یه دو باتیں اگر عمل میں لائي جاتیں ' تو حصول مقصد کے ساتهه ۷۰ ملین قلوب اسلامیه اسطرح زخمي نهوتے -

میں ان لوگوں میں نهیں هوں جو گورمنٹ برطانیه سے چاهتے هیں که ترکي کي حمایت میں کوئي عملي حصه لے - ترکي کو اپنے لیے خود هي لڑنے دو ' (چیرز) البته هماري گورنمنٹ کي طرف سے کوئي بات ایسي نه هوني چاهیے ' جس سے اسکي آزادي میں فرق آجاے -

همارا فرض بالکل غیر پیچیده هے ' اور اسمیں همارے مذهب کي شرکت بهي همیں حاصل هے - هم لوگ اپنے برادران اسلامي کي حتي الامکان امداد کرینگے - یه همیشه یاد رکهنا چاهیے که خلیفه عثماني اسلام کے مقدس مقامات کا محافظ هے ' اور ترکي کا تنزل عین اسلام کا تنزل هے - پهر اسکے تنزل سے نه صرف اسلام هي کیلیے خطره هے بلکه تمام ایشیا کي عزت و اقتدار کیلیے - میں اپنے هم وطن هندو اور مسلمانوں ' دونوں سے یکساں طور پر التجا کرتا هوں که هلال احمر کي اعانت کیلیے اٹهه کهڑے هوں - همارے هندو بهائي اس موقعه پر مسلمانوں کي دائمي شکر گذاري حاصل کرسکتے هیں - تمام دنیا میں اس واقعه کو مشهور هونے دو که انسانیت کي ایک مصیبت عظمی میں هندوستان کي دونوں قوموں نے برابر کا حصه لیا (چیرز)

(هز هائنس سر آغا خان کا مشوره)

حضرات ! هندوستان میں مسلمانوں کي جو عام روش اس بارے میں رهي هے ' اسکي نسبت نهایت افسوس کے ساتهه میں سر آغا خا[illegible]ي تحریر کي طرف اشاره کرنا چاهتا هوں ' جو حال میں د[illegible] کے ایک اخبار میں شائع کي گئي هے اور جسکي خبر تمام هند[illegible] میں تار کے ذریعه پهیلائي گئي هے - شخصاً میں هز هائنس[illegible]ب اسقدر عزت اپنے دل میں رکهتا هوں که نهیں سمجهتا اس کو [illegible] ظاهر کروں ؟ لیکن اگر میں ایک ملي مسئله کي نسبت ذاتي [illegible]کي بنا پر خاموشي اختیار کر لوں ' تو اپنے اسلامي فرض کے ا[illegible]نے سے اپنے تئیں بالکل قاصر یقین کرونگا - (چیرز)

میں [illegible] یقین کے ساتهه کہتا هوں که هز هاینس نے جن خیالات کا اپني اس [illegible]یر میں اظهار کیا هے ' ان سے مسلمانان هند کي کسي قابل ذکر جماعت کو اتفاق نهیں (سنو ! سنو !) انکے خیالات اسلام کے خلاف هیں ' اور اس ملک کے اهل اسلام انکو نا منظور کرتے هیں (صداے تصدیق)

یه کہنا که " جو لوگ ترکوں کو جنگ کرنے کي ترغیب دیتے هیں ' وه غیر ذمه دار اشخاص هیں اور اپني فتنه انگیزي سے واقف نهیں " مسلمانوں کے جذبات سے گویا چشم پوشي کرني هے ' هز هائینس کو جاننا چاهیے که هندوستان کے مسلمانوں نے جنگ کے اجرا کیلیے جو مشورے دیے هیں وه اسلیے هیں که ترکوں پر ایک نهایت مشکل اور صعب موقع آ پڑا هے ' وه چاهتے هیں که اپني خواهشوں سے انکي همت بڑهائیں (چیرز)

یه کہنا که " ترکوں کو غیر ذمه دار صلاح دیگئي بالکل غلط فهمي پر مبني هے - موجوده واقعات نے بتلادیا هے که جو صلاح دي گئي تهي ' وه بہت صحیح تهي اور ترکوں نے جنگ جاري کردي (چیرز)

هز هائنس فرماتے هیں که " ترکي کو صرف ایشیائي سلطنت هونے پر قانع هو جانا چاهیے اور یورپ کے تمام صوبوں کو چهوڑ دینا چاهیے " لیکن میرے لیے تو اسکا باور کرنا هي مشکل هے که کوئي شخص مسلمانوں کا لیڈر هوکر مسلمانوں کے خلاف ایسے الفاظ منهه سے نکال سکتا هے ! (چیرز)

في الحقیقت انکي تمام تحریر ایسي هي خیالات کي روح سے لبریز هے -

هم امید کرتے هیں که هز هائینس کے یه خیالات عارضي هونگے اور جب انکو مسلمانوں کے اصلي جذبات معلوم هونگے تو وه اپني راے کے واپس لے لیںے میں تامل نه کرینگے "

اسکے بعد انهوں نے وه تار پڑهکر سناے ' جو بنگال کے مختلف مقامات کي انجمنوں سے آے تهے ' اور جنمیں جلسه کي تجاویز سے اپنا اتفاق کامل ظاهر کیا گیا تها ' اور زور دیا تها که هم کو اپني همدرد شریک کار [illegible] سمجهیے -

آنریبل مسٹر (فضل حق) ممبر کونسل بنگال نے مظالم بلقان کي نسبت پهلا رزولیوشن پیش کیا ' اور اپني تقریر میں اُس بربرانه خونریزي و درندگي کے واقعات به تفصیل بیان کیے جو یوروپین نامه نگاروں کي شهادت موثقه سے اب اس درجه قطعي الثبوت اور ناقابل انکار هیں ' که انکي رقعت کیلیے مسٹر ایسکوئتهه کي سرد مهرانه پہلو تهي ' اور سر ایڈورڈ گرے کا سوگرم تجاهل ' دونوں بے اثر هیں -

اس رزولیوشن کے متعلق اردو ' بنگاله ' اور انگریزي میں متعدد پر جوش اور مدلل و مبسوط تقریریں کي گئیں ' اسکے بعد جلسه نماز عصر کیلیے ملتوي کردیا گیا -

عصر کے بعد دوسرا رزولیوشن مولوي نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر نے انگلستان کے اُس طرفدارانه رویے کي نسبت پیش کیا ' جو آغاز جنگ سے ذمه دار وزرا کے اظهارات ' ترکي پر تحنیق کردنه و جرائم کیلیے اصرار ' اور اعلان جنگ مقدس و وحشیانه مظالم عظیمه سے اغماض و خاموشي سے پایۂ ثبوت کو پهنچ چکا هے -

مولوي صاحب نے رزولیوشن پیش کرتے هوے ایک مبسوط انگریزي تحریر میں مسلمانوں کے جذبات کي تحقیر ' اور مسٹر ایسکوئتهه ' مسٹر چرچل ' سر ایڈورڈ گرے کے گذشته نومبر اور دسمبر کے بیانات پر نهایت تفصیل سے بحث کي تهي -

انکے بعد ایڈیٹر (الهلال) نے تقریر کي -

اگر قلمبند کرسکا تو مضمون کے آخر میں درج کرنے کي کوشش کرونگا -

مولوي واجد حسين صاحب وايل هائي كورٹ و سكريٹري بنگال پراوشيل كانفرنس ' اور مولوي محمد اکرم صاحب ايڈيٹر محمدي نے بھي اس موقعه پر مبسوط تقريريں کي تھيں -

اسکے بعد تيسرا رزوليوشن پيش ھوا :

That this meeting expresses its strong disapproval of the letter of His Highness the Aga Khan, published in a Bombay paper, as it does not voice the opinion of the Indian Musulman and considers it as most inopportune and misleading.

" مسلمانوں کا يه قائم مقام جلسه ھزھائنس سر آغا خاں کي اس چٹھي کي نسبت ' جو انھوں نے بمبئي کے اخباروں ميں شائع کي ھے ' اپني انتہا درجه کي ناراضگي ظاھر کرتا ھے ' کيونکه جو خيالات اس ميں ظاھر کيے گئے ھيں ' وہ مسلمانان ھند کے اصلي خيالات نہيں ھيں نيز ان خيالات کو سخت بے موقع اور گمراہ کنندہ خيال کرتا ھے " -

ابھی اس رزوليوشن کے متعلق تقريريں شروع بھي نه ھوئي تھيں که تمام جلسه ميں سر آغا خاں کے ذکر نے ايک سخت برھمي اور غصه کي شورش پيدا کردي - معلوم ھو تا تھا که اب پبلک اس نام کو سکون و اعتدال کے ساتھه سننے کيلئے بالکل طيار نہيں ھے اور اس نام سے اسدرجه متاذي و متالم ھے که سننے کے ساتھه ھي اظہار غيظ و غضب کيليے بے اختيار ھوجاتي ھے - جونہي ھزھائينس کا نام رزوليوشن ميں آيا ' معا انکار و تبري کي صدائيں ھر طرف سے اٹھنے لگيں بہت سي آوازيں نہايت سخت و شديد الفاظ و القاب کے ساتھه مختلف سمتوں سے سننے ميں آئي تھيں جنکا ذکر يہاں مناسب نہيں سمجھتا ' اور جو يقيناً نا مناسب اور قابل تنبيه و مواخذہ تھيں - مسٹر مظہر الحق نے کمال دانشمندي اور قابليت صدارت کے ساتھه لوگونکو اس بے اعتدالي سے روکا ' اور نہايت سختي کے ساتھه سرزنش کي - اگر وہ نه روکتے تو زبانيں دلوں کے بے اختيارانه جوش سے اسقدر بے قابو ھو رھي تھيں که عجب نہيں ' تمام جلسے ميں ان سخت و شديد الفاظ کي تکرار متعدي ھو جاتي -

اگر ميرے بعض نيک گمان احباب اجازت ديں تو بغير اميد صلۂ و مزدو تحسين کے کہه سکتا ھوں که اس سرزنش و تنبيه ميں ميں نے بھي حصه ليا تھا -

چند الفاظ جو اس موقع پر ميں نے کہے تھے ' بہتر ھے که انکي ابتدائي تمہيد کا خلاصه قلمبند کردوں :

(ايڈيٹر الہلال کي تقرير)

اس آخري شکريۂ صدارت سے پہلے جسکے ليے ابھي آنريبل مسٹر فضل حق آپکے سامنے آئيں گے ' ميں اپنے جوش خيالات سے بے اختيار ھوں که مسٹر مظہر الحق کا خاص طور پر شکريه ادا کروں - آپکو معلوم ھے که ايک چھوٹے سے چھوٹے فرض کے ادا کرنے کيليے بھي بڑي سے بڑي قرباني کي ضرورت ھوتي ھے ' پس جب کسي راست باز انسان کي زبان سچائي کيليے کھلے ' تو اسپر نه جاؤ که اس نے ايک عام اور بالکل ظاھر و آسان بات کہدي ' بلکه اسکو ديکھو که اس نے سچائي کا اعلان کيا ' اور سچائي خواہ کتني ھي آسان قسم کي ھو مگر قرباني اور ايثار سے خالي نہيں - پھر ديکھو که زمانه کيسا پر آشوب ھو رھا ھے ' اور باطل پرستي کي عالمگير حکومت نے دلوں کو کس قدر مرعوب کرديا ھے ؟ ھر دلعزيزي کي زنجير سے کوئي پاؤں خالي نہيں ' اور دل اور زبان کہيں بھي متفق نہيں - پس نہايت سچي تعريف کے مستحق ھيں مسٹر مظہر الحق ' جنھوں نے عين موقعه پر تمام مسلمانان ھند کے دلي جذبات کي ترجماني کي ' اور اپني تقرير صدارت کا بڑا حصه ھزھائنس سر آغا خان کي ضلالت انديش اور مسلم آزار تحرير کي تغليط کيليے مخصوص کرديا (چيرز)

ميں خاص طور پر اس اعلان حق کي تعريف پر اسليے زور ديتا ھوں که ميرے تجربے ميں ھزھائنس سر آغا خان کا مسئله ھميشه مدعيان حريت و حق گوئي کيليے ايک سب سے بڑي آزمائش رھا ھے (چيرز)

برادران غيور ! ھم کو چاھيے که اپنے مقصد کے اظہار ميں بالکل غير مشتبه ھوں ' اور جب اپني صدا بلند کريں تو اسقدر صاف ھو که اسکے سمجھنے ميں ذرا بھي دير نه لگے - اس رزوليوشن کے پيش کرنے سے ھمارا مقصد يه نہيں ھے که سر آغا خاں کي تحقير و تذليل کريں ' بلکه يه ' که اپني قوم کو تحقير سے بچائيں (چيرز)

ھم اس وقت جس کام ميں مصروف ھيں وہ دوسروں کي نيتوں اور چھپے ھوے بھيدوں کا تجسس نہيں ھے بلکه صرف اپني نيت اور کھلے ھوے خيال کا اظہار - ھم نہيں جانتے که سر آغا خاں کي نيت اس مشورے کے دينے سے کيا تھي ؟ مگر ھم بتلا سکتے ھيں که ھمارے دل کے خيالات اس بارے ميں کيا ھيں ؟ پس يه جو کچھه کيا جا رھا ھے گو اسي پر حمله ھو ' ليکن اسکا مقصد حمله نہيں ھے بلکه صرف اپني براءت (چيرز)

برائيوں کے ذکر کے وقت نيکيوں کو ياد رکھنا ايک مشکل ترين اخلاقي رياضت ھے - علي الخصوص ايسي حالت ميں ' جبکه نيکي کي شکل افسردہ مگر برائيوں کا ھيکل مہيب ھو ' تاھم ھم پوري کوشش کرينگے که اس اخلاقي رياضت سے عہدہ برا ھو سکيں - ھم کو ياد ھے که ھزھائنس نے پچھلے چند برسوں کے اندر بہت سے کام کيے ھيں - انھوں نے تھوڑے عرصے کے اندر علي گڈہ يونيورسٹي کيليے ايک بڑي رقم فراھم کردي اور متعدد کاموں ميں اپنے جيب خاص سے بڑي بڑي رقميں ديں - روپے کا خرچ کرنا ايک بڑي الوالعزمي کي بات ھے ' اور ھم ھرگز نہيں چاھتے که موجودہ حالات پر اسقدر زور ديں که اس گذشته الوالعزمي کو صدمه پہنچے ' تاھم اسلام کے ايک ھزار ساله نقش قدم کو سر زمين يورپ سے محو کرديني کے مشورے کي جگھه ' شايد يه زيادہ بہتر تھا که مسلمانان ھند کي بعض تعليمي عمارتيں روپے سے محروم رھجاتيں - نئي برائي ھمارے ليے اسقدر درد انگيز ھے که اگر پراني بھلائي اسکي جگھه نه ملتي ' تو ھم شکايت کي جگھه يقيناً شکر گذار ھوتے "

مسٹر (مظہر الحق) نے کہا :

" اس رزوليوشن کے متعلق چند الفاظ ميں مکرر کہنا چاھتا ھوں - مجھکو افسوس ھے که رزوليوشن کے پيش ھوتے وقت بعض صاحبوں نے بے اعتدالانه جوش کا اظہار کيا - ميں اسکو پسند نہيں کرتا - ھمارا مقصد اس تجويز کے پيش کرنے سے صرف يه ھے که انگلستان ميں ھزھائنس کي تحرير ھمارے خيالات کي نسبت کوئي غلط فہمي پيدا نه کردے - ھزھائنس کي نسبت مجھکو ذاتي طور پر معلوم ھے که انکے دل ميں قوم کا درد ھے - انکي خدمات سے ھميں انکار نہيں - ليکن يه انکي ايک غلطي ھے ' پر ھم کو اپنے طرز عمل سے ثابت کرنا ھے که غلطي خواہ کتنے ھي بڑے شخص کي ھو ' مگر ھم اسکے ٹوکنے کيليے طيار ھيں (چيرز)

قوم کا فرض ھے که وہ اپنے ليڈروں کي عزت کرے ' ليکن اسکے يه معنے نہيں ھيں که انکي ھر غلط راے تسليم بھي کرلي جاے - قوم کو سچي نکته چيني کيليے ھر وقت طيار رھنا چاھيے اور ليڈروں کا فرض ھے که

[بقيه مضمون کيليے صفحه - ۱۹ - ديکھيے]

کامل پاشا کی " قومی مجلس "

— * —

جو ۲۲ - جنوری کو صلح و جنگ کے فیصلے کیلیے منعقد ہوئی تھی

(مقتبس از جرائد متداولۂ آستانہ علیہ)

— * —

(خاندان سلطانی کی مجلس)

سب سے پہلے ۲۲ - جنوری یوم چہار شنبہ ۱۰ بجے ' بصدارت جلالتماب سلطان المعظم ' مابین ہمایونی میں شاہی خاندان کے معزز اعضاء کی ایک مجلس منعقد ہوئی - مجلس میں ولی عہد یوسف عزالدین افندی - شہزادہ ضیاء الدین آفندی - شہزادہ وحید الدین آفندی - شہزادہ عبد المجید آفندی بھی شریک تھے - شہزادہ صلاح الدین آفندی ' نا درستی مزاج کی وجہ سے شریک نہ ہوسکے - تمام حاضرین آدھہ گھنٹہ جلالتماب کے سامنے موجودہ حالات پر گفتگو کرتے رہے اور اسکے بعد صحبت برخاست ہوگئی (۱) -

حاضرین کے جانے کے بعد کامل پاشا اور جمال الدین افندی (شیخ الاسلام) کو شرف باریابی عطا ہوا - اسی درمیان میں ایک فرمان سلطانی شایع کرایا گیا کہ قومی مجلس کی صدارت کامل پاشا کو دیجائے - مجلس میں شرکت کے لیے جو لوگ مدعو ایے گئے تھے ' وہ قصر سلطانی میں آنے لگے - اسماعیل خبانی بک مدیر عام تشریفات سلطانیہ ' اور رشید پاشا مصاحب حضرۃ سلطانیہ استقبال کرتے تھے -

(فہرست شرکاء مجلس)

حاضرین مجلس میں علاوہ ۲۱ - وزیروں اور مستشاران صدارت کے اعیان قوم میں سے حسب ذیل اشخاص شامل تھے :

سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) فرید پاشا (سابق وزیر اعظم) مختار پاشا (سابق وزیر اعظم) رشید عاکف پاشا ' فواد پاشا ' داماد فرید پاشا ' رضا پاشا (لفتننت) عمر رشدی پاشا ' آرام آفندی ' ارستیدی ازاربان افندی ' محمود اکرم (ملک الشعراء) حسنی پاشا ' حلیم بک ' عبد الرحمن شرف بک (مورخ السلطان) رضا آفندی ' پرنس سعید حلیم پاشا ' سلیمان پاشا ' شریف جعفر پاشا ' شریف ناصر بک ' عارف حکمت پاشا ' عبد القادر آفندی ' عزت پاشا ' علی غالب بک ' فائق بک ' تعوفت بک ' مارکور داؤد افندی ' محی الدین پاشا ' نوری بک ' شکری پاشا -

علماء میں سے حسب ذیل اشخاص آئے تھے :

شیخ محمد اسعد افندی (امین باب فتاواے شیخ الاسلام) شیخ ابراھیم ادھم افندی (قاضی لشکر روم ایلی) قاضی لشکر اناطول - وکیل تعلیمات مذہبی - شیخ مصطفی عاصم افندی - شیخ ماھر سعید افندی وغیرہ وغیرہ -

ان حضرات کے علاوہ حسب ذیل اشخاص بھی شریک تھے :

عزت پاشا (رئیس ارکان حربیۂ عمومیہ) ھادی پاشا فاروقی (معاون رئیس ارکان حربیہ عمومیہ) فرید پاشا (رئیس دائرہ سواران) عبد اللہ پاشا (فریق اول) ناظم پاشا (رئیس صیغہ صنائع حربیہ) خورشید پاشا (فریق حالی و سابق ناظر بحریہ) احمد پاشا (رئیس دائرہ محاسبات) حسنی پاشا (مفتش قطعات عسکریہ) خلیل پاشا (رئیس معاملات بحریہ) راسم پاشا (رئیس دائرہ مصارف) عبدی پاشا (رئیس دائرہ لیمان) صدقی بک (وکیل رئیس ارکان حربیہ بحریہ) احمد سالم بک (رئیس ثانی دائرہ ملکیہ) سعید بک (رئیس ثانی دائرہ تنظیمات) توفیق بک (رئیس ثانی دوائر مالیہ و اشغال و معارف) شیخ علی حیدر افندی (رئیس محکمہ تمیز نظارت عدلیہ) عثمانی بک (رئیس دائرہ نظارۃ عدلیہ) رشید بک (رئیس دائرہ استدعاء) اسماعیل حقی بک (باش مدعی عمومی) جمیل پاشا (امین شہر آستانہ) سوری بک (مدیر عام چنگی خانہ) وغیر ھم -

(اتحادی عیان ملت کا شرکت سے انکار)

مگر (محمود شوکت پاشا) نے معذرت کہلا بھیجی کہ بیماری کی وجہ سے شریک نہیں ہوسکتے - شیخ موسی کاظم آفندی (سابق شیخ الاسلام اتحادی) نائل بک ' ابراھیم پاشا ' شریف علی حیدر بک سلیمان افندی بستانی (ممبر بیروت و مترجم ھومر) ضیاء الدین محمد توفیق پاشا ' حقی پاشا (سابق وزیر اعظم) پرنس صباح الدین بک ' یہ لوگ نہ تو شریک ہوے ' اور نہ انہوں نے کوئی معذرت بھیجی -

(اغاز مجلس)

قصر سلطانی میں قائمۃ العز (ھال آف ایمبسیڈر) مجلس کے لیے تجویز کیا گیا تھا - جب لوگ جمع ہو گئے تو کامل پاشا شرکت جلسہ کے لیے جلالتماب سلطان المعظم کے پاس سے اٹھے اور ڈیڑہ بجے آکر کرسی صدارت پر بیٹھے - کرسی کے دھنی جانب شیخ الاسلام ' اور بائیں جانب سعید پاشا سابق وزیر اعظم تھے - حاضرین کی تعداد قریباً ایک سو تھی - سعید بک (مدیر تحریرات باب عالی) کھڑے ہوے ' اور دول کی یہ یاد داشت پڑھکے سنائی جو حسب ذیل تھی :

(یاد داشت دول ستہ)

ہم سفراء آسٹریا ' انگلستان ' روس ' جرمنی ' اور اطالیا جنکے دستخط اس یاد داشت پر ھیں ' جلالتماب سلطان کے وزیر کو اپنی اپنی حکومتوں کی طرف سے ' جنکے ہم تابع ھیں ' اطلاع دیتے ھیں -

چونکہ ہماری سلطنتوں کو عدم اعادۂ جنگ سے سخت رغبت ھے ' اسلیے انہوں نے خیال کیا کہ جلالت ماب سلطان کی نظر اس جوابدھی کی طرف مبذول کریں جو دول عظمی کے نصائح نہ قبول کرنے کی صورت میں (بہ صورت عدم قیام امن عامہ) ان پر عائد ہوگی -

نیز یہ کہ اگر جنگ شروع ہوگئی اور آستانہ کی حالت مناقشہ انگیز ہوگئی یا اعادۂ جنگ کی وجہ سے دولت علیہ کے ایشیائی ممالک میں سے کوئی ملک مفتوح ہوگیا ' تو باب عالی کیلیے ضروری ہوگا کہ اس تنگی فرصت سے (جس پر ہم اسوقت متنبہ کر رہے ھیں اور جس سے نکالنے کے لیے ہم کوشاں ھیں) نکلنے میں دول عظمی سے کسی قسم کی مدد کی امید نہ رکھے -

اگر دولت عثمانیہ نے صلح منظور کرلی تو پھر ان نقصانات کی تلافی یوں کی جائیگی کہ آستانہ میں اپنے مرکز کو قوی کرنے اور اپنی وسیع ایشیائی مقبوضات سے (جو دولت عثمانیہ کی حقیقی قوت کے سرچشمے ھیں) فائدہ اٹھانے کے باب میں دول عظمی کی مادی و اخلاقی مدد سے فائدہ اٹھا سکے گی - جلالتماب سلطان کی حکومت کو معلوم ہونا چاہیے کہ باب عالی جسقدر یورپ کے نصائح کی (وہ

---

(۱) یہ خاندان سلطانی کی اجراے جنگ کیلیے آخری کوشش تھی ' جسکا حال آئندہ اشاعت میں ہم درج کرینگے [الہلال]

نصائح ' جنمیں یورپ اور دولت عثمانیہ ' دونوں کے مصالح یکجا ہیں) اتباع کی طرف میلان و رضا مندی ظاہر کریگا ' اسی قدر عملی حیثیت سے اسکو دول عظمی کی مدد ملیگی -

اسلیے دول عظمی صدر باب عالی کو نصیحت کرتی ہیں اور اس سے خواہش ظاہر کرتی ہیں (بحالیکہ وہ خود باہم متفق ہیں) کہ ادرنہ ریاستہاے بلقان کے لیے چھوڑ دے - اور مسئلہ جزائر ارخبیل کے حل میں دول عظمی پر اعتماد کرے - اسوقت باب عالی کو حق ہوگا کہ مسلمانان مقدونیہ کے مصالح اور ادرنہ میں مساجد اور مذہبی معابد کے احترام کی محافظت میں دول عظمی کی مساعدت پر وثوق کرے - دول کوشش کریںگی کہ مسئلہ جزائر ارخبیل کو اسطرح حل کریں کہ دولت عثمانیہ کو ان تمام چیزوں سے مطمئن کر دے جو اسکے مستقبل کیلیے خوف انگیز ہیں -

(مورخہ [illegible] جنوری سنہ [illegible] ع)

ہم ہیں سفراے دول عظمی :

بومپار	سفیر فرانس
گیرس	سفیر روس
گیرار لواتھر	سفیر انگلستان
پالا ویچینی	سفیر آسٹریا
و انگہام	سفیر جرمنی
گیسیلو گارونی	سفیر اطالیا

(وزرا کی تقریر)

یادداشت پڑھنے کے بعد (مرحوم) ناظم پاشا وزیر جنگ کہڑے ہوے اور حاضرین کو موجودہ جنگ کے حالات اور فریقین جنگ کے لشکروں کے مواقف (پوزیشن) سے مطلع کیا - انکے بعد عبد الرحمن بک وزیر مال کہڑے ہوے اور مالی حالت کی حقیقت سے ناظرین کو آگاہ کیا - انکے بعد نورا دنگیان آفندی وزیر خارجیہ کہڑے ہوے اور بیان کیا کہ انکو سخت سردی لگ گئی ہے جسکی وجہ سے وہ آواز اتنی بلند نہیں کرسکتے کہ سب سن سکیں ' اسلیے انہوں نے اپنے بیانات ایک کاغذ پر لکھدیے ہیں جو انکی طرف سے سعید بک وزیر مال نے حاضرین کو سنائے - انکے بیانات میں سیاست عامہ کی حالت ' ہر سلطنت کے طریقے ' اور ان اعلانات کے متعلق جو تمام دول نے اپنی سفراء کی معرفت بھیجے ہیں ' تشریحات تھیں -

انکے بعد شیخ مصطفی آفندی مبعوث سابق ' داماد فرید پاشا ' داماد خاندان سلطانی ' مشیر فواد پاشا ' شیخ محمود اسعد آفندی ناظر دفتر خاقانی ' رشید عاکف پاشا ' لفوقت بک ' سعید پاشا سابق وزیر اعظم ' یکے بعد دیگرے کہڑے ہوے اور ہر شخص نے کچھہ نہ کچھہ تقریر کی - ان تمام مقررین نے بالاتفاق موجودہ معاملات کے نرمی و امن کے ساتھہ طے ہونے پر زور دیا -

انکے بعد اسمعیل حقی بک نایب عمومی کہڑے ہوے اور اجراے جنگ کی فرمایش کرتے ہوے چند مسائل کے متعلق کچھہ کہا ' اور زور دینا چاہا کہ جنگ شروع کی جاے ' لیکن ناظم پاشا نے ان کی تقریر کے لفظوں کو خلاف واقعہ بیان کرکے انکی تردید کردی - ان لوگوں میں سے جب ہر شخص اپنے خیالات ظاہر کرچکا تو دول عظمی کے ساتھہ نرمی و آشتی سے حقوق دولت عثمانیہ کی حفاظت کے ضروری ہونے کی طرف تمام رائیں کی گئیں -

رشید پاشا وزیر داخلیہ اور نور دانگیان افندی وزیر خارجیہ نے چند ضروری باتیں پیش کیں - انکے بعد مورخ سلطانی عبد الرحمن بک نے تقریر کی - پھر ناظم پاشا کہڑے ہوے اور اغاز جنگ سے فوج کی حالت جیسی کچھہ رہی تھی ' لوگوں سے بیان کی - دوران تقریر میں انہوں نے کہا : " اسوقت فوج کی تمام ضروریات پورے طور پر موجود ہیں - اور اسکی اخلاقی (مارل) حالت بھی بہت اچھی ہے "

سعید پاشا (سابق وزیر اعظم) نے پوچھا : کیا یہ مجلس کوئی سرکاری حیثیت رکھتی ہے ؟ جواب دیا گیا کہ یہ مجلس شوری ہے -

حاضرین میں بجز چند اشخاص کے سب وزارت کی راے سے متفق تھے - ۴ - بجے مجلس برخاست ہوئی - سعید پاشا سابق وزیر اعظم نے کامل پاشا کا ہاتھہ پکڑ کے زینے تک مشایعت کی ' اور اسکے بعد اعضاء مجلس قصر سلطانی کے ہال میں منتشر ہوکر کھانے پینے میں مشغول ہوگئے -

دوران مباحثہ میں جلالتمآب سلطان المعظم کو تمام واقعات کی خبر ملتی رہتی تھی -

ساقز کی محافظ فوج کی شجاعت

— * —

اخبار (لوید) عثمانی کو اپنے نامہ نگار ازمیر سے اطلاع ملی ہے : ساقز کی عثمانی محافظ فوج نے دشمن کی فوج کا ' جو اس سے کئی چند زیادہ تھی ' نہایت بہادرانہ مقابلہ کیا - وہ اس امید پر کہ عنقریب عثمانی بیڑا محاصرہ کو اٹھا دینے کے لیے دردانیال سے نکلیگا ' برابر نہایت مصائب و متاعب برداشت کرتی رہی - جب اسکو عثمانی اور یونانی بیڑوں کی معرکہ آرائی کی خبر پہلے پہل ملی تو اس نے نہایت فرح و شادمانی کے ساتھہ اس خبر کا استقبال کیا - وہ امید کرتی رہی کہ عثمانی بیڑہ اسکی مدد کیلیے فوراً نمودار ہوگا -

رسد کے خرچ ہو جانے کیوجہ سے جب اسکی حالت بہت سخت نازک ہوگئی اور اسمیں مقابلہ کی طاقت نہ رہی ' تو دو بارہ عسکری اشارات کے ذریعہ سے اطلاع دی کہ ہم ہر طرف سے گھرے ہوئے ہیں - اگر عثمانی بیڑا ہماری مدد کو نہ آگیا تو ہماری حالت سخت نازک ہو جائیگی - لیکن عثمانی بیڑا ان محصور بہادروں کی مدد نہ کرسکا اور مجبوراً فوج نے شہر حوالہ کردیا - یونانی کمانیر نے انکی اور انکے ماتحتوں کی شجاعت کا اقرار کیا اور تلوار باندھنے کی اجازت دی -

(عثمانی فتوحات)

آستانہ علیہ میں خبر آئی ہے کہ ایک عثمانی آہن پوش جہاز جزیرہ استور پالیا کے قریب تک پہنچگیا - جہاں اسکا مقابلہ چار جنگی کشتیوں سے ہوا - انہیں یونانی پھریرے اڑ رہے تھے - لیکن عثمانی جہاز نے تین کشتیوں کو غرق آب کردیا - صرف ایک نے بھگکے ساحل میں پناہ لی -

عثمانی فوج نے شنکین کی سرحد کو (جو ساحل اشقودرہ پر واقع ہے) واپس لیلیا ہے -

قسطنطنیہ کی چٹھی

—:*:—

ڈاکٹر محمود اللہ جو کلکتہ سے ڈاکٹر انصاری کے مشن کے ساتھہ گئے ہیں ' اپنے خط میں لکھتے ہیں :

(۵ - جنوری) ہمارا قیام اسپتال (قادرگاہ) میں ہے جو استنبول میں واقع ہے - یہ ایک بہت بڑا اسپتال قابلہ گری کا ہے مگر بالفعل ایک جنگی اسپتال بنا دیا گیا ہے - یہاں کے مریض بہت اچھی حالت میں ہیں - بلجیم کی (بیرونس روزان) یہانکی بڑی نرس اور ڈاکٹر سہامی جو ایک یہودی ہیں ' اسکے بڑے ڈاکٹر ہیں - ترک ہمارے ساتھہ نہایت خلق اور مہمان نوازی سے پیش آتے ہیں ...... پرسوں جمعہ کو ہملوگ مسجد جامع میں نماز کے واسطے گئے تھے - اسی مسجد میں سلطان المعظم بھی تشریف لاے .

نہي سلطان کي سواري همارے پاس سے نکلي ‘ همنے سلام کیا اور خوشي کے نعرے بلند کیے - سلطان المعظم نے اپنے ایڈي کانگ کے ذریعہ سلام کہلا بهیجا - هم سب نے سلطان المعظم کے ساتهہ نماز ادا کي جسکے بعد حضرت سلطان ایوب انصاري کے مزار پر گئے یہ ایک عالیشان عمارت اور بہت آراستہ ہے - یہاں رسالت مآب صلي الله علیه وسلم کے قدم مبارک کا نشان ہے - یہاں سے هم سلطان محمد فاتح کے مقبرے کو گئے - یہاں آں حضرت صلي الله علیه وسلم کے موئے مبارک کي زیارت کی - مقبرے کي دیوار پر ایک نہایت خوشنما کتبہ ہے ‘ جسمیں ایک حدیث بطور پیشین گوئي فتح قسطنطنیہ کے متعلق لکهي هوئي ہے اب هملوگ جلد میدان جنگ جانیوالے هیں .... لڑائی کي صحیح خبریں یہاں بهي کمیاب هیں - هندوستان کے بعض اخبارات میں یہاں سے زیادہ وضاحت سے معلوم هوتي هیں (نیازي بے) بڑي جانبازي سے کام کر رهے هیں - جہاد کا کوئی اعلان نہیں هوا ہے - سننے میں آیا ہے کہ عراق اور شام کي فوجیں لڑائی کیواسطے تیار هیں .... آج شام کو

همیشہ زندہ رهیگا - ٹرکي کی مالي حالت بهی اچهي نہیں ہے... ...... عنقریب ایک عظیم الشان جنگ هونیوالي ہے - ایڈریا نوپل کے محصورین کي حالت بہت اچهي ہے - ترکی قلعے بہت مضبوط حالت میں هیں .... یہ سنکے ایسا افسوس هوا کہ سالونیکا کو بغیر لڑائي کے تحسین پاشا نے یونانیوں کے حوالہ کردیا مگر حال کي خبر ہے کہ پرسوں ترکوں نے ایک زبردست فتح یونانیوں پر اسي سلونیکا کے قریب حاصل کی -

(۲۱ جنوري) تمام ترک اپنے هندوستاني برادران دیني کي همدردي کے بیحد مشکور هیں - اونکو هندوستان کے اس اظہار همدردی و محبت پر سخت تعجب ہے - معزز پاشا اور دیگر اکابر قوم بهي همارے خلوص اور محبت سے بہت متاثر هوئے هیں اور هملوگوں سے نہایت محبت اور احسانمندي سے پیش آتے هیں -

(۱۶) تاریخ کو هز ایکسیلنسی نسیم عمر پاشا نے همارے طبي مشن کي ایک پر تکلف دعوت کي - پاشاے موصوف کا محل نہایت شاندار اور آراستہ ہے - دعوت میں هز ایکسیلنسي اسد پاشا ‘ جو امراض

فکاهات

شذرات نظم

—:*:—

درس پیشوائي کي ابجد

میں نے یہ حضرت والا سے کئي بار کہا: * یہ تو انداز خوشامد ہے ‘ اسے کیا کیجیے ؟
مسکرا کر یہ کہا مجھسے ‘ کہ هاں سچ ہے ‘ مگر * کامیابي کي یہ ابجد ہے ‘ اسے کیا کیجیے ؟

انڈین لیگ کي پریسیڈنٹي

لیگ نے سلف گورنمنٹ کي جو کي خواهش * وہ یہ سمجهي تهي کہ یہ طرز بدیع اچها ہے
لیکن اب اسنے یہ سمجها کہ غلط تها وہ خیال * کہ ملازم وهي اچها ‘ جو مطیع اچها ہے

اب کے هوجائیگا اس جرأت بیجا کا علاج
لیگ مجرم ہے تو هونے دو ‘ شفیع اچها ہے

کشاف

خبر آئي کہ لڑائی پهر شروع هوئي - ترکي بیڑا (درد نیل) سے نکل کر (بحر ایجین) میں یونانیوں سے لڑنے گیا ہے - شتلجہ میں بهي لڑائي شروع هوئي - ابکي مرتبہ سخت لڑائي هوگي اور خدا سے امید ہے کہ ترکوں کي فتح هو - دشمنوں نے مفتوحہ مقاموں کے کل مسلمانوں کے ساتهہ جو قسارت کي ہے ‘ وہ بیان سے باهر ہے اکثر جگہ چهوٹے بچے اور عورتیں پکڑ کے زندہ جلادي گئیں - انکے ظلم کي باتیں سننے کي تاب نہیں -

(۱۴ جنوري) کل ڈاکٹر انصاري مع چند ترکي افسروں اور ڈاکٹروں کے وہ مقام دیکهنے گئے ‘ جہاں هملوگونکا اسپتال قائم هوگا اس مقام کا نام (عمر کوي) ہے اور شتلجہ لین کے بہت قریب ہے - یہاں ناظم پاشا سے بهي ملاقات هوئي - ناظم پاشا نہایت خلق اور گرم جوشي سے پیش آئے - لڑائي کي بابت بہت گفتگو رهي - پاشاے موصوف سخت افسوس کرتے تهے کہ فوجي انتظام بہت خراب ہے - سننے میں آتا ہے کہ وزارت بدل جائیگي - ایک پارٹي لڑائي جاری رکهنے کي طرفدار ہے اور دوسري پارٹي صلح کر لینا چاهتي ہے - وقت بہت نازک ہے مگر خدا میں سب قدرت ہے - وہ اسلام کا نام

چشم کے ایک ماهر خیال کیے جاتے هیں ‘ اور ڈاکٹر طلعت بے اور بعض اور مشہور ترکي ڈاکٹر بهی مدعو تهے - کهانے سب انگریزي اقسام کے تهے ‘ جیسا کہ آپکو مینو (فہرست طعام) سے معلوم هوگا - ایک مفصل تقریر میں میزبان نے همارے مشن کا شکریہ ادا کیا اور اثناے گفتگو میں مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان رشتۂ اخوت و محبت قایم کرنیکے ذرایع پر بحث کرتے هوے کہا : کیا اچها هوتا اگر هم میں اور همارے هندوستاني برادران دیني میں رشتۂ مناکحت قائم هوا کرتا ! هندوستاني لوگ ترکي عورتوں سے اور ترک هندوستان کي عورتوں سے بے تکلف شادیاں کرتے اور اس طریقہ سے وہ رشتۂ یگانگت قائم هو جاتا جسکي اسلام کو بہت سخت ضرورت ہے - اس تجویز کو هم سب نے بہت پسند کیا بلکہ همارے ساتهہ کے ایک شخص نے اسکي تائید میں کہا کہ تجویز تو بہت اچهي ہے مگر ترک بهي آیندہ یورپ کي عیسائي عورتوں سے مناکحت کرنا چهوڑ دیں کیونکہ یہ اونکي خرابي نسل کا باعث هوتا ہے - یورپ کي عیسائي لیڈیوں سے هماري هندوستاني عورتیں کہیں بہتر هیں - اس پر لطف تقریر کے بعد ڈاکٹر انصاري نے طلعت بے سے درخواست کي کہ

مقالات

ہم سب ہز اکسیلنسی انور بے کی زیارت کے بیحد مشتاق ہیں - آپ ہمارا یہ اشتیاق اسی طرح انکے گوش گذار کردیں - انہوں نے جواب دیا : بہت اچھا ' میں انکو فوراً مطلع کرونگا ' وہ بالفعل شتلجہ میں ہیں - مگر امید ہے کہ کل آپلوگوں سے ضرور ملیں - چنانچہ دوسرے دن ٹھیک تین بجے ہز اکسیلنسی انور بے نہایت بے تکلفی سے تن تنہا اسپتال میں ہملوگوں سے ملنے تشریف لاے یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہمنے اونکو دیکھا - وہ نہایت خوشرو جوان ' تقریباً تیس سال کے معلوم ہوتے ہیں - آنکے چہرے پر ایک عجیب دلفریب مسکراہت ہے - فوج میں آسے زیادہ اولی ہر دل عزیز نہیں - ہم سب نے نہایت گرمجوشی سے اونکا استقبال کیا اور اونکے قومی کارناموںکی جسقدر تعریف الفاظ میں ہوسکی ' ہمنے کی - انہوں نے بہی ہمارا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور ہمارے خلوص و محبت کی بہت قدر کی - اسکے بعد وہ ہملوگوں کو ساتھہ لیکر بیماروں کے وارڈ کی طرف چلے - ہر سپاہی کی پیٹھ نہایت شفقت سے ٹھونکتے اور نہایت محبت اور دلدہی کے لہجے میں اس سے باتیں کرتے تھے - اونکا ہر ہر لفظ ہمدردی اور امید سے بھرا ہوا تھا - وہ اونکو سمجھاتے تھے کہ " رنج نکرو اور اپنی تکلیفونکا خیال اپنے دل سے اٹھادو ! دیکھو ! تمھارے بھائی کتنے دور دراز فاصلہ سے سفر کی مصیبتیں جھیلکے صرف اسلیے آے ہیں تاکہ تمھاری مصیبت دور کریں اور تمھاری تکلیفوں میں شریک ہوں - پس تمکو چاہیے کہ اپنے ان بھائیوں کی تکلیفونکا خیال کرو اور اپنے مصائب بھول جاؤ - جلدی سے اچھے ہو جاؤ تاکہ ایک مرتبہ اور اپنی شجاعت اور جانبازی کے جوہر دنیا کو دکھلا سکو" اس قسم کے دل بڑھانے والے مگر محبت سے بھرے ہوے الفاظ ایک ایک سپاہی سے کہتے تھے ' جسطرح کوئی شفیق باپ اپنے پیارے بچے سے باتیں کرتا ہے - ہر سپاہی ان باتوں کو سنکے جوش و خروش سے نعرہ ہاے تحسین بلند کرتا تھا ' گویا واقعی اوسکی تکلیفیں دور ہوگئیں تھیں ! اسکے بعد ہم سب صحن میں تھوڑی دیر بیٹھے جہاں بہت سے گروپ لیے گئے ' جنمیں سے ایک میں ہز اکسیلنسی ہمارے مشن کے ساتھہ بیٹھے ہیں اور ایک تصویر تنہا علیحدہ خود اونکی اور ایک گروپ اون مسلمان روسی عورتوں کا ہے ' جو مجروحین کی اعانت کے واسطے ملک روس سے آئی ہیں - میں یہ سب تصویریں دستیاب ہونے پر آپکی خدمت میں روانہ کرونگا - ہز اکسیلنسی نے یہ بہی وعدہ فرمایا کہ اپنا ایک دستخطی فوٹو بطور یادگار کے ہر ممبر مشن کو عنایت کرینگے -

دوشنبہ کے دن یقیناً ہمارا مشن (عمر کولی) روانہ ہوجالیگا - ترکوں کی وہ جماعت جو انجمن ہلال احمر کی بانی ہے ' نہایت جوش اور ہمدردی سے مجروحین اور مہاجرین کی اعانت کا کام کر رہی ہے - تمام اسپتال جو دار السلطنت میں یا اسکے قرب و جوار میں قائم ہیں ' وہ اسی ہلال احمر کی کوششونکا نتیجہ ہیں - نسیم عمر پاشا ' اسد پاشا ' اور طلعت بے کی کوششیں ہزاروں تعریفوں کے لایق ہیں - ۴۰۰ معزز خاندانوں کی خاتونیں دن رات اسی کام میں مشغول ہیں کہ ان مصیبت زدہ ترکوں کی ہر طرح سے اعانت کریں - ایک معنے میں انکی کوششیں گورنمنٹ سے زیادہ قابل تحسین ہیں -

انگلستــان اور اسلام

(۳)

صلح اور جنگ

یا زندگی اور موت

— : * : —

از مسٹر " بلنٹ "

— : * : —

جنگ بلقان کے نتائج بلقانیوں کے حق میں جو کچھہ ہونے والے ہیں ' اس کی جھلک صاف صاف ہمیں نظر آرہی ہے - شاہ فرڈیننڈ اور سلطان المعظم میں جو صلح ہونے والی ہے ' اس کے متعلق عام شرائط کا اعلان ہوہی چکا ہے ' صرف جزئیات کا تصفیہ باقی ہے - یہ بہی ہفتہ عشرہ میں ہو جائیگا - کہا جاتا ہے کہ سلطان اڈریا نوپل ' سواحل مار مورا ' اور درِ دانیال پر قبضہ رکھنے کے مجاز ہونگے - ترکوں کے یوروپین مقبوضات کا بقیہ ' اتحادیوں کے حصے میں آئیگا کہ وہ آپس میں جس طرح چاہیں تقسیم کرلیں - اِس میں کوئی مزاحم اور دخل انداز نہ ہوگا - اتحادی اِس کے آپ ذمہ دار ہونگے - یہ بہی کوئی اہم مسئلہ نہیں ہے کہ اڈریاٹک کے بنادر کس کے حوالے کیے جائینگے؟ اور نہ یہی بات قابل اعتنا ہے کہ البانیہ کا آیندہ حشر کیا ہوگا؟ ایک امر مسلم ہے اور بس ' اور وہ یہ ہے کہ یہ تمام ممالک ' سلطنت عثمانیہ سے ہمیشہ کے لیے جدا کرلیے گئے - بالفاظ دیگر " اسلام " سے اِن کا تعلق بالکل قطع کردیا گیا - البانیہ کے مسلمانوں نے ترکوں کے ساتھہ ناعاقبت اندیشانہ فساد چھیڑ کر اپنے پاؤں میں آپ کلھاڑی ماری ہے - آیندہ کے لیے قومیت کے لحاظ سے اُن کا مرتبہ کچھہ ہی کیوں نہ ہو ' ایک خودمختار اسلامی حکومت کی آزادی وہ اب کسی طرح نہیں پانے کے - ہاں اپنی اِس علیحدہ ڈیڑھہ اینٹ کی مسجد کے ساتھہ یورپ کی چکی کے نا خدا شناس پاٹ میں اچھی طرح پس پسا کر ' بوسینیا کی طرح عیسائی حکومتوں کی عالیشان عمارت کا مسالہ بن جائینگے -

وہ بات جو حقیقت میں غور طلب ہے ' اور نتائج کے جس حصے کے متعلق ابتک ہمیں کچھہ بہی علم نہیں ' یہ ہے کہ باسفورس کی تاریخی نشست گاہ میں خلافت عثمانیہ کو سیاسی حیثیت سے کونسا درجہ ملیگا ؟ آیا سچ مچ اسکے قدیمی آزادانہ اور فوجی و ملکی اختیارات و اقتدارات یورپ کے بچے کھچے صوبوں ہی پر سہی ' مگر رہنے دیے جائینگے ؟ یا یہ دول یورپ کے قرضے کی شکنجے میں کس دی جائیگی ؟ آیا سلطان کو اپنی بقیہ مسلمان رعایا پر حکم ران رہنے دیا جائیگا ؟ یا اب سے وہ ایشیا میں صرف ایک نمایشی خول بنا کر رکھے جائینگے - جس طرح مصر میں خدیو رکھے گئے ہیں ؟ یعنی ایک ایسے شخص کی صورت میں ' جسکی ظاہری شان شوکت تو بہت کچھہ ہو ' لیکن جو دراصل متعدد یورپ کی طرف سے محض ایک وظیفہ خوار تخت کا پتلہ ہو ؟ درحقیقت یہ ایک نہایت نازک اور اہم مسئلہ ہے - ایسا مسئلہ ' جس سے دنیاے اسلام کا گہرا تعلق ہے -

(ایجپٹ) کے مسلمان ناظرین پر وہ واقعات جن سے قسطنطنیہ میں موجودہ افسوس ناک حالت پیدا ہوگئی ہے ' بخوبی ظاہر ہوچکے

ہیں - انگلستان اور روس کے دفاتر خارجہ میں ترکوں کی انتظامی حکومت کو تباہ کرنے کی نیت سے جو سازش ہوئی تھی ' اُس کا بیان بھی بارہا کیا جا چکا ہے -

اِن دونوں میں سے ہر ایک کا مطلب علیحدہ تھا - انگلستان اس انتظامی حکومت کو تباہ کرکے قاہرہ میں اپنا مطلب یعنی مصر پر برطانیہ کا دوامی دخل حاصل کرنا چاہتا تھا - روس چاہتا تھا کہ باسفورس اور در دانیال کے اندر سے اپنے جنگی جہازات کی آمد و رفت کی کھلی اجازت حاصل کرلے - عیسائیوں کے اِن دونوں پر ہوس مطالبوں کا قسطنطنیہ کے نوجوان ترکوں کی حکومت نے ٹکا سا جواب دیدیا تھا اور اپنے جواب پر استقلال کے ساتھہ قائم تھی - پس اس اینگلو رشین مطالب بر آری کے لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ حکومت جو ملک کی سچی خیر خواہ تھی اور عثمانی پارلیمنٹ جسکی پشت پناہ تھی ' اپنی جگہہ ایک ایسی حکومت کے لیے خالی کردے ' جو اجانب کے ہاتھوں میں دست پتلی بنکر رہے - ساتھہ ہی ساتھہ وہ سخت گیر پارلیمنٹ ' جسکا فیصلہ کوئی زبردست ہاتھہ متزلزل نہ کرسکتا تھا ' توڑ دی جاے - [یعنی اتحادی وزارت کی پارلیمنٹ]

ہم ہمیشہ بتلاتے رہے ہیں کہ گذشتہ سال کے واقعات کی سچی تاریخ اگر کوئی ہے تو یہی ہے - ڈاؤننگ اسٹریٹ (سر اِڈورڈ گرے کا آفس) اور سینٹ پٹرس برگ (روسی دارالحکومت) کیطرف سے اطالیونکو طرابلس پر دن دھاڑے ڈکیتی کے لیے مستعدی کے ساتھہ جو تائید ملی تھی ' اسکا راز اسی تاریخ میں مضمر ہے - نیز دول یورپ کے اس دباؤ کی تاریخ بھی ' جو سلطان پر شاہ اطالیہ کے ساتھہ شرمناک صلح کرنے کے لیے ڈالا گیا تھا ' یہیں پنہاں ہے - گذشتہ گرمیوں میں البانیہ اور مقدونیہ میں نوجوان ترکونکو جس فساد کا نئے سرے سے مقابلہ کرنا پڑا تھا ' اسکا بھی بھید اسی میں پوشیدہ تھا - یہی فساد بڑھتے بڑھتے تین مہینے ہوے قسطنطنیہ میں قابل ترین نوجوان ترک اور وزیر جنگ یعنی شوکت پاشا کے خلاف فوجی بغاوت کی شکل میں نمودار ہوا ' اور انجام کار شوکت پاشا اور نوجوان ترکوں کی حکومت کو اسی فساد نے استعفا دینے پر مجبور کیا ' اور اسکی جگہہ ایک قدامت پسند فریق کو بندۂ انگلستان یعنی کامل پاشا کی سرگردگی میں لا بٹھایا - اس ملک فروش نے عثمانی پارلیمنٹ کو دھتائی اور بے ضابطگی کے ساتھہ بر طرف کردیا ' اور یورپ کے اِشارے پر ناچنے والے وزرا کے ماتحت ' پرانی بے قاعدہ حکومت پھر سے قائم کردی -

---

یہ سارے ہتہ کھنڈے انگلستان کے تھے البتہ اسکا نیا سازشی آشنا : روس بھی اسکا ساتھہ دیتا جاتا تھا - آگے چلکر انگلستان کی بلقانی کمیٹی اور لندن کے وہ لبرل اخبارات بھی جو گورنمنٹ کے زیر اثر ہیں ' انکے مرید بنگئے -

جنگ بلقان کا انتہائی انجام جو کچھہ ہوا ' شاید وہاں تک سر اڈورڈ گرے کی نیت ابتداء نہ پہنچی ہوگی ' با ایں ہمہ جو مصیبت ناک واقعات اِس جنگ کے اثناء میں ظہور پذیر ہوتے گئے ہیں ' بلا شک و شبہ انگلستان کی حکومت اُن سبھونکے لیے ذمہ دار ہے - انگلستان کی صلاح کے بموجب کامل پاشا نے تمام فوجی اور ملکی انتظامات کا محکمہ جوانمرد اور لائق کارکن افسروں سے خالی کردیا - صوبہ کے با دیانت تجربہ کار اور ہوشیار معاملہ شناس نوجوان ترک حاکموں کی جگہہ ' گذشتہ حکومت کے وقت کے بد اخلاق ایجنٹ مقرر کیے گئے - فوج کے بڑے بڑے افسرونکے ہاتھہ سے ' جنکی تعلیم اعلی پیمانے کی تھی ' اختیارات چھین لیے گئے ' اور یہ اختیارات اُن لوگوں اشخاص کو دے دیے گئے جو مدت سے بر طرف کردیے گئے تھے ' مگر اِس نئی پرانے خیالات کی ڈرپوک وزارت کے ہاتھہ بٹانے والے دوست تھے -

سب سے مہلک کام یہ کیا کہ شوکت پاشا کو ' جو (وان ڈرگولٹز) کے اعلی درجہ کے قابل اور لائق شاگرد تھے ' جنہوں نے فوج کے جنرل اسٹاف کی اصلاح جدید طریقے کے مطابق کی تھی ' اور جنکے دماغ میں تمام مقبوضات سلطنت عثمانیہ کے بچاو کی جنگی تدبیریں کل کی کل محفوظ تھیں - بر طرف کر کے انکی جگہ (ناظم پاشا) کو مقرر کردیا - ناظم پاشا فوجی علوم کے پرانے مکتب کی ایک جاہل یاد گار ہے - وزارت جنگ کے اعلی عہدے پر آکر اسنے نگرانی افواج میں (جسکا مادہ اسمیں مطلق نہ تھا) جو غفلت برتی ' اسیکا نتیجہ تھا کہ فوج کی حالت میں اس قدر جلد ابتری پھیلتی گئی ' سب سے مضر بات یہ ہوئی کہ کامل پاشا نے (جسکا دستور العمل یہی تھا کہ انگلستان کی خواہشات کے مطابق چلا کرے اور انگریزوں کی نصیحت کو سر آنکھوں سے مان لیا کرے) اس بھروسے اور اس اعتماد پر کہ انگریزی مدبری کا سہارا ایسا نہیں ہے جو کبھی بے نتیجہ رہے آنے والے جنگ کیلیے دیدہ و دانستہ کسی قسم کی تیاری نکی - نتیجہ یہ ہوا کہ جسوقت اتحادیوں نے اعلان جنگ کر دیا تو ترکی فوج بالکل بے سروسامان تھی - نہ تو بار برداری کا کوئی سامان تھا ' نہ رسد مہیا تھی ' اور نہ آلات جنگ ہی موجود تھے - اتنا بھی تو نہ تھا کہ جنگ کرنے کی کوئی باترتیب اسکیم پیش نظر ہوتی !

مختلف آرمی اور علحدہ علحدہ جگہوں میں غیر مستعد پڑی ہوئی تھیں ' حتی کے آخری وقت تک بھی ریزرو کے سپاہی مجتمع نہیں کیے گئے - ان ساری باتوں کے لیے بالضرور کامل ذمہ داری ہے -

مگر ساتھہ ساتھہ جب ترکوں کی حکومت کے اگلے وقتوں کو یاد کرتا ہوں ' تو اس یقین کو دل سے مٹانا مشکل ہوجاتا ہے کہ یہہ پیر فرتوت ' جو حمیدیہ اور اسکے اگلے عہد کی یاد گار ہے ' اپنے ملک پر ان ساری مصیبتونکے لانے کیلیے ایک نہ ایک نوع سے ضرور ساجھی تھا - یہہ بالکل یقینی ہے کہ کامل نے یا تو خود بخود ' یا انگلستان کے سفیر کے ورغلانے سے یہہ خیال کرلیا ہوگا کہ یورپ کے مقبوضہ صوبجات کو اسلامی قبضے میں رکھنا قطعاً ناممکن ہے ' اور اسی خیال سے انکے بچانے کیلیے کوئی ایسا کام نکیا جسکو اصلی کوشش کہا جا سکے - بہر حال کامل سر اڈورڈ گرے کومجرم قرار دینے کیلیے صرف اتنی سی بات پر نظر ڈال لینا کافی ہے کہ ایک ایسے وقت میں جب کہ سلطنت عثمانیہ کی حالت آج سے چار مہینے قبل کیطرح نازک تھی اور ہر طرف سے خطرات اسکے سر پر منڈلا رہے تھے - سلطنت کے انتظام کی باگ کامل کے ہاتھہ میں دیدی گئی - کامل انگلستان کا پیمان دادہ نوکر تھا اور سلطان کی فوجی تباہی کیلیے انگلستان کو اسکے ساتھہ ساتھہ ہمیشہ کیلیے مورد الزام رہنا پڑیگا -

یہ ساری باتیں تو اس یادگار مکر و فریب کے گذشتہ واقعات کے متعلق تھیں ' آیندہ کی نسبت میرا خیال ہے کہ دیکھنے والے دیکھینگے کہ سلطان کے یور پین مقبوضات میں سے اگر کچھہ حصہ انکے قبضے میں رہ جائیگا تو اس سبب سے نہیں رہیگا کہ انگلستان انکی کسی قسم کی إعانت کریگا - کیونکہ انگلستان نے انہیں کوئی مدد نہیں دی ہے ' بلکہ صرف جرمنی کی بدولت رہیگا - اسمین کوئی شک نہیں کہ یہی جرمنی ہے جس نے بیچ میں پڑکر شاہ فرڈیننڈ کو قسطنطنیہ تک بڑہ آنے سے روکا ہے - آیندہ کیلیے بھی اسی پر بھروسہ

کیا جاسکتا ہے کہ اگر ابھی ایسا وقت آجائیگا تو وہ روکے گی - میرا یہ بھی خیال ہے کہ یہی جرمنی ہے جو انگلستان اور روس کے اصلی منشاء یعنی دردانیال سے روسی جنگی جہازت کیلیے آمد و رفت کا راستہ کھول دیے جانے کی مزاحمت کریگی [لیکن جرمنی کے متعلق یہ خیال درست نہیں ' بعد کے واقعات نے پردے اٹھادیے - الهلال] - میری راے میں یہی سب سے بڑا اہم مسئلہ ہے جو بہت جلد ہمارے سامنے پیش آنے والا ہے - اگر یہ راستہ کھل گیا تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ قسطنطنیہ میں سلطان محض بے دست و پا بنا کر رکھدیے جائیں ' کیونکہ اسوقت یورپ کی ہر بحری طاقت کے اختیار میں ہوگا کہ جس بات کے لیے چاہیگی اُن پر دباؤ ڈالیگی ' اور ساحل پر گولہ باری کی دھمکی سے اُسکی تکمیل کرالیگی - سلطان ایک طرف سے تو بحر قلزم کی طاقتوں ' یعنی انگلستان اور فرانس کے ' اور دوسری طرف بحر اسود کی جانب سے روس کے تابع فرمان بنجالیںگے - یہ ایسی صورت ہے جو ایتلاف مثلث - (جرمنی ' اسٹریا ' ایطالیہ) کو مشکل سے پسند آئیگی ' کیونکہ اُس حالت میں جب کبھی ایتلاف مثلث (جرمنی ' اسٹریا ' ایطالیہ) اور اتحاد مثلث (روس ' فرانس ' انگلستان) کے درمیان عام معرکہ آرائی ہو جائیگی ' تو ترکوں کو مجبوراً اول الذکر کے مقابلہ میں آخر الذکر کا ساتھہ دینا پڑیگا - انہی وجوہ سے میرے خیال میں یہ بھی صاف نظر آئیگا کہ جب یورپین کانفرنس کے سامنے عثمانیوں کی آیندہ قسمت کے جملہ مسائل پیش ہونگے ' اور اسوقت تک عنان حکومت سر اڈورڈ گرے ہی کے ہاتھوں میں رہی ' تو انگلستان آبناے باسفورس سے راستہ کھلوادیے جانے کے مسئلہ میں روس کا حامی رہیگا - عثمانی سلطنت پر ایسی ہی کچھہ مصیبت کیوں نہ آجائے دردانیال کا راستہ کھل جانا ایک ایسا امر ہوگا ' جس سے بڑھکر خطرناک اور مہلک دشمنی مسلمانونکی زندگی کیساتھہ نہیں ہو سکتی - کیونکہ اس حالت میں خلافت اسلامی کو دین اشد ترین دشمنان اسلام کے ہاتھوں میں پڑ جائیگی ' جنسے اسوقت اسلام کا مقابلہ ہو رہا ہے ' یعنی شمال مغربی افریقہ میں فرانس ' مصر میں انگلستان ' اور وسط ایشیا میں روس -

خلیفۂ اسلام عیسائی یورپ کا ایک ادنی چاکر بنجائیگا -

یہی سبب ہے کہ اسوقت جو مصیبت کی تاریک گھٹائیں مسلمانوں کے معاملات پر ہر طرف سے چھائی ہوئی ہیں ' اسمیں اس خبر کو روشنی کی سب سے عمدہ جھلک سمجھنے پر آمادہ ہوں کہ شاہ فرڈیننڈ نے سلطان سے آپس میں بلغاری عثمانی اتحاد قائم کرنے کی ایک تجویز پیش کی ہے - میری راے میں اگر یہ اتحاد قائم ہوگیا ' تو یہ سب سے بڑا اور مظبوط اتحاد ہوگا ' جو خلافت کی آزادی کے قائم رکھنے کا ذمہ دار ہوسکے ' اور یہی وہ اتحاد ہوگا جو اغیار کی ہوسوں کو عملی طور پر روک دے سکے - یہ پہلا موقعہ نہیں ہے کہ اس قسم کے اتحاد کا خیال پیدا ہوا ہو - علانیہ طور پر نہ سہی ' لیکن سنہ ۱۹۰۸ ع کے انقلاب ترکی کے بعد سے لیکر آجتک خاص خاص صحبتوں اور موقعوں میں بارہا اس اتحاد کا ذکر آچکا ہے ' اور میں بذات خود ہمیشہ اس اتحاد کا موید رہا ہوں - میرا خیال ہے کہ سلطان کے لیے یہ بہترین موقع ہے کہ ایک آزادانہ فرصت کی مہلت کو کام میں لاکر اپنی سلطنت کی اِس ضرورت کو پورا کرلیں اور اپنی پچھلی شکست کی تلافی کرلیں - اگر یہ ممکن نہو اور اگر طاقتونکی راے ہولی کہ باسفورس اور دردانیال کا راستہ کھولدیا جاے ' تو میرے خیال میں یہ اس سے ہزار درجہ بہتر ہوگا کہ قسطنطنیہ سے تخت خلافت کو ہٹا کر ایشیاے کوچک میں لیجایا جاے - [لیکن اسکا وقت چلا گیا -]

جو ایک اڑتی ہوئی خبر عثمانی بلغاری اتحاد کی اڑی تھی ' اسکی پھر تصدیق نہیں ہوئی - [الهلال]

اِس اہم ترین مسئلہ سے قطع نظر کرکے ' جسکا ہر پہلو نہایت نازک اور دقیق ہے ' عثمانی سلطنت کی فوری ضرورت یہ ہے کہ حکومت کا انتظام اُن ناقابل اور نامراد ہاتھوں سے لے لیا جائے جنھوں نے اسکے ساتھہ خیانت کی ہے - (کامل) پھر اُسی تیرہ و تارگڑھے میں دھکیل دیا جاے جس سے وہ چار مہینے ہوئے اپنے ملک میں تباہی لانے کے لیے انگلستان کا دوست بنکر نکلا تھا - نیز عثمانی پارلیمنٹ از سر نو جمع کیجائے - شوکت پاشا دوبارہ وزیر جنگ مقرر ہوکر فوجی انتظامات اپنے ہاتھوں میں لیں ' اور پارلیمنٹ کی نامزدگی سے ایک ایسی وزارت قائم ہو ' جسکے ارکان اپنے وطن کے سچے خیر خواہ ہوں - [الحمد للہ کہ یہ امید اب واقعہ ہے - الهلال]

سلطنت کی اس عام مصیبت میں میرا خیال ہے کہ مصر کا حصہ بہت کم ہوگا - غالب سے غالب یہیں تک ہے کہ ہمارا دفتر خارجیہ سلطان کی فوجی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر کسی نہ کسی شکل میں ممالک خدیویہ پر برطانوی دخل کی منظوری حاصل کرلیگا - یہ ایک افسوس ناک بحث ہے - میں نہیں چاہتا کہ آج اِس مسئلہ کو طول دوں -

تتمہ

میں مضمون لکھہ ہی رہا تھا کہ اس امر کا اعلان سننے میں آیا کہ " صلح کی گفتگو لندن میں ہوگی تاکہ ترکونکے والا سر اڈورڈ گرے کی صلاح سے فائدہ اٹھا سکیں " یہ اعلان اصلی حالات کے لحاظ سے ایک عجیب شومی قسمت کا اعلان ہے - ساتھہ ہی ساتھہ وہ برقی خبر بھی ' جو سر اڈورڈ گرے کے اخبار (وسٹ منسٹر گزٹ) میں ایشیاے کوچک کی حکومت کی سُرخی کے نیچے خصوصیت کے ساتھہ نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے ' کچھہ کم نا مبارک نہیں ہے - ایک تار چھپا ہے کہ روس اور انگلستان کے سخت اصرار پر باب عالی نے اِس بات کا فیصلہ کرلیا ہے کہ " اناطولیہ " اور " میا پوٹیمیہ " کی حکومت کے انتظام کے لیے ۱۶ - روسی اور انگریزی انسپکٹر مقرر کرے اور اُن ممالک کی ذمہ دار پبلک کو ایک حد تک سلف گورنمنٹ عطا کردے - اسکے یہ معنی ہیں کہ ایشیائی ترکی میں سر اڈورڈ گرے کی مشہور معروف ایران والی پالیسی دہرائی جاے ' یعنی زار روس کے ساتھہ انتظام حکومت کی تقسیم کی وہ پالیسی ' جو بہ الفاظ دیگر " غارت گری بلا جنگ و جدال " کے موزوں تر الفاظ سے تعبیر کی جا سکتی ہے -

[الهلال]

یہ مضمون مسٹر بلنٹ نے ۸ - دسمبر کو لکھا تھا ' اسلیے واقعات ما بعد کا اسمیں ذکر نہیں - مسٹر موصوف کو مشرقی مسئلے کے اسرار و رموز پر جیسا کچھہ عبور ہے ' اور علی الخصوص وزارت خانہ لندن کے پوشیدہ دسائس و فریب سے جیسی محرمانہ واقفیت رکھتے ہیں ' اسکا ثبوت انکی کتاب " تاریخ سری مصر " سے ملچکا ہے - لیکن (ایجینٹ) کے مضامین بھی ہمیشہ ایک تازہ شہادت ہوتے ہیں - پچھلے دنوں الهلال کے صفحوں میں آپنے انکا مضمون پڑھا تھا ' جسکے قیاسات اور اظہارات حرف بحرف صحیح ثابت ہوے - اب یہ دوسرا مضمون ہے - جسمیں صلح کانفرنس کے انعقاد تک کے واقعات کی بنا پر انہوں نے اپنی رائیں ظاہر کی ہیں -

اسلام دوستی کی یہ سرگذشت اس حکومت کی ہے ' جس کو آجکل اسکے بغیر تنخواہ کے ایجنٹ ' مسلم نواز اور وفادار اسلام ظاہر کرتے ہوے اپنے خدا اور اپنے ضمیر ' دونوں سے نہیں شرماتے : واللہ یعلم انہم لکاذبون الخاسرون -

کیا صبح قیامت آگئی

او ر مسلمان خواب غفلت سے بیدار نہونگے ؟ ؟

—:*:—

بسلسلۂ " مستقبل الاسلام " نمبر (۱)

—:*:—

در رہ منزل لیلی که خطرهاست بجان
شرط اول قدم آنست که مجنوں باشي

—:*:—

هاں ' بني نوع انسان کي تاریخ میں ایک نیا باب کہل گیا ھے - اقوام و ملل کے سمندر میں تلاطم بپا ھے - عمل اور انکشاف کي دنیا میں ایک هیجان ھے - موت یا زندگي کي کشا کش شروع هوگئي ھے - مظالم ' نا انصافیاں ' اور خوني هنگامہ آرائیاں مشرق اور مغرب میں هر آن متلاطم و متحرک هو رهي هیں - هاں ' ایک شور اور ایک طوفان ھے ' جو ایشیا ' افریقه ' یورپ میں آٹھہ رها ھے اور شمال کو جنوب ' جنوب کو شمال ' اور مشرق کو مغرب ' مغرب کو مشرق بنانے کے لیے بے چین ھے - پھر صدیوں کے بعد اب شہادت گاهیں سنسان مقامات میں قائم هوگئي هیں - دار و رسن کي خوني نمایش گاهیں کہل گئي هیں ' جان سپاري اور خوں ریزي کے بازار اور دکانیں بھي لگادیگئي هیں - شهید اعظم ثقة الاسلام بھي دار پر منصور کي طرح لٹک رها ھے - مرا کو ' طرابلس ' ایران ' عرب ' اور مقدونیه کي کربلاؤں سے کتنے بیزبان شهید هیں ' جو یا صباحاہ یا صباحاہ پکار رهے هیں ' انکي لاشیں ایک صدا هیں ' جو کہتي هیں که

" اے اسلام کے نام لیواؤ ! خواب غفلت سے جاگو ! کیا دیکھتے نہیں که یورپ نے کمر باندھي ھے که ممالک اسلامیه کو نیست و نابود کردے " پھر وقت آ گیا ھے که کوہ صفا پر چڑھکر خدا کے برگزیدہ نبي کي روح اطهر ندادے : " انا النذیر العریان " اور بتائے که عالم فتنه و فساد سے پُر ھے ' جهالت کا اندھیر ھے ' خباثت پھیلي هوئي ھے - نوع بشر پر جور و جفا کي چھریاں چل رهي هیں ' لڑائي جھگڑے چھوڑ کر بھائي بھائي بن جانے اور مفسدوں اور فتنه انگیزوں کو فنا کرکے ایک عالم کو نجات دلانیکا وقت آ گیا ھے -

بظاهر دنیاء اسلام کے زندہ رهنے کي کوئي اُمید نہیں ھے - معلوم هوتا ھے که سنه ۱۹۱۵ع میں کوئی اسلامي سلطنت پردۂ دنیا پر باقي نرهیگي - تمام دنیا کے مسلمانوں کي حالت اب ایسي نازک هوگئي ھے که آیندہ دس برس کے اندر انکو آبادیاں اور بستیاں چھوڑ کر ' پہاڑوں ' جنگلوں ' اور بے نام و نشان گوشوں میں پناہ گزیں هونا پڑیگا - بلکه آنهیں اپنے آپکو مسلمان کہتے هوئے بھي حجاب آئیگا اور مصلحت وقت کي تعمیل ضروري کے لحاظ سے اپني شخصیت چھپانے هي میں عافیت نظر آئیگي - آج هم کو اتنا وقت ھے که اپنے مظلوم شهیدوں کے نام لے لیکر بین کر سکیں ' مگر نہیں معلوم که کل کیسے اسباب پیش آجائیں ؟ ممکن ھے که شاید ماتم و شیون کي بھي فرصت ندیجائے - اور هر آنسو کے بہانے کے واسطے اجازت اور مصلحت کا منه دیکھنا هو ! مسلمانوں هي نے اپنے آپکو متاکر پہلے زمانه میں اخوت ' عالمگیر وحدانیت ' اور حقوق العباد کي مشعلیں اسوقت روشن کي تھیں ' جب که ایک طرف رومي صلیب پرستوں کي سفاکیوں سے خلق خدا بیزار هوگئي تھي ' دوسري طرف ایراني آتش پرستوں کي زیادتیوں سے دنیا خون کے آنسو رو رهي تھي - اب بھي عالمگیر امن و امان اور عالمگیر سکون کے لئے ایشیا افریقه ' اور یورپ کي زمین مسلمانوں کا پاک خون مانگتي ھے - هاں ' همارے بدلنے سے دنیا بدلجائیگي ' اور همارے ایثار میں تمام عالم کي آزادي مضمر ھے -

یورپ نے طرابلس غرب میں کیا کیا قیامت نه اٹھاے ؟ تبریز اور مشهد مقدس میں وہ کونسي بیرحمیاں هوسکتي هیں - جو عمل میں نہیں آئیں ؟ اور اب کونسي هٹ دھرمي اور بیدردي ھے جو سلطنت عثمانیه کے خون ناحق کے واسطے نہیں کي جارهي ھے ؟ یورپ کے برتاؤ پر کیا هم فرقان مجید کے اس نتیجه خیز شذرۂ معرفت سے سبق نہیں لے سکتے ؟

ولن ترضی عنک الیهود ولا النصری حتی تتبع ملتهم (پارہ اول سورہ بقر رکوع ۱۴ - آیت ۸)

اور (اے پیغمبر) نه تو یهود هي تم سے کبھي راضي هونگے اور نه نصاري هي ' تاوقتیکه تم ان هي کا مذهب نه اختیار کرلو -

ان تمسسکم حسنة تسؤهم و ان تصبکم سیئة یفرحو بها - و ان تصبرو و تتقوا لایضرکم کیدهم شئیا (سورہ آل عمران) (۱۲ : ۱۱)

(مسلمانو !) اگر تم کو کوئي فائدہ پہنچے تو انکو برا لگتا ھے اور تمکو کوئي گزند پہنچے تو اس سے خوش هوتے هیں اور اگر تم (انکي ایذاؤں پر) صبر کرو اور (انتقام میں زیادتي سے) بچو تو (اطمینان رکھو که) انکے فریب سے تمہارا کچھه بھي نہیں بگڑتا ھے -

پھر کیا ایسي حالت میں مسلمانوں کو صرف یہي مناسب ھے که وہ ایک جلسه کرکے سر ایڈورڈ گرے کے وزارت خانے میں تار بھیجیں اور اس بارگاہ احدیت کي طرف تھوڑي دیر کے واسطے بھي رجوع نہوں ' جسکے احکام جبروتی کے آگے تمام دنیوي طاقتیں هیچ هیں ؟

اب وقت تار بازوں کا گیا - اب وقت اپنے خدا ' اپنے هادي ' اپنے دل اور اپنے عالمگیر منتشر شیرازہ کے چاروں طرف غور و فکر کرنیکا ھے -

آستیں نکلي هوئي جیب و گریباں چاک چاک
دامن محشر سے وابسته میرا داماں رها

قوموں کي زندگي میں ابھار اور جوش کا وقت اتفاق سے آتا ھے - اسلامیت کي زندگي میں بھي یهه وقت ایک دور ارتقائي کے چکر سے آگیا ھے - اسکے نشیب و فراز پر غور کرنا اور ایک مستقل اور دوامي تحریک کي روح پھونکنا جانبازوں اور فدائیوں کا کام ھے - اب بھی اسلامیت کے پریشان ذروں میں کچھه شرف نفس کا جوهر باقی ھے - حب وطن ' حمیت قوم ' اور عزت کي موت کو ذلت کی حیات پر ترجیح دینے اور اسکے سمجھنے کا میلان پا یا جاتا ھے - هم دیکھتے هیں که یورپ کے دیوتاؤں کے پوجنے ' یورپ کے علوم و فنون کے پس خوردہ کھانے ' اور یورپ کي تهذیب خون آشام کي ریس کرنے سے مسلمان مایوس هوگئے هیں ' اور وہ دیکھه رهے هیں که جتني تحریکوں کے تخم یورپ کے آتش فشاں دهن میں بکھر گئے ان میں نمو اور حیات کے آثار مطلق نہیں - ساتهه هي جتني محدود بالارض اور سطحي کوششیں هوئیں ' اُن سے آجتک نه تو کوئي نتیجه مرتب هوا ' اور نه آیندہ اسکے هونیکي امید ھے - ایسے پر آشوب اور پر شور وقت میں ایشیا ' افریقه ' اور یورپ سے آواز بلند هو رهي ھے که :

(۱) خانه کعبه کے آزاد دامن امن میں ایک عالمگیر جمعیت فدائیان اسلام کی بہت جلد منعقد هو - جہاں عربي میں با خبر مسلمان سونچکر بتائیں که مسلمانوں کي مذهبي اور سیاسي حالت کسطرح محفوظ رہ سکتي ھے - اس شورائے کعبه کي تجویزیں اور کارروائیاں مختلف مقامي زبانوں میں عالمگیر طریقه سے شائع کی جائیں :

(۲) نوجوان تعلیم یافته مسلمان ' جنکو اپنے دور افتادہ بھائیوں کا درد ھے ' هجرت کریں ' یا کم سے کم کچھه زمانه کے واسطے ممالک اسلامیه میں جا بسیں اور سمجھیں که دور کي همدردي اور قریب کی همدردي میں آسمان وزمین کا فرق هوتا ھے - اسطرح اپنے بھائیوں کو اس عالمگیر سلسله آمد و رفت سے بیدار کریں اور سیلاب یورپ کي مدافعت کے پشتے اپنے جسم ' اپنے عمل ' اپنے مال اور اپنے جان سے پخته کریں - هجرت اور اخوت کو مسلمانوں کی تاریخ سے ایک معني خیز تعلق ھے -

(٣) یورپ کے ان اسباب کو ایک سخت عالمگیر طریقہ سے بالیکاٹ کردیا جاے ، جن سے ممالک اسلامیہ کا قلع قمع کیا جارہا ہے - اپنے دار العلوم ، اپنے مراکز ، اور اپنے چرچے ہوں - ہربرٹ اسپنسر نے جاپانیوں سے کہا تھا کہ اگر اپنی شخصیت کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو یورپ کے کل ضروری علوم و فنون اپنی زبان میں لاؤ - ایک چپہ زمین کا یورپ کے اجارہ دار کو نہ دینا - اپنی عورتیں انہیں نہ دینا اور انکی عورتیں اپنے گھر میں نہ لانا - بظاہر مغربی ہونا مگر باطناً مشرقی رہنا -

(٤) عربی زبان بولنے ، عربی زبان سیکھنے ، اور عربیت کے چرچے کے لیے فوراً آمادہ ہو جانا ، جس سے مرکز اصل کی طرف میلان بالطبع کی راہیں نکلیں ، اور مسلمانان عالم میں اپنے سر چشمہ سے قریب بڑھتی جاے -

(٥) قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کے فوری ان تھک وسایل اور طریقے پیدا کرنا ، تاکہ مسلمانان عالم کو معلوم ہو جاے کہ ہمارا رہنما غیر فانی ہے ، اور ہم کو اسپر یوں اعتماد ہے کہ اسی کی بدولت ہم نے ایک طرف رومیوں کے چھکے چھڑا دیے اور دوسری طرف آتش پرستوں کا طلقہ پلٹ دیا ، اور علوم و فنون کی مشعل لیکر دنیا میں اجالا کر دیا تھا -

(٦) مسلمانان عالم کے دل سے یہ خیال نکالنا کہ یورپ تہذیب و ترقی کا دیوتا ہے اور وہ ہر جگہہ حاضر و ناظر ہے - بلکہ یہ جا گزیں کرنا کہ اسکی کمزوریاں اسکی مقصد کو کھوکھلا کر رہی ہیں اور وہ اسوقت دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے -

فرقان مجید لایالونکم خبالا (نصاری تمہیں ضرر پہنچانے میں ہرگز دریغ نہ کرینگے) کا معلم ہے -

(٧) ہزارہا نوجوان مسلمان یورپ ، امریکہ ، اور جاپان بھیجے جائیں جو سیاسیات اور واقعات جدیدہ کے تجربوں کے علاوہ فنون عملیہ کے ماہر ہوکر آئیں اور وہ بلاد اسلامیہ میں تقسیم کردیے جائیں - ابھی اسکا وقت ہے - ممکن ہے کہ آیندہ دس برس میں کسی مشرقی کو کوئی علم اور فن یورپ اور امریکہ والے نہ بتائیں -

(٨) مسلمانان عالم کا ایک (خزانۃ الاسلامیہ) خانہ کعبہ کے صدر مقام میں قائم ہوا کرے - جس میں زکوۃ ، اوقاف اور چندہ کا روپیہ فراہم ہوا کرے - بلکہ مسلمانان عالم اسکے واسطے اپنے اوپر ایک خاص ٹیکس (فدیۂ اسلام) کے نام سے مقرر کرلیں - اسی سے مختلف ضرورتیں پوری کریں -

* * *

یورپ نے بڑی مستعدی اور سرگرمی سے ممالک اسلامیہ کے زیر و زبر کرنیکا تہیہ کرلیا ہے ، لیکن تاریخ گواہی دے رہی ہے کہ ایسی ظالمانہ تحریکوں کی ابتدا بڑے دھوم اور بڑے تیز رفتاری کے ساتھہ ہوتی ہے ، مگر ایسی تحریکوں کے توڑنے اور مدافعت کے واسطے جو انتظامی طریقے پیدا کئے جاتے ہیں ، انکا آغاز بہت سست اور کمزور ہوا ہے - لیکن بعد چندے وہ ظالمانہ تحریکیں دھیمی پڑ جاتی ہیں اور اسکے برخلاف مدافعت پسند طریقے رفتہ رفتہ زور پکڑ جاتے ہیں - یہی حال یورپ اور اسلام کا ہوگا - اسلیے کہ موجودہ واقعات نے مسلمانوں کو یورپ سے بیزار کردیا ہے - ان میں اخوت ، ہمدردی ، اور جاں نثاری کی چنگاریاں زندہ ہوگئی ہیں جو زمانہ کی آب و ہوا سے مشتعل ہوکر شعلۂ برق کا کام دینگی -

(فاران) کی چوٹیوں سے آوازیں آرہی ہیں اور (مدینہ) کے غیر فانی بادشاہ کی فوجیں آراستہ ہو رہی ہیں -

(محمد نذیر ہاشمی غازیپوری)

[بذیل مراسلات]

الہلال اور مسئلۂ تعلیم نسواں

— * —

محسن قوم و ملک ! السلام علیکم

آپکی آزادانہ و منصفانہ راے زنی کا مرقع صفحات الہلال میں دیکھکر مجھے خیال پیدا ہوا کہ میں بحیثیت فرقۂ اناث کی ایک ادنی فرد ہونیکے آپسے اپنے اس مظلوم فرقہ کی بابت کچھہ عرض کروں مگر ذرۂ بے مقدار کا خورشید تاباں کے مقابلہ میں تیزی دکھلانا علامت حماقت و قابل مضحکہ فعل ہے - بھلا کہاں میں کندۂ ناتراش پردہ نشیں ہندوستانی لڑکی ، اور کہاں آپ جیسے عالم متبحر واجب التعظیم بزرگ -

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

عرض مدعا سے قبل میں یہ گوشگذار کردینا انسب سمجھتی ہوں کہ آپ میری اس بیباکی کو میری خیرہ چشمی پر محمول نفرمائیں -

میں آپسے صرف اسقدر نہایت منت سے التجا کرتی ہوں کہ آپ کبھی کسی مناسب موقع پر حقوق نسواں پر روشنی ڈالیں جسکے ضمن میں تعلیم نسواں و حجاب نسواں پر بھی اپنی قیمتی راے کا اظہار فرمالیں -

اگرچہ یہ بد نصیب مسئلے مقاصد الہلال سے قطعی بے تعلق ہیں مگر میرا دل خود رفتہ مجبور کر رہا ہے کہ آپ جیسے ہمدرد قوم کے روبرو اپنے کمزور بیکس و محروم فرقہ کی حالت زار کا فوٹو پیش کرکے آپکے خیالات پاکیزہ معلوم کروں ، خواہ خلاف توقع ہی کیوں نہو - و نیز مجھے یہ بھی امید ہے کہ شاید آپکا صرف ایکمرتبہ زور قلم دکھانا بد نصیب مستورات کی حمایت میں اکثر سنگدل قلوب کو موم کرکے میری بعض ہمجنسونکو جہالت کے غار عمیق میں گرنے سے بچالے اور آپکے زوردار فقرے ، آپکا سحر آگیں انداز تحریر ، ممکن ہے کہ میری مانند اکثر حضرات کے دلونپر رعد و برق کا سا اثر دکھاے - ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء -

افضال الہی سے ہندوستان کے لا تعداد بزرگان قوم فرائض قومی کو انجام دے رہے ہیں مگر والی برگشتگی بخت زناں ، کہ کوئی خدا کا بندہ صادق مسیحاے وقت بنکر مستورات کے الم پنہاں کی خبر نہیں لیتا ، جو ہر عورت کے دل میں بصورت جہالت موجود ہے - الا ماشاء اللہ - میں مقر ہوں کہ تعلیم نسواں کی اہم ضرورت ہندوستان میں زیادہ تر محسوس ہوچکی ہے ، مگر آہ ! آہ !! ابھی تعلیم اخوان ملک کیطرح عام نہیں ہوئی ، میرا دعوی غلط نہوگا اگر میں کہوں کہ فیصدی دس عورتیں زیور تعلیم سے مزین نظر آئینگی اور چشم بد دور فیصدی نوے مرد - بس یہی خیال ہمیشہ میرے قلب مضطرب میں ہیجان پیدا کیے رہتا ہے -

میں غالباً اداے فرض انسانیت سے قاصر رہونگی اگر الہلال کی نسبت چند کلمات عرض نہ کردوں - میرے خیال میں اگر مسلمانان عالم کی بیداری کا کوئی ذریعہ ہوسکتا ہے تو وہ الہلال ہے - اور الہلال کو ہی خیر اندیشانہ (حقیقی معنوں میں) پالیسی رکھنے کا شرف حاصل ہے - آپکے پاکیزہ خیالات ناصحانہ انداز بیان کو دیکھکر بیساختہ میرے منہ سے نکلتا ہے کہ :

اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

آخر میں میں امید کرتی ہوں کہ میری مرقومۂ بالا ناچیز التجا شرف قبولیت حاصل کریگی فقط -

راقمہ آثمہ

آپکی ایک ناچیز ہندوستانی بہن

مراسلات

اُورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ

المطرف سے

بسر پرستي رایت آنریبل سید امیر علي صاحب بالقابہ

ترکي سلطنت کو اسلامي قرض حسنہ

—:*:—

چونکہ ڈائیرکٹران اورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ سے یہ استدعا کیگئي ہے کہ اسوقت ترکی سلطنت کو مالي فایدہ و امداد پہونچانے کیواسطے ایک ایسے عام اسلامي قرض حسنہ کا انتظام وبندوبست عمل میں لایا جائے جسمیں بالاتفاق تمام مسلمانان هندوستان کی شرکت و شمولیت هو - لہذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک بڑي بهاري رقم زر ' بنک کیطرفسے بذریعہ جاري کرنے ایسے میعادي تمسکات قرضہ کے بہم پہونچائي جائے ' جوکہ بالکل بغیر سود کے هوں اور پهر یہي رقم کثیر بطور قرضۂ - حسنہ گورنمنٹ عثماني کو بهي اسي طرح بالکل بغیر کسی سود کے دیدي جائے - اسپر بنک ' سرکار عثماني سے صرف ایک قلیل سي مقررہ رقم محض بطور کمیشن فقط اُن اخراجات کو پورا کرنیکي خاطر لینا قبول کریگا جوکہ اس قرض حسنہ کے اجرا وقیام وغیرہ کے متعلق هونگے - اور کافی رقوم سرمایہ کے جمع هوجانے پر بنک کے ڈائیرکٹران فوراً روپیہ مذکور کو اُس بندوبست داد وستد اور کار و بار قرضہ میں داخل کردینگے جوکہ ترکي سلطنت کے ساتهہ کیا جائیگا - اور وہ یا تو اِس شرط وقرار داد پر هوگا کہ یہ ایک سراسر جدید قرضہ ہے جو سود کی الایش سے بالکل پاک و مبرا رکهکر هندوستاني مسلمانوں کي طرف سے دیا جاتا ہے - اور یا یہ کہ روپیہ مذکور سرکار عثمانیہ کے اُن موجودہ قرضہ جات کا کوئي ایک حصہ یا اُنکي کسي مقدار کے حاصل کرنے میں دیدیا جائیگا ' جوکہ دولت عثمانیہ کي طرف سے بصورت تمسکات عثمانیہ جاري کئے گئے هیں - بالفعل جیسا کہ مشورہ دیا گیا ہے' صاحبان موصوف طریقۂ اول الذکر کا اختیار کرنا بوجہ اسکے زیادہ پسند کرینگے کہ طریقہ مذکور بلحاظ کثیر هندوستاني مسلمانوں کے مذهبي احساسات اور انکي لایق قبولیت و قابل قدر خواهشات کے زیادہ تر معزز و سرفراز اور زیادہ تر مقبول ومناسب وفایدہ بخش اور زیادہ تر قابل منظوری وپسندیدگي ہے -

اس غرض کے واسطے جو بانڈز (یعنے تمسکات) منجانب بنک جاري کئے گئے هیں - اُنکو " مسلم لون بانڈز " (یعنے اسلامي تمسکات قرض حسنہ) کہا جاتا ہے - اور یہ بہت هي قلیل مالیت کے هیں - یعنے انکي قیمت فی قطعہ صرف مبلغ پانچ روپیہ ' دس روپیہ ' اور پچاس روپیہ تک رکهي گئي ہے - نیز یہ کہ تمسکات مذکورہ اُنکے هر ایک اصل مالک یا جایز وارث و جانشیں کے حق میں حسب ضابطہ واجب الادا قرار دیے گئے هیں' اور انکا کل روپیہ بغیر سود کے اُنکی تاریخ اجرا سے دس سال بعد بلا کم وکاست واپس ملجائیگا - لیکن اگر قرضۂ مذکور کي واپس ادائیگي یا وصولی منجانب سلطنت ترکي دس سال کی میعاد گذرنے سے پیشتر هوجائے ' تو اس حالت میں روپیہ مذکور اُن تمسک داروں کو واپس دیدیا جائیگا جو کہ اُسیوقت اُسکو واپس لینا چاهیں ' اور تمام روپیہ جو کہ اِس مد میں وصول هوگا بنک کی طرف سے اِنویسٹ (یعنے کسی اور کار وبار میں لگا کر مقید) نہیں کیا جائیگا - تاوقتیکہ ترکي حکام کے ساتهہ جو بندوبست و داد وستد اور کاروبار قرضہ کا هواهو' وہ بالکل مکمل اور پورانہ هوجائے - لیکن حساب فلوٹنگ یعنے چلت میں جمع رکها جائیگا - اور اس سررشتہ قرض حسنہ کے مربي و سرپرست رائیٹ آنریبل سید امیر علي صاحب بالقابہ اِس امر کے با قاعدہ انتظام وغیرہ کیواسطے حسب ضابطہ ایک ایسا بورڈ بهي قائم فرمائینگے جسمیں کئي ایک اعلی عہدہداران سلطنت ترکي اور کئي ایک بارسوخ معزز انگریز صاحبان جو سلطنت ترکي کے محب اور دوستدار هیں شامل و شریک هونگے - تاکہ وہ همارے هندوستاني تمسک دار بهائیونکے فوائد اور حقوق کي بوجہ احسن نگراني و حفاظت کرسکیں - اور اس امر کو بهي ملحوظ رکهیں کہ جو روپیہ هندوستان سے جمع کرکے دیاجائے وہ ٹهیک اپنے موقعہ اور محل مناسب پر لگایا جائے - چنانچہ اس بارے میں رائیٹ آنریبل سید صاحب ممدوح نے ابهي سے کئي سربرآوردہ وزرائے سلطنت ترکي سے گفتگو فرمائی ہے' اور بنک کو اپني منظوري بهیجدي ہے - پس ڈائیرکٹران بنک یہ اُمید اور یقین کرتے هیں کہ اگر هندوستان کا هر ایک ایسا مسلمان جو اپنے اسلام کی خاطر کسي طرح کم از کم پانچ روپیہ تک بهي قرض دینے کي استطاعت رکهہ سکتا هو' اس اسلامي قرض حسنہ کا تمسک دار بنجائے' تو ایک بہت هي تهوڑي مدت اور قلیل عرصہ کے اندر هي کروڑوں روپے - اِس مد میں اکٹہے هوکر جمع هوسکتے هیں - پس ڈائیرکٹران مذکور اسیواسطے هر فرد مسلمان اور هر ایک پیرو اسلام سے بطور اپیل یہ عرض کرتے هیں کہ وہ اس اسلامي قرض حسنہ کو ایک کامیاب نتیجہ پر لانے میں هرگز کوئي بهي رکاوٹ نہ رهنے دیویں - اور اس طرح دنیا کو یہ ثابت کردکهائیں کہ اس ملک کے مسلمان بهي ابهي تک کیا کچهہ کامیابي حاصل کرسکتے هیں -

فارم درخواست براے خرید تمسکات طلب فرمایئے اور براہ مہربانی اسکا پورا پورا اندراج فرماکر بمعہ کل رقم کے جو اُن تمسکات کي بابت واجب الادا هو ' جنکے واسطے درخواست کیجائے ' بنام منیجر صاحب هیڈ آفس اُورئینٹ بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاهور یا بنک مذکور کی کسي شاخ کے منیجر کو یا براہ راست راقم کے پاس بهیجدیجیے -

مقام لاهور مورخہ ۲۲ جنوري سنہ ۱۹۱۳ ع

(دستخط) احمدحسن بیرسٹرایٹ لا
منیجنگ ڈائیرکٹر اورئینٹ
بینک آف انڈیا لمیٹڈ لاهور

ایک انگریز کي شریفانہ اخلاقي جرأت

مسٹر (اوبري هربٹ) نے انگلستان کی انجمن حامي بلقان کي ممبري سے استعفاء ایک خط کے ذریعہ سے دیا ' جو انهوں نے اخبارات میں شائع کیا ہے - مسٹر موصوف اس خط میں انجمن کے اس رزولیوشن کو سخت ناپسند کرتے هیں جسمیں یہ طے کیا گیا ہے کہ دول عظمی پر زور ڈالا جائے کہ وہ مطالبات کے حاصل کرنے میں ریاستهاے بلقان کي مدد کریں اور ترکي پر زور ڈالیں کہ وہ بلقان کے مطالبات من و عن تسلیم کرائے - مسٹر موصوف کہتے هیں کہ یہ تجویز اس ناطرفدارانہ پالیسي کے خلاف ہے جو انگلستان نے اختیار کي ہے - اسکے بعد مسٹر موصوف ناظرین کي توجہ ان وحشیانہ مظالم کی طرف منعطف کرتے هیں جو بلغاري' سروي ' اور یوناني فوجوں نے مسلمانوں پر کیے هیں - پهر وہ کہتے هیں کہ بلقانیوں کے وحشیانہ و انسانیت سوز مظالم طشت از بام هوگئے هیں' اور اسقدر ناقابل انکار مسلم اور غیر مسلم ذرائع سے ثابت هوگئے هیں کہ انمیں شک کي گنجایش نہیں ' پس اگر انجمن کي بنیاد تعصب مذهبي یا جنسي کے بدلے حق پرستي اور مظلومی کي دستگیري کے اصول پر ہے تو اسکو اپنا اول فرض یہ سمجهنا چاهیے تها کہ وہ علي الاعلان بلقانیوں کے وحشیانہ مظالم پر اظهار نفرت کرتے

ناموران غزوۂ بلقان

سرگذشت انقلاب

— * —

پر اسرار ۱۲ - جھنڈیاں

— * —

(۳)

— * —

اب گذشتہ انقلاب کے تفصیلي حالات آنا شروع ہوگئے ہیں - گذشتہ ڈاک کے مصري اخبارات میں گو تار برقیوں سے زیادہ نہیں ' اور غریب (المؤید) تو بالکل سکتے کي حالت میں ہے ' لیکن قسطنطنیہ کے اخبارات میں انقلاب کے ابتدائي' اور انگریزي ڈاک میں بعض نہایت دلچسپ تفصیلات ہیں - ہم آج کي اشاعت میں ان معلومات کا خلاصہ درج کرتے ہیں - آیندہ پرچہ میں اپنے مراسلہ نگار جلیل : (ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے) کي چٹھي شائع کرینگے ' اور اسکے بعد اسي سلسلے میں غازي (انور بے) کي خود نوشتہ سوانح عمري -

* * *

گورنمنٹ کو افسروں کي طرف سے بار بار آگاہ کردیا گیا تھا کہ فوج بلا کسي خیال کے جنگ کو دوبارہ جاري دیکھنا چاھتي ہے اور وہ انکے لیے سخت مضطرب ہے - نیز انجمن اتحاد و ترقي کے مدبرین بھي برابر اسي پر زور دیے جارہے تھے ' مگر کامل پاشا اسکا سخت مخالف تھا - اسکا خیال تھا کہ وہ خطرات جو دوسروں کو سامنے نظر آرہے ہیں ' اسکے سامنے بالکل ہیچ ہیں - اسکو ناظم پاشا پر پورا بھروسہ تھا اور اسلیے ان خطرات کي کچھہ بھي پیش بندي نہیں کي گئي -

اس ہونیوالے انقلاب کي صبح کو (طلعت بک) نے کامل پاشا سے ملاقات کي اور اثناے گفتگو میں صاف طور سے ظاہر کردیا کہ "یا تو باب عالي اس موقع پر دول کي یاد داشت کو منظور کرنے سے انکار کردے ' یا پھر ایک سخت خونریزي کیلیے مستعد ہو جاے ! "

* * *

اس مبارک دن کي دو پہر ڈھل چکي تھي' تین بجے کا وقت تھا اور خاموشي اور سکون کے خلاف کوئي بات نہیں ہوئي تھي' کہ یکایک آنے والے حادثے کا پہلا نشان ظاہر ہوا - امجد بک (والي ادرنہ) ایک گھوڑے پر سوار نظر آے ' جنکے ساتھہ پانچ سوار اور تھے - جونہي انھوں نے باب عالي کے طرف جانے کیلیے اپنے گھوڑے کي لگام موڑي ' معاً بارہ آدمیوں کي ایک جماعت قریب کے قہوہ خانے سے نکلتي ہوئي نظر آئي ' اور سڑک پر پہنچتے ہي انھوں نے بغل سے سرخ و سفید رنگ کي جھنڈیاں نکالیں اور انکو بلند کرکے کھول دیا -

یہ عجیب پر اسرار جھنڈیاں تھیں ' جن پر قرآن کریم کي آیات زر چوبي کام سے لکھي ہوئي تھیں ' اور خاموش و ساکن فضاے شہر کو متحرک و متلاطم کرنے میں ایک نا قابل فہم طلسمي اثر رکھتي تھیں - اس جماعت نے جلد جلد قدم بڑھانا شروع کردیا - یکایک ایک دوسري راہ سے ۱۲ - جھنڈے نمودار ہوے - انکے نیچے بھي ۱۲ - یا - ۱۵ آدمیوں سے زیادہ تعداد نہ تھي - چند لمحوں کے بعد ایک دوسرے راستے سے ایسي ہي جماعت نکلي ' اور پھر تیسري اور چوتھي اور پانچویں ' غرضکہ پہلي جماعت اپني سرخ و سفید جھنڈیوں کو لیے ہوے جوں جوں بڑھتي جاتي تھي ' نئي نئي جماعتیں پورے سکون اور خاموشي سے آآکر ملتي جاتي تھیں - پندرہ بیس منٹ کے اندر شہر کا کوئی راستہ جو باب عالي تک جاتا ہے ' پر اسرار ۱۲ - والي جماعت سے خالي نہیں رہا ' اور بغیر کسي شور و ہنگامے کے ' باب عالي تک پہنچتے پہنچتے ایک بڑي جماعت فراہم ہوگئي -

یورپین ترکي کا نظارۂ آخري

سلانیک کا ایک صحن باغ

جونہي یہ گروہ باب عالي کے بڑے پھاٹک پر پہنچا ' ایک جانب سب کي نگاھیں اٹھہ گئیں - سب نے دیکھا کہ غازي (انور بے) ایک گھوڑے پر سوار چلے آرہے ہیں -

* * *

اب یہ ایک پوري باقاعدہ جماعت تھي ' جسکي تعداد سو کے قریب تھي - غازي انور بے کے بعد سب سے زیادہ قابل ذکر نیازي بک اور طلعت بے ہیں ' جو سب سے آگے تھے - انکے علاوہ انجمن اتحاد و ترقي کے رہنما اور " فدائي " ممبروں کي جماعت تھي -

صدر دروازے سے بڑھتے ہي جماعت نے سب سے پہلے نعرہ لگایا :

" حکومت سے دست بردار ہو جاو ! ہم ملک کو بچالیں گے ! " -

اس نعرے کے ساتھہ ہي پوري جماعت نے باب عالي کے اندر داخل ہونا چاہا - جو محافظ دستۂ فوج وہاں موجود تھا ' اس نے کسي طرح کي مزاحمت نہیں کي -

قومي جماعت کا باب عالي کے سامنے نمودار ہونا اور پھر یکایک اندر داخل ہوجانا ' اسقدر جلد ظہور میں آیا کہ تمام واقعہ بالکل ایک طلسم معلوم ہوتا ہے -

لیکن در اصل اس واقعہ پر کچھہ بھي تعجب نہیں کرنا چاھیے - تعجب کا اصلي مرکز اتحاد و ترقي کے پر اسرار اعمال ہیں ' جس نے

بطال طرابلس : غازي فتحي بے

جو ۶۰ - هزار فوج کے ساتھہ کیلي بولي میں مصروف کارزار هیں :

اللهم انصره و انصر عساکره !

یه عجیب تماشا دنیا کو دکھلانا چاها تھا - في الحقیقت یه ایک پوري مکمل اور باقاعده طے شده کارروائي تھي ' جسکے تمام اسباب و لوازم پیشتر سے فراهم کرلیے گئے تھے -

باب عالي کي محافظ فوج نے کچھه تعرض نہیں کیا ' لیکن کیوں کرتي ' جبکه وه خود اتحاد و ترقي کے جان نثار اور فدائي تھي ؟ صبح هي سے اسکا انتظام کرلیا گیا تھا اور با قاعده محافظ دستے کي جگه (آوشک بلڈن) کے سپاهي متعین کیے گیے تھے - یه انجمن کي خاص مددگار جماعت ہے -

انجمن کو اس کارروائي کا موقع کیونکر ملا ؟ خاص باب عالي کي محافظ فوج کیونکر بدلدي گئی ؟ کیا اسکي اطلاع دفتر جنگ ' وزرا ' اور پولیس کو نہیں هوئی ؟ یقیناً یه ایک معمه ہے ' جسکا حل کرنا سردست مشکل ہے (۱)

تاهم اس سے اندازه کیا جا سکتا ہے که انجمن اپنے اس سخت ترین دور مصیبت میں بھي ' جبکه دنیا یقین کرتی تھي که اسکي زندگي کے آخري دن هیں ' اپنے اندر کیسي عجیب اور اعجوبه خیز قوت انقلاب رکھتی ہے ؟ اور اسکي تدابیر مخفیه کس درجه پخته ' اور اسکے نشانے کس درجه بے خطا هیں ؟

جماعت آگے بڑھکر چند قدموں کیلیے رکي اور خاموش سپاهیوں کے دستے کے سامنے نیازي بے نے (بالکل اسطرح ' جیسے کوئی تھیٹر میں پارٹ کرتے هوے کہتا ہے) چلا کرکہا :

" میں اپنے آبائي ملک کي عزت بچانے آیا هوں ' جسکے حقیر و ذلیل کرنے ' ٹھکرانے اور روندے جانے میں خائن گورنمنٹ نے کوئي دقیقه اٹھا نہیں رکھا - اگر تمهاري مرضي یہي ہے تو بہتر ' میں بھي راضی هوں - مجھکو مار ڈالو ! میرے سینے کو گولیوں سے چھلني کردو ! میں اپنے سامنے ترکي کي دل خون کن تذلیل و تحقیر تو نہیں دیکھونگا ! زندگي میں یه سننے سے ' مرنے کے بعد سننا بہتر ہے که ترکي کیلیے اب دنیا میں عزت نہیں ! "

اب اس تھیٹر کا آخری ایکٹ باقي تھا - غازي انور بے ' خلیل بے ' جمال بےک آگے بڑھے - انکے پیچھے طلعت بے ' عمر بے ' نیازي بے اور مدحت بےک تھے - یه تمام لوگ وزارت اعظم کے دفتر میں جہاں اس وقت وزرا کي مجلس ' یاد داشت کا جواب لکھنے کیلیے منعقد تھي ' اپنے معمولي کپڑوں میں بے باکانه داخل هوگئے -

اصلی نشست کے هال کا دروازه چند قدموں کے فاصلے پر تھا که سب سے پہلے کامل پاشا کا ایڈیکانگ (نافذ بے) نکلا اور ریوالور لیے هوے وسط راه میں راسته روک کر کھڑا هوگیا - لیکن معاً ایک گولي چلي اور وه زمین پر ڈھیر تھا -

اسکي متابعت ناظم پاشا کے ایک خفیه ایجنٹ اور ایڈي کانگ (توفیق بےک) نے کي ' لیکن اسکو بھي مہلت نہیں ملي - سب کے اخر میں خود (ناظم پاشا) باهر نکلا اور (انور بے) کو دیکھکر کہا : " یه کیا گستاخي ہے ؟ "

ایک پرانے افسر (مصطفی نجیب) نے کہا : " گستاخي ' گستاخي تم کررہے هو ! "

ساتھه هي فیر کردیا اور متواتر تین گولیاں اسکے جسم سے نکل گئیں ....

کامل پاشا کے مصاحب نے (ناظم پاشا) کے قاتل کو مار ڈالا ' لیکن خود بھي نه بچ سکا - بعض لوگوں کا بیان ہے که کسي " فدائي " کي گولي اسکے حصے میں آئي - بعض اسکے قاتل کو ایک فوجي افسر بتلاتے هیں -

* * *

گولیوں کے چھوٹنے کی آواز سنکر محافظ دستۂ فوج میں ایک جنبش پیدا هوئي - ایک دو سپاهیوں نے (انور بے) کی طرف بندوق کي نالي بھي کردي ' لیکن اس نے کسي بات پر توجه نہیں کي - وه اپنے ارادوں میں منہمک ' اور گویا کسي طے شده نقشه کے مطابق ایک کے بعد ایک منزل سے گذر رها تھا - وه سیدھا هال کے اندر چلا گیا اور کامل پاشا کے سر پر کھڑے هوکر حاکمانه لہجے میں بغیر کسي تمہید کے کہا :

" میں حکم دیتا هوں که یا تو لڑائي جاري رکھنے کي قسم کھاو اور یا اس کرسي کو چھوڑ دو ! اگر تم نے ذرا بھي پس و پیش کیا تو یاد رکھو که اسي وقت یه تمام فضا خون آلود هو جائیگي "

کامل پاشا نے جو اس وقت بالکل سرد پڑگیا تھا ' ڈرتے ڈرتے جواب دیا :

" میرا خیال جنگ جاري رکھنے کے خلاف ہے - میں استعفا دیتا هوں "

(انور بے) نے صرف اتنے هي کو کافي نہیں سمجھا ' بلکه اسي وقت استعفا کا مضمون کاغذ پر لکھکر پیش کردیا اور کامل نے بلا کسي وقفه کے دستخط کردیے -

استعفا جیب میں رکھکر اس نے هال کے چاروطرف نظر ڈالي اور تمام سابق وزرا سے کہا :

" براه عنایت آپ تمام حضرات اپنے آپکو نظر بند یقین کریں '

خلیــل بــک

مشهور اتحادي رئیس ' اور سابق صدر دار الشوری ؛

(۱) لیکن آینده نمبر میں همارے خاص مراسله نگار جلیل کي چٹھي شاید اس معمے کو ایک حد تک حل کردے - (الهــلال)

یہاں تک کہ نئی وزارت قائم ہوجاے "

یہ لوگ رات کے دو بجے رہا کردیے گئے تھے -

* * *

اس اثنا میں کیا حکومت بالکل غافل رہی ؟

نہیں ' لیکن ' انجمن کے جادو نے سب کو سلادیا تھا ' اور اب بیدار کرنے کی وقتی کوشش بے فائدہ تھی - باب عالی کی محافظ فوج کا حال لکھہ چکا ہوں ' اور پھر مزید یہ کہ اسکا افسر غایب تھا - اس پورے عرصے میں سپاہیوں کو کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ موجودہ حالات میں انہیں کیا کرنا چاہیے ؟

محافظ دستے کے افسر نے ایسا ظاہر کرنے کی کوشش کی ' گویا اتفاقاً اسکے آنے میں دیر ہوگئی ' لیکن در اصل ایک شریک انقلاب افسر اسپر مسلط کردیا گیا تھا کہ حرکت نہ کرسکے -

خاص شہر کے حاکم کی سرگذشت نہایت عجیب ہے - اول تو اسکو بہت دیر میں اطلاع ملی ' پھر سب سے نزدیک کے فوجی بارک میں جا کر سپاہیوں کو جمع کرنا چاہا ' مگر معلوم ہوا کہ وہ تو سب کے سب سازش میں شریک ہیں !

وہ دوڑا ہوا دوسری پلٹن میں گیا ' لیکن وہاں افسر موجود نہ تھے ! سپاہیوں کو حکم دیا کہ طیار ہوں ' مگر انہوں نے نہایت سرد مہری سے یہ جواب دیکر ٹالدیا کہ " افسروں کے معاملات میں ہم دخل نہیں دینگے " ! بالاخر نا امید ہوکر خاموش ہوگیا ! !

لیکن یہ خاموشی ' سپاہیوں کی عجیب خاموشی سے بھی عجیب تر تھی - کیا یہ خود بھی شریک سازش تو نہ تھا ؟

عجیب نہیں ' کیونکہ اب دنیا بدل گئی تھی اور ہر چیز کا مالک (انور بے) تھا !

* * *

تھوڑی ہی دیر کے بعد (غازی انور بے) دوبارہ نمودار ہوا - اب اسکے ہاتھہ میں فرمان سلطانی تھا : " ہز ہکسلنسی محمود شوکت پاشا وزیر اعظم مقرر کیے گیے "

اس خبر کے اعلان کے ساتھہ ہی کمیٹی نے پہلا کام یہ کیا کہ عوام میں سکون اور با قاعدگی پیدا کرنے کی انتہائی کوشش شروع کردی ' جنکے ہجوم اور ہنگامے سے ایک محشر جوش و خروش بپا تھا - کمیٹی کے ممبروں ہی میں یہ کام تقسیم کردیا گیا ' کیونکہ اب انکے سوا پبلک کو کوئی خاموش نہیں کرا سکتا تھا -

اسکے ساتھہ ہی اتحاد و ترقی کے مخالفین و معاندین کی گرفتاریاں بھی شروع ہوگئیں - دول خارجہ کے سفرانے مفرورین کیلیے محفوظ مقامات مہیا کیے اور اسطرح سعید پاشا (پسر کامل پاشا) مختار بک (پسر شیخ الاسلام) اور محل کے ماتحت سکرٹری رشید پاشانے فوراً بھاگ کر سفرا کے یہاں پناہ لی -

اب دیکھنا یہ ہے کہ انجمن کا سلوک اپنے دشمنوں کے ساتھہ کیسا رہتا ہے ؟ وہ دشمن ' جنسے انتقام لینے کی اسے پوری طاقت حاصل ہے - کیا انجمن انکو سخت سزائیں دینا پسند کریگی ؟

* * *

بظاہر سازش کنندوں کی تعداد بہت قلیل تھی ' وقت اور فرصت اس سے بھی کم ' تاہم انہوں نے جس مستعدی ' چالاکی ' اور حیرت انگیز سرعت کے ساتھہ ایک عظیم الشان انقلاب پورا کردیا ' وہ ہمیشہ نا قابل فراموش رہےگا -

ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کے وہ تمام تار کاٹ ڈالے گئے تھے ' جو باب عالی ' محل سلطانی ' اور دفتر جنگ میں باہم مخابرہ کا ذریعہ ہوسکتے تھے - اسماعیل افندی ایک شامی اتحادی ہے ' جو کمیٹی کے ماتحت خفیہ پولیس کا افسر تھا - اسکے ماتحت سپاہیوں کا ایک گروہ اور خفیہ پولیس کے آدمی دیدیے گئے تھے ' تاکہ تمام اخبارات کے دفاتر کی نگرانی کریں ' نیز انکے دروازوں پر سخت پہرہ بٹھا دیا گیا تھا کہ نہ تو کوئی شخص اندر سے نکل سکے ' اور نہ باہر کا کوئی شخص اندر جاسکے -

انقلاب کے ظہور کے ساتھہ ہی گورنمنٹ کے تمام ممبروں کی گرفتاری میں بھی عجیب و غریب قوت کا اظہار کیا گیا - صرف یہی لوگ نہیں ' بلکہ وہ یوروپین اشخاص بھی گرفتار کرلیے گئے تھے ' جن سے انجمن کو کسی طرح کا خطرہ تھا -

اناطولیا ریلوے کا ڈائرکٹر : ایم - ہگنن ' جرمن قنصل خانے کا مترجم : ہر ویبر ' اور ایک انگریز مسٹر کنگھم نامی ' جو نیشنل بنک کا منیجر تھا ' اسی وقت گرفتار کرلیے گئے تھے اور پانچ بجے تک گرفتار رہے -

اگرچہ اور تمام وزرا رات کے ۳ بجے رہا کردیے گئے ، لیکن عبدالرحیم پاشا وزیر مال ' اور رشید پاشا وزیر داخلہ اب تک مقید ہیں -

---

[بقیہ مضمون مقالۂ فتتاحیہ صفحہ ۶ -]

اسطرح کی نکتہ چینی سے نہ گھبرالیں - کوئی ہو ہم کو چاہیے کہ جس جوش سے اسکی سچی راے میں اسکا ساتھہ دیں ' اتنی ہی سختی سے اسکی غلطی پر نکتہ چینی بھی کریں - ابھی مولانا آزاد اپکے سامنے تقریر کر رہے تھے ' لیکن کیا یہ غلط راہ چلیں گے تو ہم انکو چھوڑ دیں گے ؟ (آواز ابھی نہیں)

* * *

مسٹر محمد شریف بیرسٹرایٹ لا نے تحریک کی کہ اس جلسہ کے رزولیوشنوں کی نقل وزیر اعظم انگلستان کے پاس بھیجی جاے ' نیز انگلستان اور ہندوستان کے اخبارات میں شائع ہوں -

آخر میں انریبل مسٹر فضل حق نے پریسیڈنٹ کیلیے ووٹ اف تھینکس کی تحریک کی اور چودھری نواب علی صاحب کی تائید سے بالاتفاق منظور ہوئی -

یہ جلسہ جس قوت اور عظمت کے ساتھہ منعقد ہوا ' اب اسکا اندازہ آپ روداد کے لفظوں سے کیا کرینگے - جو لوگ کلکتہ کی حالت سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کل تک یہاں مسلمانوں کے جمع کرنے سے زیادہ کوئی کام مشکل نہ تھا ' لیکن اب کچھہ عرصے سے حالت متغیر ہے - ٹون ہال میں پچھلے دنوں سب سے بڑا مسلمانوں کا جلسہ " مسلم لیگ " کے سالانہ اجلاس کا ہوا تھا ' لیکن باوجود داخلے کیلیے ٹکٹ کی شرط اٹھادینے کے ہمیشہ کرسیاں اپنی بے رونقی پر متاسف رہیں -

برخلاف اسکے یہ ایک حقیقی معنوں میں مسلمانوں کا قائم مقام جلسہ تھا ' جسمیں ہر طبقے اور ہر درجے کے لوگ شریک تھے - بیرسٹر ' وکلا ' زمیندار ' رؤساء ' اور عام تعلیم یافتہ مسلمانوں کا شاید ہی کوئی ایسا عظیم الشان مجمع منعقد ہوا ہو - جوش اور اضطراب کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ صبح سے موسم بالکل بدل گیا تھا ' اور عین جلسہ کے اجتماع کے وقت بارش ہو رہی تھی ' تاہم پورا ہال ' دونوں طرف کے برآمدے ' سامنے کی گیلری ' اور سیڑھیوں تک انسانوں کے سوا اور کوئی چیز نظر نہیں آتی تھی - تقریروں کے اثنا میں جس جوش و خروش کا اظہار ہوا ' وہ بھی ہمیشہ یادگار رہیگا - مظالم کی خونیں سرگذشتیں جب سنائی جاتی تھیں ' تو ہزاروں آنکھیں اشکبار نظر آتی تھیں - ہزہائنس سر آغا خاں کے ذکر پر مجمع میں جو برہمی پیدا ہوئی ' اس سے بھی دلوں کی حالت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے -

مقامي پریس نے بالاتفاق جلسه کي اهمیت کا اعتراف کیا هے -

* * *

هم نے اس جلسه کي رزیداد الهلال کے مقالۂ افتتاحیه کے حصے میں درج کي ' حالانکه ناظرین همارے عادت سے راقف هیں که جلسوں کي رپورٹیں ' اور تقریروں کے خلاصے ابهي بهي رسالے میں درج نهیں کرتے ' حتی که ایک مرتبه کے سوا ابهي هم نے اپني بهي کوئي تقریر الهلال میں شائع نهیں کي ' بارجودیکه کئي ماه سے کلکته میں کوئي هفته اس سے خالي نهیں جاتا -

اس کا سبب بیان کرنے سے پہلے دو رائیوں کو درج کر دینا ضروري هے جو هندوستان کے مشرق و مغرب ' دو مخالف سمتوں سے حال میں ظاهر کي گئي تهیں -

ابهي شاید ایک هفته بهي نهیں گذرا که مقامي اینگلو انڈین اخبار نے مسلمانوں کي موجوده پولیٹکل حالت پر ایک لیڈنگ ارٹیکل لکها تها' جسمیں یه ثابت کرنے کي کوشش کي تهي که " آجکل مسلمانوں نے ٹرکي کے معاملات کي نسبت جو صدائیں بلند کرنا شروع کردي هیں ' وه تمام تر چند انتهائي خیال کے نوجوانوں کي اشتعال انگیزي کا نتیجه هے ' جنکو بنگالي اکسٹریمسٹ لوگوں سے مدد مل رهي هے "

گویا اسکي نگاه میں وه صدها جلسے جو تمام اطراف هند میں هو رهے هیں ' بیسیوں عظیم الشان اجتماع جو کلکته میں هر هفتے منعقد هوتے هیں ' اور علی الخصوص آس ماس میٹنگ کے ڈیڑهه لاکهه مسلمان ' جو ۶ - فروري کو هالیڈے اسٹریٹ کے میدان میں جمع هوے تهے - سب کے سب نیشنلسٹ هندوں اور انکے مجهول العقل ساتهي مسلمانوں کے غیر ذمه دار مناظر تهے !

یه هم کو معلوم هے که گلیلیو (Galileo) نے سنه ۱۶۳۰ ع میں دور بین ایجاد کي تهي ' جسکو مسیحیت کے هاتهوں سخت مصیبتیں اتهاني پڑیں ' کیونکه اسلام اور علم ' دونوں مسیحیت کے هاتهوں یکساں طور پر ظلم سهتے رهے هیں ' لیکن هم کو معلوم نهیں که سنه - ۱۹۱۳ ع میں (انگلشمین) کے پرنٹنگ هارس میں کوئي ایسي ٹلسکوپ ایجاد کي گئي هے ' جس سے قریب کي اشیا بڑي نظر آنے کي جگه ' کئي سو حصے چهوٹي نظر آتي هیں !

دوسري راے همارے ایک اردو معاصر کي تهي جس نے لکها تها که :

" جب سے الهلال نکلا هے ' کلکته کے مسلمانوں کے جلسوں کا اعتبار جاتا رها ' کیونکه هم جانتے هیں که رهاں اب جسقدر چهوٹے بڑے جلسے هوتے هیں ' وه صرف ایک هي شخص کے خیالات کا عکس هیں " -

اگر کوئي تنها شخص ایک پورے شهر کے خیالات میں تبدیلي پیدا کردے ' جسکے اندر تین چار لاکهه مسلمان بستے هیں ' تو اسکو اس قوت کیلیے خدا کا شکر گذار هونا چاهیے ' لیکن هم نهیں سمجهتے که یه دونوں نزدیک اور دور کي نظریں ٹون هال کے اس جلسے کي کیا تاویل کریں گي ؟ یه ایک پورا قائم مقام جلسه تها ' جسمیں نه صرف کلکته ' بلکه بنگال کے عمائد و نائبین شریک تهے - رزولیوشن جسقدر پیش هوے ' انکو ایڈیٹر الهلال نے پیش نهیں کیا ' بلکه ان لوگوں نے پیش کیا ' جنکا نام غالباً (انگلشمین نے اکسٹریمسٹ مسلمانوں کي یاد داشت میں ابهي درج نهیں کیا هوگا - پهر کیا یه جلسه بهي اکسٹریمسٹ هندوںکي سازش کا نتیجه هے ؟

اصل یه هے که تم نے خود هي هم کو ٹهوکر لگا کر بیدار کیا هے ' پهر جب هم کروٹ بدلتےهیں تو کبهي بگڑتے هو ' اور کبهي اپنے دل کو تسلي دینے کیلیے فرض کرلیتے هو که بیداري کا وجود نهیں - یه بالکل بے فائده هے - حقائق و واقعات آج جهٹلائے جا سکتے هیں ' مگر کل کو انکے نتائج سے بهاگنا آسان نهوگا -

فهرست

زر اعانه دولة علیة اسلامیة

— * —

(۱۱)

	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب احمد دین صاحب بخاري :			
چندۂ کلکته	۰	۱۰	۲۳
چندۂ بزرگان چکوال جو میاں غلام نبي کریالے والے ضلع جهلم چکوال نے بهیجا هے	۰	۰	۳۰۷
میاں محمد امین صاحب خلیفه	۰	۰	۵۰
بذریعه جناب مولوي محمد شهاب الدین - مسافر - مانکتله - محله میاں باغ قدم رسول نمبر ۲۴۷ کلکته :			
نقد	۹	۱	۵۶
زیورات - چاندي کي هنسلي ایک عدد - چاندي کا طوق ایک عدد - چاندي کا جوشن ایک جوڑا هاتهه کا بالا چار عدد (چاندي کا) - چاندي کي بالیاں باون عدد - انگشتري دس عدد زنجیر چاندي کي ایک عدد - چاندي کي کهڑي ایک - ناک کا پهول سونے کا چهه عدد - گلاس پیتل کا ایک -			
کپڑا - ریشمي ساڑي ایک - کوتا ایک - ٹوپي ایک - پگڑي ایک -			
بذریعه جناب عبد اللطیف صاحب ناظر ضلع پربهني - ناسک	۰	۱	۱۹
بذریعه مولوي نذیر احمد خان صاحب سهسرامي - محله مجاهد پور بهاگلپور سیٹی			
حضرت مولوي سبحان احمد خان صاحب	۰	۳	۲۷
نذیر احمد خان صاحب	۰	۵	۲
حاجي عشرت علي خان صاحب	۰	۰	۲
حسن جان صاحب	۰	۰	۲
مولا بخش صاحب	۰	۸	۰
شیر علي صاحب	۰	۸	۰
میاں جان صاحب	۰	۴	۰
نبي میاں	۰	۴	۰
بذریعه جناب نواب علي صاحب - بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل باره بنکي			
سید فضل احمد صاحب - مسولي	۰	۰	۱
اهلیه شیخ سجاد علي صاحب بهاري	۰	۰	۱۰
گمنام	۰	۰	۲
جناب محمد حسین صاحب - سندوي - شاهجهان پور	۰	۰	۷
شیخ بقائي	۰	۰	۱
اینگلو سنسکرت نائب فاوڈري	۰	۰	۴
اهلیه شفقت حسین صاحب کهنڈوه	۰	۸	۱
والده صاحبه " "	۰	۸	۰
همشیره صاحبه " "	۰	۰	۱
نیاز علي خانصاحب منگلا تبدیلي وزارت کے شکریه میں	۰	۰	۱۵
عبدالرحیم صاحب - سوئپ کلرد بانده	۰	۱	۵
عبد القادر خان	۰	۸	۰
مسماة محبوبن صاحبه	۰	۶	۰
" انیس صاحبه	۰	۶	۰
عبد الرحمن صاحب بانده	۰	۰	۲۰
خواجه محمد یوسف صاحب حیدر اباد دکن	۰	۰	۵
حبیب الحق صاحب بهاگلپور	۰	۰	۵
غلام نظام الدین صاحب بانکي پور	۰	۰	۲
متین احمد صاحب بانکي پور	۶	۲	۱
چند مسلمان طلبا بانکي پور	۰	۵	۱
ایک صاحب از گونڈي	۰	۰	۸
عبد الکریم صاحب کوهیما	۰	۰	۸۵
احمد حسین صاحب راحت مراد آباد	۰	۰	۱
عاشق علي خانصاحب کوهیما	۰	۹	۱۱۴
غیرت پرستان غیور مسلمانان (ڈیره اسماعیل خان) بذریعه حزب الله خانصاحب	۰	۰	۳۶۰
میزان	۶	۳	۲۱۴۳
سابق	۰	۱۵	۹۵۱۳
میزان کل	۶	۲	۱۱۶۵۷

Printed & Published by A. K. AZAD, AT THE HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street. CALCUTTA.

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے ۔ تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے :
نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہو جاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیاگیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے دردسر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی ملحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں دردسر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

بھی ہو گئی ہوں - اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز آسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر وہر وپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

47

مرد ' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ ' برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرمالیجے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نت کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگالیجے - پھر اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کر سکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگالیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے ۔
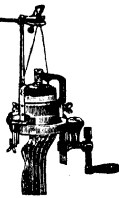
ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہرقسم کے کاتے ہوئے اون ' جو ضروری ہوں ' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادرشہ نیٹنیگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ ۔
سب ایجنٹ شاہنشاہ اینڈ کمپنی - نمبر ۸۰ نذیرر بازار - ڈھاکہ

تجــــارت گاہ کلـکـتـہ

ے یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاري کے لیے ملکتے هي کي آب و هوا موزوں ہے - اسلیے وہ یہاں سے تیار ہو کر تمام ہندوستان میں روانہ کي جاتي ہیں - ہمارے کارخانے میں ہر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا ' هود ' براون ' زرد ' نقلي ' کاف ' بکري اور بھیڑي کے ' کالے ے سر کا چمڑا ' رشین ایدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے سازدنائیکا کالے اور بھینس کا سفید اور کالے رنگ کا ہارنش بھي تیار ہوتا ہے - یہي سبب ہے کہ ہم دوسروں کي نسبت ارزان نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کي آپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ' اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت ہمارے ذمہ ' اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ ٹنیري نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

ایـک مسلمـان ڈاکٹـر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسي ایسے مقام پر بود و باش کرنا چاہتا ہے جہاں وہ انگریزي دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ سے اپنی گذران کر سکے - ابتدء اگر ڈاکٹري یا غیر ڈاکٹري خدمت کا براے نام معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافي ہوگا - بفضلہ تعالی اپنے کام میں ہوشیار ' بیس سال کا تجربہ محنتي ' دیانت دار ' ہر کام میں مستعد ' انگریزي کي لیاقت انٹرنس تک ' ڈاکٹري میں سوا سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پائي ہے - علاوہ ڈاکٹري کے ایک بڑي تجارتي کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئي صاحب مطلع کرینگے کہ آنکے یا کسي دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے پریکٹس کی گنجایش ہے یا ضرورت ہے تو باعث مشکوري ہوگا -

پتـــہ

ڈاکٹر صولت - مقام آرون - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط ہند

خیـــالات ازاد

جو اودھـہ پنچ کے مشہور اور مقبول نامـہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدہ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشـــتـــہر

سید فضل الرحمن نمبر ۶۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتي کیا شے ہے ؟

بینائي

اگر آپ اپني بینائي کي حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیے - ہم اپنے تجربہ کار ڈاکٹروں کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک واجبي قیمت پر بذریعہ وي - پي - ارسال خدمت کرینگے - اسپر بھي اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت کے بدلدیجائیگي -

نوٹ ـــ اگر کوئي صاحب یہ ثابت کر سکیں کہ ہمارے کارخانہ کي عینک اصلي پتھر کي نہیں ہیں تو دو چند قیمت واپس کیجائیگي -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنس
معالجین چشم و تاجران عینک وغیرہ
نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي کلکتہ

Messrs M. N. Ahmed & Sons,
Ophthalmic Opticians & Importers of Optical goods,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مس چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پائدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتي - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فلیٹ (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسي حرکت سے بند نہ ہوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پیٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ -

المشتہر :ـــ ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday February 26, 1913.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے ري - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیــه	۱۰ روپیه	۷ ½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحه کے لیے کوئي اشتهار نهیں لیا جائیگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه میں بلاک بهي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کردیا جایگا اور همیشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهیں هیں که آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگهه دیں' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتهار دینے والوں کو زیاده سے زیاده ۴ اقساط میں' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط میں' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه لي جائیگي اور وه کسي حالت میں پهر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیه اجرت کا روپیه واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا هو' کسي حالت میں شائع نهیں کیا جاےگا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں

لَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ — القرآن الحکیم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۸ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, February 26, 1913.

فہرس

— * —

تلغـــراف خصـــوصي

— * —

(قسطنطنیه : ۲۵ - فروري)

گیلي پولي میں دشمنوں نے عقب سے حمله کیا - نهایت ذلت انگیز شکست کے ساتهه فرار پر مجبور هوے - ۸ - سو لاشیں اور ایک توپ میدان جنگ میں چهوڑیں - همارے ۸۰ - شهید اور ۱۰۰ - زخمي هوے -

ایڈریانوپل پر دشمنوں کي قوت بالکل ضعیف اور ناقابل ذکر هے - بلغاري فوج میں رسد کي قلت ' اور فوجي بے دلي کے آثار شدت سے نمایاں - تدابیر و انتظامات کے نتائج عنقریب نمایاں هونگے -

(مصباح)

(۲)

(۲۲ - فروري)

برف باري کي شدت سے گیلي پولي میں دشمنوں کي نقل و حرکت پرقدرتي بلا نازل هوگئي - سخت مصائب میں مبتلا هوگئے - (انور بے) کي نسبت ابهي کوئي خبر نهیں - همارے خلاف گذشته عهد کے مفسدین سرگرم فساد هیں - ایک بهت بڑي سازش کا انکشاف هوا - پانچ مفسد لیڈر گرفتار کیے گئے -

(مصباح)

ایک پر منفعـــت کاروبار

—:؛؛:—

یا الهلال کي ایجنسي

— * —

شذرات

—○:*:○—

چندہ ہلال احمر

— * —

ایک خطرۂ عظیم

(۱)

اثناء شاعت الہلال سے لوگوں کے بکثرت خطوط ہمارے پاس آتے رہے ہیں' جن میں ہم سے پوچھا گیا ہے کہ اعانہ ہلال احمر کے چندے کو کہاں بھیجا جاے ؟ اور فلاں فلاں ذرائع معتمد ہیں یا نہیں ؟

بارہا اصرار کیا گیا کہ اسکا جواب الہلال میں دیں ' تاکہ عام طور پر لوگوں کو معلوم ہوسکے اور جو حضرات اپنے لطف و نوازش سے اس بارے میں الہلال کے مشورے کو وقیع سمجھتے ہیں' انکے لیے موجب بصیرت ہو -

لیکن ہم نے آجتک الہلال میں نہ تو اس بحث کو چھیڑا' اور نہ کبھی ذرائع ترسیل زر کی نسبت کوئی خاص راے دی -

جب کبھی لوگوں کے خطوط آئے ' تو انکو جوابات دیدیے گئے اور حتی المقدور اسپر اصرار کیا کہ ۲۵ - پونڈ تک بھی رقم جمع ہوگئی ہو تو براہ راست ٹرکی بھیجدیں -

خود بھی ہم نے کبھی چندہ جمع کرنے کی کوشش نہیں کی اور ہمیشہ صرف ترغیب و تشویق ہی کو اپنے لیے کافی سمجھا - خود کلکتہ میں بھی جس قدر روپیہ جمع ہوا' مقامی انجمن ہلال احمر کے سپرد کردیا - اسی اثنا میں اپنے بعض اخوان طریقت اور احباب و مخلصین سے خاص طور پر اسکی تحریک کی نوبت آئی ' اور ایک صحبت میں کچھہ روپیہ جمع ہوگیا - ان بزرگوں کی اصرار کے ساتھہ یہی راے ہوئی کہ یہ عاجز ہی اپنے ذریعہ سے روانہ کرے -

مجبوراً اس رقم سے الہلال کی " فہرست زراعانہ " کھولدی گئی اور باہر سے جو روپیہ خود بخود اکثر آجاتا تھا اور یا واپس کردیا جاتا تھا یا انجمن کے سپرد کردیا جاتا تھا' وہ بھی اسی میں شامل ہونے لگا -

ہم نے ارسال زر کے ان ذرائع کی نسبت جو ہندوستان میں موجود ہیں ' کیوں بحث نہیں کی ؟ صرف اسلیے کہ اسطرح کے امور میں ہم ہمیشہ سخت سے سخت احتیاط کو بھی ضروری سمجھتے ہیں - عام لوگوں کے جوش اور میلان کا کچھہ عجیب حال ہوتا ہے - وہ معاملات کو انکی اصلی اور محدود حالت میں دیکھنے کے عادی نہیں - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اشخاص کی غلطیوں کے افشاء کے ساتھہ ' سرے سے اس کام ہی کے نسبت بے دلی پیدا ہو جاتی ہے ' جسمیں وہ اشخاص بھی اور صدہا اشخاص کے ساتھہ شریک تھے -

یہ ایک نہایت ضروری نکتہ ہے ' جسکی طرف سے کام کرنے والوں کو اغماض نہیں کرنا چاہیے -

پس اس بنا پر ہم نے اس تمام عرصے میں' باوجود طرح طرح کے مخالف افکار کے جو چندے کی وصولی اور ارسال و طرق ارسال کی نسبت ہمیشہ پیش نظر رہے ' خاموشی ہی کو اولی و مناسب سمجھا -

لیکن اب دیکھتے ہیں کہ خاموشی مصلحت سے گذر کر معصیت تک پہنچ گئی ہے - کیونکہ اس بارے میں ہماری معلومات ظن و قیاس نہیں' بلکہ اب یقینیت تک پہنچ گئی ہے -

پس مجبور ہوگئے ہیں کہ مسلمانوں کو انکی سب سے بڑی اسلامی خدمت اور مالی سرگرمی کیلیے علانیہ مشورہ دیں -

اس امر کے اظہار کیلیے کسی توضیح و تشریح کی ضرورت نہیں کہ جو روپیہ آج ٹرکی کی اعانت کیلیے باسم و حقیقت اعانت اسلام جمع ہو رہا ہے ' وہ کس درجہ قیمتی ہے ؟ بیوہ عورتوں نے اسکے لیے فاقے گوارا کیے ہیں ' اور غریب ماؤں نے اپنے بچوں کے ہاتھوں سے پیسے چھین کر اسمیں شامل کیے ہیں - یہ روپیہ نہیں ہے' بلکہ دل و جگر کی قاشیں ہیں ' جو اسلام پرستی اور عشق الہی سے بھرے ہوئے سینوں نے پیش کی ہیں' اور سچی اور حقیقی قربانیاں ہیں ' جو اس صدی میں پہلی مرتبہ فرزندان اسلام کر رہے ہیں -

پھر اگر اس میں سے ایک پیسہ' پیسے کے اگر دس حصے ہو سکتے ہیں تو دسواں حصہ بھی ضائع جاے ' اور اس مقصد میں صرف نہ ہو' جسکی امید اور ارزو میں وہ دیا گیا ہے ' تو ہمارے دلوں میں ناسور پڑ جانے چاہئیں ' اور ہم کو اپنے منہ سے خون تھوکنا چاہیے - انصاف کیجیے کہ جب ایک چکی پیسنے والی بڑھیا عورت اپنی دن بھر کی کمائی آپکے حوالے کرتی ہے ' تو اسکو پورا یقین ہوتا ہے کہ یہ چند پیسے اسلام اور فدائیان اسلام کی خدمت و راحت میں صرف ہونگے ' اور پھر چند دنوں کے بعد یہ یقین کرکے ایک نا قابل اندازہ روحانی خوشی حاصل کرتی ہے کہ اسکی دی ہوی رقم اس مقصد میں صرف ہوگئی - نہیں سمجھہ سکتا کہ اس ذمہ داری کو کن لفظوں میں بیان کروں جو اس بڑھیا کے اس مقدس یقین سے چندہ کی ترغیب دینے والوں' چندہ لینے والوں' چندے کی انجمنوں' تمام اخبارات ' بلکہ تمام پرستاران خداے اسلام کے ذمے عائد ہو جاتی ہے

مگر ایسا کہنا بے فائدہ ہے ' کیونکہ میری بصیرت اور میرا علم مجھسے کہتا ہے کہ غریب بڑھیا کا ایمان اور اسکی نیت جتنی صحیح ہے ' افسوس کہ اسکا یقین اتنا صحیح نہیں !

احباب یقین فرمائیں کہ اس بارے میں میرے احساسات جس درجہ درد انگیز ہیں ' انکو بیان کرنے کی قلم اور الفاظ میں قدرت نہیں ' اور علی الخصوص اس وقت ' کہ دل کی طرح میرا جسم بھی سخت بیمار ہے -

اول تو اصولاً دیکھیے کہ حالت کیا ہے ؟ چندے کا کوئی با قاعدہ انتظام نہیں ' کوئی ارگنا ئزیشن نہیں ' کاموں میں اتحاد اور باہمی تعلق نہیں - دینے والے ہاتھہ ہیں اور وصول کرنے والی جیبیں یا پھر وہ بنکیں ' جہاں اپنے نام سے وہ جمع کرا دیں - جس شخص کا جی چاہتا ہے فرضی انجمنیں قائم کرلیتا ہے - چندوں کیلیے فہرستیں کھولدیتا ہے - نہ کوئی حساب وکتاب ہے اور نہ کوئی نگرانی و احتساب -

لیکن تا ہم یہاں تک بھی مضائقہ نہ تھا اگر اس درجے سے بلند ہوکر نظروں کو دیکھنے کیلیے قابل اطمینان حالت نظر آتی' مگر اصلی رونا تو اسکا ہے کہ یہ بھی نہیں - حالات عموماً چند در چند خدشات و خطرات سے محصور ہیں اور بہت سی حالتوں میں صریح اور بین طور پر نا قابل اطمینان - پھر زیادہ افسوس یہ ہے کہ انکی تشریح کر نہیں سکتا کہ وہی مصلحت کار خاموش رہنے پر مجبور کرتی ہے -

خیر ' اس سے آگے بڑھیے اور فرض کیجیے کہ یہاں سے روپیہ بحفاظت تمام قسطنطنیہ کی " مرکزی ہلال احمر " میں پہنچ گیا اور وہانسے با قاعدہ رسید بھی آپکے پاس آگئی - یہ سعی وکوشش کی آخری سرحد ہے - لیکن طول طویل مراسلات ' کافی جستجو و تحقیق' معتبر و موثق ذرائع سے استفسارات ' پوری ذمہ داری

اور اپنی راے کی عزت کو ملحوظ رکھنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اس اخری سرحد کے بعد بہی ہمکو اطمینان نہیں ! !

یہ نہایت دل شکن اور افسوس ناک خیالات ہیں جو ہم ظاہر کر رہے ہیں - مگر ناظرین کو اس امر کا اندازہ ہوچکا ہے کہ ہم اس قسم کے امور میں اپنی رایوں کی قیمت کچھہ نہ کچھہ ضرور قائم رکھنا چاہتے ہیں - پس وہ سمجھہ سکتے ہیں کہ کوئی ایسا ہی یقین ' اور کوئی ایسی ہی سخت مجبوری ہوگی ' جس نے ان خیالات کے اعلان پر مجبور کیا : واللہ علی ما اقول شہید -

ہم چار ماہ سے اس بارے میں قسطنطنیہ کے بعض احباب سے خط وکتابت کررہے تہے - پہر اسپر اکتفا نہ کرکے ہم نے بعض ذمہ دار اصحاب سے بہی خط وکتابت کی اور پچہلے دنوں ایک چھہ صفحے کی چٹھی خود ہزیکسلنسی محمود شوکت پاشا اور شیخ موسی کاظم افندی کو لکھی - اسمیں علاوہ اور امور کے دوصفحے صرف اسی بارے میں تہے - پہر تار کے ذریعہ درخلاصۂ استفسار امور کا جواب نفیاً یا اثباتاً طلب کیا جو الحمد للہ کہ ہمکو پہنچ گیا ہے -

اس وقت تمام عالم اسلامی سے اگر چند اخصّ الخواص مخلصین اسلام منتخب کیے جائیں ' تو انکی تعداد بہت زیادہ نہوگی ' مگر بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ ایسے لوگوں کی فہرست میں سب سے زیادہ نمایاں نام مصر کے پرنس (عمر طوسون پاشا) کا ہوگا ' جو فی الحقیقت ایک مخلص ترین خدمتگار ملت اور ایک سچا جاں نثار اسلام ہے - یہ شہزادۂ غیور واسلام پرست آج دو سال سے مرکز اسلام کے انتہائی مصائب میں جو گرانمایہ خدمات انجام دے رہا ہے ' اسکی نظیر اس پوری صدی میں بمشکل ملیگی - طرابلس میں غازی (انور بے) کے پاس (با وجود طرفین راہ کے مسدود ہونے کے) ہزاروں مجاہدین کیلیے سامان جنگ کی کثرت اور ہر طرح کی ضروریات قیام ومکان کی موجودگی نے ایک عالم کو متحیر بنا دیا تھا ' مگر یہ راز لوگوں کو معلوم نہیں کہ کون خاموش قوت تہی ' جو یہ سب کچھہ مصر میں بیٹھے بیٹھے انجام دے رہی تہی ؟ یہ سب کچھہ پرنس (عمر طوسون) کی فدا کارانہ کوششوں کا نتیجہ تھا ' اور آج جنگ بلقان کے موقعہ پر بہی وہاں جو کچھہ ہو رہا ہے ' اسی خدائے ملت و اسلام کی مجاہدات کا نتیجہ ہے -

ہم نے اس بارے میں پرنس موصوف سے بہی مراسلات کیں اور ارسال زر کے متعلق خاص طور پر مشورہ طلب کیا -

قسطنطنیہ کی موجودہ انجمن ہلال احمر جنگ یونان کے زمانے میں قائم ہوئی تہی ' لیکن اس زمانے میں بالکل سرکاری تہی اور جسقدر روپیہ جاتا تھا وہ یلدیز میں جمع کردیا جاتا تھا - جنگ طرابلس کے شروع ہونے کے بعد انجمن نے از سر نو کام شروع کیا ' لیکن اب سرکاری خزانے یا دفتر وزارت سے اسے کوئی تعلق نہیں ' صرف ایک انجمن ہے جو عام پر جوش ممبروں اور بعض عہدہ داران سلطنت سے مرکب ہے ' اور جس قدر ترکی میں اور ترکی سے باہر کی امداد سے روپیہ جمع ہوتا ہے ' اسکو بطور خود اپنی تحویل میں رکھکر زخمیوں کی خدمت ' طبی وفود کے ارسال ' اور شفاخانوں میں بیماروں کی خبرگیری کا انتظام کرتی ہے -

حکومت کو اعتراف ہے کہ جنگ طرابلس میں اسکے مشنوں نے عمدہ خدمات انجام دی تہیں -

سب سے پہلے ابراہیم پاشا اسکے پریسیڈنٹ بنائے گئے تہے ' پہر حلمی پاشا ہوے - یہ انریری عہدہ ہے ' نہ کہ بہ حیثیت عہدۂ سرکاری -

اپنے ذاتی شوق سے جو عورتیں کام کرتی ہیں ' اور جنمیں بڑا حصہ مصری اور یوروپین ترکی کی مہاجر عورتوں کا ہے ' انکے علاوہ ایک جماعت یوروپین نرسوں کی بہی انجمن نے نوکر رکھہ لی ہے -

قوم کا ایک راستباز ' آزاد خیال ' اور قابل تعریف فرد :

مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا (بانکی پور)

جو آخر کے دو سالوں سے نہیں ' بلکہ ابتدا سے اپنے سیاسی اعتقادات میں صراط مستقیم پر ہیں ' جنہوں نے لیگ کے گذشتہ جلسے میں " سیلف گورنمنٹ " کے بے معنی نصب العین سے حق پرستانہ مخالفت کی - وہ کلکتہ کے گذشتہ ٹون ہال کے جلسے میں مسلمانان ہند کے اصلی جذبات کے بہترین عدوان پر ترجمان و وکیل تہے - فجزاہ اللہ تعالی عن المسلمین خیر الجزاء -

اب سب سے مقدم بات قابل غور یہ ہے کہ یہ انجمن حکومت سے کوئی تعلق نہیں رکھتی ' پس اسکو روپیہ دینا ' خواہ وہ کیسی ہی مفید کام کرنے والی انجمن ہو ' مگر حکومت کو روپیہ دینا نہیں ہے -

آپ یہی کہہ سکتے ہیں کہ قسطنطنیہ کی ایک انجمن کو روپیہ دیا ' مگر در اصل آپ اس یقین کے بہروسے ہیں کہ اپنے ترکی حکومت اور دولت خلافت کو روپیہ دیا -

یہ صاف بات ہے (جیسا کہ ہم نے محمود شوکت پاشا کو لکھا ہے) اور اسکو چھپانے کی ضرورت نہیں کہ مسلمانان ہند گو ہلال احمر کی غرض سے روپیہ بہیجتے ہیں ' مگر اس سے مقصود اصلی ترکی حکومت کی خدمت انجام دینا ہے ' جسکو وہ اپنے عقیدے میں اسلام کی عزت کا محافظ سمجھتے ہیں - پس ایسی حالت میں ضرور ہے کہ انکی مدد حکومت کے ہاتھوں تک پہنچے جو سمجھہ سکتی ہے کہ اس وقت مدد کے مستحق وہ زخمی ہیں جو اچہے ہوکر میدان جنگ میں جائیں گے ' یا وہ صحیح وسالم انسان ہیں ' جنکے قوت و ضعف پر چند لمحوں کے اندر دائمی فتح و شکست کا دار مدار ہے ؟

جنگ کی حالتوں کا آپکو یا ہم کو تجربہ نہیں اور نہ علم - فرض کیجیے کہ آج پچاس ہزار زخمی مرہم پٹی کے محتاج ہیں ' لیکن ساتھہ ہی ایک ہزار صحیح وسالم جنگ آزماؤں کو غذا کی بہی ضرورت در پیش ہے ' اور اگر بر وقت نہیں ملتی تو عجب نہیں کہ ایک قیمتی زمین کا ٹکڑہ ہاتھہ سے نکلکر فتح و شکست کا نقشہ بدلدے - پس ایسی حالت میں ان پچاس ہزار زخمیوں کی مرہم پٹی ضروری ہے یا ہزار آدمیوں کی زندگی ؟

ہم ہلال احمر کیلیے روپیہ جمع کرتے ہیں مگر پہنچنا چاہیے ایسے ہاتھوں میں جو اصلی اور مقدم ضرورت کے لیے اسکو صرف کریں -

هفتهٔ جنگ

یہ ہفتہ بالکل خاموشی میں گذر رہا ہے - (حقی پاشا) کے سفر انگلستان کی نسبت طرح طرح کی افواہیں مشہور کی گئیں ' مگر بالاخر انھوں نے لندن میں ظاہر کردیا کہ میرے سفر کو ان افواہوں سے کوئی تعلق نہیں ' نیز ایڈریانوپل اور جزائر کو چھوڑ کر صلح کرنے کا بھی کوئی ارادہ اپنے ساتھہ نہیں رکھتا -

ایک اہم واقعہ ترکی کا مالی مسئلے کی مشکلات کو حل کرنا ہے -

موجودہ وزارت کے تدبر و دانشمندی کا یہ ایک دوسرا ثبوت ہے کہ مالی مسئلہ کے انتظامات میں وہ غیر متوقع کامیابی حاصل کر رہی ہے - ریوٹر نے اس بارے میں صرف اتنی خبر دی ہے کہ بازاروں اور پتری کی زمین کی ضمانت پر (بلجیم) سے نصف ملین پونڈ قرضہ وصول کیا گیا ہے - نیز حکومت نے بہت سی چیزیں فروخت کردیں ' جن سے اتنی ہی رقم اور بھی وصول ہوگئی اور اس طرح سپاہیوں کی تنخواہ اور رسد کے وقتی انتظام کی طرف سے اطمینان ہوگیا -

لیکن فی الحقیقت جو انتظامات عظیمہ روپیے کے طرف سے اطمینان کامل حاصل کرلینے کیلیے (طلعت بے) نے بغیر استمداد دول یورپ کیے ہیں ' وہ اس سے زیادہ وسیع اور عظیم الشان ہیں ' اور امید ہے کہ جنگ کی ایک طویل مدت تک کیلیے حکومت کو مالی افلاس سے نجات مل جائیگی -

لیکن جبکہ دولت عثمانیہ جنگ جاری رکھنے کیلیے ان دقتوں سے روپیہ فراہم کر رہی ہے ' تو ان مسلمانان ہند کو اپنا فرض نہیں بھولنا چاہیے ' جنھوں نے اسے جنگ پر آمادہ کیا ہے -

بمبئی کے عثمانی قونصل کو جو اطلاعات قسطنطنیہ سے ملی ہیں ' انسے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل پر خفیف سی گولہ باری جاری ہے - کوئی بڑا مقابلہ نہیں ہوا - گیلی پولی اور بلیر میں ترکی قوا محکم و شدید ' اور دشمنوں کی قوت نقل و حرکت کی جرأت نہیں کرتی -

معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کے طرف ہٹ کر گیلی پولی کی راہ بڑھنے کے ارادے میں بھی بلغاریا و سرویا کو پوری ناکامی ہوئی ہے اور خبروں کا نہ آنا (بقول ایک مشہور انگریزی ضرب المثل کے) بھی معنے رکھتا ہے کہ اچھی خبر ہے -

مگر ہم کو یقین ہے کہ غازی (انور بے) کسی نہایت ہی عظیم الشان مخفی ارادے سے سرگرم کار ہیں ' اور گو ابھی خود قسطنطنیہ میں کسی کو معلوم نہوگا کہ وہ کیا کر رہے ہیں ؟ مگر عنقریب وہ اپنی محیر العقول اور نیرنگ ساز صورت میں دنیا کے سامنے ظاہر ہونے والے ہیں -

یہ کیسی تمسخر انگیز مگر شرارت و دسائس سے لبریز حرکت ہے کہ ادھر تو میدان کارزار گرم اور صلح برہم ہوچکی ہے ' اور ادھر البانیا کی تقسیم ' سقوطری کا الحاق ' رومانیا اور بلغاریا کے مقبوضہ مقامات کے سرحدی نقشے ' اور تقسیم و تحدید کے مشورے طے پا رہے ہیں !

آسٹریا اور روس میں جنگی طیاروں کی خبریں پھر گرم ہیں ' رومانیا اور بلغاریا کی کشیدگیاں بڑھتی جاتی ہیں ' مگر امید نہیں کہ ان بادلوں کی گرج اس وقت برس سکے -

۲۳ - فروری کا تار مظہر ہے کہ - ایڈریانوپل میں گولہ باری جاری ہے ایک بلغاری آلہ ہوائی جسے روسی لفٹننٹ چلاتا تھا ترکی لین میں اترا اور گرفتار کرلیا گیا - ایک قوی بلغاری فوج جو کاڈیکوئی سے بڑھ رہی تھی دو گھنٹے کی جنگ کے بعد پسپا ہوگئی - اسی وقت دشمن کی اور فوج بڑھی اور البسان کی پہاڑیوں پر قبضہ کرلیا لیکن ترکی والنٹیروں نے رات کے حملے میں قبضہ واپس لے لیا -

آسٹریا و روس فوجی تیاری کر رہے ہیں جرمنی و فرانس فوجی طیاروں میں سرعت کے ساتھہ کوشاں ہیں - ایم ڈیل کیس فرانس کی جانب سے سینٹ پیٹرسبرگ میں سفیر مقرر کیا گیا ہے جس سے پیرس میں بڑی خوشی ہوئی - مسٹر پائنیکار کے تقرر پر فرانس کے ساتھہ روس نے دوستی کا مزید اظہار اسطرح کیا ہے کہ مسٹر پائنیکار کو آرڈر آف سینٹ اینڈ رو عطا کیا -

---

بانکی پور کے جلسے

گذشتہ سنیچر اور اتوار ہم نے بانکی پور میں بسر کیا ' اور کیا مبارک ہیں زندگی کی وہ گھڑیاں ' جو دل کی ایک تپش ' اور آنکھوں کے ایک قطرۂ اشک کے ساتھہ بسر ہو جائیں !

بالعموم مسلمانان بانکی پور میں جو خود فروشانہ جوش و خروش ' اور اسلام پرستانہ ولولہ و اضطراب اس موقعہ پر نظر آیا ' وہ ہمارے لیے ایک نہایت امید افزا منظر تھا - ہم نے دیکھا کہ آگ بھڑکی ہے ' تو تنور کا کوئی گوشہ تپش سے خالی نہیں ' اور دلوں کی صفیں ہر جگہ برہم ہیں - اسمیں کسی خاص شہر کی خصوصیت نہیں - البتہ آگ اسلیے ہے ' تا کہ اس سے کام لیا جاے ' اور کوئی ایسا چراغ روشن کرلیا جاے جو چولہے کے ٹھنڈے ہوجانے کے بعد بھی جلتا رہے - یہی ایک خیال ہے ' جسکی خلش موجودہ جنگ کے آغاز سے اس وقت تک ہمارے دل میں ہے ' اور انجام کار اللہ کے ہاتھہ میں ہے -

انجمن اسلامیہ بانکی پور کے جلسے میں اس عاجز کی تقریر " واقعۂ میلاد نبوی " پر تھی ' اور وہ صرف اسی غرض سے شام کو منعقد ہوا تھا - یہ جلسہ اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ قوم کے آگے ذکر میلاد کا ایک نیا نمونہ پیش کیا گیا -

عنوان تقریر : لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ تھا -

دوسرے دن عیدگاہ کے میدان میں ہلال احمر کا جلسہ عام تھا - بیس ہزار آدمیوں کا اجتماع ' دانا پور تک سے جلوس کا پیدل آنا اور شریک جلسہ ہونا ' اللہ اکبر کی صدا ہاے پیہم ' اور پھر وہ محویت و بیخودی کی سرشاری ' جس سے مجمع کا کوئی کونہ خالی نہ تھا ' فی الحقیقت ایسے مناظر نہ تھے جو ہمیشہ میسر آئیں ' اور ایسی صدائیں نہ تھیں جو جلد بھلادی جائیں -

میں تمام بزرگان و کارفرمایان بانکی پور کو انکی اس مستحق صد تحسین و انواع بیداری و خدمات جلیلہ پر مبارکباد دیتا ہوں اور شکر گذار ہوں اس پرجوش و خلوص استقبال اور اظہار محبت و نوازش کیلیے ' جو اس عاجز کیلیے انھوں نے ظاہر فرمایا ' اور جسکا ایک لمحہ کیلیے بھی اپنے تئیں اہل نہیں سمجھتا -

طلباے شہر کے جوش و محبت کے اظہارات خاص طور پر ہمیشہ یاد رہیں گے -

البتہ یہ دیکھکر سخت افسوس ہوا کہ باہمی نزاعات و مناقشات اور فریقانہ منافسات کے مرض متعدی سے آجکل کی اسلامی خدمات کی مقدس فضا بھی خالی نہیں ' اور ہر جگہ کا یہی حال ہے - میں امید کرتا ہوں کہ ہلال احمر کے جلسہ کی آخری تقریر میں جو معروضات اس عاجز نے پیش کی تھیں ' بزرگان بانکی پور انسے اغماض نہ فرمائیں گے -

---

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

حدیث الغاشیہ

(۲)

نشۂ نیم شبی کا صبح خمار
یا
یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

— * —

جزئی سادہ دل امروز دیگر چوں ہر بار
بہ سخن ہاے فریب تو تسلی شد و رفت

جنوری کے اوائل میں میں نے لکھنؤ کی گذشتہ صحبتوں کی نسبت ایک افتتاحی مضمون لکھا تھا ' لیکن بعض دیگر مضامین کی اہمیت و ضرورت نے اسکو وقت پر شائع ہونے کی مہلت نہ دی - شاید سردست اس بحث کو دوبارہ نہ چھیڑتا لیکن نواب وقار الملک بہادر کی تحریر گرامی نے (جو پچھلے دنوں علی گدہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع ہوئی ہے ' اور جسکو ہم نے بھی الہلال میں نقل کیا تھا) ایک نیا موقع اس ذکر کا پیدا کر دیا ہے -

میں اس وقت سخت بیمار ہوں اور بستر پر لیٹے لیٹے یہ سطور لکھ رہا ہوں - اس بارے میں نہایت تفصیل سے بحث کی ضرورت تھی ' مگر اس وقت تفصیل ممکن نہیں - پس صرف چند ضروری امور کی طرف اشارہ کرونگا ' کیونکہ وقت نکلا جارہا ہے -

الہلال نمبر (۵) میں جو مضمون " حدیث الغاشیہ " کے عنوان سے نکلا ہے ' وہ در اصل اس لیڈنگ ارٹیکل کا ایک ابتدائی ٹکڑا تھا ' جو میں نے لکھنؤ سے آکر لکھا تھا - میں نے اس مضمون کو اس تحمید ماثورہ سے شروع کیا تھا کہ : الحمد للہ الذي احیانا بعد ما اماتنا ' والیہ النشور (حمد و ثنا اس قادر و قیوم کیلیے ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی عطا فرمائی)

فی الحقیقت ان جلسوں کے ذکر میں پہلی چیز جو سامنے آتی ہے ' وہ لیڈروں کے اس احباری و رہبانی اقتدار کے طلائی بت کا پارہ پارہ ہونا ہے ' جسکی مشرکانہ پرستش نے برسوں سے مسلمانوں کے اجتہاد فکر اور آزادی راے کو فنا کردیا تھا ' اور جسکے رعب و ہیبت کے آگے آجتک قومی قوت کو ظاہر ہونے کی جرات نہیں ہوتی تھی - قومی راے اور ازادی خیال کی یہ ایک موت تھی ' جس نے پوری قوم کو ایک بے جان لاش بناکر لٹادیا تھا ' لیکن لکھنؤ کے جلسوں میں اس لاش نے زندگی کی پہلی کروٹ لی - اور غالباً ہمارے لیڈروں کو پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ چاندی سونے کی قوت کے علاوہ دنیا میں اور قوتیں بھی بستی ہیں -

لیڈری کے اقتدار کا یہ بت عجیب الخواص تھا - یہ طلائی تھا ' اسلیے جب کبھی شملے کی چوٹیوں سے آفتاب نکلتا ' تو اسکا جسم ایک شعلۂ جوالہ کی طرح چمکنے لگتا - اس وقت دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ ہوجاتیں - لیکن تاریکی میں اسکی صورت مہیب تھی ' اور دیکھنے والوں کیلیے خوفناک - لکھنؤ کے جلسوں میں اسنے اپنی دونوں صورتیں دکھلائیں - وہ چمکتا بھی تھا اور مہیب بھی بنتا تھا ' لیکن نہ تو آنکھیں خیرہ ہوئیں ' اور نہ لوگوں کے دل ہلے - بالآخر عاجز آکر مجبور ہوا کہ ایک عظیم الشان بت کا معبودانہ اقتدار و جلال چھوڑ کر ' عام انسانوں کی طرح عاجزانہ مکر و سازش کی کوششوں سے کام لے ' اور جس قوت کو میدان جنگ میں شکست نہ دیسکا ' اس سے سازش کے خیموں میں عہدہ برا ہو : کذالک نبلوہم بما کانوا یفسقون (۷ : ۱۲۲)

ہم اس امر کو اتنی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اب دہرانے کی ضرورت نہیں - ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قومی کاموں میں تنظیم اور تشکیل کیلیے جسدرجہ لیڈروں کی ضرورت ہے ' اس سے کہیں زیادہ انکا خود مختارانہ اقتدار مضر اور مہلک بھی ہے کہ اسلام دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تاکہ انسانوں سے اُن تمام اقتداروں کو چھین لے ' جنکے ذریعہ وہ تحکم اور جبر کے ساتھ غیر مسئولانہ حکومت کرتے ہوں ' اور پھر خواہ یہ اقتدار دنیوی رؤساء کے ہاتھوں میں ہو ' خواہ مذہبی پیشواؤں کے حکومت کے ہاتھ میں ہو ' یا کسی بت خانے کے پوجاریوں کے قبضے میں ' کہیں ہو ' اسلام اسکا دشمن ہے ' اور اسکو شرک فی الصفات قرار دیتا ہے ' کیونکہ اسکے نزدیک غیر مسئول ہونا اللہ کی صفت ہے ' پس جو شخص اس صفت کو اللہ کے سوا کسی اور طاقت میں تسلیم کرتا ہے ' وہ خدا کی صفت میں دوسرے کو شریک کرتا ہے : ما کان لبشر ان یوتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عباداً لي من دون اللہ - (۳ : ۷۳) (۱)

وہ اس طرح کے اقتدار کو صرف " اللہ " کے ساتھ مخصوص کردیتا ہے : (ان الحکم الا للہ) اور اسی کو دین قیم قرار دیتا ہے : (ذلک الدین القیم) پھر اگر اس اقتدار کا حق دنیوی امور میں کسی شے کو ہے ' تو وہ صرف قوت " شوری " یا جماعت کا اجماع و مشورہ ہے ' اور وہ بھی اپنے تمام اعمال میں احکام الہیہ کے تابع رہنے پر مجبور -

پس یہ ایک شرک جلی تھا ' جو ایک کھلی بت پرستی کی صورت میں تمام پیروان توحید پر مسلط ہوگیا تھا - ہر شخص ' جو (علی گدہ) کو چندہ دینے کیلیے روپیہ رکھتا ہو - ہر شخص ' جسکے پاس علم کی جگہ چاندی سونا ہو - ہر دولت مند ' جو کسی اجتماع کے موقعہ پر ایک پر تکلف ڈنر دیسکتا ہو - ہر رئیس ' جسکے پاس سازشوں کیلیے بہت سی موٹرکاریں ہوں - ہر قیمتی پوشاک ' جسکی جیب بھاری ہو - ہر اواز ' جسکے گرد ایک حلقۂ تحسین ہو ' غرضکہ ہر وہ شے ' جسکا وزن بھاری ' اور رنگ سنہری ہو ' اس امر کا قدرتی حق رکھتی تھی کہ سات کرور انسانوں کا اپنے تئیں معبود و مسجود ظاہر کرے ' اور قومی راے ' ازادی خیال ' حق و صداقت ' علم و فضل ' تجربۂ و دانشمندی ' غرضکہ دنیا کی ہر شریف قوت سے جبراً اپنے آگے سجدہ کرائے - اسکی رائیں حکم ہوں ' اسکا حکم شریعت ہو ' اور اسکی شریعت غیر منسوخ : یفعل مایشاء و یختار :

وکذالک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیہا لیمکروا فیہا ' وما یمکرون الا بانفسہم وما یشعرون (۶ : ۱۲۴)

اور اسی طرح ہر انسانی آبادی میں ہم نے بڑے بڑے لوگ پیدا کیے کہ وہی ان میں بد اعمال بھی تھے ' تاکہ ان آبادیوں میں مکر و فساد پھیلائیں - حالانکہ وہ جسقدر مکر کرتے ہیں ' اپنے ہی ساتھ کرتے ہیں (کیونکہ وہ انہی کے آگے آنے والا ہے) مگر وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے -

ہم نے لکھا تھا کہ اولین منزل لیڈروں کی لیڈری کا نہیں ' بلکہ اسکی ہیبت و سطوت کے تسلط کا بت ہے ' ایک مرتبہ بھی

---

(۱) یہ حق کسی انسان کو حاصل نہیں کہ خدا اسکو کتاب و عقل یا حکم نبوت عطا کرے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے احکام کی پیروی کرو اور اسطرح مجھکو پوجو !

هفتهٔ جنـگ

یه هفته بالـکل خاموشي میں گذر رها هے - (حقي پاشا) کے سفر انـگلستان کي نسبت طرح طرح کي افواهیں مشهور کي گئیں ' مگر بالاخر انهوں نے لندن میں ظاهر کردیا که میرے سفر کو ان افواهوں سے کوئي تعلق نہیں ' نیز ایڈریا نوپل اور جزائر کو چهوڑ کر صلح کرنے کا بهي کوئي اراده اپنے ساتهه نہیں رکهتا -

ایک اهم واقعه ٹرکي کا مالي مسئلے کي مشکلات کو حل کرنا هے -

موجوده وزارت کے تدبر و دانشمندي کا یه ایک دوسرا ثبوت هے که مالي مسئلے کے انتظامات میں وه غیر متوقع کامیابي حاصل کر رهي هے - ریوٹر نے اس بارے میں صرف اتني خبردي هے که بازاروں اور پیرس کي زمین کي ضمانت پر (بلجیم) سے نصف ملین پونڈ قرضه وصول کیا گیا هے - نیز حکومت نے بهت سي چیزیں فروخت کردیں ' جن سے اتني هي رقم اور بهي وصول هوگئي اور اس طرح سپاهیوں کي تنخواه اور رسد کے وقتي انتظام کي طرف سے اطمینان هوگیا -

لیکن في الحقیقت جو انتظامات عظیمه روپیے کے طرف سے اطمینان کامل حاصل کرلینے کیلیے (طاعت بے) نے بغیر استمداد دول یورپ کیے هیں ' وه اس سے زیاده وسیع اور عظیم الشان هیں ' اور امید هے که جنـگ کي ایک طویل مدت تـک کیلیے حکومت کو مالي افلاس سے نجات مل جائیگي -

لیکن جبکه دولت عثمانیه جنگ جاري رکهنے کیلیے ان دقتوں سے روپیه فراهم کر رهي هے ' تو اُن مسلمانان هند کو اپنا فرض نہیں بهولنا چاهیے ' جنهوں نے اسے جنگ پر آماده کیا هے -

بمبئي کے عثماني قونصل کو جو اطلاعات قسطنطنیه سے ملي هیں ' انسے معلوم هوتا هے که ایڈریانوپل پر خفیف سي گوله باري جاري هے - کوئي بڑا مقابله نہیں هوا - گیلي پولي اور بلیر میں ترکي قوا مستحکم و شدید ' اور دشمنوں کي قوت نقل و حرکت کي جرأت نہیں کرتي -

معلوم هوتا هے که ایڈریانوپل کے طرف هٹ کر گیلي پولي کي راه بڑهنے کے ارادے میں بهي بلغاریا و سرویا کو بجز ناکامي هوئي هے اور خبروں کا نه آنا (بقول ایک مشهور انگریزي ضرب المثل کے) یهي معنے رکهتا هے که اچهي خبر هے -

مگر هم کو یقین هے که غازي (انور بے) کسي نہایت هي عظیم الشان مخفي ارادے سے سرگرم کار هیں ' اور گو ابهي خود قسطنطنیه میں کسي کو معلوم نہوگا که وه کیا کر رهے هیں ؟ مگر عنقریب وه اپني محیر العقول اور نیرنـگ ساز صورت میں دنیا کے سامنے ظاهر هونے والے هیں -

یه کیسي تمسخر انگیز مگر شرارت و دسائس سے لبریز حرکت هے که ادهر تو میدان کارزار گرم اور صلح برهم هوچکي هے ' اور ادهر الدانیا کي تقسیم ' سقوطري کا الحاق ' رومانیا اور بلغاریا کے مقبوضه مقامات کے سرحدي نقشے ' اور تقسیم و تحدید کے مشورے طے پا رهے هیں !

اسٹریا اور روس میں جنگي طیاروں کي خبریں پهر گرم هیں ' رومانیا اور بلغاریا کي کشیدگیاں بڑهتي جاتي هیں ' مگر اُمید نہیں که ان بادلوں کي گرج اس وقت برس سکے -

۲۳ - فروري کا تار مظهر هے که - ایڈریا نوپل میں گوله باري جاري هے ایک بلغاري آله هوائي جسے روسي لفٹننٹ چلاتا تها ترکي لین میں اترا اور گرفتار کرلیا گیا - ایک قوي بلغاري فوج جو کاڈیکوئي سے بڑهه رهي تهي درکهنے کي جنگ کے بعد پسپا هوگئي - اسي وقت دشمن کي اور فوج بڑهي اور الیسان کي پهاڑیوں پر قبضه کرلیا لیکن ترکي والنٹیروں نے رات کے حملے میں قبضه واپس لے لیا -

اسٹریا و روس فوجي تیاري کر رهے هیں جرمني و فرانس فوجي طیاروں میں سرعت کے ساتهه کوشاں هیں - ایم ڈیل کیس فرانس کي جانب سے سینٹ پیٹر سبرگ میں سفیر مقرر کیا گیا هے جس سے پیرس میں بڑي خوشي هوئي - مسٹر پائنکار کے تقرر پر فرانس کے ساتهه روس کے دوستي کا مزید اظهار اسطرح کیا هے که مسٹر پائنکار کو آرڈر آف سینٹ اینڈ رو عطا کیا -

---

بانکي پور کے جلسے

گذشته سنیچر اور اتوار هم نے بانکي پور میں بسر کیا ' اور کیا مبـارک هیں زندگي کي وه گهڑیاں ' جو دل کي ایک تپش ' اور آنکهوں کے ایک قطرهٔ اشـک کے ساتهه بسر هو جائیں !

بالعموم مسلمانان بانکي پور میں جو خود فـروشانـه جوش و خروش ' اور اسلام پرستانه ولوله و اضطراب اس موقعه پر نظر آیا ' وه همارے لیے ایک نہایت امید افزا منظر تها - هم نے دیکها که آگ بهڑکي هے ' تو تنور کا کوئي گوشه تپش سے خالي نہیں ' اور دلوں کي صفیں هر جگه برهم هیں - اسمیں کسي خاص شهر کي خصوصیت نہیں - البته آگ اسلیے هے ' تا که اس سے کام لیا جاے ' اور کوئي ایسا چراغ روشن کرلیا جاے جو چولهے کے ٹهنڈے هوجانے کے بعد بهي جلتا رهے - یهي ایک خیال هے ' جسکي خلش موجوده جنـگ کے آغاز سے اس وقت تـک همارے دل میں هے ' اور انجام کار الله کے هاتهه میں هے -

انجمن اسلامیه بانکي پور کے جلسے میں اس عاجز کي تقریر " واقعهٔ میلاد نبوي " پر تهي ' اور وه صرف اسي غرض سے شام کو منعقد هوا تها - یه جلسه اس لحاظ سے قابل ذکر هے که قوم کے آگے ذکر میلاد کا ایک نیا نمونه پیش کیا گیا -

عنوان تقریر : لقد کان لـکم في رسول الله اسوة حسنة تها -

دوسرے دن عیدگاه کے میدان میں هلال احمر کا جلسه عام تها - بیس هزار آدمیوں کا اجتماع ' دانا پور تـک سے جلوسوں کا پیدل آنا اور شریک جلسه هونا ' الله اکبر کي صدا هاے پیهم ' اور پهر وه محویت و بیخودي کي سرشاري ' جس سے مجمع کا کوئي کونه خالي نه تها ' في الحقیقت ایسے مناظر نه تهے جو همیشه میسر آئیں ' اور ایسي صدائیں نه تهیں جو جلد بهلادي جائیں -

میں تمام بزرگان و کارفرمایان بانکي پور کو انکي اس مستحق صد تحسین و اتباع بیداري و خدمات جلیله پر مبارکباد دیتا هوں اور شکر گذار هوں اُس پر جوش و خلوص استقبال اور اظهار محبت و نوازش کیلیے ' جو اس عاجز کیلیے انهوں نے ظاهر فرمایا ' اور جسکا ایک لمحه کیلیے بهي اپنے تئیں اهل نہیں سمجهتا -

طلباے شهر کے جوش و محبت کے اظهارات خاص طور پر همیشه یاد رهیں گے -

البته یه دیکهکر سخت افسوس هوا که باهمي نزاعات و مناقشات اور فریقانه منافسات کے مرض متعدي سے آجکل کي اسلامي خدمات کي مقدس فضا بهي خالي نہیں ' اور هر جگه کا یهي حال هے - میں امید کرتا هوں که هلال احمر کے جلسه کي اخیر تقریر میں جو معروضات اس عاجز نے پیش کي تهیں ' بزرگان بانکي پور انسے اغماض نه فرمائیں گے -

۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۱ هجری

حدیث الغاشیه

(۲)

نشه نیم شبي کا صبح خمار
یا
یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي

جزئی ساده دل امروز دیگر چوں هر بار
به سخن هاے فریب تو تسلي شد و رفت

جنوري کے اوائل میں میں نے لکھنؤ کي گذشته صحبتوں کي نسبت ایک افتتاحي مضمون لکھا تھا ' لیکن بعض دیگر مضامین کي اهمیت و ضرورت نے اسکو وقت پر شائع هونے کي مهلت نه دي - شاید سردست اس بحث کو دوباره نه چھیڑتا لیکن نواب وقارالملک بهادر کي تحریر گرامي نے (جو پچھلے دنوں علی گڈه انسٹیٹیوٹ گزٹ میں شائع هوئي هے ' اور جسکو هم نے بھي الهلال میں نقل کیا تھا) ایک نیا موقع اس ذکر کا پیدا کر دیا هے -

میں اس وقت سخت بیمار هوں اور بستر پر لیٹے لیٹے یه سطور لکھه رها هوں - اس بارے میں نهایت تفصیل سے بحث کي ضرورت تھي ' مگر اس وقت تفصیل ممکن نهیں - پس صرف چند ضروري امور کی طرف اشاره کرونگا ' کیونکه وقت نکلا جارها هے -

الهلال نمبر (٥) میں جو مضمون " حدیث الغاشیه " کے عنوان سے نکلا هے ' وه در اصل اس لیڈنگ ارٹیکل کا ایک ابتدائي ٹکڑا تھا ' جو میں نے لکھنؤ سے آکر لکھا تھا - میں نے اس مضمون کو اس تحمید ماثوره سے شروع کیا تھا که : الحمد لله الذي احیانا بعد ما اماتنا ' و الیه النشور (حمد و ثنا اس قادر و قیوم کیلیے هے جس نے همیں موت کے بعد زندگي عطا فرمائي)

في الحقیقت ان جلسوں کے ذکر میں پهلي چیز جو سامنے آتي هے ' وه لیڈروں کے اس احباري و رهباني اقتدار کے طلائي بت کا پاره پاره هونا هے ' جسکي مشرکانه پرستش کے برسوں سے مسلمانوں کے اجتهاد فکر اور آزادي راے کو فدا کردیا تھا ' اور جسکے رعب و هیبت کے آگے آجتک قومي قوت کو ظاهر هونے کي جرأت نهیں هوتي تھي - قومي راے اور ازادي خیال کي یه ایک موت تھي ' جس نے پوري قوم کو ایک بے جان لاش بنا کر لٹادیا تھا ' لیکن لکھنؤ کے جلسوں میں اس لاش نے زندگي کي پهلي کروٹ لي - اور غالباً همارے لیڈروں کو پهلي مرتبه معلوم هوا که چاندي سونے کي قوت کے علاوه دنیا میں اور قوتیں بھي بستي هیں -

لیڈري کے اقتدار کا یه بت عجیب الخواص تھا - یه طلائي تھا ' اسلیے جب کبھي شملے کي چوٹیوں سے آفتاب نکلتا ' تو اسکا جسم ایک شعلهٔ جواله کي طرح چمکنے لگتا - اس وقت دیکھنے والوں کي آنکھیں خیره هوجاتیں - لیکن تاریکي میں اسکي صورت مهیب تھي ' اور دیکھنے والوں کیلیے خوفناک - لکھنؤ کے جلسوں میں اسنے اپني دونوں صورتیں دکھلائیں - وه چمکتا بھي تھا اور مهیب بھي بنتا تھا ' لیکن نه تو آنکھیں خیره هوئیں ' اور نه لوگوں کے دل هلے - بالاخر عاجز آکر مجبور هوا که ایک عظیم الشان بت کا معبودانه اقتدار و جلال چھوڑ کر ' عام انسانوں کی طرح عاجزانه مکر و سازش کي کوششوں سے کام لے ' اور جس قوت کو میدان جنگ میں شکست نه دیسکا ' اس سے سازش کے خیموں میں عهده برا هو : کذالک نبلوهم بما کانوا یفسقون (۷ : ۱۲۲)

هم اس امر کو اتني مرتبه لکھه چکے هیں که اب دهرانے کي ضرورت نهیں - هم نے بارها لکھا هے که قومي کاموں میں تنظیم اور تشکیل کیلیے جسدرجه لیڈروں کي ضرورت هے ' اس سے کهیں زیاده انکا خود مختارانه اقتدار مضر اور مهلک بھي هے که اسلام دنیا میں صرف اسلیے آیا ' تاکه انسانوں سے اُن تمام اقتداروں کو چھین لے ' جنکے ذریعه وه تحکم اور جبر کے ساتھه غیر مسئولانه حکومت کرتے هوں ' اور پھر خواه یه اقتدار دنیوي رؤساء کے هاتھوں میں هو ' خواه مذهبي پیشواؤں کے حکومت کے هاتھه میں هو ' یا کسي بت خانے کے پوجاریوں کے قبضے میں ' کهیں هو ' اسلام اسکا دشمن هے ' اور اسکو شرک في الصفات قرار دیتا هے ' کیونکه اسکے نزدیک غیر مسئول هونا الله کي صفت هے ' پس جو شخص اس صفت کو الله کے سوا کسي اور طاقت میں تسلیم کرتا هے ' وه خدا کي صفت میں دوسرے کو شریک کرتا هے : ما کان لبشر ان یوتیه الله الکتاب والحکم والنبوة ثم یقول للناس کونوا عباداً لي من دون الله - (۳ : ۷۳) (۱)

وه اس طرح کے اقتدار کو صرف " الله " کے ساتھه مخصوص کردیتا هے : (ان الحکم الا لله) اور اسي کو دین قیم قرار دیتا هے : (ذالک الدین القیم) پھر اگر اس اقتدار کا حق دنیوي امور میں کسي شے کو هے ' تو وه صرف قوت " شوری " یا جماعت کا اجماع و مشوره هے ' اور وه بھي اپنے تمام اعمال میں احکام الهیه کے تابع رهنے پر مجبور -

پس یه ایک شرک جلي تھا ' جو ایک کھلي بت پرستي کي صورت میں تمام پیروان توحید پر مسلط هوگیا تھا - هر شخص ' جو (علي گڈه) کو چنده دینے کیلیے روپیه رکھتا هو - هر شخص ' جسکے پاس علم کي جگه چاندي سونا هو - هر دولت مند ' جو کسي اجتماع کے موقعه پر ایک پر تکلف ڈنر دیسکتا هو - هر رئیس ' جسکے پاس سازشوں کیلیے بهت سي موٹرکاریں هوں - هر قیمتي پوشاک ' جسکي جیب بھاري هو - هر اواز ' جسکے گرد ایک حلقهٔ تحسین هو ' غرضکه هر وه شے ' جسکا وزن بھاري ' اور رنگ سنهري هو ' اس امر کا قدرتي حق رکھتي تھي که سات کرور انسانوں کا اپنے تئیں معبود و مسجود ظاهر کرے ' اور قومي راے ' ازادي خیال ' حق و صداقت ' علم و فضل ' تجربهٔ و دانشمندي ' غرضکه دنیا کي هر شریف قوت سے جبراً اپنے آگے سجده کرائے - اسکي رائیں حکم هوں ' اسکا حکم شریعت هو ' اور اسکي شریعت غیر منسوخ : یفعل مایشاء و یختار :

وکذالک جعلنا	اور اسي طرح هر انساني آبادي میں هم نے
في کل قریة	بڑے بڑے لوگ پیدا کیے که وهي ان میں
اکابر مجرمیها	بد اعمال بھي تھے ' تاکه ان آبادیوں میں
لیمکروا فیها ' وما	مکر و فساد پھیلائیں - حالانکه وه جسقدر مکر
یمکرون الا بانفسهم	کرتے هیں ' اپنے هي ساتھه کرتے هیں (کیونکه
وما یشعرون	وه انهي کے آگے آنے والا هے) مگر وه اس
(۶ : ۱۲۴)	حقیقت کو نهیں سمجھتے -

هم نے لکھا تھا که اولین منزل لیڈروں کي لیڈري کا نهیں ' بلکه اسکي هیبت و سطوت کے تسلط کا بت هے ' ایک مرتبه بھي

(۱) یه حق کسي انسان کو حاصل نهیں که خدا اسکو کتاب و عقل یا حکم نبوت عطا کرے اور وه لوگوں سے کهے که الله کو چھوڑ کر میرے احکام کي پیروي کرو اور اسطرح مجھکو پوجو !

اگر یه دیوتا گرادیا گیا ' تو پھر اس بساط پیشوائي کے تمام مہرہ ھاے اصنام خود بخود سرنگوں ھو جائینگے - پس کلکتہ میں جو کچھہ ھوا ' وہ اس امر کا ثبوت بین تھا کہ ام الاصنام اس مشرکانہ عبدیت کا بت تو قومي راے کے کوزگران سے مجروح ھو چکا ھے ' اور اگرچہ گذشتہ ایک سال کے عرصے میں موسم کي تبدیلی کے آثار بالکل واضح اور ظاھر تھے ' تاھم یہ پہلی شکست ھے جو قوم کے افراد کو دمي ' توقع سے زیادہ اور امیدوں کے برخلاف - اور قومي زندگي کي یہ پہلي آواز ھے جو مسلمانوں کي مجلس میں اٹھي ' امید سے زیادہ قوي اور توقع سے زیادہ بلند - زنجیریں بہت بھاري تھیں ' اور پاؤں مدتوں سے مقید - صیاد کا پنجہ سخت تھا ' اور صید بظاھر کمزور ' لیکن الحمد للہ کہ رھائي کي پہلي کوشش کا تجربہ بے اثر نہ رھا ' اور بند گو ٹوٹے نہیں مگر ڈھیلے ضرور ھوگئے :

قاتل تو ھوگئے ھیں وہ تاثیر عشق سے
موقع نکالنا سو یہ ھمت کي بات ھے

ھمارے عقیدے میں یہ انقلاب حالت ایک الہي کار و بار تھا ' جو صرف اسلیے تھا تاکہ عبرتوں اور بصیرتوں کا موجب ھو ' تاکہ بہرے سنیں ' اور اندھے بینا ھوں - تاکہ اس ابدي و ازلي قانون کا ایک نیا معجزہ تم دیکھو کہ حق اور صداقت کي آواز کو کوئي قوت روک نہیں سکتي ' اگرچہ شیطان کے بڑے بڑے مظاھر جمع ھو جائیں - اور سچ ھمیشہ سے ایک ابھرنے والا جوھر ھے ' گرچہ جھوٹ کي بڑي بڑي چٹانوں سے اسے دبا دیا جاے : و یحق اللہ الحق بکلمته و لو کرہ المجرمون (۱۰ : ۸۲) و ان فی ذالک لذکری ' لمن کان له قلب او القی السمع و ھو الشھید (۵۰ : ۳۷)

(۲)

درخت سب بوتے ھیں ' لیکن ھر شخص کي نصیب میں یہ نہیں ھوتا کہ پھل بھي کھاے - پس نہایت مبارک ھے وہ ھاتھہ ' جو تخم پاشي کے بعد ھي اپنے دامن میں اسکے پھلوں کو بھي دیکھے - مسلمانوں میں نئي حرکت کي تاریخ تقسیم بنگال کي منسوخي سے شروع ھوتي ھے - اس سے پہلے صرف خال خال اشخاص تھے ' جنکو کانگرسي ' باغي ' بے وفاے قوم ' مفسد ' اور اسي طرح کے بعض بعض اصطلاحات خاص سے یاد کیا جاتا تھا ' مگر قوم کي قوم صرف اس شریعت پر عامل تھي کہ لیڈروں کي کاڑي کھینچنے ' انکے ھر حکم پر " سمعنا و اطعنا " کہکر سربسجود ھوجایئے اور مسلمانوں کیلیے غلامي و استبعاد کي جو شریعت (پالیسي) انھوں نے مقرر کردي ھے ' اس سے سر مو تجاوز نہ کیجیے کہ :

بے حکم شرع آب خوردن خطاست

(طحطاوي) نے (حاشیہ در المختار) میں مذاھب اربعہ کي تقلید کي نسبت حصے میں آکر لکھدیا تھا کہ : من کان خارجا عن ھذہ الاربعہ فی ھذا الزمان ' فھو من اھل البدعۃ و النار اس سے بھي شدید تر حال ان ائمے مجتہدین کي تقلید کا تھا کہ جو شخص انکي تقلید سے انکار کرے ' وہ قطعاً قوم سے خارج اور زمرۂ ابدي ھے - وھاں اگر اسپر " اجماع " ھوگیا تھا ' تو یہاں بھي مسلمانوں کي " مسلمہ قومي پالیسي " پر " مجارتي " کا سواد اعظم تھا : من شذ ' شذ فی النار !

پھر غور کیجیے کہ اس نئي حرکت کے بیج کو جگھہ پکڑنے ' پھوٹنے ' اور ابھر کر بلند ھونے کیلیے کتني مدت ملي ؟ اسباب ظاھري میں سے کیا سامان تھا ' جو اسے میسر ھوا ؟ زمین بظاھر نا موافق تھي ' اور چند آوازوں کے سوا ' جنکے دبانے کیلیے دولت ' اجتماع ' سازش ' اور رئیسانہ و حاکمانہ اقتدار ' تمام قوتیں مستعد تھیں ' کون تھا جس نے آبپاشي کي ھو ؟ اعزاز ظاھري اور رسوخ دنیوي جن ھاتھوں میں ھے ' ان میں سے ایک متنفس بھي نہ تھا جس نے ساتھہ دیا ھو ' مگر با ایں ھمہ آپ نے لکھنؤ میں دیکھا کہ درخت پیدا ھوچکا ھے ' اور اسکي شاخیں قوي اور تنومند ھیں - پس یہ فی الحقیقت ایک بہت بڑي نعمت و احسان الہي ھے ' جسکے شکر میں گردنوں کو سر بسجود ' اور زبانوں کو زمزمہ سنج تحمید و تقدیس ھو جانا چاھیے :

الحمد للہ الذي	تمام حمد و تقدیس اس خداے حکیم و قدیر
ھدانا لھذا و ما	کیلیے ' جس نے اس راہ حق و حریت کي طرف
کنا لنھتدي لولا	ھماري ھدایت کي ' اور یقیناً ھم ھدایت نہ پاتے '
ان ھدانا اللہ	اور ضلالت سے نہ نکلتے ' اگر اسکي ھدایت
(۷ : ۴۲)	بخشي کي نصرت ھماري مدد نہ کرتي -

یہ بھي ایک ظہور تھا اس اعلان حق و معروف کي طاقتوں کا ' جنکي طرف ھم نے پچھلے دنوں " فاتحۂ جلد جدید " کے زیر عنوان اشارہ کیا ھے -

۳

ایک بڑي بصیرت جسکي صدا اس انقلاب حالت سے نکلتي ھے ' یہ ھے کہ جو کوششیں حق اور سچائي کے اعلان کیلیے کي جائیں ' خواہ زمانہ کتني ھي انکي مخالفت کرے ' لیکن وہ دریا کے پاني کي طرح اپني راہ خود نکال لیتي ھیں ' اور کبھي ان لوگوں کي محنت ضائع نہیں جاتي ' جو آرزوئي معیت چھوڑ کر حق و صداقت کا ساتھہ دیتے ھیں - کارساز قدرت کا وعدہ ھے کہ : " انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی " میں کسي کام کرنے والے کے کام کو ضائع و رائگاں نہیں کرتا - قران کریم میں ھر جگہ " والعاقبۃ للمتقین " فرمایا گیا ھے ' اور اسکے بھي یہي معنے ھیں کہ دنیا میں انجام کار کي کامیابي صاحبان حق و معروف ھي کیلیے ھے -

پس ھم ان تمام حامیان حق و معروف کو مبارکباد دیتے ھیں ' جنھوں نے پچھلے سال قوم میں آزادي خیال اور طلب حقوق کي تحریک پیدا کرنے میں حصہ لیا - اس نصرت فرماے حق نے کسقدر قلیل عرصے کے اندر انکي سعي مشکور کے نتائج حسنہ انکو دکھلادیے ؟

حق و صداقت کا اعلان کوئي آسان کام نہیں ھے - اس کے لیے بہت بڑے صبر و انتظار اور تحمل و ضبط کي ضرورت ھوتي ھے - کتني پاک ھستیاں ھیں ' جنھوں نے دنیا میں اسکے بیج بوے ' اور اپني بڑي بڑي زندگیاں اسکي آبپاشي میں صرف کردیں - پھر کتنے جاں فروشان حق و صداقت ھیں ' جنھوں نے اپنے اشک ھاے امید اور خونہاے حسرت و آرزو سے اس بیج کے پودے کو سینچا مگر با ایں ھمہ انکي آنکھوں کو اسکے برگ و بار کا منظر دیکھنا نصیب نہ ھوا - نسلوں پر نسلیں گذر گئیں ' جب کہیں جا کر وہ بیج بار آور ھوے -

آج مسلمانوں کي اعمال زندگي کي ھر شاخ میں جو حالت ھو رھي ھے ' وہ حامیان حق و صداقت سے ایسي ھي قربانیوں کي طالب ھے ' جو صبر و انتظار کي انتہائي قوتیں اپنے اندر رکھتي ھوں ' اور نتیجہ کیلیے بے صبر نہوں ' بلکہ اپنے کام میں منہمک و مشغول ھوں - ھم ایک پوري قوم کو چاھتے ھیں کہ از فرق تا بقدم بدل دیں - انساني اعمال و معتقدات کا ایک نقشہ ھمارے سامنے ھے ' ھم چاھتے ھیں کہ اسکو یکسر الٹ دیں - ھمارے سامنے ایک سر بفلک عمارت ھے ' جسکي دیواریں پہاڑوں کي چٹانوں سے ' اور جسکي چھتیں لوھے کي سلاخوں سے بنائي گئي ھیں ' ھم چاھتے ھیں کہ اسکو مسمار کردیں ' اور ایک ایسي نئي عمارت بنائیں جسکي چھت ھي نہیں ' بلکہ بنیاد بھي نئي ھو - پھر اگر یہ ارادہ عظیم ھے ' تو ضرور ھے کہ انتظار کي قوت بھي شدید ' اور صبر کا پیمانہ بھي بڑا ھو - اس راہ کے مسافر

کي تسکين کيليے يه بس کرتا هے که راه صحيح اور موصل الى المقصود هے - کچهه ضرور نہيں که همارے هي قدم منزل مقصود تک پہنچيں - هم نہونگے ' مگر همارے نقش قدم پر چلنے والے منزل مقصود تک پہنچيں گے' اور جو سفر کا خط هم نے کهينچ ديا هے' وه انکي کاميابي کے آخري نشان تک رهنمائي کريگا :

نفس نه انجمن آرزو سے باهـــر کهينـــچ !
اگـــر شـــراب نہيں انتظـــار ساغـــر کهينـــچ !

جب حالت يه هو' تو پهر اس انقلاب کے ظہور کو کيوں نه ايک غيبي نصرت اور ايک احسان الہي سمجها جاے ' جسکي کوششوں کے نتائج ايک سال سے بهي کم عرصے ميں ظاهر هوگئے ' اور جو بيج سالها سال کے انتظار کي برداشت کے بعد برگ و بار لاتے هيں ' انهوں نے چند مهينوں کے اندر هي اپني ٹہنياں پهيلاديں ؟ البته يه جو کچهه هوا ' محض ايک ابتدائي مظہر نصرت ' اور مستقبل کا پہلا نمونه تها ' پهر تغير صرف ايک محدود دائرے کے اندر هوا اور ابهي همارے اعمال اور اپنے ايمان و ايقان ميں محکم تر هو جائيں - کل سعي کي اسليے ضرورت تهي که بهر حال سعي کرني چاهيے ' ليکن آج اسليے ضرورت هے که خود نتائج بهي سعي کي دعوت دے رهے هيں - کل تک لوگ غافل تهے' پس ضرور تها که انهيں هشيار کيا جاے ' مگر اب لوگ آنکهيں مل رهے هيں' پس هم کو بهي اٹهنے والوں سے غافل نہيں هونا چاهيے :

باين که کعبه نماياں شود ز پا منشيں
که نيم گام جدائي هزار فرسنگ ست

(٤)

اگر هوا موافق نهو' دريا مهربان نهو' اور ستارے رهنمائي نه کريں تو کشتيباں کيا کرسکتا هے ؟ ليکن تاهم کشتي اگر سلامت جاے تو کشتي چلانے والے کا حق تعريف کوئي چهين نہيں سکتا - جو تغيرات اس وقت مسلمانوں کے خيالات ميں هوئے هيں ' وه ايک قدرتي نتيجه هے اُن تغيرات کا ' جنهوں نے چاروں طرف سے همارا محاصره کرليا هے ' تاهم جن لوگوں نے ان تغيرات کا ساتهه ديا ' اور

فکاهات

—:○(*)○:—

مسلـــم يونيورسٹي کا نصاب تعليم

— * —

همـــارے ليڈروں کے مشغلے اب بڑهتے جاتے هيں * که اب سازش کي بهي با قاعده تعليـم هوتي هے
هماري مجلس قومي کے جب اجلاس هوتے هيں * تو اخلاقي قواعد ميں بهي کچهه ترميـــم هوتي هے
بٹهائے جاتے هيں کالج کے لڑکے صـــدر و پائيـــں ميں * سکهائي جاتي هے جو کچهه نئي اسکيم هوتي هے
اِدٔهر اسٹيـــج پر سرگوشيـــاں هوتي هيں آپس ميں * اشـــاروں ميں اُدهر فرد عمل تقسيـــم هوتي هے
طلســـم چشـــم و ابـــرو کے جو اسرار نہاني هيں * نو آموزوں کو اُن کي دم بـــدم تعليـــم هوتي هے
کسي پر تالياں بجتي هيں تحقيـــر و اهـــانت کي * کســـي کي هـــر ادا پـــر عـــزت و تکريـــم هوتي هے
کسي آزاد گو کے کان ميں کچهه پهونک ديتے هيں * که جس سے کچهه اميد شيوهٔ تسليـــم هوتي هے
شکايت هوتي هے جب تشنـــه کامان تفـــاخر کو * تو پهر جام سفارت ميں بهي کچهه تعميـم هوتي هے
يہـــاں تک تو خدا کے فضـــل سے هم نے ترقي کي * اب آگے ديکهيے اس فن ميں کيا ترميـــم هوتي هے

(اکبر)

و معتقدات کے وه اصل اصول باقي هيں' جنکے مقابلے ميں جماعتوں اور گروهوں کے متفقه جهاد کي ضرورت هے - ميں اس تغير کو اس لحاظ سے يقينا اهميت ديتا هوں که وه تغير تها ' اور مسلمانوں کي حالت مدتوں سے غير متغير هو رهي تهي ' پس تغير خواه کتنا هي ابتدائي اور ضعيف هو' مگر جمود کي شکست کا مخبر هے - ورنه اس بارے ميں ميرے خيالات بهت وسيع' اور پيش نظر مقاصد بهت بلند هيں ' مشکل هے که اس وقت اپکي نظريں وهاں تـــک پهنچ سکيں - ميں صرف اس نقطه پر توجه دلانا چاهتا هوں که کام کرنے والے اپنے کاموں کيليے اس تغير کے تذکرے سے فائده اٹهائيں - انکي کوششيں اگر ابهي سالها سال تـــک ايک ادنا سا تغير بهي پيدا نه کرسکتيں' جب بهي انکو مايوس نهونا تها ' چه جائيکه اسقدر جلـــد ايک سخت و نماياں تغير انکو کاميابي کا مژده دے رها هے' اور يقين دلا رها هے که محنتوں کے نتائج کيليے زياده صبر و انتظار کي ازمايش نہيں هے - پس وه اپني همتوں کو اور قوي کريں' عمل کي رفتار تيز کرديں' انکي صدا کے سننے کے ايسے دلوں ميں استعداد پيدا کرائي - هے که اس معلول کے " علل " ميں انکو بهي شمار کيا جاے -

هم سمجهتے هيں که اس سلسلے ميں سب سے پہلے نواب (وقار الملک بهـــادر) قبله کے اُس مضمون کا ذکر کرنا چاهيے' جو انهوں نے دربار دهلي سے آکر علي گڈه گزٹ ميں لکها تها' اور جسميں گو کسي اصول کے طرف دعوت نہيں دي گئي تهي ' مگر مسلمانوں کے " مسلمه قومي پاليسي " کے بت پر يقيناً اس سے ايک ضرب کاري لگي -

اسکے بعد شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے بعض مضامين (مسلم گزٹ) ميں لکهے ' اور اسکا اعتراف کرنا چاهيے که انهوں نے تغير خيالات ميں سب سے زياده مدد دي - اسکے ساتهه هي (مسلم گزٹ) کي اشاعت بهي قابل ذکر هے ' جو الحمد لله که بدستور خدمت ملت ميں سرگرم' و قلـــع و قمع استبداد سياست ميں مصروف پيکار هے - اس سلسلے ميں هم اپنے شيوه آفريں دوستـــ

مسٹر محمد علي کو بھي نہيں بھول سکتے 'جنھوں نے في الحقيقت يونيورسٹي کے معاملے ميں آزاد خيالي کي تعليم متصل اور پے هم دکھي اور جسنے موجودہ حرکت کي تشکيل ميں بہت زيادہ مدد دي - فجزاهم الله تعالى عن الاسلام و المسلمين خير الجزا ' و وفقنا الله و اياهم کما يحبه و يرضاه في القول و العمل و الاعتقاد -

اس موقعه پر يه کہديتا ضروري سمجھتا هوں که يه جو کچهه هوا محض سياسي اعتقادات کا تغير هے' اور ميں اس وقت کا منتظر هوں جب کسي صحيح مذهبي تبديلي کا ثبوت بين نمايان هو' کيونکه بغير اسکے کوئي هنگامۂ تغير ميرے لئے تشفي بخش نہيں هوسکتا - البته چونکه نئي گرفتاري کيليے پچھلي گرفتاري سے آزاد هونا ضروري هے ' اسليے اس تغير کو بھي اس سلسلے کي ابتدا سمجھتا هوں - الامر بيده سبحانه ' له مقاليد السموات و الارض -

(٥)

يہاں تک تو هم نے لکھنؤ کے جلسوں پر اس حيثيت سے نظر ڈالي هے' جہاں تک انکا تعلق تغير خيالات' اور قومي راے کے ظہار قوت سے هے ' ليکن اب اس نتيجے پر بھي نظر ڈالني چاهيے جو اس معرکه آرائي کے بعد پيدا هوا -

افسوس کے ساتهه کہنا پڑتا هے که معرکه ابتدائي ' اور حريف نوآموز تھا ' جنگ ميں علانيه هتياروں هي سے نہيں ' بلکه سازش و خدع کے چھپے هتياروں سے بھي کام ليا گيا - اسليے با اين همه اظہار قوت و مقاومت قوم کو شکست هي قبول کرني پڑي -

تا هم اس شکست کو شکست نه سمجھنا چاهيے ' کيونکه در اصل قوم نے اپنے حريفوں سے شکست نہيں کھائي' بلکه اس دهوکے ميں آکر تلوار رکھدي که اب مقابل حريف نہيں بلکه خود اسي کے تيغ آزما ميں - حريفان شاطر نے جب ديکھا که دست و بازو شل هوگئے هيں' اور آينده جنگ کي طاقت نہيں' تو پھر يه تجويز کي که صلح کي ايک سازش گاه منعقد کي جاے' اور قوم کو خود قوم کے بھيس ميں آکر شکست دي جاے - بے خبروں نے يکايک ايک صداے صلح سني - نادان سمجھے که همارے آواز هے ' حالانکه اب و لہجه بدلا هوا تھا مگر آواز انھي کي تھي ' جو اب اس ظاهر کا باطن هوگئے تھے -

وہ حلقه هاے زلف کميں ميں هيں ايخدا
رکهه ليجيو ميرے دعوے وارستگي کي شرم

(٦)

اس اجمال کي تفصيل اب کيا کريں که وقت گذرگيا :

تو خود حديث مفصل بخوان ازيں مجمل

تاهم نواب صاحب قبلہ نے يه مضمون لکھکر گذرا هوا ورق پھر اولٹ ديا هے - فونڈيشن کميٹي کا پہلا دن في الحقيقت " بزرگان قوم " کيليے ايک " يـوم الفـزع الا کبـر " تھا - لوگوں نے ديکھا که " الحاق " اور " مسلم " کے انتساب کا جھگڑا چکانے آے تھے' يہاں ميجر سيد حسن بلگرامي نے اختيارات کي ايک نئي بحث چھيڑ دي :

يه بعد از انفصال اب اور هي جھگڑا نکل آيا -

جلسے کے وقفوں ميں اس تجويز کے استرداد و ترميم کي پوري کوششيں کي گئيں ' اور اسٹيج کے ميدان ميں جسقدر حربے دکھلائے جاسکتے تھے' ايک ايک کر کے سب سے کام ليا ' مگر معلوم هوا که ڈهال چھوڑے کي نہيں بلکه پتھر کي هے - نه دور کے تير کام ديتے هيں نه سامنے کي تلواريں - لوگوں کے جوش و خروش کا يه عالم تھا که تجويز کے خلاف تمام هال سے ايک آواز بھي اوٹھنے والي نظر نہيں آتي تھي - اگر اس وقت ووٹ ليے جاتے تو نتيجه معلوم تھا که کيا نکلتا - اسليے مصلحت نے سرگوشي کي که ايک دن کے وقفے کے بعد بقيه کارروائي دوسرے دن پر ملتوي کردي جاے - يہي وقفه قيامت کا وقفه تھا :

کرتے هيں بھرنے کو ياں خالي تفنگ

(۷)

جو جوش عام لوگوں نے طبقۂ مستبدين کے خلاف جلسے ميں ظاهر کيا تھا ' اسميں شک نہيں که اسميں بے اعتدالي اور تفريط ضرور تھي - ليکن چونکه گيند بہت زور سے زمين پر پٹکا گيا تھا اسليے اسکے دور تک اچھلکر بلند هونے کي بھي شکايت نہيں کي جاسکتي - قدرتي امنگوں اور قوتوں کو دبائيے گا تو اور زيادہ اچھل کر نمودار هونگے - پھر جن لوگوں نے برسوں پھيکے پکوانوں سے اپني اونچي دکانوں کو سجايا تھا ' اگر آج ايک وقت کيليے ضرورت سے زيادہ نمک کھانے ميں پڑگيا ' توکم ازکم انکو تو شکايت نه کرني چاهيے - اگـر يه بے اعتدالي بھي تھي تو بے اعتدالي هي کے جواب ميں :

محتسب خـم شکست و من سـر او :
سـن بالسـن و الجـروح قـصـاص

(۸)

دوسرا دن گذشته کے ماتم اور آينده کي فکروں ميں بسر هوا اور بالاخر اس " شام بلا " کي تاريکي قيصر باغ کي برجيوں پر نمودار هوگئي' جسکي پردہ پوش تاريکي ميں نہيں معلوم کيا کيا کچهه هونے والا تھا - ياران شاطر نے اس تاريکي کي فرصت کو " مطالب برارى " کيليے غنيمت سمجھا که رات بھر کي مہلت ميں کسي کي حريف نوازي اور نرم دلي جسقدر جرأت دلاے ' متمتع و کامياب هو رهيے' ورنه پھر صبح هجراں کا مطلع محشر نمودار هونے کيليے سر پر کھڑا هے -

که در تاخير آفتها' و عاشق را زياں دارد

اتنے ميں خبر اوڑي که (هز آنر) کے هاں (ڈنر) هے - هم نے کہا که انا لله و انا اليه راجعون - قومي طاقت کے هزاروں آهني حربے ايک طرف ' اور ان نقرئي چھري کانٹوں کي جھنکار ايک طرف - حريت پسندوں سے پوچھا که کہيے ! اس نارک کا بھي کوئي جواب آپکے ترکش ميں هے ؟ جواب ملا که نہيں' شکست کا اعتراف هے

چشم اگر اينست ' و ابرو اين' و ناز و عشوہ اين'
الفراق اے هوش وتقوى ! الوداع اے عقل و ديں !

ليکن پھر هم نے دل کو تسلي دي - اطباے قديم و جديد کا اتفاق هے که چهه گھنٹے کے بعد غذا کے جرم سے معدہ خالي هوجاتا هے - جاسه رات کو نہيں بلکه صبح آٹهه بجے هے ' اور انگريزي کھانا بوجه سادہ و بے آميز هونے کے قدرتي طور پر زود هضم هوتا هے - اب ايسي بھي يه غذاے نفيس کيا ثقيل هوگي ' که صبح تک معدے ميں فروکش رهے ' اور آوازيں نکليں تو حلق کي جگهه معدوں سے !

مگر افسوس که دوسرے دن هماري طبي معلومات ميں ايک انقلاب عظيم واقع هوا - (طبي کانفرنس) کے آينده اجلاس ميں هم اس مسئله کو پيش کرينگے - هميں اب يقين هے که غذا جتني نفيس و لطيف هوتي هے' اتني هي زيادہ ثقيل بھي هوتي هے - نيز اگر بقراط بھي کہيں مليں' تو هم انسے اس بارے ميں لڑنے کيليے طيار هيں که " شام کي غذا کم ازکم دوسرے دن کي دو پہر تک تو ضرور معدے ميں موجود رهتي هے "

[باقي آينده]

مقالات

معجزہ و خوارق

— * —

(۱)

— * —

معجزہ کے باب میں سب سے پہلی بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ "معجزہ دلیل نبوت ہے یا نہیں" ؟ آجکل کے زمانے میں جو سرمایہ "جدید علم کلام" کے نام سے فراہم کیا گیا ہے - اسمیں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہو سکتا - ہم چاہتے ہیں کہ سب سے پہلے اسی سوال پر نظر ڈالیں -

در اصل یہ راے مشہور مسلمان حکیم : (قاضی ابو ولید ابن رشید) کی کتاب سے ماخوذ ہے' اسلیے پہلے ہم انکی راے بتمامہ نقل کردیتے ہیں

ابن رشد کے مقدمات

معجزہ سے جب نبوت پر دلیل لائی جاتی ہے تو مقدمات دلیل یہ ہوتے ہیں :—

(۱) نبی سے معجزہ صادر ہوا -

(۲) جس سے معجزہ صادر ہوتا ہے وہ نبی ہوتا ہے -

مقدمہ اولی کا ثابت ہونا دو مقدموں پر مبنی ہے :

(الف) معجزہ ممکن الوقوع ہے اور واقع ہوتا ہے -

(ب) مدعی نبوت نے تعین کے ساتھہ معجزہ دکھایا - وہ کسی حکمت عملی یا صفائی مشق کا نتیجہ نہ تھا ' نہ نظر بندی تھی' نہ تخیل تھا -

(۲) دوسرا مقدمہ - اسکا ثبوت بھی دو مقدمات پر موقوف -

(الف) رسالت و نبوت کا وجود ہے -

(ب) معجزہ بجز نبی کے کوئی نہیں دکھا سکتا -

ابن رشد کی تقریر کے متعلق دو امر قابل لحاظ

حکیم ابن رشد کی طولانی تقریر سے جو مقدمات ہمنے نقل کیے ہیں' انکے متعلق دو امر قابل لحاظ ہیں :

(۱) معجزہ کے معجزہ ثابت کرنے میں نہایت دقت و دشواری ہے -

(۲) جبتک مقدمات اربعہ ثابت نہوجائیں' معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوسکتا -

ہم سب سے پہلے امر اول کیطرف توجہ کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ خود علامۂ موصوف نے اثبات نبوت کیلیے کونسی دلیل اختیار کی ہے اور اس میں کیا سہولتیں ہیں -

ابن رشد کی دلیل نبوت

و اما الذي دعا به الناس و تحدا هم به' هو الكتاب العزيز' فقال تعالى : قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان يا توا بمثل هذا القرآن' لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال : فأ توا بعشر سور مثله مغتريات - واذا كان امر هكذا ' فخارقه صلي الله عليه وسلم الذي تحدى به الناس وجعله دايلا على صدقه فيما ادعى من رسالته ' هو الكتاب العزيز - (الكشف عن مناهج الادلة - صفحه - ۷۷)

لیکن وہ چیز جسکے ذریعہ سے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور انکے مقابلہ و معارضہ میں پیش کیا ' کلام پاک ہے - فرمایا اللہ رب العزت نے "کہدے اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ اگر تمام جن و آدمی ملکر قرآن کی مثل بنانا چاہیں تو انسے ناممکن ہے - اگرچہ انکا بعض ' بعض دوسرےکا معاون اور مددگار ہو جاوے " اور فرمایا اللہ پاک نے " لاؤ ایسی دس سورتیں بناکر " جب یہ حال ہے تو وہ امر خارق عادت جسکو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رسالت کے ثبوت میں پیش کیا صرف کلام مقدس ہی ہے

اس تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ ابن رشد نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مطلقہ اور رسالت عامہ کو صرف خدا کی الہامی اور مقدس کتاب سے ثابت کیا ہے اور آپ کے خوارق عادات میں سے محض قرآن پاک کو معجزہ تسلیم کیا ہے (یعنی قرآن کے مبارک ارشاد ' بلیغ جملے ' فصیح عبارت ' بلیغ معانی ' جامع ہدایتیں ' پر تاثیر نصائح ' مکمل تعلیمیں) اسکے نزدیک یہ جملہ امور صاف طریقہ سے بتاتے ہیں کہ بے شبہہ یہ کتاب خدا کی کتاب ہے' اور صاحب کتاب نبی مامور ہیں - پھر ان تمامی باتوں کے ساتھہ جب اسکا خیال اسطرف مائل ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے' جاہل اور وحشی قوم میں پیدا ہوئے ' انہی میں پرورش پائی ' انہی میں ہمیشہ رہے اور باوجود اسکے ایسی کتاب پیش کی ' تو آپ کی رسالت کا پورا اور کامل یقین ہو جاتا ہے -

و يتأكد هذا المعنى بل يصير الى حد القطع واليقين التام اذا علم انه صلى الله عليه وسلم كان اميا نشأ في امة امية عامية بدوية لم يمار سوا العلوم قط ولا نسب اليهم علم ولا تداولوا الفحص عن الموجودات على ما جرت به عادة اليونانيين و غيرهم من الامم والذين كملت الحكمة فيهم في الاحقاب الطويلة (الكشف صفحه ۸۰)

آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نبوت پورے طور پر ثابت ہوتی ہے بلکہ یقین کامل کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے' جب یہ امر جانا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے' ایک جاہل اور وحشی قوم میں پیدا ہوئے ' جنہوں نے کبھی علم کی طرف توجہ نکی اور نہ اسکی مشق کی - نہ کوئی علم انکی طرف منسوب ہوا ' نہ موجودات عالم کی تحقیق و جستجو کا انمیں رواج تھا ' اور نہ یونانیوں اور دوسری قوموںکا سا دستور تھا جنمیں حکمت کی تکمیل ہوئی -

اسمیں کچھہ شک نہیں کہ علامۂ ممدوح نے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونیکو نہایت شائستہ عنوان اور واضح برہان سے ثابت کیا ہے ' اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھکر کونسی دلیل قاطع و مانع ہوسکتی ہے ؟ یقیناً ایک مسلمان یا ایک معمولی منکر کو یہ دلیل نہایت آسانی سے مطمئن کر سکتی ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ کسی منکر دیرینہ یا ایک مخالف مناظر کی بھی اس برہان سے تشفی ہو سکتی ہے یا نہیں ؟ ہماری راے میں ہرگز نہیں ہوسکتی ' بلکہ جسقدر دشواریاں معجزات میں ہیں اتنی ہی دشواریاں اس راہ میں بھی ہیں - معجزات سے دلیل لانے میں اگر مقدمات اربعہ کا ثبوت نصب العین ہے ' تو کلام پاک سے استدلال کرنے میں مقدمات ذیل کا اثبات ضروری ہے :

ابن رشد کي دلیل ان مقدموں پر موقوف ہے

(۱) خدا کا وجود ہے -
(۲) خدا مرید و متکلم ہے -
(۳) نبوت کا وجود ہے اور اسکي ضرورت ہے -
(۴) وحي کي حقیقت کیا ہے -
(۵) کلام اللہ اس لحاظ سے معجزہ ہے -
(۶) اسکے مثل نہ کوئی بناسکتا ہے نہ کسی نے بنایا -
(۷) بے مثل ہونا منزل من اللہ ہونیکي دلیل ہے -
(۸) نبوت پر اسکي دلالت قطعي ہے -
(۹) اسکي عبارت فصیح و بلیغ ' ہدایات و تعلیمات کامل اور سریع التاثیر ہیں -
(۱۰) آنجناب صلي اللہ علیہ وسلم امي تے -

معجزہ کے ثبوت کیلیے گو چار مقدمے یا سات درکار ہیں ' تو اسکے واسطے دس مقدمات کي حاجت ہے - اور جب تک مقدمات عشرہ ثابت نہونگے ' کتاب اللہ کا دلیل نبوت ہونا ناممکن ہے - پھر اگر تمام مقدمات بالفرض تسلیم بھي کرلیے جائیں ' جب بھی گفتگو ختم نہیں ہوتي - دیگر انبیاء کرام کي نبوت پر ایمان لانیکا کونسا ذریعہ ہوگا ؟ اگر انکي صداقت رسالت کا بھي عامۃ الناس کو اذعان کتاب و تعالیم کے ذریعہ سے دلایا جائے ' تو دوسرے مقدمات سے سبکدوشي نہیں ہوتي -

(۱) ہر نبي کے پاس کتاب تھي -
(۲) انکي تعلیم کامل مکمل من اللہ تھی -
(۳) تعلیم کي غایت خدا پرستي تھي -
(۴) انہیں تعلیموں پر انکي عمر بھر قائم رہا اور کبھي منحرف نہوا -

غرض ان مشکلات اور صعوبتونکے ذہن نشین کرلینے کے بعد ہر فہمیدہ آدمي سمجھہ سکتا ہے کہ اس صورت سے نبوت کو ثابت کرنا کچھہ کم مشکلات نہیں رکھتا - بلکہ اسکا پایہ اگر زیادہ نہیں تو کم سے کم معجزہ کے برابر ہے - علامہ ابن رشد نے اگرچہ مقدمات مذکورہ میں سے بعض بعض کو اعتراض کے قالب میں بدلدیا ہے اور پھر انکے جواب دینے کي زحمت گوارا کي ہے ' لیکن بغیر اسکے کہ انکے کلام پر کوئي تنقید کیجائے ' یہ کہدینا کافي ہے کہ اس دقت و طوالت اور تفصیل و توضیح کے ساتھہ تو معجزات سے بھي مقصد حاصل ہو سکتا ہے -

اس جگہہ یہ ظاہر کردینا بھي مناسب ہے کہ ہم دلیل مذکور کو یا دیگر دلائل جنکو ائمہ فن اور اساطین کلام نے اپني قابل قدر تصانیف میں ذکر فرمایا ہے ضعیف و کمزور نہیں سمجھتے اور نہ معجزہ ہي کو اثبات نبوت کي قوي دلیل جانتے ہیں - بلکہ جسطرح معجزہ کے بارہ میں برھان انی ہونیکا عقیدہ رکھتے ہیں - ویساہي انکي بابت قطعیت اور واقعیت کا اعتقاد رکھتے ہیں ' اگر کسي اعتبار سے معجزہ کو ان پر فضیلت ہے تو دوسري وجہ سے ان ادلہ کو معجزات پر ترجیح ہے - اگر ان سے نبوت کي اصلیت اور حقیقت کھلتي ہے تو اسکے ذریعہ سے اسکا خاصہ اور مخصوص نشاني پہچاني جاتي ہے - اور جس قسم کي مشکلیں معجزہ کیلیے سد راہ ہیں اگر بالکل ویسي نہیں تو دوسرے رنگ کي دقتیں وہاں بھي قدم قدم پر ساتھہ ہیں - یہ بھي ہماري غرض نہیں ہے کہ جو مقدمے پہلے مذکور ہوئے ہیں انکا ثبوت ناممکن ہے اور کسي کو آجتک انکے اثبات میں کامیابي نہیں ہوئي ' بلکہ مطلب محض زحمت و اشکال کا دکھلانا ہے - اور اس حیثیت سے دونونکي یکساں حالت ہے بلکہ بعض وجوہ سے معجزہ میں صفائي اور وضاحت زیادہ ہے - اسکو ہم اخر مبحث میں انشاء اللہ بیان کرینگے -

میرے نزدیک ہر نبي کي نبوت تین طریقونسے ثابت ہوتي ہے -

(۱) مقدس تعلیمات برگزیدہ ہدایات سے -
(۲) اسکي پاک زندگي کے پاکیزہ حالات سے -
(۳) معجزات سے -

ایک خاص خیال سے مصنف کا زیادہ مخالفت نکرنا

کہا جا سکتا ہے کہ مستقل دلائل نبوت کے صرف دو طریق ہیں - معجزات بطور شاہد اور موید کے ہیں ' معجزات انکے ساتھہ ملکر نبي کي نبوت کو واضح کردیتے ہیں ' اور وہ اذعان جو تعلیم و نصائح پر غور کرنے سے پیدا ہوتا ہے ' اسکو بہت کچھہ بڑھا دیتا ہے جیسا خیال حکیم ابن رشد کا ہے :

واما الخارق الذي ہو لیس في نفس وضع الشرائع مثل انفلاق البحر وغیر ذلک یدل دلالۃ ضروریۃ علی ہذہ الصفۃ المسماۃ بالنبوۃ و انما تدل اذا اقترنت الی الدلالۃ الاولی -

لیکن وہ خرق عادت جو جنس قوانین شرائع سے خارج ہے ' جیسے دریا کا پھٹنا وغیرہ ' تو اسکي دلالت نبوت پر بدیہي نہیں ہے - بلکہ انکي دلالت نبوت پر اسوقت ہوتي ہے ' جب وہ پہلي قسم کي دلالت کے ساتھہ ملتے ہیں -

پھر دو سطر کے بعد فرماتے ہیں :

فعلی ہذا ینبغي ان تفہم الامر في دلالۃ المعجزۃ علی الانبیاء ' یعني ان المعجزۃ في العلم و العمل ہو الدلالۃ القطعیۃ علی صفۃ النبوۃ ' واما المعجزۃ في غیر ذلک من الافعال ' فشاہد لہا و مقوي لہا (الکشف صفحہ ۸۹)

انبیاء کي نبوت پر معجزات کي دلالت میں اس امر کا سمجھہ لینا ضروري ہے کہ وہ معجزہ جسکا تعلق علم و عمل دونوں سے ہوتا ہے (کوئي کتاب وغیرہ) اسکي دلالت نبوت پر قطعي ہوتي ہے - اور جسکا تعلق علم و عمل سے نہیں ہوتا نہ اسمیں کوئي اخلاقي و روحاني اصلاح ہوتي ہے - تو وہ شاہد اور مقوي ہے -

تو ہمکو اس تقریر سے کچھہ زیادہ مخالفت نہیں ' ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنکا دلي اعتقاد یہ ہے کہ کسي نبي سے کوئي معجزہ خلاف قانون جاري صادر نہیں ہوا ' بالخصوص آنجناب صلی اللہ علیہ و سلم نے کوئي امر ما فوق العادت تمام عمر میں کبھي نہیں دکھلایا - نہ معجزہ سے مسئلہ نبوت پر روشني پڑتي ہے نہ وہ مثل شاہد و موید کے کسي موقع میں پیش کیے جاسکتے ہیں - کیونکہ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ معجزہ نبوت کي مستقل دلیل ہے - اور کم از کم اسکي تائید و تقویت کي تصدیق سے تو کسي طرح انکار نہیں کیا جاسکتا -

ابن رشد معجزہ کے منکر نہیں

یہ بھي واضح رہے کہ علامہ حکیم ابن رشد معجزات کے منکر نہیں ہیں بلکہ انکے کلام کا مفاد محض اسقدر ہے کہ اس راہ میں چونکہ پیچ و پیچ بہت زیادہ ہیں ' لہذا اسکو چھوڑکر دوسري شاہراہ پر چلنا چاہیے اور اس سے علحدگي اختیار کرني چاہیے - وہ خود صاف صاف فرماتے ہیں :

و انت تتبین من حال الشارع صلی اللہ علیہ و سلم انہ لم یدع احدا من الناس ولا امۃ من الامم الی الایمان برسالتہ و بما جاء بہ بان قدم علی یدي دعواہ خارقا من خوارق الافعال مثل قلب عین من الاعیان الي عین اخري ' وما ظہر

شارع صلي اللہ علیہ و سلم کے حالات پر نگاہ کرنے سے تمکو معلوم ہوگا کہ آپ نے کسي شخص یا کسي گروہ کو اپني رسالت کي تصدیق اور ان تمامي چیزونکے ایمان کي طرف جنکو آپ لائے اسطرحسے نہیں بلایا کہ اپنے دعوے کے ثبوت میں آپ نے کوئي خرق عادت دکھائي ہو مثلاً ایک

علي يديه صلى الله عليه و سلم من الكرامات و الخوارق فانما ظهرت في اثناء احواله من غير ان يتحدي بها (الكشف صفحه ۷۷)

جوھر کو دوسرا جوھر بنادیا ھو (لکڑیکو سانپ بنادیا ھو وغیرہ) اور جو خوارق آپ سے صادر ھوئے وہ اثناے حالات میں ظاھر ھوئے بغیر اسکے کہ آپ نے اُنسے مقابلہ کیا ھو -

اس تحریر کے بعد ھم اُن اعتراضات کي طرف متوجہ ھوتے ھیں جو منکرین معجزات کي جانب سے پیش کئے جاتے ھیں - اسي ضمن میں ابن رشد کے مقدمات اربعہ مذکورہ کا بھي جابجا بیان آجائیگا - جنپر معجزہ کا دلیل نبوت ھونا موقوف ھے -

اعتراضات جو مثبتین معجزات پر وارد ھوتے ھیں

معجزہ پر جو اعتراضات وارد کیے جاتے ھیں وہ دو قسم کے ھیں اکثرایسے ھیں جنکا تعلق امکان وقوع سے ھے اور بعض ایسے ھیں جو استدلال سے متعلق ھیں' چنانچہ ھم سبکو تفصیل سے بیان کرتے ھیں-

(۱) معجزہ چونکہ خلاف قانون قدرت ھے اسلیے نا ممکن ھے -

(۲) کسي خارق عادت کا وجود ھوا یا نہیں ؟

(۳) خرق عادت سے کیا مراد ھے ؟

(۴) مانا کہ کسي خارق عادت کا وجود ھوا مگر اسکا کیونکر اطمینان ھو کہ اسکے لیے دیگر اسباب مخفیہ نہ تھے ؟ بہت ممکن ھے کہ سحر یا شعبدہ یا مسمریزم کي مشق کا اثر ھو - منجملہ شرائط کے ایک شرط معجزہ کي یہ بیان کیجاتي ھے کہ کوئي شخص اسکا مقابلہ نکر سکے' لیکن اسکا ایسے یقین ھوسکتا ھے کہ کوئي معارضہ نہیں کرسکتا اور دنیا میں ایک شخص سے بھي جواب نہوسکنے سے کیا مراد ھے؟ اگر یہ مراد ھے کہ اظہار کے وقت اُسکا جواب نہوسکا تو اور بھي بہت سے لوگونکو پیمبر ماننا ھوگا - زردشت وغیرہ سے جو باتیں ظاھر ھوئیں اسوقت انکا کوئي مقابلہ نہ کرسکا - اور اگر یہ مراد ھے کہ قیامت تک نہ ھوسکیگا تو یہ پیشین گوئي کیونکر کیجا سکتي ھے کہ یوم آخر تک اسکي نظیر نا ممکن ھے ؟

اعتراضات مذکورہ کے جوابات

پہلا اعتراض

معجزہ چونکہ خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جاتا ھے اسلیے نا ممکن ھے -

اس سوال کا جواب تین مقدمونکي تحقیقات پر مبني ھے -

(۱) قانون قدرت سے کیا مراد ھے ؟

(۲) کوئي امر خلاف قانون فطرت نہیں واقع ھوسکتا - اسکے واسطے کیا دلائل ھیں ؟

(۳) کیا ھم یہ کہہ سکتے ھیں کہ فلاں واقعہ خلاف قانون قدرت ھے-

قانون قدرت سے کیا مراد ھے

معترضین کہتے ھیں :

جو امور ھزاروں لاکھوں تجربات اور بار ھا کے مشاھدوں سے ثابت ھوچکے ھیں مثلاً آگ کا جلانا' سیکڑوں افراد آگ کے دیکھے گئے لیکن کوئي آگ ایسي نہ ملسکي جو گرم یا جلانیوالي نہو - پاني کا بہاؤ اور سیال ھونا - برف کي ٹھنڈک - سنکھیا کا زھر قاتل ھونا - جمادات کا غیر متحرک ھونا وغیرہ وغیرہ - یہ تمام قوانین ایسے مسلم ھیں کہ انکے مخالف کوئي مثال آجتک نملي نہ ان میں کبھي تبدیلي ھوئي -

پس انھي کا نام قوانین قدرت ھے اور یہي فطرۃ اللہ کہلاتے ھیں- اصول و نظام کا مرتب سلسلہ جو ھمارے پیش نظر ھے اور جنکو دنرات ھم آزماتے ھیں' علت و معلول - سبب و مسبب ' شرط و مشروط کا وسیع کارخانہ' جو سارے عالم میں پھیلا ھوا ھے - اور جنپر اس دنیا کا نظام قائم ھے وھي عادت الہیہ' سنت مستمرہ اور اصول فطرت کے لقب سے پکارے جاتے ھیں -

قرآن کریم سے استدلال

نیز معترضین قرآن کریم سے استدلال کرتے ھیں کہ کوئي واقعہ خلاف قوانین فطرت و ضوابط مقررہ نہیں ھوسکتا خداوند پاک نے خود اسکي نسبت اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ھے :

(۱) انا كل شي خلقناه بقدر -	ھمنے ھر چیز کو ایک خاص اندازہ سے پیدا کیا ھے -
(۲) وكل شي عنده بمقدار	ھر ایک چیز اسکے نزدیک ایک مقدار معین پر ھے -
(۳) و خلق كل شي فقدره تقديرا -	ھر چیز کو اسنے پیدا کیا اور اسکے لیے مناسب اندازہ مقرر فرمایا -
(۴) لا تبديل لخلق الله	خدا کي خلقت میں تبدیلي نہیں ھے
(۵) و لن تجد لسنة الله تبديلا	تو خدا کي عادت میں تبدیل نہ پائیگا -
(۶) و لن تجد لسنة الله تحويلا	خدا کے طریقہ کو ٹلتا ھوا تو نہ پائیگا -
(۷) سنة الله التي خلت من قبل و لن تجد لسنة الله تحويلا	یہ خدا کا طریقہ ھے جو قبل سے چلا آتا ھے اور خدا کے طریقہ میں تو کچھہ تغیر نہ پائیگا -

کلام پاک کي ان سات معتبر شہادتوں سے ثابت ھوگیا کہ خلاف فطرت امور کا واقع ھونا نہ صرف دشوار بلکہ نا ممکن اور محال ھے - خداوند ذوالجلال کے یہ سات قولي وعدے ھیں اور جو محکم نظام اُس نے اپني قدرت و حکمت کے موافق جاري فرمایا ھے وہ اسکا عملي وعدہ ھے - ایسي حالت میں اگر کوئي امر خلاف قانون قدرت تسلیم کیا جائے تو اسکے یہ معني ھونگے کہ اسکا عمل ' قول کے بالکل مخالف ھے اور سب سے بڑا الزام کذب و خلف وعدہ کا عائد ھوگا جس سے اسکي ذات پاک ابداً بري ھے " -

یہاں تک ھم نے جو کچھہ لکھا ھے - قانون قدرت کي تشریح اور دلائل میں معترضین کا اصلي استدلال ھے -

ادبیات

جواب شکوہ

کا

اقبال

سازِ نیرنگ ہوں ہر تان نئی ہے میری * طرز آہنگ ہر اک آن نئی ہے میری
رنگ دنیا سے الگ شان نئی ہے میری * آگہی شیوہ ہوں پہچان نئی ہے میری
چشم نظارگئ انجمن آرائی ہوں
آئنہ خانۂ قدرت کا تماشائی ہوں

سرمۂ چشم تمنا ہے تماشا میرا * دلکش حسن ہے انداز تولا میرا
آفتاب فلک قدس ہے ذرا میرا * عقل کل سنتا ہے افسانۂ سودا میرا
رنگ لایا ہے میرا ذوق تکلم کیسا ؟
جوش زن رحمت باری کا ہے قلزم کیسا ؟

شان رحمت کی ادا ! میری شکایت دیکھو * آگئی کام مصیبت کی حکایت دیکھو
مجھسے ناچیز پر اسدرجہ عنایت دیکھو * ہم سخن بندے سے معبود ہے قسمت دیکھو
ایسی رحمت کے فدا شان کرم کے صدقے
طرز شفقت کے فدا شان کرم کے صدقے

جب بڑھا درد جگر آگئے لب پر نالے * پہنچے تا عرش بریں دل سے نکل کر نالے
خوب جی بھر کے اگلتے رہے جگر نالے * راہ پر پا کے مجھ بن گئے رہبر نالے
تیز رو ایسے کہ دم بھر میں اثر تک پہنچے
ایک پرواز ہی میں عرش کے در تک پہنچے

سچ ہے ہم تجھسے ترے لطف کے سائل ہی نہیں * ہو اگر آنکھ تو پردہ کوئی حائل ہی نہیں
ہم کو رونا ہے یہی ہم کسی قابل ہی نہیں * جلوہ افروز تو جس دل میں ہو وہ دل ہی نہیں
ڈھونڈھنے والے نے جس چیز کو ڈھونڈھا پایا
مصر میں جذب طلب سے مہ کنعان آیا

پیرو فخر عرب دل سے اگر ہم ہوتے * کیوں پریشان صفت گرد سفر ہم ہوتے
سرمۂ دیدۂ ارباب نظر ہم ہوتے * خسرو کشور اقبال و ظفر ہم ہوتے
امت احمد ذیشان ہیں فقط کہنے کو
کافر آئیں ہیں، مسلمان ہیں فقط کہنے کو

راہ پر آئیں وہ ہمت ہی نہیں ہے ہم میں * ڈھائیں بتخانے وہ طاقت ہی نہیں ہے ہم میں
سختیاں سہنے کی جرأت ہی نہیں ہے ہم میں * بندہ بن جانیکی عادت ہی نہیں ہے ہم میں
دل میں رکھتے ہیں تو رکھتے ہیں ہجوم الحاد
دین کے پودے جلاتی ہے سموم الحاد

ناصیہ سائی کے آثار جبینوں میں نہیں * ذکر تک کعبے کا ہم دیرنشینوں میں نہیں
حق شناسی کے مضامین سفینوں میں نہیں * داغ الفت جسے کہتے ہیں، وہ سینوں میں نہیں
ننگ دارین ہیں ہم امت احمد ہوکر
بندگی شیوہ نہیں بندۂ سرمد ہوکر

وہ نظر ہی نہیں قدرت کا تماشا کیسا ؟ * آنکھ رکھتے نہیں گلشن کا نظارا کیسا ؟
کرتے ہیں بندگی بت، تیرا سودا کیسا ؟ * ہم جو مے نوش نہیں، نشۂ صہبا کیسا ؟
عازم بتکدہ ہیں راہ حرم بھول گئے
تجھسے جو عہد کیا تھا اُسے ہم بھول گئے

اب نہ وہ ہم ہیں نہ وہ رات کی بیداری ہے * وہ تضرع ہے نہ فریاد، نہ وہ زاری ہے
جنس ناکارہ ثقافت کی خریداری ہے * گردش جام نرالی نئی مے خواری ہے
دل شیدا جو بغل میں نہیں سودا بھی نہیں
سوز الفت جو نہیں داغ تمنا بھی نہیں

جسکو دنیا میں نہ پوچھے کوئی وہ فن ہم ہیں * جس سے بخیہ نہو، وہ دھر میں سوزن ہم ہیں
جام ٹوٹے ہوے، اجڑے ہوے مسکن ہم ہیں * ایک بھی پھول نہو جسمیں، وہ گلشن ہم ہیں

کوئی مونس نہیں، ھمدم نہیں، غمخوار نہیں
ہم ہیں وہ جنس، کوئی جس کا خریدار نہیں

اب وہ محفل نہیں، وہ خم نہیں، وہ جام نہیں * وہ طریقہ نہیں وہ ملت اسلام نہیں
عمل احمد مختار سے کچھہ کام نہیں * یہی باعث ہے، جو راحت نہیں آرام نہیں

اپنی محفل میں نہیں روشنئی شمع ولا
ایک کے دل میں نہیں روشنئی شمع ولا

ذوق الحاد ہے، پابندی ملت کیسی ؟ * جانتے ہی نہیں ہوتی ہے شریعت کیسی ؟
طرز اغیار پہ مائل ہے طبیعت کیسی ؟ * بے خبر رہتی ہے کونین سے غفلت کیسی ؟

فکر امروز، نہ ہے کچھہ غم فردا ہم کو
ڈر ضرر سے ہے، نہ بہبود کی پروا ہم کو

جتنے عالم ہیں، عمل سے انہیں بیزاری ہے * زھد کے جسم میں پوشاک ریا کاری ہے
قلب کے مدرسے میں درس حسد جاری ہے * کچھہ دوا جسکی نہیں، وہ ہمیں بیماری ہے

دل میں ہے شوق صنم، نام زباں پر تیرا
جب یہ حالت ہے ؟ تو پھر ہے کوئی کیونکر تیرا

ننگ اسلام ہیں، جتنے ہیں جہاں میں مسلم * کیسے پابند ہیں زنجیر زباں میں مسلم
محو رہتے نہیں تکبیر و اذاں میں مسلم * روزے رکھتے نہیں ماہ رمضاں میں مسلم

بت پرستی کے خیالات تراویحوں میں
شرکت رشتۂ زنار ہے تسبیحوں میں

وہ خطا کار، کہ ہم چلتے نہیں راہ صواب * آنکھہ رہتی نہیں آنکھونمیں ہدایت کی کتاب
کثرت جرم کی پروا، نہ غم روز حساب * خانقاہونمیں پیا کرتے ہیں غفلت کی شراب

قلب میں داغ محبت کا نہیں، سوز نہیں
کیا اجالا ہو یہاں شمع دل افروز نہیں ؟

کب ہے، اسلاف کا دستور ہمارا دستور * ہم میں آزار کی خو، رحم تھا ان کا دستور
دشمنی اپنا چلن، انکا تولا دستور * خود وہ اچھے تھے، تو اچھا تھا طریقا دستور

عشق کے داغوں سے گلزار تھے سینے اُن کے
تیری توحید کے دفتر تھے، سفینے اُن کے

اب وہ ایمان، نہ وہ جوش، نہ وہ روزہ نماز * آرزی ورد زباں، اور دلوں میں نہ گداز
وہ پرستش کا طریقہ، نہ وہ انداز نیاز * جانب گلشن معنی نہ وہ شوق پرواز

باغ اندلس میں وہ، ہائے ! نشیمن نہ رہے
منہدم ہوگئے سسلی میں وہ مسکن نہ رہے

قوم اسلام میں توحید کی دولت نہ رہی * بادہ آشامی خم خانۂ ہمت نہ رہی
دل کے آئینے میں تصویر صداقت نہ رہی * وہ محبت وہ مروت وہ حمیت نہ رہی

وہ نمازی ہیں نہ وہ شوق جبیں سائی ہے
ضعف اسلام کی گھنگھور گھٹا چھائی ہے

ایک وہ عہد تھا، قیصر بھی تھے، فغفور بھی ہم * تابع حکم تھے، جتنے تھے سلاطین عجم
کبھی باہر نہ پڑا سرحد کوشش سے قدم * بہر راحت تھا بس اک سایۂ شمشیر دودم

ہر جگہہ جلوۂ توحید دکھایا کس نے ؟
قطرہ پایا تو اسے بحر بنایا کس نے ؟

آج اگر حال زبوں ہے، تو الم بیجا ہے * قلب اقبال ہوا ہے، تو اچھنبا کیا ہے
دیکھئے باغ اجڑتا ہے، کبھی پھلتا ہے * تنگدل ہیں، تو کریں صبر یہی اچھا ہے

جب بہار آتی ہے، کلیوں کی چٹک کہتی ہے
کب ہمیشہ خلش تنگ دلی رہتی ہے

جناب صاحبزادہ مصطفی خاں صاحب "هرر"
ہوم سکریٹری ریاست رامپور

مذاکرۂ علمیہ

اسئلۃ و اجوبتہا

ریڈیم

(از جناب مولوي علي احمد صاحب از گجرات)

ایک عرصے سے (ریڈیم) کي نسبت یورپ کے رسائل میں مضامین نکل رہے ہیں ' جنسے معلوم ہوتا ہے ' کہ یہ ایک نیا عنصر ہے ' جو دریافت ہوا ہے - حال میں ایک اخبار نے کسي امریکن رسالے سے نقل کیا ہے ' کہ اسکی ایک نئي مقدار کسي مشہور ڈاکٹر نے پیدا کرلی ہے - براہ عنایت آپ تحریر فرمالیں کہ یہ کیونکر دریافت ہوا ' اور اسکے خواص کیا ہیں ؟

(الہلال)

بیسویں صدي میں علم الکیمیا کے اکتشافات اسدرجہ حیرت زا ہیں کہ اگر آج سے دو صدي قبل کے واقعات ہوتے تو وہ تخیل انساني کی فسانہ طرازي سمجھے جاتے - ریڈیم جسکي نسبت آپ دریافت فرماتے ہیں ' ان حیرت زا اکتشافات کي ایک خاص مثال ہے -

(ریڈیم) چند ایسے صفات کا مجموعہ ہے ' جنمیں سے بعض صفات دیگر عناصر میں کمیاب اور بعض نایاب ہیں - اس اعجوبگي کا نتیجہ یہ ہے ' کہ اسکا صحیح تصور بغیر مشاہدہ کے ' ناممکن نہیں تو بیحد مشکل ضرور ہے

امریکہ کے ایک علمي رسالے (میکانک) نامي نے ایسے لوگوں کے لیے ' جنھوں نے ریڈیم کو ابھي نہیں دیکھا ' ایک قریب الفہم و محسوس تشبیہ شائع کی تھي - وہ لکھتا ہے :

" تم تصور کرو کہ تمہارے پیش نظر ایک جنگي جہاز ہے - جہاز کے گرد و پیش میلوں تک ایک قسم کا گیس ' پھیلتا ہوا چلا گیا ہے - جسقدر چیزیں گیس اور اسکے حدود کے اندر ہیں ' انکو یہ گیس ہرچہار طرف سے محیط ہے ' جہاز میں توپیں نصب ہیں ' جنکے دہانے بندوقوں سے ۴۰ ہزار گونہ زیادہ سرعت کے ساتھہ ' پیہم گولے برسا رہے ہیں - جہاز میں بندوقیں بھي ہیں جن سے في ثانیہ (سیکنڈ) ۱۷۵ - میل جانے والي گولیوں کي بوچھاڑ لگي ہوئي ہے - ان گولیوں سے شعاعیں نکل رہي ہیں ' جو خون ' گوشت ' چوب ' استخوان ' بلکہ آہن و سنگ میں بھي نفوذ کر رہي ہیں - راہ میں جو چیزیں حائل ہوتي ہیں ' انکو شعاعوں کے امواج متلاطم تباہ کردیتي ہیں - جہاز کے حوالي میں جو لوگ ہیں ' انمیں کوئي صحیح و سالم نہیں - قریب و بعد کے اعتبار سے کوئي اندھا ہوگیا ہے ' کوئي لنگڑا ہوگیا ہے ' اور کوئي صرف جلگیا ہے -

اس جہاز کو تم اسقدر چھوٹا فرض کرو کہ ایک سوئي کے ناکے سے جہازوں کا ایک بیڑا نکلجائے - (ریڈیم) کے ذرات یہي چھوٹے جنگي جہاز ہیں "

سنہ ۱۸۹۵ ع میں رنتجن (۱) نے جب اپنے تحقیق کردہ شعاعوں کا اعلان کیا ' تو تمام علمانے ان شعاعوں کا راز دریافت کرنے کے لیے ' انکا نہایت انہماک سے مطالعہ شروع کردیا - ان علماء میں موسیو پوانکرے (Pioncare) نامي ایک فرنچ عالم تھا - موسیو پوانکرے کو یہ خیال آیا ' کہ ان شعاعوں میں اور اس چمک میں (جو ان شعاعوں کي تولید کے وقت پیدا ہوتي ہے) کوئي تعلق ضرور ہے - موسیو مذکور نے اپنا خیال علما کے سامنے پیش کیا - روس کے ایک عالم (نیوگلاسکي) نے اس خیال پر نہایت توجہ مبذول کي ' اور اس تعلق کي تفتیش کرني چاہي - (نیوگلاسکي) نے فوٹوگراف کي ایک تختي لي ' اور اس کو ایک سیاہ کاغذ سے لپیٹ کے اس پر شیشے کا ایک مربع ٹکڑا رکھا ' اور اس ٹکڑے پر کیمیاوي چونے کے چند دانے ڈالدیے - دوسرے دن اس نے تختي کو الٹ کے دیکھا تو اس پر سہ گوشہ شیشے کي تصویر کھنچي ہوئي پائي - اس نے یہ بھي محسوس کیا کہ شعاعیں شیشے کے کناروں پر منحرف ہو جاتي تھیں - ان دو واقعات سے وہ حسب ذیل دو نتیجوں پر پہنچا :

(۱) (کیمیاوي چونے) کي شعاعیں کاغذ سے بھي نفوذ کر کے فوٹوگراف کي تختي پر اثر کرتي ہیں -

(۲) یہ شعاعیں رنتجن کي شعاعیں نہیں ہیں ' کیونکہ اس طرح کا انحراف اُن میں مطلقاً نہیں ہوتا -

گو نیوگلاسکي کو یہ معلوم ہوگیا ' کہ شعاعیں رنتجن کي شعاعیں نہیں ہیں ' مگر تاہم یہ تحقیق نہ کرسکا کہ یہ کون سي نئي شعاعیں ہیں ؟ نیوگلاسکي کے بعد ایک فرانسیسي پروفیسر (بکرل) نے ان نا معلوم الحقیقۃ شعاعوں کے تجارب شروع کیے - پروفیسر مذکور کو معلوم تھا کہ (اورینیم) جن مادوں کے اجزاء میں شامل ہوتا ہے ' وہ مادے بالخاصہ روشن ہوتے ہیں - اسلیے اس نے اپنے تجارب میں کیمیاوي چونے کے بدلے (جیسا کہ نیوگلاسکي کیا کرتا تھا) اورینیم کے مرکبات دھوپ میں رکھنے کے بعد شیشے پر رکھے -

یہي عمل وہ کئي دن تک کرتا رہا - ایک دن وہ دھوپ میں رکھنے کے لیے تیار تختي کررہا تھا کہ یکایک ابر آگیا - آفتاب کے چھپ جانے کي وجہ سے ' اس نے تختي ایک ڈبے میں مع اورینیم کے نمک کے رکھدي - اتفاق سے ایک کنجي بھي تختي پر رہگئي تھي - کئي دن کے بعد پھر وہ ڈبا اسکو ملا - تختي کو الٹکے جو دیکھتا ہے ' تو اسمیں کنجي کي شکل بھي بني ہوئي ہے ! یہ حسن اتفاق کي ایک عجیب رہنمائي تھي -

اس واقعہ سے اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا ' کہ فوٹوگراف کی تختي پر (اورینیم) کا نمک تاریکي میں بھي اثر کرتا ہے - اس واقعہ کے بعد سے اس نے تختي کو دھوپ میں رکھنا چھوڑ دیا ' مگر اسوقت تک وہ شعاعیں نامعلوم الحقیقت تھیں - اسلیے اس نے تجارب کا سلسلہ برابر جاري رکھا -

پروفیسر مذکور نے اورینیم کے مختلف نمکوں کا تجربہ کیا ' مگر سب کا نتیجہ ایک هي نکلا - البتہ ایک نئي بات یہ دریافت ہوئي ' کہ وہ معدني شے ' جس سے اورینیم نکالا جاتا ہے ' خود اورینیم سے زیادہ اس بارے میں شدید الاثر ہے - اس انکشاف نے بآساني اس نتیجے تک پہنچا دیا ' کہ اس معدني مٹي میں اورینیم کے علاوہ کوئي جزء ' ایسا بھي ہے جو فوٹوگرافک تختي پر اثر کرنے والے اجزا کے علاوہ ہے -

(۱) رنتجن مشہور جرمن مکتشف ہے ' جس نے سنہ ۱۸۹۵ میں " شعاع غیر مرئي " کو تحقیق کیا - ان شعاعوں کا خاصہ یہ ہے کہ اجسام کثیفہ اسکے لیے حائل وحاجب نہیں ہوسکتے ' اور ان میں سے گذر کر اپني روشني پہنچادیتي ہے - آجکل جسم کے اندر حقیقي حالت اسي روشني کے ذریعہ دیکھي جاتي ہے - منہ

اس نتیجہ کی اشاعت ہوتے ہی، علما نے اس جزء کے علحدہ کرنے کی کوشش شروع کردی - اس کوشش میں کامیابی ہوئی اور یہ جزء اسکے محقق اول (پکرل) کے نام سے موسوم کیا گیا -

ان شعاعوں کی بابت یہ بھی تحقیق ہوا، کہ انمیں منجملہ دیگر خواص کے ایک یہ خاصیت بھی ہے، کہ کہربائیت سے بھرے ہوے جسم کو خالی کرسکتی ہیں - اس خاصیت کے دریافت ہوجانے سے ریڈیم کی تحقیق میں بیحد مدد ملی، کیونکہ اب الیکٹرسکوپ کا استعمال ممکن ہوگیا -

(الیکٹرسکوپ) ایک نہایت بسیط آلہ ہے، جس سے کسی جسم میں کہربائیت کے عدم و وجود کے متعلق فیصلہ کیا جاتا ہے - یہ ایک شیشے کا ظرف ہوتا ہے، جسکے منہہ پر کارگ لگا ہوتا ہے - اس کارگ میں ایک مسی تار ہوتا ہے تار کے نیچے معمولی طلائی ورقوں سے زیادہ باریک، دو طلائی ورق ہوتے ہیں - یہ آلہ جب کسی ایسے جسم سے لگایا جاتا ہے، جسمیں کہربائیت ہوتی ہے،

چوتھی صدی ہجری کی تحریر کا ایک ٹکڑا

یعنے علامۂ سید (شریف الرضی) المتوفی سنہ ۴۰۴ - جامع کتاب (نہج البلاغہ) کے ہاتھہ کی تحریر، جو علامہ موصوف کے خود نوشتہ نسخہ نہج البلاغہ کے آخر میں موجود ہے -

تو خواہ مقدار میں کتنی ہی کم کیوں نہ ہو، یہ دونوں طلائی ورق اس سے فوراً متاثر ہوجاتے ہیں- انمیں معاً کہربائیت پیدا ہوجاتی ہے، اور ایک دوسرے سے الگ ہوکر کہربائی اثر کا ثبوت قطعی دیدیتے ہیں -

اس اکتشاف کے بعد میڈم (کوری) نامی پولینڈ کی ایک فاضل عورت شعاعہاے پکرل کے مطالعہ پر ہمہ تن متوجہ ہوئی - اس مطالعہ سے میڈم موصوفہ کا مقصد اس مادہ کا دریافت کرنا تھا، جس سے یہ شعاعیں پیدا ہوتی ہیں -

آسٹریہ کی حکومت نے میڈم موصوفہ کی اس بارے میں ہرطرح کی اعانت کی - وہ عرصہ تک اپنے تجارب میں مصروف رہی، اور بالاخر ایک نیا عنصر دریافت کرلیا، جو فوٹو گراف کی تختی اور الیکٹرسکوپ پر (اورینیم) سے بھی زیادہ شدید اثر رکھتا ہے - میڈم موصوفہ پولینڈ کی رہنے والی تھی - اس مناسبت سے اس عنصر کا (نام پولینڈیم) رکھا گیا -

اس عنصر کے اکتشاف کے بعد بھی، میڈم موصوفہ نے عملیات کیمیاویہ کا سلسلہ جاری رکھا - یہاں تک کہ میڈم کوری اور اسکے شوہر نے متعدد کوشش سے (ریڈیم) کو تحقق کیا -

(ریڈیم) کا سب سے پہلا ذرہ جو میڈم اور پروفیسر کورے نے نکالا تھا، نمک کی طرح کا ایک چھوٹا سا ذرہ تھا - یہ ذرہ تاریکی میں چمکتا تھا، اور اسکی روشنی اورینیم سے ۱۸ - لاکھہ گونہ زیادہ تھی -

میڈم موصوفہ کا طریق استخراج نہایت دیر طلب و پریشان کن ہے، اور اس طریقہ سے مہینوں کی عرقریز کوشش کے بعد کہیں چند ذرے نکلتے ہیں -

ریڈیم اور دیگر معدنیات میں یہ فرق ہے، کہ ریڈیم جلد حل ہوجاتا ہے - اسکی اور دیگر معدنیات کی سرعت انحلال میں وہی نسبت ہے، جو رفتار میں ایک بیل گاڑی کو اکسپریس ٹرین سے ہے -

ریڈیم کی عمر کے متعلق علماء کیمیا کا تخمینہ ہے، کہ وہ زائد سے زاید ڈھائی ہزار سال تک رہسکتا ہے - اسی بنا پر خیال کیا گیا ہے کہ ریڈیم کسی دوسرے مادہ سے پیدا ہوتا رہتا ہے، ورنہ اب تک فنا ہوگیا ہوتا - گو وہ مادہ جس سے ریڈیم پیدا ہوتا ہے اب تک غیر معلوم ہے -

دوران تحلیل میں ریڈیم سے مختلف رنگوں کی شعاعیں نکلتی ہیں - جو یونانی ابجد کے تین حروف : الفا، بٹا، اور گما، کے نام سے موسوم کی گئیں ہیں -

(شعاعہاے الفا) نہایت چھوٹے ذرات ہیں جو ایجابی کہربائی سے نکلتی ہیں - ان ذرات کی شرح رفتار ۱۵ - ہزرا فی ثانیہ ہے - ان ذرات کا حجم ہیڈروجن کے جواہر سے دوگونہ زیادہ ہوتا ہے -

(شعاعہاے بٹا) وہ ذرات ہیں جو سلبی کہربائی سے پیدا ہوتے ہیں - ان ذرات کا حجم (ہیڈروجن) کے حجم سے ہزار گونہ چھوٹا ہوتا ہے، عالم اثیر کی شرح رفتار روشنی کی شرح رفتار کے برابر ہے - یعنی کہ انظار رح رفتار فی ثانیہ ۳ - لاکھہ کیلو متر ہے -)

(شعاعہاے گما) حقیقت میں رنٹجن ہی کی شعاعیں ہیں -

مار میڈک پکتھل

شئون عثمانیہ

انکا ایک خاصہ یہ ہے' کہ انکي راہ میں جب کوئي شے حائل ہوتي ہے ' تو اس شے ' اور شعاعہاے بٹا کے تصادم سے ' (شعاعہاے گما) پیدا ہو جاتي ہیں -

ریڈیم سے ایک قسم کا گیس بھي پیدا ہوتا ہے ۔ اس گیس کے خواص کے متعلق اسوقت تک صرف اسقدر معلوم ہوسکا ہے' کہ جو شے اس سے مس ہو جاتي ہے' اسمیں بھي شعاع انگیزي کي قوت پیدا ہو جاتی ہے -

خالص ریڈیم صرف ایک ذرہ ہے' جو میڈم و پرفیسر (کورے) کي عرقریز کوششوں کا نتیجہ ہے - اسکے علاوہ ریڈیم کي جسقدر اور مقدار ہے' وہ (اکاور) و (برزم) نامي دو عنصروں سے ملي ہوئي ہے -

ریڈیم تمام مادوں سے زیادہ گراں بہا ہے - اسکي گراں بہائي کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے ' کہ ایک چھوٹے سے ذرے کي قیمت جو خوردبین کي مدد کے بغیر نہیں دکھائي دیسکتا ' ٥ - ہزار ڈالر ہے -

اس مادہ میں عجیب ترین شے وہ دقائق کہلائے سلبي ہیں ' جنکا اصطلاحي نام (شعاعہاے بٹا) ہے - ان دقائق کي حرکت سے ایک قسم کي برقي رو پیدا ہوتي ہے - تلغراف لاسلکي (وائر لیس ٹیلیگراف) کي بنیاد انہي تموجات پر ہے' جو ان ذرات کي حرکت سے ایتھر میں پیدا ہو جاتے ہیں -

اسکي قیمت کي گراني اور خواص کي اعجوبگي سے تاجر و عالم دونوں واقف ہیں ' اور اگر کبھي ریڈیم کے کسي ذرے کو صدمہ پہنچتا ہے' تو اسکي خبر گھر گھر پھیل جاتي ہے -

---

فرانس سے ایک صداے انصاف

— * —

ترکوں کے حق میں

— * —

فرانس کے ایک مشہور اہل قلم اور صحافی (۱) موسیو (جو ریس) نے حال میں ایک مضمون اخبار (لامیمنٹا) میں شائع کیا ہے ' جسکا عنوان (انصاف کا ایک ذرہ !) ہے - ہم چاہتے ہیں کہ اسکا خلاصہ شائع کردیں - وہ لکھتا ہے :

کیا لوگ مجھے اسلیے ملامت کر رہے ہیں' کہ میں عثمانیوں کے ایک گرمجوش اور سچے دوست کي صورت میں ظاہر ہوتا ہوں ؟ افسوس ! صد افسوس ! !

میرے لیے اس سے بہتر اور کیا تھا' کہ میں نے زیر دستوں کي طرف اس میلان کے ظاہر کرنے کي جرأت کي ' جسکو میرا سینہ چھپائے ہوئے تھا ؟ یہ کیا ہے ' کہ میں کسي طرف سے طاقت اور قوت کے نام پر خروش تحسین کے علاوہ اور کوئي آواز نہیں سنتا ؟ میرے کانوں میں طالب ہاے حقوق اور فتح و ظفر کي آواز بازگشت کے علاوہ کوئي آواز نہیں گونجتي ؟ گویا دنیا میں تلوار کي چمک ہي ایک روشني ہے ' جس سے اِنساني نظریں ضیاء اندوز ہو سکتي ہیں ! !

میں اس امر سے انکار نہیں کرتا کہ ان الم انگیز و غم خیز واقعات کے (جو ہمارے زمانے میں وقوع پذیر ہوتے ہیں) ناگوار نتیجے کے ایک حصہ کي ذمہ داري دولت عثمانیہ کے کاندھے پر بھي ہے - اِسکے علاوہ وہ ایک طویل مدت تک عہد استبداد کا جوا لادے رہي' جس نے اس کو اس سخت پست درجوں تک پہنچا دیا' اور اسکے قوی کو کمزور کر دیا -

مگر عثمانیوں کے شدید ترین دشمن بھي اس امر سے انکار نہیں کرسکتے' کہ شرف و عزت نفس عثمانیوں کي ایک فطري خصوصیت ہے' پس اگر یورپ میں ذرہ بھر انصاف ہوتا' تو وہ انکو عصر مبادي جدید کے اقتباس میں مدد دیتا - لیکن یورپ نے اسکے بدلے شقاق و فساد کی تخم پاشي کو ترجیح دي اور سختي کو کام فرمایا ' تاکہ وہ ایسي دلایل اور عذر پیدا کرسکے' جنکے ذریعہ سے درشتي و قساوت آمیز مداخلت کے لیے راستہ صاف ہو جاے -

ریاستہاے بلقان نے اس فرصت اضطراب کو مغتنم شمار کیا' اور بلقاني عیسائیوں کو آزاد کرنے کے دعوے سے بھیڑوں کي طرح دولت عثمانیہ پر ٹوٹ کر' اسکے جسم کو ان دول یورپ کي موجودگي میں نوچنے لگیں' جن کے امکان میں تھا ' کہ بلقاني عیسائیوں کي خوش حالي کے لیے دولت عثمانیہ سے کوئي ضمانت لے لیتیں -

یورپ یورپین صوبوں سے جو کچھہ لے چکا ہے' اسکے بعد دولت عثمانیہ کے ایشیائي صوبوں کي باري عنقریب آتي ہے - کیونکہ اب یہ بھوکے بھیڑیے اپنے دانت نکالے وقت مناسب کے انتظار میں بیٹھے ہیں -

دنیا میں کسي عظیم الشان قوم کا عالم اقبال سے رو بہ زوال ہونا دلوں کے لیے سب سے بڑا الم انگیز واقعہ ہے - گو وہ اپني زندگي میں بعض لغزشوں کي بھی مرتکب کیوں نہ ہوئي ہو - جب ہم تاریخ کي طرف رجوع کرتے ہیں' تو معلوم ہوتا ہے' کہ پولینڈ کي سلطنت چند لغزشوں کي مرتکب ہوئي تھي ' مگر جوں ہي اس نے ہمتیں صرف کرنا اور افتادگي سے اٹھنا شروع کیا ' ویسے ہي اس پر وہ تمام بھوکے بھیڑیے ٹوٹ پڑے ' جو اسکے گرد و پیش گھوم رہے تھے' اور [illegible] اس خوف سے کہ کہیں اپني کوشش میں کامیاب نہ ہو جاے اس کا جسم نوچنا شروع کر دیا - یہي حالت بعینہ دولت عثمانیہ کی ہے -

اس نے بھي جوں ہي گذشتہ زمانہ کے کثافتوں کو اپنے جسم سے زائل کرنے کے لیے دامن جھاڑا ' فوراً سب کے دلوں میں طمع و حرص سرایت کر گئي ' اور اس خوف سے کہ اگر اسکو اپني پراگندگي کي فراہمي کا موقع دیا گیا ' تو یہ طلائی فرصت ہاتھہ سے نکلجاے گي - اپسمیں (با ایں ہمہ دیرینہ عداوت و بغض) سازشیں شروع کردیں ' لیکن بہر حال میں اس سیاست کو سخت ناپسند کرتا ہوں ' کیونکہ یہ اس سنگ دلي کے قریب اور ان پست مطامع کي علامت اور نتیجہ ہے ' جو تمام عالم پر چھائي ہوئي ہے -

افسوس ! انسانیت پسند جماعت اور سوشیلزم خواہشوں کا بازو اسقدر قوي نہیں ہے کہ ان مطامع سافلہ ' قساوۃ سبعیہ ' اور خدع وفریب کے مقابلہ میں کھڑي ہو سکے -

انسان کے لیے سخت مشکل ہے' کہ وہ حماقت و بیحیائي کے اسدرجہ کا تصور کرسکے' جو مسئلہ مشرقي کي نسبت یورپ میں حالات کي رفتار کو بدنما کر رہي ہے - صرف یہي مسائل انصاف سے خالی

---

(۱) اُردو زبان میں کوئي لفظ ایسا نہیں ہے جو انگر استعمال کیا جاسکے ' اور ان لوگوں کي نسبت کہا جا - نہیں ہیں ' لیکن مستقل طور پر مضمون نگار ہیں لوگوں کو " صحافي " کہتے ہیں - جو بہت جلد سا [illegible] اگر اُردو میں بھي یہي لفظ رائج ہو جاے -

ت " کي جگہ
ر کے ایڈیٹر
اصطلاح کے
ي مضائقہ

نہیں ' بلکہ تمام مسائل کي ایسي هي حالت ھے - انمیں ایک مبدا اساسي بھي ایسا نہیں ملیگا ' جو انکے خیالات کي ضلالت پر نگراں یا مسلط ھو -

هم دیکھتے هیں کہ یورپ ایک طرف تو ایک اسلامي شہر (ادرنہ) کو دولت عثمانیہ سے ڈرا دھمکا کے چھین لینا چاهتا ھے - دوسري طرف جزائر ارخبیل کو یونان کے ساتھہ ملانے کے لیے جنسیت کے حقوق کو ذریعہ قرار دیرها ھے -

خلاصہ یہ کہ یہ غلط سیاست اعتدال و تفکر اور انصاف سے بالکل خالي ھے - پس اگر بلقاني وکلا اس عظیم الشان هولناک تساهل کی قدر کرتے ' جو عثماني وکلا نے دوران اجلاس کانفرنس میں ظاهر کیا تها اور صلحنامہ پر دستخط کر دیتے ' تو مقدونیہ ' ایبروس ' کریٹ ' اور البانیا اور ترجنا کا ایک حصہ انکے قبضہ میں باساني آجاتا - ریاستہاے بلقان کے لیے یہ مناسب تھا کہ رومانیا کي مداخلت کا خوف نہ کرتیں ' اسلیے کہ اس ریاست کے لیے یہ نہایت مشکل ھوتا کہ اختتام جنگ کے بعد تلوار علم کر کے غنیمت میں اپنا حصہ بزور حاصل کرے -

" اسلام جزیرہ نماے بلقان پر خیمہ زن تھا " یہ ایک افسانہ ماضي ھو جاتا اگر ریاستہاے بلقان ' جو کچھہ انکي قسمت میں تھا ' اس پر راضي ھو رهتیں - اس صورت میں کام کرنے کے لیے انکے سامنے ایک وسیع میدان تھا - خصوصاً ایسي حالت میں جبکہ باشندگان شہر کي ایک جنسي ان قوتوں کے مادے کا سرچشمہ تھي ' جنھوں نے اسکے لیے دولت عثمانیہ پر حملہ اوري کا راستہ تیار کردیا -

بلاد عثمانیہ کي حالت اسکے بالکل برعکس ھے - کیونکہ وہ متعدد متضاد اقوام پر مشتمل هیں - جنکے جنس اور عقائد ایک دوسرے سے مختلف هیں - اور اب کل مقدونیہ ' تراقیا ' سلانیک ' مناستر ' اسکوب ' میں آباد هونے والے متعدد عنصروں نے باهم اتحاد کي مهم ' بلغاریا ' سرویا ' اور یونان کے کاندھوں پر رکھدي ھے - یقیناً یہ مهم اپني نوعیت میں سخت هوگي ' جسکي سختي ان شہروں کے الحاق سے بے انتہا بڑھجائیگي ' کیونکہ انکي آبادي کا اکثر حصہ مسلمان ھے -

بلقانیوں کي قدرت میں یہ بات تھي کہ وہ ان امور کو سمجھتیں - یورپ کو لازم تھا کہ وہ چشم انصاف سے ان قربانیوں کو دیکھتي جو عثماني برداشت کر رہے هیں ' اور بلقانیوں کے ان غلو امیز مطامع کو کم کرنے کے لیے مداخلت کرتا - مگر اسکے بدلے هم ان درندوں کي سي آوازیں سنتے هیں ' جو اپني زبان حال سے کہہ رہے ھوں : " همیں تو اپنے پیٹ بھرنے هي سے رغبت ھے اور بس "

مجھے تو یہ نظر آتا ھے کہ بلقان کے بھیڑیوں کي دماغي قوت انکے دانتوں میں منتقل هوگئي ھے ' اور یورپ کے دماغ پر فالج گر گیا ھے ' جسکي وجہ سے وہ بے سوچے سمجھے ان بلقاني بھیڑیوں کی صداے بازگشت کو دھرا رها ھے ' حالانکہ انکي حرص کا پیٹ اتنے ممالک کے ملجانے پر بھي نہیں بھرا ....

یورپ کو جنگ عام کا خوف ھے ' مگر یہ اسلیے کہ وہ اس سیاست پوري نہیں کرنا چاهتا ' جسکي بنیاد عدل و اعتدال پر ھو اور جسمیں تعصب کي آواز پر بے چرواھے کي بھیڑوں کي طرح دوڑنے کے بدلے ' عقل و فہم ' مظلوموں کي دستگیري ' اور حریصوں کي طمعرانیوں کو روکنے کے اصول کي پیروي کي گئي ھو -

انگلستان اور اسلام

(٤)

ایک حق پرست انگریز کي چٹھي ٹائمز لنڈن کے نام

ان معلومات سے جو مجھے اور نیز اکثر اشخاص کو موصول ھوئے هیں ' یہ معلوم هوتا ھے ' کہ مقدونیہ میں ناجائز حملوں کے وسائل عملي طور پر ترتیب دیے گئے اور یہ ' کہ بہت سے بے گناهوں پر نہایت هیبت ناک قتلهاے عام عمل میں آئے -

گذشتہ آخري ایام میں مرد ' عورتیں ' اور بچے قتل کیے گئے ' اور اب تک یہ وحشیانہ عمل جاري هیں بلکہ روز افزوں ' جنکا مقصد اسکے سوا اور کچھہ نہیں ھے کہ مسلمانوں کو فنا کردیا جاے -

چنانچہ ان هولناک واقعات سے بھاگنے والے مہاجرین کي تعداد کے متعلق کہا جاتا ھے کہ انکي تعداد نصف ملین نفوس سے زیادہ ھے - اگر یہ معلومات صحیح هیں (جیسا کہ میرا عقیدہ ھے) تو یہ واقعات دنیا کے هولناک ترین واقعات هیں ' جو اس زمانہ میں مسیحیت کے نام سے عمل میں آئے هیں !

میں وہ آخري شخص ھوں جو جنگي کار روائیوں میں انسانیت کي مروات کا منتظر ھے مگر یہ کار روائیاں (فظائع و مظالم) جنگي کار روائیوں سے بالکل بے تعلق هیں -

انگریزي حکومت اس مسئلہ کي اهمیت کو کم کرنا چاهتي ھے اسکي اِس خواهش نے اسي قدر لوگوں کے غیظ و غضب کو زیادہ ابھارا ھے ' جسقدر کہ مظالم کي بري خبروں کی اشاعت هوئی ھے علي الخصوص وہ لوگ ' جو میري طرح خیال کرتے هیں کہ انگریزي سیاست کے ستون میں سے ایک ستون عیسائیوں اور مسلمانوں کے حسن تعلقات کي ترقي ھے -

جب هم اس جوش و خروش کو یاد کرتے هیں جو ان خونریزیوں نے یہاں پیدا کردیا تھا جنکے ارتکاب کرنے والے چند کروز وحشي البانی تھے ' تو مقدونیہ میں ان هولناک و بدترین واقعات پر خاموشي ' جن سے بدن کے رونگیں کھڑے هو جاتے هیں ' تمام دنیا کے مسلمان کے ساتھہ ایک سخت اور کھلي هوئي بد سلوکي ھے -

مقدونیہ میں فتح بلقان سے قبل کتنے مسلمان تھے ؟ اور آج کتنے هیں ؟

یہ کیا عذاب علیم ھے جو ان بدبخت ستم رسیدہ مخلوقات پر نازل کیا گیا ھے ؟ یہ کیا ستم ھے کہ هزاروں مرد اور عورتیں نہایت بے رحمي کے ساتھہ زندہ دفن کردي گئیں ؟ کیا یہ مظالم ان ترکي باشي بزوقوں کي کار روائیوں سے سخت تر نہیں هیں ' جن پر گذشتہ زمانہ میں تمام یورپ اٹھہ کھڑا هوا تھا ؟

کیا بلغاري عہدہ داروں نے ان بدبختوں میں سے کسي ایک شخص کو پھانسي دي ؟ (ناظرین کو غالباً یاد هوگا کہ همیشہ ایسے موقع پر حکومت عثمانیہ نے یورپ کے صداے سرزنش طلبي کے جواب میں لبیک کہا اور مجرموں کو سخت سزائیں دیں اور اگر اصلي مجرموں کا پتہ نہیں چلا تو یورپ نے نا کردہ گناہ لوگوں کو سزا دینے پر مجبور کیا - الہلال)

بیشک مسیحیت اور اخلاق کا شرف یورپ سے ان مظالم کي کامل تحقیقات کا مطالبہ کرتا ھے ! بیشک اس قسم کي تحقیقات اور ان حکومتوں کو تنبیہ ' جن کي رعایا ان فظائع کے مرتکب هوتي ھے ' عالم اسلامي کے تعصب کي تاریکي دور کرنے اور مسیحیت کو انظار مسلمین میں خوش امید بنانے کیلیے هزاروں مشنریوں کي جماعتوں سے زیادہ مفید هوگي -

مراسلات

مصر کي ڈاک

—○:*:○—

موجوده وزارت کي پاليسي

— * —

تصريحات وزير اعظم

— * —

وزير اعظم کا خيال هے :

(۱) آينده سے ممالک عثمانيه کا نظام حکومت لا مرکزي هوگا - يعني تمام ممالک چند حصوں پر تقسيم کيے جاينگے - هر حصه چند ولايات پر مشتمل هوگا -

(۲) حکومت اجنبي مفتشوں (انسپکٹرس) سے مدد ليگي - مرکزي حکومت و نيز تمام بڑے بڑے منطقوں ميں هر مشير کے ساتهه ايک اجنبي مفتش اور هر منطقه ميں ايک مفتش عام هوگا -

(۳) تمام ولايات ميں زراعتي بنکوں کے قائم کرنے کے متعلق قانون وضع کيا جائيگا -

(۴) کمپنيوں قائم کيجانيں کي - ريلوے کانيں وغيره کے ايسے معاهدے هونگے -

---

ان تمام عثمانيوں کو جن کي عمر ۲۹ - اور ۴۵ - کے درميان هے ' شريک جنگ هونے کا حکم ديا گيا هے -

---

اتحاديوں نے ايک انجمن باسم "جمعيت دفاع وطني" قائم کي هے -

(کامل پاشا) پر مقدمه کيا هے - حالت خطرناک هے -

(ناظم پاشا) کي طرح (کامل) پاشا بهي مار ڈالا گيا هوتا - مگر بطل الطرابلس (غازي انور بے) نے اسکو اپني موٹر ميں بٹهاکے گهر تک پهنچا ديا اور مکان پر چند سپاهيوں کو نگراني کيليے مقرر کر آئے -

---

ايک عثماني نامه نگار لکهتا هے

اکثر لوگ پوچهتے هيں که دولت عثمانيه کي مالي حالت کيا در حقيقت اتني هي خراب هے جتني که لندن اور پيرس کي خبروں سے معلوم هوتي هے ؟ واقعه يه هے که دولت عثمانيه کي مالي حالت خواه کتني هي خراب تسليم کيجائے مگر اتني خراب تو هرگز نهيں ' جتني خراب مشهور کرنے کي کوشش انگلستان اور فرانس کے دارالسلطنتوں سے کيجارهي هے اور بلقانيوں کي مالي حالت سے تو بهر حال بدرجها بهتر هے - هاں يه صحيح هے که اس کو مختلف مقامات سے جسطرح رائے اور ترکي کي مدد مل رهي هے ' اسطرح روس سے مالي مدد بهي مليگي اور انگلستان اور فرانس خاموش رهينگے کيونکه انکو اسلام کے ديرينه دشمن روس کي دوستي اور خاطر داري مسلمان رعايا کي خاطر داري سے زياده عزيز هے -

دولت عثمانيه کو مسلمانان مصر و هندوستان کي طرف سے پيش قرار مدد مل رهي هے ' چنانچه وزير اعظم نے مجهسے بيان کيا که اسوقت مصر سے ۳۰ لاکهه گني (۴ کرور پچاس لاکهه روپيه) موصول هوچکي هے - هندوستان سے بهي مبلغ خطير موصول هوچکا هے اور هورها هے - پس اگر مسلمان اپنے اسلامي مرکز کي مدد جاري رکهينگے تو انکو اسکي مالي حالت سے اسقدر مايوس هونے کي کوئي وجه نهيں جسقدر مايوس کرنے کي کوشش لندن اور پيرس کر رهے هيں -

المويد کے نامه نگار کي چٹهي سے معلوم هوتا هے :

چتلجا اور گيلي پولي کے درميان اسوقت دو لاکهه پچاس هزار فوج سے کم نهيں - اس فوج کا قوام البي ' کردي ' عربي ' اور ترکي عناصر سے هے جنهوں نے عهد کيا هے که يا موت هے يا فتح - اس فوج کے ساتهه هي توپيں بهي هيں جو حال ميں جرمن سے منگوائی گئي هيں رسد کا سامان بهي معقول هو گيا هے - مخلص نوجوان ترک جيسے بطل الطرابلس انور بے و فتحي بے وغيره کے آجانے سے فوجوں ميں ايک غير معمولي جنگي جوش پيدا هوگيا هے -

---

اعــــلان

—: * :—

عظم الله اجورنا و اجورکم بمصابنا بعلي بن موسى الرضا عليه السلام

۲۸ - صفر سنه ۱۱ هجري سے ۱۱ ربيع الثاني سنه ۱۳۳۰ هجري تک جو واقعات آل محمد عليهم السلام پر گذر گئے انکو آجتک نه کوئي بهولا هے نه بهول سکتا هے على الخصوص اُن دو مظلوموں کے دل خون کن واقعات جو دیس سے پرديس ميں مهمان بلاکر عالم غربت ميں انتهاے بيکسي سے قتل کيے گئے اور بعد قتل و دفن انکے قبور مقدسه سے بهي وه وه سلوک کيے گئے جنکي ياد ميں زمانه کي آنکهيں هميشه خون کے آنسو رولائينگي - حسين بن علي اور علي بن موسى الرضا عليهم السلام جن ميں سے ايک کوفيان پر دغا کے مهمان هوکر يزيد بن معاويه کے ظلم سے تين دن کے بهوکے پياسے کربلا کے چٹيل ميدان ميں شهيد هوکر بے غسل و کفن اسي سر زمين ميں دفن هوگئے اور تهوڑے هي عرصه کے بعد متوکل عباسي کے ظلم و ستم سے انکي قبر منور کهودني کرنيکا حکم ديا گيا اور دوسرے کو مامون رشيد عباسي نے مهمان بلاکر زهر دغا سے شهيد کيا اور اس تهذيب کے زمانه ميں روسيوں کے ظلم و ستم سے اس قبر شريف پر گوله باري کيگئي پهر کيا دنيا کا کوئي شخص يقين کرسکتا هے که کوئي مسلمان کسي وقت اس ظالمانه کاروائي کو فراموش کرسکتا هے يا زمانه کا ظالم هاتهه کبهي ان واقعات کے گهرے نقوش کو اهل ايمان کے دلوں سے محو کرسکيگا هرگز نهيں ! دنيا جسوقت تک باقي هے اس وقت تک نه حسين بن علي کي مظلومي اور يزيد و متوکل کے ظلم فراموش هوسکتے هيں نه علي بن موسى الرضا کي بيکسي اور مامون و سلطنت روس کے مظالم سهو محو کيے جاسکتے هيں - مجهے ان واقعات کے ياد دلانے کي کوئي ضرورت نه تهي کيونکه گذشته ربيع الثاني سے هر اهل ايمان کا دل مامن رضا کے بے امن هوجانے سے اس درجه پيچين هو رها هے که کسي وقت ان واقعات کي ياد دل سے محو نهيں هوتي ليکن آل انڈيا شيعه کانفرنس کي مرکزي کميٹي نے جو رزوليوشن سالگذشته پاس کيا تها آسکي تعميل ميں يه ياد دهاني البته ميرا ايک فرض تها جو اس مختصر تحرير کے ذريعه ادا کرکے جميع مومنين سے التماس هے که ۱۱ - ربيع الثاني کو اپنے اپنے مقامات پر غريب الغربا اما رضا عليه السلام کي مجالس عزا برپا کريں اور باهم ايک دوسرے سے رسم تعزيت ادا کرکے ارواح طيبه حضرات معصومين کو شاد کريں -

الــــــــداع الى الخير

خادم قوم السيد علي غضنفر عفي عنه

ناموران غزوۂ بلقان

عثماني جنگي جہــاز " باربروس "

— * —

بحر مارمورا میں ترکوں کا بحري کارنامہ

— * —

پچھلے نمبر کے ساتھہ " چتلجا لائن " کا جو نقشہ شائع ہوا ہے اسکو پیش نظر رکھہ لیجیے -

عثماني جنگي جہاز " باربروس " جو عظیم الشان بحري فاتح (خیر الدین باربروس) کے نام کے ساتھہ تاریخ عثمانیہ کے گذشتہ بحري کارناموں کو یاد دلادیتا ہے - آپکے سامنے ابھرا ہے -

" چتلجــــا لائــن " کے مخدوش بائیں حصے کو ' یہي جہاز ہے ' جس نے اپني ساحــل کي آتش افشانیوں سے بلغاریوں کے لیے سد سکندري بنا دیا -

۲۸ - نــومبــر کي رات موت و ہلاکت کي ایک عظیم الشان رات تھي ' جو برقي سرعت سے چھوٹنے والي مشین گن کے گولوں ' گولیوں کي پے ہم بارش اور دس ہزار آہن پوش انسانوں کے فیصلــہ کن عزم کے ساتھہ نمودار ہوئي -

ایک بلغاري حملہ تھا ' جو (تاپدن) کي پہاڑیوں کو عبور کر کے ' مغربي جانب سے چتلجا لائن کے ابتدائي خطوط کو مسمار کردینا چاہتا تھا -

یہ حملہ بالکل اچانــک کیا گیا ' اور بلغاري افسروں نے پورا عزم کرلیا تھا کہ کسي طرح " چتلجا " لائن کو ایک خفیف سا نقصان بھي پہنچا کر ' اپني فتوحات کے جغرافیے کو وسیع کرلیں -

مغربي پہاڑیوں تــک دشمن کا پہنچ جانا بہت خطرناک تھا - زیادہ تر اسلیے کہ یہاں ساحل کے عثماني بیڑے کي زد بآساني نہیں پہنچ سکتي تھي ' لیکن ساحل کیلیے یہاں کے نشانے بہت خوف ناک تھے -

بلغاري حملے کے نمودار ہوتے ہي ترکي قلعہ کي باٹري نے جواب دینا شروع کردیا ' مگر اب یہ اچھہ موثر کارروائي نہ تھي ' کیونکہ دشمن مغربي حصے تک بڑھہ آیا تھا اور قلعہ کي توپ اسکے لیے صحیح نشانہ نہیں ہوسکتي تھي -

یقیناً یہ حالت نازک تھي -

دشمن آگے تو نہیں بڑھسکتا تھا ' لیکن اگر وہاں زیادہ عرصے تک قائم و قابض رہجاے گا ' تو ترکي قلعہ ' ساحل کي آبادي ' اور خود ساحلي بیڑے کو سخت نقصان پہنچانا اسکے اختیار میں ہوگا - وہ قصبہ اور سامنے کے پہاڑ کے درمیاني پل کا راستہ اپني گولہ باري سے بند کردیگا ' جسکا نتیجہ یہ نکلیگا کہ ترکي فوج اپنے حملے کے ایک بہترین راستے کو کھودیگي -

* * *

وقت نازک اور فرصت قلیل تھي - صرف ایک ہي علاج باقي رہگیا تھا اور وہ ساحل کے جنگي بیڑے کے ہاتھہ تھا ' یعني بغیر ایک لمحہ کے ضائع کیے ' فوج کا ایک حصہ مع توپخانے کے ساحل پر اتار دیا جاے اور وہ پل کو عبور کرکے دامن کوہ میں پہنچ جاے - اس ترکیب سے دشمنوں کے گولوں کا جواب ممکن ہوجاے گا - مگر ایسا کیونکر ہو ؟ جنگ آگ اور دھویں کا کھیل سہي - لیکن پھر جلتي ہوئي آگ میں تو کوئي انسان کود نہیں جاتا ؟ جو فوج ساحل پر اتریگي ' اسکے سروں پر گولوں کي بارش ہوگي ' جو منٹوں کي رفتار کے حساب سے چھوٹ رہے ہیں - چاروں طرف پھٹنے والے گولوں کے مہلک آلات ہونگے جو آگ اور دھویں کي فضا کے اندر پھٹ پھٹ کر زندگي کي علامات زمیں سے محو کررہے ہیں !

ساحل کي زمین یکسر موت و ہلاکت ہے ' پھر روح اور خون رکھنے والا کون انسان ہے جو اپنے تئیں اسکي آغوش میں سپرد کردیگا ؟

عثماني جنگي جہاز : " باربروس " کے بالائي حصے کا ایک منظر

* * *

" اس زمین کا ہر ذرہ اپنے طلبگاروں سے قربانی چاہتا ہے - عثمان اول کی نسل نے نہیں معلوم آٹھہ سو برس کے اندر زندگی اور خون کی کتنی قربانیاں کرکے ان ذروں کو خریدا ہے آج بھی اسکی مٹی ہم سے وہی مانگتی رہی - جو ہمیشہ مانگتی رہی - پھر کیا کوئی اسلام کا فرزند ہے جو اسکو جواب دے ؟ "

یہ جوش اور خود رفتگی کا ایک شعلہ تھا ' جو لفظوں کی صورت میں جہاز " بار بروس " کے کپتان : (خیری بک) کی زبان سے نکلا اور مایوسی کی فضاے تاریک میں قومی قربانی اور فرض کی ایک نئی روشنی نمودار ہوئی '

وہ اسکے بالائی تختے پر کھڑا تھا - جہاز کی تمام روشنی گل کردی گئی تھی تاکہ دشمنوں کو نقل و حرکت معلوم نہوسکے - لیکن ابھی ابھی ساحل پر پھٹنے والے گولوں سے روشنی پیدا ہو کر (خیری بک) کے چہرے کو نمودار کردیتی تھی - آج کی دہشت انگیز تاریکی میں دشمنوں کے گولوں کے اندر سے آگ نکلتی تھی' تو اسکا دل بھی ایک آتشکدہ تھا -

مگر جو شعلے اسکے منھہ سے نکل رہے تھے انکی روشنی خاموش تھی !

* * *

ایک سکنڈ کے بعد اس نے پھر تقریر شروع کی ' اسکے سامنے سپاہیوں کی صفیں خاموش کھڑی تھیں -

اس نے کہا :

" دشمن سامنے کی پہاڑوں پر پہنچ چکا ہے - اگر دو گھنٹے اسکو اور مہلت دی گئی ' تو وہ اسپر پوری طرح قابض ہوجاے گا - وہاں اسکے توپخانے قائم ہوجائیں گے ' اور پھر نہیں معلوم اسکو وہاں سے ہٹانے کیلیے کتنی بڑی قربانیوں کی ہمیں ضرورت ہو ؟ نہیں معلوم پھر کتنی ترک عورتوں کو بیوہ ہونے پڑے ؟ کتنی شیرخوار بچوں کو داغ یتیمی سہنا پڑے ؟ کتنی لاشیں پل بنتی جائیں ' اور کتنے خونوں کے سیلاب بہیں ؟ لیکن اس وقت صرف چند مقدس لاشوں کی ہمیں ضرورت ہے ' جو قوم کو زندہ کرنے کیلیے مرنا گوارا کرلیں ' اور اسطرح ایک سخت آنے والی ہلاکت سے اپنے بھائیوں کو محفوظ کردیں - صرف ایک توپ اور سو آدمی ! یہی چیز ہے ' جو آٹھہ سو برس کی " تاریخ عثمانی " آج ہم سے مانگتی ہے - اگر ہم کسی طرح ساحل پر اتر کر انکی توپوں کا جواب دینے لگے ' تو یقین ہے کہ وہاں قائم نہ رہسکیں گے ' اور پھر ان کو کسی بڑے حملے کی بربادی ہماری فوج کو گوارا نہیں کرنی پڑیگی - .... سب سے پہلے میں خود اپنا نام پیش کرتا ہوں ! "

* * *

یکایک " بار بروس " کے عظیم الشان ہیکل ایک خفیف سی جنبش ہوئی ' اور فوراً کشتیاں سمندر میں ڈالدی گئیں - سو آدمیوں کی یہ ایک مختصر جماعت تھی ' جس نے ساحل کی طرف بڑھنا شروع کردیا -

سامنے سے گولوں کی لگاتار بارش ہو رہی تھی ' اور پھٹنے والے گولوں کی آتش افشانیوں سے تمام ساحل ایک فضاے آتشیں ہو رہا تھا ' مگر یہ کشتیاں بے خوف و خطر جاری تھیں - پھر کیا ان کشتیوں میں انسان نہ تھے ؟

انسان تو تھے ' مگر وہ انسان ' جنکو اپنی زندگی سے بڑھکر قوم و ملت کی زندگی عزیز ہے - پس وہ جاتے تھے ' تاکہ خود مرجائیں لیکن اپنی قوم و ملت کی عزت کو زندہ کردیں !

ساحل تک پہنچنے سے پہلے ایک کشتی کو گولہ لگا اور غرق ہوگئی صرف تین کشتیاں ساحل تک پہنچیں ' اور ۷۵ - سپاہیوں نے اترکر پل کو عبور کرنا چاہا - ۱۵ - راہ میں گولوں سے اڑگئے - اب صرف ۶۰ - شخص باقی تھے -

انہوں نے دامن کوہ کے قریب پہنچتے ہی ایک زلزلہ انگیز نعرۂ تکبیر بلند کیا ' اور بجلی کی سرعت سے پہاڑ پر چڑھنا شروع کردیا - بلغاری اس خیال میں تھے کہ ترکوں کی ہشیاری سے پہلے ہم اوپر تک پہنچ چکے ہیں اور اب انکا باہر نکلنا محال ہے - لیکن اس ناگہانی آواز نے انکے ہوش و حواس پراگندہ کردیے ' اور ہر شخص یہ سمجھکر بے اختیار ہوگیا کہ " ترکی فوج پہاڑ تک آگئی " -

* * *

۶۰ - آدمیوں میں سے صرف ۱۷ - آدمی اوپر تک پہنچ سکے - انہوں نے تمام پہاڑوں کو دشمنوں سے خالی پایا ' کیونکہ انکے پہنچنے سے پہلے وہ دو توپیں چھوڑکر بھاگ چکے تھے !

* * *

صدم کو (خیری بک) کو چتلجا کے فوجی شفا خانے میں پہنچا دیا گیا ' کیونکہ اسکا تمام جسم زخموں سے چور تھا -

وہ زندہ رہا ' لیکن اگر وہ زندہ نہ بھی رہتا ' جب بھی وہ زندہ تھا !

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

(۱۲)

نام	پائی	آنہ	روپیہ
کمال الدین صاحب لاہور	۰	۰	۱
محمد خلیل صاحب موضع مروٹی ضلع گیا	۰	۰	۲
سید ملک حسین صاحب گوندہ	۰	۰	۸
سید محمد علی صاحب شاہجہانپور	۰	۰	۵۶
احمد حسین صاحب - مراد آباد	۰	۸	۱
احمد بخش صاحب ملتان	۰	۰	۱۰
بابو رحمت اللہ صاحب ٹھیکیدار	۰	۰	۵۰
سید عبدالحمید صاحب شاہجہانپور	۰	۰	۱۰
بذریعہ مظہر الحسن صاحب :—			
عفت النساء صاحبہ بنت لطافت حسین صاحب	۰	۰	۲
اہلیہ منشی وصل احمد صاحب	۰	۰	۲
منشی احسان الحق صاحب مرحوم	۰	۰	۱
بذریعہ مولوی عبد الرزاق صاحب مبلا پور :—			
امام بخش صاحب	۰	۸	۱
ولی محمد صاحب	۰	۹	۰
خدا بخش صاحب	۹	۲	۱۰۰
اسرار علی صاحب	۰	۲	۰
حامد صاحب	۰	۲	۰
اہلیہ کریم بخش صاحب	۳	۲	۰
بذریعہ مولوی محمد مجیب صاحب آروی :—			
مولوی محمد مجیب صاحب آروی	۰	۰	۱
مولوی عزیز صاحب آروی	۰	۰	۱
مولوی صدیق صاحب جہوری	۰	۰	۱
ہمشیرہ صاحبہ مولوی صدیق صاحب جہوری	۰	۰	۱
مولوی عبد الہدی صاحب بہاوری	۰	۸	۰
ایک بزرگ از الہ آباد جنہوں نے نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں	۰	۰	۱
بذریعہ مولوی شمس الدین احمد صاحب - مارہ روڈ :—			
بائیس عدد چاندی کی - دو عدد کڑے - نقد	۰	۰	۲۷۵
میزان	۰	۲	۵۲۶
میزان سابق	۶	۲	۱۱۶۵۷
میزان کل	۶	۴	۱۲۱۸۳

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتاھو یا پیاس زیادہ لگتي ھو - منہ کا ذایقہ خراب رھتا ھو - رات کو کم خوابي ستاتي ھو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانہ ھونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ھوتي جاتي ھو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ھو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ھو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رھتا ھو - ھاتھ پاؤں میں خشکي اور جلن رھے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ھوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ھو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ھوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ھوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ھوتي جاے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ھوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاھر ھوتے ھیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم **کاربنکل** سے ھوتا ہے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ھوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ھو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ھونے کا خیال کر لینا چاھیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ھونہار قابل لوگ مرچکے ھیں -

مرض کي تشریح اور ماھیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابي ضرور ھوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ھوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ھوتي بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ھیں - کبھي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ھوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض شروع ھوتا ہے -

اگر آپ چاھتے ھیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ھماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستي کروگے تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاھر ھوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ھیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لا علاج مرضوں میں پھنستے ھیں جن کا علاج پھر نہیں ھوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ھیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ھیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ھوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ھوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لیے بارھا تجربہ ھوچکي ھیں اور صدھا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي ور منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپڑ والئي ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ھوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

پتہ :—

عبد الوھاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور — آپ کي بھیجي ھوئي ذیابیطس کي گولیان استعمال کر رھا ھوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاھد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ھوگیا - قوت مردمي جاتي رھي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ھوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رھي - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ھوئي -

انکے علاوہ صدھا سندات موجود ھیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي ھیں

— * —

زود کن

دازھي مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ھوتے ھیں -
۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ھونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ھو دور
۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ھیں

حب دافعہ سیلان ا[illegible]

لیسدار رطوبت کا جاري رھنا عورت کے [illegible]
آرام - دو روپے

روغن ا[illegible]

کسي قسم کا زخم ھو اسکے لگانے سے
بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم

حب [illegible]

زردي چہرہ - [illegible]غري [illegible] زوري [illegible]ور [illegible]
دو ھفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشي صدھا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ھو یا بادي ریحي ھو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

انگریزي حکومت کا مسلمان هوجانا

— * —

شائقین تواریخ و تصوف کو مژده

——:○ * ○:——

حمیدیه هــــوٹل

——:○ * ○:——

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ

— : * : —

افکار و حوادث

— * —

ناصح مشفق

— * —

مسلمانوں کے اگر دشمن بڑھتے جاتے ھیں تو خوشی کی بات ھے کہ نئے نئے دوستوں کی بھی کمی نہیں - منجملہ انکے ایک نئے دوست دلنواز اور ناصح مشفق صوبجات متحدہ کے جدید فرمانروا ھیں - کیا ھوا اگر (فرڈیی ننڈ) ھمارے خلاف اعلان جہاد مقدس کرتا ھے' کیونکہ (سر جیمس مسٹن) بھی موجود ھیں' جو اسکو بالکل غلط بتلاتے ھیں -

ھم سمجھتے ھیں کہ ھز آنر جبسے اس صوبے کے تخت فرمانروائی پر متمکن ھوے ھیں' انکا زیادہ وقت ھمارے ھی فکر میں بسر ھوتا ھے - وہ ایک صوبے کے حکمران ھیں جس میں مسلمان بستے ھیں' پس انکو بڑی پریشانی ھے کہ کہیں گمراھیوں میں مبتلا نہو جائیں - اسلیے انکا کوئی وعظ نصائح مشفقانہ و حکیمانہ سے خالی نہیں جاتا - وہ ھمارے قومی کالج کے پیٹرن ھیں' اسلیے انکو بہ حیثیت ایک مسلمان فقیہہ کے طلباے کالج کیلیے فتوا دینا پڑتا ھے کہ ترکوں کے غم میں روزہ رکھنا جائز نہیں' مزید براں یہ کہ صحت کیلیے بھی مضر ھے - انکو " اسلام کی شاندار روایات " کے تحفظ کی سب سے زیادہ بے چینی ھے' اسلیے علی گڈہ کالج کے وعظ میں ارشاد ھوا تھا کہ اپنے اقبال کی گذشتہ باتیں بھول جاو' اور اب ارشاد ھوتا ھے کہ جو کچھہ دنیا میں ھو رھا ھے اسکو بھی بھلا دو !

پچھلے دنوں گورکھپور میں وعظ فرماتے ھوے آپ اپنے اس دل محبوب کو فراموش نہ کرسکے !

ذکر میرا مجھسے بہتر ھے کہ اس محفل میں ھے

ھز آنر نے فرمایا :

میں یہاں کے مسلمان حضرات کو ایک دوستانہ مشورہ دینا چاھتا ھوں - مسلمانوں کے دلوں کو بہادر ترکوں کی شکستہ اور زخمیوں اور بیواؤں کی حالت زار سے سخت ... آپ نے عملی ھمدردی کا ثبوت کے لیے چندہ

چند دن گذرے ھیں کہ (سر آغا خان) نے ھمکو نصیحت کی تھی - ھز آنر کی طرح وہ بھی مسلمانوں کے حکمران ھیں - لیکن انکی تمہید بھی بعینہ یہی تھی کہ چندہ دو - شاید جو نصائح حقیقی آگے چلکر ارشاد ھوا کرتے ھیں' انکے لیے مخاطب میں استعداد سماعت پیدا کرنے کیلیے اس تمہید دلپذیر سے کام لینا ناگزیر ھے -

بہر حال نصیحت کی صدا خواہ کہیں سے آے' اسکا جواب شکر اور پھر عمل ھے - شکر کیلیے تو ھم بہمہ وجوہ مستعد ھیں' اور جب انگلستان کے بڑے بڑے حکمران عہدہ داروں کو یاد کرتے ھیں' تو ھز آنر کی شکرگذاری اور زیادہ بڑھجاتی ھے - کیا ھوا اگر ھز آنر کو ھماری چند باتیں پسند نہیں' لیکن تاھم انکو " دروازۂ مسجد کے " نظارے کا تو شوق نہیں ھے ؟

اب رھا عمل' تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ گو ھم اسکےلیے طیار ھوں' لیکن ھمارے چاروں طرف کے اسباب اسکے لیے طیار نہیں ھیں - ھز آنر ھمارے کانوں کو اپنے نصائح سنا سکتے ھیں' لیکن دماغوں سے ھماری عقلیں چھین نہیں سکتے - وہ اپنی دوستانہ نصیحت کے پیچھے اپنی قوت حکمرانی کا گرز گران رکھہ سکتے ھیں' لیکن ھماری آنکھوں پر پردہ نہیں ڈال سکتے - انکے اختیار میں ھے کہ غلط کو صحیح بتلادیں' مگر انکے لیے ابھی اس قوت کو حاصل کرنا باقی ھے کہ سچ کو جھوٹ ثابت کردیں - وہ اگر کہیں کہ ھماری عقلیں ضعیف اور ھمتیں پست ھیں' تو ھم مان لیں گے' کیونکہ اسکا بڑا ثبوت یہی ھے کہ وہ ھمکو نصیحت کر رھے ھیں' لیکن اگر وہ کہیں کہ ھم عقل سے بالکل محروم ھیں' تو اسے تسلیم کرنے کیلیے ابھی طیار نہیں - البتہ اگر نصیحت فرماؤں کی نصیحت کا' اور مخاطبین کی سماعت کا یہی حال رھا' تو عجب نہیں کہ وہ وقت بھی آجاے - اور یہ پھر انکی مزید خوش قسمتی ھوگی -

---

سنہ انیس سو تیرہ میں ایک صوبے کا حکمران اپنی سرکاری تقریر میں ھم سے خواھش کرتا ھے کہ واقعات کو جھٹلاؤ اور دنیا کو بھول جاؤ اور خود یہ بھول جاتا ھے کہ الحمد للہ اب اسکے مخاطب شمالی نائجریا کے وحشی نہیں ھیں' بلکہ ھندوستان کے لکھنے پڑھنے والے انسان ھیں ! انسانی جرائتوں کی اس عجیب ترین مثال کو کیا کہا جاے ؟ وہ کہتے ھیں کہ " اس دور افتادہ ملک میں نہ آپکو حالات معلوم ھیں اور نہ مجھکو " ممکن ھے کہ مسلمانوں کی [illegible] اس کی مہلت نہ ملتی

(سر جیرڈ لوتھر) اُس حکومت کا کونسل ہے ' اور اُس نے مختار پاشا کو یہ کہکر کس طرح دھوکے میں رکھا تھا کہ " جنگ کیلیے ٹرکی کوئی طیاری نہ کرے ' ہم ریاستوں کو کسی طرح جنگ شروع کرنے نہ دینگے " اور اسلیے خواہ کتنے ہی پردے ڈالے جائیں ' مگر ہم اس حکومت کو بیک نظر شناخت کرلے سکتے ہیں ' جس نے ترکوں کی اس دردانگیز شکست کے اسباب فراہم کیے -

پھر ان تمام باتوں کو جانے دیجیے - ہم ہز آنر کی خاطر اُس حکومت کے پہچاننے سے کیونکر انکار کردیں ' جسکا وزیر اعظم سالانیک کے فتح کی خبر سنکر اپنے مقدس صلیبی خوشی کے جوش کو دبا نہ سکا اور قسطنطنیہ کے فتح کی اُس امید ناکام و رسوا کن کا اعلان کردیا ' جسکے ابتک پورا نہونے کی شرمندگی کو تو ہمارے ہز آنر بالقابہ کا دل بھی ضرور محسوس کرتا ہوگا ' گو مواعظ و نصائح میں اسکے اظہار کا کوئی موقع نہو -

پھر اگر ہز آنر کی محبت فرمائیوں کی خاطر اس واقعہ کو بھی فراموش کردیں ' تو اس یاد داشت کا کیا جواب ہوگا ' جسکے نیچے " مسیحی اتحاد " کے تمام دستخطوں کے ساتھہ سب سے بڑی " اسلامی سلطنت " کے بھی دستخط تھے ' اور جسکا یہ مضمون تھا کہ ٹرکی فوراً تمام مفتوحہ اور غیر مفتوحہ مقامات بلغاریا کے حوالہ کردے ؟ کیا ہز آنر چاہتے ہیں کہ پانچ ہزار مسلمان عورتوں کو ایک مسجد میں جلا دیا جائے ' سر ایڈورڈ گرے کی صمم بکم بارگاہ سے جواب دیا جائے کہ " ہم کچھہ نہیں کرسکتے " اور پھر بھی ہم اپنے تئیں اپنے ناصحوں کے ہاتھہ میں چھوڑ دیں تاکہ وہ ہماری آنکھوں پر باطمینان پٹی باندھیں اور کانوں کو آہنی چادروں سے بند کردیں ؟

اصل یہ ہے کہ نصیحت کرنا آسان ہے مگر درد مندوں کے دل کو سمجھنا مشکل ہے - ہز انر نے نصیحت فرمائی کی مشق تو خوب کرلی ' لیکن دلوں کے سمجھنے کی مشق باقی ہے :—

بزیر شـــاخ گل افعی گزیـــدہ بلبـــل را
نوا گـــران نخوردہ گزنـــد را چہ خبـــر ؟

ہز انر اللہ کا شکر کریں کہ خدانے انکو اس قوم میں پیدا کیا ہے ' جو ہمارے اقبال مرحوم کی جانشین ہے ' اور ہماری کھوئی ہوئی متاع سے جسکی دکان کی آرائش ہوئی ہے - قوت و حکومت کا جو خلعت ہمارے جسم پر راس نہ آیا ' قدرت نے وہ اسکے کاندھوں پر [illegible]

ہر جادہ کہ از نقش [illegible] ست [illegible]

سر ایڈورڈ گرے جواب دیں کہ " ایک غیر طرفدار حکومت کیلیے یہ محال ہے کہ وہاں جاکر اسکا انسداد کرے "

ہز آنر اپنے قلب مبارک پر ہاتھہ رکھکر فرمائیں کہ ایسی حالت میں انکے خیالات اپنی قومی حکومت کی نسبت کیا ہونگے ؟

(ہز آنر) کسی ایسے " مسیحی اتحاد " سے بالکل بے خبر ہیں جو اسلام کو مٹانے کیلیے کیا گیا ہے ' اور اسکو صرف چند فتنہ انگیز مفسدوں کا اختراع سمجھتے ہیں - یہ اچھی بات ہے ' اور ہندوستان میں ہمارے حکمران یورپ اور انگلستان کے واقعات سے عملاً لاعلم ہی رہیں تو انکے اور ہمارے ' دونوں کیلیے بہتر ہے - لیکن افسوس کہ جس طرح ہز آنر اپنے آپ کو اور ہمکو ' دونوں کو یورپ کے " بین الاقوامی " فلسفۂ سازش کے سمجھنے سے قاصر سمجھتے ہیں ' ویسا ہی ہم بھی خود اپنے تئیں اور انکو ' دونوں کو واقعات کے قدرتی اثر کے محو کرنے سے بھی قاصر پاتے ہیں - ہز آنر کی قدرت سے باہر ہے کہ وہ " مشرقی مسئلہ " کی اُس پوری تاریخ کو ہم سے چھپا سکیں جو گذشتہ نصف صدی کے " بین الاقوامی مسائل " کی اصلی محور رہی ہے - سلطان عبد الحمید نے ممالک غیر کی خبروں اور یورپ کے اخبارون کی فوج میں اشاعت بند کردی تھی ' مگر گورنمنٹ آف انڈیا کے ہم شکر گذار ہیں کہ اُس نے ایسا نہیں کیا ہے - پس جو کچھہ ہمیں معلوم ہے ہم اس پر ہز آنر کی تصدیق و تغلیط کے محتاج نہیں -

فرڈنینڈ اور شاہ یونان اعلان جہاد کرتا ہے ' جس طرح چوتھی صلیبی جنگ میں پادریوں کے گروہ جنگ مقدس کا صبح و شام وعظ سناتے تھے ' اسی طرح بلغاری اور سروی پادری فوج کے ساتھہ ساتھہ بائبل در بغل سفر کرتے ہیں ' لیکن تمام یورپ کی فضا میں ایک صداے اعتراض بھی نہیں اٹھتی - یہ کیا ہے ؟ اگر شیخ الاسلام بھی بلغاریا کے مقابلے میں اعلان جہاد کردیتا ' تو کیا انگلستان اور یورپ کی حکومتیں خاموش ہو رہتیں ؟

با وجود اسکے انگلستان سے مسئلہ [illegible]

جاتے ہیں اور اعلا [illegible]

۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۱ ہجری

حدیث الغاشیه

(۳)

نشۂ نیم شبي کا صبح خمار
یا
یونیورسٹي فونڈیشن کمیٹي

وہ " شیفته " که دهوم تهي حضرت کے زهد کی '
میں کیا کہوں که رات مجھے کس کے گهر ملے !!

(۱)

مرغ اسیر کي گرفتاري اور صیاد بے مہر کي تغافل شعاري کا مرثیه همارے شعرا کي بدولت ایک دلچسپ داستان بنگئي هے -

فرض کیجیے که کوئي قیمتي چڑیا آپنے هزاروں آرزوں اور تمناؤں سے پکڑي هو' اور اسکا مضغۂ ضعیف آپکي مضبوط مٹھي میں اس طرح دبا هوا هو' که ذرا انگلیوں کو اور سخت کیجیے تو غریب کي کاغذي پسلیاں ریزہ ریزہ هو جائیں -

لیکن یکایک آپکو ایک ٹهوکر لگي' اور اب جو دیکھتے هیں تو هاتهه خالي هے' اور وہ صید ستم سامنے کے کسي درخت کی بلند ٹہني پر بے فکر و بے پروا بیٹها هوا چہچہا رها هے - گویا اسطرح آپکو چیلنج دے رها هے که صیادي کا دعوا هے' تو یہاں آکر گرفتار کیجیے ! آپ حسرت سے دیکھتے هیں اور انقلاب حالت پر خونبار هیں ! الله الله ! ابهي چند لمحے پہلے جو مشت پر و بال اپني زندگي و موت کیلیے همارے رحم کا محتاج تها' اب هماري بے بسي و لا چاري پر اپني ازادانه پر فشانیوں سے طعنه زن هے !

بعینه یهي حال فونڈیشن کمیٹي کے پہلے اجلاس کا تها' وہ صیادان سخت پنجه' جنهوں نے قومي ازادي اور جماعتي رائے کي سنہري چڑیاکو برسوں اپني آهني انگلیوں میں دبا کر مقید کر رکها تها' اور استبداد گرفت کا یه حال تها که اف کرنے کي بهي اجازت نه تهي' اب چشم تر اور نگاہ خونبار سے دیکهه رهے تهے که ایک هي جست برق رفتار میں انکے قبضے سے نکل گئي هے' اور وہ هاتهه' جو کل تک کسي کے پر و بال مقید سے بهرے هوے تهے' اب خالي هیں که جي بهر کے اپني محرومي اور بے بسي پر ماتم کرلیں !

نا کامي سے بڑهکر نا کامي کے طعنوں کي تکلیف هوتي هے - ستم یه تها که یه بے مہر چڑیا اڑکر چلي نہیں گئي تهي' بلکه سامنے کے ایک درخت پر بیٹهي هوئي تهي - کبهي اپنے پروں کو هلا هلا کر یاد دلاتي که یهي پر تهے' جنکو آپکے قبضے میں حرکت کي بهي اجازت نه تهي' لیکن اب کسطرح هوا میں پهیلائے جا رهے هیں ؟ کبهي گردن هلا هلا کر چہچہاتي' اور اسمیں یه دلدوز طعنه مضمر تها که کل تک یهي زبان تهي' جو کسي کے خوف و هیبت سے هلنے کا تصور بهي نہیں کرسکتي

تهي - آج آپکي زبان بهي اسکے سامنے کهلتے هوے کٹ کٹ جاتي هے !

فانظر کیف کان عاقبة المکذبین !

(۲)

بہر حال انقلاب حالت نے لیڈروں کے کیمپ میں ایک تہلکه مچا دیا' پچهلي جنگ کي هزیمت سامنے تهي' اور آئنده کي خوفناک هزیمتوں کے تصور سے اس " ایڈري " کے " سومنات " کا هر بت لرزاں و ترساں تها :

فاقبل بعضهم علی	پس لگے آپسمیں ایک دوسرے کو ملامت
بعض یتلاومون ' قالوا	کرنے' اور اخر کار سب بول اٹهے که هاے
یا ویلنا انا کنا طاغین !	هماري کم بختي ! بیشک هم بڑي
(۶۸ : ۲۰)	نا فرمانیوں اور گمراهیوں میں مبتلا تهے !

تاهم ایک هی رات درمیان میں باقي رهگئي تهي' اور جو کچهه هونا تها' ضرور تها که طلوع افتاب کي روشني سے پہلے هي انجام پا جائے - پس جب " سومنات " کے چهوٹے بتوں نے دیکها که همارا عمل السحر کچهه کام نہیں دیتا' تو :

قال اوسطهم '	ان میں جو سب سے بہتر آدمي تها' کہنے لگا که کیا
الم اقل لکم	میں تم سے نہیں کہا کرتا تها که اپنے (اُس آخري)
لولا تسبحون	معبود هي کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں
(۶۸ : ۱۸)	کرتے (جو تمام مشکلوں کو حل کرنے والا هے ؟)

یه اس طرف اشارہ تها که طاقتوں اور قوتوں کے اس " بت اعظم " سے کیوں نہیں خواستگار اعانت هوتے' جسکي سحرکار آنکهوں کي برق بخشي سے اس مندر کے تمام چهوٹے بڑے سنگي بت طاقت حاصل کرتے هیں ؟

افرایتم اللات	(پهر) کیا تم نے " لات " اور " عزی "
والعزی ' ومناة	نامي بتوں کو نہیں دیکها هے ؟
الثالثة الاخری ؟	اور وہ' جو ایک (سب سے بڑا) تیسرا
(۵۳ : ۱۹)	بت اور هے' اور جسکا نام " منات " هے ؟

دعا مستجاب هوئي اور بالاخر " اعمال و اشغال مخفیه " کي یه عظیم الشان رات اس طرح شروع هوئي که سب سے پہلے اس " مقدس عمل تسخیر " کو انجام دیا گیا' جس کا ظاهري و ساده نام ظاهر بیں لوگوں کي زبان میں (ڈنر) هے' اور هماري اصطلاح میں : بل هي فتنة ' و لکن اکثرالناس لا یعلمون کا میں داخل -

(۳)

راویان صداقت شعار اور ناقلان عدالت اثار روایت کرتے هیں که یه " عمل " ساڑهے بارہ بجے تک بجمیع شرائطه جاري رها :

اور جو کچهه که هوا' قابل اظهار نہیں

" تسخیر کواکب " کے عمل کي مشکلات آپ کو یا همکو کیا معلوم' انسے پوچهیے جنهوں نے اس فن کے علم و عمل' د[illegible] دستگاہ حاصل کي هیں - پهر مقصد جیسا اهم هوتا هے عمل بهي قوي هوتا هے - اس عمل میں بڑي مشکل " قران السعدین " نہیں' بلکه " قران الضدین " کا مریخ اور زهرہ' دونوں کو جمع کرنا تها' اور مشتري کو کهینچنا تها تا که " زحل " کے فرمان سے باهر قدم نه [illegible] کا پنجه سخت تها' مریخ اور زهرہ' دونوں کو ایک گهڑي کے جوڑا' یہاں تک که " زهرہ " سے [illegible] وعدہ لے لیا گیا که [illegible] حضرت " مریخ " کے برج

اس صحبت فلکي میں تو یه عجائب و غرائب انجام پا رہے تھے' اور ادھر زمین کے بسنے والوں کي قسمت سر پیٹ رہي تھي :

بگذر ز سعادت و نحوست ' که همرا
ناهید بغمزه کشت و مریخ بقهر !

(٤)

اصل یه هے که پہلے اجلاس میں جن بعض زبان آزران ارادي کے سرگرم تقریریں کي تھیں ' انکي نسبت لیڈروں نے پہلے هي سمجهه لیا تها که ابھي ان سنہري تقروں کیلیے آگ کي آزمائش باقي هے - ٢٩ - دسمبر کے جلسے میں جبکه لفظوں کي جگه زبانوں سے شعلے نکل رہے تھے ' تو (راجه صاحب محمود آباد) همارے مجلس طراز دوست مسٹر (محمد علي) کو مخاطب کرکے دل هي دل میں ضرور کہتے هونگے :

سنا مجلس طرازوں کے چھاؤ نا سب مزے
تم اتفاق سے نہیں تنہا اگر ملے

بالاخر انتظار میں زیادہ دیر نہیں لگي' اور بہت جلد تنہائي کا " گوشه خلوت " هاتهه آگیا - خلوت کے اسرار و نیاز محرمانِ مجلس تک تو پہنچتے نہیں' هم ایسے غیروں کو کیا خبر؟ تاهم یہاں تک تو تمام راوي متفق هیں که (راجه صاحب) نے اپني شکست کا اعتراف کیا اور کہا که اگر هرانا هي چاهتے تھے تو هار جانے کا اقرار کرتے هیں - اب اور کیا چاهتے هو ؟ :

بیا که ما سپر انداختیم اگر جنگ است !

کہا جاتا هے که (راجه صاحب) نے کہا تھا که " جب تک مسٹر محمد علي رام نه کیے جائیں گے ' کچهه نہیں هوگا " یہي سبب هے که اس " خلوت شب " کي بارات کا دولہه انهي کو بنایا گیا ' اور رات بهر " سہرے " کي تزئین و آرایش میں صرف هوگئي - خیر ' همکو اس سے کوئي بحث نہیں که رات بهر کي بیداري خلوت میں کیا کچهه کیا گیا ؟ هم تو صبح کي چشم خمار آلود ' اور زلف پریشان کي ادائیں دیکھنے والوں میں تھے - اور یه جو اپنے حصے میں آیا ' تو اسپر شاکي بهي نہیں - همارے دوست کے هم وطن بلکه انکے سابق رئیس (یوسف علي خاں ناظم) کا فلسفه اس موقعه کیلیے همیں یاد تها :

سنا ادائیں شب کي تو سب لوگ دیکھتے هیں ' مگر
هم انکي بگڑي ادائیں سحر کو دیکھتے هیں

(٥)

خیر ' یه تو اس " شب وصل " کي شام تھي ' اسکے ذکر کو کہیں جلد نبتائیے ' کیونکه اصلي پر لطف حصه تو اسکے بعد آتا هے ' جبکه رندان باده گسار نے " حجلهٔ نیم شبي " آراسته کیا ' اور [illegible] کو بهیج بهیج کر ایک ایک شریک پیماں کي قسمتِ خفته گساري سے بیدار کیا گیا :

[illegible] قت آں نیست که در حجره بخوابي تنہا !

[illegible] ه از عیش " یعني :

[illegible] حبیب کم نہیں وصل حبیب سے !

لیجیے که دسمبر کے آخري هفتے کي سرد راتیں [illegible] ب زلف کمر سے گذر چکي هے' ایک کنج خلوت [illegible] ـتي گرم هے ' اور گرم گرم سازشوں کي :

[illegible] ب هے ' بیٹھے هیں جا بجا ساقي !

[illegible] سي ، مدعي زهد کو الزام [illegible] ه کو منصف

فراموش کو منهه سے لگاتے هي بني' جو کسي کے " دست طلائي " نے پیش کیا تها ' تو انصاف کیجیے ' آخر پہلو میں دل کس کے نہیں هے ؟ اور پهر یه تو وہ مقام هے که هاروت و ماروت کے قدم بهي لڑکھڑا گئے تھے :

ساقیا مرنج از من ' عالم جوانیها ست !

خود صحبت آزمایانِ شبینه کا بیان هے که یه باده گساري رات کے دو بجے تک جاري رهي تھي - الله الله !! جاڑے کي راتیں اور پچھلے پہر کي " پر اسرار " صحبتیں !! آپ الزام واعتراض کي فکر میں هیں' اور " رات کے دو بجے " کے لفظ سے نہیں معلوم کیسے کیسے خیالات میرے دماغ میں گذر رہے هیں ؟ رات کي تاریکي' پچھلا پہر' رندان شاطر و کہنه مشق کا هجوم' اور بعض نوجوان و نوآموز مدعیان حریف پهر شغل مے پرستي کا یه عالم ! اب کیا کہوں که کیا کہنا چاهتا هوں ؟

مست بر بستر من آفتد و رندان دانند
حالت مست ' که بر بستر هشیار افتد !

(٦)

اب اُدهر کي سنیے - یہاں تو شب زنده دارانِ باده گساري " صبح خمار " کي اعضا شکنیوں میں کروٹیں بدل رہے تھے' اور ادهر صبح آٹھه بجے هي سے اجلاس کا هال تماشائیان بزم سے بهر گیا - ایک دن پہلے حصول مقصد کیلیے جو تدابیر گونا گوں و بوقلموں اختیار کي گئي تھیں ' منجمله انکے ایک تدبیر خاص یه تھي که جلسه کیلیے ٹکٹ مقرر کر دیا گیا ' اور یہاں تک همیں بهي اتفاق تها ' کیونکه آج اسٹیج پر پردے سے جو پتلیاں نکلنے والي تھیں ' وہ تھیٹر کے ازبرخته یاد کیے هوے ایکٹروں کي طرح ایک تماشے سے زیادہ نه تھیں ' اسلیے ضرور تها که (باصطلاح عوام) اس " تماشه گهر " کیلیے ٹکٹ بهي مقرر کیا جاے ' لیکن اسپر طرہ یه تها که ٹکٹ کیلیے پہلے تو یه شرط لگائي گئي که صبح آٹھه بجے سے پہلے لے لیے جائیں ' حالانکه جاڑوں میں آٹھه بجے تک رات کي کہر سے فضا بهي صاف نہیں هوتي - پهر ٹکٹ کیلیے تهیٹر کے صدر دروازے پر ٹکٹ گهر کي کهڑکي کا اعلان کیا گیا تها ' لیکن جو لوگ وهاں پہنچتے تھے انسے کہا جاتا تها که راجه صاحب کے هاں جائیے - راجه صاحب کے هاں سے صدا اُٹھتي تھي که جہاں سے آئے هیں' اسي طرف پچھلے پانوں پهریے :

یاں سے واں ' واں سے یہاں' حکم هوا وصل کي شب
هم اٹھاتے هي بچھاتے رہے بستر اپنا !

اس سے غالباً مقصود اصلي یه تها که ان مشکلات کي وجه سے آزاد خیال طبقے کي مجاهدیتي جمع نه هو سکے - یه بهي خبر اڑي تھي که ایک جماعت قتل کیلیے باهر سے ٹھیکے پر بلائي گئي هے - ایک جماعت راوي هے که پولیس کي قوت سے بهي کام لینے کا اراده کیا گیا تها - لیکن صبح کو پهر ان تمام انتظامات کے عمل میں لانے کي ضرورت باقي نہیں رهي ' کیونکه رات کے قول و قرار کے بعد سب مطمئن هوگئے تھے ' که جب خیموں میں باهم صلح کرلي هے ' تو میدان جنگ میں لڑائي کا اب کیا خوف ؟ (ناظم پاشا) جب ساتهه ملگیا تها ' تو (کامل پاشا) بے فکر هوگیا تها' کیونکه اس نے سمجهه لیا تها که فوج کي اصلي قوت اسکے هاتهه میں هو یا نهو' لیکن اس وقت تو ضرور هے -

(٧)

غرضکه آٹھه بجے سے جلسه منعقد' اور " صاحبان حل و عقد " کا منتظر تها ' لیکن کسي بزرگ کا پته نہیں ' اور اب پته لگے تو کیونکر؟ جس جنگ کیلیے یہاں فوج جمع تھي ' اسکي صلح رات کے دو بجے کي تاریکي هي میں انجام پا چکي تھي - اب جلسے میں شرکت

کیلیے کیا ایسي جلدي آ پڑي تهي ' جو جلدي کي جاتي ؟ بہر حال اُدهر رو نمائي میں دیر ' اِدهر مشتاقان دید کي بے صبري ' عجیب کشمکش تهي :

هوتـا هے ازدحـام تمنـا اسي قـدر
هوتي هے جتني دیر کشود نقاب میں

خدا خدا کرکے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بطور مقدمة الجیش کے تشریف لائے - گو خود انکا آنا جلوۂ یوسفي نه تها ' لیکن اپنے ساتهه " نسیم پیراهن " کي بشارت ضرور رکهتا تها - انهوں نے سب سے پہلے " صحبت نیم شبي " کا اعلان کیا ' اور " جنگل میں منادي کرنے والے یوحنا " کي طرح خبر دي که " راه صاف کرو' کیونکه آسمان کي پاد شاهت اب قریب هے ! ! "

(۸)

یہاں تک که دس بجے - صدها نظر هاے منتظرہ ' اور صدا هاے مضطرب کي صفوں سے گذرتي هوئي " ارباب حل و عقد " کي قطار جلوہ فروش هوئي ' اور " حجلۂ سازش " (۱) کے تمام " عروسانِ شب زندہ دار " ایک ایک کرکے نظر نواز بزم و انجمن هوے - چہروں نے پہلي هي نظر میں ارباب نظر سے رمز فروشي کي که رات بهر مین رنـگ بدل چکے هیں :

شب تو شراب خوردۂ با تو صد نشانیها ست !

انهي میں همارے شیوہ طراز دوست مسٹر (محمد علي) بهي تهے - صحبت نیم شبي کا خمار آنکهوں میں ' اور شب بیداري کي افسردگي چہرے پر - جي میں آیا که بڑهکے پوچهیں :

تو شبانه مي نمائي' به برکے بودي امشب ؟
که هنـــوز چشـــم مستت اثـر خمـار دارد !

لیکن همارے دوست نے اپني ایک رات کي حریف پرور اداؤں سے نئے دوستوں کا ایسا حصار هجوم پیدا کرلیا تها ' که اب اسکا موقعه هي کب باقي رها تها ؟

جو کام میں غیر کے هوئیں صرف
افســـوس وہ دلـربا ادائیــں !

(۹)

در اصل اب فونڈیشن کمیٹي کي تمام بحث آکر اسپر ختم هوگئي تهي که ڈاکٹر میجر (سید حسن) بلگرامي کا رزلیوشن منظور هو یا غیر منظور - تمام دیگر مسائل طے پا چکے تهے ' اور اصلي پتهر جو ارباب کار کو حصول یونیورسٹي کي راہ میں نظـر آتا تهـا ' یهي رزلیوشن تها -

اس رزلیوشن کا مقصد في الحقیقت کسي قومي یونیورسٹي کیلیے اصل مبنیٰ ' اور بمنزلۂ بنیاد کار کے تها ' یعنے گورنمنٹ کے اختیارات کا مسئله - رزلیوشن کے الفاظ یه تهے :

" قوانین کالج کي دفعه ۴۱ - ضمن ۵ - میں جو اختیارات اسوقت پیٹرن کو حاصل هیں ' انسے زیادہ اختیارات یونیورسٹي کي صورت میں ' حضور ویسرائے کو بحثیت چینسلر نه دیے جائیں "

میجر صاحب نے اس تجویز کو بعد از هزار سعي و مجاهدت پیش کیا ' اور تمـام آزاد خیال طبقے نے (جو قوم کو قومي یونیورسٹي کے دهوکے میں ایک گورنمنٹ یونیورسٹي خـرید نے سے بچانا چاهتا تها ' اور جسکي قیمت میں علي گڈہ کالج بهي هاتهه سے جاتا تها) ساتهه دیا اور آخر تـک ساتهه دینے کیلیے طیار تها - اب جو وہ تشریف لاے ' تو اسٹیج پر آتے هي میں نے انسے پوچها : فرمائیے کیا ارادہ هے ؟ کہا که " صلح کاري کے ساتهه کام کرنا بہتر هے ' اور مجهکو یقین دلایا گیا هے که بحالت موجودہ میرا رزلیوشن پاس نہیں هوسکتا " (حالانکه آخري خیال درست نه تها)

میں نے اُسي وقت " انا لله " کا جو پرسوں کي شام کو زباں پر گذرا تها ' اعادہ کیا ' که اپنے قیاسات کي پوري تصدیق هوگئي - اب " صلح " کي خواهش هے ' گو تمام یورپین ٹرکي هاتهه سے جاے -

میجر صاحب کانفرنس کي صدارت کیلیے تشریف لاے تهے ' اور في الحقیقت جس قابلیت اور صداقت کے ساتهه انهوں نے اپنے فرض کو ادا کیا ' وہ انکي عظمت کیلیے بہت بڑي چیز هے - پس بہتر تها که وہ فونڈیشن کمیٹي کے اجلاس میں حصه نه لیتے اور اس رزلیوشن کو پیش هي نه کرتے - وہ نئے نئے قوم کے سامنے آئے اور آتے هي اپنے تئیں ایک از مایش میں ڈال دیا ' حالانکه از مایش کي راہ دوسري هے :

عاشقـي شیـوۂ رندان بلاکش باشـد

۲۶ - کي سه پہر کو همیں خیال هوا تها که کہیں میجر صاحب کي استقامت " ارباب حل و عقد " کے مقابلے میں مرعوب نه هوجائے ' هم نے خیال کیا تها که اگر وہ اپني تجویز میں ترمیم پسند کرینگے یا واپس لے لیں گے ' تو معاً کوئي دوسرا شخص اسکو پهر پیش کردیگا - لیکن افسوس که ۲۸ - کي صبح کو حالت بدلگئي - هم ایک شعر یاد کرنے لگے ' جسکا پہلا مصرعه یاد نہیں آتا تها - دوسرا مصرعه یه هے :

اگر ماند شبے ماند ' شبے دیگر نمي ماند

(۱۰)

با وجودیکه مجلس " نیم شبي " کے قول و قرار صلح سے دل مطمئن اور منصوبے قوي تهے ' لیکن پهر بهي جنـگ کے اجرا کا خوف دلوں میں باقي تها - اسکے لیے علاوہ اور بہت سي تدابیر مختلفه کے جو بارہ دري کے دروازے اور خود اندر بهي کي گئیں تهیں ' ایک خاص تدبیر خود اسٹیج پر بهي ارادوں کي مخبري کرتي تهي - دو قطاروں کي مصفف پلٹنیں پریسیڈنٹ کي کرسي اور میز کے چاروں طرف فرش پر بٹهالي گئي تهیں ' اور نہیں معلوم اس بلغاري محـاصرہ کا (ایڈریا نوپل) کونسا تها ؟ بعض اشخاص جو کل تـک جلسوں میں اپني پگڑیوں کے ذریعه ممتاز تهے ' هم نے خاص طور پر دیکها که آج کے پیش آنے والے واقعات سے متنبه هوکر ترکي ٹوپي کے یونیفارم سے لیس هوکر آے تهے - شاید اسلیے که اوروں کے پگڑي اتارنے سے پہلے خود هي اُتار بیٹهیں ' یا اسلیے که جنـگ کے موقعے جس مستعدانه چستي و چالاکي کے خواهاں هوتے هیں ' انکے لیے پگڑي کے زود گسل پیچ مناسب حال نہیں -

هم نواب (وقار الملک) بہادر کے پیچهے هي بیٹهے هوے تهے - هم نے دیکها که اس حالت کو بطور خود نواب صاحب قبله نے محسوس فرمایا ' اور ان لوگوں سے باصرار کہا که اسطرح نه بیٹهیں ' غالباً یه بهي فرمایا تها که اس سے لوگوں کو شبهات پیدا هوتے هیں (مگر یه آخري جمله یقیني طور پر یاد نہیں ' ممکن هے که کسي اور نے کہا هو) لیکن وہ نبرد آزمایان جنـگ ' جو آج اپنے دست و بازو کے جوهر دکهلانے کیلیے جمع هوے تهے ' بهلا ان نصائح و احکام کي کب پروا کرنے والے تهے ؟

اس هجوم و حصارسے ایک خاص مقصود بظاهر یه نظر آتا تها که اگر کوئي شخص مخالفت میں تقریر کرنے کیلیے آمادہ هو ' تو اسکو بر وقت اسکا موقعه هي نه ملے ' کیونکه اول تو مقرر کیلیے کهڑے رهنے کي کہیں جگه هي نه تهي - دوسرے اس محاصرے

(۱) سازش کا لفظ شاید پہلے بهي کہیں گذر چکا هے - لیکن یه میري جانب سے نہیں هے ' بلکه بعینسه نواب صاحب قبله کا لفظ هے - جو انهوں نے اپنے مضمون میں دو جگه استعمال فرمایا هے - منه -

کي صفوف کي وجهه سے راہ مرور اسطرح بند هوگئي تهي' که وهاں تک پهنچنے کيليے کئي منٹوں کي جد و جهد مطلوب تهي - خود هم اور خواجه غلام الثقلين اگر اتفاق سے بالکل اسٹیج کے کنارے پيشتر هي سے بيٹهے هوے نه هوتے' تو تقرير کرنے کا موقعه هي نه ملا هوتا' کيونکه جتني دير ميں مخالف اٹهکر کنارے تک پهنچنے کي کوشش کرتا' اتني دير ميں رزوليوشن پاس هي کرديا جاتا (جيسا که بعد کو به جبر کيا گيا)

ایک اور تدبير خاص وہ تهي' جسکے ذريعه موافقت کے چيز اور مخالفت کا شور و هنگامه پيدا کرنے کي کوشش کي گئي تهي - يعني اسٹيج پر بيٹهنے والي جماعت کا ايک طبقه نيچے مجلس کي مختلف قطاروں ميں متفرق هوکر بيٹهه گيا تها' تاکه وقت ضرورت مجمع کے هر حصے سے ايک ايک صداے موافق اٹهکر شور مچادے' اور معلوم هو که هر طرف سے صدائيں اٹهه رهي هيں - اس انتظام کا سلسله اخر مجمع تک موجود رکها گيا تها - اسٹيج کے سامنے کي تمام کرسيوں پر بهي شريکان راز اشخاص بٹهالے گئے تهے' تاکه اگر کوئي مخالفت ميں تقرير کرے' تو معاً نيچے سے آوازيں اٹهنا شروع هوجائيں' اور اسکے هنگامے ميں مجمع کي مخالف صدائيں مدغم هوکر مفقود هوجائيں- چنانچه جونهي آنريبل خواجه غلام الثقلين نے ترميم پيش کي' گو وہ مخالفت ميں نه تهي' بلکه صرف ترميم تهي' تا هم شور و غل کي آوازيں معاً سنائي دينے لگيں -

هم نے يه بهي سنا تها (والعهدة على الراوي) که رات کے پيمان و عهد کے بعد بعض ممتاز ازادي خواہ اشخاص نے ايک کاغذ اپني تمام جماعت ميں پهرا ديا تها' جسميں " صحبت نيم شبي " کے صلح نامے کا ذکر تها' اور لکها تها که اب ٢٦ - کے جلسے کے تمام ازاد خيال لوگوں کو اسي کي تائيد کرني چاهيے' اور کسي مزيد مخالفت کي ضرورت نهيں - هم نهيں کهه سکتے که کهاں تک يه درست هے؟ مگر بارہ دري کے دروازے پر جب ٹکٹ ديکهنے والوں اور آنے والوں ميں هاتها پائي هورهي تهي' تو هم شور و غل سنکر باهر نکلے تهے - هم نے اپنے ايک دوست کو ديکها تها' جنکے هاتهه ميں ايک کاغذ تها' اور ايک حلقهٔ احباب ميں کهڑے باتيں کر رهے تهے - هم نے ايندہ اراده کي نسبت پوچها مگر وہ ٹال گئے - والله اعلم بحقيقة الحال -

قصه مختصر يه که بڑے بڑے سامان کيے گئے تهے' اور چونکه " صلح " هوچکي تهي' اسليے اب انتظامات خود انهي کے هاتهوں انجام پا رهے تهے' جو ٢٧- کي شام تک خود فريق جنگ اور " ازاد خيال " جماعت کے سرغنه سمجهے جاتے تهے' اور در اصل افسوس بهي اسي کا هے :

نيم بسمل اُس نے گر چهوڑا' تو کچهه پروا نهيں
پر يه غم هے' اعتبار دست قاتل اٹهه گيا

(١١)

بهر حال مجلس جم چکي تو پردہ اٹها' اور اس تماشے کا ايک هي ايکٹ شروع هوگيا - سب سے پہلے همارے عشوہ فرما دوست مسٹر (محمد علي) باهر نکلے اور رزوليوشن پيش کيا' وہ بيٹهے تو ميجر (سيد حسن) بلگرامي اٹهے اور تائيد کي :

يکے بدزدي دل رفت و پردہ دار يکے !

اب نه ٢٦ - کے معرکے تهے اور نه مويد :

يه لوگ بهي غضب هيں که دل پر يه اختيار !
شب موم کرليا' سحر آهن بناليا !

٢٦ - کي سه پهر کو همارے دوست کا مزاج بهت گرم تها' انکي تقرير اتني پرجوش تهي که اسکي بے اعتدالي هم کو بهي ناگوار گذري اور انکے کان ميں کها که خدا را ذرا لب و لهجه نرم کيجيے - على الخصوص يه بات هميں کچهه اچهي نظر نهيں آئي که سارا زور " جوش محمد " اور " متين الله " کے ضلع پر وہ صرف کر رهے تهے اور تقرير صرف صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب پر شخصي ايرادات کرنے ميں جاري تهي - حالانکه بهتر تها که بغير تشخص و تعين کے وہ سب کچهه کهتے - هم کو اعتراف هے که صاحبزادہ آفتاب احمد خاں نے اس وقت قابل تعريف ضبط و تحمل سے کام ليا' اور اپني تقرير ميں ايک لفظ بهي نهيں کها - گو جلسه انکا مخالف تها' مگر غصه تو وہ شے هے که موقعه شناسي کي مهلت هي کب ديتا هے ؟

ليکن آج انکي تقرير اتني ٹهنڈي تهي که پرسوں جن لوگوں نے انکے جوش کے انگارہ سے اپني انگيٹهياں روشني کي تهيں' آج انکے آغاز تقرير هي سے جمهائياں آنے لگيں - پرسوں همارے دوست کے هاتهه ميں شامپين کے جام تهے' آج انهوں نے چاها که ٹهنڈے پاني هي کو وائن گلاس ميں بهر بهر کر تقسيم کرديں - سوڈا بهي نهيں -

هم نے تقرير کا پهلا لفظ هي چکهه کر اپنے قريب کے بيٹهے هوے احباب سے کهديا تها که آج يا تو صرف پاني هے' يا پاني اسقدر ملا ديا هے که بو اور ذائقه' دونوں کا پته نهيں :

مرا اے مي فروش آن بيخودي نيست
مگر در بادہ آبے کردہ باشي

سب سے پہلے همارے دوست نے قسميں کهانا شروع کيں که مجهپر خدا کيليے اعتماد کيجيے' ليکن وہ بهول گيے که زيادہ قسميں کهانا کوئي اچهي علامت نهيں سمجهي جاتي گو اچهي علامت هو:

قسم سچي سهي' پهر بهي ضرورت کيا هے کهانے کي !

همارے دوست کو معلوم نهيں که اعتماد حاصل کرنے کا ذريعه قسموں اور عهد و پيمان ميں نهيں هے' بلکه کسي اور هي چيز ميں هے - سچا اعتماد پيدا کرنے والوں نے کبهي خود قسميں نهيں کهائي هيں' بلکه اپني استقامت اعمال کے زور سے اعتماد کي قسميں دنيا سے لي هيں - اس نکتے کو (خانخاناں) نے سمجها تها :

به کيش صدق و صفا حرف عهد بيکارست
نگاہ اهل محبت تمام سوگند ست !

الم تر الى الذين يزكون انفسهم ؟ بل الله يزكي من يشاء !

قبل اسکے که کوئي کچهه کهے' خود انهي نے ڈيپوٹيشن کي تجويز کو " سادي چيک بک " سے تعبير کيا' اور پهر واقسموا بالله جهد ايمانهم کا سلسله شروع هوا - کيا يه اسکا ثبوت نه تها که خود انکا ضمير بهي اس وقت عالم اضطراب ميں هے' اسليے خود هي اپنے سے کهٹکتے هيں' اور خود هي جواب ديتے هيں ؟ صاف معلوم هوتا تها که آج جو کچهه زبان سے نکل رها هے' اس سے همارے دوست کو خود بهي حيا آ رهي هے :

ميں اپني چشم شرق کو الزام خاک دوں
تيري نگاہ شرم سے کيا کچهه عياں نهيں ؟

(١٢)

غرضکه دو دن کي فريقانه معرکه آرائي کو اب اور کهاں تک طول ديا جاتا ؟ اسکا فيصله يوں کيا گيا که بين بين طريقه پسند کيجيے که خير الامور اوسطها - کفر و اسلام' دونوں کو اختيار کيجيے - اهرمن اور يزداں' دونوں کو رام کيجيے - ايک هي طرف کيوں جهکيے جب دونوں کي خوشنودي حاصل هوسکے ؟ صرف کعبے هي کے کيوں هو رهيے جب بتکدے سے بهي رسم و راہ رهسکے ؟ ايک هاتهه ميں زنار برهمن ليجيے اور دوسرے هاتهه ميں سبحهٔ زاهد -

یعنے ایک ھاتھہ ایمان سے ملائیے اور دوسرا وقف مصافحۂ نفاق - یعني ایک ھاتھہ میں " جام غلامي " اور دوسرے میں " سندان حریت "

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ھر ھوسنا کے نداند جام و سندان باختن

مذبذین بین ذالک ' لا الي ھا اولاء ' ولا الی ھا اولاء ! (۴ : ۱۴۲) :

معشـوق ما بشیوہ ھر کس موافق ست
با ما شـراب خورد و بزاھد نمـازکرد

نومن ببعض و نـکفـر ببعـض ' و یـریدون ان یتخـــذوا بیــن ذالک سبیلا (۴ : ۱۵)

بعض باتوں میں راہ ایمـــان اختیار کرینـگے اور بعض میں راہ کفـــر ' وہ چاھتے ھیں کہ ان دونوں کے درمیـان کوئي تیسري راہ اختیار کریں -

حقیقت یہ ھے کہ اس " جمع اضداد " کي راہ نہایت مشکل ھے - ایک ھاتھہ میں جام باطل پرستي رکھیے ' اور دوسرے میں سندان حق پرستي ' اور دونوں کو باھم زور زور سے ٹـکرایئے ' مگر شرط یہ ھے کہ باطل کے جام بلوریں میں بال تـک نہ آـے ' اور سندان حق پرستي بھي ھاتھہ سے الـگ نہو !

ھر ھوسنا کے نداند جام و سندان باختن !

اوروں کي خبر نہیں ' مگر اپني کمزوري کا تو ھمیں صاف صاف اعتراف ھے - اس شعبدہ بازانہ چابک دستي کي مشق کیلیے بڑي بڑي قابلیتوں کي ضرورت ھے ' یہ مقامات عالیہ ھم تہي دستان کمال کو ابھي حاصل نہیں ھوے -

(۱۳)

میبجر صاحب کي تائید کے بعد میں نے تقریر کرني چاھي ' لیکن خواجہ غلام الثقلین صاحب نے کہا کہ وہ رزولیوشن کي نسبت ایک ترمیم قلمبند کرچکے ھیں ' اسکو پیش کرینگے - چنانچہ خواجہ صاحب نے نہایت خوش اسلوبي کے ساتھہ تقریر کي اور دانشمندانہ طریقہ سے بعض اختیارات مہمہ کے محفوظ رکھنے کي ضرورت واضح کي - لیکن انتظامات مخفیہ سرگرم کار تھے - مخالفت کي آوازیں اٹھنا شروع ھوگئیں -

اس عرصہ میں ' میں کیا سونچ رھا تھا ؟ تمام قیاسات کي تصدیق ھوچکي تھي ' اور معلوم ھوگیا تھا کہ آزاد خیال پارٹي کي قوت کو شکست دینے کیلیے ایک عنصر ' مرکب سے الـگ کرلیا گیا ھے - پھر اور جو جو تدبیریں ۲۶ - کے مدعیان آزادي اور ھنگامہ فرمایان حریت کو اپنے قابو میں لانے کیلیے کي گئی تھیں ' وہ بھي کامیاب ھوگئي ھیں - ایک پورا جال ھے ' جسمیں سب کے پانوں پھنس گئے ھیں - پھر کیا رنـگ بدلا ھوا دیکھکر میں بھي خاموش ھوجاوں ؟

یہ ا[illegible]ـ مفت کي ھر دل عزیزي اور احسان مندي تھي جو بغیر کسي نقصان کے حاصل ھوتي تھي - کیونـکہ تمام مدعیان آزادي [illegible]ق پرستي سر جھکا چکے تھے ' اور اب اس حق و باطل کے مرکب [illegible] بجز ھي کا نام " حق خالص " تھا ' پس آزاد خیالي اور [illegible] رستي پر کوئي آنچ نہیں آتي ھے ' اور ھر دلعـزیزي کي دولت [illegible] اتھہ آجاتي ھے - حق بھي اپنے ھي حصے میں آتا ھے ' اور باطل [illegible] دامن بھي نہیں چھوٹتا - پھر کیا مضائقہ اگر چند لمحے کي خاموشي سے مدتوں تـک کام دینے والي کمائي پیدا کرلي جاـے ؟

یہ [illegible] یالات تھے جو اس موقعہ پر قدرۃً ھر دماغ میں گذر سکتے تھے ' لیکن گو قدرت کا ایک لمحہ کیلیے بھي دعوا نہیں ' تاھم ایسے ایسے نزعات [illegible] طانیہ کیلیے تو الحمد للہ اپنے پہلو میں ایک قوت رکھتا ھوں - " ھر د[illegible] بزي " کي خواھش سب سے بڑا " شیطان " ھے جسکي ایک نگ[illegible]م کے ساتھہ ھي ھمتوں اور استقامتوں کي بڑي بڑي چٹانیں پاني ھو[illegible]ہ جاتي ھیں ' لیکن جس دن میں نے اپني پہلي اواز [illegible]ی دن سے اپنے پانوں کو راہ حق گوئي کي اس اولین زنجیر سے ازاد کر لیا ' اور استقامت کي توفیق اللہ کے ھاتھہ میں ھے -

میرے عقیدے میں " ھر دلعزیز " کا زیادہ صحیح نام " منافق " ھے اور یہ محال قطعي ھے کہ ایک شخص " حق گو " بھي ھو اور پھر بزم ایمان و کفر ' دونوں میں ھر دلعزیز ھو - جو لوگ چلنا چاھتے ھیں ' انکو سمجھہ لینا چاھیے کہ انکے سامنے صرف دو ھي راھیں ھیں ' حق و باطل ' کفر و ایمان ' نور و ظلمت ' اور خدا پرستي و شیطان پرستي ' انھي دو راھوں میں سے کسي ایک کو اختیار کرلیں - یہ بالکل فضول کوشش ھے کہ دونوں میں سے کوئي نئي درمیاني راہ پیدا کي جاوے - میں نے تو ارادہ کرلیا ھے کہ خواہ کچھہ ھي کیوں نہو ' لیکن اپنے ظاھر و باطن کو ایک رکھونگا ' اور جو دل میں ھوگا اسي کو زبان کے حوالے کرونگا ' دعا کرتا ھوں کہ خدا جلد مجھے کسي سخت آزمایش میں ڈالے ' اور مجھے اپنے دل کي استقـامت کے آزمانے کا موقعہ ملے - وعلی اللہ ' فلیتوکل المتوکلون -

مجھکو بعض صاحبوں نے روکا کہ اب مخالفت میں تقریر کرنا بے فائدہ ھے - نواب اسحاق خاں صاحب نے کہا کہ ایک بات پر اب سب متفق ھـوگئے ھیں ' مخـالفت سے کیـا فائدہ ؟ لیکن در حقیقت ان بزرگوں کي غلطي تھي - مخالفت اسلیے نہیں کي جاتي کہ موافقت کي صدائیں بلند ھوں ' اور لوگ چیرز کا ھنگامہ بپا کر خیر مقدم کریں ' بلکہ صرف اسلیے کي جاتي ھے کہ ایمان اور ضمیر کا حکم ھوتا ھے کہ ایسا کرو - یہ حکم بالکل اس سے بے پروا ھے کہ لوگوں کا کیا حال ھے ؟ کوئي سچي بات اسلیے نہیں ترک کردي جاسکتي ' کہ لوگ اسکا استقبال نہیں کرینگے - سچ ' سچ ھے اگرچہ تمام عالم میں ایک بھي اسکا دوست نہو - البتہ یہ حالات و واردات اور ھیں - جنکے سمجھنے سے اپنے بزرگوں اور دوستوں کو ابھي عرصے تـک مجبور و معذور سمجھتا ھوں :

حریف کاوش مژگان خوں ریزش نئی ناصح
بدست آور رگ جانے ' ونشتر را تماشا کن

جس چیز کو آپ لوگوں نے " ایمان " سمجھا ھے ' اپنے عقیدے میں وھي کفر ھے - حق کي پرستش کیلیے اولین شے قرباني ھے اور آپکا دماغ ابھي اسکا تصور بھي نہیں کرسکتا - ساري عمر نفس کي پرستش میں کٹي ھے ' اب چند لمحوں کے اندر آپکو خدا کیسے دکھلا دوں ؟ اپني اپني راہ ھے ' اور اپنا اپنا مذھب :

و للناس فیما یعشقون مذاھب

اپ لوگ مجبور ھیں ' لیکن میري راہ میرے لیے چھوڑ دیجیے ' اور جہاں جا رھا ھوں ' جانے دیجیے - آج نہیں ' مگر کل بتلاونگا کہ حقیقت کیا ھے ؟ - خدا کا ھاتھہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ' اور " مستقبل " سے بڑھکر کوئي جج نہیں - عنقریب کھل جاـے گا کہ میں کس راہ پر تھا ' اور آپ کہاں جا رھے تھے ' اور وہ مقلب القلوب اپنے بندوں کے دلوں کو میرے لیے کھولتا ھے یا آپکے لیے ؟ البتہ جن دلوں کو خدا اپنے نور ھدایت کیلیے چن لیتا ھے ' ان میں اور تم میں یہي فرق ھے کہ وہ آج جس چیز کو دیکھتے ھیں ' تم کل دیکھو گے - اسي معاملے کو دیکھو ! جلسے میں صرف میں ھي ایک مجرم تھا ' جس نے مخالفت کي - اور سب خاموش رھے ' یا سر شاري نفاق سے جھومتے رھے - لیکن آج سیکڑوں ھیں جو سر پیٹ رھے ھیں - پھر یہ کیا ھے ؟ کیا یہ ایک الہي نشاني نہیں ھے جو حقیقت کے چہرے کو بے نقاب کر رھي ھے ' اور بتلا رھي ھے کہ کس کي زبان اللہ کے ھاتھہ میں ھے جو اسکو کھلواتا ھے ' اور کس کے دل نفس کے قبضے میں ھیں ' جو انھیں ھلنے نہیں دیتا ؟ پھر کیا کوئي انکھہ ھے جو دیکھے ! کوئي کان ھے جو سنے ! اور کوئي دماغ ھے جو سونچے ؟

و ھو الذي انشا لکم السمع و الابصار و الافئدہ ' قلیلاً ما تشکرون (۲۳ : ۶۰) [اور وھي خداـے قدیر و حکیم ھے - جس نے تمہارے لیے کان ' آنکھیں ' اور دل پیدا کیے ' تا کہ تم سنو ' دیکھو ' اور عبرت پکڑو ' مگر افسوس کہ تم بہت ھي کم اسکا شکر کرتے ھو]

ناموران غزوۂ بلقان

انقـــلاب عثـــماني

(٤)

— * —

(انور بے) کي طلبي سے ورود قسطنطنیه تـک

—: * :—

(مقتبس از بعض جرائد عثمانیه و مراسلۂ د تکثر مصباح الدین بے)

— * —

تبارک الذي بیده الملـکوت ' و هو علی کل شيئ قدیر !

—: * :—

انقلاب پر اٹھي هفتے گذر گئے - اس عرصے میں عربي اخبارات کے مضامین ' ٹائمس اور ڈیلي ٹیلي گراف وغیرہ کے نامه نـگاروں کي مراسلات ' اور آور مختلف ذرائع سے آئي هوئي معلومات شائع هوتي رهیں - لیکن با ایں همه اصلی عقدہ اب تـک لاینحل ہے !

عین انقـلاب کے دن جو واقعات گذرے ' انکي صحیح روایت کا تجسس بعد کو هو رهے گا - وہ علانیه پیش آنے والے واقعات تھے جو روز روشن میں سب کو نظر آے - لیکن اس سر رشتۂ طلسم کي اصلي گرہ یہ ہے کہ جو کچھہ پردے کے باهر دنیا نے دیکھا ' اسکا ساز و سامان ' پردے کے اندر کیونکر کیا گیا ؟ یہ ایک میدان کارزار تھا ' جس نے صبح کو فتح و شکست کا فیصله کر دیا ' لیکن وہ کون تھا ' جس نے شب کي تاریکي میں اسکا نقشه مرتب کیا ؟ یہ ایک کلمۂ الهي کي حفاظت ' اور تخت خلافت کے بقا کے لیے فزع اکبر کا دن تھا ' اور ضرور تھا کہ اسکو نجات دینے کیلیے دست خالق کسي دست مخلوق کو اپنا آله بنائے - پس اس نے بنایا اور اپني تلوار اپنے بندوں کے هاتھوں میں پکڑا دي ' لیکن پھر وہ کون تھا ' جو اس نیابت الهي کا مستحق هوا ' اور جسکے دست حق پرست نے " سیف الله المسلول " سے ملقب هونے کا استحقاق پیدا کیا ؟
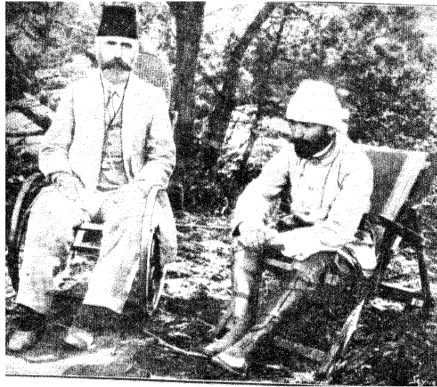
اس آخري سوال کے جواب میں بغیر کسی تامل کے کہا جاسکتا ہے کہ (انور بے) - لیکن پھر نصـرت الهي کي یہ قوت قاهرہ ' اسلام پرستي اور خدمت ملي کا یہ مجسمۂ وحید ' عقول و مدرکات انسانیه کیلیے یہ ایک برق اعجاز ' یعني (انور بے) اندرون طرابلس اور صحراے لیبیا سے کیونـکر باسفورس کے کنارے پہنچ گیا ؟

ان سوالات کا ابتـک کہیں سے جواب نہیں ملا ' یہي وہ اصلي عقدہ ہے ' جو اب تـک لاینحل ہے اور جب تـک حل نہو ' اس وقت تک هم اس انقلابِ معجوب و عزیز کے متعلق بالکل تاریکي میں هیں -

لیکن میں آج اسے حل کرونگا ....

* * *

اتحاد و ترقي کي وزارت کی شکست کے ساتھہ هي جنـگ بلقان شروع هوئي تھي - گو وہ فریقانه مناقشات کا ایک شدید ترین دور تھا ' تاهم یاد هوگا کہ بمجرد اعلان جنـگ کے اتحاد و ترقي نے اپنا اعلان صلح شائع کر دیا تھا اور لکھدیا تھا کہ چونکه حکومت کو غیروں سے مقابله پیش آگیا ہے ' اسلیے اب آپس کي رنجشیں بھول جانا چاهئیں -

جاوید بے ' طلعت بے ' اور خلیل بے ' فوج میں داخل هوگئے تھے - لیکن با این همه (کامل پاشا) کي وزارت نے ریاست هاے بلقان سے لڑنے کي جگه انھي کو اپني اصلي جنـگ کا نشانه قرار دیا ' اور انکي جانب سے گذشته باتوں کے بھولنے اور نئي کاوشوں کو دور کرنے کي جتني زیادہ کوشش هوتي ' اتني هي کامل پاشا نے اپنے حاکمانه اقتدار سے سختیاں شروع کردیں - کامل ایسا کرنے کیلیے مجبور تھا - وہ ایک پتلي تھي ' جسکي ڈور انگلستان کے هاتھه میں تھي ' اور اس نے کامل کو اسلیے وزیر نہیں کرایا تھا کہ اپنے مقدونی پیش روؤں سے لڑاے ' بلکه اسلیے کہ ملـک کي اصلي محافظ جماعت (اتحاد و ترقي) کو نابود کردے -

غـــازي انـــور بے درنه میں روانـگي سے پہلے
اواخــر نومبــر سنــه ۱۹۱۲ -

سب سے پہلے پریس پر مصیبت آئي ' اخبارات بند هوے ' کیسے پھر جلا وطنیاں شروع هوئیں - فرضي مقدمات قائم کیے گئے - ایک فوجي عدالت شدید وقتی ضرورت کي فرضي تونیح پر معطل دي گئي ' اور سب سے آخر یہ ' کہ ایک فرضي سازش بناکر گرفتاریاں شروع کر دیں -

في الحقیقت اس چند ماہ کي فرصت میں انجمن اتحاد و ترقي کي قوت کو دائمي طور پر کچل دیا گیا تھا ' اور (پیپرہ) (انگلو ترکش) اتحاد اپنے دیرینه منصوبوں میں کامیاب هوگیا تھا ' لیکن تاهم اس جڑ کے کچھہ ریشے زمین کے اندر باقي رہ گئے تھے ' صداقت کي اگر ایک چنگاري بھي باقي رهجاتي ہے ' تو آتش لعزید کیلیے کافي

انجمن کے بقیة السیف ممبر زمانے کو مخالف دیکھکر خاموش ہوگئے تھے ' لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ کامل نے پہلے تو اصلی فرصت جنگ کو دول یورپ اور علی الخصوص اس بساط سیاست کے سب سے بڑے خطرناک شاطر (انگلستان) کے اعتماد پر قربان کردیا ' اور اب صلح کی سازش شروع ہوگئی ہے' تو صبر نہ کرسکے ' اور باوجود بے پر و بالی کے ایک مرتبہ اوڑنے کی آور کوشش کی -

(کامل پاشا) نے انجمن کے ممبروں کے تعلقات قصر سلطانی سے بالکل منقطع کردیے تھے ' اور اس امر کا نہایت شدید انتظام کیا تھا کہ کوئی شخص بغیر کامل کی وساطت کے سلطان المعظم سے مل نہ سکے - اسمیں یہ مصلحت تھی کہ جنگ کے حالات اور فوجی و قومی آواز سے سلطان المعظم بالکل بے خبر رہیں ' اور جو اطلاعات کامل پاشا اُن تک پہنچادے ' اُسی پر اعتماد کرتے رہیں -

پس سب سے پہلی کوشش جس سے انجمن نے اپنا موجودہ دور حیات شروع کیا ' خاندان سلطانی کی اعانت کو حاصل کرنا تھا ' اسی کا نتیجہ وہ قومی وفد تھا جو شہزادہ یوسف عزالدین کی سعی سے بارباب بارگاہ سلطانی ہوا ' اور جسکی سرگذشت ہم (انقلاب عثمانی) نمبر (۲) میں لکھ چکے ہیں -

لیکن کامل پاشا کا ستارہ ابھی اوج پر تھا - اُس نے فوراً ایک فتنۂ تازہ بپا کردیا ' اور ایسی چال چلی ' کہ سلطان المعظم کو چند لمحوں کے اندر اپنے ہاتھوں میں کرلیا - اس نے کہا کہ اتحادی آپکو تخت سے اُتارنے کی تدبیریں کر رہے ہیں - پرنس یوسف اسلیے انکا ساتھہ دیتا ہے کہ تخت نشین بننے کے منصوبوں میں ہے - ساتھہ ہی ایک فرضی سازش کی خبردی جو گویا محمود شوکت پاشا کی سرکردگی میں انجام پا رہی ہے ' اور تمام اتحادی اور خاندان سلطانی کے ممبر اسمیں شریک تھے -

اسی کا نتیجہ وہ عام گرفتاری تھی جس نے چند گھنٹوں کے اندر ۸ - سو انجمن کے ممبروں اور ہواخواہوں کو دنیا سے الگ کردیا -

* * *

جو لوگ بچے تھے ' وہ قسطنطنیہ سے خفیہ نکل گئے - صرف آٹھہ آدمی شہر میں اسلیے رہگئے ' تاکہ ان گرفتاران ظلم کی رہائی کی تدبیریں کریں -

یہ ایک نہایت خطرناک قیام تھا ' جو ان آٹھہ فدائیان ملت نے گوارا کیا - قید خانے کے دروازے انکے منتظر تھے' اور کمال پاشا کی آنکھیں بیدار تھیں' تا ہم انکی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ رفیقان کار زندان بلا میں گرفتار ہوں ' اور وہ انکو چھوڑ کر اپنے عیش کدوں کی راہ لیں -

انکو بڑی تقویت (شہزادہ یوسف) سے ملی جس نے انکو اپنی حفاظت میں لے لیا تھا اور عہد واثق کیا تھا کہ انکی اعانت سے کبھی دست بردار نہوگا -

یہی اٹھہ آدمی تھے ' جنکو آنے والے حوادث و انقلاب کا اصلی بانی ' اور اتحاد و ترقی کے نئے دور کا مبدء اصلی سمجھنا چاہیے -

ان میں سے چھہ آدمی حسب ذیل ہیں ' جنکے نام ہم کو معلوم ہوسکے :

(۱) ڈاکٹر مصباح الدین شریف بے
(۲) عزیز بے (غازی انور بے کے چھوٹے بھائی)
(۳) خلیل بے (جنکی تصویر دو مرتبہ الهلال میں شائع ہوچکی ہے)
(۴) عمر ناجی بے مناستری
(۵) عثمان نجاتی بے سب ایڈیٹر طنین
(۶) شریف نوری بے ایڈیٹر اخبار " عثمانی " سلانیک

کامل پاشا کی ان لوگوں پر نظر تھی - اس نے گرفتاری کیلیے پوری تجسس کی ' لیکن یہ لوگ اسطرح پوشیدہ رہے کہ اسکو انکے قسطنطنیہ سے چلے جانے کا یقین ہوگیا -

* * *

ادرنہ کے ایک خیمے میں غازی انور بے اور انکے ہم راز

یہ اُس راز دارانہ صحبت کا موقع ہے ' جہاں روانگی سے ایک دن پہلے غازی موصوف نے مشورے کیلیے اپنے چند رفیقان طرابلس کو جمع کیا تھا -

ان آٹھہ ادمیوں میں پانچ انجمن کے " فدائیوں " میں سے تھے - " فدائی " گروہ اور انکے پر اسرار فرائض کا بیان آگے آےگا -

ان لوگوں کے سامنے دو کام تھے - مقدم ترین کام گرفتاران حکومت کو رہا کرانا تھا - اسکے بعد انقلاب حالت کی سعی -

محمود شوکت پاشا بھی نظر بند کردیے گیے تھے اور انسے اس بارے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی تھی -

ترکی میں باوجود انقلاب دستور کے ابتک پبلک اوپینین کوئی شے نہیں ہے ' اور اصلی طاقت فوج ہے - جو لوگ انجمن اتحاد و ترقی کو الزام دیتے ہیں کہ اس نے فوجی قوت کو انقلاب حمیدی کے بعد بھی اپنے قبضے میں رکھا ' وہ بھول جاتے ہیں کہ قسطنطنیہ پیرس یا نیویارک نہیں ہے - جب ہر تحریک اور ہر جماعت اپنے ہر طرف مخالف قوتوں کا حصار پاے ' تو اپنے زندہ رہنے کیلیے مجبور ہے کہ کسی نہ کسی قوت کو اپنا حامی بناے - ترکی میں فوجی آواز کے سوا اور کسی آواز میں قوت نہیں ہے " اور ابھی عرصے تک یہی حالت رہے گی -

پس ضرور تھا کہ اس وقت بھی فوج ہی سے مدد لی جاتی - فوجی افسروں کا بڑا حصہ ہمیشہ اتحادیوں کے ساتھہ رہا اور اب بھی ساتھہ تھا ' مگر انقلاب وزارت نے انکے تعلقات فوج سے بالکل منقطع کردیے تھے ' اور انکو کچھہ خبر نہ تھی کہ اتحادیوں پر کیا گذر رہی ہے ' اور موجودہ حکومت ملک کے ساتھہ کیا کر رہی ہے ؟ -

یہ جماعت دو حصوں میں منقسم ہو؟؟

بدلے پوشیدہ (چتلجا) چلے گئے - چتلجا جانے کیلیے بھی بڑے انتظامات کی ضرورت تھی ' فوجی چوکیاں قدم قدم پر قائم تھیں اور ان سب کو دھوکا دینا ممکن نہ تھا - اسکے لیے یہ تدبیر لی گئی کہ سامان رسد کی جو گاڑیاں صبح شام روانہ ہوتی تھیں ' ان میں سے ایک گاڑی کے محافظ سپاہیوں کو قبضے میں کیا گیا اور انکی جگہہ چار ممبر بھیس بدلکر گاڑی کے ساتھہ روانہ ہوگئے -

وہاں پہنچکر چتلجا کے مختلف قلعوں اور گوشوں میں 'شب کے وقت ان لوگوں نے دورہ کرنا شروع کردیا - فوج میں جو خاص معتمد اتحادی افسر موجود تھے ان پر اپنے تئیں ظاہر کیا اور ملک کی موجودہ حالت کا افسانہ سنایا - انکو پہنچے ہوے ابھی تین دن ہی گذرے تھے کہ یکایک تمام فوجی حلقوں میں ایک جنبش عام پیدا ہوگئی اور غیظ و غضب اور برہمی کے اثار دیکھکر ناظم پاشا گھبرا گیا - لیکن با این ہمہ کچھہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ اسکا مقصد کیا ہے ؟ چوتھے دن تمام افسروں کا ایک وفد اپنے اپنے فوجی حلقوں کی قائم مقامی کے ساتھہ ناظم پاشا کے پاس آیا اور خواہش کی کہ " سلطان المعظم ایک ارادۂ خاص کے ذریعہ اتحادی ممبروں کو فوراً رہا کردیں ' ورنہ ہم مجبوراً اس غرض سے قسطنطنیہ جائیں گے "

ناظم مجبور ہوا کہ اس بارے میں عاجلانہ کارروائی کرے - اس نے وہ مشہور تار برقی سلطان المعظم کے نام روانہ کی ' جسمیں فوجی اغتشاش کی اطلاع دی گئی تھی اور نیز درخواست کی تھی کہ " فوراً اتحادی جماعت کی رہائی کا حکم نافذ فرمائیے ' ورنہ فوج ہاتھہ سے نکلی جا رہی ہے " ادھر قسطنطنیہ میں شہزادہ یوسف عزالدین سرگرم کار تھے - وہ علانیہ حمایت کیلیے اٹھہ کھڑے ہوے ' نتیجہ یہ نکلا کہ کامل پاشا کی کچھہ نہ چلی ' اور ارادۂ سلطانیہ جاری ہوگیا کہ فوجی عدالت کی جگہ ایک علانیہ سول کورٹ میں متہمین کی تحقیقات کی جاے اور اگر جرم قطعی الثبوت نہ ہو تو رہائی میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہو -

قسطنطنیہ میں غازی انور بے اور مجلس مشورہ

وسط میں غازی موصوف ہیں ' اور دونوں طرف اتحاد و ترقی کے مخصوص ممبر

عشق ملت اور خدمت وطن کے سوا انکا اور جرم ہی کیا تھا ؟ بالآخر تمام گرفتاران ظلم رہا ہوگئے -

* * *

اب انجمن کی قوت تازہ ہوگئی - یہ وہی وقت تھا جسکی نسبت (ڈاکٹر مصباح الدین) نے اپنے گذشتہ خط میں لکھا تھا کہ " اب ہم آزاد ہیں - اب اتحادی ہونا کوئی جرم نہیں - ہمارے دست عمل پیشتر کی طرح مقید نہیں رہے "

ان آٹھہ آدمیوں نے اپنے مشن کا پہلا کام یوں انجام دیا -

* * *

انسانی فطرۃ کے فضائل کا سب سے بڑا منظر وہ ہے ' جب وہ با وجود مصائب و آلام میں محصور ہو جانے کے ' ان کاموں کو انجام دینے کیلیے بڑھتی ہے ' جنکو آرام و راحت کی گھڑیوں میں بھی انجام دینا مشکل ہے - ان بقیۃ السیف آٹھہ آدمیوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ دو لاکھہ سپاہیوں کے دل ہاتھہ میں لیکر ' آٹھہ سو آدمیوں کو ... کی نجات اور بقا کی آخری تدبیریں بھی

(۲)

صلح نامہ اٹلی و دولت علیہ کے نافذ ہو جانے کے بعد (غازی انور بے) نے قطعی ارادہ کرلیا تھا کہ ابھی چند برسوں تک طرابلس سے نہ ہلیں اور جس " عربی طاقت " کے پیدا کرنے کا اس جنگ نے سامان کردیا تھا ' اور جو کامل ڈیڑھ سال کی لگاتار سعی و مجاہدت کے بعد وجود میں آئی تھی ' ضرور تھا کہ اب اسکو تکمیل تک پہنچایا جاے - سب سے بڑا اہم کام یہ تھا کہ (شیخ سنوسی) اور قبائل عرب کو جنگ پر قائم رکھا جاے ' اور اندرون عرب میں نشر تعلیم و تربیت کی مہمات کو ترقی دی جاے -

وہ اپنے کاموں میں مصروف تھے ' اور ترکی کے تازہ حالات سے بے خبر' کہ یکایک پرنس (عمر طوسون پاشا) نے انکو کامل پاشا کے برسر اقتدار ہونے کی خبر دی ' اور لکھا کہ مختار پاشا کا نام محض ایک دھوکا ہے - نئی حزب الحریۃ و الائتلاف کامل پاشا کے پردے میں کام کر رہی ہے -

ساتھہ ہی وہ خطوط بھی انکو پہنچاے جو آستانۂ علیہ سے اس بارے میں آئے تھے -

یہاں یہ ظاہر کردینا ضروری ہے کہ طرابلس میں (انور بے) کے قسطنطنیہ سے تعلقات اب صرف (عمر طوسون پاشا) کے ذریعہ قائم تھے ' کیونکہ سرکاری ڈاک جو کبھی براہ تیونس اور کبھی براہ مصر انکے پاس پہنچتی تھی ' وہ تبدیل وزارت کے ساتھہ ہی کامل پاشا کے ہاتھہ میں آگئی تھی اور اب محال قطعی تھا کہ اس کے ذریعہ ان میں اور انجمن اتحاد و ترقی میں تعلق باقی رہسکتا - پس تغیر وزارت کے ساتھہ ہی ' انھوں نے اپنے دوستوں کو لکھدیا تھا کہ ائندہ خاص مراسلات پرنس موصوف کے ذریعہ کی جائیں -

کامل پاشا کے اقتدار اور انجمن کی شکست کی خبر نے اگرچہ غازی انور بے کو نہایت مضطرب کردیا تھا تاہم وہ اپنی جگہہ سے نہ ہلے - اس زمانے میں کلکتہ کا مشہور مجاہد طرابلس (حاجی عبد الغنی) درنہ میں مقیم تھا اور اسکے خیمے اور غازی موصوف کے خیمے میں صرف چند قدموں کا فاصلہ تھا - اسکا بیان ہے کہ :

" بمجرد ان حالات کے معلوم ہونے کے (انور بے) کے چہرے کی دائمی شگفتگی پر کبھی کبھی افسردگی غالب آنے لگی تاہم وہ اپنے کاموں میں منہمک اور اپنے ارادوں میں مصروف تھے - البتہ انکی خاموشی بڑھگئی تھی - فرصت کے چند لمحوں میں قدیمی عادت کے خلاف اکثر چپ بیٹھے رہتے "

انور بے کو یقین ہوگیا تھا کہ اب حالات خطرناک ہیں - اور کامل پاشا کا برسر حکومت ہونا اسکا ثبوت قطعی ہے کہ اجانب و اغیار کسی مہلکۂ عظیم میں کلمۂ اسلام کو مبتلا کرینگے - تاہم ایک وقت میں دو کام نہیں ہو سکتے ' اسلیے فرض کا تقاضا یہی ہے کہ اپنے موجودہ وظیفۂ عمل میں مصروف رہوں -

مسئلـۂ اسلامیـہ

یا

مسئلـۂ شرقیـہ

(بسلسلۂ " مستقبل الاسلام ")

سیاسي مضمون نگار بسا اوقات مستقبل کے متعلق پیشین گوئیاں کرتے هیں ' جو سیاسي راز آشنائي ' واقعـات و حوادث کے تجارب ' تاریخ ماضي کي ورق گرداني ' اور حال کے غائر مطالعه پر مبني هوتي هیں -

منجمله ان عنوانات کے ' جن پر ان مضمون نگاروں نے خامه فرسائیاں کي هیں ' ایک عنوان (مسئله اسلامیه) هے ' جسکي پر فریب تعبیر (مسئله شرقیه) کے نام سے کي جاتي هے - (مسئله شرقیه) پر جسقدر مضامین شائع هوتے هیں ' انکے خیالات اور تعبیر میں کسیقدر اختلاف هے ' جسکي وجه کچهه تو اٰراء کا اختلاف ' اور مصـالح دول کا تعارض هے ' اور کچهه اهل مشرق کو مغالطه اور فریب دینے کي تدابیر کا تنوّع و اختلاف - مگر با ایں همه اس امر سے هر مضمون نـگار کو اتفاق هے که مشرق اور اهل مشرق کے متعلق یورپ کے سامنے ایک نهایت پر خطر ' پیچیده ' اور لاینحل مسئله درپیش هے ' جسکي کشائي گره مغربي افق سیاست کي صفائي اور با هم دگر دوستانه تعلقات پر مبني هے -

یورپ کے دول سته کا اتحاد مسئله شرقیه کے حل کي سب سے پهلي اور سب سے آخري شرط تهي ' جو حال کي متعدده یاد داشت کي صورت میں پوري هوگئي ' اسلیے اب مشروط کا وجود بهي کچهه دور نهیں - پس ضرورت هے که مسلمانوں کو اس نقشۂ حل کا علـم هوجائے ' جو عرصه هوا ترتیب دیا جا چکا هے ' اور جس پر (غالباً) نظر ثاني کے لیے لندن میں مجلس سفراء مدعو کي گئي تهي -

مسئله شرقیه کے مقاصد

(۱) دولت عثمـانیه کي اسطرح تقسیم هو که هر سلطنت کو اسکي حسب ضرورت ٹـکڑے ملیں ' اور ساتهه هي یورپ کي قوتوں کے توازن میں فرق بهي نه آئے - اس مقصد کو پیش نظر رکهتے هوئے نقشۂ تقسیم حسب ذیل ترتیب دیا گیا تها -

انـگلستان ... ... مصر ' سوڈان ' اور عرب
فرانس ... ... شام
جرمن ... ... اناطولیا -
اطالیا ... ... قیروان اور طرابلس
روس ... ... آستانۂ علیه (قسطنطنیه)
آسٹریا ... ... سالونیکا اور بحر ادریاٹیک میں کوئي بحري اسٹیشن

(۲) عموماً اهل مشرق کے اور خصوصاً اهل اسلام کے شیرازہ کو پراگنده کرنا ' تا که عیسائي نو آبادیاں قائم کیجا سکیں ' اور مشرق اور مغرب قریب کي زر خیزیوں سے مغرب بعید کے سامان عیش و طرب مهیا کیے جاسکیں -

(۳) مشرقي اقوام کے مذهب میں تغیر پیدا کیا جائے ' کیونکه بغیر مذهبي تبدیلي کے اسلام کي پولیٹکل قوت کا خاتمه نهوگا ' پس ضرور هے که یسوع مسیح کي بادشاهت عالمگیر بنائي جائے ' اور زمین کے هر قطعه پر پرستاران صلیب کا جهنڈا لهرائے -

مسئله شرقیه کا سبب اصلي

مسئله شرقیه کے اغراض سے مجملاً معلوم هوگیا هوگا که اسکي افرینش کے اسباب کیا کیا هیں ؟ مگر اب هم اسکو کسي قدر تفصیل سے بیان کرتے هیں -

گو یورپ خود ستایانه طور پر مدعي هے که وہ تعصب کي قید و بند سے آزاد هوگیا ' مگر واقعه یه هے که آج اسکي قوت قاهرہ اور تسلط عامه کي زندگي هي تعصب کے دم سے هے - وہ دونوں قسم کے تعصبوں میں گرفتار هے - مذهبي بهي اور قومي بهي -

اقوام یورپ کا تعصب جنسي اسقـدر مشهور و معـروف هے که اسکے متعلق زیاده لکهنے کي ضرورت نهیں - مثال کے لیے امریکه ' افریقه ' اور هندوستان کے باشندوں کے ساتهه ان کے متعصبانه برتاو کي هزارها شهادات عیني و یقیني کافي هیں -

یورپ کے طرف تعصب مذهبي کے انتساب سے لوگوں کو تعجب هوگا ' کیونکه یورپ نے اپني بالخوانیوں میں "مذهبي بے تعصبي" کا وصف نهایت بلند آهنگي سے بیان کیا هے -

مگر یه واقعه هے که یورپ با ایں همه علمي و صناعي ترقي کے مذهبي تعصب میں آج بهي اسي مرکز پر هے ' جهاں جنگ صلیبي کے زمانه میں تها - دیکهو ! ایک ارتهوڈکس بطریق کو آستانه میں پهانسي دیجاتي هے - انگلستان جو مذهباً پرو ٹسٹنٹ هے ' اور فرانس جو مذهباً رومن کیتهولک هے ' یه دیکهتے هي فوراً اپني اپني جنگي قوتوں کي نمایش کرتے هیں اور تعزیر و پاداش کے غلغلوں سے تمام یورپ میں آگ لـگ جاتي هے - لیکن جب ایران میں عاشورہ کے دن ثقة الاسلام کو پهانسي دیجاتي هے ' تو دونوں خاموش رهتے هیں - آرمینیا میں نا خوانده و وحشي کرد اور البانیـوں کے هاتهوں چند عیسائي قتل هوتے هیں تو تمام یورپ بهڑک اٹهتا هے - انگلستان کا وزیر اعظم غصه سے از خود رفته هوجاتا هے اور کهتا هے که ان اشقیاء (مسلمانوں) کے هاتهوں سے یه کتاب (قرآن حکیم) لیکے جلادو ' کیونکه جب تـک یه کتاب انکے هاتهوں میں رهیگي ' وہ همیشه متعصب رهیں گے - لیکن ایران ' طرابلس ' اور مقدونیه میں مساجد کي توهین کیجاتي هے - عورتوں کي عصمت پر حملے هوتے هیں - عورتیں اور مرد ' بوڑهے اور بچے ' سب بلا تمیز ته تیغ کیے جاتے هیں ' مگر کوئي جنبش پیدا نهیں هوتي - اور پهر جب پارلیمنٹ میں سوال هوتا هے تو اسکا جواب دیا جاتا هے که " نا طرفدار حکومت کے لیے یه نا ممکن هے که وہ مظلوموں کي حمایت کے لیے میدان کار زار میں جائے "

مختصر یه که مسئلۂ شرقیه کا سر چشمه یورپ کا مذهبي اور جنسي تعصب هے ' اور اسکے سوا کچهه نهیں -

مسئله شرقیه کا آغاز

اٹهارویں صدي کے اواخر میں ینگ چري فوج کي بے قاعدگیوں ' افسـروں کي نا فرمانیـوں ' اور یونان ' رومیلي ' اور ایشیاے کوچک کے عیسائیوں کي بغاوتوں نے دولت عثمانیه کي حالت نهایت مخدوش کردي تهي ' یهانتک که بد اندیش ایک طرف رهے ' اسکے خیرسگال بهي نفس آخریں شمار کر رهے تهے -

اس فرصت کو غنیمت سمجهکے روس اور آسٹریا نے یورپین ٹرکي کي تقسیم کي بابت سنه ۱۷۸۷ - میں ایک معاهده کیا - یه معاهده اگر نافذ هوگیا هوتا ' تو آج دولت عثمانیه پرستاران صلیب

کي قلمرو میں کب کي داخل ہوچکي تھي ' مگر اسوقت تک مسیحي اتحاد کي تکمیل کا وقت نہیں آیا تھا - ایک طرف خود دول یورپ میں باہم اختلاف تھا ' دوسري طرف ترکوں میں باوجود گونہ گوں مفاسد کے ایسے اشخاص موجود تھے ' جنکي قوت تدبیر نے اتحاد دول کو منعقد ہونے نہیں دیا -

مسئلہ شرقیہ کا دوسرا دور

سنہ ۱۸۲۵ - میں یونانیوں نے استقلال کا علم بغاوت بلند کیا ' جسکے نیچے ہزاروں عیسائي بطور والنٹیر کے جمع ہوگئے - ایک لرتہوڈکس بطریق کو قسطنطنیہ میں پھانسي دیگئي تھي جسکي وجہ سے تمام دول یورپ دولت عثمانیہ کي مخالفت پر دست بدست ہوگئیں - جب کہ دولت عثمانیہ استقلال خواہ یونانیوں سے بر سر پیکار تھي ' تو روس نے دفعتہً اسکے خلاف اعلان جنگ کردیا - انگلستان اور فرانس ' روس کے ساتھہ ملگئے اور ایک بحري مظاہرہ (نیول ڈیموانسٹریشن) کرکے سلطان المعظم کو مجبور کیا کہ وہ جنگ کو موقوف کردیں اور یونان کو خود مختاري ' دردانیال اور ڈینیوب میں جہاز راني کي آزادي ' اور روس کو تاوان جنگ دیں !

یہ مسئلہ شرقیہ کا دوسرا دور تھا ' جسمیں روس کے ساتھہ آسٹریا کے بدلے فرانس اور انگلستان دست بدست تھے -

مسئلہ شرقیہ کا تیسرا دور

مسئلہ شرقیہ کا تیسرا دور سنہ ۱۹۱۱ - سے شروع ہوتا ہے - اطالیا نے دولت عثمانیہ سے بے وجہ اعلان جنگ کیا اور تمام دول یورپ نے ناطرفداري کي پالیسي اختیار کي - انگلستان میں قتل عام ہوا ' اور سب نے خاموشي اختیار کرلي - انگلستان مسئلہ مصر کي وجہ سے در پردہ اس دور کا سرغنہ تھا - ٹرکي نے صلح سے انکار کیا تو مقدونیا کي ریاستوں کو بر سر پیکار کردیا گیا - بالاخر سلطنت عثمانیہ نے طرابلس کو خود مختار کردیا اور اطالیا اسکے الحاق کا اعلان کرتي ہے -

موجودہ حالت

اسکے بعد ریاستہاے بلقان کے اعلان جنگ سے ایک نیا زمانہ شروع ہوتا ہے - دول نے پھر ناطرفداري کي پالیسي بظاہر اختیار کي اور اسکے ساتھہ ہي یہ بھي اعلان کیا کہ کوئي جغرافي تغیر نہ ہوگا - مگر جب ریاستہاے بلقان نے ان سازشوں سے میدان جنگ میں نالہ اٹھایا ' جنکے ذریعہ دول یورپ نے ٹرکي فوج کو طیاري کا موقع نہیں دیا تھا ' تو اپنے سابقہ اعلان کو واپس لیلیا اور مفتوحہ ممالک ایک طرف رہے ' غیر مفتوحہ مقامات (اڈریانوپل ' سقوطري ' جزائر ایجیین ' کریٹ) سے دست بردار ہونے کیلیے متفقہ یاد داشت کے ذریعہ دولت عثمانیہ پر زور ڈالا گیا - یاد داشت کو پر اثر بنانے کے لیے انگلستان ' فرانس ' اور اطالیا نے اپنے جنگي جہازوں کو نقل و حرکت کا حکم بھي دیدیا تھا -

سابق نقشۂ تقسیم کي بعض دفعات کا نفاذ

تیسرے دور میں سابق نقشہ کي بعض دفعات نافذ کردي گئي ہیں - مثلاً طرابلس (جسکو دولت عثمانیہ نے خود مختار کردیا ہے اور جہاں کے باشندے اپني خود مختاري برقرار رکھنے کے لیے اسوقت تک شمشیر بکف ہیں) اطالیا کو دلوادیا گیا ہے - کریٹ پر یوناني جھنڈا بلند کیا گیا ' باوجودیکہ دول یورپ نے اسکي حفاظت کا قانوني عہد کیا تھا - ایک اٹالین اخبار کے بیان کے بموجب اختتام جنگ کے بعد مصر کي خود مختاري اور برطانیہ کي فوجي نگراني کا فرمان بھي سلطان المعظم سے لیا جائیگا اور اسکي خبر مسٹر (بلنٹ) دیچکے ہیں -

نقشۂ تقسیم تیسرے دور میں

اس دور میں ممالک عثمانیہ کا نقشۂ تقسیم کسیقدر بدلگیا ہے - (سالونیکا) آسٹریا کے بدلے بلقانیوں کو دیدیا گیا ہے - (اناطولیا) پر روس قابض ہونا چاھتا ہے -

جرمني کے مصالح اناطولیا سے زیادہ اور دوآبہ دجلہ و فرات سے وابستہ ہیں -

گو مسئلہ اسلامیہ کا یہ ایک نہایت نامکمل خاکہ ہے ' مگر تاہم اس سے اسقدر اندازہ ہو سکتا ہے کہ عیسائي دنیا اسلام کے ساتھہ کیا کرنا چاھتي ہے ؟

کیا مسلمان اسقدر سادہ لوح اور دیر فہم ہیں کہ با ایں ہمہ واقعات وہ اب بھي ہلال کے لیے صلیب کي معاونت کے اُمید وار رھینگے ؟ کیا وہ اس درجہ خوش گمان اور دیر شکن ہیں کہ اب بھي انگلستان کے دعوئے " مذہبي بے تعصبي " کو باور کرلیں گے ؟

کیا وہ اسقدر فریب خوردہ ہیں کہ " انصاف و مساوات کي ماں " " انساني ہمدردي سے لبریز " اور " قدیم شاندار روایات " کي شیریں ترکیبوں کے دام میں گرفتار رھینگے - ؟

کیا وہ اسقدر سرد جوش ہیں کہ اب بھي گلفرو شان یورپ کي مسلم فریبي اور صریح مظالم کي حیلہ طرازي و عذر جوئي ان کو متنبہ نہ کرےگي ؟ اور کیا وہ اسقدر غیر عاقبت اندیش ہیں کہ اب بھي " مساعد نفس " کے طلائي اصول کے بموجب حفاظت اسلام کے لیے با قاعدہ اور مسلسل کوشش شروع نہ کرینگے ؟

پھر سب سے آخر یہ کہ جو منافقین وکفر پرست زبانیں اب تک انگلستان کے " سب سے بڑي اسلامي سلطنت " ہونے کا وعظ کرتي ہیں اور مسلمانوں کو مشورہ دیتي ہیں کہ ہر طرف سے انکھیں بند کرکے صرف انگلستان کي مسلم نوازي پر آسرا لگاے بیٹھے رھیں ' کیا انکو اب بھي اپنے ضمیر اور اپنے خدا سے شرم نہ آےگي ؟

ضرورت ہے کہ ان سوالات کا جواب زبان قال کے بدلے زبان حال سے دیا جاے -

مسلمانوں کو یاد رکھنا چاھیے کہ اگر انھوں نے ان عبرت آموز واقعات سے فائدہ نہ اٹھایا ' اور حفاظت اسلام کي مسلسل اور باقاعدہ کوشش شروع نہ کي ' تو وہ وقت دور نہیں جب طرابلس اور دلي پولي کي مسجدوں کي طرح خانہ کعبہ کي طرف بھي صلیب کا جھنڈا لہرا تا ہوا بڑھےگا ' اور پارلیمنٹ میں کسي سوال کے جواب میں کہا جاےگا کہ ہندوستاني مسلمانوں کے مذہبي ابال کے لیے ایک ناطرفدار حکومت میدان کار زار میں نہیں جاسکتي -

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۳ کا]

اور ہمکو یقین ہے کہ تم (اے معزز اہل صلیب) ہمارے وطني جذبات کي پوري قدر کروگے اگرچہ وہ تمھاري راے کے خلاف ہو -

اور تمھاري قوم کے وہ جذبات جو کہ ممالک متحدۂ بلقان کے ساتھہ ہیں ہم سے انصاف کرنے کیلیے مانع نہونگے اسلیے کہ وہ البانیہ جسپر مکار و خائن نصاري چاروں طرف سے ہجوم کر رہے ہیں ' اسکي نظر میں عَلَم ہلال سے بہتر کوئي ملجاء و ماوی نہیں ہے -

اور اگر اس لڑائي میں الباني قوم فتحیاب ہوئي ' تو ملت البانیہ ' مجلس مقدس روسي کي نہایت ممنون ہوگي کہ اوسنے ولایت متحدہ میں الباني چرچ کا اعتراف کیا ہے - اور اگر ہم مغلوب ہوں اور اپني وطني مصیبتوں کے بعد زندہ رھیں تو آپ سے امید کرتے ہیں کہ آپ ہمکو باقي مصیبت کے دن کاٹنے کے لیے سائبریا کے گرجا گھروںمیں رہنے کي اجازت عطا فرمائیں گے -

شئون عثمانیه

مظالم سرویا

— * —

ایک جنگي نامه نگار کي چٹھي - ایک مشهور انگریزي اخبار میں

— * —

اطالي ' آسٹروي ' اور ناروي قونصلوں کي رپورٹوں نے یه ثابت کردیا هے که البانیا میں سروي افسروں اور سپاهیوں کي گونه گوں ستم رانیوں کي خونیں داستانیں ' محض افسانه نه تهیں بلکه اصلي واقعات تے -

گذشته چند هفتوں کے اندر یورپ میں جنگ عام کے چهڑ جانے کا رهمي خوف بدقسمت البانیوں کے حق میں کسیقدر مفید ثابت هوا تها ' کیونکه مظالم کا مقیاس الحرارت ایک حد تک گر گیا تها -

راحت و ارام کي گهڑیاں گو عموماً مختصر و زود فنا هوتي هیں مگر بدبخت قوموں کے حق میں اور بهي خفیف اور جلد گذر جانے والي هوتي هیں - ستمزده الباني شدت مظالم کي کمي سے زیاده عرصه تک راحت اندوز نه هوسکے ' اور دو باره مظالم کي گرم بازاري شروع هوگئي -

آسٹروي قونصل نے شروع هي سے روئداد مظالم کي جمع و ترتیب کے ساتهه اعتنا کیا ' اور ان خونیں مناظر کو فراهم کرتا رها جو سروي افسروں اور سپاهیوں کي تلواریں اور سنگینیں البانی مرد ' عورت ' بوڑهے ' بچے ' مسلم ' اور غیر مسلم اشخاص کے خون کے ساتهه ملکر پیدا کر رهي تهیں - اتفاق سے مجهے ان روئدادوں کے مطالعه کا موقع ملگیا میں نے ان کو بہت غور سے پڑها ' اور اب میں بوثوق کهتا هوں که سروي جنرل (چانکو یٹچ) کي ماتحت فوج کے مظالم اور سیه کاریاں دینا کے ان بدترین واقعات میں سے هیں ' جن کو تاریخ نے عهد وحشت کي یادگار کے طور پر محفوظ رکها هے - میں ان ان روئدادوں کے مطالعه کي بنا پر کهتا هوں که یه واقعه هے که ساحل بحر اڈریاٹک پر مارچ کے دوران میں نه صرف غیر مسلم البانیوں کو ته تیغ کیا گیا ' بلکه بہت سے البانیوں کے اعضاے جسم کو اس بري طرح کاٹا گیا ' که شاید انساني عهد وحشت کي تاریخ بهي اسکي نظیر پیش کرنے سے عاجز هوگي - اسکے علاوه بہت سے غیر مسلم نوجوانوں ' کمر خمیده بڑهوں ' بیکس عورتوں ' اور معصوم بچوں کا قتل عام کیا گیا ' جسکا کوئي شمار نهیں کیا جا سکتا -

روئدادوں کے مطالعه سے معلوم هوتا هے که ان وحشیانه ستمکاریوں کا اصلي باعث خلاف اسلام مسیحي جوش تها ' جو سروي فاتحوں کے سینوں میں جوش مار رها تها - اسکي ایک روشن دلیل یه هے که تمام البانیا میں سروي فاتحوں کي تلواروں اور سنگینوں کے تختهٔ مشق صرف مسلم سر اور مومن سینے تے -

اس سے بهي روشن تر اور قطعي فیصله کن دلیل یه هے که روئدادوں کے بیان کے بموجب ان متعصب فاتح افسروں نے علي رؤس الاشهاد اعلان جهاد کیا اور سروي افسروں نے اپني اپني فوجوں کو جنگ کے لیے بر انگیخته کرتے هوے کها " همارے بادشاه یسوع مسیح کهتے هیں که " میرے وه دشمن جو نهیں چاهتے که میں ان پر حکومت کروں انکو یہاں لاو اور میرے سامنے قتل کرو " اسلیے همارے جهاد مقدس کا مقصد صرف اسوقت پورا هوگا جب که هم البانیه کي زمین ناپاک مسلمانوں سے پاک کردیں - پس همارا یه اصلي مقصد هے که البانیه میں آخري مسلمان کو بهي ته تیغ کر دیں " - ظاهر هے که افسروں کي زبان سے اس قسم کا اعلان پہاڑي بهوکے بهڑیوں پر کیا اثر کریگا ؟

سروي فوج میں (جو متعصب ' وحشي ' جاهل ' اور لٹیروں کا مجموعه تهي) ایک آگ سي لگ گئي - " مسلم کشي " کے جوش سے هر سروي سپاهي لبریز هوگیا - " مسلم کشي " سروي فوج کا تکیه کلام هوگیا تها ' جسکي صداے بازگشت زبان تیغ سے بهي آنے لگي - (کمانور) اور (اسکوب) میں ۳ - هزار نفوس سے زائد ذبح کیے گئے جنمیں صدها وه معصوم بچے بهي تے ' جن کي زبان ابهي اسلامي کلمه سے آشنا بهي نهیں هوئي تهي ! !

یه البانی افسانهٔ غم انگیز (ٹریجدي) کا پهلا دور (پارٹ) تها - اسکے بعد کا دور اس سے بهي زیاده خونچکاں هے - یعني (پرشتنه) میں ۵ - هزار البانی ذبح کیے گئے - جمله معترضه کے طور پر یه بتانا ضروري هے که یه تمام مقتولین وه نهیں هیں ' جو میدان جنگ میں کام آئے هیں ' بلکه صرف وه لوگ هیں ' جنکا شکار بلقان کے مقدس مجاهدین نے کیا -

منجمله ان خونیں تماشوں کے جو سروي مجاهدین نے البانیه کے تماشاگاه میں کهیلے هیں ' ایک تماشه یه تها :

سروي سپاهیوں کي ایک ٹولي آتي هے اور اسلامي محلوں کے مکانات میں آگ لگاتي پهرتي هے - گهر والے نکل نکل کے بهاگتے هیں ' دروازوں پر سروي سپاهیوں کے پرے کے پرے نظر آتے هیں ' وه ان بهاگنے والوں کو گرفتار کرلیتے هیں ' مرد وهیں بندوقوں کے هدف بنائے جاتے هیں ' اور کچهه سپاهي بچوں کو گود میں لیے هوئیں بیکس ماؤں پر ٹوٹ کر ' ان کي گود سے بچوں کو چهین لیتے هیں - بلکتے هوے بچے درختوں کي ڈالیوں میں لٹکائے جاتے هیں ' اور نمایشي جنگوں کے پهلوں کي طرح سروي چمکتي هوئي تلواریں اپني کاٹ کے جوهر دکهاتي هیں - اسکے بعد ستمدیده ماؤں پر حمله کیا جاتا هے اور اسکے بعد جو واقعات پیش آتے هیں انکے بیان سے میں اپنے قلم اور اپنے اخبار کے صفحات کو آلوده کرنے کي جرأت نهیں کر سکتا -

قتل و غارت سروي فوج کا ایک شغل تفریح تها - دس دس باره باره سپاهیوں کي ٹولیاں مسلمانوں کے گهروں میں گهس جاتي تهیں ' اور مال و اسباب کو بے دریغ لوٹ لیتي تهیں - اگر گهر میں کوئي هتیار ایک طرف ' ایک بڑا چاقو بهي نکلتا تها ' تو فوراً گهر والوں کو سزاے موت سناد یجاتي تهي اور بندوق کا منهه یا تلوار کي دهار اسکا فوراً نفاذ کر دیتي تهي - اسطرح سروي دیوان انصاف سے ۳۵ - ۳۶ مسلمان البانی روزانه سزا یاب هوتے تے -

سروي مظالم کا علم صرف غیر سروي ذرائع هي سے نهیں هوا هے بلکه بعض سروي دهان وقلم نے بهي انکي داستانسرائي کي هے -

(هر ٹو متیچ) سیکریٹري سابق وزارت سرویا بتصریح بیان کرتا هے که اس نے باتنائے سفر (بزدیرینه) اور (ایبک) کے درمیاں کے دیهاتوں میں اٹهتے هوے دهوں اور شعلوں کے سوا اور کچهه نهیں دیکها - راسته میں نهایت کثرت سے سولیاں ملیں اور (دیا کوده) تو سولیوں کي جهاڑي معلوم هوتا تها ! !

بلغراد کے اخبارات قتل و غارت کی داستانیں سروی فوج کے کارنامہ هاے زرین کے زیر عنوان بیان کرتے تھے - چنانچہ ایک اخبار نے لکھا تھا کہ کرنیل (اوستویچ) کے زیر کمان صلیبی مجاهدین جوں هی (برزرین) میں داخل هوے ' افسروں نے ان سے کہا : " اے بہادر مجاهدو ! خداوند یسوع مسیح کا حکم یاد کرو اور اسکی تعمیل کرو ! " یہ سنتے هی سروی مجاهد " مسلمانوں کے گھروں پر ٹوٹ پڑے - اور نہیب و سلب ' قتل و ذبح کا بازار گرم هوگیا - یہاں تک کہ تمام شہر دشمنان مسیحیت سے پاک کردیا گیا - "

برایپ ' قومرہ ' قرشیتذرہ کے مظالم نا قابل بیان هیں -

برزرین کے ایک معزز البانی نے مجھسے بیان کیا : جو " البانی سروی سپاهیوں کی شکایت بالا دست افسروں کے پاس لیجاتا تھا ' قطعاً قتل کردیا جاتا تھا "

البانیا کے قرضدار عیسائی اپنے مسلمان قرضخواهوں کے متعلق سروی افسروں سے جاکر لگاتے تھے کہ وہ باغی هیں - سروی افسر محض ایک شہادت پر بلا مزید تحقیق کے انکو سزاے موت کا حکم دیتے اور الکی تمام مملوکات اس قرضدار مخبر کو نہایت ارزان قیمت پر دیدیجاتی تھی -

(فرلیوفیتس) نامی ایک گاوں میں جب سروی فوج داخل هوئی' تو باشندگان شہر سروی افسر فوج کے پاس گئے اور جان بخشی کی درخواست کی - افسر نے انکو تسلی دی اور اون سے وعدہ کیا کہ انکی جان ' آبرو ' اور مال ' تینوں میں سے کسی کو صدمہ نہیں پہنچیگا - مگر جوں هی یہ بدنصیب باشندے گھر واپس پہنچے' بے دریغ ۴ - سو شخص قتل کردیے گئے - یہاں تک کہ گاوں بھر میں ۱۲ - مسلم خاندانوں کے علاوہ ' تمام خاندان تہ تیغ کردیے گئے تھے -

(باتا) میں تمام مسلمان قیدی جانوروں کی طرح ذبح کیے گئے - بیان کیا جاتا ہے کہ جسطرح شکاری فخر کے موقع پر یہ دیکھتے هیں کہ کس نے زیادہ شکار مارے ؟ اسیطرح سروی افسر مفاخرت کے موقع پر یہ دیکھتے' کہ کس نے زیادہ مسلمان مارے ؟!

صلیب احمر کے ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ سروی جنرل (استیفا نویتچ) نے صدها آدمیوں کو دو ٹکڑے کرکے انکو توپوں سے اڑوا دیا - اسی ڈاکٹر کا یہ بھی بیان ہے کہ (سلنیچہ) کے قریب سروی جنرل (زوکو ویتچ) نے ۹۵۰ البانی مسلمانوں کو ذبح کیا -

ان مظالم کو پڑھکر یورپ کی عموماً اور دولت برطانیہ کی خصوصاً دانستہ خاموشی کیوجہ سے قدرتاً سوال پیدا هوتا ہے کہ اس نویں صلیبی جنگ میں کیا دولت برطانیہ بھی شریک ہے ؟ هر انگلش مین و نیز وہ تمام مسلمان جو هندوستان اور مصر میں برطانی اثر کے قیام کے طرفدار هیں ' ضرور دل سے خواستگار هونگے کہ اس کا جواب نفی میں هو' مگر یاد رکھنا چاهیے کہ اهل مشرق اب اسقدر سادہ لوح اور طفل مزاج نہیں رہے کہ سابق کی طرح ڈپلو میٹک جوابوں سے بہل جائیں - ان کی تسلی اب صرف اس جواب سے هو سکتی ہے جو زبان عمل سے دیا جائے - اس لفظ پر پہنچکے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ اسوقت انگریزی زبان عمل کے جواب کا میلان نفی کی جگہ ' اثبات کی طرف ہے -

الهـــلال کی ایــجنسی

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' انگریزی اور گجراتی هفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود هفتہ وار هونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی هیں تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ

البانیـــا اور دولت علیـــہ

مقتبس از " الرای العام "

— * —

مترجمۂ جناب قمر شاہ خاں صاحب (رامپور)

— * —

ایک ارتھو ڈکس البانی پادری مقیم بوسٹن (امریکہ) نے حسب ذیل کھلی چٹھی البانیا کی مجلس بطریق کے نام شائع کی :

ایک چٹھی فادر الگزنڈر هو توفنز کی (جو نیو یارک میں روسی بشپ هیں) همکو ملی' جسمیں انہوں نے عیسائی البانی مقیم امریکہ کے خیالات دربارۂ جنگ بلقان معلوم کرنا چاهے هیں - اگرچہ مراسلۂ مذکورہ خاص طور پر لکھا گیا ہے اور فادر موصوف نے دوستانہ لہجہ میں ظاهر کر دیا ہے کہ وہ هماری رائے پر معترض نہیں هیں ' لیکن هم ضروری سمجھتے هیں کہ اپنی پالسی ظاهر کرنیکے لیے اس مسئلہ پر پوری طرح بحث کریں اور اپنی سیاسی حالت اور اوسکے اسباب وضاحت سے بیان کردیں' تا کہ کسیکو غلط فہمی واقع نہو' اور اگر اون اسباب کے بوضاحت بیان کردینے میں هم کامیاب هونگے ' تو همکو یقین ہے کہ مجلس مقدس کے معزز ارکان اور کنسیۂ روسیہ اور محترم روسی قوم هماری رائے کو (جو اس مسئلہ میں ہے) سمجھہ لیگی اور همارے جذبات کو انصاف کی نظر سے دیکھے گی -

عیسائی البانی اپنے مسلمان بھائیوں کے دل و جان سے شریک هیں اور اجنبی حملہ آوروں کے مقابلہ میں جرأت کیساتھ وطن کی مدافعت کررهے هیں - اسکی تفصیل بیان کرنا اور سمجھنا نہایت سہل ہے' اسلیے کہ اگر کوئی شخص نقشے میں جزیرہ نماے بلقان پر غور کریگا تو البانی زمین کو یونان ' مونٹی نیگرو ' اور سروی قوموںکا رزمگاہ پائیگا - اور جو شخص بلقان کے سیاسی حالت سے واقف ہے اوسپر روشن ہے کہ اگر اس لڑائی میں ترکوں کو شکست هوئی تو البانیا دول بلقان میں تقسیم هوجائیگا اور نقشۂ یورپ سے همیشہ کیلیے محو کر دیا جائیگا -

جملہ البانی بلا لحاظ اختلاف مذاهب ' اور آپس کے سیاسی جھگڑوں کے ' اس بات کو خوب جانتے هیں کہ یہ جنگ محض اسلیے ہے کہ البانی قوم اپنے حقوق کی حفاظت پر قادر هونے سے پیشتر پیس ڈالی جاے - اس خیال کا مؤید یہ واقعہ ہے کہ ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیہ پر ایسے وقت میں اعلان جنگ کیا ' جبکہ حکومت عثمانیہ اس طویل وخونریز شورش البانیا کو ختم کردینے پر راغب تھی اور سرکاری طور پر اوسنے البانیوں کی قومیت کا اعتراف کرکے همکو وطنی مدارس جاری کرنیکا حق اور آزادی عطا کردی تھی - ممالک بلقان نے سلطنت عثمانیہ پر اپنے ناگہانی حملہ سے البانیوں کو ان وطنی حقوق سے متمتع نہونے دیا جو کسی دوسریکے حقوق کے خلاف و مضر نہیں هیں' بلکہ وہ طویل زمانہ جس میں البانی ادبار و مظالم میں پڑے هوے تھے' اوسکو حکومت عثمانیہ اور البانیہ کے باهمی معاهدہ نے ختم کردیا تھا -

هماری اس پالیسی کے یہ اسباب هیں - اور علاوہ اسکے اور بھی اسباب هیں مگر سردست انکا ذکر کافی ہے :

هر زمانہ میں عیسائی البانیوں کو ترکوں کے ساتھہ متحد رکھنے والا پہلا سبب یہ رہا ہے کہ گذشتہ زمانہ میں عثمانیوں سے زیادہ همکو ممالک متحدہ بلقان سے مضرتیں پہنچی هیں ' ثانیاً البانیونکا اعتقاد ہے کہ اونکے معاملات میں ریاست بلقان ترکوں سے زیادہ مشفقانہ سلوک نہیں کرینگی -

گذشتہ زمانہ میں جو خوفناک مظالم یونانی پادری

جنوبي البانيه ميں کيے هيں' ان سے آپ لوگ خود هي واقف هيں - اسيطرح همیں یه بهي ياد دلانيكي ضرورت نهيں معلوم هوتي كه يوناني بشپوں نے همارے ملكي زبان پر كيا كيا آفتيں ڈهائي تهيں ؟ اور آرتهو ڈاکس البانيوں پر عام طور پر کيسے ناکردني افعال کے وہ مرتکب هوے هيں ؟ نيز محض سياسي رجوع کي بنا پر وہ البانيوں کو بپتسما دینے سے انکار کرتے تھے ' اور علاوہ اوسکے یوناني پادریوں کے جاسوس حکومت سے البانيوں کي مخبرياں کرتے رهتے تھے - زمانهٔ عبد الحميد ميں البانيه کے صدها بچوں پر نزول مصائب کے باعث بهي رهي هوے اور انکي جرائم پیشه ٹولیوں نے انکے ورغلانے سے عوام کو اور پادریوں کو (جنکا کوئي جرم بجز سچي محبت وطن کے نه تها) قتل کيا - ان مظالم کي تائيد ميں (جو يوناني بشپوں نے البانيوں پر جائز رکھے) هم خود بلغاريوں کو شهادت ميں پيش کرتے هيں - کيونکه ان تمام مصائب ميں وہ بهي همارے شريک حال رهچکے هيں اور اس بات کي دليل (که رياست هاے بلقان کي کاميابي کي صورت ميں البانيونکي کيا حالت هوگي) وہ معامله هے' جو سرويه نے بعد معاهدهٔ برلن کے کيا تها - سرويه کو اس معاهده کے ذريعه ايک قطعه البانيه کا ديا گيا تها' ليکن اس عيسائي سلطنت نے مدنيت و تهذيب کي مهم کو اس البانی زمين ميں اسطرح انجام ديا که ايک لاکهه البانيونکو نکال ديا اور انکي جائداديں بلا معاوضه ضبط کرليں' اور اس وجه سے هزاروں انسان بهوک اور سردي کے شدائد سے مرگئے اور يک قلم فنا هوگئے -

جو سروي اپني مالک کي تاريخ سے واقف هے' اگر اس وحشيانه اور انتهائي ظلم سے انکار کرے' تو همارے پاس حجت تمام کرنے کيليے صدها شهادات موجود هيں -

هماري پاليسي مانٹي نيگرو کي نسبت اگرچه بظاهر ايسي معلوم هوکه هم مانٹي نيگرو کي ان مهربانيونکي ناشکري کرتے هيں جو انهوں نے دو سال پہلے ماليسوريونکي شورش کے وقت هم پر کي تهيں جبکه هم نے انکے ملک ميں پناه لي تهي - ليکن حقيقت يه هے که جسقدر گيهوں پناه گزينونکو ديا گيا تها' اوس سے دس گنا زياده قيمت ترکوں نے بادشاه نکولس کو ادا کردي اور جبکه رقم پهنچگئي تو بادشا نے سرداران البانيه کو ترکوں کي شرائط قبول کرنے پر مجبور کيا اور وہ بغير حصول ضمانت اپنے اپنے ملک کو واپس گئے - اور ايک بڑي دليل اس بات کيليے که مانٹي نيگرو کے خاندان شاهي کي دوستي محض مال پر مبني هوتي هے اور اس امر کي' که همارا پهلا قول بادشاه کي نسبت اختراع نهيں هے' وہ معامله هے جو جنگ روس و جاپان کے زمانه ميں پيش آيا - اوسوقت سلطنت روس اپني مالي مشکلات کي وجه سے اس بات پر مجبور هوگئي تهي که جو امداد سالانه مانٹي نيگرو کو ديا کرتي تهي روک لے - اس سے يه نتيجه نکلا' که وليعهد مانٹي نيگرو پرنس دينيلو نے امير البحر ٹوگيو اور جاپاني فوج اور بيڑے کا جام صحت نوش کيا - جبکه اهالي مانٹي نيگرو نے روس کے ان انعامات کي تحقير کي' جسنے مانٹي نيگرو کي آزادي کيليے لاکهوں جانيں اور کروڑوں روپيه کي قرباني کي هے' تو همکو البانيوں کے ساتهه انصاف کي کيسے اميد هوسکتي هے ؟ وہ همکو اسوقت متهم کرتے هيں که عيسائيونکي لڑائي ميں هم عثمانيونکے شريک هيں' ليکن همارے پاس اس باطل تهمت کا جواب انهي کي گذشته سياست هے -

علاوه ازيں ممالک بلقان نے باوجود عيسائي هونيکے البانيوں کي قوميت مٹانے ميں سلطان عبد الحميد کي مدد سے در گذر نهيں کي - اور نئي ترکي کے پرده ميں رياست هاے بلقان اون تمام فوجي مهموں ميں شريک رهيں' جو ترکوں نے البانيوں پر بهيجيں - ان وجوه سے هم نے وطن کي حفاظت کيليے ضروري سمجها که ايسے سلطان کے مخلص رهيں' جسکي زندگي نهايت پاک هے' اور ايسي حکومت کي مدد کريں' جسنے البانی قوم کے ساتهه عدل و انصاف کيا هے' يعني دولت عليه عثمانيه کي -

هم يه بهي ظاهر کردينا چاهتے هيں که هم رياست هاے بلقان سے اس ليے مقابله نهيں کر رهے هيں که همارے دل ميں ان عناصر سے کينه هے جو ممالک بلقانيه سے مرکب هيں - بلکه انکي ظالمانه سياست اور تهذيب البانيه کے لغو دعوونکي وجه سے - بلقانيوں ميں جو خوبياں هيں' انکي هم ضرور قدر کرتے هيں -

ليکن هم افسوس کرتے هيں که وہ اپني کوششيں اس ظالمانه جنگ پر صرف کر رهے هيں' جس کا نفع بجز انکے بادشاهوں اور مدبرين کے کسيکو نهيں پهنچ سکتا - کيونکه جس مهم کے واسطے يه کهڑے هوئے هيں' وہ عقلمندوں کي رائے ميں انکي قابليت اور فوجي حيثيت سے زياده هے - يه کها جاتا هے که عيسائي تهذيب ممالک بلقان ميں عثماني تهذيب سے بهتر هے - حالانکه يه کهنا اوسيقدر صحيح هے' جتنا که قرون وسطے ميں صليبي متعصبونکا اون مسلمان عربونکي نسبت (جو تهذيب کے انتهائي عروج پر تهے) ايسا کهنا صحيح تها - کيونکه بلغاري' يوناني' سرويوں نے مقدونيه ميں ايک دوسريکے مقابله ميں وہ وہ شرمناک حرکات کيے هيں' جنکي مثال تاريخ عثماني ميں نهيں ملسکتي' اور انهي شرمناک افعال کا وہ عنقريب پهر اعاده کرنے والے هيں - اس جنگ ميں فتح ياب هونيکے بعد تقسيم مال غنيمت کے وقت ايک دوسرے کا گلا دبائيگا - يورپ کا فرض تو صرف يهي هے که کهڑا ديکهتا رهے' ليکن هماري دلي خواهش هے که ايسي نوبت نه آئے' اور عثماني لشکر ان طمع کے نشه ميں مخمور غارتگرونکا تکبر توڑ کر هميشه کيليے انکي بدمزاجي نکالدے -

يه هے خلاصه ان اسباب کا' جس نے البانيونکو بلقانيوں کي صليب کے مقابلے ميں عثماني هلال کيطرف مائل کرديا هے' کيونکه البانی اس لڑائي کو مسيحيت کي لڑائي بمقابله اسلام کے نهيں سمجهتے هيں - وہ جانتے هيں که يونانيوں اور بلقان کے سلافي بے وقوفوں کي اپني حدود کي توسيع کے ليے يه ايک کوشش هے' اور يه توسيع صرف هماري سرزمين هي سے هو سکتي هے' پس عثماني محض همارے ليے لڑ رهے هيں -

ممالک متحده امريکه ميں البانيوں نے اس کو خوب سمجهه ليا هے - يهانتک که انهوں نے مشرقي اور مغربي ولايت ميں جو جلسے منعقد کيے' انميں اس بات پر متفق هوگئے که ترکوں سے جو جو کدورتيں هيں انکو بهول جانا چاهيے' اور حکومت عثمانيه کے ساتهه کامل اتحاد رکهنا چاهيے -

يهي نهيں بلکه انهوں نے عثماني لشکر کي فتح کيليے نماز کا اعلان کيا' اور بوسٹن' سوٹ' بروج' اضلاع ولايت ماس' پڈ ورڈ' ماين' ماستواد' نيويارک' اٹرون' هابر' ميں ترکونکي فتح کيليے دعا مانگي - جسوقت سلطاني لشکر کي فتح کے ليے دعا مانگي گئي' هم نے اپنے قوم کو روتے هوئے ديکها' اور اگر چند مهينے پہلے هم ايسا کرتے' تو يهي البانی اور همارے مسلمان بهائي همکو سنگسار کر ديتے -

حالات موجوده کے متعلق البانی قوم کي پاليسي آپ پر واضح کرنيکے ليے جسقدر کهنے کي گنجائش تهي' هم لکهه چکے' اور همارے قول کو يقين هے که آپ پورا مدلل اور موثق - معتمد پائيں گے -

هم فرض ... (...)
ماسٹر نصير الدين (کرايه)

يال سے' اور اپني
همکو ...

مراسلات

مجلس تکمیل مسلم یونیورسٹي علی گدہ کا مجوزہ :

خانہ ساز ڈیپوٹیشن

(اسلامي اخبارات اور مسلم پبلک کي خاص اور فوري توجہ کي ضرورت)

— * —

جہاں یہ دیکھکر بے حد مسرت هوتي هے کہ هندوستان کے مسلمان ترک بھائیوں کي مصیبت کو اپني مصیبت ' اور ایرانیوں ' مراکشیوں ' اور طرابلس کے جانباز عربوں کي تباهي کو اپني تباهي سمجھکر ان کي موجودہ مشکلات و مصائب میں اپني گہري همدردي کا اظہار کرتے هیں اور ان کے لیے چندہ جمع کرنے اور دیگر اخلاقي امداد دینے میں اپني پوري سرگرمي دکھاکر قدیم شاندار اسلامي روایات کو تازہ کر رهے هیں ' وهاں یہ دیکھکر ازحد رنج و افسوس هوتا هے کہ هندوستان کے مسلمان اپنے خاص هندوستاني معاملات کو نہایت بے پروائي کي نظر سے دیکھہ رهے هیں اور انھوں نے ایک ایسے قومي معاملہ کي طرف سے ' جسکے متعلق اخبارات و پبلک جلسوں میں نہ صرف بہت هي گرما گرم مباحثے هوچکے هیں ' بلکہ جس کو متفقہ طور پر مسلمانان هندوستان کي قومي حیات و ممات کا مسئلہ قرار دیا گیا هے ' مطلقاً آنکھیں بند کرلي هیں -

یہ امر یقیناً موجب مسرت هے کہ کواي کے معاملہ میں جب هزهائینس (آغا خاں) مسلمانوں کي عام راے کے خلاف ایک مضمون لکھتے هیں تو مضمون شایع هونے کے چند گھنٹے بعد هي فوراً آغا خاں کے خیالات و رویہ پر اظہار نفرت و حقارت کیا جاتا هے اور پھر کلکتہ ' لاهور ' مدراس ' هندوستان کے تمام طول و عرض میں جہاں جہاں وہ مضمون پہنچتا هے ' مسلمانوں میں ایک هلچل اور عام بے چیني پیدا کردیتا هے - هر جگہہ اور هر مقام پر اظہار ناراضگي کے جلسے منعقد هوتے هیں - ملامت اور نفرت کے ریزولیوشن پاس کیے جاتے هیں - بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے هیں - مگر کیا یہ امر موجب افسوس نہیں کہ قوم کا مسلمہ لیڈر نواب وقار الملک بیماري کي حالت میں اپنا قومي فرض سمجھکر انسٹیٹیوٹ گزٹ علی گدہ میں ۱۰ - صفحے کا ایک مبسوط مضمون لکھتے هیں اور قوم فروشوں کي (۱) قوم فروشي کے بھانڈے کو اخبار کے هزار راهے پر پھوڑ دیتے هیں اور مسلمانان هندوستان اس کو بے پروائي کي نظر سے دیکھکر اسکي طرف متوجہ بھي نہیں هوتے ؟ نہ مسلمانوں کي کسی انجمن کے جلسہ میں ان قوم فروشوں کے خلاف کوئي ریزولیوشن پاس هوتا هے - نہ کوئي اسلامي کمیٹي یا پبلک جلسہ اس خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے خلاف ملامت و نفرت کا اظہار کرتا هے - نہ کوئي اسلامي اخبار اس قوم فروشانہ کارروائي پر کوئي خاص نوٹس لیتا هے اور نہ مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق بے اطمیناني و بے اعتمادي کے تار دوڑاے جاتے هیں ! کیا مسلمانوں کو نواب صاحب قبلہ کے اس مضمون کي صداقت میں کوئي شک و شبہ هے ؟ میرے خیال میں قوم کا وہ کون بد نصیب فرد هوگا ' جسکا یہ خیال هو - اور جس صورت میں کہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کي تردید میں اسوقت تک قوم فروشوں کے کیمپ سے ایک آواز بھي نہ اٹھي هو ' بلکہ نواب صاحب قبلہ کا پہلا رسالہ هے ' جو [illegible] عبد اللہ صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - اور آنریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - ٹرسٹیان کالج کے مضامین مندرجہ انسٹیٹیوٹ گزٹ و مسلم گزٹ سے هوتي هے تو کوئي خفیف سا شک و شبہ بھي کیونکر باقي رہ سکتا هے -

تو پھر اے هندوستان کے مسلمانو ! کیا تم چاهتے هو کہ تمہارا تمام سرمایہ ' تمہاري تمام عمر کي پونجي ' تمہارا تمام بنا بنایا کھیل ' یعني مدرسۃ العلوم علی گدہ ' جس پر کئي ایک بزرگان قوم کي زندگیاں صرف هوچکي هیں - جس پر قوم کا بے شمار روپیہ خرچ هوچکا هے - جس پر قوم کي نگاهیں اٹھتي هیں اور جو قوم کي تمام امیدوں کا مرکز هے ' گورنمنت کے حوالہ کردیا جاے ؟ هندوستان کے مسلمانو ! کیا تم اس بات پر رضامند هو کہ مدرسۃ العلوم کي رهي سهي آزادي کا بھي خاتمہ هوجاے ؟ اور کیا تم اس بات کے لیے تیار هو کہ یونیورسٹي اگر تمھیں مل بھي جاے تو اسکا نام مسلم یونیورسٹي نہ هو بلکہ علی گدہ یونیورسٹي هو - جو آزاد ' اسلامي ' اور مکمل یونیورسٹي نہ هو ' بلکہ گورنمنت کي ' غیر اسلامي ' اور محدود یونیورسٹي هو ؟ اگر ان تمام باتوں کا جواب نفي میں هے تو پھر اے مسلمانو ! بر وقت کیوں کوشش نہیں کي جاتي کہ مسلمانوں کا کالج مسلمانوں هي کا رهے - مسلمان گورنمنت سے نماز بخشوانے گئے تھے ' مگر وهاں تو چند جاہ طلبوں اور خود غرضوں کي طفیل اور ان قوم فروشوں کے صدقے ' جنکے جسموں میں (کامل) کي روح کام کر رهي هے ' الٹے روزے بھي مسلمانوں کے گلے پڑ رهے هیں - مسلم یونیورسٹي ' تو کیا ملیگي ؟ کالج بھي جاتا رهیگا - اور جو تھوڑي بہت آزادي اسوقت مسلمانوں کو کالج میں حاصل هے اس سے بھي مسلمانوں کو هاتھہ دھونے پڑینگے -

پس میں تمام مسلمانوں سے بالعموم اور اسلامي اخبارات ' انجمنوں ' اور مسلم یونیورسٹي پراونشل کمیٹیوں سے بالخصوص نہایت زور سے اپیل کرتا هوں کہ وہ اس معاملہ کي اهمیت و نزاکت کو پورے طور پر محسوس کریں اور قوم فروشوں کي اس قوم فروشانہ کارروائي کے خلاف جو لکھنو میں درون پردہ راتوں رات کیگئي هے زبردست آواز بلند کریں اور مجوزہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن کے متعلق اپني بے اطمیناني و بے اعتمادي صاف ظاهر کردیں - ورنہ اگر قوم خاموش رهي اور موجودہ خانہ ساز ڈیپوٹیشن ... جس میں اکثریت ایسے حضرات کي هے جو گورنمنت کي شرائط پر یونیورسٹي لینا چاهتے هیں اور عام پبلک اوپینین (عام راے) کي بے وقري کرنے پر تلے هوے هیں ' حضور وایسراے کے پاس پہنچ گیا تو یقیناً اسکا نتیجہ وهي هوگا ' جو مسلمانوں کي تعلیمي تباهي کے سوا اور کچھہ نہیں هو سکتا - یعني یونیورسٹي کو گورنمنت کي پیش کردہ شرائط پر ان تمام قیود اور پابندیوں کے ساتھہ جو مجوزہ مسلم یونیورسٹي کو گورنمنت یونیورسٹي بنادینگي ' منظور و قبول کرلیا جائیگا - اسوقت قوم کا شور و غل بالکل بے کار ' بے سود ' اور صداے بے هنگام ثابت هوگا - یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت همسایہ والی مثل صادق آئیگی ' اور سواے اسکے اور کیا هو سکیگا کہ قوم مسٹر محمد علي اڈیٹر کامرید سے خطاب کرکے یہ مصرعہ پڑھے - (۱)

---

(۱) اس مصرعہ کے لکھنے کا بھلا یہ کون موقعہ تھا ؟ همارا خیال مسٹر محمد علي کي نسبت ایسا نہیں هے - البتہ ان سے ایک لغزش ضرور هوگئي (الہلال)

جهوتي قسم سے آپکا ایمان تو گیا ؟

اسلامي اخبارات کي خدمت میں خاکسار دو بارہ یہ عرض کرنیکي اجازت چاهتا هے که وہ نواب صاحب قبلہ کے مضمون کو تمام و کمال نقل کرکے اس آواز کو تمام قوم تک پہونچائیں اور اس پر نہایت آزادي کے ساتھہ راے زني کریں - ورنہ بعد از وقت طویل و عریض لیڈر لکھنے کا فائدہ معلوم -

(الهــلال) کلکتہ نے اگرچہ سب سے پہلے نواب صاحب قبلــہ کے مضمون کو تمام و کمال نقل کردیا تھا مگر اسکے متعلق اپنے خیالات ظاهر کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ ابھي تک پورا نہیں کیا - مسلم گزٹ نے چند اقتباسات اور مختصر سے اڈیٹوریل نوٹ پر اکتفا کرکے خاموشي اختیار کي - زمیندار نے ایک مدت کے بعد اس مضمون کو پانچ یا چھہ ٹکڑوں میں شایع کیا اور باوجود " ایک زبردست اور دل هلادینے والي آواز " اور " ایک گہري سازش کا انکشاف " کے زبردست عنوان قائم کرنے کے خود اسکا اپنا دل ذرا بھي نہیں هلا - آنریبل مسٹر محمد شفیع کي صدارت مسلم لیگ کے خلاف تو صداے بے هنگام بلند کرنے کیلیے لیڈروں پر لیڈر لکھے جاتے هیں مگر گہري سازش کے انکشاف کے متعلق دو سطروں کا نوٹ لکھنے کیلیے بھي گنجایش و فرصت نہیں - وکیل و پیسہ اخبار بالکل هي خاموش - آبزرور نے ایک مختصر سا نوٹ لکھدیا تھا اور بس - (کامریڈ) بھلا کیا لکھیگا - وہ تو خود ایک فریق هے - نواب صاحب قبلہ کے مضمون کا تو وہ بھولے سے بھي ذکر نہیں کرتا ' البتہ اس بات پر خوشي ظاهر کرتا هے کہ هز هائي نس آغا خاں اور راجہ صاحب محمود آباد حضور ویسراے سے ڈپوٹیشن کي حاضري کے متعلق خط و کتابت کر رهے هیں !

خاکسار مقبول احمد سکرٹري پراونشل } ریاست کشمیر
کمیٹي مسلم یونیورسٹي - } - ۲۸ فروري سنہ ۱۹۱۳ع

ایک تجــویــز

— * —

غازي انور بک کي خود نوشتہ سوانح عمري

— * —

۱۲ - ربیع الاول کے اخبار میں جو آپ نے آیندہ نمبر میں انور بے کي خود نوشتہ سوانحعمري کے درج کرنے کا وعدہ کیا هے ' اسکي نسبت میں یہ راے دونگا کہ شائع کرنے سے قبل اُس کاحق تالیف رجسٹري کرادیا جائے اور آیندہ پرچے سے برابر تین چار پرچوں تک خریداران الهلال کو اطلاع دیجائے کہ وہ اُس نمبر کو کم سے کم ڈھائي روپیہ کو وصول کریں اور هر ایک خریدار اُس نمبر کا ایک اور خریدار پیدا کرے ' اور یہہ روپیہ جو اس طریقہ سے وصول کیا جاے ' زر اعانۂ هلال احمر میں جمع کرکے قسطنطنیہ بھجدیا جاے تا کہ وہ انور بے کي راے سے اُسکو صرف کریں - میں سمجھتا هوں کہ یہہ ایک بہت هي حقیر رقم هوگي لیکن اِس سے همارا وہ جوش محبت معلوم هوجائگا جو انور بے کي ذات کے ساتھہ همکو هے - خداوند کریم اُس کو اپني امن و امان میں رکھے ' اور اُسکي کوششوں اور مساعي کو مشکور کرے - اگر یہہ تجویز آپ منظور نکریں تو بھي وہ رسالہ جس میں مذکورہ بالا سوانح عمري درج هو میرے پاس دس روپیہ میں وي پي کردیجئے گا - میں ایک قانع آدمي هوں جیسا کہ آپ جانتے هیں - لیکن آج مجھکو اپني حالت کارنج هے ' کاش میں کچھہ دے سکتا یاکر سکتا -

(از بھوپال)

فهـــرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

—:ﷺ:—

(۱۳)

ان اللہ اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

	پائي	آنہ	روپیہ
مولوي واحد حسین صاحب وکیل هائیکورٹ کلکتہ	۰	۶	۶
بذریعہ قافلہ مولوي شهاب الدین صاحب مالک بلہ			
بزرگان کالدارا بھاٹ پاڑا نقد	۰	۲	۸۸
" تین بٹن معہ زنجیر و تعویذ چاندي کے دو عدد			
بذریعہ ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب بکائي	۰	۰	۱۲۵
بذریعہ میاں حسین صاحب محلہ گولک پور بانکي پور	۰	۴	۱
نور محمد صاحب سب اورسیر (ماتھہ) جھانسي	۰	۰	۵
بذریعہ نیاز علي خانصاحب سپروائزر نہر جھیلم			
منگلا هیڈ ورکس	۰	۵	۳۶۱
بذریعہ ولي محمد صاحب عباسي اودیدور	۰	۸	۲۱۲
بذریعہ مولوي حبیب النبي خان صاحب صولت (کرایہ - کلکتہ) :—			
لفٹنٹ جے - ایف - ایاٹ صاحب بہادر (پلٹن نمبر ۱/۸ گورکھا - دیرہ دون)	۰	۰	۲۰
شیخ محبوب میاں صاحب (کرایہ)	۰	۰	۱
معرفت مولوي حیات بخش صاحب (بالو بازار)	۰	۲	۳
منشي کرامت علي صاحب (کرایہ)	۰	۸	۱
معصوم بچوں کي عیدي	۶	۲	۱
حافظ غلام حسین صاحب (کرایہ)	۰	۰	۱
بابو اُستاگر صاحب (کرایہ)	۰	۰	۱
منشي عبد العزیز خان (بالو بازار)	۰	۰	۳
جناب کریم بخش عطار صاحب (مرزا پور)	۳	۷	۰
جناب عبد الحکیم صاحب (مرزا پور)	۶	۳	۰
" عبد المجید خان صاحب (کرایہ)	۰	۰	۱
" شیکو میاں صاحب (کرایہ)	۰	۴	۰
" شیخ مجیب الرحمن عرف موجو میاں (کرایہ)	۰	۸	۰
" سید دلاور علي صاحب (کرایہ)	۰	۴	۰
" منگلو میاں صاحب (کرایہ)	۰	۸	۱
متفرقات	۹	۸	۲۹
جناب محمد حنیف صاحب	۰	۲	۰
میزان	۰	۳	۸۶۵
میزان سابق	۶	۴	۱۲۱۸۳
میزان کل	۶	۷	۱۳۰۴۸

مبلغ چالیس روپیہ جو بذریعہ مولوي حبیب النبي خانصاحب صولت کرایہ روڈ کلکتہ وصول هوا تھا فهرست نمبر ۹ میں شائع کیا گیا تھا آج اسکي تفصیل درج ذیل کي جاتي هے :—

	پائي	آنہ	روپیہ
منشي احمد علي صاحب (خضر پور - کلکتہ)	۰	۰	۲۸
مولوي اظهر السعدین صاحب (کرایہ)	۰	۰	۵
محمد اسمعیل استاگر صاحب (کرایہ)	۰	۰	۲
قاضي صوبہ جان صاحب (کرایہ)	۰	۰	۱
جناب اسمعیل میاں صاحب جھاؤتلا روڈ	۰	۰	۲
ماسٹر امام الدین (راڈن اسٹریٹ)	۰	۰	۱
ماسٹر نصیر الدین (کرایہ)	۰	۰	۱

—:○(*)○:—

(۱)

سر آغا خاں کا خطاب ترکوں سے

—:*:—

گفت با ترک حضرت آغا * انچہ گویم بہ گوش در گیرید
بگذارید خاک یورپ را * دل ازیں مرز و بوم ، بر گیرید
ایشیا مسکن قدیم شماست * باز آں خاک را مقر گیرید
دل بہ صید رمیدہ نتواں بست * یک شکار شکستہ پر گیرید
اسپ ، گر زیر راں نمي آید * بگذارید و مادہ خر گیرید
کار پیشیدہ شما کشت است * مرغزارے و گاو نر گیرید
بانگ توپ و تفنگ درد سر ست * ناوک و خنجر و سپر گیرید
نوبت ریل و تلغراف گذشت * قاصد و پیک و نامہ بر گیرید
کار دنیا کسے تمام نکرد * ہر چہ گیرید مختصر گیرید

(۲)

ترک سے حضرت آغا نے یہ ارشاد کیا: * کیوں ہو بے فائدہ یورپ میں گرفتار الم ؟
ایشیا میں اگر آجاو تو پھر تا بہ ابد * پاوں پھیلا کے پڑے چین سے سوئیے چہ غم ؟
نظر آجائیگي بیکاري آلات جدید * جب کہ تم وادي تاتار میں رکھوگے قدم
ریل یا تار کي پھر ہوگي نہ حاجت تم کو * ڈاک پہنچانے کو آجائینگے مرغان حرم
خود ھي کہدوگے کہ بیکار ھیں سب توپ و تفنگ * نظر آئیگا جو تیر افگنیوں کا عالم
سلک بحري کي ادا دل سے اُتر جائیگي * دیکھہ لوگے جو کمندوں کا وہ پیچ اور وہ خم
فائدہ کیا ھے کہ تم ریل کا احسان اُٹھاو * آپ کا اسپ سبک سیر ھے کس بات میں کم ؟
آپ صحرا میں چلائیں گے جو خشکي کا جہاز * پھر نہ کچھہ بھاپ کي حاجت ھے نہ طوفانکا غم
لطف جو بانگ جرس میں ھے وہ سیٹي میں نہیں * زیر کوکہہ نہیں سکتا کوئي ھم پایۂ بم
لمپ کي شعلہ فشاني میں کہاں وہ انداز * شمع کي بزم طرازي کا جو کچھہ ھے عالم
فیصلہ بیٹھہ کے چوپال میں کردیگا جو پنچ * ہوگا یورپ کے قوانین سے بڑھکر محکم
اور مانا بھي کہ فردوس بریں ھے یورپ * حضرت خواجۂ شیراز یہ کرتے ھیں رقم

پدرم روضۂ رضواں بہ دو گندم بفروخت
ناخلف باشم اگر من بہ جوے نفروشم

کشاف

یونیورسٹي ڈپوٹیشن

—*—

آپ نے " بعث سفارت " پہ جو کي تھي تقریر * تھا حقیقت میں وھي شیوۂ ازاد رشي
دفعۃً طبع مبارک نے جو بدلا انداز * سب کو حیرت تھي کہ کیوں آپ نے کي کج روشي
یا تو اس زور سے تھے آپ " سفارت " کے خلاف * یا کہ خود آپ بھي شامل تھے اُسي میں بخوشي
بادۂ جام سفارت طرب انگیز سہي * آپ کي شان کو زیبا نہ تھي یہ بادہ کشي

* * *

کھینچکر اک نفس سرد یہ ارشاد ھوا : * " ذوق ایں بادہ نہ داني بخدا تا نہ چشي "

نقاد

PRINTED & Published by A. K. AZAD at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتي ہو - منه کا ذایقه خراب رهتا هو - رات کو کم خوابي ستاتي هو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانه هونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا هوتي جاتي هو اور چلنے پهرنے سے سرچکراتا هو - سر میں درد اور طبیعت میں غصه آجاتا هو - تمام بدن میں یبوست کا غلبه رهتا هو - هاتهه پاؤں میں خشکي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا هوجاے اور ٹهنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم هو - بیوقت بڑهاپے کے آثار پیدا هو جائیں اعضاے رئیسه کمزور هوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ هوتي جاے تو سمجهه لو که مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر هوتي ہے آنکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاهر هوتے هیں - ایسے لوگوں کا خاتمه علي العموم کاربنکل سے هوتا ہے - دنبل پشت پر کبهي گردن میں پیدا هوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل هو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر هونے کا خیال کر لینا چاهیے - اس راج پهوڑے سے سینکڑوں هونهار قابل لوگ مرچکے هیں -

مرض کي تشریح اور ماهیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبه کے فعل میں کچهه نه کچهه خرابي ضرور هوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانه روز کي محنت ہے بعض دفعه کثرت جماع - کهنه سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث هوتا ہے - صرف فرق یه ہے که اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں هوتي بلکه مثانه کے ریشه وغیرہ پاے جاتے هیں - کبهي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یه مرض پیدا هوجاتا ہے اور کبهي بخار کے بعد یه مرض شروع هوتا ہے -

اگر آپ چاهتے هیں که راج پهوڑا کاربنکل نه نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یه ہے که هماري ان گولیوں کو کهاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنه اگر سستي کروگے تو پهر یه ردي درجه ذیابیطس میں اس وقت ظاهر هوتا ہے جبکه تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے هیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پهنستے هیں جن کا علاج پهر نہیں هوسکتا - یه گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي هیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جمله امراض ردیه سے محفوظ رکهتي هیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید هوتا ہے که بوجه اخراج رطوبات جسم خشک هوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یه عرق چونکه زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یه گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیه کے لئے بارها تجربه هوچکي هیں اور صدها مریض جو ایک گهنٹه میں کئي دفعه پیشاب کرتے تهے تهوڑے دنوں کے استعمال سے اچهے هوگئے ہیں یه گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکه انکے کهانے سے گئي هوئي قوت باہ حاصل هوتي ہے - آنکهوں کو طاقت دیتي اور منه کا ذائقه درست رکهتي ہیں - جسم کو سوکهنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانه - نظام عصبي کا بگاڑ - اسهال دیرینه یا پیچش یا بعد کهانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع هوجاتا هو یا رات کو نیند نه آتي هو سب شکایت دور هو جاتے ہیں -

قیمت في توله دس روپیه

میر محمد خان - تالیڑوالئي ریاست خیرپور سندهه — پیشاب کي کثرت نے مجهے ایسا حیران کردیا تها اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نه کهاتا تو میري زندگي محال تهي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چند ضلع اناوہ — آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم هوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعه آتا ہے -

عبد القدیر خان - محله غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بهائي کو زیادتي پیشاب کے دفعیه کے لئے ارسال فرمائي تهیں وہ اور بهیجدیں -

عبد الوهاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور — آپ کي بهیجي هوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رها هوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبه کے اب دو تین مرتبه پیشاب آتا ہے -

سید زاهد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد — مجهے عرصه دس سال سے عارضه ذیابیطس نے دق کر رکها تها - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر هوگیا - قوت مردمي جاتي رهي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور هوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کي کثرت - جاتي رهي - مجهه کو رات دن میں بہت دفعه پیشاب آتا تها - آپ کي گولیوں سے صحت هوئي -

انکے علاوہ صدها سندات موجود هیں -

مجرب و آزمودہ شرطیه دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي هیں

—*—

زود کن

داڑهي مونچهه کے بال اسکے لگانے سے گهنے اور لمبے پیدا هوتے هیں - ۲ توله دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں هونے دیتا نزله و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹهه آنه کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کهانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض هو دور ۲ درجن ایک روپیه

حب قائممقام افیون

انکے کهانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چهوٹ جاتے هیں فیتوله پانچ روپے

حب دافعه سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رهنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم هو اسکے لگانے سے جلد بهر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بهگندر - خنا زیر کے گهاؤ - کاربنکل زخم کا بهترین علاج ہے - ۶ توله دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو هفته دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایک روپے

دافع درد کان

شیشي صدها بیماروں کے لئے - ایک روپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني هو یا بادي ریحي هو یا سادي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ هفته دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافع جالا - دهند - غبار - نزول الماء - سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتوله معه سلائي سنگ یشب دو روپے

پته —

سلوتري کین آ...

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب [illegible] دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کی وی - پی کی اجازت -

(۴) [illegible] ضلع اور ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا - (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	" ۵۰	" ۳۰	" ۲۰	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	" ۱۲۵	" ۷۵	" ۴۵	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	" ۲۰۰	" ۱۲۵	" ۷۵	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	" ۳۰۰	" ۲۰۰	" ۱۲۵	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں' البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں' اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو' تمام منشی مشروبات کا' فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو' کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

مدير مسئول و محرر خصوصي
احمد المكنى بابى الكلام الدهلوي

مقام اشاعت
۷ - ۱ مكلاوڈ اسٹریٹ
كلكته

عنوان تلغراف
« الهلال »

قيمت
سالانه ۸ روپيه
ششماهي ٤ روپيه ۱۲ آنه

الهلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

نمبر ۱۰ — كلكته : چهارشنبه ۳ ربيع الثاني ۱۳۳۱ هجري — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March 12, 1913.

فہرس

— * —

تصـــاويـــر

— * —

تلغـــراف خصـــوصـــي

فـــتـــح عظيـــم

—:*:—

بحـــري كار نـــامے

— * —

(قسطنطنيـــه : ۱۲ - مـــارچ)

— * —

بجـــواب " الهـــلال "

تسخير (جانينا) كي يهاں كوئي خبر نهيں دي گئي هے - البته جنگ شديد كي خبريں برابر ملتي رهيں - بلغاريوں اور يونانيوں ميں باهم تباه كن جنگ شروع هوگئي - " تصوير افكار " كا تار چهپا هے كه ابتک ۱۲ - سو بلغاري اور ايک هزار يوناني باهم دگر لڑكر مقتول هو چكے هيں -

(۲)

تائيد الهي ايک نصرت عظيم كي صورت ميں ظاهر هوئي - " حميديه " جهاز كي آتش افشانيوں نے سرزين استحكامات جنگ ميں هلاكت اور تباهي پهيلا دي - ميڈرا ميں فوجي بارک مع سپاهيوں كے خاک كا ڈهير هوگئي - رسد اور غله كے ذخائر برباد هوگئے -

---

التمـــاس

(۱) نمبر ۷ ، و ۸ ، جلد (۲) قبل از وقت ختم هوگئے هيں - دوباره چهپنے پر حاضر خدمت كئے جائينگے - شائقين ذرا توقف فرمائيں -

منيجر

شذرات

مسٹر مظہر الحق کا استعفا

ذالک، فلیتنافس المتنافسون!

— * —

مسلم یونیورسٹی ڈیپوٹیشن

— * —

فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد ' و منهم سابق بالخيرات باذن الله ' ذالک هو الفضل الكبير (۳۵ : ۳۱)

اس جماعت میں کچھہ لوگ تو ایسے هیں جو طریق هدایت و صداقت کو چھوڑ کر اپنے نفوس پر ظلم کر رهے هیں - بعض ان میں سے درمیانی راہ چلتے هیں' اور پھر انھی میں بعض نفوس قدسیہ ایسے بھی هیں' جو اعمال نیک میں راست بازانہ پیش قدمی کرتے هیں - یہ اللہ کا بہت بڑا فضل ہے جسکی انکو توفیق دی گئی ہے -

— * —

کامل اس فرقۂ زهاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھہ هوے تو یہی رندان قدح خوار هوے !

—:*:—

ناظرین کو معلوم ہے کہ میں نکتہ چیں هوں' معتقد ت سرا نہیں - میرا دستور العمل یہ ہے :

قصیدہ کار هوس پیشگاں بود عرفی
تو از قبیلۂ عشقی ' وظیفہ ات غزل ست

حق گوئی کی راہ میں عموماً دو قوتیں مانع هوتی هیں : دولت و طاقت ' اور ذاتی تعلقات و وابستگی - اتنے زمانے میں احباب کم از کم اسکا تو اندازہ کرچکے هیں کہ الحمد للہ یہ دونوں پتھر میری راہ میں حائل نہیں هوسکتے :

هم کعبۂ و هم بتکدہ سنگ رہ ما بود
رفتیم و صنم بر سر محراب شکستیم

دولت و طاقت اور حکومت و اقتدار کے مقابلے میں جو کچھہ اپنا حال ہے' وہ محتاج بیان نہیں - زبان اور قلم' دونوں اسکا جواب دیسکتے هیں - رہے ذاتی تعلقات ' تو آپ دیکھہ رہے هیں کہ یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کے پچھلے اجلاس کے واقعات میرے لیے واقعی پر از اشکال تھے - مسٹر محمد علی نہ صرف میرے ایسے دوست هی هیں' جن سے دوستانہ حد سے بھی گذر کر' برادرانہ و عزیزانہ تعلقات رکھتا هوں' بلکہ یہ بھی ہے کہ مجھکو انکی دوستی نہایت عزیز ہے - تاهم کچھہ دنوں تک خاموش رها اور پھر دیکھا تو معلوم هوا کہ تعلقات کا مسئلہ نہیں بلکہ عقیدے اور رائے کا سوال ہے - تعلقات کی ایسی تاروں کی کیا حقیقت ہے ؟ اس راہ میں تو زنجیریں بھی ٹوٹ جاتی هیں -

پس جو کچھہ میری رائے تھی' بلا تامل حوالۂ قلم کردی -

دوستی کیا چیز ہے ؟ هماری خون اور نسل کی رشتہ داریوں کو بھی حق اور عقیدے کے آگے هیچ هونا چاهیے -

با ایں همہ میری نکتہ چینی هی آج مجھکو مجبور کرتی ہے کہ (مسٹر مظہر الحق) کی تعریف میں جسقدر ممکن هو' اسراف کروں - وہ اسراف نہیں ' بلکہ عین اعتدال

میں دیکھہ رها هوں کہ زمانہ کس قدر پر آشوب ہے ' اور حق و راستی کی مظلومی کس درجہ درد انگیز حد تک پہنچ چکی ہے ؟ کوئی نہیں جو اسکی خاطر تھوڑی سی تکلیف گوارا کرلے - کوئی نہیں جو خدا کی خوشنودی کی خاطر اسکے چند بندوں کا غصہ جھیل لے ' اور پھر کوئی نہیں جو اپنے قول هی کی عزت کیلیے اپنے عمل کو بھی قابل عزت بنائے - هر دعوا دلیل سے محروم ' هر قول عمل کا مخالف ' اور هر سفیدی نمایش اور نفاق کی سیاهی سے آلودہ ! تعریف کی خواهش سے دماغ مخبوط هو رهے هیں ' مگر کوئی نہیں جو پہلے تھوڑی سی مذمت گوارا کرکے' تعریف کا اپنے تئیں مستحق ثابت کرے - حالانکہ کوئی دوستی بغیر دشمنی کے ' کوئی محبوبی بغیر مبغوضی کے ' اور کوئی تعریف بغیر تحمل مذمت کے حاصل نہیں هو سکتی - جو لوگ دنیا سے "تعریف و مدح" مانگتے هیں ' انکو پہلے بتلانا چاهیے کہ اسکے لیے انھوں نے کیا کھو دیا ہے ؟ :

أحسب الناس ان يتركوا ان يقولوا آمنا وهم لا يفتنون ؟ ولقد فتنا الذين من قبلهم فليعلمن الله الذين صدقوا ' وليعلمن الكاذبين - ام حسب الذين يعملون السيئات ان يسبقونا ؟ ساء ما يحكمون ! (۲۹ : ۴) و من يجاهد' فانما يجاهد لنفسه' ان الله لغني عن العالمين (۲۹ : ۶)

کیا یہ لوگ سمجھتے هیں کہ زبان سے ایمانداری اور راستبازی کا دعوا کردینگے اور بغیر آزمائے هوے چھوڑ دیے جائیں گے ؟ (حالانکہ) جو لوگ اُن سے پہلے گذر چکے هیں' خدا نے انکو بھی آزمایش میں ڈالا تھا (اور یہ ناگزیر ہے پس) عنقریب خدا اُن لوگوں کو معلوم کرکے رہے گا جو اپنے دعوئے صداقت میں سچے هیں - اور انکو بھی ' جو اپنے اندر جھوٹ کے سوا کچھہ نہیں رکھتے - کیا جن لوگوں کی قوتیں اعمال بد میں خرچ هو رهی هیں وہ سمجھتے هیں کہ همارے قابو سے باهر هو جالیں گے ؟ اگر ایسا سمجھتے هیں تو یہ کیا هی بری سمجھہ اور کیا هی برا فیصلہ ہے ! یاد رکھو کہ جو سچائی اور راست بازی کی راہ میں تکلیف اٹھاتا ہے تو وہ اپنے هی بھلے کیلیے ایسا کرتا ہے - خدا دنیا کے تمام لوگوں اور انکے اعمال سے بے نیاز ہے -

مسٹر (مظہر الحق) نے مسلم یونیورسٹی کے ڈیپوٹیشن کی ممبری سے استعفا دیدیا ' جسکو ایک مبسوط تحریر کی صورت میں آپ آج کی اشاعت میں پڑھیں گے - میں اپنے عقیدے اور اپنی بصیرت کے مطابق یہ کہنے پر مجبور هوں کہ انھوں نے استعفا نہیں دیا ہے ' بلکہ سچائی اور راستبازی کی ایک ایسی مثال عظیم قوم کے سامنے پیش کردی ہے ' جسکے نمونے عرصے سے هماری کارفرما جماعتوں میں ناپید و معدوم تھے - خدانے مومنوں کی سب سے بڑی خصلت یہ بتلائی ہے :

يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم -

حق کی راہ میں جهد و سعی کرتے هیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے -

مجکو اعتراف ہے کہ مسٹر (مظہر الحق) نے اس حقیقی خصلت ایمانی کا نمونہ قوم [illegible] دکھلا دیا -

وفي ذالك ' فليتنا فس المتنا فسون ! اور [illegible] ز ہے ' جسکی پیروی کرنے وا[illegible] [illegible]نی چاهیے -

نہیں سمجھتا کہ اسکی [illegible] اللہ تعالی اس خدمت جلیل اور عمل [illegible] خیر دے ' اور اُس وقت کے دکھلانے میں [illegible] قوم پرستی اور راست بازی کی ایس[illegible] هوں :

فلـــم ازي كالدعـــاء اعم نفـع
و اعظم في مكافات الصــديق

مسٹر (مظهر الحق) ياد رکھيں كه اگر وه قوم كي خاطر كچهه كهونے كيليے طيار هيں' تو قوم بهي اپني بهترين متاع نذر دينے كيليے طيار هے - غريب قوم كيا كرے ؟ وه تو اپنا دل هاتهوں ميں ليے هوے كب سے حيران و سرگردان پهر رهي هے ' مگر افسوس كه كوئي خريدار هي نهيں ملتا - كونسا دروازه هے جس پر وه نهيں پہنچي ' اور اعتماد كي كونسي آواز تهي ' جس كو اس نے نهيں آزمايا ؟

نفائس دل و دين مي دهم به نيم نگاه
به من معامله كن كه راست گفتـارم

اس ڈيپوٹيشن كي تحريک جن طريقوں كي ساتهه كي گئي ' پهر ممبروں كا جس طرح انتخاب هوا ' اور انتخاب ميں جن جن ذرائع و وسائل مخفيه سے كام ليا گيا ' وه نواب صاحب قبله كي زبان مبارک سے قوم سن چكي هے - پس در حقيقت ايک ايسي جماعت ميں شريک رهنا ' جسكي پيدايش سازش كے ناجائز حمل سے هوئي هو ' خود اپنے ضمير اور ايمان كو آلودهٔ معصيت كرنا تها - ڈپوٹيشن كا جانا اور رسمي آمد و رفت محض ايک دلخوش كن حيله تراشي هے ' تا كه كسي طرح آزاد خيال طبقه رام كيا جاسكے - مسٹر (مظهر الحق) كا نام بهي اسي ليے ركها گيا تها ' تا كه لوگ سمجهيں كه جيسے ايسے آزاد خيال لوگ اسميں شريک هيں ' اور پهر اسكي طرف سے بالكل مطمئن هو جائيں -

حقيقت يه هے كه يه ڈيپوٹيشن يونيورسٹي كے اهم مسائـل ميں كسي تغير كا ذريعه نهيں هوسكتا - اور نه هونے كا اراده هے - گورنمنٹ كو اب اسپـر كوئي اعتراض نهيں كه علي گـڈه كي محدود يونيورسٹي كے نام ميں " مسلم " كا لفظ بڑها ديا جاے اور يه تو ساري دنيا كو معلوم هوچكا هے كه اسكولوں كے الحـاق تـک وه راضي هوچكي هے - پس ڈيپوٹيشن كي تجويز سے مقصود يه تها كه انهيں منظور كرده چيزوں كو قوم كے سامنے اسطرح پيش كر ديا جاے كه وه سمجهيں ' يه خاص مراعات تهيں جو ڈيپوٹيشن نے سعي و كوشش كرکے حاصل كرا ديں -

تاهم مسٹر (مظهر الحق) نے نهايت دانشمندانه كار روائي كي كه اتمام حجت كا پورا موقعه ديا ' اور پهلي مجلس ميں شريک هوكر اور اپنے خيالات ظاهر كرکے مستعفي هوے - انهوں نے ايک مثال قائم كردي كه ايک راست باز آدمي كو ايسے موقع ميں كيا كرنا چاهيے ؟

مسٹر (مظهر الحق) نے مستعفي هوكر همارے سامنے مقابله كرنے كيليے كيسے عبرت انگيز منظر پيش كردیے هيں ! ايک طرف تو وه لوگ هيں جو ا ... يشن كي شركت كي عزت كے معاوضے ميں اپني آزاد خ ... كر دينے كيليے طيار هيں - دوسري طرف وه لوگ هيں ... ب صاحب قبله) اس ڈيپوٹيشن كي ممبري كو ا ... ن عظمى سمجهتے هيں ' جسميں اب ... سي دوس ... تصور بهي انكے ليے تكليف ده هے - تيسرے ط ... حق) هيں ' جنكو بے طلب اسكي شركت كي مكرو ... مگر انهوں نے سچائي اور اصول كي خاطر سے ٹهكر ... عزت كي پروا نهيں كي جو صداقت اور آزاد ... ' پس اسكا بهترين معارضه وه عزت هے ' جو اب ... ں انهوں نے اپنا گهر بناكر حاصل كرلي هے - من كا ... جو لوگ عزت كے بهوكے هيں انكو معلوم هونا چاهيے كه تمام عزت بخشياں فلله العـ ... الله هي كے هاتهه ميں هيں - تمهارے اليه يصعد

الطيب ' و العمـل الصــالح يرفعــه (۳۵ : ۱۱)
اعمـال صـالح اسي كي درگاه تـک پهنچتے هيں اور وهي نيک عمل كرنے والوں كے درجوں كو بلند كرتا هے -

مسٹر (مظهر الحق) نے اپني چٹهي ميں ۵ - مارچ كے جلسے كي جو كارروائي درج كي هے ' اس سے مجوزين ڈيپوٹيشن كي نقاب پوشي كا خاتمه هوگيا هے ' اور جو بات همیں ۲۸ - ڈسمبر كي صبح كو معلوم تهي ' اميد هے كه اب دنيا كو ۵ - مارچ كے بعد اچهي طرح نظر آجاے گي - (مسٹر مظهر الحق) نے تجويز پيش كي تهي كه كارروائيوں سے قوم كو بے خبر نه ركها جاے - اس سے كم از كم اتنا تو هو جاتا كه هر شخص كي نسبت قوم فيصله كرسكتي كه اس نے قوم كي خواهشوں كو كهاں تـک ياد ركها هے ؟ ليكن هم نے سنا هے كه يه تجويز جب پيش كي گئي ' تو ايک هي نام كے دو آزاد خيال بزرگوں يعنے مسٹر محمد علي (كامرید) اور مسٹر محمد علي (جينا) نے مخالفت كي - اور مصر هوے كه كارروائياں صيغه راز ركهي جائيں -

اگر يه سچ هے تو همیں ايک سال كے گذشته واقعات ايک مرتبه ياد كرليني چاهئيں - ۱۱ - اگست سنه ۱۲ ۱۹ - كو كانسٹيٹوشن كميٹي كا جو اجلاس لكهنو ميں هوا تها ' اسميں همارے دوست "راز داري" كے سخت مخالف تهے - كامريد كي پچهلي فائل كي بهي اسكے ليے ورق گرداني كي جا سكتي هے - يه اب دنيا كيوں پلٹ گئي ؟

مانا كه ڈيپوٹيشن كي تجويز ضروري تهي ' صلح جنـگ سے بهتر هے ' اور قوم كو قسموں كي عزت كا پاس كرنا چاهيے - ليكن كيا اب همارے دوست كيليے "راز داري " كا گذشته نقاب تاريک بهي انكے مطعون ليڈروں كي طرح ضروري هوگيا ؟

مشـاطه كا قصـور سهي سب بنـاؤ ميں
كيا آس نے اس نظر كو بهي پر فن بنا ديا ؟

ممكن هے كه تم اپنے اعمال قوم سے مخفي ركهه لينے ميں كامياب هوجاؤ ليكن ميرے عزيز دوستو ! تم بڑي ناداني ميں پڑے هو - خدا كي آنكهه سے بچنے كيليے تمهارے پاس كوئي پرده نهيں هے :

او ليس اللـــه با علم بمـا فـي الصــدور العالميـن ؟ (۲۹ : ۹)
كيا الله تعالى ان چهپے هوے بهيدوں سے واقف نهيں هے جو دنيا كے سينوں ميں مدفون هيں ؟

بهر حال قوم كے هاتهه ميں مسٹر (مظهر الحق) نے بهت اچهي كسوٹي ديدي هے - مدعيان آزادي و راستي كي آزمايش كي يه بهترين كسوٹياں هيں - اب ديكهنا يه هے كه ممبران ڈيپوٹيشن ميں اور بهي كسي كا قدم هے ' جو اس طرح سچائي كي طرف حركت كرے ؟

مسلمان اگر اپني بے وقوفي پر رحم كهائيں ' تو انكے ليے كام كرنے كا يه اصلي وقت هے -

نهايت ضروري هے كه هر مقام پر جلسے كيے جائيں اور نواب (وقار الملک) بهادر كي تائيد ميں آوازيں بلند هوں : هذه تذكرة فمن شاء اتخذ الى ربه سبيلا -

---

هفتهٔ جنـگ

اس هفته كي خبروں سے معلوم هوتا هے كه بلقاني فوجوں ميں سے صرف يوناني فوج جنگ آرا هوئي - نتيجهٔ جنـگ كے جسقدر معلومات هيں وه يوناني ذرائع سے هيں ' جن پر اعتماد و عدم اعتماد كا فيصله اب هر شخص كيليے آسان هوگيا هے - انهنس كے ۴ - ماه حال كے تار سے معلوم هوتا هے كه يوناني بيڑے نے (جنينا) كے قلعه (سنيڈا نوارنتا) پر گولي باري كي - جس سے ايک تركي توپخانه ضائع هوا - اسكے بعد يوناني بيڑا فوج كے

آتارنے میں کامیاب هوگیا - ٦ - کے تار سے معلوم هوتا ہے کہ جنرل (سارڈزر) سواروں کے تین سکویڈرن لیے هوے جنینا میں داخل هوگیا -

" داخل هونے سے پہلے دو دن نہایت سخت جنگ هوتی رهی ' جس میں یونانیوں نے ایک نیا نقشہ جنگ اختیار کیا تھا - یونانی فوج نے اپنا بایاں بازو اتھالیا اور بزانی پر خوفناک گولے پھینکے - ترکی توپیں خاموش هوگئیں - اس عرصہ میں فوج بائیں جانب بڑھی - گولہ باری دوسرے دن صبح تک نہایت شدت کے ساتھہ جاری رهی - پیادہ فوج ترکوں کو شکست دیتی هوئی سرعت و بہادری کے ساتھہ (بزانی) میں سیلاب سمندر کی طرح امڈ آئی - یونانی دباتے هوے جنینا تک چلے گئے - راستہ میں ١٢ سو آدمی اور توپیں گرفتار کیں - ٩ - کا تار بیان کرتا ہے کہ یونانی سواروں کے دو سکواڈرنوں نے شمال جنینا پر توپیں سر کرتے هوے ٢ - هزار ٣ - سو ترک مہاجرین کو گرفتار کرلیا - یونانی ولیعہد اپنے تار میں بیان کرتا ہے کہ جنینا میں ٣٥ - هزار ترکی فوج تھی - سب نے اپنے آپکو حوالہ کردیا "

ان اطلاعات کی عثمانی ذرائع اطلاعات نے تکذیب نہیں کی ' مگر یہ اطلاعات خود آپ اپنی تضعیف کر رهی هیں - مثلاً بیان کیا جاتا ہے کہ جنینا میں ٣٥ - هزار فوج نے هتیار رکھدیے اور کوئی وجہ نہیں بیان کیجاتی - حالانکہ یہ ظاہر ہے کہ ٣٥ - هزار سپاهی بے وجہ هتیار نہیں رکھہ سکتے - اسکے علاوہ ٦ - کے تار سے معلوم هوتا ہے کہ جنینا فتح هوگیا ' مگر ٩ - کے تار میں بیان کیا جاتا ہے کہ یونانی سواروں نے شمال جنینا پر گولہ باری کرتے هوے ٢ - هزار ٣ - سو ترک مہاجرین گرفتار کیے - اگر در حقیقت جنینا ٦ - کو فتح هوگیا تھا تو پھر ٩ - کو شمال جنینا پر گولہ باری کیوں کی گئی ؟ علاوہ ازین جس تار میں تسلیم شہر کی خبر بیان کی گئی ہے ' اسمیں خود صیغۂ تضعیف یعنی " یہ رپورٹ کی گئی ہے " استعمال کیا ہے -

---

نازنینان لندن میں سیاسی حقوق طلبی کے جذبات روز افزوں هیں :

خوش طبیبی ست ' بیا تا همہ بیمار شویم

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کسی جماعت میں کوئی خاص جذبہ عالمگیر اور راسخ هوجاتا ہے تو دو جماعتیں پیدا هوجاتی هیں - ایک معتدل اور دوسری گرم - اسوقت حقوق طلب خاتونوں میں بھی دو جماعتیں هیں : ایک معتدل ہے ' جو صرف قانونی ذرائع سے حقوق حاصل کرنا چاهتی ہے ' اور دوسری گرم ہے جو مسٹر (تلک) کے مسلک پر عمل کرتی هوئی کہتی ہے کہ بغیر قانون شکن ایجی ٹیشن کے مطالب براری ممکن نہیں - موخر الذکر میں ایک گروہ ہے جو اپنے آپ کو فوجی کہتا ہے - کیونکہ وہ حقوق طلبی کے لیے اسلحہ بھی استعمال کرنا چاهتا ہے -

جب سے لبرل گورنمنت برسر اقتدار هوئی ہے ' اس گروہ نے وزرا کی زندگی تلخ کردی ہے - فوجی گروہ کی کار روائیوں کا آغاز دسمبر سنہ ١٩٠٥ - سے هوتا ہے - دسمبر سنہ ٠٥ - میں سر هنری کیمپل بینر مین جب وزیر اعظم هوے ' تو مع اپنے رفقاء وزارت کے البرٹ هال میں گئے اور ایک عظیم الشان جلسہ میں تقریر کی - مس (کرائسٹیبل پانکھرسٹ) گیلری میں بیٹھی تھیں - انھوں نے وهیں سے ایک جھنڈا هلادیا ' اور باواز بلند پوچھا : " لبرل گورنمنت عورتوں کیلیے کیا کرنا چاهتی ہے ؟ "

اسکے بعد هی هاوس آف کامنس پر حملہ هوا ' جو کچھہ عرصہ کے بعد فرو هوگیا - لیکن یہ ایک مہلت جنگ تھی - تھوڑے هی دنوں کے بعد پھر حملہ کیا گیا اور اسوقت سے اسوقت تک برابر جاری ہے - فوجی گروہ نے ایذا رسانی کی صدها شکلیں اختیار کی هیں - قریباً تمام وزارت خانوں کے هر ممبر پر حملے کیے - تار کاٹ دیے گئے - کھڑکیاں توڑ ڈالی گئیں - لیٹر بکس اکھاڑ کر پھینک دیے - خطوط ضائع کردیے - ذیل میں هم انکے یادگار حملوں کی ایک مختصر سی فہرست درج کرتے هیں -

وزرا پر حملہ

(١) ٧ - دسمبر سنہ ٩ - کو لیمپن کیسل واقع فولکیسٹن میں وزیر اعظم پر حملہ کیا گیا -

(٢) ١٤ - نومبر سنہ ٩ - کو مسٹر چرچل برسٹون میں کتے کے کوڑے سے مارے گئے -

(٣) ٢٣ - نومبر سنہ ٩ - کو هاور سیس گارڈ پیریڈ میں هنگامہ پیدا کر کے دق کیے گئے -

(٤) ١٨ - جولائی سنہ ١٢ - کو جب کہ وزیر اعظم مع مسٹر جان ریڈمنڈ کے ڈبلن اسٹریٹ میں گاڑی پر جا رهے تھے ' ان پر کلھاڑیاں پھینکی گئیں -

(٥) ٢٠ - جولائی سنہ ١٢ - کو وزیر اعظم پر چیسٹر میں حملہ کیا گیا -

پارلیمنٹ پر یورش

١١ - فروری سنہ ٨ - کو ٥٠ - عورتوں نے هاوس آف کامنس پر حملے کیے اور اس جرم میں گرفتار کی گئیں -

٣٠ - جون سنہ ٨ - کو ٩ - عورتیں اسی جرم میں گرفتار کی گئیں

٣٠ جون سنہ ٩ - کو ١٢٠ - عورتیں اسی جرم میں گرفتار هوئیں -

١٢ - نومبر سنہ ١١ - کو ٢٢٣ - عورتیں اسی جرم میں گرفتار هوئیں -

جائداد پر حملہ

١٨ - جون سنہ ٨ - کو وزیر اعظم کے محل پر یورش کی گئی -

یکم مارچ سنہ ١٢ - کو ویسٹ منسٹر اور ویسٹ اینڈ کی کھڑکیوں کے توڑے جانے سے ٤ - هزار پونڈ کا نقصان هوا -

٢٦ - نومبر سنہ ١٢ - کو تمام شہر کے لیٹر بکسوں سے خطوط اڑا دیے گئے -

٣٠ جنوری سنہ ١٣ - کو لیمبتھہ پیلس اور ویسٹ اینڈ کی چھہ کھڑکیاں توڑی گئیں -

ان واقعات کے بعد دو نہایت عظیم الشان واقعے اور هوے - ایک یہ کہ مسٹر لائڈ جارج کا مکان اڑا دیا گیا - دوسرا یہ کہ بولنگ کلب کے تمام خیموں میں آگ لگادی -

خود شناسی سرچشمہ ہے حقوق ش[illegible] ' اور حقوق شناسی
آغاز ہے حقوق طلبی کی - حقوق طلبی [illegible] جذبہ ہے جو پا
هونے کے بعد ' پھر فنا نہیں هوسکتا - یہ [illegible] ' جتنی دبائی
جاتی ہے ' اتنی هی زور سے نکلتی ہے - یہ [illegible] وری قوت کو
پہنچ جاتا ہے تو اسکے لیے بند قانون ' مرو [illegible] جاتے هیں '
جنکو اسکی معمولی سی جنبش [illegible] بنتی ہے -
بالا دست جماعت کو زیر دست جماعتوں [illegible] شناسی
پیدا کرنے سے پہلے حقوق بخشی کے لیے [illegible] - یاد
رکھنا چاهیے کہ حقوق طلبی کا جذبہ س[illegible] صرف
ایک هی صورت سے رضی هو سکتا ہے ' [illegible] سکتا
ہے ' اُسے فوراً دیدیا جاے -

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

حدیث الغاشیہ

(٤)

نشۂ نیم شبی کا صبح خمار
یا
یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

رات اور زلف کا یہ افسانہ !
قصہ کوتہ ' بڑی کہانی ہے

(۱)

صداقت کی مظلومی کوئی نیا واقعہ نہیں ہے - اسپر آزمایش و ابتلا کے ایسے ایسے ہلاکت خیز وقت آئے ہیں' جب خدا کی زمین پر چند دلوں کے سوا اس کا کہیں نشیمن نہ تھا ' لیکن باوجود اسکے سچ ' سچ رہا ' اور باطل باطل - صداقت اپنے حامیوں کی کثرت و قلت اور استقامت و تزلزل سے ہمیشہ بے پروا رہی ہے اور ہمیشہ رہے گی - وہ تمہارے پاس اسلیے نہیں آتی کہ تمہاری محتاج ہے ' بلکہ اسلیے کہ تم اسکے محتاج ہو - اگر تم نے اپنے تئیں اہل ثابت نہیں کیا تو تم سے اپنا رشتہ کاٹ لیگی اور کسی اور مستقیم دل کو اپنا نشیمن بنائیگی - اگر ۲۶ - کی شام تک یونیورسٹی کے بارے میں ہمارا خیال حق تھا ' تو ۲۷ - کی شام کے (ڈنر) کے بعد ' اور دو بجے کی خلوت نیم شبی کی صبح کو وہ باطل نہیں ہوسکتا تھا - اگر ۲۶ - کی سہ پہر کو سچ ' سچ تھا ' اور صدہا آوازیں اسکا استقبال کرتی تھیں ' تو ۲۸ - کی صبح کو بھی وہ سچ تھا ' گو ایک آواز بھی اسکی حمایت کیلیے نہیں اٹھتی تھی - سچ کی کسوٹی اسکے حامیوں کی کثرت نہیں ہے - اسکے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سچ ہے - حق کی پرستش کے ایمان بکف مدعیوں کی استقامت اگر متزلزل ہے تو کیا مضائقہ ؟ حق کی قوت کا استحکام متزلزل نہیں ہوسکتا - حقیقی قوت اسی میں ہے ' اور جن مبارک ہستیوں کو اسکے علم کے نیچے جگہہ مل گئی ہے ' انجام کار فتح یابی بھی انہی کے حصے میں آئیگی -

تلک الدار الاخرۃ ' نجعلها للذین لایریدون علواً فی الارض ولا فساداً ' والعاقبة للمتقین -	اور یہ اخر کی کامیابیوں کا گھر انکے لیے ہے ' جو دنیا میں بڑائی اور پیشوائی نہیں چاہتے اور نہ فساد پھیلاتے ہیں ' اور یاد رکھو کہ انجام کار اللہ سے ڈرنے والوں ہی کیلیے ہے -

آپ دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ' اور مغرب میں ڈوبتا ہے - والذی نفسی بیدہ ' میں بھی بعینہ اسی طرح دیکھہ رہا ہوں کہ سچائی غربت و کس مپرسی سے اٹھتی ہے ' اور فتح و کامرانی کا علم بنکر لہراتی ہے - یہ میرا یقین اور میری بصیرت ہے - آپکو نظر نہیں آتا تو میں دکھلا بھی نہیں سکتا -

(۲)

بہر حال میں نے مخالفت میں تقریر کی ' اور نرم و خوشنما پر استدلال و دل جہاتین' اور معانی زہر آلود و الفاظ شہد نما کی جگہہ ' صاف صاف لفظوں میں اس کارروائی کو ناقابل اعتماد بتلایا - یہ پیشتر سے معلوم تھا کہ اسکا نتیجہ کیا ہوگا ؟ مگر اظہار حق اور امر بالمعروف نتیجہ کے خیال سے بے پروا ہے - وہ ایک فرض ایمان اور محض تعبد الہی ہے ' اور وقت کے بدلنے اور لوگوں کے منھہ پھیر لینے سے اسکا حکم نہیں پھر سکتا - میرے لیے اسقدر کافی ہے کہ آج ' جبکہ بعد از خرابی بصرہ بڑی بڑی آوازیں کانوکیشن کی مخالفت میں اٹھہ رہی ہیں ' اور طرح طرح کے القاب اسکو دیے جا رہے ہیں ' الحمد للہ کہ اپنے ضمیر اور ایمان سے شرمندہ نہیں ہوں ' اور دلوں کی عبرت اور نگاہوں کی بصیرت کیلیے یہ نشانی بس کرتی ہے کہ جس جگہہ لوگوں کے قدم آج پہنچے ہیں ' وہ عین اس وقت بھی میرے قدموں کے نیچے تھی ' اور جو روشنی وقت گذر جانے کے بعد انکو آج نظر آئی ہے ' وہ عین وقت پر میں دنیا کو دکھلا رہا تھا - اس وقت تم نے نہیں دیکھا ' اور اب اپنی انکھوں کو مل رہے ہو - بہتر ہے کہ اپنے سروں کو پیٹو : ان فی ذالک لایات لقوم یعقلون -

(۳)

میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اسقدر جوش و خروش ' جمع و اجتماع ' ادعا و شورش ' اور ہنگامۂ رستخیز ' کے بعد یونیورسٹی کی قسمت پھر چند شخصوں کے ہاتھوں میں دیدینا کیا معنی رکھتا ہے ؟ یہ بھی کہا تھا کہ قوم کو اب اپنی قسمت کے فیصلے کیلیے کسی پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے -

اس آخری فقرے کی چبھن بہت سخت تھی - بڑے بڑے کرسیوں کے وزنی بوجھہ (جنکے لیے قرآن کریم نے بہت اچھی تشبیہ دی ہے کہ " کانہم خشب مسندہ ") انکے تلملا تلملا کر زانو بدلنے ' اور مضطرب ہو ہو کے دیکھنے :

رایت الذین فی قلوبهم مرض ' ینظرون الیک نظر المغشی علیه من الموت ! (۴۷ : ۳۹)	جن لوگوں کے دل مرض ضلالت سے بیمار ہو رہے ہیں ' (اعلان حق کے وقت) تم دیکھوگے کہ تمہاری طرف مضطرب ہو ہوکے دیکھہ رہے ہیں ' جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہو اور اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہجائیں !

(٤)

لیکن یہ بالکل بے فائدہ تھا :

من جرّب المجرب ' حلت بہ الندامه

یہاں محض اشخاص پر اعتماد کا سوال نہیں ہے بلکہ حالات پر - اور اگر حالات پر ہمیں اعتماد نہیں ' تو یہ کوئی بگڑنے کی بات نہیں ہے - اگر یونیورسٹی کی قسمت کا فیصلہ ان اشخاص کے ہاتھہ میں ہوتا ' جو ہمارے سامنے پیش کیے گئے ہیں ' تو باوجود انکی تمام کمزوریوں کے پہلا شخص میں ہوتا ' جو کہتا کہ اعتماد کرو اور راضی نامہ داخل کردو - یہ کہنے میں ہمارا کوئی حرج نہیں کہ جناب سر (راجہ صاحب محمود اباد) پر ہمیں اعتماد ہے - کون کہتا ہے کہ شخصاً میجر سید حسن بلگرامی اور مسٹر محمد علی لائق اعتماد نہیں ؟ یہ تو ہمیں اسوقت معلوم نہیں تھا کہ (نواب وقار الملک) بہادر ڈیپوٹیشن

کي موجودہ صورت کے مجوزین میں شریک نہیں ھیں - انکا نام بھي فہرست میں شامل تھا' پھر قوم میں کون شخص ھے جو کہہ سکتا ھے کہ نواب صاحب قبلہ لائق اعتماد نہیں ؟ لیکن اصلي سوال یہ نہیں تھا - سوال یہ تھا کہ کیا وہ حالات بھي قابل اعتماد ھیں ' جنمیں یہ ڈیپوٹیشن مبتلا ھوگا ؟ کیا اس فضاے آھني پر بھي بھروسہ کیا جاسکتا ھے ' جہاں کي ھوائیں حوصلوں اور عزموں کي چٹانوں کو سرمہ بنا کر اڑا دیتي ھیں ؟

کو ممبر رایوں کي تبدیلي و تغیر کي ایسي مثالیں ھمکو دکھلائي جاتي ھیں کہ ایک رات کے اندر جنگ کے خواستگار صلح کے آرزو مند ھو جاتے ھیں ' اور جو چیز شام تک سیاہ تھي ' وھي صبح کو سفید بن جاتي ھے ' تو پھر ھمارا کیا قصور ھے اگر ھم اعتماد و عدم اعتماد کے سوال کو چھیڑتے ھیں ؟ ھم تو اسقدر بے وقوف اور ھر فریب تازہ میں آجانے والے ھیں کہ جسکا بسکو کیا حقیقت ھے ' ھمنے تو ایک نگاہ ناز پر اپنے دلوں کو حوالے کر دیا ھے - لیکن آخر تا کے ؟ اب تک نئي نئي آزمایشوں میں ڈالے جائیں گے ؟

ھم زمانے کي حالت یہ دیکھتے ھیں کہ چار آدمیوں کي مجلس میں بھي کسي کو جرات نہیں ھوتي کہ جو کچھہ دل میں ھے اسکو صاف صاف حوالۂ زبان کردے ' پھر ھم کو بتلایا جاے کہ خواستگاران اعتماد میں وہ نفوس قدسیہ کون ھیں' جو گورنمنٹ ھاوس میں اس استقامت کو ظاھر کرینگے ' جس کي مثال ۲۸ - ڈسمبر کو قیصر باغ کي بارہ دري میں پیش نہ کر سکے ؟

ھم کو سب پر اعتماد ھے مگر اعتماد نہیں ھے اپني بدبختي پر ' اعتماد نہیں ھے اپني محرومي پر ' اعتماد نہیں ھے ان واقعات و حالات پر ' جو اس ڈیپوٹیشن کو پیش آئیں گے ' اور جنکے سامنے نہ کسي کي استقامت چلے گي اور نہ دعوئے عزم و آزادي - جماعت جتني وسیع ھوتي جاتي ھے ' اتني ھي اسکي قوت بڑھتي جاتي ھے ' اور جتني کم ھوتي جاے گي ' اتني ھي راے دینے والوں کیلیے دقتیں بڑھتي جائیں گي - آپ ایک جلسے میں کھڑے ھوکر اور ایک بہت بڑي جماعت کے صداے اتفاق سے قوي ھمت ھوکر جس طرح گورنمنٹ پر نکتہ چیني کرتے ھیں ' کیا حضور وئسراے کے سامنے بھي اسي طرح کر سکتے ھیں ؟ ھاں کر سکتے ھیں مگر وہ ھستیاں اور ھیں ' آپ نہیں ھیں :

ھر مدعي کے واسطے دار و رسن کہاں ؟

(٥)

جو لوگ جلسے میں شریک تھے انکو یاد ھوگا کہ ھمارے آخري الفاظ کیا تھے ؟ ھم نے کہا تھا :

" تم اس وقت نادانی اور غفلت کے ھاتھہ بک گئے ھو مگر وہ وقت دور نہیں ھے جب " اعتماد " کي اس آخري آزمایش پر بھي تم کو متاسف ھونا پڑیگا "

ابھي وہ وقت نہیں آیا ' مگر تاسف ابھي سے شروع ھوگیا ھے - انشاء اللہ العزیز اس کا اصلي وقت بھي آ رہا ھے ' - اسوقت ھم پھر یک امرتبہ اپنے انھي الفاظ کو دھرائیں گے : وان ادري اقریب ام بعید ما توعدون - [اور میں نہیں جانتا کہ جس وقت کا وعدہ کیا گیا ھے وہ قریب ھے یا ابھي اسمیں دیر ھے ؟ - ۲۱ : ۹ : ۱۰)

(٦)

جلسے میں اس وقت تین طرح کے لوگ تھے : " مجلس نیم شبي " کے محرمان راز - انکے متبعین ' جو خود باریاب صحبت نہ تھے مگر انکے نام احکام جاري ھوگئے تھے - اور کچھہ عام لوگ ' جو اس ناگہاني انقلاب سے بالکل بے خبر تھے اور سادہ دل اور بے خبر دل ھونے کي وجہ سے کوئي اواز اور راے نہیں رکھتے تھے -

ان غریبوں کا عجیب حال تھا - ان میں بہت سے تعلیم یافتہ اور بہت سے سرگرم مدعیان ازادي و حریت بھي تھے ' مگر یہ سب اس تیغ تیز سے زخمي ھوے کہ مسٹر (محمد علي) کو تحریک کرتے اور ممبر صاحب کو تائید کرتے ھوے دیکھا - ایک دن پہلے تک ازادي کا علم انھي کے ھاتھوں میں دیکھہ چکے تھے - پس سمجھے کہ جب انھي حضرات کے طرف سے تحریک و تائید ھو رھي ھے ' تو ضرور کوئي اچھي ھي مطلب کي بات ھوگي ' گو ابھي ھماري سمجھہ میں نہیں آتي !

یھي کمبخت مذاق تقلید جو کل تک پرانے لیڈروں کے اندھا دھند اتباع کي صورت میں خانماں سوز عقل و دانش تھا ' آج ازادي کے عہد تازہ میں نئے لوگوں کے اتباع کي صورت میں فہم و دراست کي گردن کا طوق بنا - درد و ندامت کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ ابناے عصر کي غلامي بھي مقلدانہ تھي ' اور اب آزادي بھي مقلدانہ ھے - کچھہ حصہ نئے دور کا گذر جاے ' اور مدتوں کے گرفتار تقلید دماغ (جو بالکل شل اور معطل ھوگئے ھیں) کچھہ کچھہ فکر و اجتہاد کے عادي ھو جائیں - تو پھر شاید ھر شخص اپني سمجھہ سے ھر بات کو سمجھنے کي کوشش کرے - وما ذلک علی اللہ بعزیز !

(٧)

اب قدیم و جدید ' اور مستبدین و احرار کي " متحدہ سازش " سخت بد حواس ھوئي کہ کہیں بنا بنایا کھیل بگڑ نہ جاے - ھر طرف سرگوشیاں شروع ھوگئیں :

انما النجوی من الشیطان لیحزن الذین آمنوا ' ولیس بضارھم شئیا الا باذن اللہ ' و علی اللہ فلیتوکل المومنون (۵۸ :	راز دارانہ سرگوشیاں شیطان کي وسوسہ اندازي سے ھوتي ھیں ' تاکہ مسلمان اس کي وجہ سے آزردہ خاطر ھوں ' حالانکہ بغیر مشیت الہي کے یہ سرگوشیاں کچھہ بھي نقصان نہیں پہنچا سکتیں - مسلمانوں کو چاھیے کہ ھر طرف سے ھٹ کر صرف اللہ ھي پر اعتماد کریں -

معاً خواجہ غلام الثقلین صاحب کو بھي ڈیپوٹیشن میں شریک کرلیا گیا - انکا بیان ھے کہ مجمع استیج کے " اقصاے مغرب " سے " مشرق ادنی " کي طرف کھینچ کر لیگئے - وھاں قسمیں کھا کھا کر اطمینان دلایا اور منتیں کیں کہ مان جاؤ - کیا کرتا ؟ مجبوراً ماننا ھي پڑا :

اتخذوا ایمانھم جنة (۵۸ : ۵۳)	انھوں نے بچاو کیلیے اپني قسموں کو ڈھال بنا رکھا ھے -

گو مے ھے تند و تلخ ' پہ ساقي ھے دلربا
اے شیخ بن پئیگي نہ کچھہ ھاں کیے بغیر

خواجہ صاحب کہتے ھیں کہ جب معاملہ یہاں تک پہنچا ' تو میں نے بھي مناسب نہ سمجھا کہ اور زیادہ مخالفت کروں - عرصے کے بعد کانفرنس میں آیا تھا - لوگ کہتے کہ اسي نے چلتي گاڑي میں روڑا اٹکا دیا -

بہر حال یاران طریقت نے خواجہ صاحب کو بھي چپ کرا ھي دیا :

پیمان اک نظر میں قرار و ثبات ھے
اسکا نہ دیکھنا ' نگہ التفات ھے

اب خواجہ صاحب سے کیا گلہ شکوہ کریں ؟ وہ کہتے ھیں مجھے قسموں نے فرصت ھي نہ دي :

ناز سے ' عشوہ سے ' غمزہ سے لگا لیتے ھیں
وہ جسے چاھتے ھیں اپنا بنا لیتے ھیں

خواجہ صاحب نے بھي دیکھا کہ کسي کي منتیں مفت میں ھاتھہ آتي ھیں ' یہ صداور ھٹ کا موقعہ نہیں :

بڑا مزہ ہو جو محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں " چپ رہو خدا کیلیے "

لے دیکھے ایک خواجہ صاحب ہمارے ساتھہ اٹھے تھے - انکو بھی ہمارے دوست اسٹیج کے پیچھے لے گئے ! بیچارے (میر حسن) کو بھی یہی شکایت تھی :

جو کوئی آئے ہے نزدیک ہی بیٹھے ہے ترے
ہم کہاں تک ترے پہلو سے سرکتے جائیں ؟

ہم تو اُس وقت تقریر کر رہے تھے - کسے معلوم کہ اسٹیج کے گوشوں میں کیا ہو رہا ہے ' ورنہ خواجہ صاحب کو پہلے ہی سے خبردار کر دیتے :

لغزش نہو ' بلا ہے حسینوں کا التفات
اے دل سنبھل ' وہ دشمن جاں مہرباں ہے اب !

خیر ' بہتر ہے - آپ لوگ اپنے سر مفت میں کیوں الزام لیں ؟ صلح ہوتی ہو تو جنگ کیوں کریں ؟ الزاموں اور مخالفتوں کیلیے تو ایک زیاں پسند ' نفع فراموش ' محروم عقل و دانش دماغ مجھہ دیوانے ہی کا بنا ہے - اور کوئی کیوں بدنام ہونے لگا ؟

قسمت کیا ہر ایک کو قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

دنیا کو یہ عقلمندی و دانش ' اور مجھہ کو اپنا جنون و نفع دشمنی مبارک رہے - میں دعا مانگتا ہوں :

و یرحم اللہ عبداً قال آمینا !

(۸)

(کامل پاشا) نے جب اپنے اعمال مخفیہ کو انجام دینا چاہا تو چاروں طرف نظر ڈالی - فوجی قوت صلح کی کی مخالف تھی - اس نے سونچا کہ بغیر (ناظم پاشا) کے ملاے کامیابی نہیں ہو سکتی - پہلے ناظم صلح کے اشد شدید مخالف تھے ' اور (چٹلجا) سے تار پر تار دیتے تھے - لیکن جب ۲۳ - جنوری کو سراے (درملہ باغیچہ) میں " قومی مجلس " منعقد ہوئی ' تو اس تماشے کا ہر ایکٹر اپنے پارٹ کی مشق کر آیا تھا - ناظم پاشا سب سے پہلے کھڑے ہوے اور کہا کہ جنگ سے کیا فائدہ ؟ بہتری اس میں ہے کہ صلح کرلی جاے - اب کامل پاشا خاموش تھا ' اسلیے کہ (ناظم) کے اندر سے اُسی کی صدا نکل رہی تھی ' اسکو لب ہلانے کی ضرورت ہی کیا تھی ؟

یہاں بھی آج " قومی مجلس " تھی ' اور صلح کی سعی و ارزوے شدید - نہ تو سر (راجہ صاحب) کو لب ہلانے کی ضرورت ہوئی ' نہ انکے اعوان و انصار کو ' صرف ایک ہمارے دوست ہی کافی تھے :

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی !

(۹)

غرضکہ کہاں تک اس افسانے کو طول دیجیے - زلف یار کی آجتک کون پیمایش کرسکا ہے ؟

ما جرا ہا ست باں زلف فسوں ساز مرا

بالآخر وہی ہوا ' جسکا ہزاروں تمناؤں اور ارزوں کے ساتھہ انتظام کیا گیا تھا :

یاں لعل فسوں ساز نے باتوں میں لگایا '
دے پیچ ادھر زلف اوڑا لیگئی دل کو

مسٹر ممتاز حسین بیرسٹر ایٹ لا لکھنو نے بولنا چاہا ' مگر اب کون بولنے دیتا ہے ؟ یاران کار فرما پر ایک ایک منٹ ایک ایک برس کا گذر رہا تھا - جلدی تھی کہ نہیں معلوم کن کن اعمال مخفیہ اور و ظائف " نصف اللیل " کے بعد اپنا بخت خفتہ بیدار ہوا ہے ' اور لوگوں کی آنکھوں پر غنودگی طاری ہوئی ہے - کہیں ایسا نہو کہ ادھر انکی آنکھہ کھلے ' اور ادھر اپنی قسمت پھر چادر منہہ پر ڈال لے -

بہزار مشکل انکو نہایت نپا تلا وقت دیا گیا ' لیکن ادھر ایک لفظ منہہ سے نکلتا تھا ' ادھر گھڑی دکھلائی جاتی تھی کہ وقت ہو گیا !

اسکی محفل کی دیکھنا تہذیب !
بات کا انقطاع ہوتا ہے

تقریر کیا کرتے ' انہیں وقت کی حساب فہمی سے فرصت ہی نہیں ملتی تھی - مجبوراً خاموش ہو گئے -

(۱۰)

جن لوگوں کی کشت امید میں ۲۹ - کی شام تک خاک اڑ رہی تھی ' آج دیکھتے تھے تو گھٹا کیسی امنڈی آ رہی ہیں - خوف تھا کہ یہاں کی فضا کا کیا ٹھکانا ؟ کہیں پھر موسم بدل نہ جاے - یکایک غل مچا کہ رزولیوشن پاس کردو ! سر راجہ صاحب نے حضار مجلس سے پوچھا کہ منظور ہے ؟

این سخن را چہ جوابست تو ہم میدانی !
یہاں خود ہی دست سوال تھا اور خود ہی زبان جواب ؟
خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ

بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات تھی ؟ اگر " حلقہ نیم شبی " کا بس چلتا تو اس سوال کا جواب زبان کی جگہہ دل کے ٹکڑوں کی پیشکش سے دیتے کہ دل و جان سے منظور ہے ' کہیں خدا کیلیے پاس بھی کیجیے ؟

ساقی مے دے ' کہ اہل مجلس
پانی پانی پکارتے ہیں !

یکایک شور اٹھا کہ " منظور ! منظور ! منظور ! " اسٹیج اور اُسکے ارد گرد جو حلقہ تھا ' وہی منظوری لینے والا تھا اور وہی منظوری دینے والا - نہ سوال میں دیر لگی اور نہ جواب میں -

(۱۱)

رزولیوشن کے پاس کردینے کی خوشی کے ہیجان نے ہوش و حواس کھو دیے تھے ' جن کو جوانوں نے پر زور اپنی گلا بازی سر گرم تقریروں میں دکھلائی تھی ' آج انکی گرج اس ہنگامے کے بپا کرنے میں کام آگئی - چیختے چیختے گلا بیٹھہ بیٹھہ جاتا تھا ' مگر سینوں کے اندر اوازوں کا ایک سمندر بہہ رہا تھا - اواز اگلتے اگلتے منہہ دکھہ جاتے تھے ' مگر برق و رعد کا سیلاب تھا کہ کسی طرح بند ہی نہیں ہوتا تھا - " بلغاری محاصرہ " کی پلٹنیں اپنی بیکاری سے کچھہ اکتا سی گئی تھیں - اب انہوں نے ایک گھنٹے کی خاموشی کی کسر یوں نکالی کہ کچھہ دیر کیلیے بارہ دری کے اسٹیج کو " ہارمسنی سراس " کا تماشا گاہ فرض کرلیا اور لگے بے تکان قلا بازیاں کہانے :

دل از تمکین شود بے ذوق زنہار
گہے طفلی شود مستانہ می رقص !

جن لوگوں نے اُن عجیب و غریب گھڑوں کو نہیں دیکھا ہے ' محال ہے کہ انہیں اسکی کیفیت سمجھائی جاسکے - چہرے جوش و ہیجان سے سرخ ' گردن کی رگیں ابھری ہوئیں ' گلے شدت شور و ہنگامے سے پڑے ہوے ' ہاتھہ میں اچھلتی ہوی ٹوپیاں ' اور پاؤں کو اضطراب رقص سے قرار نہیں - منہہ سے کف اڑ رہی تھی ' اور چونکہ قریب قریب کھڑے تھے ' اسلیے آپس ہی میں ایک دوسرے کے چہرے پر پڑ رہی تھی - رومال نکالکر منہہ پونچھتے اور پھر کف اڑاتے - منتظمین جلسہ کو کیا معلوم تھا کہ بارہ دری کے اسٹیج سے میدان رقص کا کام لیا جاےگا ورنہ اسکی رعایت ملحوظ رکھتے - نتیجہ یہ تھا کہ جوش تواجد

میں گردش رقص کی جگہہ نہیں ملتی تھی ' اسلیے جو رقاص جہاں کھڑا تھا ' وہیں اپنے پاؤں سے اسٹیج کے چوبین تختوں کو کوٹ رہا تھا !!

یہ ایک رقص مغلوبہ کا اصلی ایکٹ تھا اگر (سر ھنري اروِنگ) زندہ ہوتا اور اس مجمع کو دیکھتا ' تو یقین ہے کہ ان پرجوش نوجوانوں کی ایک کھیپ تو ضرور اپنے ساتھہ لیجاتا -

(۱۲)

لیکن اس عجیب الخلقت تماشے کا ایک خاص منظر تو وہ ھي گیا -

جونہي رزولیوشن کے پاس کرنے کا غل مچا ' ہم نے دیکھا کہ معا سر (راجہ صاحب محمود آباد) اپنی کرسي سے مضطربانہ اٹھے ' اور (نواب وقار الملک) بہادر کے ھاتھوں کو بے اختیارانہ چوم لینا چاہا - نواب صاحب قبلہ کی جو سچي عظمت قوم کے دل میں ہے ' اسکے لحاظ سے اگر (راجہ صاحب) انکے قدم بھي چوم لیتے تو یہ کوئي بڑي بات نہ تھی ' لیکن رزولیوشن کے پاس کرنے کے ساتھہ ھي اس مضطربانہ اور بیخودانہ تعظیم کا ہم مطلب نہ سمجھے کہ دست بوسي کی قیمت نقد کیلیے کوئی متاع نقد بھي ہوني چاھیے - مگر اب خود نواب صاحب قبلہ کی تحریر گرامي سے یہ عقدہ حل ہوگیا ' اور معلوم ہوگیا کہ واقعي اُس وقت راجہ صاحب اپني بے اختیارانہ اظہار ممنونیت میں حق بجانب تھے -

یاد ہوگا کہ نواب صاحب قبلہ نے اپني تحریر میں ایک جگہہ ارقام فرمایا ہے :

" بعض معزز دوستوں نے پرائیویٹ طور پر مجھسے پوچھا کہ کیا آپ رزولیوشن کی تائید کرینگے ؟ میں نے عرض کیا کہ میرے مرتبہ مسودہ اور اس میں اختلاف ہے اسلیے میں ترمیم پیش کرونگا - اس پر مجھسے بہت اصرار کیا گیا کہ میں ایسا نہ کروں ورنہ جلسے میں بہت گڑبڑ ہوجائیگي * * * * مسٹر محمد علي نے رزولیوشن پیش کرتے ہوے کہا کہ رات کو بڑي رات گئے تک اس رزولیوشن کے متعلق مشورہ ہوتا رہا اور فلاں فلاں صاحبوں کے اتفاق سے (جن میں میرا نام بھی انھوں نے لیا) اسکا مسودہ مرتب ہوا ہے (حالانکہ یہ صحیح نہ تھا کیونکہ نواب صاحب کے مجلس سے چلے آنے کے بعد بعض لوگوں کو موٹر کاریں بھیجکر بلوایا گیا اور خود ھي اس رزولیوشن کا مسودہ ' اور ممبران ڈیپوٹیشن کي فہرست مرتب کي - نواب صاحب قبلہ کے سامنے یہ بات قرار پائي تھي کہ صبح کو خود ایک مسودہ رزولیوشن مرتب کرکے پیش کریں ' چنانچہ بقیہ رات جاگ کر اور سخت تکلیف و مشقت برداشت کرکے انھوں نے مرتب فرمایا ' لیکن صبح کو کسي نے پوچھا تک نہیں کہ وہ مسودہ کہاں ہے - الہلال)

اسپر میں نے اپنے اُن معزز دوست کو جنھوں نے خاموش رہنے کي تاکید کي تھي توجہ دلائي کہ اس رزولیوشن کی ذمہ داري اب میرے اوپر بھي آتي ہے ' مگر انھوں نے اس وقت سکوت فرمایا اور کوئي جواب نہیں دیا - اُس وقت میں نے اپنے آپ کو سخت مشکل میں پایا *
جلسے میں ایک طرف تو میرا نام مجوزین فہرست میں خلاف واقع لیا گیا * * * اور جلسے کو دھوکا دیا گیا ' دوسري طرف اس بات کي کوشش کي گئي کہ میں جلسے میں بالکل سکوت اختیار کروں "

اب اس " عقدۂ دست بوسي " کا حل بالکل سامنے ہے - یہ مضطربانہ "اظہار تعظیم و تکریم اسلیے تھا کہ " اگر آپ خاموش نہ رہتے تو یہ کشتي طوفاني کیونکر ساحل مراد تک پہنچتي ؟ "

(۱۳)

حریفان خلوت نے " صحبت نیم شبي " کی مجلس خاص کے مزے لوٹے ' لیکن اس بادہ گسارا نہ فیاضي کا اعتراف چاھیے کہ صبح کی مجالس عام کو بھي سر شاري و بیخودي سے • نہ رکھا - کیونکہ بارہ دري سے نکلکر جو کچھہ گذري ' اسکي ذمہ تو کوئي نہیں لے سکتا اور کیوں لے ؟ لیکن اسمیں شک نہیں بارہ دري کے اندر تو سبھي مست تھے :

بیخود اس دور میں ھیں سب حاتم
اندنوں کیا شراب سستي ہے !

لیکن ہم کہیں کہہ چکے ھیں کہ ھمارے ساقي مکتب دوست نے پلائي تو ضرور کوئی ایسي ھي شے ' جسکا رنگ سرخي مائل ' اور نظر ونکے لیے واولواہ انگیز تھا ' لیکن اسمیں شک ہے کہ کہیں پاني تو زیادہ نہیں ملا دیا تھا - کیونکہ ہم نے ۲۸ - ھي کو دیکھا کہ شام ہوتے ہوتے جمھائیاں آني شروع ہوگئیں تھیں ' اور چہرے اکثر بے حال تھے - بارہ دري سے نکلنے کے بعد ھي چند مدعیان ازادي ملے جنسے ہم نے پوچھا کہ یہ کیا ھنگامہ تھا ؟ لیکن وہ رزولیوشن کا مطلب بھي نہ بتلاسکے ! جب کہا کہ بے سمجھے بوجھے آپنے بھی تو " رقص مغلوبہ " میں حصہ لیا تھا ' تو یکایک انکے سر میں خارش شروع ہوگئي ' حالانکہ اب ھاتھہ کي جگہہ ' سر نہیں بلکہ پیشاني تھي :

گیا ہے سانپ نکل ' اب لکیر پیٹا کر

وہاں توسب دم بخود رہے لیکن ڈیپوٹیشن کي شرکت کا مسئلہ ایسا نہ تھا ' جو بعد کو یاد نہ آتا - ہم نے سنا ہے کہ بقیہ تمام دن اسي معرکہ آرائي میں صرف ہوا :

یہ بعد از انفصال اب اور ھي جھگڑا نکل آیا

بزرگان پنجاب نے فوراً اپنا بستر لپیٹا کہ ھماري قائم مقامي کا لحاظ نہیں رکھا گیا ' اور صحبت نیم شبي کي کسي کو خبر بھی نہیں دي ' گویا اور تو تمام صوبوں کی قائم مقامي کا کامل لحاظ رکھا گیا تھا !! سنا ہے کہ جناب (راجہ صاحب) اسٹیشن دوڑے ہوے گئے ' کہ خدا کیلیے اور جوجي میں آے کیجیے ' مگر روٹھکر تو نہ جائیے :

تم ھي سچے سہي اس بات کا جھگڑا کیا ہے ؟

مسٹر محمد علي نے پہلے انکے بستروں پر قبضہ کیا تھا مگر نہ چلي - جناب راجہ صاحب گئے اور داوں پر اسطرح قبضہ کرلیا کہ دو ممبر اور بڑھا دیے :

رنجیدہ میروي ز سر کوئے او سلیم !
چون میشود ' نیاید اگر از قفا کسے ؟

بمبئي کے لوگوں کو بھي سخت شکوہ تھا - ھمارے ایک دوست نے کہا کہ " صاحبزادہ افتاب احمد خاں صاحب کو اعلان جنگ دے آیا ہوں - جب یہ حال ہے تو آئندہ سے الفراق بیني و بینک " معلوم نہیں کہ اس الٹي میٹم کا کیا جواب ملا ؟

الهلال کي ایجنسي

— * —

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ھفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

تاریخ تمدن یورپ کا ایک صفحہ

--:-:(*):-:--

مسٹر خاتمہ "کارلو"

ریاست مونا کو کے مختصر حالات

فرانس کے شہر (نیس) سے مشرق کی طرف ایک چهوٹی سی خود مختار ریاست (مونا کو) نامی واقع هے - اس ریاست کے تین طرف ممالک فرانس' اور ایک طرف بحر روم هے -

اس ریاست کی کل کائنات صرف تین مقامات هیں : شہر مونا کو' کوہ کارلو' اور کندا - ریاست کی آبادی ۱۹ - هزار هے - جسمیں ۱۰ ۲۴ - شہر مونا کو میں' ۳۷۹۴ - کوہ کارلو میں' اور ۶۲۱۸ کندا کے باشندے هیں -

رئیس کا نام شہزادہ (البرٹ) هے' جو اپنے باپ شہزادہ چارلس ثالث کے وفات کے بعد تخت نشین هوا -

کوہ کارلو کے قمار خانہ بننے کے اسباب

ریاست بہت چهوٹی هے - اس کی آمدنی اتنی نہ تهی کہ چارلس ثالث' سابق فرماں رواے ریاست کے تمام مصارف اس سے نکل سکتے - اسلیے اس نے پیرس کے ایک باشندے سے توسیع آمدنی کی بابت مشورہ کیا - یہ شخص نہایت چالاک اور فطین تها - اس نے کہا کہ یہ کوئی مشکل معاملہ نہیں' نہایت آسانی سے آپ ایک بڑے والی ملک کی آمدنی پیدا کرلے سکتے هیں - اب تک آپنے صرف اپنی ریاست کی قلیل آمدنی کو صرف کیا - اب بہتر هے کہ دنیا کی بڑی بڑی دولت مند قوموں کی دولت پر متوجہ هوں - اسکے لیے صرف ایک عمدہ قمارخانہ قائم کرنے کی ضرورت گوارا کرنی پڑیگی -

چارلس ثالث کو یہ مشورہ پسند آیا' اور اس نے (دیول) اور [illegible] دو فرانسیسی شخصوں کو اپنی ریاست میں قمار خانہ قائم کرنے کا لائسنس دیدیا - ان دونوں شخصوں نے ملکے ایک قمار خانہ قائم کیا' لیکن بعض حالات ایسے پیش آے کہ اسمیں کامیابی نہیں هوئی -

[illegible]

شہر (همبرگ) میں (بلانک) نامی ایک شخص تها - یہ شخص تار آفس کے کارپردازوں کو رشوت دیکے ان تاروں کو حاصل کرلیا کرتا تها' جو بازاروں کے نرخ کے متعلق پیرس سے آیا کرتے تهے - اس جرم میں اسکو چهہ ماہ کی سزا هوگئی - چهہ ماہ کے بعد جب قید خانہ سے نکلا تو اس نے ایک چهوٹا سا هوٹل قمار بازی کے لیے قائم کیا - اس هوٹل میں نمایاں کامیابی هوئی - اس نے خیال کیا کہ اگر کامیابی کی یہی رفتار رهی' تو عجب نہیں کہ حکومت جرمنی هوٹل کو بند کرانے پر متوجہ هو جاے - اسلیے اسکو ایک ایسے مقام کی فکر هوئی' جہاں کسی طرح کی مزاحمت کی خلش نہ هو - اسیقدر جستجو کے بعد کوہ کارلو کا علم هوا' اور اس نے فوراً یہاں پہنچکر سنہ ۱۸۶۰ ع میں (دیول) اور (لفاویر) سے قمار گاہ کا لائسنس خرید لیا -

جمال عشق و شرافت

فرانس کے ایک مشہور کامل الفن مصور نے اس تصویر کے ذریعہ "قمار بازی" کے نتائج محزنہ پر دنیا کو توجہ دلائی هے -

(طامس) ایک سنگ دل قمار باز' رات کو گهر سے نکلا - جس طرح قطب نما کی سوئی همیشہ قطب کی طرف رهتی هے' اسی طرح قمار باز کا دل بهی قمار خانے کی جستجو سے هٹ نہیں سکتا - لیکن عین اسی وقت اس گهر میں ایک اور دل بهی تها' جسکی محبت کی سوئی بالکل اسی طرح "طامس" کے بے مہر دل کی طرف پهری هوئی تهی !

اسکی بیوی نے اپنے شیر خوار بچے کی طرف دیکها' جسکو صبح سے دودھ کا ایک قطرہ نصیب نہیں هوا تها کیونکہ خود اسکی ماں پر دو شامیں فاقہ کی گذر چکی تهیں - وہ بلک رها تها' لیکن اسنے جلد هی اسکی طرف سے آنکهیں هٹالیں اور ان بے آب آنکهوں سے' جنمیں حسرت و مایوسی کے آنسو بهرے هوے تهے (طامس) کی طرف دیکها -

آہ ! "عورت" کی نظر' جبکہ اسمیں مایوسی هو ! آہ وہ فطرۂ عالم کی حکمران جمیل' جسکی نگاہ قاهر امیدوں اور مایوسیوں کی بخشش گاہ هے' کون دیکهہ سکتا هے کہ خود اسی نگاہ سے رحم امید کی طالب هو ؟

لیکن (طامس) نے اسکی نگہ امید طلب' اور اشک داد خواہ' کی حقارت کی - اس نے بے پروائی سے اسے ٹهکرا دیا - وہ سوچنے لگی کہ یہی بے مہر' اشک محبت سے نا آشنا' انکهیں تهیں' جنهوں نے اسے پانچ سال پہلے ایک ایسی هی رات میں اپنی هاے محبت خواہ سے میرا هاتهہ ترک کردیا تها ! ... ... اس نے مجبوس محبت مانگی تهی لیکن آج میں اس سے رحم کی طالب هوں !

وہ قمار خانے کی طرف روانہ هو گیا - کاش وہ کسی طرح دیکهہ سکتا کہ یاس و حسرت کی نگاهیں کس طرح اسکا تعاقب کر رهی هیں ؟ وہ عشق قمار سے بیخود تها - کاش اسے یاد آتا کہ ایک دل هے' جو اسی کی طرح قمار محبت میں بازی هار چکا هے' اور اب فتح یاب دشمن کے قبضے میں هے ! !

صبح کو "وہ" اٹهی - بچے کو گود میں لیا اور قمار خانے میں آکر اپنے گم گشتۂ قمار کو تلاش کیا - اسکا سر چکرا رها تها مگر اس کو سننا پڑا کہ رات کو پولیس کا ایک گروہ اسکے شوهر کو گرفتار کرکے لے گیا هے - اب اسکی آنکهیں خشک تهیں - سفر حیات کی ایک خاص منزل انسو رونکی بهی هے' مگر وہ اس سے گذر چکی تهی - وہ راہ پوچهتی هوئی قید خانے کے دروازے پر پہنچی - بچہ اسکی گود میں تها - دروازے کے روزنوں سے جهانک کر ڈهونڈهنے لگی کہ طوق و زنجیر کی اس فضاے محن میں وہ کہاں هے ؟

کون کہہ سکتا هے کہ اس وقت اسکے دل میں کیا خیالات گذر رهے تهے ؟ عورت کے دل کو' اس کنج مخفی' اس طلسم جمیل' اس عقدۂ حسن کے دل کو' اس دنیا میں کون سمجهہ سکتا هے ؟ ؟

بلانک نے ۹ - لاکھہ کی لاگت سے نہایت ماہر انجینیروں کی زیر نگرانی ایک پر شوکت عمارت اور ایک دلکش پائیں باغ تیار کرایا ' اور ھمبرگ سے اپنا تمام سامان قمار بازی بھی لے آیا - رفتہ رفتہ اس قمار خانے کی شہرت پھیلنے لگی - دور دور سے لوگ آ آکر شریک ھونے لگے ' اور تھوڑے ھی دنوں کے اندر قمار خانہ یورپ اور امریکہ کے قمار بازوں کا ایک عظیم الشان مرکز ھوگیا -

قمار خانے کی آمدنی

اس قمار خانے کی آمدنی اس تخمینے سے کہیں زیادہ ہے ' جسقدر ان حالات کے علم کے بعد کیا جاسکتا ہے

نگرانی باغات ' اصلاح ریلوے کے مصا

لاکھہ فرنک سالانہ دیے ' بلانک کے بیٹ

اس نے اسی قمار خانے کے خ

کے بعد دس ملین پونڈ جمع کر لیے

لیکن ایک نئی مشکل یہ پید

قمار خانہ پسند نہ تھا - قمار خانے نے

بوھا کہ رعایا نے رئیس کے مقابلہ میں

موقعہ سے عجیب طرح سے فائدہ اٹھایا

کہ تمام رعایا ٹیکس سے معاف کر

ٹیکس کی پوری رقم مبرا قمار خانہ

اس تجویز نے رعایا کے دلوں کو

ان مصارف کے معلوم ھونے نے

کیا گیا ہے) بیجا نہیں ' کہ بلانک ک

سالانہ کی بچت تھی ! !

قمار خانے کا لائسنس اور اسکا معاوضہ

اس قمار خانے کا لائسنس بلانک

ھاتھہ میں گیا - اس کمپنی نے لائس

لیے کی ' اور اسکے مقابلہ میں ریاست

دیتی رھی - لیکن اسکے بعد یہ رقم براب

سنہ ۱۹۰۷ - میں کمپنی نے ۵ ل

۹ - لاکھہ پونڈ ادا کیے ' اور سنہ ۱۷

میں ۹ لاکھہ پونڈ ' اور سنہ ۳۷ ع مید

قمار خانے کے بند کرنے کی کوشش -

قمار خانے کی دلکشی اور عالمگیر

کے دولتمند خاندانوں کے ممبر یہاں آئے اور قسمت آزمائی کرنے لگے - قمار خانے کے قواعد اس طرح سے ترتیب دیے گئے تھے کہ اکثر لازمی طور پر کھیلنے والے ھارتے تھے ' گو بظاھر وہ سمجھتے تھے کہ جیت بھی جایا کرتے ھیں - نہیں معلوم بر اعظم اور یورپ کے کتنے شخصوں اور خاندانوں کے خزانہ ھاے عظیمہ تھے ' جو اسکی سرزمین میں مدفون ھیں ! آزادانہ قمار بازی کے جلو میں افلاس ' اور افلاس کے جلو میں اجتماعی مفاسد ھمیشہ رھتے ھیں - انگلستان اور فرانس نے اسکی روز افزوں دلکشی پر توجہ کی اور رئیس پر زور ڈالکے قمار خانہ بند کرنا چاھا - ممکن ہے کہ انگلستان اور فرانس کلید (قسطنطنیہ) کی حوالگی کی بابت دولت عثمانیہ کے مقابلہ میں کامیاب ھوں ' کیونکہ وہ ایک ایشیائی سلطنت ہے ' مگر یورپ کی ایک ریاست کے مقابلے میں (گو وہ کتنی ھی چھوٹی کیوں نہو ؟) یورپ کی بڑی بڑی فوجی اور اخلاقی قوتیں بھی بیکار ھیں - رئیس نے اس متفقہ یاد داشت کے جواب میں صاف کہدیا کہ اگر قمار خانہ کے بند کرنے پر وہ مجبور کیا گیا تو اپنی خود مختاری سے دست بردار ھوجائیگا اور شہنشاہ جرمنی کی ماتحتی قبول کرلے گا - اس جواب سے مدبران فرانس و انگلستان کے ھوش اڑ گئے ' اور یاد داشت واپس لیلی گئی -

و فی ذلک ، فلیتنافس المتنافسون ! !

—○:*:○—

استعفا اور خط

— * —

مسلم یونیورسٹی ڈپیوٹیشن

— * —

بنام سکریٹری صاحب مسلم یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی

—:*

ھوں ' نہایت تردد کے ساتھہ غور

پوٹیشن میں اپنی ممبری کے قائم

کوئی فائدہ پہنچا سکتا ھوں ؟

ھوں کہ جس نتیجہ پر پہنچا '

مسلمانان ھندوستان کے لیے معقول

مجھے اپنے خیالات کی بالتفصیل

کے اجلاس بانکی پور کی استقبالی

ارت کی مشغولیت کی وجہ سے

میں شریک نہ ھوسکا ' اور میری

کی ممبران ڈپیوٹیشن کی فہرست

ے کہ اگر میں اسوقت موجود ھوتا تو

ے اختلاف کرتا ' جسکا منشا یہ ھو

کامل اختیارات دیدے جائیں - میں

رل کا سخت مخالف ھوں کہ چند

کتنی ھی نمایاں کیوں نہ ھو) غیر

ے جائیں -

کاہ ہے ' جس سے تمام قوم کو نہایت

سوالوم اور دلچسپی ہے - ھر طبقے اور ھر حلقے سے چندہ آیا ہے - شاہ و گدا ' یتیم و بیوہ ' فقرا و درویش ' سب نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ میں حصہ لیا - میں نے اپنے صوبے میں فراھمی چندہ کے کام میں شرکت کی تھی - میں بلا مبالغہ اور الفاظ کے بالکل لغوی معنی میں ' شہر بشہر اور قصبہ بقصبہ اسطرح پھرا ھوں ' کہ میرے ھاتھہ میں کاسۂ گداہ تھا ' اور کوچہ و بازار میں دریوزہ گروں تک سے پیسے اور پائیاں وصول کر رھا تھا - اسلیے میری حیثیت ایک معتمد علیہ شخص کی ہے - میں اپنے آپ کو ان لوگوں کے سامنے جوابدہ سمجھتا ھوں جنھوں نے اس بارے میں اعتماد کیا تھا اور ذمہ دار ھوں اس کا ' کہ " لیڈروں " کی " توثیق " پر چندہ دینے والوں سے جو وعدے کیے گئے تھے ' وہ واجبی طور پر پورے کیے گئے یا نہیں ؟

لکھنؤ کے جلسہ میں میرے نزدیک یہ ھونا چاھیے تھا کہ چند اصولی امور مثلاً چانسلر کے اختیارات ' کالجوں اور اسکولوں کا الحاق ' یونیورسٹی کی ساخت وغیرہ ' قطعی و مختتم طور پر طے ھو جاتے ' اور دیگر جزئیات ایک چھوٹی سی کمیٹی کے سپرد کردیے جاتے -

جب کہ میرے یہ خیالات ہیں ' تو اب بآسانی اندازہ ہوسکتا ہے کہ مجھے اسوقت کتنی مایوسی ہوئی ہوگی ' جب ۲۵ - دسمبر کو لکھنؤ پہنچکے یہ سنا ہوگا ' کہ اس جلسہ میں ۲۴ آدمیوں کی ایک کمیٹی کو " بلینک چک " دیدیا گیا ہے اور انکو اختیار دیا گیا ہے کہ جو چاہیں کریں ' حتی کہ اگر چاہیں' تو قوم کے طول طویل غور و تامل کے بعد بالاتفاق طے کردہ امور کو بھی بیدردی اور بے خیالی سے پامال کردیں ؟

ہمارے محترم لیڈر نواب وقار الملک بہادر محمودآباد ہاوس میں فروکش تھے - میں یہ خبر سنتے ہی سیدھا انکے پاس گیا - میں نے کہا کہ اس فیصلہ کی ڈیپوٹیشن کیلیے جو تدبیر اختیار کی گئی ہے ' وہ قوم کے مصالح کے لیے سخت مہلک ہے - نواب صاحب نے جواب میں فرمایا : " میں اسکا ذمہ دار نہیں " -

جلسہ کے بعد نواب صاحب نے پریس میں ایک نہایت مبسوط خط بھیجا ہے ' جسمیں ان تمـام اعمال پر سے پردہ اٹھا دیا ہے جو وفد سازی کے لیے اختیار کیے گئے تھے - یہ خط نہایت سنگین اور گراں وزن اعتراضات پر مشتمل ہے - اسکی اشاعت پر ایک مہینہ گزر چکا ' مگر باوجود اسکے اب تـک نہ اسکی تردید کی گئی ہے اور نہ تشریح !

مجھے امید ہے کہ مبالغہ طرازی نہ سمجھی جائیگی اگر میں کہوں کہ سب سے زیادہ ذمہ دار اور معزز قلم سے نکلے ہوے اس خط نے تمام قوم میں بے چینی پیدا کردی ہے اور اس کمیٹی کے خلاف قوم کے طرف سے قابل التفات آوازیں بلند ہو رہی ہیں -

یہ خط جب پریس میں آیا تو اسی وقت ڈپوٹیشن کی ممبری قبول کرنے میں مجھے پس و پیش ہوا ' اور بالاخر میں نے فیصلہ کر بھی لیا کہ اس اعزاز کی بالاکراہ منظوری سے انکار کردوں' لیکن میرے بعض ایسے بہاری احباب نے' جنہوں نے اس تحریک میں سرگرم حصہ لیا تھـا ' دوستانہ طور پر مشورہ دیا کہ اسکی پہلی ہی منزل میں مستعفی ہوکے' ایک نازک ترین وقت میں قوم سے کنارہ کشی کرنے کا الزام اپنے سرنہ لوں - ان احباب نے مجھے یہ بھی مشورہ دیا کہ میں کمیٹی کے اولین جلسہ میں' جو ۵ - ماہ حال کو دھلی میں منعقد ہونے والا تھا ' شرکت کروں اور ممبروں کے سامنے اپنے خیالات ظاہر کردوں - مشورہ معقول تھا - میں نے قبول کرلیا -

چنانچہ اسی خیال کا نتیجہ تھا کہ میں دھلی گیا اور میں نے ایک باقاعدہ رزولیوشن کی صورت میں یہ تحریک کی کہ کمیٹی کی تمام کارروائی عام طور پر (پبلک) کی جاے ' اور وقتاً فوقتاً شائع کیا جاتا رہے کہ ہم اب تـک کیا کر چکے ہیں اور کیا کیا کرنا چاہتے ہیں ؟ (تاکہ قوم کو ہماری نسبت راے قائم کرنے کا موقعہ ملے) -

میں نے یہ بھی تحریک کی کہ ڈیپوٹیشن میں کثرت راے سے جو اشخاص اختلاف کریں ' انکے نام بھی شائع ہونا چاہئیں ' تاکہ کم از کم قوم کو یہ معلوم ہوجاے کہ ڈپوٹیشن کے فلاں فلاں ممبر نے فلاں راے دی تھی' گو کثرت راے کے آگے نہ چلی -

میں نے کہا کہ کانسٹی ٹیوشن کمیٹی کی کارروائی میں جو خفاء کیا گیا تھا ' اس نے عام قلوب میں بے اعتمادی اور شکوک پیدا کردیے تھے اور اسلامی اخبارات نے نہایت سخت زبان میں اسکی مخالفت کی تھی - میرے پاس اس یقین کے وجوہ ہیں کہ قوم اسلامی اخبارات ہی کے ساتھہ ہے - پس اگر یونیورسٹی کی تحریک کو کامیاب بنانا ہے تو کمیٹی اپنے ساتھہ عام راے کا بھی دفتر رکھے - میں پیش بینی کرتا ہوں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مستقبل میں نہایت شدید مشکلات اور ناگوار تفرق کا خطرہ ہے ' جس سے مطلع کرنا بحیثیت ایک فرد قوم کے میرا فرض ہے -

میں نے کہا کہ یہ صحیح ہے کہ اسوقت ۳۰ - لاکھہ روپیہ جمع ہے مگر یہ نہ بھولنا چاہیے کہ مصارف یونیورسٹی کے سمندر میں یہ ایک قطرہ سے زیادہ نہیں - ابھی بالکل آغاز ہے اور آج کے بعد پھر بارہا ہمکو قوم کی مدد کی ضرورت پڑیگی - پس ممبران کمیٹی قوم کے ساتھہ جیسا برتاو کرینگے' ویسے ہی برتاو کی انکو قوم سے بھی امید رکھنا چاہیے' جب کہ آیندہ ضرورتوں کے لیے وہ اسکے سامنے ہاتھہ پھیلائینگے -

اگر ممبر اسوقت قوم کے فیصلہ کی عزت کرینگے اور انکی پیروی' تو قوم پسندیدگی' مسرت' اور گرمجوشی کے ساتھہ انکا استقبال کریگی ورنہ اسمیں عالمگیـر " نفـرت " پیـدا ہو جائیگی' جس کا ایک اور صرف ایک ہی سبب یہ ہوگا کہ کمیٹی نے قوم کی راے ظاہر نہیں کی' بلکہ اپنی شخصی راے ظاہر کی' اگرچہ وہ قومی راے سے کتنی ہی مختلف تھی -

جیسا کہ پہلے سے میرا خیال تھا ' میری راے کو اکثر حاضر الوقت ممبروں نے منظور نہیں کیا - " اخفا " اور " راز داری " پر اصرار کیا گیا' مصلحتاً اسوقت فیصلہ صادر نہیں ہوا اور ایندہ اجلاس لکھنؤ کے لیے ملتوی کردیا گیا -

حال میں کمیٹی کے طرف سے دھلی کے جلسے کی ایک روئداد شائع ہوئی ہے - میں دیکھتا ہوں کہ میری تحریک کا اسمیں کہیں ذکر نہیں اور وہی اپنی پرانی " اخفا " کی پالیسی پر عمل ہے -

ان حالات کی بنا پر میں محسوس کرتا ہوں کہ راست بازی کے ساتھہ ایسے ڈیپوٹیشن کے ساتھہ نہیں رہسکتا ' جسکی کارروائی کی تائید میں دیدہ و دانستہ نہیں کرسکتا - اسلیے اپنے آپ کو استعفا دینے پر مجبور پاتا ہوں ' اور اس خط کے ذریعہ استعفا پیش کرتا ہوں - مجھے یقین ہے کہ میرے استعفا سے کمیٹی کے لیے معاملہ ہموار ہوجائیگا ' اور اسکو کام کرنے میں آسانی ہوگی -

اخر میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر مجھے ایک لحظہ کے لیے بھی یقین ہوتا کہ آپکی کمیٹی کے لیے (موجودہ طرز عمل کے باوجود) میں مفید ثابت ہوسکتا ہوں تو نہایت خوشی سے اس عظیم الشان کام میں آپکے ساتھہ شریک ہوتا ' جو اسوقت آپکے سامنے ہے -

چونکہ معاملہ عظیم الشان اور عام اہمیت کا ہے ' اسکے علاوہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ پبلـک کو میرے استعفا کے اسباب معلوم ہوجائیں ' اسلیے اس خط کو پریس بھیجنے کی آزادی حاصل کرتا ہوں -

مظہر الحق

(بیرسٹر اٹ لا - بانکی پور)

اولـــڈ بوائز ایسوسی ایشـــن

— * —

میں نہایت ممنون ہونگا اگر اپ مجھے اجازت دینگے کہ اپکی اخبار کے ذریعہ سے جملہ ھندو اور مسلمان اولڈ بوائز صاحب مدرسۃ العلوم علی گدہ کو خواہ وہ ممبر ہوں یا نہ ہوں اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے طرفسے مدعو کروں کہ وہ ایسوسی ایشن کے سالانہ جلسہ و ڈنر میں جو ۲۱ - ۲۲ - ماہ حال کو کالج ھذا میں منعقد ہوگا تشریف لاکر شرکت فرماویں - چونکہ اس سال کے جلسہ میں بہت سے نہایت اہم امور کو طے کرنا منظور ہے اسوجہ سے یہ جلسہ معمولی جلسہ نہ ہوگا جملہ صاحب کا تشریف لانا نہایت ضروری ہے - جو صاحب ممبر ہوں مگر کسی وجہ سے تشریف نہ لاسکیں وہ بدرجہ مجبوری اپنی تحریری راے' پندرہ ماہ حال تـک دفتر ایسوسی ایشن میں بھیجدیں -

نیاز مند شوکت علی انریری سکریٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن

شئون عثمانيه

المسئلة الشرقيه

(٢)

مطالبات بلقان اور ائتلاف مثلث

ايدريا نوپل کا مطالبه کس کي طرف سے ہے ؟

ايک عثماني اهل قلم کے قلم سے

هم کو اس امر کا يقين هے که بلغاريوں کے التواء جنگ پر اسوقت دستخط کيے هيں ' جب که انکے دلوں ميں جنگ کي طرف ذرا بهي ميلان نه تها - پهر يه که ان کو اچهي طرح معلوم تها که دولت عثمانيه اپنے سابق دار الخلافه کو اسي طرح کبهي حوالے نهيں کريگي' بلکه يه تو انکي صلح کي ياد داشتوں سے بهي معلوم هوتا تها که وه اس شهر کي سپردگي کا مطالبه نه کرينگے' اور چتالجه سے قسطنطنيه واپس آنے کے بعد ناظم پاشا کي گفتگو سے بهي معلوم هوتا تها که بلغاريوں نے مسئله ايدريا نوپل سے قطع نظر کرليا هے -

با اين همه لندن کانفرنس کے منعقد هونے کے بعد ادريا نوپل کے لينے پر اصرار کرنا اور يه کهنا که بغير اسکي حوالگي کے صلح نه کرينگے ' کيا معني رکهتا هے ؟ بعض لوگوں کا خيال هے که چتالجا ميں اظهار تساهل محض ايک فريب تها ' جس کا مقصد يه تها که انکو اپني پراگندگي کے جمع کرنے اور ايدريانوپل کے ذخائر کے ختم هوجانے کے ليے وقت ملجائے - ادريا نوپل کي بابت انکا خيال تها که اسميں زائد سے زائد تاريخ التواے جنگ سے ايک ماه تک کے ليے سامان خور و نوش هوگا ' اور اس بنا پر شهر خود بخود مسخر هو جائيگا -

مگر اکثر لوگوں کا خيال هے که جرمني اور آسٹريا کو نقصان پهنچانے کے ليے دول ائتلاف مثلث کي طرف سے بلغاريا پر زور ڈالا گيا هے که وه ادريانوپل کي حوالگي پر اصرار کرے' اور چونکه کانفرنس لندن ميں هو رهي تهي اور کامل پاشا نے سر ايڈورڈ گرے کے مشوروں سے فائده اٹها نے کي اميد ظاهر کي تهي' اسليے اميد قوي تهي که (بلغاريا) کو ايڈريا نوپل ملجائيگا -

(ائتلاف مثلث)ميں تين سلطنتيں هيں: روس' فرانس' اورانگلستان - روس کے زور ڈالنے کي وجه تو ظاهر هے' کيونکه اگر ادريا نوپل بلغاريا کو ملگيا تو سلافي عنصر کي قوت بڑهجائيگي جس کا روس اپنے آپ کو ملجاء و ماوا کهتا هے - فرانس و انگلستان کے زور ڈالنے کے وجوه بهي جلد سمجهه ميں آجاسکتے هيں - يه تو اچهي طرح معلوم هے که انگلستان اور فرانس کو روس کي خاطر داري منظور هے - اور يه خاطر داري اس حد تک عزيز هے که اپني کروروں محکوم مسلمان رعايا کي دلازاري ميں بهي دريغ نهيں - دنيا جانتي هے که ايران کي تباهي کا باني روس اور اسکا مددگار انگلستان هے' کيونکه اگر انگلستان نے انکي چشم پوشي نه کي هوتي' تو اسکي يه حالت نه هوتي - انگلستان اور فرانس کو روس کي خاطر داري اسواسطے عزيز هے که وه اسوقت طاقت کا ديو هے اور اسکي طاقت اور جنگجوئي کو سب تسليم کرتے هيں' اسليے اسکي دوستي جرمني کے عفريت اعظم کے خوفناک حملے سے (جس سے انگلستان اور فرانس کانپ رهے هيں) بچنے ميں مدد ديگي -

دولت عثمانيه ايک خوان يغما هے' جسميں يورپ کي تمام سلطنتيں حصه دار هيں - انگلستان نے اپنے ليے مصر' فرانس نے شام' جرمني نے بغداد' روس نے اناطوليا' اٹلي نے طرابلس تجويز کرليا هے اور هر سلطنت اپنے اپنے پيش نظر حلقے ميں اپنا اپنا اثر پهيلا رهي هے - مگر يه خيالي تقسيم اسي وقت واقعي هوسکتي هے جب که مريض (ٹرکي) کے اخري انفاس موقوف هو جائيں اور افتاب هستي هميشه کے ليے بحيرهٔ باسفورس ميں غروب هوجاے - اسميں دشواري يه هے که بعض حصوں کے متعلق ابهي طے نهيں پايا که وه کون ليگا ؟ خوف هے که کهيں تقسيم کے وقت خانه جنگي شروع هو اور تمام يورپ ميں آگ نه لگجاے - اسليے يورپ کي راے هے که مريض کے دست و بازو قطع کرديے جائيں تاکه آينده وه مقابله کے قابل نه رهے - ساتهه هي کچهه عرصے تک زنده بهي رکها جاے تاکه اسکے معمورو ساده لوح' ناواقف' عدو فراموش' اور دوست و دشمن ميں تميز نه کرنے والے هم مذهبوں پر اسکے ذريعه اثر ڈالا جاے - وه همارے هاتهه ميں کٹهپتلي هوں - جو کچهه هم اسميں بهرديں وهي بولنے لگيں - مسلمان چرواهے کي بکريوں کي طرح آواز پر دوڑيں اور نصرانيت کي قربانگاه طمع پر ذبح کر ديے جائيں -

اسميں کوئي شک نهيں که مصر کا انگلستان کے قبضه ميں آجانا انگريزي مصالح کے ليے نهايت مفيد هے مگر کيا مسلمان اسکے ليے راضي هونگے که مصر کي (جو دماغ اسلام کهلاتا هے) آزادي (گو زباني هي سهي) خاتمه هو جاے ؟ شام کا فرانس کے قبضه ميں آجانا فرانسيسي مصالح کے ليے نهايت مفيد هے مگر مسلمانان مراکش و الجزائر و ٹيونس اس پر راضي هونگے که دولت عثمانيه کے جسم سے ايک ٹکڑا اور کاٹ ليا جاے ؟ بيت المقدس کا کسي عيسائي سلطنت کے قبضه ميں آجانا' دنياے عيسائيت کے ليے ايک مژده عظيم هوگا ' مگر کيا اسيطرح دنياے اسلام کے ليے ماتم انگيز خبر نه هوگي ؟ خانه کعبه پر صليبي جهنڈے کا لهرانا عيسائي دنيا کے ليے از خود رفته کردينے والي خبر هوگي ' مگر کيا کوئي مومن قلب جسميں رائي برابر بهي ايمان هوگا ' اسوقت پهٹ نه جائيگا ؟ پس ايسي قوم سے جو هم سے هر حيثيت سے مختلف هو' اسکے مصالح کے قرباني کي درخواست کرنا يا اميد رکهنا ' ايک ناجائز درخواست اور اميد هے ' اور اسکا جواب ذلت آميز خاموشي کے سوا اور کچهه نهيں هوسکتا -

يورپ ميں حکومت تجارت کے مرادف هے - يورپين حکومتيں صرف اسوقت اپني کسي مصلحت سے دست کش هو سکتي هيں' جب ثابت هوجائے که اس سے زياده اهم مصلحت کو ضرر يا فائده پهنچتا هے - پس اگر ائتلاف مثلث کي اسلامي رعايا يه چاهتي تهي ' که انکي حکومتيں اپنے مصالح کے مقابله ميں رعايا کے جذبات کا لحاظ کريں ' تو انکا اولين فرض يه تها که آپنے آپ کو آبادي کا ايک ايسا جزء ثابت کرتيں ' جس سے حکومت کے مصالح پر اثر پڑتا -

اهل مغرب نهايت دانشمند هيں - جزئي جزئي واقعات سے نهايت اهم نتائج اخذ کرتے هيں' اندرون ملک کے سياسي تغيرات اور ان سے

مراسلات

آبادي کے تاثیر کا اندازہ کرلیتے ہیں - اندروني تغیرات کے مقابلہ میں مسلمانوں کي جو حالت رہي اس سے انکو یہ انداز ہوگیا کہ مسلمان آبادي کے عضو ماؤف ' ترقي کے سد راہ ' حاکم پرستي کا پیکر ' پالیسي کے نقاب پوش ' اور حق فروش اشخاص پر ایمان لانے والے ہیں -

حکمران قوم سے جذبات کي پاس داري کي امید صرف اس جماعت کو رکھنا چاہیے ' جو اپنے آپ کو حکمران گروہ کي نگاہ میں وزندار اور اہم ثابت کرچکي ہو - اور اہمیت کارنامہ ہاے اسلاف کے اعادہ سے نہیں حاصل ہوتي ' بلکہ صداقت ' حریت ' عبرت غیرت ' حمیت ' اور اثیار سے ثابت ہوتي ہے - پس جب کہ ائتلاف مثلث اور اسکي مسلمان رعایا میں صرف حکومت کا تعلق تھا ' اور اس حیثیت سے اس نے اپنے آپ کو نہایت پست ذوق ' کم حوصلہ خوشامد طراز ' اور جذبات کش ثابت کردیا ' تو کیوں ائتلاف مثلث مسلمانوں کے جذبات کے لیے اپنے قیمتي مصالح کي قرباني کرتیں ؟

خلاصہ یہ کہ التوے جنگ پر دستخط کرنے سے پہلے بلغاریا کا ادریا نوپل اور جزائر ایجین کي حوالگي پر مصرنہ ہونا ' مگر لندن میں صلح کانفرنس کے منعقد ہوتے ہي ان دونوں مطالبات پر نہایت شدید اصرار کرنا ' بلقاني پالیسي میں ایک پراسرار تغیر ہے اور غالباً یہ دول ائتلاف مثلث کے اشارہ سے ہوا ہے - باب عالي نے ان بیجا مطالبات کا یہ جواب دیا ہے کہ اس نے مقدونیا جسمیں سالونیکا جیسا اہم شہر موجود ہے ' دیدیا - البانیہ کي حد بندي انکي مرضي پر چھوڑ دي ' اور کریت میں تعلقات عثماني کے بقا و عدم بقا کو دول کے ہاتھ میں دیدیا - ان اہم رعایتوں کے بعد وہ ادریا نوپل کے دینے پر راضي نہیں ' کیونکہ وہ قسطنطنیہ کي کنجي ہے ' اسکے باشندوں کا بیشتر حصہ مسلمان ہے ' لیکن جب اس جواب پر بھي بلقاني اصرار میں فرق نہ آیا اور ائتلاف مثلث کا زور پڑا تو باب عالي نے مضافات ادریا نوپل کے تین مقام : مصطفی پاشا ' قرجہ علي ' اور طمراس بھي دیدینے کا وعدہ کیا اور بعض اشخاص کا بیان ہے کہ بحیرہ ابیض پر ددہ اغاج نامي مقام بھي دیدے کا وعدہ کیا ہے -

(یہ کامل پاشا کي آخري فیاضیاں تھیں ' لیکن قدرت نے صفحۂ وزارت اولٹ دیا : و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا - الہلال)

یادگار حادثۂ ہائلۂ مشہد مقدس

— * —

۱۱ - ربیع الثاني

— :*: —

مولانا ! میں نے ۲۶ - فروري سنہ ۱۹۱۳ ع کے الہلال میں جناب سید علي غضنفر صاحب کا اعلان پڑھا اور بڑے شوق سے پڑھا - مجھے سید صاحب موصوف کے ان خیالات سے اتفاق ہے جو انھوں نے ان مصائب و مظالم کي نسبت ظاہر فرمائے ہیں ' جو حضرت امام حسین اور حضرت علي بن موسی الرضا علیہما السلام پر وارد ہوے اور جنکي یاد قیامت تک نہ صرف مسلمانوں کے ' بلکہ ہر ایک انصاف پسند اور صاحب درد شخص کے دلکو بیچین و بیقرار رکھے گي -

روسیونکا تشدد ' روسیونکا ظلم ' روسیونکا بلا تمیز سن و سال زن و مرد کو ذبح کردینا ' علماء اسلام کو سولیوں پر چڑھانا ' اور اونکے پاک سینوں کو جنمیں خداء واحد کي توحید ' رسول برحق کي رسالت ' اور اسلام کا پاک نور متمکن تھا ' گولیوں اور سنگینوں سے پاش پاش کردینا ' اور پھر روضہ مبارک حضرت موسی الرضا پر گولہ باري کرکے اوسے سخت بے حرمت کرنا ' کچھہ ایسے دل ہلادینے والے واقعات ہیں جو صفحۂ ہستي سے کوئي دنیاوي طاقت نہیں مٹا سکتي - سال گذشتہ میں جب مظالم کا ظہور ہوا تھا ' تو یہہ ایک قدرتي امر تھا کہ ہر مسلمان کے دل میں اونکي وجہ سے رنج پیدا ہو ' چنانچہ مجھے بھي سخت قلق ہوا اور طبیعت عرصہ تک بیچین رہي - مگر بعد ازاں میں سمجھہ گیا تھا کہ ان تمام مظاہرات عالم میں قدرت خداوندي کا ایک خاص راز ہے ' جسکا نہ تو ہم سر دست احساس ہي کرسکتے ہیں اور نہ ہماري دنیاوي بلکہ گم کردہ بصیرت آنکھیں دیکھہ سکتي ہیں - کیونکہ یہہ امر یقیني تھا کہ اگر گنہ گار ہیں تو مسلمان ' اور اگر شریعت و طریقت محمدي (صلعم) کو فراموش کرکے مضحکۂ عالم بنگئے ہیں تو مسلمان ' اور مسلمان بھي وہ ' جو زندہ و موجود ہیں - پھر اوس بزرگ طریقت اور امام برحق اور رسول کے بیٹے کا کیا قصور تھا جو آج سے قریباً ۱۲ - سو سال پیشتر اس دنیاء فاني سے رحلت کرگیا تھا ' جسکي پاک زندگي خدا رسول کے احکام کي کما حقہ پابندي اور خالق خدا کي خدمت ہي میں بسر ہوئي تھي ؟ یہي وہ چیزیں ہیں جنھیں میں راز الہي یا حکمت خداوندي خیال کرتا ہوں اور یہ حکمت نہایت ہي معني خیز حکمت ہے اور اسکے اصلي وعملي نتایج کے ظہور کے لیے ہمیں چند سال منتظر رہنا پڑیگا - میرا ایمان ہے کہ جو نتایج اس حکمت بالغہ سے ظاہر ہونگے وہ ایسے ہونگي جنسے دنیا کي قوموں کي تاریخیں بنتي ہے اور جنکے ذریعہ دنیا میں قومیں اپنے لیے خود تاریخ پیدا کرتي ہیں -

سید علي غضنفر صاحب نے اعلان مذکورہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس میں جملہ مومنین کو مشورہ دیا ہے کہ ۱۱ - ربیع الثاني مطابق ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۳ کے دن تمام اطراف و اکناف ہند میں مجالس برپا کریں اور باہم ایک دوسرے سے رسم تعزیت ادا کرکے ارواح طیبہ حضرات معصومین کو شاد کریں -

مجھے سید صاحب موصوف کے اس مشورہ سے اتفاق بھي ہے اور میں اس تجویز کا مخالف بھي ہوں - جہانتک انعقاد مجالس تعزیت اور فاتحہ خواني کا تعلق ہے ' اسے تو میں ضروري و لابدي خیال کرتا ہوں - یہ بات بھي نہایت ضروري ہے کہ روسي مظالم کي یاد میں ۱۱ - ربیع الثاني کو ایک خاص اہمیت دیجاے اور اسے بھي محرم سے کم نہ سمجھا جاے کیونکہ اس قسم کي تقریبوں سے طبیعت پر ایک خاص اثر پیدا ہوتا ہے اور اگر کسي بندہ خدا کے دلمیں درد پیدا ہو جاے اور وہ ان مجالس سے متاثر ہوکر عملي کام کرنے کي طرف مایل ہو جاے تو بلا شبہ ایسي مجالس باعث خیر ثابت ہوتي ہیں - مگر بات یہ ہے کہ اب وہ وقت نہیں رہا کہ ہم گھروں میں بیٹھکر رویا کریں - قومي تنزل کي بدیہي نشاني اگر ہوسکتي ہے تو اس سے بڑھکر نہیں کہ افراد قوم میں یا تو اپنے تنزل کا احساس ہي نہ ہو ' اور اگر ہو تو اسباب ادبار کے دور کرنے کي طاقت ' جرات ' یا خیال تک نہ آے - کسي خیال کو عمل میں لانا اور بعد ازاں اسپر کاربند ہونا بہترین وسایل ترقي میں شمار ہوتا ہے - عورتوں کي طرح گھر میں بیٹھکر رونے اور بیان کرنے کا زمانہ گذر گیا - مصائب و آلام کي مہیب صورت بُت بنکر ہمارے

سامنے کهڑي هے - هماري آنکهيں ' همارا دل ' همارے قوائے دماغي بلکه جسم و جان بهي اس بات کو محسوس کر رهے هيں که يورپ کي عيسائيت نے اور شکم پرور مدبروں نے ايشيا و افريقه ميں نهيں بلکه يورپ ميں بهي اسلام کي بيخکني اور بربادي کيليے کمر باندهلي هے اور کوئي دن خالي نهيں جاتا که يورپ کے دفاتر خارجيه ميں کسي اسلامي طاقت يا مسلمان افراد قوم کي تباهي اور انهيں محکوم بنانے کے سامان پر غور نهيں کيا جاتا هو - اس بيانسے کسي عقلمند آدمي کو انکار نهيں هوسکتا که موجوده زمانه اسلام کي زندگي اور موت کا زمانه هے - يا تو اسلام کي عزت ' اسلام کا وقار ' اور اسلام کي عظمت انهيں چند سالوں ميں بحال رهيگي اور يا هميشه کے ليے خدانخواسته مفقود و نابود هوجائيگي - يه ايسے زبردست اور صرم نتايج هيں که انسے انکار کرنا محض جهالت هے -

مولانا ! يه وه وقت هے جسوقت اسلام مسلمانوں سے ان قربانيوں کا ملتجي هے جو کسي قوم يا کسي دين کو معراج ترقي پر پهنچانے کيليے هر ايک فرد بشر پر لازمي خيال کي گئي هيں - يه وقت هے جب اسلام اس امر کا ملتمس هے که مسلمان قرون اولى کے صفات پيدا کريں اور اسلام اور اسلامي ترقي کے مقابله ميں کسي چيز کو بهي عزيز نه رکهيں - مسلمانوں کي مذهبي اور ملکي تاريخ ايسے کارناموں سے بهري هوئي هے جو صرف ايک مسلمان هي کيليے نهيں بلکه هر ايک ذيشعور و عقلمند کے ليے مايه ناز هوسکتي هيں - يهه وه وقت هے که مسلمانوں کي متفقه عملي کوشش اسبات ميں صرف هوني چاهيے که نه صرف ان اسباب پر غور کريں ' جو اسوقت انکو هلاکت سے نکال سکتے هيں ' بلکه ان اسباب کو پيدا کريں ' اور انپر کاربند هوں ' اور انهيں اپنا دستور العمل بنائيں - اب تجاويز کا وقت نهيں بلکه کام کرنے کا وقت هے -

حضرت امام حسين عليه السلام کي شهادت کے عملي نتايج پر اگر غور کيا جاے تو صاف ظاهر هوجائيگا که آپ نے خدا اسکے رسول ' اور اسلام کي حقانيت کے اظهار ميں هر ايک قسم کا آرام ' سلطنت ' سامان آسايش و حکومت وغيره کو ترک کرکے اپنے بچے ' اپنے بهائي ' اپنے دوست و اقارب ' سب کے سب امال اطمينان اور صبر و تحمل سے قربان کرديے اور حرف شکايت تک لب پر نه لائے - يه تمام تکاليف صرف اسوجه سے برداشت کي گئيں که يزيد کي بيعت کي بدعت کا اظهار رسول کے گهرانے سے نه هو اور رسول کي امت ان تمام مکروهات و ممنوعات سے بچے ' جو يزيد کے فسق و فجور نے عالم اسلام ميں رائج کردي تهيں -

اسلام کے فدائي ايسے هي هوتے هيں اور اسلام اسبات پر ناز کرتا هے که اسکي فدائيوں کي نظير ايسي هي معدوم هے ' جيسا که خود اسلام کا سا کسي اور دين کا هونا معدوم هے -

مجالس مجوزة سيد علي غضنفر صاحب ميں مومنين کا يه فرض هونا چاهيے که ان اسباب کو پيدا کريں جو ايران ميں تحريک بيداري کا باعث هوں - جنکے ذريعه ايرانيوں کو اسبات کا علم هوجاے که انکي آزادي ' انکي قومي زندگي ' اور انکي قومي سلطنت معدوم هوگئي هے اور اگر انهوں نے اپنے اندر کوئي تغير پيدا نه کيا تو وه بهي انهي چند سالوں کے اندر هي صفحه هستي سے معدوم هوجائينگے جيسا که اور تساهل شعار اور دست و پا قوموں کا حشر هوا هے -

زياده نياز

حکيم امين الدين بيرسٹر ايٹ لا

فهـــرست

زر اعانـــهٔ دولت عليهٔ اسلاميـــه

—:٭:—

(١٣)

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

ايک سو پچيس روپيه جو بذريعه ڈاکٹر عبد الله خانصاحب ملتان بکاني وصول هوئے اور جنکي مجموعي رقم فهرست نمبر ١٣ ميں شائع کي گئي هے :—

	پائي	آنه	روپيه
محمد عبد الله خانصاحب بکاني	•	•	١٠
مير عبد الله خان صاحب	•	•	۵
ميرزا عدنان خانصاحب سب انسپکٹر	•	•	٣
منشي عبد الهادي صاحب هد کانسٹبل	•	•	٣
منشي اکبر محمد خانصاحب جمعدار سابق	•	۴	•
نادر خانصاحب پنشن يافته	•	•	۵
منشي علي حسن صاحب محرر جوڈيشل	•	•	۴
کاري بازار عيد پور	•	٨	٣
مسلمانان [illegible]	•	•	۴
وهـ زان موتي	•	٢	۴
مسلمانان [illegible]	•	•	٢
سکندر علي خانصاحب جمعدار [illegible]	•	•	٢
عبد الله خانصاحب	•	٨	٢
شيخ رحيم بخش کانسٹبل بکاني	•	•	١
مرزا امير بيگ کانسٹبل	•	•	١
منشي محمود خانصاحب کانسٹبل	•	١	١
امير خان صاحب کانسٹبل [illegible]	•	•	١
الهي بخش صاحب هد کانسٹبل	•	•	١
نظير خانصاحب کانسٹبل [illegible]	•	•	١
منشي سليمان خان صاحب جمعدار جنگل	•	•	١
شيخ احمد بخش صاحب [illegible]	•	•	١
نور خانصاحب حوالدار	•	•	١
محفوظ علي صاحب [illegible]	•	•	١
نظير خانصاحب شحنه	•	•	١
الهي بخش صاحب شحنه	•	•	١
[illegible] علي صاحب شحنه	•	•	١
شيخ علي صاحب	•	•	١
ميان رحيم بخش صاحب	•	•	١
سيد خانصاحب	•	•	١
شيخ الله بخش صاحب	•	•	١
منشي غفور خانصاحب	•	٨	•
امير خانصاحب	•	٨	•
ميرزا احمد بيگ صاحب	•	٨	•
رجب علي صاحب [illegible]	•	۴	•
منا	٣	١	•
برادران هنود	٩	٢	۴
(١) معرفت منشي محمد عبد الغني صاحب پٹواري	•	•	٧
(٢) معرفت منشي محمود خانصاحب ملازم پولس	•	•	۵
(٣) معرفت مرزا امير بيگ صاحب کانسٹبل	•	۵	٨
(۴) معرفت عبد الله خانصاحب	•	•	۵

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی . منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابي ستاتي ہو - اعضاء شکني ري جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ہي جاتي ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں مہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں شي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پاني کو ي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي کایت دن بدن زیادہ ہوتي جاے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - ن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل ت پر کبھي گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ہو تو اُسکے شاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں زنہار قابل لوگ مر چکے ہیں -

مرض کي تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل دں کچھ نہ کچھ خرابي ضرور ہوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي مرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت رار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر ہیں ہوني بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھي ابتداے عمر میں رت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض روع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - نہ اگر سستي کروگے تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں ن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ہیں اور مام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت یادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا یتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکي ہیں اور دہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے ستعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں لہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي ر منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - ل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد ے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو ب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - نائیٹروالئي ریاست خیرپور سندھ ـــ پیشاب کي ت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام ي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ ـــ آپ کي حب ذیابیطس مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب ب ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبدالقدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور ـــ جو گولیاں ذیابیطس آپ نے س عبدالشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي اب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبدالوہاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور ـــ آپ کي بھیجي ہوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد ـــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمي جاتي رہي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل ـــ پیشاب کي کثرت - جاتي رہي - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ہوئي -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي ہیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں۔ ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعۂ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - نا سور - بھگندر - خنا زیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأالساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشي صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ہو یا بادي ریحي ہو یا ساسي - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمۂ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بنائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخي - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

پتہ :-

حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما - لاہور

انگريزي حکومت کا مسلمان هوجانا

— * —

اب بالکل يقيني هے - کيونکه حضرت شيخ سنوسي کے خليفه نے بمقام بيروت سيدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات کي نسبت جسقدر پيشين گوئياں کي تهيں (اور جنکو کتاب شيخ سنوسي کے حصه اول و دوم ميں شائع کرديا گيا تها) سب هو بهو سچي ثابت هوئيں - اب صرف انگريزي حکومت کے مسلمان هو جانيکي پيشين گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقريب پوري هوگي - پس اگر آپ يه پيشين گوئياں اور ترکي و ايران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چين وغيره کے انجام کار کو ديکهنا چاهتے هيں - تو رساله شيخ سنوسي کے دونوں حصے پڑهئے - قيمت هر دو آٹهه آنه -

کليات اکبر - لسان العصر و جدان الملة خان بهادر مولوي سيد اکبر حسين الهآبادي کے زبردست کلام کےدونوں حصے چهپ کر تيار هيں - کاغذ لکهائي چهپائي نهايت اعلى هے - اور صرف همارے هاں دستياب هو سکتے هيں - قيمت هر دو حصص ۳ روپيه ۸ آنه -

مضامين خواجه حسن نظامي ميں غدر کے اور تيموريه خاندان کے سچے مگر نهايت درد ناک قصے درج هيں نيز آلو - مچهر - دياسلائي وغيره عنوانوں پر نهايت مزيدار اور معني خيز مضامين هيں -

سفرنامه هندوستان بمبئي، گجرات، کاٹهياواڑ، سومنات وغيره مقامات کا دلچسپ سفر نامه بطريق روز نامچه از سيدي خواجه حسن نظامي دهلوي قيمت ۸ آنه -

اسلام کا انجام مصر کے شيخ المشائخ کي حوصله افزا پيشين گوئياں - قيمت ۳ آنه

اسرار مخفي رموز کا خزانه بس ديکهنے کے قابل قيمت ۳ آنه -

ترکي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي کي پيشين گوئياں - قيمت ۲ پيسه

دل کي مراد - شاه صاحب کے طلسماتي تعويذ قيمت ڈيڑه آنه -

کارکن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے

شائقين تواريخ و تصوف کو مژده

——:○ * ○:——

مزارات اوليـــا دهلي بالکل نئي تصنيف هے - تمام اولياے کرام و صوفياے عظام جو دهلي کي مقدس سر زمين ميں مدفون هيں ان کے بسيط حالات سلسله وار دو حصوں ميں درج کئے گئے هيں - زائرين کے ليے اس سے بڑهکر کوئي رهنمـا نهيں هو سکتـا - قيمت حصه اول ۹ آنے حصه دوم ۲ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاک و خرچ وي - پي پيکنگ وغيره ۱۰ آنے -

هندوستـــان کي اسلامي تاريخ عهد افغانيه - مصنفه صوفي کرام الهي صاحب ڈنگولي - ۴۲ تواريخوں کا لب لبـــاب هے - معترضين کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے ثبوت سے جواب ديا گيا هے - فاضل اجل مولوي سيد احمد صاحب مولف لغات آصفيه فرماتے هيں که اس سے بهتر هندوستان کي تاريخ اب تـک ان کي نظر سے نهيں گذري قيمت ۲ روپيه ۸ آنے معه محصول ڈاک و خرچ وي - پي ۳ آنے -

المشتـــــــهر - منيجر اسلاميه بک ڈپو و جنرل اخبار ايجنسي بازار بلي ماران - دهلي -

---

حميديه هـــوٹل

——:○ * ○:——

نمبر ۱۳۱ لور چيت پور روڈ

— : * : —

همارے هوٹل ميں هر قسم کي اشياے خوردني و نوشيدني هر وقت طيار ملتي هيں نيز اسکے ساتهه مسافروں کے قيام کيليے پر تکلف و آرام ده کمروں کا بهي انتظام کيا گيا هے جو نهايت هوادار، فرنشڈ اور بر لب راه واقع هيں جن صاحبوں کو کچهه دريافت کرنا هو بذريعه خط و کتابت منيجر هوٹل سے دريافت کر سکتے هيں - جنـگ ترکي و اٹلي اور جنـگ بلقان کي جمله تصويريں هماري هوٹل ميں فروخت کے ليے موجود هيں مع تصوير شيخ سنوسي وغيره -

المشتـــــــهر شيخ عبــد الــکريم مالک حميـديه هوٹل

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماه کے لئے پته کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماه سے زیاده عرصه کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکهیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حواله ضرور دیں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعمیل کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - **(منیجر)**

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

— * —

میعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفته ایک مرتبه کے لئے	۱۵ روپیـــه	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنه في مربع انچ
ایک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تین ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

...، اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۴ صفحوں پر اشتہارات کو

... خاص ... نمایاں رهیں گے لیکن انکي

مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد

... دیں ' البته حتي الامکان

ماه کے لئے ۲ اقساط میں ' اور
میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشه

...ساعت روک دے ' اس صورت میں بقیه اجرت کا

...ي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا
...الي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پیدا

...ادا نه فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱۱

Calcutta: Wednesday, March 19, 1913.

فہرس

شذرات

—:⊂:(*):⊃:—

" ایک شکستہ دل مسلمان "

—.*:—

مندرجۂ صدر دستخط سے آپکا خط پہنچا - آپنے جن امور کو لکھا ہے وہ مدت سے خود اس عاجز کے پیش نظر ہیں ، اور اپنے کاموں میں مصروف ہوں - بعض اسباب کی فراہمی کا انتظار ، اور مقاصد پیش نظر ، کا لا مزیدہ سعجانہ ، اتہ سے

تعجب ہے کہ آپ نے ایسا "

و کتابت کا سلسلہ جاری

ہفتہ -

" حمیدیہ " جہاز کا

جدید وزارت کا مرقع

نصرت نہ سی (ایڈر یا

شہید راہ کشف و علم پرستی

ایضاً

میں اپنی عظمت کا اعتراف کرانے کیلیے طیار ہے ' جسکے لیے انکا زمانۂ قیام حیدرا باد ہمیشہ مشہور رہا ہے -

جو سارشی خاموشی و تجاہل ' اور جاہلانہ و مقلدانہ تغافل انکی اس تحریر کی نسبت ظہور میں آیا ' ہم بادب عرض کرینگے کہ نواب صاحب اسپر توجہ نہ فرمائیں - ہم سے زیادہ بہتر اور زیادہ عملی طور پر انہیں معلوم ہے کہ حق کی معیت کیلیے اصلی سوال فرض کا ہے ' نہ کہ نتیجہ کا - اسکی تکمیل نتیجہ کی محتاج نہیں ہے ' بلکہ صرف اعلان کی - قوم کو ابتک اسکا چھینا ہوا دماغ واپس نہیں ملا ہے - وہ مسمریزم کے معمول کی طرح ابتک اپنے اختیار میں نہیں ہے - کسی بات کیلیے غل مچائیے اور ایک ہی وقت میں بہت سی آوازیں بلند کردیجیے ' تو چاروں طرف سے منتشر کنہ آ آ کر جمع ہونے لگتا ہے - چپ رہیے تو کسی کو ہوش نہیں کہ کہاں چلنا چاہیے اور کون چھوڑتا ہے ؟

کیا غضب کی بات ہے کہ سال بھر سے یونیورسٹی کیلیے ایک شور قیامت بپا ہے - جس کو دیکھیے آزادی کے شراب میں بدمست - اخباروں میں بھی ذکر ' جلسوں میں اسی کے رزولیوشن ' صحبتوں میں اسی کا چرچا - پھر ۲۶ - دسمبر کو دیکھیے تو معلوم ہوتا تھا کہ آزادی کے ہونا کے یہ جانباز پروانے نہیں معلوم آج کتنوں کا خون کر کے رہیں گے ؟ لیکن جب معاملہ آخری منزل تک پہنچا اور وہی وقت آگیا ' جسکے خوف سے سال بھر تک آزادی کے وایلوں کو نیند نہیں آتی تھی ' تو سب کو اسطرح موت کا سانپ سونگھ گیا کہ :

اب آنکھیں رہتی ہیں دو دو پہر بند !

نادانو ! سال بھر سے چلا رہے تھے کہ قوم کی قسمت چند آدمیوں کے ہاتھہ میں دینا نہیں چاہتے ' پھر یہ کیا تھا ' جو چپکے سے آنکھیں بند کر کے تم نے دیدیا ؟

تو دانی حساب کم و بیش را !

پھر اس وقت کو بھی جانے دو - کہا جائے گا کہ ہوش و حواس ہی اس کے درست تھے - لیکن کئی ہفتے کے بعد جب قوم کے سب سے بڑے بزرگ اور قابل احترام زبان نے واقعات پر سے پردہ اٹھایا ' اور اس وقت تک کو ۲۸ - دسمبر کی چھٹی ہوئی عقل واپس آگئی ہوئی - پھر بھی کسی کی زبان کھلی ؟ کوئی جلسہ منعقد ہوا ؟ کوئی رزولیوشن پاس کیا گیا ؟

نواب صاحب قبلہ مطمئن رہیں - آج لوگ انکی آواز سے تغافل کرسکتے ہیں لیکن کل نہیں کرسکیں گے - البتہ اس وقت محض تاسف ہوگا ' اور آج تلافی مافات کی فرصت باقی ہے -

---

نواب صاحب قبلہ کے مضمون سے نئے نئے انکشافات ہوے ہیں - ابتدائی حصہ کو چھوڑ دیتے ہیں کہ وقت کم ہے - صرف ۲۶ - سے دیکھیے - رات کو ڈپوٹیشن کے ممبروں کی فہرست مرتب ہوئی اور قرار پایا کہ پچھلے ممبروں کو قطعی طور پر رکھا جاے - انکے چلے آنے کے بعد وہ فہرست اڑا دی گئی ' اور بقول نواب صاحب کے اپنے آبائی ورثے کی تقسیم کی طرح چار آدمیوں نے بیٹھکر جسطرح جی میں آیا باہم تقسیم کرلیا - کہا گیا کہ ہماری پارٹی کے نصف اور تمہارے نصف ' چلو جھگڑا ختم ہوا :

بردند و برادرانہ قسمت کردند

کسی صوبے کی قائم مقامی کا پتہ نہیں - بنگال سے ایک آدمی نہیں - دہلی سے بھی کسی کو نہیں لیا - پچھلے ممبر صاف الگ کردیے گئے - جن لوگوں سے اپنے ذاتی تعلقات اور دوستیاں تھیں ' جن جن شہروں میں وہ رہتے تھے ' وہی وہاں کے قائم مقام ہوگئے -

پھر نواب صاحب سے کہا کہ آپ رزولیوشن طیار کریں ' انہوں نے اس پیری و علالت میں صبح تک جاگ کر رزولیوشن کا مسودہ طیار کیا ' اور صبح کو منتظر رہے کہ حسب وعدہ لوگ آئیں گے ' مگر جلسے میں پہنچے تو وہاں ایسے لوگ موجود تھے ' جو انکے سامنے انکی عدم موجودگی کو موجودگی سے تعبیر کرنے کے بے امان حربے سے آراستہ تھے !

پھر جب نواب صاحب نے اختلاف کرنا چاہا تو انکو روکا ' اور اصرار کیا کہ خاموش رہیں - اسمیں کوئی شک نہیں کہ رزولیوشن کے محرکوں میں نواب صاحب کے بھی شامل ہونے کی فریب دہی نے لوگوں کو اور زیادہ مطمئن اور خاموش کردیا تھا -

نواب صاحب قبلہ نے اس موقعہ پر قوم سے معذرت کی ہے کہ وہ باایں ہمہ حالات خاموش نہ رہتے ' مگر کچھہ تو شب بیداری کی تکلیف و قدرتی ضعف و نقاہت کے سبب سے وہ فہرست کے ناموں کو غور سے نہ سن سکے ' اور کچھہ اس خیال سے بھی خاموش رہگئے کہ مخالفت اس موقعہ پر موجب تفریق و نزاع ہوگی - اور پھر بصورت غلطی بعض نہایت درد انگیز لفظوں میں قوم سے معافی مانگی ہے ' جسکو پڑھکر ہمارے دل پر سخت چوٹ لگی اور بے اختیار آنکھوں میں آنسو آگئے - اول تو جس قوم کی حالت ایسی افسوسناک ہو ' جیسی کہ انکے مضمون کے سادہ تعاول کرنے میں نظر آرہی ہے ' وہ اسکی مستحق ہی کب ہے کہ نواب صاحب قبلہ کی زبان مبارک اسکے آگے معافی خواہ ہو ؟ اور پھر جو کچھہ ہوا ہم تو انکو یقین دلاتے ہیں کہ انکی خاموشی پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا - انکی مجبوریاں واضح ہیں - ہم نے خود اسوقت محسوس کیا تھا کہ کرسی کی نشست انکے لیے سخت تکلیف دہ ہے - وہ بیٹھہ نہیں سکتے اور گرانی سر کی شدت سے مضطرب الحال ہیں - ایسی حالت میں مشکل تھا کہ کارروائی کے احتساب کا وقت پاتے - بالفرض اگر یہ کوئی غلطی بھی تھی تو اس مضمون کی اشاعت کے بعد اسکی تلافی ہوگئی - وہ ایسے درد انگیز لفظوں میں قوم سے رخصت ہونا چاہتے ہیں ! حالانکہ امید ہے قوم کے پاس انکے بعد اور کیا ہے ؟ اللہ تعالی انکے انفاس مبارک میں برکت دے اور ابھی عرصے تک انکا سایہ ہمارے سر پر قائم رہے - وہ فرماتے ہیں کہ آئندہ سے میں نہ کسی جلسے میں شریک ہو سکونگا اور نہ کوئی تحریر ہی لکھہ سکونگا - میں کہتا ہوں کہ آپ تو ان لوگوں میں ہیں ' جنکا صرف قوموں میں رہنا ہی قوموں کی عزت و عظمت کیلیے کافی ہے - کام کا یہاں سوال نہیں -

---

ترکی فتح

— * —

چتلجا لائن پر ایک خونریز جنگ

— * —

قسطنطنیہ ۱۹ مارچ

آج کا سرکاری بیان ہے کہ چتلجا میں پیدل سپاہ کے ساتھہ سخت خونریز جنگ کے بعد ترکوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی -

مزید یہ کہ ترکی سپاہ تمام چتلجا لائن پر دشمن کے ساتھہ مستعدی سے مصروف جنگ ہے -

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

اسئلۃ واجوبتہا

خلیفۂ مامون الرشید عباسي
اور
الزام قتل حضرت امام رضا (ع)

از مولانا محمد حسین صاحب (ایڈیٹر علاقۂ نظام)

الہلال نمبر ۸ - جلد ۲ - مورخہ ۱۹ - کے صفحہ (۱۳۸) کے دوسرے کالم میں بعنوان " اعلان " یہہ تاریخي غلطي دیکھکر مجھے سخت حیرت ہوئي کہ جناب سید علي غضنفر صاحب نے مامون الرشید عباسي کو حضرت امام علي ابن موسی رضي علیه الصلواۃ والسلام کا قاتل قرار دیا ہے - تمام صحیح تاریخوں کے (جنکے نام گناکر مجھے اپني قابلیت ظاہر کرنے کے ضرورت نہیں) مامون الرشید کو محب اہل بیت ظاہر کیا ہے اور حضرت امام علي ابن موسی رضي علیه السلام کو اپنے بعد خلیفه قرار دینے کا ذکر کیا ہے - ایسے جلیل القدر خلیفه اور محب اہل بیت پر حضرت امام کو " مہمان بلاکر دغا سے شہید " کرنیکا الزام لگانا ' اس شخص کو اور نیز حضرت امام کے روح مطہر کو تکلیف دینا ہے - اگر جناب کو فرصت ہو اور الہلال کے بیش قیمت کالموں میں کچھہ گنجائش نکل سکے ' تو براہ کرم اس تاریخي مسئلہ پر کچھہ تھوڑا سا تحریر فرماکر ممنون فرمائیں -

قطع نظر اس تاریخي غلطي کے عنوان اعلان کے تحت میں جس بے محل واقعہ کا بیان کرنا جسقدر صاحب اعلان کي خوش مذاقي ظاہر کرتا ہے ' اسکا ذکر خارج از بیان ہے - ایک جلیل القدر مسلمان بادشاہ اور ابن عم رسول الله صلعم کو برا کہکر ہمارے جذبات سے اپیل کرنا کہ " ایک مجلس عزاے حضرت امام علي ابن موسی رضي علیه السلام مقرر کریں اور روسیوں کے ساتھہ مامون الرشید بے گناہ کو بھي برا کہکر ایک دوسرے سے رسم تعزیت ادا کریں اور اسطرح ارواح طیبه حضرات معصومین کو شاد کریں " اسقدر غلط و ناموزون و فتنه انگیز طریقہ ہے ؟

الہــلال

میں جناب سے اس خیال میں بالکل متفق ہوں کہ مولوي سید علي غضنفر صاحب نے اظہار مقصد کیلیے اچھا پیرایہ اختیار نہیں کیا ' حالانکہ انکے اختیار میں تھا - وہ بغیر ایک مختلف فیہ تاریخي الزام کو چھیڑے ' اپنا مقصد اچھي طرح انجام دے سکتے تھے -

میں مصلحت عمومي کا قائل ہوں ' مگر اسکا قائل نہیں کہ کسي خوف سے تاریخي تحقیقات و مذاکرات و مناظرات کا دروازہ بند کردیا جاے - تاہم غالباً سید علي غضنفر صاحب ایک مفید وقت اور نافع عموم اہل اسلام تحریک کي دعوت دے رہے تھے - مناظرہ نہیں کررہے تھے - وہ وقت گذشتہ الزاموں کي یاد تازہ کرنے کا نہ تھا -

تاہم معاف کیجیے - آپ کو بھي اسپر برہم ہونے کي چنداں ضرورت نہ تھي - دیکھیے ' مسٹر امین الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے گذشتہ اشاعت میں اپنا تمام وقت اصل تحریک کي نسبت اس طرح مشورہ دینے میں صرف کیا ' اور ان امور سے غض بصر کرکے اس غلطي کي پیروي نہ کي ' جو سید صاحب سے ہوئي تھي -

بہر حال اب آپنے پوچھا ہے تو کیا کروں اگر جواب نہ دوں ؟ ورنہ سر دست ان بحثوں کي ضرورت نہیں دیکھتا -

واقعہ شہادت حضرت امام رضا (ع)

حضرت امام (علی بن موسی الرضی) علیه و علی ابائه و اجدادہ الصلوۃ و السلام کي وفات کا واقعہ آج ہي نہیں ' بلکہ غالباً واقعہ کے وقت ہي سے مشتبہ رہا ہے - عام تاریخوں کا ابتدائي بیان تو یہ ہے :

و کان سبب موته انه اکل عنباً ' فاکثر منه فمات فجاءۃ - (مختصر الدول صفحہ ۲۳۳)	انکي موت کا سبب یہ ہوا کہ انگور بہت کثرت سے کھا لیے تھے ' جنھوں نے نقصان پہنچایا اور یکایک انتقال فرما گئے -

لیکن یہ سبب اسقدر مہمل اور بے معني ہے کہ کوئي شخص تسلیم نہیں کر سکتا -

پس اسمیں شک نہیں کہ آپکو انگور میں زہر ملاکر دیا گیا - جس طرح آجکل کي سرکاري خبریں ہوا کرتي ہیں ' اسي طرح سرکاري اعلان میں انتقال کي وجہ یہ بیان کي گئي ہوگي کہ کثرت سے انگور کھا گئے تھے !

اس امر کي اسي زمانے میں کافی شہرت ہوگئي تھي کہ انتقال زہر کي وجہ سے ہوا - چنانچہ (کاتب عباسی) سے لیکر ابن اثیر وغیرہ تک ' سب زہر خوراني کو تسلیم کرتے ہیں ' اور اسکي نسبت خاص خاص تفصیلات بھي بیان کرتے ہیں -

الزام قتل کا اصلی ملزم

لیکن زہر اس نے دیا ؟

انصاف یہ ہے کہ اس بارے میں (مامون الرشید) کا دامن مشتبہ ضرور ہے ' اگرچہ ہمارے پاس دلیل قطعي کوئي نہیں - دونوں پہلو قوي ہیں ' اور سوء ظن سے اجتناب شاید قرین احتیاط سمجھا -

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تاریخ کي راہ مذہبي عقیدت اور حسن ظن کي متحمل نہیں ہوسکتي - یہاں بحث " ابن عم رسول الله " (صلعم) کي حیثیت سے نہیں بلکہ ایک مسلمان حکمراں مامون الرشید نامي شخص کي نسبت ہے -

انتقال خلافت اور عباسیہ کي برہمي

اجمال کي تفصیل یہ ہے کہ سنہ ۲۰۰ - ہجري میں مامون الرشید نے ارادہ کیا کہ اپنے بعد کسي شخص کو ولي عہد مقرر کردے - اس غرض سے اس نے تمام بني عباس و علویین کو جمع کیا اور کچھہ عرصے کے غور و فکر کے بعد ایک مجلس منعقد کرکے حضرت امام (علی بن موسی الرضی) کي ولي عہدي کا اعلان کردیا :

انه نظر في بني العباس و بني علي ' فلم	اس نے تمام بني عباس و علي پر نظر ڈالي ' ... شخص کو امام

لم یجد احداً افضل ولا اروع ولا اعلم من علی بن موسی - فلذلک عقد له العہد من بعدہ -	علی بن موسی سے بڑھکر صاحب علم و تقوی نہ پایا - پس انہی کو اپنے بعد ولی عہد خلافت مقرر کیا -

عباسیوں کا لباس رسمی سیاہ تھا ' اور علویوں کا سبز - بیعت کے بعد اُس نے احکام جاری کیے کہ آج سے سیاہ لباس ترک کردیا جاے اور تمام فوج و اعیان ملک سبز لباس اختیار کریں -

اس واقعہ نے تمام عباسیوں اور بنی ہاشم میں برہمی و غیظ و غضب کی آگ بھڑکا دی - لوگوں نے علانیہ کہنا شروع کیا :

لا تخرج الخلافة منا الی اعدائنا !	یہ ممکن نہیں کہ خلافت ہمارے ہاتھہ سے نکلکر ہمارے دشمنوں (سادات و علویئین) کے ہاتھہ میں چلی جاے -

(مامون) خراسان میں تھا - دارالخلافت بغداد میں تمام لوگ اسکی طرف سے پھر گئے - یہاں تک شورش بڑھی کہ علانیہ اسکی بیعت توڑ کر اسکے چچا (ابراہیم بن المہدی) کے ہاتھہ پر بیعت کی - (مبارک) کے لقب سے وہ تخت پر متمکن ہوا - (اغانی) نے لکھا ہے کہ چونکہ ابراہیم شعر و موسیقی میں درجۂ امتیاز رکھتا تھا ' اسلیے مشہور شاعر (ابو فراس بن حمدان) نے یہ شعر لکھا :

منکم علیة ام منهم ' و کان لکم
شیخ المغنین ابراهیم ام لهم ؟

مامون کا تشیع اور انکار

مامون الرشید نے عباسیہ کے استحقاق خلافت کے ایسے عظیم الشان اور بنیادی مسئلہ میں کیوں تغیر کیا ؟ اور کیوں بنی ہاشم و عباسیہ کی دشمنی مول لی ؟

میں ایک لمحہ کیلیے بھی اسکو تسلیم نہیں کرسکتا (جیسا کہ برادران شیعہ کا خیال ہے) کہ یہ محض ایک مکر و خدع اور حضرت امام کو شہید کرنے کی ترکیب تھی - اگر مامون کے تشیع اور محبت اہل بیت کی واقعیت سے انکار بھی کردیا جاے ' جب بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ایسا کرنے کی اسکو ضرورت ہی کیا تھی ؟ اگر کسی سبب سے (حالانکہ وہ معلوم نہیں) حضرت امام کو وہ شہید ہی کرنا چاہتا تھا ' تو کیا اسکی یہی تدبیر تھی کہ ایک ایسا عظیم الشان تغیر مسئلہ خلافت میں کرکے ' اور تمام دنیا کو اپنا دشمن بنا کے ' پھر اُسکے بعد انکو شہید کرا دے ؟

اصل یہ ہے کہ مامون کی محبت اہل بیت اور مذاق تشیع سے انکار کرنا ' تاریخ کی شہادات موثقہ کی بلا وجہ توہین ہے - اُسنے (برامکہ) کی گودوں میں پرورش پائی تھی جو شیعہ تھے - عجمیوں کی سوسائٹی میں رہا ' اور اس وقت تک شیعیت کو سیاسی لحاظ سے مخصوص بعجم سمجھنا چاہیے - تخت نشین ہونے کے بعد بھی اسکا ساتھہ (خاندان سہل) کے ساتھہ رہا اور یہ شیعہ تھے - اُس نے اعلان کردیا تھا کہ " جو شخص معاویہ کو اچھا کہے گا ' وہ اطاعت سے باہر ہے " (متعہ) کی حلت کا جیسا شدید اور ج[illegible] حکم اُس نے دیا تھا ' وہ تاریخوں میں موجود ہے - حضرت امیر علیہ السلام کی افضلیت کی نسبت اسکے مباحثے طول طویل ہیں -

خلیفہ عمر ابن عبد العزیز نے باغ (فدک) سادات کو دیدیا تھا ' مگر پھر اسکے بعد انکے قبضے میں نہیں رہا - مورخین نے تصریح کی ہے کہ مامون الرشید نے دوبارہ سادات کو واپس کر دیا کہ انہی کا حق ہے -

تمام عباسیہ میں اسی کا عہد ہے کہ سادات و علویئین کی قدر و منزلت ' حتی کہ ملکی عہدوں پر فائز ہونے کے واقعات نظر آتے ہیں - اسکے زمانے میں سادات نے متعدد فوجی تحریکیں دعوئے خلافت کے ساتھہ شروع کیں ' مگر مامون نے ہمیشہ درگذر ' عفو ' اور نرمی و آشتی سے کام لیا - حالانکہ ظاہر ہے کہ وہ (سفاح) اور (رشید) کا جانشین تھا ' اور اسی تخت پر بیٹھا تھا ' جس پر (متوکل) بیٹھنے والا تھا -

پس حضرت امام کو ولی عہد مقرر کرنے کا اصلی سبب قوی ' محبت اہل بیت اور ولولۂ شغف خاندان علی کے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا -

ایک اور سیاسی سبب

البتہ صرف ایک سبب اور ہے ' جو اسکے ذیل میں بیان کیا جا سکتا ہے ' اور میں اسکو سیاسی نظر سے وقیع سمجھتا ہوں - یعنے (عجمی) اقتدار کی افزایش ' اور عربی قوت کو ضعیف کرنے کی تحریک ' جو فی الحقیقت آغاز عہد عباسیہ سے شروع ہوگئی تھی - برامکہ ' آل نوبخت ' اور خاندان سہل وغیرہ یکے بعد دیگرے اسکے ارکان و دعات میں سے رہے ' اور خود مامون کا وجود عجمی اثر کی فتح یابی کا ایک واقعہ تھا - ہارون الرشید کے زمانے میں جب (امین) اور (مامون) کی ولی عہدی کی رقیبانہ کشمکش ہو رہی تھی ' تو وہ در اصل عجم و عرب کی منافست و مسابقت کی معرکہ آرائی تھی - مامون کی کامیابی نے عجمی اقتدار کو قائم کردیا ' اور سادات و علویئین کی طرفداری ' اس وقت تک عجم کا سیاسی مذہب تھا -

طبری ' ابن اثیر ' ابن عبد ربہ ' اور مقریزی وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت امام رضا کی ولی عہدی کا معاملہ در اصل (فضل بن سہل) کے ہاتھوں انجام پایا -

پس اس ولی عہدی کا ایک دوسرا سبب قوی یہ بھی تھا کہ اسکے ذریعہ بنی ہاشم و عموم عرب کا زور توڑا جاے ' اور عجمی اقتدار ہمیشہ کیلیے تخت خلافت پر قابض و محیط ہو جاے -

بہر حال سبب کوئی ہو ' مگر یہ ولی عہدی ایک سچی خواہش اور ارادے کا نتیجہ تھی - مکر و خدع اور حیلہ طراشی نہ تھی ' گو اور صدہا موقعوں پر ایسا بھی ہوا ہو -

ولی عہدی کے بعد

البتہ اصلی سوال یہ ہے کہ جب (امام رضی) کی ولی عہدی کا اعلان ہوگیا ' اور اسکی وجہ سے تمام بغداد میں [illegible] ہم[illegible]
حتی کہ مامون کی خلافت بھی قا[illegible]
لوگوں نے ابراہیم مبارک [illegible]
خلافت کو الٹ د[illegible]
کہ اپنی ح[illegible]
کر دے
[illegible]

فرماں روائي کا تاج گو لعل و جواهر کا هوتا هے ' مگر اسکے اندر هلاکتوں اور خطروں کے کانٹے بهرے هوتے هیں -

منصور نے (ابو مسلم) کے ساتهه کیا کیا اور اُس نے کیا کیا تها ؟ اُس نے چهه سو برس تک رهنے والي حکومت دلائي اور منصور چند لمحوں کي زندگي دینے پر بهي راضي نه هوا ! (هادي) کي موت کا واقعه بهلایا نهیں جا سکتا ' جو اسي خاندان کا واقعه هے - (برامکه) کے ساتهه (رشید) کاجو کچهه تعلق تها ' وه محتاج تشریح نهیں - اور سب باتوں سے قطع نظر کیجیے - خود تخت خلافت کے ملنے میں (یحیی برمکی) کي مساعی کیسي عظیم و یاد گار تهیں ؟ مگر اس شخصي حکومت اور پولیٹکل مجبوري نے جو کچهه (رشید) سے کرایا ' وه تاریخ عباسیه کا ایک مشهور افسانهٔ غم هے - (امین) مامون کا بهائي تها - جب قید خانے میں اسپر تلوار چلائي گئي تو اس نے تکیے کو ڈهال بنا کر کہا : " انا ابن عم رسول الله ! انا ابن هارون ! انا اخو المامون ! الله الله في دمي ! الله الله في دمي ! ! " میں رسول الله کے چچا کا فرزند هوں ! هارون کا بیٹا هوں ! مامون کا بهائي هوں - ظالمو ! میرے ساتهه یه کیا کر رهے هو ؟ لیکن کچهه نه چلي اور بالاخر قتل کر دیا گیا - (ذوي الریاستین) نے (مامون) کے ساتهه وهي کیا تها ' جو (ابو مسلم) نے منصور کے ساتهه ' (بیرم) نے (اکبر) کے ساتهه ' اور (میر جمله) نے (عالمگیر) کے ساتهه ' مگر بالاخر جب اسکا اقتدار بڑها اور (ابو مسلم) کی سي حالت پیش آئي ' تو اُسي حکومت کے تحفظ کیلیے (جو اسکي سعي سے ملي تهي) مجبور هوا که چند آدمیوں کو بهیجکر حمام میں قتل کرا دے !

(طاهر) ذوالیمنین کے ساتهه بهي اسکو ایسا هي سلوک کرنا پڑا - خاندان آل عثمان کي تاریخ پڑهیے - آخر وه بهي تو انسان تهے ' جنهوں نے اپني اولاد کو قتل کرایا ' اور بهائیوں کے قتل کے واقعات کو تو کون شمار کر سکتا هے ؟

(شاهجهاں) اور (اورنگ زیب) اسي لعنت شخصي حکومت کیلیے جن کاموں پر مجبور هوے ' انکے لیے دور جانے کی ضرورت نهیں -

هم جب اُن لوگوں کي نسبت بحث کرتے هیں ' تو همارا هاتهه ... هوتا هے ' جو اسي کے تلوے میں کانٹا چبھ کر تڑپ جاتا ... جسکو چتر شاهي اور تاج حکومت ... تا هے -

... سامنے هے - هم نے ... گنجایش

... کرام میں تو کوئي شک نهیں ' لیکن خاندان عباسیه کي مخالفت اور برهمي نے اسکو مجبور کر دیا - ورنه وه خود اپني راے پر قائم اور مستقیم تها -

ولي عهدي کے واقعه نے تمام بغداد میں بغاوت پهیلا دي تهي ' اور (ابراهیم) کے هاتهه پر بیعت بهي لي جاچکي تهي ' لیکن (ذوي الریاستین) کي دربار خلافت پر حکومت تهي - اس نے (مامون) کو ملک کي حالت سے بے خبر رکها - کوئي شخص بغیر اسکے حکم کے کوئي خبر مامون تک نهیں پهنچا سکتا تها - هرثمه نے جرات کي ' مگر (ذوي الریاستین) کے دسائس کا شکار هوا - یهاں تک که (حسن بن سهل) مقابلے کیلیے روانه هوگیا ' اور پهر بهي (مامون) کو یهي خبر دي گئي که " ابراهیم بغداد میں نائب الریاست کي حیثیت سے کام کر رها هے ' کوئي خدشے کي بات نهیں "

امام رضا کا مامون پر احسان عظیم

یه حالت دیکهکر امام (علي رضا) سے صبر نهوسکا - وه ایک دن آئے اور مامون سے کہا :

یا امیر المومنین ! ان الناس ببغداد' قد انکروا علیک مبایعتي بولایت العهد و تغییر لباس السواد ' و قد خلعوک و بایعوا عمک ابراهیم بن المهدي (الفخري صفحه ۲۰۰ -)

یا امیر المومنین ! بغداد میں لوگ آپ کے مخالف هوگئے هیں - اس سبب سے که آپنے مجهکو ولي عهد مقرر کیا ' اور سیاه لباس کي جگهه سبز لباس پهننے کا حکم دیا - انهوں نے آپکي بیعت توڑ دي هے ' اور آپکي جگهه آپکے چچا ابراهیم بن مهدي کے هاتهه پر بیعت کرچکے هیں -

اب (مامون) کي آنکهیں کهلیں - وه اب تک (ذوي الریاستین) کے هاتهه میں اسي طرح ایک عضو معطل تها ' جیسا که عرصے تک (اکبر) بیرم کے هاتهه میں رها تها - اسکو اپني بے خبري اور معطلی کے حس کے ساتهه اُس طوفان هلاکت کا بهي علم هوا ' جو اهل بیت کي محبت اور امام رضا کي ولي عهدي کي بدولت اسکي طرف بڑهرها تها -

تاریخ مشاهدے کا نام نهیں هے ' بلکه روایت کا ' اور پهر قرائن و تجسس ' ظنون غالبه ' اور بحث و تعلیل کا - غور کرنا چاهیے که قدرتي طور پر (مامون) اس وقت کن خیالات سے دوچار هوا هوگا ؟ اور حفظ حکومت و نفس نے کن مصالح وقت کو پیش نظر کردیا هوگا ؟

دسیسهٔ قتل ذوي الریاستین

اُس نے وهي کیا جو هر شخصي حکمران ایسے موقعه پر کرتا هے - ایک جماعت باهر کے لوگوں کي (ذوي الریاستین) کے پیچهے لگا دي :

... جماعة علي ... سل ' فقتلوه في الحمام ثم اخذ هم وقد مهم لیضرب اعناقهم فقالوا له : " انت امرتنا بذلک ' ثم تقتلنا ؟ " فقال لهم : " انا اقتلکم باقرارکم ' واما ما ادعیتموه علي

یعني مامون نے ایک جماعت فضل کے قتل کیلیے خفیه لگا دي ' جنهوں نے اسکو حمام میں قتل کر ڈالا - پهر مامون نے قاتلوں کو پکڑوا بلوایا ' اور قتل کا حکم دیا - اسپر انهوں نے کہا که " خود آپ هي نے تو هم کو حکم دیا تها که آپکے قتل کردیں - جب اسکي تعمیل کي تو اب هم کو الٹا قتل کیا جاتا هے ؟ " لیکن مامون نے اس قانوني پیچ سے انکو چپ کرادیا که " تمهارا جرم تو

من اني امرتكم بذلك ' فدعوى ليس لها بينة " ثم ضرب اعناقهم وحمل رؤسهم الى الحسن بن سهل ' وكتب بعزيه ويوليه مكانه -

ثابت ہے کہ خود قتل کا اقرار کرتے ہو - رہا میرا حکم دینا ' تو یہ محض تمہارا دعوا ہے ' جس کے لیے کوئی دلیل نہیں ! " بہر حال انکو قتل کردیا اور انکے سروں کو حسن بن سہل کے پاس بھجوا دیا اور فضل کے مرنے پر تعزیت کی اور اسکی جگہہ اسکو مقرر کیا -

در حقیقت (مامون الرشید) کی اصلی حکومت اسی دن سے شروع ہوئی ہے ' جس دن امام علی رضا نے اسکو ملک کی حالت سے باخبر کیا ' اور یہ انکا حکومت ماموني پر ایک احسان عظیم ہے - کیونکہ اگر (ذوي الرياستين) تھوڑے دن اور زندہ رہتا ' تو ماموني خلافت کا بالکل خاتمہ تھا -

بہر حال (مامون) نے ملکی شورش کا پہلا علاج تو یہ کیا - اب اسکے بعد اس شورش کی علت اصلی ' یعنے خلافت کا خاندان عباسي سے سادات میں منتقل ہونا ' اور امام علی رضا کی ولي عہدي کا مسئلہ درپیش تھا -

حادثۂ شہادت امام رضا

مامون کو معلوم ہوگیا تھا کہ میں سادات کی دوستی کے ساتھہ اسی طرح تخت خلافت پر قائم نہیں رہسکتا - عباسیوں نے ابراهیم کے ہاتھہ پر بیعت کرلی ہے اور اگر اسکو شکست دے بھی دیگئی ' جب بھی یہ فتنہ ایسا نہیں ہے جو پھر نہ ابھرے -

(ذوي الرياستين) کی قوت پر اسکو بڑا بھروسہ تھا ' لیکن مجبوراً خود ہی اسے ہاتھہ سے کھونا پڑا - پس اسکے سوا اب چارہ نہ تھا کہ عباسیوں کی خواہش کے آگے سر جھکا دیا جاے اور جس علت نے شورش پیدا کی ہے ' اسکو دور کرکے تلافی مافات کی جاے -

سفر کرتے ہوے سنہ ۲۰۳ - میں (مامون) طوس پہنچا ' اور چند دنوں کیلیے ٹھہر گیا کہ (هارون الرشيد) کی قبر یہیں تھی - حضرت امام علی رضا بھی اسکے ساتھہ تھے - دفعۃً بیمار ہوے اور دفعۃً انتقال کرگئے - موت کی علت مسموم انگوروں کا کھانا تھا ' ایک مسلم واقعہ ہے -

مامون نے انکی وفات پر نہایت سخت ماتم کیا ' یہاں تک کہ تین دن تک قبر کی مجاوری کی -

جنازے کے ساتھہ ننگے سر چلکر مشائعت کی اور حکم دیا کہ (هارون الرشيد) کی قبر کھود کر اسی میں انکو دفن کیا جاے ' تا کہ انکی برکت سے رشید کی مغفرت ہو -

خاندان اهل بیت کے مشہور مداح (دعبل) نے اسی واقعہ کی نسبت ہجو لکھی تھی :

ما ينفع الرجس من قرب الذكي ' ولا
على الذكي بقرب الرجس من ضرر

واقعات کا یہی حصہ ہے ' جہاں پہنچکر مامون کا دامن مشتبہ ہو جاتا ہے ' اور قرین قیاس و عقل معلوم ہوتا ہے کہ اس نے جو سیاست (ذوي الرياستين) کے ساتھہ برتی تھی ' وہی امام رضا کے ساتھہ برتنے پر مجبور ہوگیا ہو -

یہ تو یقینی ہے کہ عباسی شورش کے بعد (مامون) کے اس طرز عمل میں پورا تغیر ہوگیا تھا جو اس سے پہلے سادات و علویئین کے ساتھہ تھا - شعار علویئین (لباس سبز) کے اختیار کرنے میں اسکا اہتمام بلیغ اوپر گذرچکا ہے - جب سنہ ۲۰۴ - میں خراسان سے بغداد پہنچا ' تو خود اسکا اور اسکے ساتھیوں کا لباس سبز تھا - جو لوگ دربار میں آتے تھے ' وہ بھی سبز لباس ہی پہنے ہوتے تھے -

آٹھہ دن تک یہ حالت قائم رہی ' لیکن جب اس نے دیکھا کہ عباسی اس بارے میں اعتراض کررہے ہیں ' تو معاً حکم دیدیا کہ لباس بالکل بدل دیا جاے اور وہی پرانا عباسي شعار ' یعنے سیاہ رنگ کے کپڑے سب پہن لیں !

واقعہ کا دوسرا پہلو

— * —

یہاں تک ہم نے جو کچھہ لکھا ' وہ (مامون) کی شرکت قتل کے قرائن اور قیاسات تھے ' جنکو سادہ و قدرتی ترتیب کے ساتھہ ہم نے پیش کر دیا -

لیکن اسکے ساتھہ ہی ایک دوسرا پہلو بھی تاریخی وقعت ' اور قرائن عقلی کی تقویت ' دونو چیزیں رکھتا ہے ' اور انصاف کے خلاف ہے کہ اسکی طرف سے آنکھیں بند کرلی جائیں -

(مامون) مصلحت وقت کی وجہ سے مجبور ہوگیا تھا - امام علی رضا کا دشمن نہ تھا - لیکن تمام عباسي تو ولي عہدي کے بعد سے قطعي انکے جاني دشمن ہوگئے تھے - پھر کیا عجب ہے کہ انکے اور مامون کے مخالفین نے خود کوئی سازش کی ہو ' اور انگور میں زہر ملا کر دیدیا ہو ؟

جو مورخین (مامون) کی شرکت قتل کے مخالف ہیں ' وہ اسی پر زور دیتے ہیں کہ مخالفین مامون و حضرت رضا نے ایک سازش کرکے یہ معاملہ انجام دیا -

مخالفین الزام قتل

انکے دلائل کی وقعت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا - سب سے زیادہ قدیم راے اس بارے میں مورخ یعقوبي مشہور بہ (ابن واضح کاتب عباسي) کی ہے - وہ تیسری صدی کا مشہور مورخ ہے ' اور عہد ماموني کے تمام واقعات خود اس عہد کے لوگوں سے روایت کرکے بیان کرتا ہے - اسکا بیان ہے کہ یہ سازش (علي بن هشام) نے کی تھی - مامون کو اس سے کوئی تعلق نہیں تھا -

(ابن اثیر) بھی اس واقعہ سے انکار کرتا ہے ' اور بعد کو جتنی تاریخیں لکھی گئیں ' سب میں شرکت مامون نے خیال کو (قیل) کے ساتھہ لکھا ہے ' اور اسکی صحت پر زیادہ زور نہیں دیا ہے -

(یعقوبي) کی شہادت کو اس لیے قوی سمجھا جاتا ہے کہ وہ بظاہر شیعیت کی طرف مائل نظر آتا ہے - ڈاکٹر اڈورڈ وانڈیک (جو ایک بے طرف اور مسیحی مصنف ہے) اکتفاء القنوع میں لکھتا ہے : " كان يميل في غرضه الي الشيعة دون السنيه " - قرب عہد اور تقدم زمانہ اسپر مستزاد ہے -

البتہ متاخرین میں (فخر الدین ابن الطقطقي) نے زیادہ پھیلاکر اور ایک حد تک قوی لب و لہجہ میں اس الزام کو لکھا ہے - لیکن اسکی نسبت مخالفین الزام کہہ سکتے ہیں کہ وہ عباسیہ کا سخت مخالف تھا - حتی کہ قتل معتصم اور فتنۂ تاتار و بربادی بغداد کے واقعہ پر بھی چنداں متاسف نہیں -

حاصل تحقیق و تنقید

پس ایسی حالت میں سچ یہ ہے کہ کسی خاص پہلو کو ترجیح دینا مشکل ہے - واقعہ کی نوعیت اور اسکے گرد و پیش کے حالات اس طرح کے ہیں کہ (مامون الرشيد) کا پوزیشن مشتبہ ضرور ہے - اور ساتھہ ہی یہ بھی ممکن ہے کہ عام مخالفین امام نے یا بقول (ابن واضح) علی بن هشام نے ایسا کیا ہو -

بہر حال کوئی قطعي راے بحالت موجودہ نہیں دی جا سکتی - ہمارے نزدیک دونوں پہلو ممکن الوقوع ہیں -

بحالت موجودہ ہم نہیں سمجھتے کہ با ہم دگر الزام دھی میں کیوں وقت ضائع کریں ؟ اگر (مامون) سے فی الحقیقت یہ جرم سرزد ہوا تو اللہ کی عدالت کھلنے والی ہے اور وہاں آپکی یا میری وکالت کی ضرورت نہیں - اگر نہیں ہوا تو بخشدو اور بھول جاؤ - ملاعنۂ روسیہ کے مظالم کی تپش اس واقعہ کے یاد کرنے پر موقوف نہیں - آج جو کچھہ ہو رہا ہے ' جب اس سے ہمیں عبرت حاصل نہیں ہوتی ' تو کل جو کچھہ گذر چکا ہے ' اسکے دھرانے سے کیا فائدہ ؟

جس وجود مقدس کی ولی عہدی کی تبریک میں (ابو نواس) نے یہ اشعار لکھے تھے ' آج اسکی قبر مبارک کا گنبد شکستہ ہو چکا ہے اور تمام اسلامی دنیا خاموش ہے :

مطہـــرون نقیـات جیـــو بہـــم
تجری الصلوۃ علیہـــم اینما ذکروا
من لـــم یکن علو یا حین تنسبہ
فمـا لہ فی قدیـــم الـــدهر مفتخر
اللـــہ لمـــابری خلقـــا فاتقنـــہ
صفا کـــم و اصطفـــا کم ایہا البشر
فانتم الملا ، الا على ' و عند کـــم
علـــم الکتـــاب و ماجاءت بہ السور

انجمن ھـــلال احمر قسطنطنیہ کی رسیـــد

—:*:—

متعدد مقامات سے بکثرت خطوط اس مضمون کے آے ہیں :

" ہم نے چندہ ہلال احمر کا روپیہ جمع کرکے بعض صاحبوں کے سپرد کیا انھوں نے بیان کیا کہ براہ راست قسطنطنیہ روانہ کردینگے - اب وہ ایک چھپی ہوئی رسید دکھلاتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ یہ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ سے آئی ہے ' مگر ہم لوگوں کو اطمینان نہیں - کوئی ایسی شناخت بتلائی جاے ' جس کے ذریعہ اصلی رسید کو پہچان سکیں "

(الھـــلال)

شناخت کیا بتلائی جاے - انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کی ایک رسید کا بجنسہ عکس چھاپ دیا جاتا ہے - اسے دیکھہ لیجیے اور خدا را مشتبہ اور خدشے کے مواقع سے بچیے :

انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ کی رسید

اصلی رسید اس عکس سے طول و عرض میں دگنی ہے - وہ نہایت قیمتی طباعت کا نمونہ ہے ' اور جس طرح بینک کی چک بکوں ' یا کرنسی نوٹ پر مختلف رنگوں کی نقاشی ہوتی ہے ' اسی طرح کی چھپی ہوئی ہے - چاروں طرف چھوٹے چھوٹے سرخ ہلالوں کی جدول ہے - اندر کی سطح ہلکے آسمانی رنگ کی ' اور وسط میں سرخ دائرۂ ہلال کے اندر ہلال احمر کے دو والنٹیروں کی تصویر ہے - سطح کے اندر سفید حرفوں میں " عثمانی ہلال احمر جمعیتی " نمایاں نظر آتا ہے ' اور بالعموم صدر جمعیۃ یا مفتش کے اسپر دستخط ہوتے ہیں -

جو رسیدیں آپکو دکھلائی گئی ہیں ' انکو بغور دیکھہ لیجیے - اگر ایسی نہیں ہیں تو فوراً دفتر الہلال میں اطلاع دیجیے - یہاں مشتبہ اشخاص و ذرائع کی فہرست مرتب ہو رہی ہے ' اور بذریعہ خط و کتابت تنبیہ و تہدید کا سلسلہ جاری -

---

مظـــالم بلقـــان

— * —

مظـــالم کا بوٹ

ہمعصر انگلشمین کا نامہ نگار لندن لکھتا ہے :

" جیسا کہ میں بارہا اپنے خطوط میں لکھہ چکا ہوں " ارمینیا کے مفروضہ مظالم کی وجہ سے مسٹر گلیڈسٹون کی بدولت تمام یورپ گونج اٹھا تھا ' اور ترکوں کو ملامت کررہا تھا - حالانکہ انکا بڑا حصہ تو خود بلغاریا کی ایجاد تھی ' اور کچھہ نہایت روشن اور بے شرم مبالغہ و اغراق - لیکن یہی مظالم کا بوٹ جب دوسرے پیر میں آگیا تو ریڈیکل پارٹی کے پاس اسکے لیے ایک لفظ بھی نہیں تھا !

سر ایڈورڈ گرے نے دیدہ و دانستہ ان قتلہاے عام کی بابت ہمارے قونصل کی رپورٹ کو دبا دیا ہے - لارڈ مارلے انکے اس فعل کی تصدیق میں کہتے ہیں : " اس قسم کے مدفون واقعات کو اکھاڑنا (گو وہ صحیح ہی کیوں نہ ہوں) جذبات کو تلخ کرنا اور صلح کو نا قابل حصول بنانا ہے " مگر مسٹر گلیڈسٹون نے قونصل کی رپورٹ کو دبا دینا تو درکنار (اور اگر دباتے بھی تو کیا دباتے ' انکے پاس کوئی رپورٹ ہی نہ تھی) صوفیا اور ٹرنوا کے قصوں پر اعتبار کرلیا تھا ' اور یہی فرضی قصے تھے جنھوں نے کنسرویٹو پارٹی کو صرف اسواسطے اکھاڑ پھینکا کہ وہ ترکوں کی حامی "

راقم خط اس زمانے میں ڈینیوب میں تھا - اسکے بعد ترکی اور بلغاریا کا سفر کیا - اس بناء پر بذات خود ترکوں کے خلاف مفروضہ الزامات تکذیب کے کیلیے سند و شہادت رکھتا ہے -

تلخیص حـــوادث عثمـــانیہ

— * —

ایک معرکہ شدید

میدان جنگ سے آئے ہوے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ گیلی پولی کے قریب ایک شدید معرکہ ہوا ' جسمیں میدان عثمانی فوج کے ہاتھہ رہا -

اکسا میلا میں دشمن کو شکست

اکسا میلا (واقع گیلی پولی) میں بلغاری قوت اسقدر کمزور ہوگئی کہ تاب مقابلہ نہ لاسکی - ایک شدید معرکے میں سخت شکست کھاکے گاوں سے بالکل چلی گئی ہے -

جب سے دشمن کی فوج سامنے سے ہٹی ہے ' عثمانی فوج کی پیشقدمی گیلی پولی سے شمال کی طرف برابر جاری ہے -

ایک خونریز معرکہ

حال میں جنوب چرکس کوئی میں عثمانی اور بلغاری فوج کے تفتیش کن حصوں میں ایک خونریز اور ہولناک رن پڑا - جنگ برچھوں اور سفید ہتھیاروں سے ہوا کی - عثمانیوں نے دشمنوں کو اسکے فوجی مواقع (پوزیشنوں) سے نکالدیا اور خود اس پر قابض ہو گئے - دشمن کے نقصانات شدید تھے - آستانہ میں آئے ہوے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنے بلغاری شریک جنگ ہوے ' اسمیں سے صرف دس بچے - باقی سب کام آئے - عثمانیوں کو غنیمت میں بکثرت ہتیار ملے -

اور رذائل ثلاثه کا ازاله کیجیے - کیونکه بغیر اسکے ایک مشت خاک لیڈر نہیں بن سکتا -

جو بد دیانتیاں اسوقت منظر عام پر آچکي هیں' انکو چاهیے که اپنے دلمیں منفعل هوں' توبه کریں' آیندہ اصلاح کا عزم جازم کریں - اور جو سرائر ابھي پردۂ نمایش کے اندر مخفي هیں' انکے لیے بھي سبق عبرت حاصل کریں' اسلیے که خیالات فاسده کے هاتھوں انکو بھي روز بد دیکھنا پڑیگا - والله مخرج ما کنتم تکتمون -

" لیڈر " کچھه زید' عمر' بکر' کا نام نہیں' بلکه عبارت هے صفات مذکوره کے مجموعه سے - فطرت انساني هر اس شخص کو لیڈر ماننے کے لیے طیار هے' جسکے اندر فضائل اربعه مجتمع هوں' اور اسکي ذات رذائل ثلاثه سے پاک هو -

سر (آغا خاں) هوں یا سر (علي محمد خاں) ' (کامرید) هو یا (الهلال) - کوئي هو' هم اسي شخص کو لیڈر تسلیم کرینگے جو مندرجۂ ذیل شرائط پوري کرے -

(١) حق پرستي میں استقلال هو - شوکت و جاه ' عظمت و اقتدار ' حرص مال ' هوس القاب ' غرضکه کوئي دنیاوي ترغیب ' دامن صداقت چھوڑا دینے میں کامیاب نهو -

(٢) قومي کاموںمیں تن آساني اور آرام طلبي کو جگه نديجائے اور کامل جانفروشي کے ساتھه قومي مفاد حاصل کرنے کي کوشش کي جاے -

(٣) خلوص کے جعلي اظہار' اور مصنوعي انہماک سے سخت پرهیز کیا جائے - یاد رکھنا چاهیے که مصنوعي انہماک اور جعلي خلوص' جعلي نوٹ کیطرح ایک دن ضرور پکڑے جائینگے - اسلیے که جسطرح جعلي نوٹ چلانے والے کي آواز میں خوف پنہاں ' اور هاتھه کي حرکت میں ایک غیر محسوس رعشه پوشیده هوتا هے' اسیطرح جعلي خلوص نمائي' اور مصنوعي انہماک آرائي اپنے اندر مکر اور فریب کي کھٹک رکھتي هے' جسکو دیده وري اور ژرف نگاهي کي آنکھه جلد سے جلد محسوس کرلیتي هے' اور اس سے چھپ نہیں سکتي -

(الهلال)

همارا مدت سے اراده تھا که الهلال میں ایک باب کسي ایسے عنوان کا رکھیں ' جسکے نیچے متفرق طور پر هر طرح کے خیالات' جو ایک مطالعه دوست و صاحب فکر دماغ میں همیشه گذرتے هیں ' اور کسي مستقل مضمون کي صورت میں جمع نہیں کیے جاسکتے ' شائع هوں -

مختلف امور کے متعلق بیسیوں ایسے خیالات همارے دماغ میں گذرتے هیں' جنکو اگر قلمبند کیا جاے تو موجب بصیرت هوں' لیکن ضائع جاتے هیں - کتابوں کے مطالعه کے وقت آرا و معلومات کو جنبش هوتي هے ' اور اگر متفرق نوٹوں کي صورت میں اسکا ما حصل محفوظ هو جاے' تو اکثر حالتوں میں مفید هو' مگر ایسا نہیں هوتا - (وثائق و حقائق) کي سرخي اسي غرض سے هم نے قائم کي هے -

بعض چیزیں کمپوز کرنے کیلیے دینا چاهتے تھے که یه مضمون پہنچا - جذبۂ عبرت پذیري پر (گونا مکمل اور سرسري طور پر) مگر چھے لفظوں میں اظہار خیالات تھا - اسلیے اسي کو اس عنوان کے نیچے ایں خیال درج کر دیا گیا ' که کسي خاص سلسلۂ و ترتیب سے مربوط نه تھا -

اس مضمون میں دو خیـال ایسے ظاهر کیے هیں ' جنسے هم متفق نہیں - ایک مضمون کے تیسرے کالم میں یه خیال که " لیڈري

انتقاد

— * —

مطبـوعـات اردو

—:*:—

نہایت شرمنده هیں که ریویو کیلیے کتابیں بکثرت آتي رهیں لیکن هم نے اجتک ایک لفظ نہیں لکھا - بعض حضرات کی شکایتیں اس بارے میں سوء ظن تک پہنچ گئي هیں' مگر اپني مجبوریوں کو کیا کریں ؟

سب سے پہلي بات یه که الهلال کے پیش نظر جو امور هیں' وه هندوستان سے باهر کے هیں - جب احباب اپني عزت افزائي سے تعریف کرتے هیں' تو هم اپنے دل میں شرمنده هوتے هیں که اتھه دس صفحوں میں چند خبروں اور چند مضامین شائع کردینے کے سوا اور اسمیں هوتا هي کیا هے ؟ یورپ کے رسائل کو چھوڑ دیجیے ' کم از کم ترکي کے بعض ترقي یافته رسائل کي ضخامت اور تنوع مضامین کا مقابله تو کر سکتا - لیکن ساتھه هي همیں یاد آجاتا هے که ان رسائل کي قیمت کتني هے' اور کتنا وسیع حلقۂ اشاعت اپنے ساتھه رکھتے هیں ؟

این نیست که صحراے سخن جاده ندارد
وازوں روش کم نظري را چه کند کس ؟

ان حالات کي وجه سے اگر کتابوں پر ریویو کا صفحه بھي همیشه الهلال میں رکھا جاے تو اور ضروري مضامین کیلیے جگه کہاںسے آے ؟

پھر اس سے بھي بڑھکر دقت یه هے که ابناے عصر نے " ریویو " کو " تقریظ و مدحت سرائي " کا مرادف سمجھه لیا هے ' اور جب کبھي کوئي چیز اخباروں میں ریویو کیلیے بھیجي جاتي هے ' تو مقصود یہي هوتا هے که اسکي تعریف کي جاے - فقہا کا اصول هے که " اصل هر شے کي اباحت هے تا وقتیکه کوئي شے عارض حرمت نهو " اسي طرح اخبارات نے بھي یه اصول قرار دے لیا هے که " اس

[بقیہ پہلے کالم کا]

کي باگ کا ' تاج سلطنت اور دست علما میں مشترک طور پر آنا ' مرهٹي اقتدار اور زوال دولت مغلیه کا سبب هوا "

اس سے مقصود (اورنـگ زیب) کا کیریکٹر هے - مگر یه خیال صحیح نہیں ' واقعات تاریخي کے خلاف هے ' نیز زوال دولت سے اسے کیا تعلق ؟ - والقصه بطولها -

نیز لکھا هے که " لیڈر کي صرف پبلک زندگي زیر احتساب هو سکتي هے' نه که پرائیویٹ " ایک لحاظ سے تو یه صحیح هے - قرآن کریم نے بھي سوره (حجرات) میں فرمایا هے که " ولا تجسسوا " تجسس نه کرو - لیکن اس سے ایک اصولي غلط فہمي بھي پیدا هوتي هے - همارا ذاتي اعتقاد یه هے که " لیڈر " کیلیے اولین شے یه هے که اسکي زندگي اپنے تمـام اعمال ظاهر و باطن حتی که جزئیـات حیات میں بھي قوم کیلیے ایک نمونه هو - پس جو شخص اپنے آپ کو اس حیثیت سے پیش کرتا هے ' ضروري هے که اسکي زندگي میں کوئي راز نهو' اور اسکي پرائیوٹ لائف بھي ایک کھلا صفحه هو - قوم کو حق حاصل هے که وه صرف اسٹیج هي پر نہیں' بلکه اسکے گھر میں بھي اسکا تعاقب کرے - همارے سلف صالحین نے پیشوائي کے یہي معني هم کو سمجھاے هیں -

— * —

یونیورسٹی فونڈیشن کمیٹی کا اجلاس لکھنـــو

یہ فیض ہے جماعت " احـــرار " کا غـــرور * اب قـــوم کو جو شخص پرستی سے عـــار ہے
آزادی خیـــال کا جـــو کچھہ کـــہ ہے اثـــر * یہ سب اُنھی کـــی فیض کا منت گـذار ہے
لیکن یہ دیکھنا ہے کہ یہ عـــزم ' یہ تـــرنگ * ہے دیـــرپـــا ' کہ جـــوش جنون بہـــار ہے ؟

* * *

اب کے جـــو لکھنؤ میں دکھایا گیـــا سمـــاں * سچ پـــوچھیے تـــو مصحفـــہ روز گار ہے
دیکھا یـــہ پہلے دن ' کہ هـــر اک گوشۂ بساط * میـــدان رزم و عـــرصـــہ گـہ گیـــر و دار ہے
غـــل ہے کہ وہ " مقدمـــة الجیش " آگیـــا * اب انتـــظـــار فـــوج یمیـــن و یســـار ہے
احرار کی صفوں کی صفیں ہیں جمی ہوئیں * مجلـــس تمـــام ' عـــرصـــہ گـــہ کارزار ہے
اسٹیج پـــر هـــر ایک بپھـــرتا ہے اسطـــرح * گـــویا حـــریف رستـــم و اسفنـــد یـــار ہے
هات اُٹھہ رہے ہیں ' یـــا علم فتح ہے بلند * چلتی هـــوی زبـــان ہے ' یـــا ذو الفقـــار ہے
هر نـــوجـــواں ہے نشـــہ آزادی میں مست * جـــو ہے وہ حـــریت کا ســـر پـــر خمـــار ہے
احرار کہہ رہے ہیں : " نـــہ مانینگے هم کبھی * ویٹـــو کا ویســـرائے کـــو کیـــا اختیـــار ہے ؟
الحاق اگر نہیں ہے تو هـــر سعی ہی عبث ' * مسلـــم کا لفـــظ خـــاص همـــارا شعـــار ہے "
جـــو والیـــان مـــالک ' کہ تھے زیب انجمـــن * سب دم بخود سے تھے کہ یہ کیـــا خلفشـــار ہے ؟

* * *

یـــا صبح دم جـــو دیکھیے آکـــر تو بزم میں * نے وہ خروش و جـــوش نـــہ وہ گیـــر و دار ہے
ٹوٹی هوی صفیں هیں ' علم سرنگوں هیں سب * بازوے تیـــغ گیـــر جو تھـــا ' رعشـــہ دار ہے
" سازش " کا ایک جـــال بچھایا ہے هر طرف * هر شخص اُسکی فکـــر میں مصـــروف کار ہے
سر مستیـــاں هیں دور قـــدح هـــائے راز کی * هر شخص " حکمتِ عملـــی " کا شـــکار ہے

* * *

جو بات کل تلـــک سبب ننـــگ و عار تھی * وہ آج مـــایـــۂ شـــرف و افتخـــار ہے
جس بات پر کہ نعـــرۂ نفـــریں بلنـــد تھے * اب وہ قبـــول خاطـــر هـــر ذی وقـــار ہے
کل کہہ چکے هیں کیا ؟ یہ نہیں اب کسی کو یاد ' * اب نکتـــہ هـــائے زیـــر لبی پر مـــدار ہے
خود آپ اپنے هات سے کھائی ہے ' گو شکست * کہتے هیں پھر ' " یہ فتـــح مبین یاد گار ہے "

* * *

حیـــران تھے عـــوام کہ کیـــا ماجرا ہے یہ ؟ * یـــہ کیـــا دو رنگیے چمـــن روز گار ہے ؟
" احـــرار " کا طریق عمل ہے اگـــر یہـــی * پھـــر کامیـــابیـــوں کا عبث انتظـــار ہے

(کشـــاف)

ســـوت ایبـــل سلـــف گورنمنـــت

Suitable Self Government.

— : * : —

کل کہہ رہی تھی لیـــگ یہ احـــرار قـــوم سے : * " جو جو بـــلا ئیں مجھپہ پڑی تھیں وہ هٹ گئیـــں
اب قید " سوت ایبل " سے هو کب دیکھیے نجات * وہ بیـــڑیاں تو خیـــر کسی طـــرح کٹ گئیـــں "

" متـــین اللہ " اور " جوش محمد "

اعتـــدال آنے نـــہ پایـــا ہے نـــہ آئیگا کبھی * آپ کی طرح سے مجھکو بھی یہی کھٹـــکا تھـــا
یہ تـــو هونـــا ہے کہ اُچھلے گی اُسی زور سے اب * آپ نے قـــوم کـــو جس زور سے دے پٹـــکا تھـــا

(نقاد)

نقد اور ریویو کي مدح هے ' تا وقتیکه همارے اغراض ذاتي کے منافي نہو "

یه اصول خواه کتنا هي قابل ذم هو ' مگر اسمیں شک نہیں که آسان بہت هے - کتابوں کا ڈھیر سامنے رکھا ' اور رسمي الفاظ مدح و تحسین تقسیم کرتے گئے -

کاش اس آساني اور سہل کاري سے هم بھي فائده اٹھا سکتے - مگر افسوس که همارے لیے هر کام میں دقتیں هي هیں - هم چاهتے هیں که جسقدر کتابیں ریویو کیلیے آئیں ' جب تک انپر ایک کافی نظر نه ڈال لیں ' اور شنا سانه راے دهي کیلیے مستعد نہو جائیں ' ایک لفظ حوالۂ قلم نه کریں - ریویو نویس در حقیقت پبلک کي طرف سے بہت بڑي ذمه داري اپنے سر رکھتا هے - وه لوگوں کو مشوره دیتا هے که فلاں کتاب کا مطالعه کریں ' اور فلاں اخبار خریدیں - پس بہت ضروري هے که یه مشوره پوري امانت داري اور دیانت پژوهي کے ساتھه هو ' که " المستشار موتمن "

لیکن اسکے لیے بڑا وقت چاهیے - جن لوگوں کو اپنے کتب خانے کي تازه ترین اور جدید الاشاعه ذخیرۂ علوم کے مطالعه کا موقعه نہیں ملتا ' وه آجکل کے اُردو پریس کي نکلي هوئي مطبوعات کے مطالعه کیلیے کہاں سے وقت لائیں ؟

ممکن تھا که یه کام هم کسي اور صاحب کے حوالے کر دیتے ' مگر اول تو ابھي دفتر خود هي قحط الرجال کا مرثیه خواں هے ' پھر ڈرتے بھي تھے که الهلال میں جو کچھه نکلیگا ' وه هماري طرف منسوب هوگا اور کتابوں کي نسبت نہیں معلوم کیا راے قایم کی جاے اور کیا لکھدیا جاے !

ایک یورپ کے اخبار و رسائل هیں ' جنکو علم و فن کي بہترین مطبوعات کے نقد کیلیے جگهه نکالني پڑتي هے - ایک هماري قسمت هے که هر شخص جو قلم پکڑسکتا هے ' چند صفحے سیاه کرکے چھپوا لیتا هے اور پھر تمام اخباروں کو ذمه دار سمجھتا هے که کیوں نہیں اپنے کالم کے کالم اسکي مدحت سرائي کیلیے وقف کر دیتے ؟

بہر حال اس مشکل کا علاج کچھه نہیں - کتابیں هر طرح کي اس کثرت سے جمع هوگئي هیں که اگر چند سطروں میں بھي ذکر کیا جاے ' تو بھي صفحوں کے صفحے مطلوب - هم آجتک اس اُمید سے جمع کرتے رهے که شاید دیکھنے کا وقت ملے ' مگر افسوس که آجتک وقت نہیں ملا ' اور کس کو معلوم که کل ملے گا ؟ مجبوراً بالفعل یهي کرتے هیں که کتابوں کي ایک ڈھیري بغیر کسي ترتیب و تقدم و تاخر کے سامنے رکھه لیتے هیں ' اور ٹائٹل پیج ' فہرست ' اور درمیان کے صفحوں پر ایک نظر ڈالکر ' لکھنا شروع کر دیتے هیں - یه ریویو نہیں بلکه ایک طرح کي رسید کتب ' اور یا محض اعلان هے - سر دست اسي پر قناعت فرمائیے - حضرات مصنفین کرام سے معافي خواه هیں اُس تاخیر کیلیے ' جو هوئي ' اور اس اختصار کیلیے جس پر خود بھي هم متاسف هیں - آینده نمبر سے یه کام کسي اور صاحب کے متعلق کر دیتے هیں ' اور پھر امید هے که شکایت کا موقعه نہو -

یہاں یه ظاهر کردینا ضروري هے که " انتقاد " الهلال میں ایک ضروري باب رهے گا ' جسکا اصلي مقصد یورپ اور ممالک اسلامیه کي جدید مطبوعات پر نقد و بحث و مذاکره هے ' یا پھر هندوستان کي بعض مخصوص اور اهم مطبوعات پر ' مثلاً (کتاب الانساب سمعاني) پر هم ریویو لکھه رهے هیں ' جو حال میں یورپ سے شائع هوئي هے -

ترجمه تفسیر کبیر

اردو جلد اول

— * —

قیمت ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال

علامۂ (رازي) رحمة الله علیه کي تفسیر کبیر کا یه اردو ترجمه هے ' جس کو جناب مولوي محمد اسحاق صاحب دهلوي نے مرتب فرمایا هے -

تفسیر (کبیر) کي نسبت اگر کچھه لکھوں تو کئي صفحے مطلوب - کبھي نه کبھي تفصیلي طور پر اس موضوع پر لکھنا ضرور هے ' لیکن یہاں اسقدر لکھدینا کافي هے که (تفسیر کبیر) علم تفسیر ' کلام و عقائد ' اختلاف ملل و مذاهب ' اور جمع معقول و منقول کا ایک ایسا ذخیره هے ' جو اگر آج موجود نہوتا ' تو نہیں معلوم کتنی کن اهم مباحث اور معلومات سے هم محروم رهجاتے ؟

قدماء (معتزله) نے تطبیق معقول و منقول اور انداز کلام و حکمت پر تفسیر لکھنے کي بنیاد رکھي - تاریخ و تراجم میں هم اُن تفسیروں کا حال پڑھتے هیں - مگر بدقسمتي سے (فہرست ابن الندیم) اور (حاجي خلیفه) کے باهر انکا کوئي وجود نہیں - وه تمام سرمایه هماري محرومي سے ضائع هوگیا - آج نه (قفال کبیر) کي تفسیر کا پته هے نه (ابوبکر اصم) کا - نه (ابو القاسم بلخي) کي تفسیر ملتي هے ' جسکي نسبت (ابن خلکان) لکھتے هیں که " ۱۲ - جلدوں میں تھي اور تاریخ اسلام میں پہلي ضخیم تفسیر هے " اور نه (ابو مسلم اصفهاني) کي وه تفسیر (جامع التاویل والمحکم التنزیل) ملتي هے ' جو في الحقیقت ایک ذخیرۂ مباحث حکمیه و معارف الاهیه تھي ' اور جسکي نسبت خود امام رازي کا قول هے که " حسن الکلام في التفسیر ' کثیر الغوص علي الدقائق و اللطایف "

اگر امام (طبري) کي تفسیر نه نکل آتي ' تو حکیمانه انداز کي تفاسیر کي طرح ' نقل و روایات و جمیع احادیث و آثار کا بھي تفسیر میں کوئي بڑا ذخیره همارے پاس نه تھا -

پس تفسیر کبیر قرآن مجید کے اکثر مشکل مقامات تفسیر کي نسبت جو عمده اور بصیرت افزا مباحث رکھتي هے ' اس سے بھي بڑھکر همارے نزدیک اسکي خصوصیت یه هے که آج یهي ایک تفسیر هے ' جسکے ذریعه سلف و قدماء کے معارف و مباحث کا پته چل جاتا هے ' اور هر مسئله کي نسبت هر طرح کي آرا و توجیهات سامنے آجاتي هیں - اگر یه تفسیر نا پید هو جاتي ' تو نہیں معلوم کیسي سخت تاریکي میں هم اپنے آپ کو پاتے -

جناب مولوي اسحاق صاحب نے اسي تفسیر کے اردو ترجمه کي بنا ڈالي هے ' اور اسکا پہلا ٹکڑه همارے سامنے هے - سر سري نظر میں هم جسقدر اندازه کر سکے ' ترجمه سلیس ' عام فهم ' اور مطلب خیز هے - تقطیع بڑي ' اور کاغذ اور چھپائي نہایت عمده - سب سے بڑي بات یه هے که اس کتاب کے عالي همت پبلیشر نے همکو اطلاع دي هے که جسقدر نسخے اسکے فروخت هونگے ' انکي نصف قیمت چنده (هلال احمر) میں دیدیں گے ' اور اسکا حساب دفتر الهلال کے ذمے چھوڑ دیا هے - پس هم سفارش کرتے هیں که ناظرین الهلال ایک ایک نسخه اس کتاب جلیل کا ضرور خریدیں - انکي هر طرح کي معلومات میں اضافۂ خطیر هوگا -

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

— * —

کپتان روابرت اسکات

— * —

بحر انطلاطیک کا افسانۂ غم

— * —

(۱)

تمہید

تمدن یورپ کے خال و خط میں جو چیز سب سے زیادہ نمایاں ہے ' وہ اسکی علم پرستی ' اور پھر علم پرستی کی راہ میں طلب صادق ہے -

طالب صادق مطلوب کی تحصیل میں پامردي ' سرفروشي ' اور سرگرمي کے ساتھہ مصروف رہتا ہے - نہ ناز و نعم اور راحت و آرام اسکے لیے بند پا ہوتے ہیں ' اور نہ مساعي کي ناکامي اور اشخاص کي موت اسکے لیے حوصلہ گسل ہوتي ہے - اسکي نظر میں مطلوب اور صرف مطلوب ہوتا ہے - وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اسوقت تک کرتا رہتا ہے جب تک کہ مطلوب حاصل نہ ہوجائے یا ہستي کي کل سامان نہ ہو جائے :

دست از طلب نہ دارم تا کام من بر آید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید

اس محک پر یورپ کي علمي ' صناعي ' تجارتي ' مذہبي ' غرض کہ تمام اصناف طلب میں سے ایک ایک کو کسو ' تم کو صاف نظر آئیگا کہ ہر طلب ' طلب صادق ہے - اسي صدق طلب میں یورپ کي تمام کامرانیوں کا راز مضمر ہے -

یورپ کي تاریخ صدق طلب کي صدہا عجب پرزور اور پر احترام مثالوں سے لبریز ہے ' اور جیسا کہ زندہ اقوام کا قاعدہ ہے ' ہمیشہ اس فہرست میں نئے نئے اعداد کا اضافہ ہوتا رہتا ہے -

من جملہ انکے بیسویں صدي میں صدق طلب کي ایک درخشاں مثال (بحر انطلاطیق) کي انکشافات کا وہ افسانۂ غم ہے ' جسکا تذکرہ اب تک صفحۂ جرائد پر جاري ہے ' اور صفحات قلوب پر ہمیشہ منقش رہے گا -

بحر انطلاطیق میں اکتشافي مہموں کي اجمالي تاریخ

بحر انطلاطیق کے طویل و عریض کوہہاے برف کي تحقیقات کا خیال سب سے پہلے سنہ ۱۷۳۸ - میں ایک فرانسیسي سرفروش و اکتشاف دوست ' بوریت (Bovet) نامي کے دل میں پیدا ہوا ' اور وہ اس مہم پر روانہ ہوگیا ' لیکن چنداں کامیابي نہیں ہوئي - (بوریت) کے بعد کپتان کک (Captain cook) ۱۷ - جنوري سنہ ۱۷۷۳ - میں اسي مہم پر روانہ ہوا - یہ دوسري کوشش نسبتہً کامیاب ثابت ہوئي (کک) حلقہ انطلاطیق سے گذرتا ہوا عرض البلد کے ۷۱ - درجہ اور ۱۰ - دقیقہ تک جانب جنوب پہنچ گیا تھا ' لیکن اس سے آگے نہ بڑھسکا -

نیم کامیابي طلب صادق کے لیے مہمیز ثابت ہوتي ہے - یکے بعد دیگرے پیہم چند مہمیں اور روانہ ہوئیں ' اور مجاہدین علم کي جاں فروشیوں کا سلسلہ برابر جاري رہا -

سنہ ۱۸۲۲ - میں تحقیقات کا ایک قدم اور آگے بڑھا - ویڈل (Weddel) نامي ایک اسکاچ کي مہم تین درجے اس مقام سے آگے تک پہنچ گئی ' جہاں تک کہ کک کي مہم پہنچي تھي -

سنہ ۱۸۳۹ - میں ایک مہم ایریبس (Erebus) اور ٹیرور (Terror) نامي دو جہازوں میں امیر البحر سر جیمس روس (Sir James Ross) کي زیر قیادت انگلستان سے روانہ ہوئي -

یہ مہم کوہ پیکر دیوارہاے برف کو چیرتي ہوئي ' ڈھائي میل پار نکل گئي - نو اکتشف شدہ زمین کا نام جنوبي وکٹوریا لینڈ (South Victoria Land) اور اسکي بلند چوٹیوں میں سے ایک کا نام ایریبس ماونٹ (Erebus mount) ' دوسرے کا نام (ٹیرور ماونٹ) (Terror mount) اور تیسرے کا نام روس بارئیر (Ross Barriar) رکھا گیا -

روس کي اس بے عدیل کامیابي نے اسکو دوسري مہم کي ترغیب دلائي -

سنہ ۴۱ - و ۴۲ - کے درمیان میں وہ پھر روانہ ہوا ' اور ایک قطعہ زمین کے ظہور کا اعلان کیا - اسي کو بعد میں اسکاٹ نے دریافت کیا ' اور کنگ ایڈورڈ دي ففتھ لینڈ (King Edward VII land) نام رکھا -

گو اس دفعہ اسکي کوشش تاج کامراني زیب سر نہ کرسکي ' مگر تاہم اسکو ایک نمایاں شعاع امید نظر آئي ' جسکي روشني میں وہ تیسري دفعہ پھر روانہ ہوگیا -

روس کے تیسرے سفر نے اس برفستان کے متعلق جغرافي معلومات میں اضافۂ خطیر کیا - سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ قطب تک سفر کا راستہ کھل گیا -

یہي کامیابیاں ہیں ' جن کي بدولت صف مکتشفین میں روس سب سے زیادہ بلند نشست پر متمکن نظر آتا ہے -

روس کے بعد کمانڈر جیرلیچ (Gerlache) کے زیر قیادت اور بلجیم کي حکومت کي زیر سرپرستي ایک مہم روانہ ہوئي - یہ مہم ۱۷ - درجہ ج ' تک پہنچي - اثناء سفر میں اس کو نہایت خوفناک شدائد کا سامنا ہوا ' بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر اکتشاف قطب شمالي کے مشہور فسانہ طراز : ڈاکٹر کک (Cook) کے بہادر ہاتھہ مدد کے لیے نہ بڑھتے ' تو یقیناً یہ مہم فنا کے نا پیدا کنار سمندر میں غرق ہوگئي ہوتي - (جیرلیچ) کي مہم کے بعد سے انیسویں صدي کے آخر تک کوئي عظیم الشان مہم نہیں گئي -

بیسویں صدی کے آغاز نے شوق اکتشاف کا ایک نیا دور شروع کیا - صلاے سرفروشي کے زمزمۂ شہادت نے روس کا زمانہ یاد دلا دیا - جرمني ' اسکاٹلینڈ ' اور برطانیہ نے اکتشافي مہمیں روانہ کیں - جرمني کي مہم گاس (Gauss) کے زیر قیادت تھي ' جو سنہ ۱۹۰۳ - میں واپس آئي - اسکو کوئي نئي زمین نہیں ملي ' مگر نہایت اہم علمي نتائج سے پر دامن آئي - اسکاٹلینڈ کي مہم اسکاٹیا (Scotia) نامی جہاز میں ڈاکٹر ڈبلیو - ایس - بروس (Dr. W. S. Bruce) کے زیر قیادت تھي - یہ جرمني کي مہم سے زیادہ کامیابي ثابت ہوئي - عرض البلد کے ۸۲ - درجے اور ۲۷ - دقیقے ج تک بڑھتي ہوئي چلي گئی تھی - چند مقامات دریافت بھی کیے ' جنکا نام کنگ ایڈورڈ لینڈ (King Edward Land) ' ماونٹ مارکم (Mount Markham) ' اور (Mount Long Staffe) رکھا گیا - ان مقامات کے علاوہ جنوبي ملک کے طبقات الارض اور علم النفس کے متعلق نہایت بیش بہا معلومات کے ساتھہ واپس آئي تھي -

برطانوي قومی مہم اسي کیپٹن اسکاٹ کي زیر قیادت تھي ' جسکي حسرت انگیز موت کا افسانہ آج ایک عالم کی زبان پر جاري ہے - اس تمہید سے مقصود یہ تھا کہ اُسکے حالات کی طرف متوجہ ہوں -

عام حالات

(اسکاٹ) کا پورا نام روابرٹ فیلکن اسکاٹ ' اور باپ کا نام جان ایدورڈ اسکاٹ ہے - جون سنه ۱۸٦۸ - کو بمقام آوٹ لینڈس دیونپورٹ پیدا هوا - اپنے خاندان میں سب سے بڑا تها - تعلیم ستوبنگٹن هاوس (Stubbington House) میں هوئي - تعلیم کے بعد سنه ۱۸۸۲ - میں صیغۂ بحریه میں داخل هوا - سنه ۱۸٦۸ - میں ترقی پاکے ایچ - ایم - ایس میجیٹک کا تار پیدو لفٹننٹ هوا - دوسرے برس فرسٹ لفٹننٹ ' اور تیسرے برس کمانڈر هوا - سنه ۱۹۰۴ - میں کیپٹن کے درجه تک ترقي کي ' پهر سنه ۱۹۰۵ - میں آنریري ڈي - ایس - سي آف کیمبرج اور مینچسٹر بنایا گیا - سنه ۱۹۰۸ - میں اس نے متوفي کینن لارڈ بروس کي لڑکي (کیتهرائن) سے شادي کي -

اسکاٹ لینڈ ' امریکه ' سویڈن ' ڈنمارک ' فلیڈیلف ' اور انٹریو کي جغرافي انجمنوں اور نیز شاهي جغرافي انجمن نے اسکو طلائي تمغے دیے تهے -

آغـــاز شهـــرت

قدرت کا هاتهه صلاحیت اور تناسب کا خالق ہے - جس شخص کے لیے وہ تشریفِ شهرت قطع کرنا چاهتا ہے ' اسکا اندام بهي ویسا هي بنا تا ہے - اسکاٹ نے ۱۴ - برس کے سن میں طالب علمانه زندگي ختم کي - سرد ممالک میں ۱۴ - کا سن ایسا هي ہے ' جیسے هندوستان میں ۸ - یا ۹ - برس کا - اسلیے پیش دست لڑکوں کي طرح صیغه بحریه میں داخل هوا اور اپنے بالا دستوں کے احکام کي تعمیل کرنے لگا - اس بچے سے چهوٹے چهوٹے کام لیے جاتے تهے ' اور اُسي طرح لیے جاتے جسطرح که بچوں سے لیے جاتے هیں - مگر یه کسے معلوم تها که جو بچه آج اسقدر چهوٹے چهوٹے کام کر رها ہے ' وهي کل اتنا بڑا کام کریگا ' جسکي نظیر پیش کرنے سے جهاز راني کي تاریخ قاصر هوگي ؟ اور جس بچے کي بحري زندگي کا سب سے پهلا دن اسقدر بے شان ہے ' اسکي بحري زندگي کا سب سے آخري دن اسقدر پر شان هو گا ؟

وہ ۱۵ - برس کي عمر تک کام کرتا رها - سولهویں برس ایچ - ایم - ایس میجیٹک کا تار پیدو لفٹنٹ بنایا گیا - پهر ایک سال کے بعد هي اول درجه کے لفٹنٹ تک ترقی کي اور اسکے بعد دوسرے برس کمانڈر هوگیا -

قطب کي مهموں کا آغاز

۴۸ - سال کي عمر اور ۱۹ - برس بحري تجربه کے بعد اس نے قطب جنوبي کي تحقیقات کے لیے روانه هونے کا اراده کیا - گو راسته موت کے نیستان سے هوتا هوا گیا تها ' مگر اسکو معلوم تها که نامـــور کبهي بهي نهیں مرتے ' اور حیات جاوید موت کے منهه میں جا کر [illegible] رهتي ہے - پس وہ پر شوق و بیخوف دل [illegible] ٦ اگست - سنه ۱۹۰۱ - کو کوس (Cawes) [illegible] اور دوسرے سال برفستان میں داخل هو کر [illegible] (الدسک ایڈورڈ دي قفتهه لنیڈ) دریاف[illegible] سرما خلیج میکمرڈو (McMurdo Cay) میں [illegible] شروع کیا ' اور ایک بطي السیر ' [illegible] ۳۰ - دسمبر سنه ۱۹۰۲ - [illegible] تک پهنچ گیا -

[illegible] متعدد مهموں نے [illegible] دو [illegible] کا بحر انٹلاٹیک [illegible] اسفار [illegible] کے [illegible] الکتشا[illegible]

[illegible] اور روانه هوگئیں -

گو ان دونوں مهموں کو اسکاٹ کے حالات سے براہ راست کوئي تعلق نهیں ' مگر سلسلۂ اکتشاف کي تکمیل کے لیے انکا بیان ضروري ہے -

سر ارنیسٹ شیکلٹن (Sir Earnest Shackelton) نے اکتشاف جنوبي کي غـرض سے ایک مهم لیجانے کا اراده کیا - چنانچه اپنے روپیه اور چند دیگر احباب کي مالي مدد سے ایک مهم ترتیب دي - اور نمرود (Nimrod) نامي وهیلر جهاز (Whaler) میں یکم جنوري سنـه ۱۹۰۸ - کو نیوزي لینڈ سے روانه هوگیا - اس مهم میں سب سے بڑي بات یه تهي که پهلي مرتبـه موٹر کاریں استعمـال کي گئیں ' جو تجربه سے نهایت کار آمد ثابت هوئیں -

اس مهم کے اهم ترین نتائج حسب ذیل هیں :

(۱) پروفیسـر ڈاوڈ (Pro. David) نے ماونٹ ایریبـس (Mount Erebus) پر چڑهکے یه دریافت کیا که اسکي چوٹي کي بلندي ۱۳ - هزار ۳ - سو قدم - ہے - یه ایک کوہ آتش فشاں کے دهانے کا کناره ہے ' اور اسکے غار (Abyss) کا عمق ۹ - سو قدم کے اندر ہے -

(۲) پروفیسر مذکور نے ۷۲٦۰ - قدم عروج ' ۷۲ - درجه اور ۲۵ - دقیقے طول ' اور ۱۵۵ - درجے اور ۱٦ - دقیقے ش - عرض البلد پر قطب مقناطیسي کو دریافت کیا -

(۳) قطب کي طرف حمله کیا گیا -

۲۹ - دسمبر سنه ۱۹۰۸ - کو ۴ - آدمیوں کي ایک ٹولي ۹۱ - دن کي غذا اور بالائے برف چلنے والي گاڑیاں لیکے روانه هوي - ۲٦ - نومبر کو وہ اسکاٹ کي تحقیق کرده جنوبي حد کو عبور کرگئے ' چند دن بعد تمام جانور مرگئے - آدمیوں نے خود گاڑیاں کهینچیں ' اور بڑي بڑي مصیبتیں اٹهائیں - سات دن میں بمشکل تمام بیرڈ مور (Beardmore) کے برفستاني تودوں (Glacier) کي چڑهائي کو طے کرکے حوالي قطب کے حدب (Plateau) میں آئے - اب منزل مقصود صرف ۹۷ - میل کے فاصله پر تهي ' اور بالکل ممکن تها که وهاں تک پهنچ جاتے ' مگر غذا کي بے وقت کمي اور واپسي کي مسافت کي طوالت نے واپس هو جانے پر مجبور کردیا -

اس مهم نے ۱۲۷ - دن میں عرض البلد کے ۸۸ - درجے ۲۳ - دقیقے ج تک ۱۵۳۰ - جغرافي میل زمین دریافت کي -

امنڈسن (Amundsen) نے اولا بحر ارطیق (Arctic) کي تیاري شروع کي ' مگر بعد کو نقشه مهم بدلدیا ' اور ارطیق کے بدلے جنوب کي طرف روانه هوا - یه مهم خلیج وهیلس (Whales Bay) میں ۱۳ - جنوري کو داخل هوي -

اس نے کنگ ایڈورڈ کي قفته لینڈ کے قریب گریٹ باریر (Great Barrier) میں مرکز قائم کیا تها -

تمام خزاں کا موسم سیل (ایک قسم کي مچهلي ہے : Seal) کي فراهمي ' اور کوچ کے لیے مجوزه خطوط پر گوداموں کي تیاري میں صرف هو گیا - نومبر میں جنوب کي مهم روانه هوئي - راسته وکٹوریا لینڈ کے پهاڑوں سے هوتا هوا گیا تها ' اور بیس میل في یوم کے حساب سے باریر (Barrier) کو قطع کیا - ۱۰ - هزار قدم چڑهائي کے بعد مهم حدب (Plateau) تک پهنچي - سفر کے بقیه حصه میں نرم ڈهالو زمین ملي ' جسکے بعد ۱٦ - دسمبر کو منزل قطب نمایاں هوا اور جغرافي دنیا کي دیرینه آرزو پوري هوئي -

خوش قسمتي سے موسم ساز گار تها - سفر واپسي بخیریت انجام پذیر هوا اور مهم ۱۴ - جنوري سنه ۱۹۱۲ - کو واپس پهنچ گئي -

مراسلات

ترکوں کي مالي امداد

فوري طور پر صرف اوقاف سے ممکن ہے

(۱) ساڑھے سات کروڑ مسلمانان هند کي آبادي میں مجاهدین ترکونکي فوري مالي امداد کا مسئلہ ایک عقدۂ لا ینحل هو گیا ہے - ایک طرف جب هم دیکھتے هیں کہ ترکونکي مالي امداد کے نا کافي رهنے سے اسلام کي حیات و ممات کا مسئلہ وابستہ ہے اور دوسري طرف جب هم متوسط اور غریب اصحاب کو اس قلیل عرصہ میں کافي رقم کے جمع کرلینے پر قادر نہیں دیکھتے ' تو اس فوري امداد کا سوال اور بھي مشکل هو جاتا ہے - ضرورت مقتضي ہے کہ کچھ الفور کئي کروڑ روپیہ ترکوں کي امداد کیلیے مہیا هو جاوے - ممکن ہے کہ قوم کے سربراوردہ اصحاب ایسي مالي امداد کے مہیا کرنے پر آمادہ بھي هو جاویں ' لیکن سوال تو وقت کا ہے - بعد ضرورت آج ہے اور امداد کا نتیجہ ایک مدت چاھتا ہے - جس سے یہہ خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا نخواستہ کا " تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود " کا مصداق نہ هو جاے - ایسی مدت اور نازک وقت میں اگر کوئی صورت اس فوري امداد کي مسلمانوں کے هاتھہ میں باقي ہے ' تو وہ اسلامي اوقاف کے معزز همدرد متولیوں کي خاص نظر عنایت سے وابستہ ہے ' اور انکي ایسي با وقت مالي امداد اسلامي دنیا کے شکریہ کي خاص طور پر مستحق ہے - بشرطیکہ وہ اپنے اوقاف سے ایسي مالي امداد کے بہم پہونچانے میں تنگي وقت و ضرورت کو ملحوظ رکھکر عجلت سے کام لیویں -

(۲) یہي وہ خاص وقت ہے جسکے لیے اوقاف کے کروڑوں روپے کا بہتر استعمال کیا جاسکتا ہے - اور خدا و رسول کے نزدیک معزز اور همدرد متولي ان اوقاف کي ذمہ داري سے عہدہ برا هوسکتے هیں اور عند الناس مشکور -

(۳) اسلامي اوقاف کا بہترین مصرف اگر کوئي هوسکتا ہے ' تو وہ بالخصوص اسلامي روایات اور شان کا تحفظ - ترک اس وقت اسلامي روایات کے تحفظ کیلیے اپني جانوں کو قربان کر رہے هیں - ان اوقاف کي خطیر رقوم سے جنکا جائز مصرف اکثر مقامات میں ظہور پذیر نہونے سے اجتک بیکونکي تحویل میں پڑا رهنا ضروري سمجھا گیا ہے ' ترکوں کو مالي امداد بہم پہونچانا ' ان اوقاف کا بہترین مصرف ہے - رنگون' بمبي ' سورت ' کلکتہ ' مدراس ' اجمیر شریف ' پاک پٹن شریف ' سرهند شریف ' پیران شریف ' تونسہ شریف - گولڑہ شریف ' دهلي ' لاهور ' پشاور ' و دیگر جملہ شہروں و قصبوں کے متولیوں اور مقدس انفاس سجادہ نشینوں اور پیروں سے نہایت اخلاص اور عاجزي کیساتھہ استدعا کیجاتي ہے کہ اپنے اپنے اسلامي اوقاف کي گراں بہا رقوم کو هفتہ عشرہ کے اندر اندر ترکوں کي مالي امداد میں منتقل کرنے میں عجلت سے کام لینگے - کیونکہ اسوقت غنیم یعنے عدوے اسلام کو تمام دنیا کے گرجوں اور کلیساؤں سے روز مرہ بیش از بیش رقوم فراهم هو هو کر پہنچ رهي هیں -

(۴) معزول سلطان عبد الحمید خاں غازي اپني بیش بہا فراهم کردہ رقوم کو جو جرمني کے بینکوں میں جمع تھیں ' ترکوں کي امداد میں دیکر اسلامي دنیا کے لیے ایک قابل تقلید مثال قایم کرچکے هیں - اور ایک معزول سلطان کا اپنے معزول کنندونکي امداد میں اپني کل فراهم کردہ رقوم کا دیدینا اس امر کي بین دلیل ہے کہ معزول سلطان نے اپنے غازیوں کو خطرے کي حالت میں دیکھکر یہ امداد نہیں کي ' بلکہ اسلامي کشتي کو خطرے میں دیکھکر -

(۵) اسلامي اخباروں اور رسالوں سے هماري عاجزانہ درخواست ہے کہ اس استدعا کو جلد سے جلد اپني قابل راے کیساتھہ اپنے اخباروں اور رسالوں میں شائع کرکے عند اللہ و عند الرسول ما جور رهوں -

ڈاکٹر ایم - اے - سعید انصاري - بي - ایم - ایس - سي
سکریٹري هلال احمر شملہ

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

(۱۵)

ان اللہ اشتري من المومنین انفسہم و اموالہم ' بان لہم الجنة

	پائي	آنہ	روپیہ
بذریعہ قاقلہ مولوي سراج الدین صاحب			
نقد	۰	۲	۵۷
فوان سیف دو جلد - سنگل چاندي ۱۰ عدد - جھومر چاندي ۳ جوڑے - پائہ خورد چاندي ۲ عدد - پاي زنجیر دار چاندي ۳ عدد - بالیاں چاندي ۱۲ عدد - پائي سونیکي ایک عدد - کانپول چاندي ۲ عدد - انگشتري ۱۹ عدد خورد و کلاں - سونیکا بالي ایک عدد - سونیکي ناک پھول ۳ عدد - کڑي ۲ عدد تانمبس - ساري ایک عدد ریشمي بنارسي - کوٹا ایک عدد کہہ			
بذریعہ منیر حسین خانصاحب - بڑواں پالہ			
نقد (جو زیورات فروخت کرکے ادا کیا گیا)	۱	۵	۲۴
مسماۃ بنو	۶	۷	۱۲
[illegible] حسین صاحب - لودي پوري	۰	۰	۱
[illegible] میاں	۰	۰	۱
[illegible]	۶	۱۲	۱
بذریعہ حافظ عبد [illegible] - حیدر آباد	۰	۰	۷۵
بذریعہ [illegible] - گوالیار	۰	۰	۲۷۵
بذریعہ [illegible] خاں - سکندرآباد			
[illegible] - پور	۰	۰	۲۰۰
بذریعہ [illegible]	۰	۰	۱۲۰
بذریعہ [illegible]	۰	۴	۱۳
حاجي محمد [illegible]	۰	۰	۱۰
[illegible] حسین صاحب		۰	۳
محمد حسین [illegible]			۱
[illegible]			۳
			۷۹
			۱۳

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سرچکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جاے تو سمجھہ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم **کاربنکل** سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپڑ والئی ریاست خیرپور سندھ ـــ پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنّہ ضلع اٹاوہ ـــ آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور ـــ جو گولیاں ذیابیطس آپ نے عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور ـــ آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد ـــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل ـــ پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھہ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور - بھگندر - خنازیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأ الساعۃ

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ :-

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

درد سر و درد رياح كي دوا

رياحي درد لحظه ميں پہاڑ هوجاتا هے - يه دوا لحظه ميں اسكو پاني كرديتي هے - درد رياح جيسے ٹيپك - چمك - ٹيس - رگوں ميں لهركن كني سے چاهے جسقدر تكليف هو - اس دوا كے استعمال سے فوراً رفع هوتي هے درد سر كے واسطے بهي اس دوا كا ايساهي فايده هے - نصف سر ميں هو يا تمام سر ميں كسي وجه سے كيساهي درد هو اس دوا سے رفع هو جاتا هے صرف يهي نهيں اگر سر كٹا جاتا هو پهٹا جاتا هو - اُڑا جاتا هو - اس دوا سے فوراً بند هوتا هے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں ميں سر دكهايا كرتے هيں كام ميں يا مفت كي باتوں ميں فكر و تردد ميں عيش و عشرت ميں دن كو رات اور رات كو دن بنانے ميں كل شكايتيں سر پر آجاتي هيں - اور هاے رے درد سر پكارا كرتے هيں ڈاكٹر برمن كي دوا ايسے لوگوں كے ليے هے - دوا كے استعمال سے فورا درد بند هوتا هے - اسلئے هر خاص و عام كو يه دوا اپنے پاس ركهنا لازم هے -

(قيمت ١٢ ٹكيوں كي ايك شيشي (٦ آنه) محصول ڈاك ايك سے چهه ڈبيه تك ٥ آنه)

ڈاكٹر - ايس - كے - برمن - نمبر ٥ و ٦ تارا چند دت اسٹريٹ كلكته

انگريزي حكومت كا مسلمان هوجانا

— * —

اب بالكل يقيني هے - كيونكه حضرت شيخ سنوسي كے خليفه نے بمقام بيروت سيدي خواجه حسن نظامي سے آئنده حالات كي نسبت جسقدر پيشين گوئياں كي تهيں (اور جنكو كتاب شيخ سنوسي كے حصه اول و دوم ميں شائع كرديا گيا تها) سب هو بهو سچي ثابت هوئيں - اب صرف انگريزي حكومت كے مسلمان هو جانيكي پيشين گوئي باقي هے - جو خدا نے چاها تو عنقريب پوري هوگي - پس اگر آپ يه پيشين گوئياں اور تركي و ايران علي الخصوص افغانستان و جاپان و چين وغيره كے انجام كار كو ديكهنا چاهتے هيں - تو رساله شيخ سنوسي كے دونوں حصے پڑهئے - قيمت هر دو آٹهه آنه -

كليات اكبر - لسان العصر و جدان الملة خان بهادر مولوي سيد اكبر حسين الهآبادي كے زبردست كلام كے دونوں حصے چهپ كر تيار هيں - كاغذ لكهائي چهپائي نهايت اعلي هے - اور صرف همارے هاں دستياب هو سكتے هيں - قيمت هر دو حصص ٣ روپيه ٨ آنه -

مضامين خواجه حسن نظامي ميں غدر كے اور تيموريه خاندان كے سچے مگر نهايت درد ناك قصے درج هيں نيز آلو - مچهر - دياسلائي وغيره عنوانوں پر نهايت مزيدار اور معني خيز مضامين هيں -

سفرنامه هندوستان بمبئي، گجرات، كاٹهياواڑ، سومنات وغيره مقامات كا دلچسپ سفر نامه بطريق روز نامچه از سيدي خواجه حسن نظامي دهلوي قيمت ٨ آنه -

اسلام كا انجام مصر كے شيخ المشائخ كي حوصله افزا پيشين گوئياں - قيمت ٣ آنه

اسرار مخفي رموز كا خزانه بس ديكهنے كے قابل قيمت ٣ آنه -

تركي فتح شاه مشتاق احمد صاحب منجم دهلوي كي پيشين گوئياں - قيمت ٢ پيسه

دل كي مراد - شاه صاحب كے طلسماتي تعويذ قيمت ڈيڑه آنه -

كاركن حلقه نظام المشائخ دهلي سے منگائيے

شائقين تواريخ و تصوف كو مژده

—:○ * ○:—

مزارات اوليا دهلي بالكل نئي تصنيف هے - تمام اولياے كرام و صوفياے عظام جو دهلي كي مقدس سر زمين ميں مدفون هيں ان كے بسيط حالات سلسله وار دو حصوں ميں درج كئے گئے هيں - زائرين كے ليے اس سے بڑهكر كوئي رهنما نهيں هو سكتا - قيمت حصه اول ٦ آنے حصه دوم ٢ آنے هر دو حصص معه محصول ڈاك و خرچ وي - پي پيكنگ وغيره ١٠ آنے -

هندوستان كي اسلامي تاريخ عهد افغانيه - مصنفه صوفي كرام الهي صاحب ڈنگوئي - ٣٢ تاريخوں كا لب لباب هے - معترضين كے حملوں كا معتبر اور مستند حوالوں كے ثبوت سے جواب ديا گيا هے - فاضل اجل مولوي سيد احمد صاحب مولف لغات آصفيه فرماتے هيں كه اس سے بهتر هندوستان كي تاريخ اب تك ان كي نظر سے نهيں گذري قيمت ٢ روپيه ٨ آنے محصول ڈاك و خرچ وي - پي ٣ آنے -

المشتهر - منيجر اسلاميه بك ڈپو و جنرل اخبار ايجنسي بازار بلي ماران - دهلي -

---

حميديه هوٹل

—:○ * ○:—

نمبر ١٣١ لور چيت پور روڈ

همارے هوٹل ميں هر قسم كي اشياے خوردني و نوشيدني هر وقت طيار ملتي هيں نيز اسكے ساتهه مسافروں كے قيام كيليے پر تكلف از آرام ده كمروں كا بهي انتظام كيا گيا هے جو نهايت هوادار فرنشڈ اور بر لب راه واقع هيں جن صاحبوں كو كچهه دريافت كرنا هو بذريعه خط و كتابت منيجر هوٹل سے دريافت كر سكتے هيں - جنگ تركي و اٹلي اور جنگ بلقان كي جمله تصويريں هماري هوٹل ميں فروخت كے ليے موجود هيں مع تصوير شيخ سنوسي وغيره -

المشتهر شيخ عبد الكريم مالك حميديه هوٹل

سسٹم راسكوپ ليورواچ ١٩ سائز

مضبوط، سچا وقت، برابر چلنے والي، معه محصول دو روپيه آٹهه آنه

ايم - اے - شكور اينڈ كو نمبر ١ - ٥ ويلسلي اسٹريٹ ڈاكخانه دهرمتله كلكته -

M. A. Shakur & Co., 5/1, Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۱ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ: چہارشنبہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta: Wednesday March 26, 1913.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو في پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ ــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا -

(منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیـــہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوّے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشّي مشروبات کا ' نعض امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ــــ کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين ـ القرآن الحكيم

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته

عنوان للتلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor :

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL - HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4 - 12.

ایک ہفته وار مصور رساله

نمبر ۱۲ — کلکته : چهارشنبه ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, March 26, 1913.

فهرست

— * —

تـــصـــاویـــر

— * —

التمـــــاس

— * —

نمبر ۷ ، ۸ ، جلد (۲) قبل از وقت ختم ہوگئے ہیں - دوباره چھپنے پر حاضر خدمت کئے جائینگے شائقین ذرا توقف فرماویں -

منیجر

شذرات

هفتهٔ جنگ

چتالجا ١٧ تک عثمانی سرکاری روداد جنگ کے بموجب خطوط چتلجا پر کوئی حمله عام نهیں هوا ' خفیف مناوشات (اسکریمشیز) هوتے رهے - ١٩ کو عثمانی پیاده فوج ایک پر جوش معرکے کے بعد فتحیاب هوئی ' فتحیابی کے بعد بهی تمام خطوط پر دشمن سے معرکه آرا هوتی رهی - ٢١ کو صوفیا کے ایک تار سے معلوم هوتا هے ' که دو ترکی ڈویزنوں نے بلغاریا کے میمنه پر حمله کیا ' شدید جنگ هوئی ' ترکی فوج پانچ سو مقتول و مجروح چهوڑ کے پسپا هوئی ' شام کو پهر حمله آور هوئی ' پهر پسپا کر دیگئی - ٢٣ کے عثمانی سرکاری تار سے (جو هندوستان کے عثمانی قونصل عام) کو موصول هوا هے ' معلوم هوتا هے که خطوط چتالجا پر سکون طاری هے -

ان خبروں سے صاف طور پر معلوم هوتا هے ' که چتلجا میں خطوط کے استحکام اور فوج محافظ کے جوش و همت میں کوئی فرق نهیں آیا هے ' فوج برابر نسل کے حملے کرتی هے ' اور جیسا که قاعده هے کبهی کامیاب هوتی هے اور کبهی نا کام -

---

ادرنه ٢٠ کو عثمانی فوج نے دشمن کے اگلی پوزیشنوں پر گوله باری کی ' عثمانی سرکاری تار سے معلوم هوتا هے ' که دشمن کی فوج آتشباری کی تاب نه لاسکی اور بهت سے خندق چهوڑ کے پیچهے هٹ گئی - ٢٢ کو ادرنه سے براه راست لندن میں اس مضمون کا تار موصول هوا هے ' که مدافعت بهادرانه طور پر جاری هے ' قلعے پوری طرح مضبوط هیں ' انتظام کامل طور بر قرار هے غذا افسر تقسیم کرتے هیں ' ٢٠ کا صوفیا کا تار بیان کرتا هے ' که حمله عام کیا گیا ' جسمیں حمله آور مشرق کے دو قلعه بند نقطوں پر قابض هوگئے -

---

دریاے اسٹمبی اب تک کو دنیا کو یه یقین دلایا گیا تها ' که البانیه بالکل فتح هوگیا مگر ٢٥ کے سلنیکی سے آئے هوے تار سے معلوم هوتا هے ' که البانیه کے دریاے اسٹمبی میں جاوید پاشا جانبازانه مدافعت کر رهے تهے ' مگر آخرکار ٢٥ کو پاشاے موصوف نے مع ١٥ هزار فوج کے سروی فوج کے آگے هتیار ڈالدیے (؟)

یدپلیفی درازو سے جانب جنوب و مشرق ٧٥ میل کے فاصله پر ایک تیپلیفی نامی ایک مقام تها اتهینس کے ٢٧ کے تار سے معلوم هوتا هے ' که یونانیوں نے اس پر بهی قبضه کرلیا هے -

---

حملهٔ عربی

آج آپ شؤن عثمانیه میں طرابلس الغرب کے زیر عنوان چند خوشگوار وامید افزا خبریں پڑهینگے ' یه خبریں عثمانی ذرائع کی هیں ' انکا خفیف پرتو آپ رومه کی اس تار برقی میں بهی دیکهینگے ' جو ذیل میں درج کیجاتی هے -

٢٣ مارچ رومه '

بارونی بے کے زیر قیادت عربوں کے هاتهوں اطالوی بهت دق هورهے هیں ' حملوں کو موقوف کرنے کے لیے ' دو اطالوی کالموں نے حمله کیا ' اور گیرین سے جنوب کی طرف ایک مضبوط موقف (پوزیشن) پر دست بدست جنگ کی ' عرب ٢٢٠ مقتول چهوڑ کے چلے گئے ' اطالویوں کے ٢٤ زخمی هوے ' اور ١٣ کام آئے

آپ کو اس سے اتنا معلوم هوگیا هوگا ' که عربوں برابر حملے کر رهے هیں ' رهی مقدار نقصانات کی صحت و عدم صحت تو اسکا تجربه آپکو سنه ١١ ع میں اچهی طرح هوچکا هے -

* * *

اعداء اسلام میں خانه جنگی کے آثار

جاوا کوی میں عام طور پر ' مسلمان اور کیتهولک ارتهوڈکس هونے پر علانیه مجبور کیے جارهے هیں ' اس سلسله میں نه معلوم کتنے امام مسجد علماء اور مشائخ شهید کیے گیے ' ان تمام مسلم کشی کی خبروں کے جواب میں تو تمام یورپ نے صرف اس کهنے پر اکتفاء کیا که جنگ میں ایسا هی هوتا هے ' مگر حال میں پیلک نامی ایک پادری کے قتل نے ' تمام کیتهولک دنیا میں آگ لگادی هے ' والذا میں اس واقعه کی تفصیل یه بیان کی گئی هے ' که اولاً پیلک سے ارتهوڈکس هونے کی فرمایش کی گئی ' جب اس نے انکار کیا ' تو اسکو دهمکایا گیا ' جب وه تهدید سے بهی متاثر نه هوا ' تو اسکے کپڑے چاک کر ڈالے گئے اور اسکو اسقدر مارا گیا که اسکی پسلیاں اور هاتهه پیر ٹوٹ گئے ' اور وه زمین پر گر پڑا ' مگر اب بهی وه ارتهوڈکس نه هوا ' آخر ایک شخص نے اسکے جگر میں سنگین بهونکدی اور وه مرگیا -

ایک آسٹروی جهاز " اسکوڈرا " نامی گرفتار کرلیا گیا هے ' اور جبراً سروی فوج کی نقل و حرکت میں استعمال کیا جا رها هے ' سقوطری پر گوله باری میں آسٹریا کا ایک یتیم خانه ' خانقاه ' اور چند اور عمارتیں منهدم هوگئی هیں - ان وجوه سے آسٹریا اور مانٹی نیگرو کے تعلقات نهایت تلخ هورهے هیں -

عام طور یقین کیا جاتا هے ' که پولا سے آسٹروی بیڑے کی روانگی کا تعلق انهی واقعات سے هے ' گو سرکاری طور روانگی کی وجه حسب عادت نمایشی جنگ بیان کی گئی هے -

حال میں آسٹریا نے مانٹی نیگرو سے حسب ذیل مطالبات کیے تهے -

(١) قتل پادری کی تحقیقات آسٹروی قونصل کے سامنے کی جائے -

(٢) تبدیل مذهب کی کاروائی فوراً موقوف کردیجائے ' اور اس قسم کے جسقدر واقعات اسوقت تک هوے هیں ' وه سب کالعدم سمجهے جائیں -

(٣) " اسکوڈرا " فوراً چهوڑ دیا جاے -

(٤) اسقوطری کے غیر ملکی لوگوں کو شهر چهوڑنے کی اجازت دیجائے -

مانٹی نیگرو نے نمبر اول کے جواب میں پادری پر بغاوت کا الزام لگایا هے ' نمبر دوم کی واقفیت سے انکار کیا هے ' نمبر سوم کے بابت فوری تحقیقات کا وعده کیا هے - اور نمبر چهارم کے منظور کرنے سے انکار کیا هے مگر یه اطمینان دلایا هے ' که آینده آتشباری کا رخ صرف قلعوں کی طرف هوگا -

مگر آسٹیریا کے نزدیک یه تمام جوابات ناکافی هیں ' اسلیے اس نے الٹمیٹم دیدیا هے ' که اگر غیر ملکی باشندوں کے ترک اسقوطری تک گوله باری موقوف نه رهی ' تو وه فوجی طاقت سے کام لیگی - اس الٹیمیٹم کی وجه سے مانٹی نیگرو پر غیر معمولی خوف و اضطراب چهایا هوا هے - اس نے اپنے حلیفوں کو اسکی اطلاع دی هے ' اور دول کے سامنے یه اعتراض کیا هے ' که یه کاروائی ناطرفداری کے خلاف هے - مگر سوال یه هے ' که اسوقت مانٹی نیگرو کهاں تها جب " سطنت

آمندسن فریم (Frame) میں اپني جماعت لیے جارہا تھا ' خلیج رھیلس (Whales Bay) میں غیر مترقبہ طور پر ٹیرانوا اور فریم سے ملاقات ہوئي - جہاز لفٹنٹ کیمپبل (Liet. Campble) کے زیر سر گروهي ایک جماعت اتار کے ' شمال کي طرف لوٹا ' اور اپریل میں نیوزیلینڈ پہنچگیا - جہاز پھر جنوب واپس گیا اور یکم اپریل سنه ۱۲ کو ۱۹ مارچ تک مہم کي خبریں لیکے نیوزیلینڈ واپس آیا -

۲ نومبر سنه ۱۲ کو اسکاٹ کے زیر سر گروهي ایک جماعت جنوب کے لئے روانه هوئي ' راسته میں برف کے تودے چھوڑتي جاتي تھي ' تاکه واپسي میں نشان راه کا کام دیں ' سد (Barrier) پر مہم کي شرح رفتار ۱۰ میل في یوم تھي -

۳۱ دسمبر کو ۸ هزار ۶ سو قدم عروج (Altitude) پر حدب ملا -

۲۵ جنوري کو ۱۲ آدمیوں کي ایک جماعت مع ۸ یابوؤں اور دو کتوں کي ٹیموں کے گو داموں کي تیاري کے لیے روانه هوئي - اس جماعت کي روانگي کے کسیقدر بعد ایونس کے جنوب کي طرف بحر برف (Sea - Ice) پھٹي - اس شگاف نے جماعت اور منزلگاه میں مراسلت کا راسته پیدا کردیا - جماعت مختصر اور بار زیاده تھا ' اسلیے صرف هٹ پوانٹ (Hut - Point) سے ۷ میل جانب مشرق ' جنوب و مشرق سد برف (Ice - Barrier) پر ایک مرکزي خیمه کے نصب میں جماعت ۳۰ جنوري تک مشغول رهي -

جماعت نے رسد کا اصلي حصه اسي خیمه میں چھوڑ دیا ' اور هلکے بوجھه لیکے ' ایک مقام کي طرف روانه هوئي ' جسکا نام بعد کو کوارنر کیمپ (Corner Camp) رکھا گیا ' شمال و جنوب کي طرف یه کوچ قریباً ۲۷ میل کا تھا ' اور جزیرۂ سفید (White-Island) کے غاروں سے بچنے کے لیے جنوب کي طرف واپسي سے پہلے کیا گیا تھا -

۸ فروري کو یه جماعت دنیوپ کي طرف روانه هوئي ' رات کو کوچ اور دن کو آرام کرتي تھي ' موسم خاص طور پر ناسازگار تھا - تین یابوؤں کي کمزوري اور لاغري نے ' آگے لیجانے کي اجازت نه دي ' اسلیے وه واپس کردیے گئے -

راه میں شدید برفباري هوئي ' دو یابو مرگئے ' ایک زنده بچا ' بقیه یابوؤں اور کتوں کو لیے هوے جماعت ۱۶ فروري کو عرض البلد کے ساڑھے ۸۹ درجے تک پہنچي ' موسم ناسازگار اور جانور مسلوب القوي تھے ' پیشقدمي کي کامیابي موهوم ' اور جانستاني اغلب نظر آتي تھي ' عاقبت اندیشي عناگیر هوئي ' اسکاٹ نے پیشقدمي کا اراده فسخ کردیا ' اور ایک گودام بنا کے واپسي کا فیصله کیا ' گودام میں ایک ٹن سے زاید سامان رسد رکھدیا -

ایک معجزه نما جاں بري

گودام سے فراغت کے بعد ' یه جماعت کتوں کو لیکے مرکزي خیمه کي طرف واپس هوئي ' راسته میں جزیره سفید کے قریب ایک گوشه ملا - روشني نہایت کم ' بلکه نه تھي ' جماعت نے اسکو قطع کرنا شروع کیا ' دوران قطع میں ایک سخت خطرناک سانحه پیش آیا '

برفستاني گاڑیوں میں کتے جتے هوے تھے ' جزیره سفید کے غاروں کے قریب جب یه گاڑیاں پہنچیں ' تو کتے ان غاروں میں گر پڑے اسوقت حالت یه تھي ' که ایک طرف پل پر گاڑیاں رکي هوئي تھیں ' دوسري طرف غار میں اکثر کتے لٹکرهے تھے ' اور ساز دونوں میں رشته اتصال تھ - بالکل ممکن تھا ' که کتے زیاده پھڑکتے اور مع گاڑي کے غار کي ته پر هونے - اسوقت حالت خطرناک نازکي کے اس نقطے تک پہنچگئي تھي ' جہاں حواس پراگنده ' خاطر آشفته ' اور تدبیر آفریني عقیم هوجاتي هے ' مگر اسکاٹ کو آهن اندامي اور پخته عزمي کے ساتھه ' ثبات قلب اور اجتماع حواس سے بھي بہره وافر ملا تھا ' تین گھنٹه کي مسلسل بجانفشان و عرقریز کوشش کے بعد وه کتوں کے نکالنے میں کامیاب هوا - ۶۰ قدم کي افتادگي نے ایک کتے کو بہت بري طرح زخمي کیا تھا ' اسلیے وه جانبر نهوسکا -

اسکاٹ مرکزي خیمه آیا ' یہاں آ کے دیکھا ' تو صرف ایک یابو اچھا بچا تھا -

۲۴ فروري کو اسکاٹ مع چند آدمیوں اور ایک یابو کے روانه هوا - روانگي کا مقصد یه تھا ' که کوارنر کیمپ میں مزید رسد فراهم کیجائے - واپسي میں ۲۷ کو سخت برفباري هوئي ' مگر مرکزي خمیه قریب تھا ' اسلیے ۲۸ کو یه جماعت خیمے واپس پہنچگئي -

جیسا که اسکاٹ نے اپنے روزنامچه میں لکھا هے یہاں ایک غیر معمولي طوفان بپا هوچکا تھا ' جو تین دن تک رها تھا ' اور جس نے برف کا ایک انبار عظیم جمع کردیا تھا -

یابو کو دیوار هاے برف کي پناه میں رکھنے کي کوشش کیگئي ' مگر آندھي کے جھونکوں نے اس کوشش کو بے سود ثابت کیا ' اور مسکین جانور کو سخت تکلیف برداشت کرنا پڑي - ان حالات کي بنا پر اسکاٹ نے بغیر کسي تاخیر کے ' هٹ پوائنٹ واپس آنے کا فیصله کیا -

ایک صدمۂ شدید

ایک یابو کو برفباري سے سخت نقصان پہنچا تھا ' اوٹیس ' کرین ' اور اسکاٹ اسکي حفاظت کے لیے پیچھے رهگئے ' اور باورس چیري (Cherry) گیرارڈ (Garrard) اور کرین (Crean) چار نہایت عمده یابوؤں کو لیکے کتوں کے پیچھے پیچھے چلے -

یه جماعت جب هٹ پوائنٹ کے قریب پہنچي ' تو اسوقت بحر برف میں شگاف پڑرهے تھے ' یه دیکھکے وه فوراً واپس هوئي ' واپسي میں وه جنوب کي طرف ۴ میل تک چلي گئي -

جانوروں کي خستگي و ماندگي برابر بڑھ رهي تھي ' یکم مارچ کو ۲ - بجے ماندگي اس حد تک پہنچگئي ' که جماعت کو مجبوراً منزل کرنا پڑي -

کوئي ۴ - بجے کا عمل تھا ' که ایک خرخش نے باورس کو بیدار کردیا ' باورس نے اٹھکے دیکھا ' تو معلوم هوا ' که برف کے تودے پھٹ رهے هیں اور سیلاب کي طرح سرعت کے ساتھه خیمه کي طرف بڑھتے چلے آ رهے هیں -

یابوؤں کے باندھنے کے لیے ایک قطار میں میخیں گاڑي گئي تھیں - دیکھا ' تو ایک یابو غائب هوگیا هے ' یه حالت دیکھکے جماعت جنوب و غرب کي منجمد برف کیطرف روانگي کا فیصله کیا ' برفستاني گاڑیاں لادي گئیں اور جماعت روانه هوگئي - گاڑي کے کھینچنے میں غیر محدود مشاکل پیش آے - یابو ایک بہتے هوے تودۂ برف (Floe) سے اُچک کے دوسرے بہتے هوے توده برف پر جاتے تھے اور دوسرے سے تیسرے پر ' وهلم جراً -

دوپہر هوتے ' جماعت سد (Barrier) کے قریب پہنچي ' اسوقت حالت سنگین سے سنگین تر هوگئي تھي ' پیچھے گرم تعاقب سیلاب تھا اور آگے سد کي نا قابل صعود دیوار برف ' اس امید پر ' که شاید دیوار برف میں کوئي شگاف ملجاے ' ولسن مشرق کي طرف گرم سیر هوا ' اتفاقاً اسکو ایک شگاف ملگیا - جسکے سہارے سے وه سطح پر چڑھگیا -

اسکاٹ کي ٹولي نے بیمار یابو کي جان بري کي هر ممکن کوشش کي ' مگر ناکامي هوئي - یه ان سوانح سے بالکل بیخبر تھي ' جو ولسن کي ٹولي کو پیش آئے تھے ' اسلیے جب اسکو اپنے مقصد میں کامیابي نہیں هوئي ' تو وه وهاں سے روانه هوگئي ' دوپہر سے پہلے وه لب سد پر پہنچي ' یہاں اسکو غیر متوقع هولناک منظر نظر آیا ' اس نے دیکھا ' که بحر برف ندارد هے اور سد کي برف پیر کے نیچے

پھٹ رہی ہے' یہ حالت ایک عظیم الشان آنے والے سیلاب کی گرد راہ تھی' اسکاٹ فوراً تاڑ گیا' ولسن سے ملاقات ہوئی تو اس نے بیان کیا کہ " عینک کی مدد سے میں نے یابوروں کو بحر برف میں بہتے ہوے دیکھا ہے " اس روایت سے اسکاٹ کے خیال کی تائید ہوئی' گھنٹہ بھر کے بعد اوریں آتا ہوا دکھائی دیا' جب وہ قریب آگیا' تو اس نے اپنی سرگذشت بیان کی' جسکے سنتے ہی ارتیس اور اسکاٹ' کریں کو اپنے ہمراہ لیکے' مغرب کی طرف ولسن کی ٹولی کے بقیہ اعضاء کو نکالنے کے لیے روانہ ہوے -

ایک خلیج کے گرد انہوں نے چلنا شروع کیا' چلتے چلتے ۹ بجے شام کو خوش قسمتی سے گم شدہ ٹولی نظر آئی -

اب موجیں تہ نشین ہوگئیں تھیں اور شمال و مغرب کی طرف منجمد برف کا بہنا ہنگامی طور پر موقوف ہوگیا تھا

آلپن (ایک قسم کا درخت ہے) کی رسی کے ذریعہ سے تمام آدمی بغیر کسی دقت کے نکال لیے گئے - کام رات کو بھی جاری رہا' برفستانی گاڑیوں اور سامان کے نکال لینے میں بھی کامیابی ہوئی' یابو ۳۰ میل کے فاصلہ پر تھے' وہ نہیں نکالے جاسکے' آخر شب کو قریباً ۳ بجے منجمد برف میں پھر حرکت شروع ہوئی' ۸ بجے' صبح کو پھر یہ حرکت سکون سے بدلگئی' اب یہ لوگ شمال کی طرف روانہ ہوے' یہ دیکھکے کہ یابوروں نے اپنے نکالے کی غیر معمولی جوش کے ساتھہ کوشش کی ہے' اوتیس اور باورس ایک طویل چکر کاٹکے منجمد برف تک پہنچے' اور باقی لوگ سد کے حصہ زاویہ میں خادق کھود نے لگے' بہتے ہوے برف کے تودے نا ہموار اور سطح آب سے بلند تھے' ارتیس' اور باورس نے یابوروں کو جست کی ترغیب دی' ایک تو نکل آیا' مگر دو جست میں ناکام رہے اور غرق ہوگئے' منجمد برف نے پھر شمال کی طرف حرکت شروع کی -

اسکاٹ مع اپنے رفقاء کے روانہ ہوا' ۴ مارچ کو یہ لوگ کیسل روک (Castle Rock) سے مشرقی پہاڑیوں پر چڑھے اور ۵ کو بخیریت ہٹ پوائنٹ پہنچگئے -

اس سفر میں تین نہایت توانا اور قوی ہیکل یابو ضائع ہوگئے' جیسا کہ اسکاٹ نے اپنے روز نامچہ میں لکھا ہے' ان تین قوی و توانا یابوں کا ضائع ہونا مہم کے لیے ایک سخت صدمہ تھا اور اگر چند اور یابو باقی نہ ہوتے تو تمام نقشہ درہم برھم ہو جاتا -

یہ تمام مصائب ایک موج کا کرشمہ تھے' جو دس میل تک پھیلی ہوئی تھی' اس موج میں گھلی ہوئی برف کے پانی کے علاوہ سد اور خالکدے کی برف کے بڑے بڑے ٹکڑے بھی تھے' یہاں کی یہ حالت صرف اسی سال نہ تھی' بلکہ سنہ ۱۹۰۲ ع سے یہ ہی حالت رہتی ہے - یہ جماعت ڈسکوری ہارس پہنچی' مگر یہاں دیکھا' تو مکان کی عجیب حالت تھی' کھڑکیاں ٹوٹی ہوئی اور پٹ قلابوں سے نکلے ہوے تھے' اندر برف سخت (solid ice) پٹی پڑی تھی' فوراً سب نے ملکے اندر کی برف نکالی' اور شکستہ مقامات کی ضروری مرمت کی' مرمت کے بعد اس کہلے برفستان میں اس مکان نے بڑا آرام دیا -

ایک عرصہ تک ان لوگوں کو انجماد سمند کا انتظار کرنا پڑا' اس عرصہ میں انکے بود و ماند کی وہ حالت تھی' جو انسان کی آغاز تمدن میں تھی - ٹیں اور چند اور دھاتوں کو ملاکے ایک ناہموار اور بدقوارہ انگیٹھی' اور ایک بھدا اور سادہ چراغ تیار کیا گیا تھا' چراغ میں وھیل کی چربی جلائی جاتی تھی' غذا سیل تھی' جو ایک دور پہاڑی کے قریب ملتی تھی اور وہ بھی بہت تھوڑی' گو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ بالکل نہ ملی ہو-

علوم حدیثہ کی ترقی

اور

جرائم و خبائث

—:*:—

علم ایک آلہ ہے' جس طرح کے ہاتھہ میں ہوگا' ویسا ہی نتیجہ پیدا کریگا -

علمی ترقی ایک طرف محافظین مال و دولت کیلیے ایسے ایسے طلسمی صندوق اور آہنی الماریاں ایجاد کرتی ہے' جسکو دیکھکر عقل کو تعجب اور دماغ کو تحیر ہوتا ہے - لیکن ساتھہ ہی دوسری طرف چوروں کے لیے ایسے ایسے آلات عجیبہ اور وسائل نادرہ بہم پہنچادیتی ہے' جنکے ذریعہ سے اس طلسم محافظ کی کنجی وہ ڈھونڈہ نکال لیتے ہیں' اور جس علم نے مال کی حفاظت کرائی تھی' وہی علم دوسرا نقاب منہہ پر ڈالکر اسکی قزاقی بھی کرا دیتا ہے !!

* * *

حال میں انگلستان کے ماہرین علوم چوروں نے جس عجیب علمی طریقہ سے ایک صندوق کو کھولنا چاہا تھا' اسکا تذکرہ آجکل علمی رسائل میں بکثرت کیا جا رہا ہے -

ہالین رائڈ کت کے ایک جوہری کے یہاں آہنی الماری کے اندر ۸۰ پونڈ کے قیمتی موتی رکھے تھے' ۳ فروری کی رات کو چوروں کی ایک با قاعدہ جماعت نقب زنی کے بعد' دکان میں پہنچی' اور بالکل علمی طریقہ پر الماری کے کھولنے کی کوشش کی - وہ یقیناً کامیاب ہوتے' مگر تکمیل کار میں دیر ہو گئی' یہاں تک کہ صبح کے چھہ بجے گئے' غریب جوہری کی قسمت خفتہ بیدار ہوئی' اور پولیس کی موجودگی نے ان ماہرین علم و فن کو ایک قیمتی تجربے کی تکمیل کا موقعہ نہیں دیا -

* * *

نقب زنوں نے سب سے پہلے ایک ہلکے قسم کا خیمہ استعمال کیا' جو اسی غرض سے انکے ہمراہ تھا -

خیمہ اسطرح نصب کیا گیا تھا' کہ اس کے اندر دیوار کا وہ حصہ آگیا تھا' جس کے ساتھہ لگی ہوئی اندر کی طرف آہنی الماری تھی - یہ چاٹوڈ کمپنی کی ساختہ تھی' جسکی مضبوطی' اور کیل پرزونکا استحکام مسلم ہے -

جب الماری کی دیواروں میں سے راہ پیدا کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی' تو اس جماعت نے دوسرا طریقہ اختیار کیا - انہوں نے الماری کے ایک رخ کی تہہ پر نہایت سخت اور خوفناک شعلہ باری شروع کردی' اور علمی اصول سے اسمیں اسقدر انتہا درجہ کی حرارت اور نا ریت پیدا کی' کہ تھوڑی ہی دیر کے اندر سطح میں ایک بڑا سوراخ پیدا ہوگیا - اتنا بڑا سوراخ' کہ جس سے بآسانی ہاتھہ اندر چلا جائے !

فائر پر رفنگ کا قاعدہ ہے' کہ حرارت کے پہنچنے سے پگھلکے' دھار کی سیال صورت میں بہنے لگتی ہے' اور الماری کے اندرونی اور بیرونی حصے میں حائل ہو جاتی ہے - اسی لیے

[پہلے کالم کا بقیہ]

ناداری میں نہایت حقیر چیز کی بھی بہت قدر ہوتی ہے- اتفاق سے وہاں ایک پرانا صندوق ملگیا' اسکے متعلق اسکاٹ اپنے روز نامچہ میں لکھتا ہے کہ :

" کہ ایک پرانی میگزین کے ایک صندوق کے اکتشاف کا ہم نے بیحد لطف اٹھایا اور اس سے بہت آرام ملا " (باقی آیندہ)

الماري کي ديوار ميں اسکے عقلمند موجد نے درانچ کي فائر پروفنگ دے دي تھي -

اگر آکسيجن (Oxygen) کي دھار کا رخ کسي ايسي دھات کي طرف، جو پہلے گرم کي جا چکي هو ' پھير ديا جاے ' تو قاعده هے که دھات بھڑک اٹھتي هے ' اور فوراً آئرن آکسڈ (Iron oxide) کي شکل ميں جل جاتي هے - ايسي ٹيلن (Acetylen) کے ساتھه آکسيجن کي آميزش اسي غرض سے هے -

يه چوري جن آلات و رسائل علميه کے ذريعه سے کي گئي تھي ' انکا ايک مرقع آجکي اشاعت کے ساتھه علحده صفحه پر چھاپا جاتا هے - اسکو پيش نظر رکھه ليجيے -

تصوير ميں دو لمبے چونگے هيں - ان ميں سے ايک ميں ايسي ٹيلين هے اور دوسرے ميں آکسيجن ' ان دونوں چونگوں ميں گيس کي اتني مقدار آسکتي هے ' که دو تين گھنٹے تک متصل شعلے نکلتے رهيں - ايسي ٹيلين شعلے پيدا کرتا هے ' اور آکسيجن حرارت کو سخت خوفناک حد تک تيزکرديتا هے -

يه دونوں گيس دو ربر کي نالیوں سے هوکے ' مهنال کے پاس مل جاتے هيں ' اور اپني متحده اور مرکبه طاقت سے آگ اور بربادي کے ايک ديوتا کي قوت بن جاتے هيں -

تا هم يه ايک سخت خوفناک تماشه تھا - اسي ليے نقبزنوں نے ايک کيميا وي تجربه کرنے والے پروفيسر کي طرح ' اپنے چہروں کے آگے ابرک کا ايک تخته آويزاں کر ديا تھا ' تا که شعلوں کي حرارت سے آنکھيں محفوظ رهيں - اس تختے ميں ايک سوراخ تھا ' جس کے اندر سے گيس کے نالي کي مهنال داخل کردي گئي تھي -

آپ ديکھه رهے هيں ' که فرش پر ايک ناند رکھي هوئي هے - اس ميں پاني هے ' اور يه اسليے هے ' تاکه الماري سے جو دھار پگھلکے بہے ' وه اسميں آجاے - اگر يه احتياط نه کي گئي هوتي ' تو اس مادے سے تمام عمارت ميں آگ لگ هوتي !

ايسي ٹيلن کا اس غرض سے استعمال حال کي اکتشافات ميں سے هے ' پہلے اسکي جگهه نائٹرو گليسيرين (Nito glycerime) استعمال کيا جاتا تھا -

الماريکي چول کے سامنے دروازے کے شگاف ميں گارا بھر ديا گيا تھا - اس گارے ميں نائيٹرو گليسيرين کيليے ايک پياله نما ظرف رکھا گيا تھا -

انفجار کے ليے ايک خاص طرح کے فتيلے سے کام ليا گيا تھا -

* * *

يه علم کے کرشمے هيں ' جو محافظ و سارق ' فرشتهٔ امن اور ديو جنگ ' وسيلهٔ راحت اور ذريعهٔ خسران ' دونوں هے -

الهـــلال کي ايجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اورکامياب تجارت کے متلاشي هيں تو اپنے شهر کيليے اسکے ايجنٹ بن جايئے -

تصحيـــــح

نمبر ۱۱ کے صفحه ۱۸۶ ميں نيچے سے پانچويں سطر ميں " علم النفس " کے بدلے " علم وظائف الاعضاء " هونا چاهيے -

فهـــرست

زر اعانـــهٔ دولت عليهٔ اسلاميـــه

—:#:—

(۱٦)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنة

مبلغ - ۵ - ۳٦۱ جو بذريعه نيازعلي خانصاحب سپروائزر نهر جهيلم منگلا هيڈ ورکس وصول هوے اور جنکي مجموعي رقم نمبر ۱۳ ميں شائع کي گئي هے -

	روپيه	آنه	پائي
ميان الله ديا	۲	٠	٠
مستري ذاکر حسين	۲	٠	٠
خواجه فرزند علي سب اورسير	۱۲	۸	٠
احمد علي ميٹ	۴	٠	٠
مستري چراغ دين	٦	۴	٠
چودهري امير خان	۲	٠	٠
چودهري نياز علي خان سپروائزر	٦٦	٠	٠
همشيره صاحبه چودهري نياز علي خان	۵	٠	٠
اهليه چودهري نياز علي خان	۷	٠	٠
مستري محمد شريف	۱	٠	٠
ميان عبد الغني سب اورسير	۱۸	٠	٠
قاضي سيد احمد سب اورسير	۱۸	٠	٠
اهليه صاحبه قاضي سيد احمد	۱۰	٠	٠
ڈاکٹر فضل کريم	۱۰	٠	٠
خان محمد مبين اورسير	۳۰	٠	٠
مولوي رحمت علي سب اورسير	۱۱	۴	٠
ميان صدر دين کلرک	۳	٠	٠
قاضي محمد اعظم کلرک	۲۰	۸	٦
ميان سردار محمد سب اورسير	۱۵	۴	٠
ميان عبد الکريم کلرک	۴	٠	٠
ميان عبد الرحمان پوسٹ ماسٹر	۵	٠	٠
مستري عطا محمد	۵	٠	٠
ميان ضيا الدين کلرک	۱۵	۸	٠
مستري عبد الکريم	۳	٠	٠
ميان فضل کريم	۲	٠	٠
ميان فيروز دين کلرک	۲	٠	٠
شير خان جمعدار بمعه مزدوران	۵	۴	٠
مستري غلام قادر	۲	٠	٠
غلام محمد ميٹ	۱	٠	٠
نظير بيگ ڈرائور	۵	٠	٠
منگو ڈرائور	۱	٠	٠
خدا بخش ميٹ بمعه مزدوران	۱	۸	٠
ساون لوهار	۲	٠	٠
غلام محي الدين فٹر	٦	٠	٠
غلام قادر فٹر	۵	٠	٠
مستري محسن خان	۴	٠	٠
دادو ڈرائور	۵	٠	٠
غلام محمد ميٹ و مزدوران	٠	۱۴	٠
فيروز دين ڈرائور	۲	٠	٠
روشن دين فٹر	۵	٠	٠
مستري حسن محمد	۱	٠	٠
کرم خان	۱	٠	٠
برانت فتر وئل پلس ميٹو	۸	٠	٠
جماعت ڈرائور	۱	۴	٠
بدر دين ڈرائور	۲	٠	٠
رجب علي ڈرائور	۲	٠	٠
مراد بخش ڈرائور	۱	۴	٠
سيف علي ڈرائور	٦	٠	٠
ڈهيرو ڈرائور	۲	٠	٠
روشن ميٹ و مزدوروں	۴	۸	٠
الف دين ٹهيکدار و مزدوران	۵	۹	٠
پيرا حجام	۲	٠	٠
متفرق معرفت ميان عبد الغني	۷	۹	٠
ديگر متفرق	۳	٠	٠

(۱)

لیگ کي دائم المرضي کي علت اصلي

حضرت لیگ نے اب کي سر منبر یہ کہا * کہ " بس اب " سلف گورنمنٹ " کي طیاري ہے
وہ گئے دن، کہ نہ تھي حق طلبي پیش نظر * اب تو میرے رگ و پے میں بھي یہي ساري ہے
وہ گئے دن، کہ تملق تھا مرا طرز عمل * اب تو جو بات ہے، وہ شیوۂ خود داري ہے
اگلي اسکیم سے جو کچھہ کہ رہا ہے باقي * وہ فقط شیوۂ تعلیم " وفاداري " ہے
میں نے یہ " سوٹ ایبل " کي جو لگائي ہے قید * یہ عجب نکتۂ آئین جہانداري ہے
فن انشا و بلاغت کا بھي رکھا ہے لحاظ * کوئي کیا جانے، کہ کیا اس میں فسوں کاري ہے
میں نے اس لفظ میں رکھے ہیں ہزاروں پہلو * ایک جملہ ہے، مگر لاکھہ پہ بھي بھاري ہے
آپ جتنا اسے کھینچیں گے اچک جائے گا * سادگي میں بھي وهي شیوۂ عیاري ہے
یاں تلک کانگرس کا بھي نہ پہنچا تھا خیال * نہ سمجھیے گا، کہ یہ بھي کوئي فخاري ہے
ہوتي جاتي ہیں، جو یہ لیگ کي شاخیں قایم * چشمہ فیض ہے، جو چار طرف جاری ہے
الغرض جلسہ سالانہ کے ہوتے ہوتے * آپ دیکھینگے کہ کیا لیگ کي جباري ہے

* * *

یہ تو سب کچھہ ہے، مگر دیکھیے اب تک جائے
بات کرنے کي جو یہ آپ کو بیماري ہے

(نقاد)

---

(۲)

ترکوں کو صلاح ترک یورپ

نہیں کچھہ امتیاز دوست دشمن اس زمانے میں * کرم فرما جنھیں سمجھے تھے، وہ نکلے ستم آرا
وہ آغا خاں، جنہیں ہندوستان کے سادہ دل مسلم * کہا کرتے تھے کل تک " نا خدا هست کشتي مارا
ہیں لکھتے اج ایک مضموں ٹائمس آف بمبي میں * جسے پڑھکر ہر ایک مسلم کا دل ہوتا ہے صد پارہ
وہ لکھتے ہیں کہ " بہتر ہے کہ یورپ چھوڑدے ترکي * اُٹھالے جائے ارض ایشیا کو اپنا پشتارا
یہ کیسي راے ہے؟ کیوں ہے؟ نہ پوچھو اس معمے کو * یہ ہیں اسرار پنہاں انکے افشاء کا نہیں یارا
مگر کہنا یہ ہے، سنتے ھي یہ مضمون شور افزا * بڑھا جوش و خروش ایسا کہ ہر اک شخص بنکارا
جہاں دیکھا، جسے دیکھا، مخالف ھي نظر آیا * نہیں دو چار، ہم آہنگ تھا ہندوستان سارا

* * *

بھري ایک سانس ٹھنڈي اور پڑھا یہ شعر حافظ کا * سنا جب حضرت شفاف نے یہ ماجری سارا
من ازآں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم * کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

* * *

کھلا عقدہ نہ اغا خاں کي اس شوری طرازي کا * بہت ہم عقل دوڑایا کیے، ہر چند سر مارا
نظر آیا بالاخر ایک سیاح جہاں دیدہ * کہ حل کرد او ز نیرو فراست ایں معمارا
کہا اس نے " صلاح ترک یورپ پر تعجب کیوں؟ * مگر شاید نمي داني تو قوم و ملک اغا را
یہ ایراني ہیں، جو ہیں عاشقاں خانہ برانداز * ہے انکا قول یہ با وصف فقد شاهي دارا
اگر آں ترک شیرازي بدست آرد دل مارا * بخال هندوش بخشم سمرقند و بخارا را

خریداري تمسکات

بہت چھینٹے دیے بارد مزاجوں نے انھیں، لیکن * کسي صورت نہ مقیاس الحرارت کا دبا پارا
یہ بڑھتا جوش جب دیکھا، تو حامي بنکے ترکوں کے، * بڑھاکر ہاتھہ چندے کا، مسلمانوں کو للکارا
یہ پالیسي، یہ ترکیبیں، ہیں پالیٹکس کے جوہر * کبھي تعریف فرمادي، کبھي برعکس لکھہ مارا

(هفاف)

ناموران غزوهٔ بلقان

"حمیدیه" شکشتگي کے بعد قسطنطنیه جا رها هے حصهٔ بیشین زیر آب هے -

" حمیدیه " مرمت کے بعد

" حمیدیه " میں گیارہ گز مربع سوراخ هوگیا هے اور قسطنطنیه کو واپس جا رها هے

کپتان حسین رؤف کمانیر " حمیدیه "

" حمیدیه " گذشته سال جنگ بلقان میں بلغاریا کے مقابله میں معرکه ارا هوا تها ۲۲ نومبر کو ایک ضرب شدید نے اسمیں ۱۱ مربع گز کا ایک شگاف پیدا کردیا ' جهاز مرمت کے لیے قسطنطنیه روانه هوگیا ' رفتار میں اسکي حالت یه تهي ' که پانچ انچ کے علاوه تمام جهاز غرق آب تها -

شگاف کا طول و عرض اور رفتار کي حالت دیکهتے هوے کسي کو بهي یه امید نه تهي که " حمیدیه " قسطنطنیه پهنچیگا ' مگر با این اسکے پخته کار و دانشمند کمانیر غازي رؤف حسین بک نے سررشتهٔ همت هاتهه سے نہیں دیا اور ایسي مهارت و چابکدستي کو کام فرمایا ' که عالمگیر مایوسي کے علي الرغم " حمیدیه " قسطنطنیه پهنچگیا -

قسطنطنیه میں اسکي مرمت هولي -

چند روز تک " حمیدیه " کے متعلق خبروں پر خاموشي طاري رهي ' ایک دن دفعةً یه خبر آئي که " حمیدیه " نے " میسیڈونیا " پر گوله باري کي اور اس خوش اسلوبي سے کي که موخر الذکر کے لیے غرق و تسلیم کے علاوه تیسري صورت نرهي ' اسلیے اس نے اپنے آپ کو ڈبو دیا -

حال میں " حمیدیا " نے " میڈیا " پر گوله باري کي تهي ' اور جلتے چلتے اس قادر اندازي کے ساتهه دو نشانے مارے ' که سروي بارکش اور میگزین میں آگ لگ گئي ' جس سے ایسا شدید نقصان هوا ' که دشمن کو بهي اعتراف کرنا پڑا -

شئون عثمانیه

اخـــبـــار و حـــوادث

—:○*○:—

تلخیص جرائد عربیه

چتلجــــا

— * —

ادھر دو دن تک کو موسم اچھا رہا ' مگر چتلجا اور بلغاریوں کے بیچ کی دلدل فریقین کی پیشقدمیوں میں حائل رہی - بظاہر معلوم ہوتا ہے ' کہ عثمانی توپوں کی زد سے بچنے کیلیے بلغاری دو گاوں جلا کے پیچھے ہٹ گئے ہیں

دولت عثمـانیه نے جمع شدہ فوج کا ایک حصه تو ازمید اور میڈیا میں اتار دیا ہے ' اور بقیه نامعلوم مقامات پر جہازوں کے ذریعه سے روانه کردیا ہے ' موخر الذکر فوج دسویں کمپنی کی ہے ' اسکے قائد بطل الطرابلس انور بے ہیں ' مگر عنقریب انکے ساتھه خورشید بک بھی روانه کیے جائنگے - انور بے نے اپنا شعار " فتح یا موت " قرار دیا ہے -

---

خالته کوی پر (جو چتلجا کے محاذات میں واقع ہے) بلغاریوں نے سفید اسلحه سے حمله کیا ' عثمانیوں نے جواب دیا ' شدید جنـگ ہوئی ' دشمن سخت نقصان کے ساتھه پسپا ہوگیا -

افسروں نے ۹ یونانی اور ایک بلغـاری جمله ۱۰ جاسوس گرفتـار کیے ہیں ' یه جاسوس عدالت جنـگ کے حواله کردیے گئے ہیں -

---

پیشقد میاں

چتلجا میں عثمانی فوج کی پیشقد میاں جاری ہیں ' بلغاری فوج کے اہم حصے تشرلو کی طرف ہٹ رہے ہیں ' بلغاری واپسی کے وقت تھوڑی فوج چھوڑ آتے ہیں ' یه ہی وہ فوج ہے ' جس سے اور عثمانی فوج سے بابا برغاس کی پہاڑوں پر چند خفیف مناوشات ہوئے ' نقصانات غیر اہم ہیں -

---

ادرنــه

— * —

سخت گوله باری ہوئی ' صرف شہر پر تخمیناً ۱۵۰ گولے گرے - محله (قرقش) کو غازی شکری پاشا قائد ادرنه نے غیر لڑکوں کیلیے خاص کردیا ہے - اسلیے یه محله ناطرفدار سمجھا جائیگا -

---

ادرنه میں رسد

بعض خاص ذرائع سے معلوم ہوا ہے ' که البطل العظیم شکری پاشا نے آغاز محاصرہ کے وقت سرکاری گوداموں میں رسد کی مقدار وافر جمـع کرلی تھی ' محاصرہ سے گھبرا کے بعض بلغاری بطل موصوف کے پاس آئے ' اور تسلیم کی درخواست کی ' بطل موصوف نے اس درخواست کے جواب میں انہیں پھانسی دلوادی ' تاکه آئندہ کسی کو اس قسم کی درخواست کی جرأت نه ہو -

حوالی اشقودرہ

— * —

(نیو فری پریس) کا نامه نگار اطلاع دیتا ہے :

جنـگ کے متعلق جبل اسود کی سرکاری روئدادیں مبالغه سے لبریز ہوتی ہیں ' اشقودرہ کے متعلق قابل اعتمـاد خبروں سے یه نتیجه نکلتا ہے ' که ترابوش ' بردانیول ' اور بادیکه میں جو معرکے ہوئے ' انـکا انجام مانٹی نیگـرو کی شکست پر ہوا ' کرنل (یوبوفتیش) کے زیر قیادت (بادیکه) پر حمله کیا گیا تھا ' مگر ناکام رہا ' سخت نقصان کے ساتھه واپس ہونا پڑا -

ترابوش پر بھی نہایت جوش و ہمت کے ساتھه حمله کیا گیا ' مگر بیکار گیا ' قلعوں کو بالـکل نقصان نہیں پہنچا ' بلکه محـافظ فوج کا جوش اور بڑھگیا ' اشقودرہ میں بلوہ کی خبر بالـکل بے بنیاد ہے ' سامان غذا و جنـگ کافی مقدار میں موجود ہے - آخری وقت تـک مدافعت پر فوج تلی ہوئی ہے -

(جون ترک) کا نامه نـگار خصوصی تار دیتا ہے :

مانٹی نیگرو اشقودرہ کے محاصرہ میں تنـگ گیری صرف سروی توپوں کے بوتے پر کرسکتے ہیں ' تاہم عثمانی فوج کی ہمت میں فرق نہیں آیا ہے ' اعادۂ جنـگ کے دوسرے ہی دن عثمانی فوج نے شہر سے خروج کیا ' اور دفعةً سروی فوج پر آتش باری شروع کردی ' جس سے سروی فوج کا سخت نقصان ہوا -

ڈیلی میل کا نامه نـگار تار دیتا ہے :

عثمانی نـکلے ' انکے ساتھه البانی والنٹیر بھی تھے ' تین سروی رجمنٹوں پر حمله آور ہوے ' سخت جنـگ کے بعـد دشمن سے ہتیار رکھوالیے -

---

حمله اشقودرہ

قرائن سے معلوم ہوتا ہے ' که اشقودرہ پر حمله موقوف ہوگیا ہے - جمعه اور ہفته کو شہر پر ہر طرف سے سخت گولهباری ہوتی رہی ' مگر اسکے بعد دفعةً موقوف ہوگئی ' اور اب دو دن سے سکون تام طاری ہے -

بروزیکا کے جانب جنوب بڑے بڑے غار ہیں ' بیان کیا جاتا ہے ' که ان غاروں کی وجه سے حمله ناممکن تھا ' اسلیے سروی حملے کا نقشه بدل گیا ہے ' مگر یه احتمال صحیح نہیں ' که موجودہ سکون تغیر نقشه کا نتیجه ہے -

یه معلوم ہے ترکوں نے یکشنبه کو انجلوا بالکل خالی کردیا ہے ' اتوار کو ترابوش کی بلندیوں اور اطراف و جوانب کی طرف مانٹی نیگرو کی پیشقدمی کا منظر نہایت عجیب و غریب تھا ' مگر میدان جنـگ میں بعض حرکات میں دیر ہوئی ' جسکی وجه سے انکو واپس ہونا پڑا -

---

خســائر جبــل اســود

سٹنجی (دار السلطنت مانٹی نیگرو) میں آئی ہوئی خبروں کے بموجب مانٹی نیگرو کو بار دنجولت کے معرکوں میں سخت نقصان ہوا ' حوالی ترابوش کے نقصانات بھی اسی کے قریب قریب تھے - انـگریزی انجمن صلیب احمر کے طبی مشن (جو پہاڑ کی بلندیوں اور ٹیلوں پر خیمه زن ہے) کا کام غیر معمولی طور پر بڑھگیا

گذشته چند دن میں صرف زرجاج کے انگریزي شفا خانے میں ۴۵۰ - زخمیوں کا علاج کیا گیا - اس سے انداز کیا جاسکتا ہے' که دیگر مقامات کي کیا حالت ہوگي -

بستر لوید کو (کتارو) سے معلوم ہوا ہے' که محاصرہ اشقودرہ میں پیہم نا کامیوں کي وجه سے اهل جبل اسود کے دلوں میں نوامیدي سما گئي ہے - حال میں سروي فوج کي مدد سے جو حمله کیا گیا تها اسمیں سخت نقصان کے ساتهه نا کامي هوئي' شفا خانے مریضوں سے بهرے هوئے هیں' متصل پانچ دن کے معرکے میں مقتولین کي تعداد ۳ هزار ۵ سو ہے

ابتک حکومت کي طرف سے همیشه فتوحات اور قرب تسلیم کي خبریں شائع کیجاتي رهیں ' جس سے قوم نے اُمید کي نهایت بلند عمارتیں قائم کیں (گو وہ هوا میں تهیں) اب محافظ فوج کي حیرت انگیز مدافعت نے آنکهیں کهولدي هیں' اور بتا دیا ہے' که اب تک جو کچهه شائع کیا گیا ہے' وہ محض مبالغه طرازي ہے' اسکے علاوہ ادهر دول یورپ نے اشقودرہ کو البانیه سے ملحق کرنے اراده ظاهر کیا - ان وجوہ سے اهل جبل کے قوي رو بانحطاط هیں اور یه حالت اسوقت تک روز افزوں ہے -

اسطول عثمانی

— * —

عثمانی بیڑے کي نقل و حرکت کي نسبت زیاده نهیں کہا جا سکتا ' مگر اسقدر یقیني ہے' که آهن پوش " مسعودیه " نے بهت بڑے بڑے گولے (ترکوس) کے آگے کے بلغاري مورچوں پر پهینکے -

جنگي جہاز " آثار توفیق " (قاضیکوي) میں دو تباہ کن کشتیوں کے ساتهه لنگر انداز ہے -

" مجیدیه " کي بابت کہا جاتا ہے که بحر اسود میں پهر رها ہے - یہاں یه خبر مشہور هوئي تهي که " حمیدیه " جده پهنچگیا اور وهاں عثماني ارباب حکومت سے اسکے ریاں (جہاز کے افسر اعلي) نے یه بیان کیا که عنقریب بحرارخبیل میں واپس جائیگا -

جہاز " طور غود رئیس " (رودستو) میں بلغاري نقل و حرکت کي نگراني کررها ہے -

۵۰۰ بلغاري

جون ترک سے ایک ایسے شخص نے ' جو خود معرکه میں شریک هوا تها' بیان کیا ہے' که جوکوئي پر " باربروسا " کي گوله باري نے ۵۰۰ سو بلغاري ضائع کیے -

حمیدیه

دس بجے شب کو " حمیدیه " آبہاے حیفا میں پهنچا ' یہاں وہ کوئلے اور دیگر ضروریات کے لیے آیا ہے ' جہاز کے کمانڈر غازي روف حسین بک هیں ' چند آدمي ان سے ملنے جہاز پر گئے ' کمانڈر موصوف جوش اور شجاعت سے لبریز هیں' آنے والوں سے نهایت اچهي طرح ملے اور دوران گفتگو میں تبسم کرتے هوے کہا که " هم اور همارے رفقا ملک و ملت پر نثار هونے کے لیے تیار هیں' هم حفظ ناموس اسلام و آزادي وطن کی راہ میں موت کو قابل رشک خوش قسمتي سمجهتے هیں " -

فوج میڈیا

جون ترک قسطنطنیه کو نهایت معتبر ذریعه سے معلوم هوا ہے که جو عثماني میڈیا میں اتاري گئي تهي' وہ برابر بلغاري فوج سے معرکه آرا هو رهي ہے' عثماني فوج کئي بار ناف شہر تک گهستي هوئي چلي گئي اور بے قاعده جنگیں برپا کیں - یه فوج اسوقت تک بلغاریوں کو سخت نقصان پهنچاچکي ہے -

مالي حالت کي اصلاح

— * —

صباح (ترکي اخبار) کا بیان ہے : که " آخري جلسه میں محمود شوکت پاشا وزیر اعظم نے ۲۷ اقتصادي تجویزوں پر غور کیا ہے' جنکے لائسنس کمپنیوں کو دیے جائیں گے -

طرابلس الغرب

شیخ سنوسي کا وفد

— * —

سید السنوسي کا وفد سید عبد العزیز' سید احمد' اور دو اور بزرگ جمله ۴ اعضاء سے مرکب ہے - یه وفد خشکي کے راسته سے شام ' اطنه ' اور قونیه هوتا هوا ۱۰ فروري کو آستانه پهنچا ہے -

جلالتماب سلطان المعظم کي طرف سے مابین همایوني کے مدیرثاني رجائي بک' حکومت کي طرف سے طلعت بک' (تشریفات کے ایک عہده دار) اور مجلس امانت و آستانه کي طرف سے' باش کاتب ممدوح بک' استقبال کے لیے گئے ' وفد جب (راس القصر) پهنچا ' تو خزانه کے کتخدا نے فوج کے ایک دستے کے ساتهه' استقبال کیا - اصطبل خاص سے گاڑیاں بهیجي گئي تهیں ' انهي پر سوار هو کے (سراے مجیدیه) میں آئے اور وهیں فروکش هوے -

جلالتماب کے نذرانه کے لیے یه وفد سید السنوسي کي بندوق خاص لایا ہے -

عربي حمله

— * —

(ٹائمس) کا جنگي نامه نگار قصر یفرني (یه ایک شہر ہے جو دهبیات کي راہ سے طرابلس کے جنوب و غرب میں ۷۰ میل کے فاصله پر واقعه ہے) تار دیتا ہے :

طرابلس کي خود مختار حکومت نے اطالیا سے پهر معرکه آرائي شروع کردي ہے' ۴ هزار کي جمعیت شیخ العرب کے زیر علم' اور دو سو کي جمعیت بلاد توراج سے آکے ' زواره میں جمع هوئي - سخت جنگ هوتي رهي' بالاخر اهل عرب فتح یاب هوے - اطالیوں کے انسان اور حیوان ' دونوں کی ایک تعداد کثیر کام آئي -

اراده ہے' که اس حکومت عربي کا انتظام وهي هو' جو شیخ باروني نے قصر یفرني میں تجویز کیا تها' شیخ باروني نے بڑا کام کیا ہے ' ترکوں اور عربوں کو انهوں هي نے ملایا - عربوں میں انکي بڑي شہرت ہے - (شیخ سلیمان باروني کے حالات اور تصاویر الهلال میں بارها شائع هو چکي هیں - الهلال)

ایک اجتماع عظیم

— * —

حفظ استقلال ' تشکیل حکومت ' اور تعین قائد کے لیے

بیسویں صدي میں حق کشي اور عدل سوزي کي واضح ترین مثال مسکین طرابلس ہے' طرابلس خود مختار کیا گیا ' اطالیا نے اسکے الحاق کا اعلان کیا ' اهل طرابلس نے الحاق کو نامنظور کیا

مگر بایں " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " نے سب سے پہلے اور اسکے بعد دیگر دول یورپ نے اطالیا کے الحاق کو تسلیم کیا -

کیا در حقیقت عرب الحاق طرابلس کو نامنظور کرتے ھیں ؟

اسکا جواب گو اپنی زبان و تیغ دونوں بارھا دیچکی ھیں ' مگر جس پر معنی ' اثر آگین ' اور باقاعدہ طریقے سے ١٢ اور ١٣ ذیحجہ سنہ ١٣٣٠ھ کو دیا گیا ھے ' اسکی نظیر اس سے پہلے نہیں ملسکتی

١٢ ذیحجہ کو البطل العظیم شیخ سلیمان بارونی کی زیر صدارت ایک اجتماع عام ھوا ' قریب و بعید کے ٣٠ قبائل نے اپنے وفود و شیوخ شرکت کے لیے بھیجے ' جلسے کا منظر عجیب پر اثر ' پر عظمت اور پر ھیبت تھا ' جلسہ ٢٠ شیوخ ' اعیان ' مجاھدین ' اور عام لوگوں سے پر تھی ' شیوخ و اعیان اپنے لباس فاخرہ میں ' اور مجاھدین لباس جہاد میں تھے ' مجاھدین کی کمروں میں حافظ ناموس اسلام مقدس تلواریں بندھی ہوئی تھیں ' جو خاموشی کی آواز میں کہہ رہی تھیں ' کہ اگر وہ نہ ہوتیں ' تو مراکش ' تونس ' اور الجزائر کی طرح طرابلس پر پر بھی آج صلیب پرستار حکمراں ھوتے -

ھر کہ و مہ دفاع وطن و حفظ استقلال کے جوش سے لبریز تھا ' چہروں سے ثبات عزم کے آثار ظاھر ھو رہے تھے ' جلسہ کا افتتاح شیخ بارونی نے ایک دلنشین ' اثر آگین ' اور شجاعت انگیز تقریر سے کیا ' آغاز تقریر میں شیخ موصوف نے اطالیا کی دروغبازی ' فریب کاری اور بدعہدی ' بعض اخوان وطن کے انخداع ' اور اسکے تلخ نتائج کی طرف توجہ دلائی ' اسکے بعد اتحاد اور حفظ استقلال کی ترغیب دیتے ھوے کہا -

" ١٤ مہینہ ھو گئے ' تم ابتک اپنے جوش و بسالت کی بدولت اپنے بزدل دشمن کے پامال کرنے میں کامیاب ھوتے رہے ' اس طویل مدت میں ایک واقعہ بھی ایسا پیش نہیں آیا ' جس سے تمہارے جوش و خلوص یا اتحاد و اتفاق پر حرف آتا ' اس بناء پر میں سمجھتا ھوں ' کہ مجھے یہ کہنے کا حق ھے ' کہ تم نے اپنا مرکز نظر صرف اتفاق و ائتلاف قرار دیا ھے ' بارک اللہ فی ذلک "

آگے چلکے کہا " کہ میں اس فرصت سے فائدہ اٹھانا چاھتا ھوں ' اور اپنی طرف سے اور تمام عالم اسلامی کی طرف سے اس غیرت عربیہ اور حمیت اسلامیہ پر ' تم کو مبارکباد دیتا ھوں ' جسکا اظہار تم نے افریقہ کے دیرینہ اور آخری اسلامی ملک کی مدافعت میں کیا ھے - تم کو معلوم ھے ' کہ افریقہ کل تک توحید کے زیر نگیں تھا ' مگر آج تثلیث کے زیر عصا ھے ' اس وسیع قطعہ زمین میں اب آزاد اسلامی حکومت کی اگر کوئی یادگار ھے ' تو وہ طرابلس الغرب ھے ' پس تمہاری مدافعت صرف وطن عزیز کی راہ میں نہیں ھے ' بلکہ ملت بیضاء کی راہ میں بھی ھے " اسکے بعد شیخ جلیل نے ان چند اشخاص کا شکریہ ادا کیا ' جنہوں نے اس مدافعت میں خاص طور پر حصہ لیا ھے ' اسکے بعد کہا -

" کہ میں اپنے خطبے کے ختم کرنے سے پہلے تم لوگوں سے یہ کہنا چاھتا ھوں ' کہ آج پھر ھم دین و استقلال کے عہد مدافعت کی تجدید کریں ' اور قسم کھالیں ' کہ ھم اسوقت تک ھتیار نہیں رکھینگے ' جب تک خدا ھمارے اور ھمارے دشمنوں میں فیصلہ نہ کردے ' وھو احکم الحکمین

تمام حاضرین نے قسم کھائی ' فتح و ظفر کی دعا اور شیخ جلیل اور مجاھدین کی ستایش کا خروش بلند ھوا ' اور جلسہ برخواست ھوا -

١٣ کو پھر شیوخ قبائل جمع ھوے ' اور حسب ذیل عہد نامہ لکھا گیا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

— * —

اس فرمان سلطانی کی بناء پر ' جو ھم کو یکم ذیحجہ کو موصول ھوا ھے اور جو ھم کو انتظامی خود مختاری دیتا ھے ' ھم اس عطیہ سلطانی کو کمال مسرت وممنونیت کے ساتھہ قبول کرتے ھیں ' اور اور اپنے قائد سلیمان بارونی کو تکلیف دیتے ھیں ' کہ وہ اس اعلان کی اطلاع جن کو جن کو دینا ضروری ھو ' ان کو ان کو دیدیں اور ایک حکومت قائم کریں ' جو بموجب قواعد شرع و اصول عمران ' حفظ راحت ' قیام امن ' حفاظت دین و وطن ' وغیرہ وغیرہ ان تمام اعمال کو انجام دے ' جنکی ضرورت ھے ' اور نیز حفظ راحت اور مدافعت استقلال کے لیے تمام وسائل مثلاً جمع مال ' فراھمی اسلحہ وغیرہ وغیرہ کو اختیار کرے والتوفیق من اللہ والنصر بیدہ -

اس عہد نامہ پر سب نے دستخط کے ' دول یورپ کو اعلان استقلال و تشکیل حکومت کی اطلاع دیدی ' استقلال کا علم بلند دیا گیا ' فوج اور پولس کے عہدوں پر لائق اشخاص مامور کیے گئے ' جو اپنے فرائض نہایت جوش ' مستعدی ' اور خوش اسلوبی کے ساتھہ انجام دے رہے ھیں -

اس ملکی انتظام کے بعد مجاھدین کو حملہ کا حکم دیا گیا ' ترھانہ اور سرن میں دو ھولناک معرکے ھوئے ' جسمیں دشمن کے سپاھیوں کے علاوہ بارہ افسر مارے گئے -

انکشاف سازش

حال میں اطالوی جنرل مولا مانی نے اہل جبل کے اعیان و اشراف کے پاس چند جوابات بھیجے تھے ' جسمیں انکو سبز باغ دکھا لگئے تھے ' مگر حسن اتفاق سے اسکا پتہ لگ گیا ' مکتوب الیھم فوراً گرفتار کرلیے گئے ' خانہ تلاشیاں ھوئیں ' جسمیں مزید اطالوی فرمانات اور سکے برآمد ھوے ' یہ اعلانات ان خائنوں کے پاس پوشیدہ طور پر اسلیے بھیجے گئے تھے ' کہ وہ انکو قبائل میں تقسیم کردیں اور اطاعت کی ترغیب دیں -

---

مشایخ میں پولیٹکل تحریک

— * —

خانقاہ نشینوں کی جنبش

— * —

زمانہ وہ ھے ' کہ مشائخ صوفیہ اپنے خلوتکدوں سے باھر آئیں اور پالیٹکس و سیاست میں ھاتھہ ڈالیں - مگر کونسی سیاست ؟ سوڈا نوشی اور ڈنر خوری کی نہیں ' اپنے بزرگوں اور جبہ و عمامہ کی آبرو ریزی کی نہیں ' صرف حفاظت روحانیت کی سیاست ' نئی روشنی والوں کو خدا کا راستہ انکی عقل اور سمجھہ کے موافق بتا نیکی سیاست - لہذا توحید کے نام سے ایک اخبار نکالنے کی تجویز ھوئی ھے ' جو میرٹھہ سے ھفتہ وار با تصویر ١٥ اپریل سنہ ١٩١٣ع سے جاری ھوگا - یہ اخبار مشائخ کو کام کرنیکے طریقے بتائیگا - یہ حلقہ نظام المشائخ کا زبردست آرگن ھوگا ' جو حلقہ کے اغراض کو عمل میں لانیکی کوشش کریگا ' یہ خانقاہ نشینوں میں جنبش پیدا کریگا - اسکے نگراں اور سر پرست مولانا خواجہ نظامی دھلوی ھونگے - قیمت سالانہ ٣ روپیہ نمونہ ایک آنہ کے ٹکٹ آنے پر دیا جائیگا ' مفت نہیں - الہلال کا حوالہ ضرور دیجیے

منیجر اخبار توحید } لال کورتی میرٹھہ

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابي ستاتي ہو - اعضاء شکني - لاغري جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمي اور خرابي پیدا ہوتي جاتي ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکي اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پاني کو جي ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمي باہ کي شکایت دن بدن زیادہ ہوتي جاے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتي ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھي گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسي کو کاربنکل ہو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کرلینا چاهیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کي تشریح اور ماہیت: ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابي ضرور ہوتي ہے اور اس خرابي کا باعث اکثر دماغي تفکرات شبانہ روز کي محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتي بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھي ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھي بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماري ان گولیوں کو کھاؤ - شیریني - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستي ہوگئي تو پھر یہ ردي درجہ ذیابیطس میں اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندروني اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کي پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لا علاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کي کثرت کو روکتي ہیں اور تمام عوارض کمي قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتي ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کي ضرورت زیادہ پڑتي ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوي اور مواد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکي ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئي دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہي دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئي ہوئي قوت باہ حاصل ہوتي ہے - آنکھوں کو طاقت دیتي اور منہ کا ذائقہ درست رکھتي ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتي ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبي کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتي ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت في تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالپرواڑي ریاست خیرپور سندھ ــ پیشاب کي کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبي صاحب کي گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میري زندگي محال تھي -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ ــ آپ کي حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کي بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور ــ جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقي خان صاحب کے بھائي کو زیادتي پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائي تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوهاب ڈپٹي کلکٹر - غازیپور ــ آپ کي بھیجي ہوئي ذیابیطس کي گولیاں استعمال کررہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹي کلکٹر الہ آباد ــ مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کررکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمي جاتي رہي - آپ کي گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل ــ پیشاب کي کثرت - جاتي رہي - مجھے کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کي گولیوں سے صحت ہوئي -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائي قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتي ہیں

— * —

زود کن

داڑھي مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشي خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولي کھانے سے صبح اجابت با فراغت - اگر قبض ہو تو ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

لیسدار رطوبت کا جاري رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسي قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور - بھگندر - خدا زہر کے گھاؤ - ہر بدحال زخم کا بہترین علاج ہے - ۲ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردي چہرہ - لاغري - کمزوري دور مرض تلي سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برأ السّاعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشي چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع دردکان

شیشي صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خوني ہو یا بادي رہتي ہو یا ساري - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتي

مقوي بصر - محافظ بینائي - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سبل - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائي سنگ یشب دو روپے

پتہ :-

حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما - لاہور

درد سر و درد ریاح کي دوا

ریاحي درد لحظہ میں پہاڑ ھو جاتا ھے - یہ دوا لحظہ میں اسکو پاني کردیتي ھے - درد ریاح جیسے ٹیک - چمک - ٹیس - رگوں میں لہر کن کني سے چاھے جسقدر تکلیف ھو - اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع ھوتي ھے درد سر کے واسطے بھي اس دوا کا ایساھي فایدہ ھے - نصف سر میں ھو یا تمام سر میں کسي وجہ سے کیساھي درد ھو اس دوا سے رفع ھو جاتا ھے صرف یہي نہیں اگر سر کٹا جاتا ھو پھٹا جاتا ھو - اُڑا جاتا ھو - اس دوا سے فوراً بند ھوتا ھے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں میں سر دکھایا کرتے ھیں کام میں یا مفت کي باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں سر پر آجاتي ھیں - اور ھاے رے درد سر پکارا کرتے ھیں ڈاکٹر برمن کي دوا ایسے لوگوں کے لیے ھے - دوا کے استعمال سے فوراً درد بند ھوتا ھے - اسلئے ھر خاص و عام کو یہ دوا اپنے پاس رکھنا لازم ھے -

(قیمت ۱۲ ٹکیوں کي ایک شیشي (۲ آنہ) محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ آنہ)

ڈاکٹر - ایس - کے - برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاھب عالم پر نظر

اردو میں ھندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذھب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیہ السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائي گئي ھیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہي ایک پرچہ ھے جس کو دوست دشمن نے دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ھے - اس رسالے کے متعلق چند ایک راؤں کا اقتباس حسب ذیل ھے :—

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ھي ایک پرچہ ھے جس کو خالص اخلاقي پرچہ کہنا صحیح ھے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسي زبان میں شایع نہیں ھوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ھے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ھوا ھے - ھمارے نبي کرم صلے اللہ علیہ وسلم کي ذات پاک کے متلق جو جاھل عیسائي الزام لگایا کرتے ھیں - ان کي تردید ھیں نہایت ھي فاضلہ مضمون اس میں لکھا گیا ھے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ھماري نظر سے نہیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ھوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذھبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ھوئي - اور یہي رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ھوگا - جو جہالت سے سچائي کي راہ میں ڈالي گئي ھیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذھب اسلام کے زندہ مذھب ھونے کے مضمون سے دلچسپي رکھتے ھیں چاھیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاھور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ھے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي ھي فلسفیانہ اور عمیق ھوتي ھے - جیسي کہ اس زمانہ میں درکار ھے سالانہ قیمت انگریزي پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کي قیمت انگریزي ۴ - اردو ۲ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاھیئیں *

شائقین تواریخ و تصوف کو مژدہ

—:○*○:—

مزارات اولیاے دھلي بالکل نئي تصنیف ھے - تمام اولیاے کرام و صوفیاے عظام جو دھلي کي مقدس سر زمین میں مدفون ھیں ان کے بسیط حالات سلسلہ وار دو حصوں میں درج کئے گئے ھیں - زائرین کے لیے اس سے بڑھکر کوئي رھنما نہیں ھو سکتا - قیمت حصہ اول ۲ آنے حصہ دوئم ۳ آنے ھر دو حصص معہ محصول ڈاک و خرچ وي - پي پیکنگ وغیرہ ۱۰ آنے -

ھندوستان کي اسلامي تاریخ عہد افغانیہ - مصنفہ صوفي کرام الہي صاحب ڈنگوي - ۴۲ تواریخوں کا لب لباب ھے - معترضین کے حملوں کا معتبر اور مستند حوالوں کے ثبوت سے جواب دیا گیا ھے - فاضل اجل مولوي سید احمد صاحب مولف لغات آصفیہ فرماتے ھیں کہ اس سے بہتر ھندوستان کي تاریخ اب تک ان کي نظر سے نہیں گذري قیمت ۲ روپیہ ۸ آنے معہ محصول ڈاک و خرچ وي - پي ۳ آنے -

المشتہر - منیجر اسلامیہ بک ڈپو و جنرل اخبار ایجنسي بازار بلي ماران - دھلي -

---

حمیدیہ ھوٹل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ

ھمارے ھوٹل میں ھر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني ھر وقت طیار ملتي ھیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام دہ کمروں کا بھي انتظام کیا گیا ھے جو نہایت ھوادار' فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ھیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ھو بذریعہ خط و کتابت منیجر ھوٹل سے دریافت کر سکتے ھیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جملہ تصویریں ھماري ھوٹل میں فروخت کے لیے موجود ھیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیرہ -

المشتہر شیخ عبد الکریم مالک حمیدیہ ھوٹل

سسٹم راسکوپ لیورواچ ۱۹ سائز

مضبوط' سچا وقت' برابر چلنے والي' معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلہ کلکتہ -

M. A. Shakur & Co., 5/1, Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

الاصلاح

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے ري - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکھيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميل کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منيجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

ميعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ايک هفته ايک مرتبه کے لئے	۱۵ روپيه	۱۰ روپيه	۷½ روپيه	۸ آنه في مربع انچ
ايک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تين ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ايک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائيٹل پيج کے بچے صفحه کے ليے کوئي اشتهار نہيں ليا جائيگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه ديجائيگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچيس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں جسکي قيمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کرديا جايگا اور هميشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہيں هيں که آپکي فرمايش کے مطابق آپکو جگهه ديں' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ايک سال کے لئے اشتهار دينے والوں کو زياده سے زياده ۴ اقساط ميں' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط ميں' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط ميں قيمت ادا کرني هوگي اس سے کم ميعاد کے لئے اجرت پيشگي هميشه لي جائيگي اور وه کسي حالت ميں پهر واپس نهوگي -

(۳) منيجر کو اختيار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت ميں بقيه اجرت کا روپيه واپس کرديا جاے گا -

(۴) هر اس چيز کا جو جوے کے اقسام ميں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا' نعش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پيدا هو' کسي حالت ميں شائع نہيں کيا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعايت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائيں - شرح اجرت يا شرائط ميں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہيں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد مکی الدین ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲٤ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری — نمبر ۱۳
Calcutta: Wednesday, April 2, 1913.

فہرست

— * —

تصـــویـــر

— * —

شکري پـــاشـــا (صفحۂ خاص)

[بقیه شذرات صفحه ۴ کا]

پر شدید گوله باري کي - بلغاریوں میں بے انتظامي پھیل گئي اور چھه هزار ترکوں نے سنگینوں سے مخالفانه حمله کرکے مقابل کے ڈھالو مقامات کے نیچے بلغاري فوج کا صفایا کردیا - ۴ هزار بلغاري مقتول مجروح هوے - بلغاریوں کے لیے اب یه ناممکن هے' که وه چتلجا خطوط مدافعت پر حمله کریں - کیونکه اس صورت میں ان کے میمنه پر ترکوں کے حمله آور هونے کا خطره هے -

تلغـــراف خصـــوصـــي

(قسطنطنیه ۳۰ مارچ)

ادرنه مسخر هوگیا' دشمن کا قبضه شهر پر نهیں هوا' بلکه کھنڈروں پر' اور غیر معمولي قرباني کے بعد - چارش

(قسطنطنیه ۳۱ مارچ)

هاں تسخیـــر کي خبر صحیـــح' مگر غیر معمولي مدافعت کے بعد' دشمن کے نقصانات شدید ترین' چتلجا میں هماري حالت اچھي' مصر میں سازش کے سامان هو رهے هیں - مصباح

اعتذار

— * —

حیران هوں که میں کن لفظوں میں اپني اس ندامت' اور پریشاني کا اظهار کروں' جو گذشته نمبر کے صفحۂ فکاهات کو دیکھکر مجھپر طاري هوئي' اور ایک امر جو هوچکا هے' نهیں سمجھتا که کیونکر اسکے اثر کو محو کردوں - میں دو هفتے سے سفر میں هوں' اور گذشته نمبر کا اکثر حصه میري موجودگی میں مرتب هوچکا تها - میري عدم موجودگي میں ایک لغو نظم " شغاف " کے بے معني نام سے درج کردي گئي' جسکے اشعار کا وزن تک درست نهیں' اور ایک شعر بھي ایسا نهیں جو قابل اشاعت و اندراج هو - رساله چھپکر شائع هوا' تو میري نظر سے بھي گذرا - عرض نهیں کرسکتا که جس وقت اس نظم پر پہلي نظر پڑي' تو کس درجه طبیعت کو اضطراب و رنج هوا - سراسیمه هوکر رهگیا که کیونکر هزاروں ناظرین الهلال کو اسي وقت اپني بے خبري کي اطلاع دوں !

نهایت شرمندگي کے ساتھه ناظرین سے معافي خواه هوں که میري مجبوري پر نظر رکھکر معذرت کو قبول فرمالیں - غالباً یه پهلا ادبي گناه هے' جو الهلال سے سرزد هوا هے' اور میري معذرت واضح هے : والعذر عند کرام الناس مقبول

چاهتا هوں که گذشته نمبر کا وه صفحه اس نظم کو نکالکر مکرر چھپوالیں' اور وه الهلال کے ساتھه شائع کردیا جاے' تاکه اس صفحه کو سے خارج کرکے اسکي جگه یه ورق لگادیا جاے - کم ازکم محفوظ رهے گي -

(فقیـــر ابو الکـــلام)

شذرات

تسخیر ادرنہ

۲۷ - مارچ کی شام کو تقسیم میں رائٹر نے ادرنہ پر بلغاریا کے کامل استیلا کی خبر شائع کی ' دفتر سے اسی وقت متعدد تار قسطنطنیہ روانہ کیے گئے - جوابات آئے ' مگر دیر میں ' اسی لیے ان تاروں کے جواب میں تاخیر ہوئی ' جو دفتر میں بغرض دریافت حال موصول ہوے تھے - یہ جوابات صفحہ آخر میں درج ہیں ' رائٹر کے جو تار برقیاں شائع کی ہیں - انکے بموجب روداد تسخیر حسب ذیل ہے -

۲۵ مارچ ۱ بجے شب کو بلغاریوں نے ایک متحد الوقت حملہ عام کیا - ۳ بجکے ۵۰ منٹ پر غیر معمولی پر جوش مقاومت کے علی الرغم بلغاریوں نے سنگینوں سے حملہ کیا ' اور مشرقی حصہ پیشین کے تمام آگے بڑھے ہوے مقامات اور قلعوں کے خط سے ٹھیک مشرق کی طرف کے تمام قلعہ بند نقطوں پر قابض ہوگئے - اس معرکہ میں بلغاریوں کے برابر میں توپیں ۴ زرد ہار اور ۳ سو آدمی گرفتار کیے -

اسی دن دوراکشندر چوایاں سرو اندیبی نامی ایک مقام پر جو (قلعوں کے خط سے قریباً ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے) پر قابض ہوگئیں - اسی دن ترک جنوبی مقامات سے بھی ہٹادیے گیے - ۲۶ کو حملے کی تیاری ہوئی ' پہلے مورچوں کے گلے بھیجے گئے ' گلون کے بعد آہن پوش و سپر بردار سپاہی روانہ ہوئے ' قلعہ کی دیوار ۴۰ قدم بلند چٹان سے کاٹکے بنائی گئی تھی - دیوار چاروں طرف سے اوہے کے جال سے گھری ہوئی تھی ' بلغاری فوج نے اس جال کو کاٹنا شروع کیا ' رن پڑا ' سنگینوں تک نوبت پہنچی ' اور سخت گھمسان کی لڑائی ہوئی -

جنوب ادرنہ میں سرویوں سے بلغاریوں کو بیحد مدد ملی ' سروی فوج کا پورا ایک ریجمنٹ کام آیا - آخری حملہ کے آغاز میں بلغاری خس و خاشاک کی طرح کاٹے گئے اور ترکی مقامات (پوزیشنز) تک پہنچنے سے پہلے پوری پوری کمپنیاں برباد ہوگئیں -

ترکوں نے سامان رسد ' گوداموں ' اسلحہ خانوں ' توپخانوں ' شفاخانوں ' اور بازاروں ' میں آگ لگادی -

۲۶ کو ۲ بجے شکری پاشا نے جنرل ایوانف کے سامنے تلوار ڈالدی - صوفیا میں بلغاری مرکز کو اطلاع دی گئی کہ اس معرکہ میں ۱۱ ہزار بلغاری مجروح و مقتول ہوے ' ہزار عثمانی گرفتار ہوے ' ۲۸ مشین گن اور ۶ سو ۵۰ مختلف قسم کی توپیں غنیمت میں ملیں -

نامہ نگار خاص (جسکو بلغاری فوج کے ساتھہ شہر میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی تھی) بیان کرتا ہے ' کہ صرف ۸۰ میدانی توپیں اس پہاڑی کے اوپر لگی ہوئی تھیں ' جو ادرنہ کے مشرق میں واقع ہے اور قلعہ کو محیط ہے - کارٹیپ کے میدان میں دو اور تین میل کے درمیانی فاصلہ پر ۱۲۰ توپیں لگی ہوئی تھیں - صرف ایک روز میں ۳۰ ہزار پھٹنے والے گولے پھینکے گئے ' جنہوں نے عملی طور پر تمام قلعوں کو نابود کردیا - بعد میں داخلے کے بعد معلوم ہوا ' کہ یہ تمام قلعے اینٹوں کے بنے ہوے دربند وکنہ گنبد ہیں ' جن پر مٹی کی استرکاری ہے - توپوں کے نصب کرنے کے لیے صرف زمین کھود کے جگہ بنالی گئی ہے - یہ ترکی افسانے تھے ' کہ جدید وضع کے زبردست قلعے بنے ہوے ہیں - اسکی مضبوطی کو سب سے زیادہ اہمیت اسوجہ سے حاصل ہے ' کہ وہ قدرتی طور پر مضبوط مقام ہے - اگر بلغاری اصل حقیقت سے آگاہ ہوتے تو نامہ نگار استمرار مقاومت کی وجہ بلغاریوں کی لاعلمی ثابت کرنا (چاہتا ہے ' مگر یہ اسکا جہل یا تعصب ہے ' ورنہ خود عثمانی تسلیم کرتے ہیں ' کہ انکے حالات سے انکے دشمن ان سے زیادہ واقف ہیں ' اور کیوں نہ ہوں جب کہ افسر قلعوں کی تعمیر میں مزدوری کریں اور ایک ایک گوشے کو اپنی آنکھہ سے بنتے دیکھیں - الہلال)

وہ اس مقام کو ' جو صرف ایک مورچہ بند فوجی کیمپ تھا ' تین مہینے قبل ہی سنگینوں سے فتح کر لیتے - شکری پاشا کے پاس وہ تمام توپیں بھی نہیں تھیں ' جنکی نسبت کہا جاتا تھا ' کہ انکے پاس موجود ہیں - جب دشمن کی فوج بلند مقامات کی طرف حملوں پر حملے کر رہی تھی ' تو شکری پاشا نہایت خوش اسلوبی سے اپنے توپخانوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کردیتے تھے جس سے دشمن کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ انکے پاس بہت توپخانے ہیں - جب بلغاری شہر میں داخل ہوے ' تو انکو یہ بات دیکھکے سخت حیرت ہوئی ' کہ مویشیوں کے گلے شہر کے قریب کی چراگاہوں میں چر رہے ہیں - قلعہ کی فوج اور شہر کی رعایا بھی پریشان نہیں معلوم ہوتی تھی -

---

اس تفصیل کے پڑھنے کے بعد اب آپ غور کریں ' کہ ۲۵ مارچ کو حملہ ہوتا ہے ' عثمانی فوج غیر معمولی جوش کے ساتھہ مدافعت کرتی ہے ' مگر با ایں دشمن کامیاب ہوتا ہے ' اسکے بعد دو اور تین میل کے درمیان فاصلہ پر ۱۶۰ ساتھہ توپیں گولہ باری کرتی ہیں ' جنمیں سے صرف ایک قلعہ پر ۸۰ توپیں آگ برساتی ہیں - اسکے بعد دشمن کی فوج بڑھتی ہے ' اور آہنی جال کاٹڈالتی ہے - اسکے بعد اور بڑھتی اور سنگینوں تک نوبت پہنچتی ہے ' ۲۷ دن کے محصورین ہمت و شجاعت کے ساتھہ مقابلہ کرتے ہیں ' بلغاری فوج کے ساتھہ سروی فوج بھی شریک ہے ' سروی فوج کے پورے ریجمنٹ کے ریجمنٹ اڑ جاتے ہیں ' بلغاری بھی خس و خاشاک کی طرح کاٹے جاتے ہیں ' مگر وہ آگے بڑھتے ہیں اور شہر پر قابض ہوجاتے ہیں - یہ تصویر جنگ کا ایک رخ ہے ' دوسرا رخ یہ ہے ' کہ قلعوں کی کائنات کہنہ گنبد ہیں ' توپوں کے رکھنے کے لیے زمین میں گڑھے کھودے گئے ہیں ' توپوں کی تعداد ناکافی ہے ' مگر قائد اپنے حسن انتظام سے انکی تعداد کئی چند زیادہ دکھاتا ہے ' دشمن مقام پر مقام لیتا چلا جاتا ہے ' مگر جب دست بدست جنگ کا موقع آتا ہے ' تو عثمانی فوج جوش کے ساتھہ مقابلہ کرتی ہے ' مگر ایسے اسباب جمع ہوجاتے ہیں ' کہ با ایں پر جوش مدافعت و مقاومت دشمن شہر میں داخل ہوجاتا ہے -

اب سوال یہ ہے ' کہ عثمانی فوج نے ۲۵ کو ۱ بجے شب سے لیکے ۲۶ کے ۲ بجے دن تک کی فیصلہ کن و خوفناک مدت میں - جبکہ ہر دوسرا گھنٹہ پہلے گھنٹے سے زیادہ حوصلہ گسل اور ہمت سوز ہوتا تھا - ایک منٹ کے لیے پست ہمتی ' سرد جوشی ' اور خوفزدگی کا اظہار کیا ؟ کیا شکری پاشا نے شہر پر بلغاریوں کے استیلاء تام سے پہلے ہتیار ڈالے ؟ کیا اگر شکری پاشا ہتیار نہ ڈالتے تو شہر پر بلغاریوں کا قبضہ نہ ہوتا ؟ اور مختصراً یہ کہ کیا محصورین نے مقاومت کا کوئی دقیقہ اٹھا رکھا ؟

اگر ان تمام سوالات کے جوابات نفی میں ہیں ' تو اب سوال یہ ہے ' کہ محصورین نے اس عہد کو پورا کیا یا نہیں جو انہوں نے بطل الطرابلس انور بے سے کیا تھا ؟

انسان کے اختیار میں صرف کوشش ہے' کامیابي اسکے حدود اختیار سے باہر ہے میدان جنگ میں ایک سپاہي کا اس سے زیادہ فرض نہیں' کہ وہ جانبازي' پامردي' اور دانشمندي کے ساتھہ دشمن کا مقابلہ کرے' اگر اس نے ایسا کیا' تو مستحق آفرین ہے ورنہ سزاوار پاداش' شکست ہو یا فتح'

اسلیے اگر مشاہیر و ابطال کي صف میں نیپولین اور عثمان پاشا بھي ہیں' تو یقیناً مدافع جلیل غازي شکري پاشا بھي انکے دوش بدوش ہونگے -

---

یہ تفصیل تمام تر صوفیا اور ایک نامہ نگار کے بیان کي مرتب صورت ہے' اور بیک نظر معلوم ہوجاتا ہے' کہ اسوقت تک بلغاریوں کے عجز کي عذر جوئي اور فتح کي تفخیم و تعظیم کي کوشش کي گئي ہے' لیکن با این ہمہ اگر اسمیں مبالغہ و اغراق کا عنصر اس حد تک نہیں' کہ واقعیت کا عنصر فنا ہوگیا ہے' تو اس تسخیر سے ان معلومات کي تکذیب نہیں ہوتي' جو الہلال کے صفحات میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں - ان تمام معلومات کا خلاصہ دو عنوانوں کے تحت میں آسکتا ہے ایک عدم تسلیم کا معاہدہ اور دوسرے سامان کي کافي مقدار - امر اول کے متعلق ہم ابھي تفصیل کے ساتھہ لکھ آے ہیں - رہا امر دوم' اسکے لیے آپ ایک بار پھر تفصیل تسخیر پر ایک غلط انداز نظر ڈالیں' آپ کو اسمیں زیر خط مقامات میں ملیگا' کہ محصورین نے سامان میں آگ لگادي' جب محاصرین داخل ہوے تو اسوقت گلے چراگاہوں میں چر رہے تھے' پس کیا یہ اس امر کي شہادت نہیں' کہ سامان کي کمي نہ تھي -

---

اس بحث میں سب سے آخري نقطہ یہ ہے' کہ آیا وزارت سابقہ کي راے صحیح تھي ؟ اور کیا انقلاب اور اجراے جنگ اتحادیوں کي خود کامي یا خام کاري تھي ؟ ابھي اسباب تسخیر تاریکي میں ہیں' جسقدر تفصیل آئي ہے وہ اجمال سے بھي کم ہے' اسلیے اسکا صحیح جواب نہیں دیا جاسکتا' مگر "آقاے کامل" کي مجوزہ نام نہاد قومي مجلس کي کارروائي (جو الہلال نمبر ۷ میں شائع ہو چکي ہے) کے پڑھنے کے بعد ہم جس نتیجہ پر پہنچے تھے' وہ یہ تھا' کہ مجلس کے فیصلہ صلح کي بنیاد دو امر پر ہے -

(۲) تاراج ایشیاء کا خوف

(۱) مالي مشاکل کا نا قابل حل ہونا

پس اگر ہم صحیح نتیجہ پر پہنچے تھے تو ہم کو اس کہنے میں کوئي تامل نہیں' کہ با این تسخیر اتحادي وزارت کاملي وزارت سے نسبتاً کامیاب رہي -

محمود شوکت پاشا نے شمشیر کے قبضہ پر ہاتھہ رکھا تو تاراج کي دھمکي دینے والے پھر تا طرفداري کے کمینگاہ میں روپوش ہو گئے اور مالي مشاکل کا انتظام - جو انگلستان ایسے دولتمند' ملک کے پرستار ہونے کے باوجود کامل سے نہیں ہو سکتا تھا - اس حد تک ہوگیا' کہ واجب الاداء تنخواہیں بے باق کردي گئیں - اور دو ماہ تک جنگ جاري رہي اور ابھي ہے -

اگر یہ صحیح ہے' کہ ایک غیور شریف کے لیے حملہ آور کو اپنے حرم کي حوالگي حرام ہے اور اسوقت تک مدافعت کرتے رہنا فرض ہے' جب تک کہ اسکے قوي جواب نہ دیدیں' تو ہم کہتے ہیں کہ ادرنہ - وہ ادرنہ جسکے چپہ چپہ پر اسلامي یادگاریں کندہ ہیں' جہاں اسلام کے نامور و درخشاں فرزند مدفون ہیں' اور سب سے آخر میں مگر سب سے مقدم یہ کہ' جو قسطنطنیہ کي کنجي ہے - کي حوالگي (جو کامل چاہتا تھا) ترکوں کے لیے حرام تھي' اور انکا فرض تھا' کہ اسکي مدافعت اسوقت تک کریں جب تک کہ انکے امکان میں ہو (جیسا کہ اتحادي وزارت نے کیا) ادرنہ کي تسخیر اسکي تسلیم سے بدرجہا زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایک سپاہي کے لیے میدان میں زخمي ہو کے گرفتار ہونا' بے زخمي ہوے ہتھیار ڈالدینے سے بہر حال اور بدرجہا بہتر ہے -

---

چتلجہ

تسخیر ادرنہ کے بعد چتلجا کے متعلق خبروں کي حالت تشویش انگیز تھي - عثماني ذرائع خاموش تھے - غیر عثماني ذرائع تمامتر شکست و ہزیمت کي داستانسرائي کرتے تھے - ۲۵ مارچ کو صوفیا سے اطلاع دي گئي تھي' کہ بلغاري آگے بڑھے' دشمن پس پا ہوا' اب بلغاري عثمانلي کو کیي و تیس کے درمیاني خط پر قابض ہیں - ۲۷ کو بلغاري سفارتخانے نے اطلاع دي' کہ بلغاري شہر پر قابض ہو گئے - ۲۸ کو ریوٹر کو قسطنطنیہ سے یہ خبر ملي "کہ چتلجا میں جنگ ہورہي' جسکا نتیجہ ترکوں کے خلاف نکلا' ابتداءً وہ انتظام قائم رکھسکے' مگر آخر میں بے انتظامي پھیلگئي - معلوم ہوتا ہے ترک خوفزدہ ہوگئے ہیں' ترکوں نے شہر ۲۶ ہي کو خالي کردیا تھا' اسوقت وہاں ہیں' جہاں وہ نومبر میں تھے - کسي سنگین بلغاري حملہ کي علامت نہیں' مگر انور بے کي محفوظ فوج پیشگاہ (مونت) بھیجدي گئي ہے - چتلجا پر جوش جنگ کے بیان میں مبالغہ کیا گیا ہے - گذشتہ نصف ماہ میں چتلجا سے قسطنطنیہ صرف ۵ سو زخمي آئے ہیں" - مگر ۳۰ کو خبروں کا رخ بدلگیا - قسطنطنیہ سے سرکاري طور پر اطلاع دیگئي' کہ دشمن نے دویکچکمجي کے آگے کے مقام پر قبضہ کرلیا تھا' مگر سخت نقصان کے بعد نکالدیا گیا اور عثماني فوج نے دوبارہ اس مقام پر قبضہ کرلیا -

یہ تار گو سرکاري تھا' مگر معرکہ کي اہمیت کے باب میں خاموش تھا' یکم اپریل کو ریوٹر نے تفصیل شائع کي' جس نے معرکے کي اہمیت اور اس پرجوش جنگ سے پردہ اٹھادیا' جو عثماني فوج نے ادرنہ کے ہمت شکن اور استقامت افگن سانحہ کے بعد دکھائي' تفصیل بجنسہ درج ذیل ہے -

لندن یکم اپریل - ترکي فوج کے ساتھہ جو خاص نامہ نگار بیوک چکمجي کے معرکہ کارزار میں موجود تھے انہوں نے اس جنگ کي مفصل خبریں بھیجي ہیں' جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑائي نہ صرف نہایت شدید تھي' بلکہ چتلجا کے آیندہ کارناموں پر اس کا نہایت ہي اہم اثر پڑے گا - بلغاریوں کا مقصد یہ تھا' کہ ترکي فوج جو خلیج چکمجي کے مغربي جانب میں مرتفع میدان پر قابض ہے' اس کا تعلق قلب جیش (اصلي حربي فوج) سے' جو چتلجا کے خطوط مدافعت پر موجود ہے' منقطع کردیں - ۲۵ - مارچ کو بلغاریوں نے عظیم الشان فوجي جمعیت سے پیش قدمي کي - عزت پاشا نے بھي فوج کا جزو اعظم قلبي مورچوں کي طرف ہٹالیا - اس کے بعد دو روز تک خوفناک گولہ باري ہوتي رہي - بلغاریوں کو اس حالت میں' جبکہ وہ مقبوضہ حصے میں مورچے کھود کر کمینگاہوں میں چھپنے کي کوشش کر رہے تھے' ترکي توپوں کي سخت آتشباري کا سامنا کرنا پڑا' جن کو آلات تنویر (سرچ لائیٹس) سے برابر مدد مل رہي تھي - بلغاریوں نے جمعہ کے دن صبح کو کہرے کي تاریکي میں یہ کوشش کي' کہ ایک جناحي پیش قدمي (فلینک مارچ) کے ذریعہ سے چتلجا کے خطوط مدافعت کے سامنے ایک آخري حملہ کرکے چکمجي کي مغربي جانب میں ترکوں کے پیر اکھیڑدیں' لیکن کہرے کے موقوف ہوجانے پر بلغاري فوج موت کے جال میں گرفتار ہوگئي' اور ترکوں نے اس

(بقیہ صفحہ اول کے آخر میں -)

۲۴ ربیع الثانی ۱۳۳۱ ہجری

حـديث الغـاشيـه

(۵)

جـاء الحـق و زهق البـاطل

ان البـاطل كان ذهـوقا

اولا يرون انهـم يفتنون في كـل علم' مرة او مرتين' ثـم لا يتـوبون ولا هم يذ كرون (۹ : ۱۲۷)	كيـا يه لوگ نهيں ديكهتے ' كه كوئي برس ايسا نهيں گذرتا ' جس ميں ايك يا دو مرتبه يه لوگ آزمايشوں ميں نه ڈالے جاتے هوں ' مگر باوجود اسكے نه تو وه اپني بد اعمـاليوں سے توبه كرتے هيں ' اور نه ان تنبيهوں سے عبرت پكڑتے هيں ! !

معتقد هوں كعبے كا ناظم ' مگر جاكر وهاں
عبرت آتي هے ' كه كيا بتخانه ويراں هوگيـا ؟

ميں لكهنؤ پهنچتے هي پهر بيمار هوگيا تها ' اسليے يونيورسٹي ڈيپوٹیشن كے ٹوٹنے كي نسبت كچهه نه لكهه سكا -

ليكن اب ضروري هے كه اسكي نسبت چند كلمات عرض كروں :

دنبال تو بودن گنه از جانب ما نيست
با غمزه بگـو ' تا دل مردم نه ربـايد

كوئي واقعه هو ' اسپر سرسري نظر ڈالكر نهيں گذر جانا چاهيے ' اور عبرت و بصيرت اندوزي كيليے هر وقت مستعد رهنا چاهيے - كاميابي اور نا كامي ' دونوں ميں همارے ليے ذخائر عبرت هيں ' فتح و شكست ' دونوں هم كو نصيحت كرسكتي هيں - اور غور كيجيے ' تو تنبه و اعتبار كا اصلي وقت فتح هي كي گهڑياں هيں- شكست كا وقت تو ماتم و حسرت ميں بسر هو جاتا هے : مبشر عبادي الذين يستمعون القول ' ميتبعون احسنـه - اولائـك الذين هدا هم الله ' و اولائـك هم اولو الالباب - (۳۹ : ۱۹) (۱)

اس خبر كو سنتے هي هر شخص كي زبان سے بے اختيارانه صدا جو نكلي هوگي ' وه يهي هوگي كه " حق نے باطل پر ' حريت نے استبداد پر ' اور قوم نے افراد پر فتح پائي "

يقيناً فتح پائي ' رات كي پرده پوش اور جرائم پرور تاريكي ميں نهيں ' بلكه علانيه روز روشن كي فيصله كن روشني ميں فتح پائي - سازش و خدع كے هتهياروں سے نهيں ' بلكه حق اور راست بازي كے حربهٔ الهي سے فتـح پائي - دولت و رسوخ ' دبدبهٔ و سطوت ' جمعيت و قوت اور ادعا و تعدي كي نمايش فروشيوں كي طاقت دكهلا كر نهيں ' بلكه بے سروسا ماني ' ضعف و عاجزي ' قلت اعوان و انصـار ' اور فقـدان اسباب و وسائل كے ساتهه فتـح پائي -

يقيناً يه ايك فتح مبين تهي ' مگر حق و باطل كي آويزش كي تاريخ ميں يه كوئي نيا واقعه نهيں هے ' بلكه اسكے خوارق و معجزات كو سنيے ' تو انكے آگے اس فتح كي حقيقت هي كيا هے ؟ اس سر زمين عجائب خيز كا ايك ايك ذره اپنے اندر سچائي كي فتح و نصرت كا ايك صحيفهٔ خوارق ركهتا هے ' اور نهيں معلوم آغاز عالم سے اس وقت تك حق و باطل ميں كتنے معركه ها ے زهره گداز هوچكے هيں ؟ اول تو اُن واقعات كے مقابلے ميں يه معامله هي كونسا ايسا عظيم الشان تها ؟ پهر باطل پرستي نے اسي دنيا ميں جيسي جيسي عظيم الشان دنيوي قوتين ' اور قاهر و جابر فوجيں ' اپنے ساتهه ركهي هيں ' انكو سامنے لائيے تو معلوم هو ' كه اس معركے ميں وه ساز و سامان هي كسے ميسر تها ؟ هم نے حق و باطل كي جنگ آرائي كي تاريخ ميں بڑے بڑے عظيم الشان تختوں كو الٹتے ديكها هے ' جنكي سطح سونے كي تهي ' اور جنكے حواشي پر لعل و جواهر سے گلكاري كي گئي تهي - هم نے اُن عظيم الهيئة اور قديم البنيان مندروں اور هيكلوں كي ديواروں كو سرنگوں ديكها هے ' جنكے صحن چاندي سونے اور لعل و جواهر كے درخشاں ٹكڑوں سے رنگے هوے تهے - هم نے تاريخوں ميں اُن معركوں كي سرگذشت پڑهي هے ' جنميں باطل پرستي كي فوجيں بے كنار سمندر كي طرح پهيلي هوئي تهيں ' مگر حق كا علم اپنے سائے ميں صرف ايك هي وجود بے سروسامان ركهتا تها ' مگر با ايں همه عاقبت كار اسي كے ليے تهي - حق و صداقت كا حريف آج هي پيدا نهيں هوا هے - وه مع اپني طاقتوں اور قوتوں كے هميشه سے موجود هے ' اور جب كبهي حق سے مقابل هوا هے ' تو اُس نے اپني طاقتوں كي انتهـائي نمائشيں كي هيں - پس جس صداے حق كي فتح يابيوں كي تاريخ ايسے عظيم الشان مقابلوں كا افسانه سناتي هو ' اسكے ليے آجكل كے بعض مدعيان كار فرمائي كے نمايشي هنگامے كيا حقيقت ركهتے هيں ؟ جس دست و بازو نے آهن پوش حريفوں كي صفيں الٹ دي هوں ' اور باطل پرستي نے مهيب ديوؤں اور عفريتوں كو انگليوں پر چرخ ديكر دے پٹكا هو ' اسكے ليے چاندي سونے كي چنـد متحرك پتلياں كيا رعب و سطوت پيدا كرسكتي هيں ؟

پس اس بناپر جو كچهه هوا ' اسميں آپكے لئے ندرت اور تعجب كي كوئي بات نهيں ' البته غور كيجيے تو عبرت و بصيرت ضرور هے :

و ان الظالمين بعضهم اولياء بعض ' و الله ولى المتقين (۴۵ : ۱۸)

(۲)

سب سے پهلي بصيرت جو اس واقعه ميں همارے ليے هے ' وه وهي هے ' جس كو آغاز اشاعت الهلال سے بار بار كهه چكا هوں ' ليكن وه ميرا ايك ايسا اعتقاد محكم اور ايقان قلبي هے ' جسكي صدا هر آن و هر لمحه ميرے اندر سے اُٹهتي رهتي هے ' اور ميں خواه كتني هي مرتبه اسكو دهراؤں ' ليكن تهكنے كي جگه هر مرتبه ايك راحت تازه پاتا هوں - وه حق كي فتح مندي ' اور هر مظهر باطل كي شكسـت كا قانون الهي هے ' جس نے ابتـدا هي سے اپنے حلقه بگوشوں كو پيغام نصرت سناديا تها كه :

و تلك الدار الاخرة نجعلهـا للذيـن لايريـدون علـواً	اور آخر كار كي كاميابيوں كا گهر انكے ليے هے ' جو دنيا ميں پيشـوائي اور ليڈري كے خواهشمنـد نهيں ' اور نه اپنے اغـراض

(۱) پس الله كي طرف سے بشارت هے ' اُن بندوں كيليے ' جو كلام حق كو كان لگا كر سنتے هيں ' اور اُسكي اچهي باتوں پر عمل كرتے هيں ' يهي لوگ هيں ' جنكے دلوں كو خدا نے هدايت كيليے كهول ديا هے ' اور يهي عقل سليم ركهنے والے هيں - (منه)

فـي الارض ولا فسادا ' والعاقبة للمتقين -

و منافع کیلیے دنیا میں فساد پهیلاتے هیں ' اور یاد رکهو ' که هر کام کا انجـام و آخر صرف الله سے ڈرنے والوں هي کیلیے هے -

قران کریم میں " العاقبة للمتقين " هر جگه اسي لیے کہا گیا هے ' که اغراض فاسده اور مقاصد ردیه گو بظاهر حق و صداقت کے مقابلے میں کامیاب هو جاتے هیں ' انکي کامیابي محض هنگامي عارضي هوتي هے ' اور انجام کار کي فتح و فیروز مندي انکے حصے میں نہیں آسکتي - یہي آخر کي کامیابي هے ' جسکو خدا تعالے نے اس دنیا میں اپني تائید غیبي کے اعلان کیلیے ایک نشاني قرار دیا هے ' اور یه اسي کا دست نصرت هے ' جو حق کو نتائج و عواقب کي نصرت بخشکر بتلا دیتا هے ' که خود وه کس کے ساتهه هے ؟ اگر ایسا نہو تو پهر دنیا شیطان کا تخت گاه بن جاے اور خدا کي روشني سے نسل ادم کي آنکهیں محروم هو جائیں -

کیا نہیں دیکهتے ' که قران کریم میں هر جگه خـدا تعالى نے ان لوگوں کے اعمال کو (جنکے اغراض و مقاصد مرضات الہي کي خواهش اور نور صداقت و حق پژوهي سے خالي هیں) همیشه اُن چیزوں سے تشبیه دي هے ' جو اپنے اندر کوئي نه کوئي کامیابي کا هنگامي اثر و جلوه ضرور رکهتي هیں ' لیکن پهر آخر میں انکي نا کامي نمایاں هو جاتي هے - مثـلاً ایک جگه فرمایا :

اعمالهم کسراب بقیعـة یحسبه الظمـان ماء ' حتى اذا جاءه لم یجده شیئا و وجد الله عنده فوفاه حسابه ' والله سریع الحسـاب - (۲۴ : ۳۹)

ان لوگوں کے کاموں کي مثال ایسي هے ' جیسے کسي چٹیل میدان میں چمکتا هوا ریت ' که پیاسا آدمي دور سے اُسے پاني سمجهکر دوڑتا هے ' لیکن جب قریب پہنچتا هے ' تو ریت کے تودوں کے سـوا اور کچهه نہیں پاتا -

* * *

ایک دوسرے موقعه پر مکڑي کے جالے کي مشهور مثال دي :

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولیاء کمثل العنکبوت ' اتخذت بیتا ' وان اوهن البیوت لبیت العنـکبوت ' لو کانوا یعلمون (۲۹ : ۴۰)

ان لوگوں کي مثال جو الله کے علاوه اور لوگوں سے دوستي کرتے هیں ' مکڑي کي هے ' مکڑي گهر بناتے تو بناتي هے مگر گهروں میں کمزور ترین اسي کا گهر هے ' کاش یه لوگ سمجهتے -

پہلي آیت میں اعمال ضلالت کي مثال اُس شخص کي سي بتلائي ' جو پیاسا هو ' مگر دریا کي جگه ریگستان کو سمندر سمجهکر اُسکي طرف دوڑے ' اور بالاخر ناکامي اور نامرادي کے سوا اُسے کچهه حاصل نہو - دوسري آیت میں مکڑي کے جالے سے تشبیه دي هے ' که جو کام رشته الہي اور تعلق ایماني کي قوت سے خالي هوتے هیں ' انکي هستي مکڑي کے جالے کي طرح هوتي هے ' که جبتک وه قائم هے ' نہایت مرتب و منظم نظر آتا هے ' لیکن جونہي هوا کي ایک هلکي سي موج بهي اس پر سے گذري ' اور هباءً منثورا هوگیا : وان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون -

(۳)

في الحقیقت غور کیجیے ' تو انساني اعمال کي ضلالت کیلیے اس تشبیه و تمثیل سے بڑهکر اور کوئي بیان نہیں هو سکتا تها ' اور اصل یه هے ' که قران کریم کے سب سے زیاده اسرار و معارف اسکي تمثیلوں اور تشبیهوں هي میں هیں لیکن :

تـقـاصر عـنـه افهـام الرجـال

مکڑے کا جالا کیسي عجیب اور موثر چیز هے ! کس ترتیب اور نظم کے ساتهه اسکا ایک ایک تار دوسرے سے ملحق هے ' اور کس درجه کامل طور پر اشکال ریاضي کے تسویۂ و تناسب کے ساتهه اسکے دائرے ' دائروں کے مدارج ' اور هر درجے میں متعدد خانے هوتے هیں ؟ پهر اُس محنت و سعي پر نظر ڈالیے ' جو جالے کے بنانے میں وه گوارا کرتا هے - کیسي خود فروشانه محویت کے ساتهه ایک ایک تار کو بنتا هے ' اور کس اَن تهک سعي کے ساتهه ' ٹوٹنے کے بعد پهر از سر نو بنانا شروع کر دیتا هے - وه گویا ایک نہایت منظم ' مرتب اور خوشنما عمارت هوتي هے ' جس کي تعمیر میں حیات دنیوي کي پوري قوت صرف کردي جاتي هے - با این همه اسکے ثبات و قرار کا یه حال هوتا هے ' که اسکي تعمیر وتکمیل کے عین عروج کي حالت میں ' اگر هوا کي ایک هلکي سي حرکت بهي مقابل هو جاے ' تو ایک لمحه کیلیے بهي قائم نہیں رهسکتا ' اور چشم زدن میں نابود و مفقود هو جاتا هے -

بعینه یہي حالت اُن تمام کاموں کي هوتي هے ' جو حق و معروف کا مقابله کرنا چاهتے هیں - یه نہیں هے ' که انکو کامیابي نصیب نہیں هوتي - اگر وه ابتدا سے ناکام و نامراد رهیں ' تو عاقبت امور - اور نتائج اعمال کے فتح و ظفر کا فیصله بیکار هو جاے - وه بظاهر کامیاب هوتے هیں ' اور مکڑي کے جالے کي ظاهر فریبي کي طرح دیکهنے والوں کو انکي کامیابي نہایت خوشنما اور منظم نظر آتي هے - وه اپنے مقاصد ضلالت کي انجام دهي میں اُس سے کم محنت و سعي نہیں کرتے ' جس قدر ایک مکڑا جالے کے بننے میں تمام عمر کرتا رهتا هے - وه اپني دولت ' اپني عزت ' اپنا رسوخ ' اپني صحت ' اور اگر قابلیت حاصل هے ' تو اپني قابلیت غرضکه تمام قوتوں کو وقف اعمال ضلالت کردیتے هیں - پهر دنیا دیکهتي هے ' که ایک نہایت خوشنما اور مرتب دائره بنکر طیار هو گیا هے ' جس میں طرح طرح کے خانے ' اور طرح طرح کے اشکال و صور بنے هوے هیں - لیکن جس طرح مکڑے کے جالے کي هستي اس وقت تک هوتي هے ' جب تک هوا کا کوئي جهونکا اسپر سے نہیں گذرتا ' اسي طرح اسکي زندگي بهي صرف اتني هي دیر تک ایکلیے نظر فریب رهتي هے ' جب تک یاد حق و صداقت میں حرکت نہیں هوتي هے ' اور اُسکا رخ اُسکي طرف نہیں هوا هے - مکڑا اپني تمام زندگي ایک ایسي شے کے بنانے میں صرف کر ڈالتا هے ' جس کو وه اپنے لیے بہترین ذریعۂ آرام و راحت سمجهتا هے ' مگر در اصل اُسکي تمام زندگي ایک محض نا پائدار اور سریع الفنا عمارت بنانے میں ضائع جاتي هے - بالکل اسي طرح یه گمردگان اعمال سمجهتے هیں ' که هماري محنت ایک محفوظ اور مفید اغراض عمل کے انجام دینے میں خرچ هو رهي هے ' حالانکه " تار عنکبوت " کي طیاري کي طرح ' انکي زندگي اور محنت کي یه نا مرادانه تباهي هوتي هے ' اور وه خود اپنے هاتهوں اپني قوتوں کو ضائع کر دیتے هیں -

پس حق کے مقابلے میں باطل کي کامیابي سے مغرور نہیں هونا چاهئے ' که کامیابي تو ضرور هوتي هے ' لیکن ثبات و قرار اور نتیجۂ آخر کي کامیابي ایک شے هے ' جس پر اس آسمان کے نیچے حق کے سـوا کسي کا قبضه نہیں - یه بہت ممکن هے ' که باطل کي سعي و محنت ایک نظر فریب چیز همارے سامنے پیش کردے ' اور بظاهر معلوم هو که کامیاب هوگیا - لیکن یه کامیابي ایسي هي کامیابي هوگي ' جیسي که مکڑے کو جالے کے بننے اور طیار کردینے میں حاصل هوتي هے - یه نہیں هوتا که اسکي سعي ناکام رهے - وه جس گهر کو بنانا چاهتا هے ' اسکي تعمیر میں پوري طرح کامیاب هو جاتا هے - لیکن اسکو کیا کیجئے که جس مصالح اور سامان سے بنایا جاتا هے ' اس سے کوئي پائدار چیز بن هي نہیں سکتي -

(٤)

میں کہنا چاھتا تھا کہ " یونیورسٹی ڈیپوٹیشن " کی شکست میں اس قانون الہی کی ایک عبرت انگیز بصیرت پوشیدہ ہے - ایک مرتبہ گذشتہ تین ماہ کے واقعات کو یاد کرلیجیے اور دیکھیے کہ کس انتہاے جد و جہد اور کمال سعی و جانفشانی کے ساتھہ " ارباب حل و عقد " نے اس ڈیپوٹیشن کی عمارت کھڑی کی تھی ' اور بعض لوگوں نے اپنی کیسی اچھی گران بہا چیزیں اسکے پیچھے کہیں دیدی تھیں - راتوں کی نیندیں اسکے لیے قربان کی گئیں ' دن کا آرام و راحت اسکے لیے غارت ھوا - بہت سے دعووں سے دست برداری کی گئی ' اور اس صنم کے لیے جنگ کی فتح مندیوں کی نمایش و شہرت سے بھی ھاتھہ اٹھالیا گیا ' مگر با ایں ھمہ اس جد و جہد ' جوش و خروش ' غرور و ادعا ' طمانیة و استغنا ' اور اظہار سطوت و جبروت کے بعد کیا نتیجہ نکلا ؟ یہ کہ صداے حق و معروف کے ایک جھونکے ھی میں اس بیت عنکبوت کا خاتمہ تھا : و ان اوھن البیوت لبیت العنکبوت ' لوکانوا یعلمون :—

ھم بڑی چیز سمجھتے تھے ' پہ میخانے میں
نہ نکلا اِک جام کی قیمت بھی نہ ایمان اپنا !

جیسا کہ بار بار لکھہ چکا ھوں ' اس موقعہ پر بھی توجہ دلانا چاھتا ھوں ' کہ اس واقعہ کو سرسری نظر کے حوالے نہ کیا جاے - یہ ایک بین ترین مثال تازہ ہے ' اس امر کی کہ حق کی کوئی صدا ' ضائع نہیں جا سکتی ' اور گو دنیوی اور انسانی طاقتیں کتنی ھی مخالف ھوں ' لیکن وہ بالاخر کام کر جاتی ہے ۔ کام کرنے والوں کیلیے امید اور ھمت کا یہ ایک پیغام ہے ' اور منکرین قوت حق و معروف کیلیے عبرت و موعظت کا ایک تازیانہ : وتلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون -

(۵)

۲۶ اور ۲۸ - دسمبر کو جو اجتماع لکھنو میں ھوا تھا ' وہ صحیح طور پر فاونڈیشن کمیٹی کا اجلاس ھو یا نہو ' لیکن تاھم اسکو یونیورسٹی کا آخری فیصلہ کرنے کیلیے کافی سمجھا گیا ' اور ڈیپوٹیشن کے انتخاب کے مسئلہ کو بظاھر عام اتفاق راے سے منظور کرالیا گیا - جلسہ کے بعد بھی ایک عرصے تک کوئی صداے مخالف نہیں اٹھی ' اور پھر جناب نواب صاحب قبلہ کی تحریر شائع بھی ھوئی ' تو اسمیں نفس مسئلۂ انتخاب وفد و تفویض اختیارات کاملہ کی نسبت چنداں اعتراض نہ تھا ' بلکہ زیادہ تر اشخاص وفد کی قلت و کثرت اور طریق انتخاب کی بے قاعدگیوں پر اظہار تاسف کیا گیا تھا - نیز یہ کہ تحریر کا ماحصل ڈیپوٹیشن کے ممبروں میں اضافہ تھا ' نہ کہ اصل ڈیپوٹیشن کی شکست اور بالکلیہ برھمی - ایسی حالت میں ظاھر ہے ' کہ اس کارروائی کی مخالفت بحالت موجودہ بالکل بے سود نظر آتی تھی - کس کو اسکا خیال بھی ھوسکتا تھا ' کہ اس تمام کارروائی ھی کو سرے سے باطل کردیا جائیگا ؟ اور قوم کو اس سے چھینی ھوئی " بلنک چک بک " پھر واپس ملجائیگی - جلسے میں جو آواز مخالفت کی بلند کی گئی تھی ' وہ " لکھنو کی ناکام کوشش " تھی ' اور اب " کامیاب حلقے کیلیے کوئی وجہ نہ تھی ' کہ لکھنو کی " کامیابی " کا " کلکتہ کی ناکامی " سے مبادلہ کرے - لیکن باوجود اسکے عرصے کے بعد جب آواز بلند کی گئی ' تو دو ھفتے کے اندر ھی اسکا اثر ھر طرف سے نمایاں ھونے لگا ' وو رفتہ رفتہ حالات میں اس درجہ تغیر ھوا ' کہ اضافہ و اصلاح ھی نہیں ' بلکہ سرے سے ڈیپوٹیشن ھی کا خاتمہ کر دینا پڑا ' اور جس عمارت کو تکمیل تک پہنچا کر اسکے گنبد اور برجیوں کیلیے اینٹیں چنی جا رھی تھیں ' اسکی بنیاد ھی مسمار ھوگئی ! !

پس یہ نتیجہ بتلاتا ہے کہ ھمارے آگے " کامیاب " کاموں خواہ کیسا ھی محکم و قوی قلعہ ھو ' اور خواہ مقاومت کا اصلی وقت گذر ھی کیوں نہ جاے ' لیکن تاھم اعلان حق کی طاقت تسخیر اپنا اثر دکھلاے بغیر نہیں رھتی ' اور اسکے لیے صرف یہ دیکھنا چاھیے ' کہ خود ھماری نیت اور حق پرستی کا کیا حال ہے ' مقابل و حریف کی کامیابی کا کوئی سوال نہیں - آجکل حق کی غربت و کس مپرسی کا ایک خاص سبب یہ بھی ہے ' کہ لوگ اعلان حق و سعی اصلاح کی ضرورت محسوس کرتے ھیں ' لیکن اس خیال سے قدم نہیں اٹھاتے ' کہ مخالف کامیاب ھوچکے ھیں ' اور اب انکی مخالفت کا مناسب اور اصلی وقت نہیں ہے - اسی کا نتیجہ ہے ' کہ اشخاص نکتہ چینی کی طرف سے بے پروا ھوگئے ھیں ' اور سمجھتے ھیں ' کہ ایک مرتبہ اگر وہ کسی طرح اپنے کاموں کو کامیاب دکھلادینے میں کامیاب ھوجائیں گے ' تو پھر کامیاب کاموں کی مخالفت کو بے سود و بے وقت سمجھکر ' کوئی مخالفت کا تصور بھی نہیں کریگا - اس طرح کے کاموں کیلیے انھوں نے بعض خاص اصطلاحیں وضع کرلی ھیں - مثلاً " طے شدہ مسئلہ " - " اتفاق عام کا فیصلہ " - " کثرت راے کا فیصلہ " " کثرت راے کا قرار دادہ " - قوم بھی بالعموم ان ترکیبوں سے مرعوب ھوگئی ہے ' اور کسی بندۂ خدا کو مخالفت کا خیال ھوتا ہے ' تو یہ سمجھکر خاموش ھورھتا ہے ' کہ اب مخالفت کا وقت باقی نہیں رھا - ایک طے شدہ اور اتفاق عام کے فیصل کردہ مسئلے کی نکتہ چینی کرنا بالکل بے اثر بلکہ تمسخر انگیز ھوگا -

مذھب ' اخلاق ' اور قانون ' ھر لحاظ سے یہ ایک سخت خطرناک اور اصولی غلطی ہے ' اور در اصل اعلان حق و امر بالمعروف کے سد باب کی ایک علت قوی ' لیکن میں اس وقت صرف اس تازہ ترین مثال پر توجہ دلاؤنگا - جو لوگ کسی سچی بات کو سچ کہنے کیلیے اسکا سچ ھونا کافی نہیں سمجھتے ' اور اسکی ضرورت دیکھتے ھیں ' کہ لوگ اسے سچ مان بھی لیں ' انکو اس مثال سے عبرت پکڑنی چاھیے - میں نے جب عین جلسے میں ڈیپوٹیشن کی تحریک کی مخالفت کی تو اس سے بالکل بے پروا تھا ' کہ نتیجہ کیا نکلے گا ؟ پھر الهـلال میں مضامین کا سلسلہ شروع کیا ' تو اس وقت بھی یہ خیال پیش نظر نہ تھا ' کہ سردست اس کوشش میں کامیابی ھوگی یا نہیں ؟ کیونکہ بار بار کہہ چکا ھوں ' میرے عقیدے میں حق کی اس سے بڑھکر کوئی توھین نہیں ھوسکتی ' کہ اسکے اعلان کو نتائج اور کامیابی کے ظہور کا محتاج قرار دیا جاے - اور اگر ایسا ھو تو اس دنیا میں ' جسکا نصف کرہ ھر وقت تاریک رھتا ہے ' کبھی بھی حق کی روشنی ظاھر نہو - پس یہ محض ایک عقیدے اور راے کا اظہار تھا ' اور نتائج کے انتظار سے بالکل بے پروا ' تاھم اگر نتیجہ خدا کے ایک عاجز بندے کے پیش نظر نہ تھا ' تو کون کہہ سکتا ہے ' کہ اس نصرت فرماے حق و صداقت کی مشیت میں بھی نہ تھا ' جس نے ھر کام میں عواقب امور کی کامیابی کو اپنی نصرت بخشی کی ایک آیت مبین اور اثر عظیم قرار دیا ہے ؟ ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم ' و ان یخذلکم ' فمن ذالذی ینصرکم من بعدہ ؟ و علی اللہ فلیتوکل المومنون ۔

نتیجہ نکلا ' اور جس سرزمین میں ایک اینٹ بھی اپنی جگہ سے ہلائی نہیں جاسکتی تھی' وہاں آج ایک پوری بنی بنائی عمارت اس طرح منہدم ہوگئی ہے' کہ اسکے اطلال و آثار تک کا پتہ نہیں' اور (فاونڈیشن کمیٹی) کا میدان جس طرح ۲۸ - دسمبر کی صبح سے پہلے صاف تھا' اب پھر ویساھی بار عمارت سے سبکدوش ہوگیا ہے' قوم کو " چک بک " واپس ملگئی ہے' اور آیندہ خواہ بنک کی دیواروں کے نیچے سرنگ کھود کر خزانہ ھی کیوں نہ نکال لیا جاے' مگر الحمد للہ اب تک کوئی چک اسکے نام نہیں گئی ہے -

(۶)

ایک سب سے بڑی عبرت اس واقعہ میں قوم کیلیے یہ ہے' کہ وہ اپنی قوت کا اندازہ کرے' اور محسوس کرے کہ تغیرات حالات نے جو ھیبت و جبروت اسکی آواز میں پیدا کردیا ہے' یہ کیسی بدبختی ہے' کہ خود وہ اس سے غافل ہے؟ تلوار اگر کند ہوگئی ہے تو شکایت کا موقعہ نہیں' لیکن افسوس اسکے حال پر ہے' جو اپنے ھاتھہ میں ایک ایسی تیغ تیز رکھے' جس کی کاٹ کے خوف سے حریف کانپ رہا ہو' لیکن خود وہ اسکے جوہر سے بے خبر ہو -

دو سال سے قوم نے اپنی راے اور آواز کی جو ھیبت اشخاص کے دلوں پر قائم کردی ہے' وہ اصلی قوت عمل ہے' بشرطیکہ قوم اس حربے سے کام لے' نیز یہ' کہ صحیح' معتدل' اور بر وقت کام لے - فاونڈیشن کمیٹی کے گذشتہ اجلاس' اور پھر ڈیپوٹیشن کی شکست' یہ دو متضاد واقعات ہیں' جنکو جمع کرتا ہوں' تو اصلیت سامنے آجاتی ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم کی بیداری میں شبہہ نہیں' اسکی قوت اور ھیبت کے اعتراف سے بھی دلوں کو انکار نہیں' گو زبانوں کو انکار ہو - لیکن مصیبت یہ ہے' کہ برسوں کی تقلید' اور اعتماد نے دماغوں کو معطل کردیا ہے' خود اپنی سمجھہ اور فکر سے کام لینے کی عادت مفقود ہے' اور میدان عمل میں نو آموزی اسپر مستزاد - نتیجہ یہ ہے' کہ پہلے اشخاص کی قوت و استبداد سے شکست کھاتی تھی - اب قوت سے نہیں' مگر غلط فہمی' سادہ لوحی' نو آموزی' اور خدع و فریب سے شکست کھا جاتی ہے - پھر اصلی مصیبت یہ ہے' کہ تقلید و اعتماد بیجا کی عادت دیرینہ اب بھی زنجیر پا ہے' اور وقت پر معاملات کو سمجھنے اور غور کرنے کی قوت پیدا نہیں ہوئی ہے - لیکن ساتھہ ھی چونکہ حس و بیداری کے وجود میں شک نہیں اور حقوق کے مطالبہ کا خیال پیدا ہوگیا ہے' اسلیے اگر حقیقت سے پردے اٹھا دیے جائیں' اور کوئی آواز چیخ چیخ کر اپنی طرف متوجہ کرنے کی پوری کوشش کرے' تو فوراً ایک حرکت ہر طرف پیدا ہوجاتی ہے' ور لوگ ساتھہ دینے سے انکار نہیں کرتے -

آج جس قوم کی صدا نے " ارباب حل و عقد " کو مجبور کیا کہ ڈیپوٹیشن کی کارروائی کو منسوخ کردیں' وہ اس وقت بھی موجود تھی' جب ۲۸ - دسمبر کو ڈیپوٹیشن کی تجویز نعرہ ھاے مسرت کے غلغلوں اور چیرز کے صدا ھاے متصل و پیہم کے ہنگاموں میں پاس کی گئی تھی - ڈیپوٹیشن کی مخالفت میں جو خیالات آج الہلال کے صفحات پر شائع ہوے' یہی خیالات تھے' جو عین تجویز کے پیش ہونے کے بعد ظاہر کیے گئے تھے' اور سننے والوں میں بھی بہت سے اشخاص وہی تھے' جنھوں نے الہلال کے صفحات پر آج نظر ڈالی - مگر پھر غور کیجیے کہ نتائج دونوں وقت کے کیسے مختلف بلکہ متضاد ہیں ؟

اسکی علت وہی ہے' جو سطور بالا میں ظاہر کی گئی - قوم کی بیداری اور صداے حق کی سماعت کیلیے مستعدی میں شک نہیں' لیکن اسکا کیا علاج' کہ وقت پر کام کرنے والوں کی نیرنگ طرازیوں اور شعبدہ سامانیوں کا ھجوم اسے اصلیت کے سمجھنے کی مہلت ھی نہیں دیتا؟ لوگ قطعاً غلط فہمی میں پڑگئے' اور بالکل نہ سمجھے' کہ ہم سے کیا مانگا جا رہا ہے اور کیا ہے جو ہم نے اٹھا کر دیدیا ہے؟ خریداروں نے در اصل یہ سمجھنے کی' کسی کو فرصت ھی نہ دی: کہ:

مشتری چہ کس ست و بہاے ما چند ست ؟

لیکن جب کچھہ زمانہ گذر گیا' اور اسکے بعد اصلی حالات بہ عنوان خاص لوگوں کے سامنے پیش کیے گئے' تو غلط فہمی دور ہونا شروع ہوئی' اور جو بات وقت پر نہ سمجھے تھے' اب ہر شخص کے سمجھہ میں آنے لگی - نتیجہ یہ نکلا' کہ جلسے بھی منعقد ہوے' تجویزیں بھی پاس ہوئیں' مضامین بھی نکلنے لگے' اور قوم اپنی طاقت سے کام لینے کیلیے مستعد ہوگئی -

پھر اس پہلو پر بھی نظر رہے' کہ نواب صاحب قبلہ کا مضمون نکلا' لیکن کس طرح نذر غفلت و اغماض ہوکر رہگیا؟ اس موقعہ پر بھی لوگ محتاج تھے' کہ انکی غفلت پر ایک پر زور صداے تاسف بلند کی جاے' ان تمام حالات سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے' کہ بیداری پیدا ہوگئی ہے' مگر بیدار کرنے والوں کا کام ختم نہیں ہوا ہے' بلکہ سب سے زیادہ اہم کام ابھی باقی ہے - یہ بیداری کچھہ مفید نہیں ہوسکتی' اگر کوئی ھاتھہ غفلت کے نازک موقعوں پر بھی بیدار رکھنے کیلیے ہر وقت مستعد نہ رہے' اور ہمیشہ معاملات کی تہہ اور اصلیت سے خبردار نہ کرتا رہے - لوگ اٹھہ بیٹھے ہیں مگر چلنے کے قابل نہیں' اور پھر لیٹ جانے کا کھٹکا ہر وقت لگا رہتا ہے - پس وقت ہے' کہ کام کرنے والے قوم کی بیداری کی زیادہ رجز خوانی نہ کریں' بلکہ بیداری کو قوی' کرے اور دماغ میں صحیح ھشیاری پیدا کرنے کی سعی میں مصروف ہو جائیں -

(۸)

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قوم نے اپنی آواز میں جو قوت پیدا کرلی ہے' وہ ایک اصلی قوت عمل ہے' جسکے بغیر کوئی نیا دور پیدا نہیں ہوسکتا تھا' تاہم یہ ایک قوت ہے' اسی حالت میں مفید ہے جبکہ اسکا استعمال صحیح ہو' پس یہ بڑی سخت اور مہلک غلطی ہوگی' اگر لوگ ان کامیابیوں پر مغرور ہو جائیں' اور افراد اپنی قوت سے بیجا فائدہ اٹھاتے تھے' ویساھی غلط فائدہ قومی قوت اور راے کے نام سے بھی اٹھایا جاے - بہت بڑی ضرورت اس امر کی بھی ہے' کہ اس قوت کا استعمال ہمیشہ حزم و احتیاط' اور اعتدال' و صحت طریق استعمال کے ساتھہ ہو -

(باقی آیندہ)

مقالات

انگلستان اور اسلام

(۵)

از خامۂ محرم سیاست مسٹر بلنٹ

ترکوں اور بلغاریوں کی جنگ کا آخری نتیجہ خواہ کچھہ ہی کیوں نہ ہو - سلطان المعظم اس وقت کم از کم اس بات پر مبارکباد کے مستحق ہیں ' کہ کامل پاشا کی وزارت سے برطرفی کے ساتھہ اُنہوں نے ایک نہایت فتنہ انگیز مفسد کے چنگل سے ' جو اسلامی اغراض کے حق میں سخت غدّار تھا ' چھٹکارا پالیا ہے - یورپ کی تینوں شدید ترین دشمنانِ اسلام طاقتوں ' یعنی انگلستان - فرانس اور روس نے ' بالخصوص انگلستان نے ' اس بوڑھے نوکر کے ذریعے سے ' جس حکمت عملی کو کام میں لانا چاہا تھا ' اُسکی اصلی کیفیت - نیز اصلی مطلب برآری ' یعنی سلطنت عثمانیہ کو آپس میں بتدریج تقسیم کرلینے کے جو طریقے عمل میں لائے جارہے تھے - اُنکی مفصل سرگزشت " ایجپٹ " کے ناظرین پر پوشیدہ نہیں ہے - پچھلے چھہ مہینے میں مختلف مضامین کے ذریعے سے ہم صحیح واقعات پر روشنی ڈالتے رہے ہیں - اور وزیراعظم قسطنطنیہ ' جو نامیمون و نامبارک بھروسا انگریزی وزارت پر کرتا رہا تھا ' اُس سے جو تباہی خلافت پر آنے والی تھی - اس پر بھی ہم متعدد مواقع پر متنبہ کرتے رہے ہیں - ہمیں اس بات کا علم تھا ' کہ سرایڈورڈ گرے نے اسلام کی مخالفت پر کمرچست باندہ لی ہے - ہمیں یہ بھی معلوم تھا کہ ڈاؤننگ اسٹریٹ (دفتر سرایڈورڈ گرے) سے انگریزی مدبری کی جو آواز نصیحت کی صورت میں بلند ہوگی - وہ اسلام کے حق میں ایک غدار آواز ہوگی - ہم یہ بھی بتاتے رہے ہیں ' کہ سلطان کو یورپ میں اگر دوستی کی کہیں کچھہ توقع ہوسکتی ہے - تو " اتحاد مثلث " سے نہیں ' بلکہ " ایتلاف مثلث " کی صرف اُس طاقت سے ' جسکا نام جرمنی ہے - کامل " اتحاد مثلث " کی اغراض کا نمایندہ تھا - اسکا زوال انگلستان ' فرانس ' اور روس کی راہ میں ایک سنگ گراں ہے - اور سرایڈورڈ گرے کے منھہ پر تو ایک ایسا طمانچہ ہے ' جسے وہ یاد ہی کرتے ہونگے -

جسوقت سے ' کہ موجودہ جنگ میں قسمت کا رخ یورپ میں عثمانی افواج کی طرف سے پھرا ہوا نظر آنے لگا ہے ' اسوقت سے ہمارے دفتر خارجیہ کی دن رات یہی کوشش رہی ہے ' کہ کسی نہ کسی طرح پھسلا بہلا کر جرمنی کو بھی سلطان کے ایشیائی مقبوضات کی مجوزہ تقسیم میں اپنا سہیم بنالے - اسکے لئے حلقہاے مصالح کی مشہور و معروف صورت سامنے موجود ہی ہے - یہ ٹھانی گئی تھی ' کہ ایشیاے کوچک جرمنی کے لئے حلقۂ مصالح قرار دیا جائے ' فرانس کو ایران اور ترکی آرمینیا میں آزادانہ اختیارات دلوائے جانے کو تھے - قسطنطنیہ کو ایک مشترکہ بین الاقوامی نفع بنا کر رکھدیا جاتا - اور در دانیال یورپ کے کل جنگی جہازات کے لئے کھل جاتا - عثمانیوں کے ایشیائی صوبجات عیسائی طاقتوں کی مختلف اغراض - ملکی ہوں یا مالی - کے نشانے بنادیے جاتے - ممکن تھا ' کہ یہ ساری باتیں ایک ہی دفعہ نہ ہوتیں - لیکن رفتہ رفتہ ہر طاقت اپنی اپنی فرصت کے وقت اپنے مقاصد و اغراض کی تکمیل کرالیتی - سلطان کی براے نام حکومت صرف اس غرض سے برقرار رکھدی جاتی ' کہ جب کبھی کسی طاقت کو مسلمانوں کے جذبات کو عیسائی حکومت کے ماتحت کرنے کی ضرورت پڑے - تو اسمیں اُنکے ذریعہ سے سہولیت اور آسانی ہو - یہی تجویز تھی ' جو یورپ کی مجتمعہ طاقتوں کی طرف سے امن عامہ کے لئے پیش کی گئی تھی - یہ تجویز خصوصاً سرایڈورڈ گرے کے دماغ سے نکلی تھی - یہ محض ایک خوش نصیبی کی بات ہے ' کہ قیصر جرمنی نے ابتک اس انگریزی سازش میں شرکت منظور نہیں کی ہے - اور سلطنت عثمانیہ کی تقسیم کا خیال اگرچہ ہمارے دفتر خارجیہ نے بالکل ترک نہیں کردیا ہے ' پھر بھی کم سے کم تھوڑے عرصے کے لئے تو یہ تقسیم ملتوی ہوگئی ہے - نئے وزیر اعظم ' محمود شوکت پاشا ' ایک بادیانت شخص ہیں - اور ان پر اعتماد کیا جاسکتا ہے ' کہ وہ اسلام کے ساتھہ غداری نہ کرینگے - کم سے کم اسوقت تو جرمنی انکی تائید اور حمایت کے لئے مستعد ہے - اصلی اور حقیقی حالت یہ ہے ' جو میں نے اوپر بیان کردی - سرایڈورڈ گرے کے دل کی کیفیت غصے کے مارے جو جو کچھہ ہو رہی ہوگی ' وہ محتاج بیان نہیں - لیکن اب اُنکے لئے اسکے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے کہ ' قہر درویش برجان درویش کہکر اس طمانچے کے ضرب کو بطیب خاطر برداشت کرلیں ' اور اپنے اندرونی جذبات کو چہرے سے نمایاں نہ ہونے دیں - اب جنگ کے ختم کرانے کے لئے سلطان پر نہیں بلکہ بلقانی حلیفوں پر دباؤ ڈالا جاے گا - قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اجازت نہ دیجائیگی - یہ بھی ممکن ہے ' کہ ادریا نوپل سلطان ہی کے قبضے میں رہنے دیا جاے -

ان تمام واقعات میں جس بات سے ہمیں سب سے زیادہ دلچسپی ہے ' اور جو دریاے نیل پر اسلامی آزادی کی اُمیدوں سے متعلق ہے ' وہ یہ ہے ' کہ قسطنطنیہ میں کامل کے زوال کے ساتھہ وہ خاص سازش بھی کچھہ دنوں کے لئے ملتوی کردینی پڑی ہے ' جو مصر پر انگریزوں کے قانونی دائمی تسلط کرلینے کی نیت سے کی گئی تھی - یقیناً پچھلے سال موسم سرما میں سرایڈورڈ گرے اور کامل کے درمیان یہ امر قطعی طور پر فیصلہ پاچکا تھا کہ " سلطان مصر کو اپنی سلطنت سے کلیۃً " آزاد کرکے انگریزوں کی نگہداشت میں رکھدینگے - خدیو بادشاہ کا لقب اختیار کرلینگے - اس درجے پر پہنچنے کے یہ معنی ہونگے ' کہ اصلی اختیارات اُن سے مطلقاً سلب ہوجائینگے - خراج جو باب عالی کو دیا جاتا ہے ' اُسکے عوض میں ایک معقول رقم یکمشت ترکوں کو دیدی جائیگی - جسکی اُنہیں اشد ضرورت ہے - ملکی قرضے کی ادائگی کا بار انگلستان کی گردن پر رہیگا - دوامی فوجی تسلط کے ذریعے سے امن اور سیاسی انتظامات قائم کرلینے کے بعد مصر پر پورا قبضہ آپ سے آپ ہوجائیگا - مصری حب الوطنوں کی رضامندی اُنہیں ایک قسم کی رعایت دیکر ' جو انتظامی حکومت (کانسٹی ٹیوشن) کے نام سے موسوم ہوگی ' لے لی جائیگی - ان جدید انتظامات کو حکومت خود مختاری کا شاندار لقب عطا کیا جائیگا - اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے ' کہ اگر بلغاریوں کے ساتھہ صلحنامے پر دستخط ہوچکنے کے بعد بھی کامل عہدۂ وزارت پر مامور رہتا ' تو وہ ایک ایسے صلحنامے پر ضرور دستخط

کردیتا جس سے انتظامات مذکورۂ بالا کی ' ایک ھی دفعہ نہیں تو بتدریج' تکمیل ھوکر رھتی - یہ فرمان ٹھیک اسی انداز اور اسی پیرایے میں جاری کیا جاتا ' جو حال میں طرابلس کو خود مختارانہ حکومت عطا کرتے وقت اختیار کیا گیا تھا - خوش قسمتی سے انگلستان کے اشاروں پر چلنے والے وزیر کے زوال نے اسلام کے خلاف اس بڑی سازش کا ایک طرح سے خاتمہ کردیا ھے اور ھم تو سمجھتے ھیں ' کہ اب اس کارروائی کی تجدید بہت جلد نہ ھونے پائیگی -

ساتھہ ھی ساتھہ ھم " ایجپٹ " کے مسلمان ناظرین سے ' خواہ وہ مصر میں ھوں ' یا روم میں ' یا ھندوستان میں ' اپیل کرتے ھیں ' کہ وہ اِس امر کی نسبت دھوکا نہ کھائیں ' کہ اِسلام کو جس خطرے کا اِس وقت مقابلہ ھے ' اُسکی حقیقت اور اصلیت کیا ھے ؟ واقعہ یہ ھے ' کہ اسلام ھماری نام نہاد " لبرل انگلش گورنمنٹ " کے ھاتھوں تباہ اور برباد ھو رھا ھے - مسلمانوں کو چاھئے ' کہ اُس موقع پر جہاں اُنکے مذھب کا تعلق ھو ' اور جس جگہ باقی ماندہ آزاد اسلامی حکومتوں کی بہبودی پیش نظر ھو ' لفظ " لبرلیزم " (آزاد خیالی) سے دھوکا نہ کھائیں - آزاد خیال انگلستان کو مسلمانوں کی ترقی سے ذرہ بھر ھمدردی نہیں ھے - انگلستان اُنکی ترقی سے خائف اور لرزاں ھے ' اور ھمیشہ اُسکا سر کچلا کرتا ھے -

پس " لندن مسلم لیگ " یا " آل انڈیا مسلم لیگ " جیسی انجمنوں ' (جنھیں اسلامی جذبات کی نمایندگی کا دعوے ھے) ' کا اِس وقت گورنمنٹ کے آگے منت سماجت کے ساتھہ درخواست کرنا ' محض حماقت ھے - انصاف کے احساسات سے درخواست کرنا بھی سراسر بے سود ھے - یہ احساسات تو کب کے اُٹھہ گئے ھیں - انگریزی معدلت گستری یا حریت پسندی کی دھائی سے بھی کوئی کام نہیں نکلنے کا - اس قسم کی عبارتیں بالکل ھی تصور کی جاتی ھیں ' اور کچھہ بھی وقعت نہیں رکھتیں - اگر انگریزوں کے دلوں پر ' جہاں تک مسلمانوں کے معاملات سے اُنکا تعلق ھے ' کسی دلیل کا کوئی اثر ھو سکتا ھے ' تو وہ یہ ھے ' کہ شاھی اقتدار کو صدمہ پہنچنے کا خوف دلایا جائے ' اور علی الاعلان صاف صاف کہدیا جائے ' کہ جسوقت تک ' کہ انگریزوں کی شرکت فرانس ' روس ' اطالیہ ' اور دیگر اسلام کی دشمن سلطنتوں کی کارروائیوں میں جاری رھے ' اُس وقت تک حکومت برطانیہ ھندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو اپنی دل سے وفادار رعایا شمار نہ کرے - اور جب کبھی ھندوستان میں انگریزوں کے لیے مصیبت کا دن نمودار ھو ' تو ان کروڑوں میں سے ایک سے بھی دوستی یا امداد کی توقع نہ رکھے - اگر اس قسم کے الفاظ اس وقت لیڈران مسلم لیگ کی زبانوں سے دلیری اور ھمت کے ساتھہ نکلینگے ' تو اُنکا اثر ڈاؤننگ اسٹریٹ (دفتر وزیر خارجیہ انگلستان) پر پڑیگا - ایسے الفاظ اِسلام کی اِس نازک ترین خطرے کی حالت میں ' اُسکے لئے اُن تمام منت سماجت اور آنسوؤں سے ' جو ان کے ضرورت سے زیادہ دور اندیش لیڈروں نے پچھلے چھہ مہینے میں ھمارے بے پروا وزراء کے آگے ضائع کئے ھیں ' بدرجہا مفید ثابت ھونگے - بلکہ سرمایہ ھلال احمر اور جنگ کے جاری رکھنے کے واسطے دوسرے قسم کے سرمایوں کے لئے جو چندے جمع کئے جا رھے ھیں ' اُسسے بھی زیادہ سود مند ھونگے -

الاخـــلاق

— * —

تمہید

مشرق کے علوم و فنون ' صنائع و تجارت ' معاشرت و سیاست ' مختصراً یہ ' کہ تمام مظاھر زندگی اصلاح طلب ھیں - اسلیے یہ صحیح ھے ' کہ مشرق کو کسی اصلاح سے استغناء نہیں - لیکن یہ ایک نا قابل انکار صداقت ھے ' کہ قوم میں مذھبی ' سیاسی ' اجتماعی ' وغیرہ وغیرہ گونہ گوں اصلاحات کا آغاز اسوقت تک کامیاب نہیں ھوتا ' جب تک کہ اسکے افراد میں ایک ایسا گروہ نہ موجود ھو ' جسمیں طول تفکر ' حسن تمییز ' اصابت رائے ' اور جرأت اخلاقی ھو -

یہ گروہ عموماً نوجوانوں میں سے پیدا ھوتا ھے - کیونکہ انمیں بڑھاپے کی عافیت اندیشیوں کے بدلے جوانی کی ولولہ خیزیاں ھوتی ھیں ' جو ان کو حریت پرستی اور حق گوئی کی طرف بڑھاتی ھیں - اسلیے ایک مصلح کا فرض اولین نوجوانان قوم کی اخلاقی اور دماغی پرداخت ھے -

تعریف

جسطرح کہ سنگ چقماق میں آگ پوشیدہ ھے ' اسی طرح انسان میں گونہ گوں صدھا قوی پوشیدہ ھیں - ان قوی سے جب ابتداءً کام لیا جاتا ھے ' تو اسی قدر تعمد و تکلف کی ضرورت ھوتی ھے ' لیکن جب عرصہ تک برابر سلسلہ استعمال جاری رھتا ھے ' تو پھر انکی یہ حالت ھوجاتی ھے ' کہ انکے استعمال کے لیے قصد و ارادہ کی ضرورت نہیں رھتی ' بلکہ حسب موقع وہ از خود کار فرما ھونے لگتے ھیں - اور اگر بہت زیادہ عرصہ تک انکا استعمال جاری رھتا ھے ' تو وہ اسطرح جزو زندگی بنجاتے ھیں ' کہ ان سے علحدگی کے لئے نہ صرف ارادہ کی ضرورت ھوتی ھے ' بلکہ تکلیف ھوتی ھے - جب انسان کسی قوت کے استعمال کا اس درجہ تک خوگر ھوجاتا ھے ' تو یہ خوگری عادت یا خلق کہلاتی ھے -

اخلاق کی شکل پذیری

تم نے بارھا دیکھا ھوگا ' ایک آھنی تار بالکل سیدھا تھا ' مگر جب کسی شے پر لپیٹا گیا ' تو اسکی بھی وھی شکل ھوگئی اور اگر زیادہ عرصہ تک لپٹا رھا ' تو وہ شکل تار میں اس درجہ راسخ ھوگئی ' کہ اسکا سیدھا کرنا دشوار ھوگیا - قوی اخلاقی کی بھی بعینہ یہ ھی حالت ھے - وہ ابتداءً بے شکل ھوتے ھیں ' لیکن جب عرصہ تک مخصوص اسلوب پر استعمال کیے جاتے ھیں ' تو وہ ایک شکل اختیار کرلیتے ھیں -

اقسام اخلاق

گو ھمارے زبان میں اخلاق کا استعمال
اخلاق حسنہ کی ایک خاص صنف
میں ھوتا ھے ' چنانچہ خوش
ملاقات میں اعتناء و ا
کہ اخلاق کا دائرہ معانی
نام ھے ' اگر عادات
اگر برے ھیں تو
میں اسوقت
ذمیمہ سے گزر -
(۱) اخا
پیدا ھوتا ھے '
ھے ' تم نے
کے خ
کو

(۲) اخلاق کبسي - یه وه اخلاق هیں ' جو انسان صحبت سے سیکھتا هے اور رفته رفته وه اسمیں قریباً اتنے هي جاگیر هو جاتے هیں ' جتنے که اخلاق طبیعي راسخ هوتے هیں -

یه تقسیم کانت کي تهي ' پروفیسر ڈیوي امریکي نے اخلاق کي حسب ذیل تقسیم کي هے -

وه اخلاق جنکا تعلق -

(۱) ادراک سے هے -

(۲) جذبات سے هے -

(۳) اراده سے هے -

اخلاق متعلق بادراک وه اخلاق هیں ' جن کے ذریعه سے کذب و صدق ' وهم و شک ' ظن و یقین ' وغیره وغیره میں تمییز هوتي هے -

اخلاق متعلق بجذبات وه اخلاق هیں ' جنکا تعلق جذبات سے هے ' جیسے حسن دوستي ' لذت پسندي ' وغیره وغیره -

اخلاق متعلق باراده وه اخلاق هیں ' جنکا تعلق اراده سے هے ' جیسے صبر ' استقلال ' حلم ' وغیره وغیره -

سرچشمهاے اخلاق

انسان میں اخلاق کے تین سرچشمے هیں :-

(۱) وراثت

(۲) موثرات

(۳) اراده

وراثت - عموماً بچه جس شخص سے جسقدر قریب هوتا هے ' اسیقدر اس سے زیاده مشابه هوتا هے ' مثلا بچه سب سے زیاده والدین سے قریب هوتا هے ' اسلیے وه نسبتاً سب سے زیاده والدین سے مشابه هوتا هے - والدین کے بعد والدین کے والدین سے قریب هوتا هے ' اسلیے تیسري یا چوتهي پشت کے لوگوں کي بنسبت ان سے زیاده مشابه هوتا هے ' و هلم جراً ' مگر یه قاعده کلیه نهیں بسا اوقات اسکے خلاف شهادتیں ملتي هیں -

موثرات خارجیه - اسکي دو قسمیں هیں -

(۱) فضاء مادي ' جیسے آب و هوا ' چنانچه تجربه سے ثابت هوتا [illegible] که معتدل ممالک کے لوگ عموماً راحت طلب ' عیش پسند ' او ر [illegible] هوتے هیں ' لیکن غیر معتدل ممالک کے لوگ چق و چوبند ' چالاک ' محنتي او ر جفاکش ' هوتے هیں - غیر معتدل [illegible] یں گرم ممالک کے باشندے سریع الانفعال هوتے هیں - [illegible] جلد خوش هوتے هیں - اسي قدر جلد ناراض هوتے [illegible] الک کے باشندے بطي الانفعال هوتے هیں ' مگر [illegible] تے هیں ' تو وه تاثر پهر جلد زائل نهیں هوتا

[illegible] ربیک لفظ صحبت یا سوسائٹي - [illegible] ان سے زیاده اپنے همعیشوں [illegible] اس سے هوسکتا هے ; [illegible] ک هوتے هیں ' بلکه [illegible] ے کے رشته دار دو [illegible] هم دیگر اس سے [illegible] هم پیشه لوگوں [illegible] " که تم اپنے [illegible] تم کیسے هو " [illegible] صحبت [illegible] سبب [illegible] ت

اور صحبت کا اثر نهایت سخت راسخ هوتا هے ' مگر با ایں انسان کا اراده اگر قوي هے ' تو وه اس اثر کو زائل کرسکتا هے '

اگر هم عبرت آموز نظر سے اشخاص کي زندگي کا مطالعه کرینگے ' تو همکو بهت سے لوگ ملینگے ' جنمیں انکے بزرگان خاندان اور انکي صحبت کے خلاف اخلاق موجود هونگے - یه بالکل بدیهي هے ' که ان اخلاق کا سر چشمه نه وراثت هوگي اور نه صحبت ' اب جو چیز رهجاتي هے ' وه طبیعت کا میلان اور ارادے کي مساعدت هے - پس یهي دو چیزیں انکا سرچشمه هونگي - اسي بناء پر علماء اخلاق کا یه خیال هے ' که انسان کا مستقبل وراثت اور صحبت سے زیاده اسکے ارادے پر موقوف هے - اس نظریه کي مزید تائید اس واقعه سے بهي هوتي هے ' که دنیا میں جتنے ارباب اخلاق پیدا هوے هیں ' وه ایسي قوموں میں سے پیدا هوے هیں ' جنکي اخلاقي حالت نهایت بدتر تهي ' اور قطعاً ان میں سے انکے بڑے ارباب اخلاق کے پیدا هونے کي امید نهیں کي جا سکتي تهي -

ارادے کے مدارج مختلف هیں ' بعض اشخاص کا اراده فطرتاً نهایت قوي هوتا هے ' اور بعضوں کا کمزور ' اور بعض کا متوسط درجه کا -

جسطرح جسم ورزش اور نگهداشت سے بڑهتا هے ' بعینه یه هي حالت ارادے کي بهي هے - اگر کوشش کیجائے تو ایک کمزور اراده قوي اور ایک قوي اراده قوي تر هوسکتا هے - بچپن میں تمام قوي انساني کا آغاز ظهور هوتا هے - اسوقت وه هر طرح کي تربیت قبول کرنے کے لئے تیار هوتے هیں - اسلیے ارادے کي تربیت اور تقویت کا بهترین زمانه طفولیت کا زمانه هے - اسي لئے مغرب میں بچوں کو تیسرے یا چوتهے هي برس سے استواري عزم و پختگي اراده کي تعلیم دیجاتي هے -

اخلاق کي آراستگي

اخلاق کي ماهیت اور اسباب کے معلوم هونے کے بعد اب یه سوال پیدا هوتا هے ' که انکي آراستگي یا تهذیب کا کامیاب ترین ذریعه کیا هے ؟

قدرت نے انسان میں مختلف قوي ودیعت کیے هیں ' جنکي نشونما کے لیے غذا اور ورزش کي ضرورت هے - مگر جسطرح ' که ان قوي کے جو هر مختلف هیں ' اسیطرح انکي غذا اور ورزش بهي مختلف هے ' جسماني قوي کي غذا اور ورزش ماکولات و مشروبات او ر العاب ریاضیه (جمناسٹک) هیں ' مگر اخلاقي قوي کے لیے یه چیزیں بیکار هیں ' انکي غذا افکار عالیه ' اور انکي ورزش زمانه کي کشمکش هے - جسطرح ' که هر شخص کے جسم کے لیے ایک هي قسم کي غذا اور ایک هي نوعیت اور ایک هي حد تک کي ورزش مفید نهیں ' اسیطرح هر شخص کے لیے ایک هي نوعیت کے افکار عالیه اور ایک هي نوعیت و شدت کي کشمکش زمانه مفید نهیں - اسلیے آراستگي اخلاق کے شائق کے لیے دو امر نهایت ضروري هیں -

(۱) اخلاقي غذا کے لیے ایسے افکار کا انتخاب ' جو اسکي طبیعت کے مناسب هوں

(۲) زندگي کي ان کشمکشوں سے اجتناب ' جو اسکي طبیعت کے غیر مناسب هوں -

شرائط کامیابي

جسطرح انسان کي جسماني ترقي کے لیے اسلاف کي صحت ' آب و هوا کي عمدگي ' قوي کے استعمال و تعطیل ' میں اعتدال ' حزن و مسرت میں توازن ' وغیره وغیره شرائط هیں ' اسیطرح اخلاقي ترقي کے لیے بهي چند شرائط هیں -

اولین شرط والدین کے جسم و عقل کي تندرستي هے - مگر افسوس

جسقدر یه شرط مقدم هے ' اسي قدر اسکي طرف سے غفلت کیجاتي هے ' مائیں جو بچوں کے پالنے میں رات کو رات ' رر دن کو دن ' نهیں سمجهتیں ' اور باپ جو اولاد کي تعلیم و تربیت میں کسي چیز سے بهي دریغ نهیں کرتے ' عموماً اس نهایت اهم شرط سے چشم پوشي کرتے هیں - وہ اپني صحت لذائذ زندگي ' یا غفلت کي بدولت تباہ کر دیتے هیں ' اور اسکا خمیازہ نه صرف وہ خود کهینچتے هیں ' بلکه انکے بعد آنے والي نسلیں پشتها پشت تک کهینچتي رهتي هیں - یه واقعه هے ' که هزار ها بچوں کي جسماني ' دماغي ' اور اخلاقي کمزوري کے ذمه دار انکے والدین کي کمزور هے -

دوسري شرط حسن تربیت هے ' بیشک یه صحیح هے ' که جواني یا بڑهاپے میں اصلاح اخلاق محال نهیں ' لیکن قریب محال ضرور هے ' کیونکه انسان جسوقت پیدا هوتا هے ' اسوقت وہ ایک سادہ لوح سادہ هوتا هے ' وہ هر قسم کے نقش قبول کرنے کے لیے تیار هوتا هے ' لیکن جب ایک نقش کهنچ جاتا هے ' تو اسکا مٹنا اکثر دشوار طلب اور کبهي نا ممکن هو جاتا هے ' اسلیے جو قوم چاهتي هے ' که اسکی آیندہ نسلوں کي اخلاقي حالت عمدہ هو ' اسکو چاهئے ' که اس سادہ لوح پر شروع هي سے عمدہ نقش کهینچے - اسکے لئے اسکو حسب ذیل امور ملحوظ رکهنا چاهئیں -

(۱) ایسي فضاء کا انتخاب جو اخلاق رذیله کي سمیت سے محفوظ هو -

(۲) اخلاقي قوي کا صحیح اندازہ ' تا که جو حصه کمزور هو ' اسکو خاص طور پر قوي کیا جاے -

(۳) مزر نظر کے لیے کوئي بلند شے پیش کرنا

(۴) افکار عالیه کي تلقین -

(۵) روزانه زندگي میں اصول اخلاق کا نفاذ -

حسب ذیل قوي کو خاص طور پر ابهارنا چاهیے

(۱) حقیقت پرستي -

(۲) جرأت اخلاقي -

(۳) استواري عزم -

ابتدائی تربیت اور مشرق

مشرق میں بچوں کي اخلاقي تربیت کا بهترین آله " قمچي " یا " تسمه " سمجها جاتا هے - یه نهایت سخت غلطي هے - مارنے سے بجز اسکے که بچے کے دل میں معلم کي هیبت اور اس عادت سے نفرت پیدا هو ' اور کوئي فائدہ نهیں هو سکتا -

بچے کی اخلاقي تربیت کا صحیح ترین اصول یه هے ' که جس عادت سے باز رکهنا منظور هو ' پہلے اسکے فوائد اور نقصانات اسکو سمجهائے جائیں ' اور اسکے بعد اسکے چال چلن کي نگراني رکهي جاے ' فراموشي کے وقت اسکو یاد دهاني کیجاے ' یاد دهاني کے ساتهه بچے کو اسکے فوائد و مضار کي طرف متوجه کیا جائے ' اس طرح بچه بهت جلد خود بخود تعمیل حکم کرنے لگے گا -

بچے کي پهلي اخلاقي درسگاہ گهر هے ' اور اسکے بعد مدرسه کا نمبر هے - مگر گهر میں صرف زمین تیار هوتي هے ' تخم پاشي درحقیقت مدرسه میں آکے هوتي هے - اسلیے جسطرح زمین کے تیار کرنے میں سخت توجه کي ضرورت هے ' اسیطرح تخم پاشي اور اسکے آبیاري کے لیے بهي اعتناء شدید کي حاجت هے - نصاب میں اخلاقي کتابوں کا داخل کرنا ' یا دارالخطابه (لیکچر روم) میں اخلاقي تقریروں کا هونا ' اسوقت تک مفید نهیں هو سکتا ' جب تک که خود مدرس کي شخصیت با اخلاق نه هو - کتاب کے نقوش اور تقریروں کے هوائي تموجات معلم هیں ' مگر مردہ ' لیکن مدرس زندہ معلم هے ' اور یه ظاهر هے ' که انسان پر جو ایک زندہ معلم کا اثر هو سکتا هے ' وہ ایک مردہ معلم کا نهیں هو سکتا - پس اگر مدرس کي کتاب زندگي میں اخلاقي سبق نهیں ' تو محض نصاب کي کتابوں یا دار الخطابه میں بلاغت کار تقریروں سے اخلاقي تربیت کي امید غلط امید هے -

دیگر امور کي طرح یه نکته بهي مغرب کے پیش نظر اور مشرق کے پس پشت هے ' مغرب میں بچوں کے لیے مصنف ' معلم ' اور مربي زبردست شخصیت و علمیت کے لوگ هوتے هیں - مگر مشرق میں اسکے بالکل برعکس هے موخرالذکر میں بچوں کي تعلیم و تربیت کم درجه کا کام سمجها جاتا هے ' اسکو صرف وہ لوگ کرتے هیں جو دیگر ذرائع سے معاش پیدا نهیں کرسکتے ' اسي کا نتیجه هے ' که مشرق کے فرزند اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بهي مغرب کے فرزندوں سے اخلاق میں پیچهے رهتے هیں -

---

بندوق کي متوالي انکهه

—:*:—

مادہ پرستي کے دلپر نشانے

—:*:—

مذاکرۂ علمیہ

الحیاۃ

—:○*○:—

یورپ کي علمي شيفتگي اور شيفتگي کے ساتھہ گونہ گوں مساعي کي تفصيل کا يہ موقع نہيں ' مختصراً يہ ہے ' کہ وہ علم کے نشر و اشاعت اور توسيع و تقدم کے ليے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے ' اس سلسلہ مساعي کا ايک حلقہ اسکے مجامع علميہ ہيں -

ان مجامع کے سالانہ جلسے عموماً مختلف ممالک و امصار ميں ہوتے ہيں - شرکاء جلسہ علمدوست اور مشاہير علما ہوتے ہيں - ان صحبتوں ميں تبادلہ افکار کے علاوہ محاضرات (علمي تقريروں) کا ايک سلسلہ ہوتا ہے ' جسميں صاحب محاضرہ اپني سال بھر کي کدو کاوش کے نتائج بيان کرتا ہے - يورپ کي تمام علم پرست اقوام ميں اس قسم کے مجامع موجود ہيں ' چنانچہ برطانوي قوم ميں بھي اس قسم کا ايک مجمع ہے - سال گذشتہ اس مجمع کا جلسہ ۳۵ - برس کے بعد دوسرے بار بمقام دنڈي منعقد ہوا تھا - جلسہ کے صدر پروفيسر شيفر تھے ' پروفيسر موصوف علم وظائف الاعضا کے مشہور عالم اور اڈنبرا يونيورسٹي ميں اس فن کے پروفيسر ہيں -

پروفيسر موصوف نے اپنے خطبہ رئيسيہ (پريسيڈنشل اڈرس) کا موضوع "حياۃ" قرار ديا تھا - جسکا ايک حصہ آج شائع کيا جاتا ہے - "علم الحيات" فن دقيق ' اور اردو کے ليے بالکل نيا ہے ' اور فلسفيانہ اسلوب بيان اس پر مستزاد' خطبہ کو سريع الفہم بنانے کے ليے مجبوراً جابجا محو و اثبات کرنا پڑا ' اسليے غالباً اس مضمون کي تعبير ترجمہ کے بدلے اقتباس زيادہ موزوں ہوگي -

تعريف

حيات کيا شے ہے ؟ ہرشخص کو اسکا علم ياظن علم ہے ' يا کم ازکم حيات کے معمولي اور واضح مظاہر کا علم ہے ' اسليے اکثر يہ خيال ہوتا ہے ' کہ اسکي تعريف صحيح مشکل نہيں ' مگر واقعہ يہ ہے ' کہ اسکي تعريف ميں بڑے بڑے ارباب انديشہ سرگرداں ہيں -

اسپنسر نے تو اپني کتاب (جو اس نے مبادي علم الحيات پر لکھي ہے) کے دو باب تعريف کے ليے وقف کر دیے ' اور تمام سابق تعريفات پر بحث کرنے کے بعد ايک تيسري تعريف پيش کي ' مگر آخر ميں خودھي اعتراف کيا ' کہ اس سے بھي حيات کي کوئي جامع و مانع تعريف نہيں ہو سکي -

حيات کي عاميانہ تعريف (جو اکثر اہل لغت لکھا کرتے ہيں) يہ ہے " کہ حيات زندوں کي حالت کا نام ہے " واسٹر نے کلوڈ پانير کي پيروي ميں حيات کي يہ تعريف کي " کہ حيات ان مظاہر کے مجموعہ کا نام ہے ' جو تمام زندوں ميں مشترک ہيں "

مگر يہ دونوں تعريفيں تو ايسي ہيں ' کہ انکے نام سے تعريف کو شرم آتي ہے - ميرا اسوقت يہ مقصد نہيں ' کہ ميں آپکا وقت ايک ايسي گرہ کي کشايش ميں مشغول کروں ' جسکے آگے اکابر فلاسفہ نے سپر ڈالدي ہے - خصوصاً اسليے کہ علم کے تقدمات حديثہ سے معلوم ہوتا ہے ' کہ زندہ اور غير زندہ مادوں ميں فرق اس سے کم واضح ہے ' جتنا کہ ان تقدمات کے قبل سمجھا جاتا تھا ' اسليے اب حيات کي جامع و مانع تعريف اور بھي زيادہ مشکل ہوگئي ہے -

حيات کا ضد موت نہيں

اکثر لوگ سمجھتے ہيں کہ حيات کا ضد موت ہے ' مگر يہ ايک شديد غلطي ہے ' موت کا لفظ حيات سابقہ پر دلالت کرتا ہے ' گو دلالت التزامي ہے ' يعني موت اسوقت ہوگي ' جب کہ پہلے حيات ہو -

علم وظائف الاعضاء ہميں بتاتا ہے ' کہ موت کا شمار مظاہر حيات ميں ہے ' موت بھي زندگي کا ايک دور ہے ' مگر آخري اور انتہائي - اسکے علاوہ تضاد کے لئے احدالضدين کا وجود ہر حالت ميں ضروري ہے ' مگر ہم ديکھتے ہيں ' کہ مثلاً جمادات نہ زندہ ہيں اور نہ مردہ ' اسلئے حيات کا شمار ان کلمات ميں کرنا چاہيے ' جو اضداد نہيں رکھتے -

ايک عالمگير غلطي

عام طور پر يہ سمجھا جاتا ہے کہ " نفس " و " حيات " دونوں ايک ھي چيزيں ہيں ' اس خيال کا منشا غالباً يہ ہے ' کہ نفس کا تصور اسوقت تک نہيں ہوسکتا ہے ' جب تک کہ اسکے ساتھہ حيات کا تصور بھي نہ کيا جاے ' اسکے علاوہ تصور نفس ميں جسقدر ارتقاء ہوا ہے ' وہ زندہ اجسام کے ترقي يافتہ ترين مظاہر حيات کے مطالعہ سے ہوا ہے -

گو يہ خيال عالمگير ہے ' مگر کسي خيال کا شيوع اسکي صحت کي دليل نہيں ' نفس و حيات ميں کامل فرق ہے ' اور يہ فرق اسوقت تک نہيں جا سکتا ' جب تک کہ نفس کے معني ميں اس حد تک وسعت نہ پيدا کيجائے ' جہاں پہنچکے " نفس " اپنے مابہ الامتياز معاني سے محروم ہوجائے - يہ اسلئے ' کہ جن مسائل کا تعلق " حيات " سے ہے ' ضرور انکا تعلق مادہ سے بھي ہے ' پس حيات کا وجود بمعني علمي بغير مادے کے نا ممکن ہے ' اسکے علاوہ مظاہر حيات او ر مظاہر مادہ کے طرق بحث ايک ھي ہيں -

مظاہر حيات کے نتيجہ بحث سے معلوم ہوتا ہے ' کہ " حيات " پر بھي انھي قوانين کي حکومت ہے ' جن کي حکومت جمادات پر ہے ' جسقدر ہمارا مطالعہ مظاہر حيات عميق ہوتا جاتا ہے ' اسي قدر ہم اس نظريہ (تھيوري) کے اعتقاد سے قريب اور گذشتہ [illegible] يعني ' مخصوص مگر غير معلوم اسباب کي طرف انتساب ' سے دور ہوتے جاتے ہيں - پس اگر نفس و حيات دونو مرادف ہونگے ' تو اسکے معني يہ ہونگے ' کہ مباحث نفس بھي مباحث مادہ سے اسي قدر قريب ہيں جسقدر کہ مباحث حيات قريب ہيں ' حالانکہ ان دونوں علوم کے مباحث ميں وہ نسبت ہے جو خط قطر کے دونوں کناروں ميں ہے -

مظاہر حيات

حرکت — حرکت ذاتيہ حيات کا روشن ترين مظہر ہے - ہم ايک کتے کو چلتے يا پرندے کو اڑتے ديکھتے ہيں ' تو ہم جان ليتے ہيں ' کہ زندہ ہے ' ہم خرد بين سے ايک قطرہ آب کو ديکھتے ہيں ' تو اسميں ہم کو بيشمار متحرک ذرے نظر آتے ہيں ' يہ ديکھکے ہم کہہ اٹھتے ہيں ' کہ يہ قطرہ ذي روح مادوں سے پر ہے - ہم خرد بين سے ديکھتے ہيں ' ايک صاف مادہ ہے ' اسکے بعض حصے ابھرے ہوے ہيں ' يہ مادہ مختلف شکليں بدلتا ہے ' اسکے ابھرے ہوے حصے پھيلتے ہيں ' يہ مادہ ايک طرف سے دوسري طرف حرکت کرتا ہے ' پس ہم يقين کرتے ہيں ' کہ يہ ذي روح ہے ' اور اسکو ہم (اميبا ليما کس) اور اس حرکت کو حرکت اميبيہ کہتے ہيں -

ہم ديکھتے ہيں ' کہ ہمارے اجسام کے خلايا اور خون کے سفيد کروي ذرات ہميشہ حرکت کرتے رہتے ہيں - ہم يہ بھي محسوس کرتے ہيں ' کہ يہ حرکات اس سابق الذکر مادے کے حرکات سے ايک حد تک مشابہ ہيں اس تشابہ في الحرکۃ سے ہم يہ نتيجہ اخذ کرتے ہيں ' کہ اجسام کے خلايا اور خون کے سفيد کروي ذرات ميں بھي حيات ہے - ہمارے نزديک اس تشابہ سے اس سے زيادہ قرين عقل کوئي دوسرا نتيجہ نہيں نکالا جا سکتا -

ذي روح و غير ذي روح مادوں میں تشابه في الحركت

ليكن بعض علماء طبيعات بعض ايسے اجسام ميں' جو كسي حالت ميں بهي ذي روح تسليم نہيں كيے جا سكتے' ايسي حركتيں دكهاتے هيں' جو عموماً ذي روح مادوں ميں هوتي هيں - مثلاً روغن زيتون اور سيماب كے قطرات ميں وہ ايک قسم كي حركت دكهاتے هيں' جسكي نوعيت كسيطرح بهي ذي روح اجسام كي حركت كي نوعيت سے ممتاز نہيں هوتي هے' حالانكه اس ميں كوئي شک نہيں' كه مقدم الذكر كي حركت كيمياوي و طبيعي اسباب و علل كا نتيجه هے -

جنبش مژگان اور انقباض عضلات پر جب هم دقت نظر كے ساتهه بحث كرتے هيں' تو ان دونوں حركتوں اور حركت امبيه ميں تشابه كي ايسي صورتيں نظر آتي هيں' جن كي بنياد پر هم كو يقين هو جاتا هے' كه يه حركات حركت امبيه كے هم نوع هيں' اور يه كه انكي پيدايش بهي قريباً حركات امبيه كي طرح هوتي هے -

نتيجه تشابه

اس ميں كوئي شک نہيں' كه وہ مركب حركتيں جو ذي روح مادوں كي ما به الامتياز هيں' دفعتاً پيدا نہيں هوئيں' بلكه اس بسيط حركت كي ترقي يافته صورت هيں' جسكا ظہور اكثر جمادات ميں بهي هوتا هے - مركب حركات كا آغاز' خواہ ان حركات كي شكل ميں هوا هو' جنكو امبيا پيدا كرتي هے' يا ان حركات مژگان كي شكل ميں' جن كو نقاعيات يا خلايا هدبيه پيدا كرتي هيں' يا عضلات كے ان انقباضات كي شكل ميں' جو ارادے كے زير اثر پيدا هوتے هيں' يا قلب كے ان حركات كي شكل ميں' جو نفس كے انفعال و تاثر سے پيدا هوتے هيں - بهر نوع هم اس نتيجه كے نكالنے پر مجبور هيں' كه حركات مادہ كے عام قوانين كے تابع هيں' اور يه' كه انكا وجود ايسے اسباب كے ساتهه وابسته هے' جو حركت جمادات كے اسباب كے مشابه هيں -

تمثيل و عدم تمثيل

مگر ايک معترض يه كهسكتا هے' كه ممكن هے' كه وجوہ تشابه سطحي هوں - اور يه صرف امكان نہيں بلكه واقعه هے' چنانچه هم جب دقت نظر كے ساتهه ذي حيات مادوں كي طبيعت (نيچر) سے بحث كرتے هيں' تو هم كو ذي حيات مادوں ميں بعض ايسے امور ملتے هيں' جو غير ذي حيات مادوں ميں نہيں ملتے' مثلاً تمثيل' عدم تمثيل اور تعاليل غذا -

ليكن يه اعتراض صحيح نہيں - جن امور كي طرف معترض اشارہ كرنا چاهتا هے' وہ ايسے حالات كا نتيجه هيں' جنكو حيات سے وابسته كرنے كا وهم بهي كسي فہميدہ دل ميں نہيں گذر سكتا - اسكي بہترين مثال سيال مادوں كے وہ تغيرات هيں' جسميں ايک جهلي درمياني پردہ بنكے باهم آميزي ميں حائل هوجاتي هے -

مظاهر كيمياوي

مادہ كي دو قسميں هيں' آليه' اور غير آليه - كچهه عرصے سے بعض لوگوں كا خيال هے' كه مادهاے آليه اور غير آليه كي كيميا باهم ديگر بالكل مختلف هوتي هے - مادهاے آليه اور غير آليه ميں حد فارق گذشته صدي كے اوسط تک تو نہايت واضح نظر آتي تهي' مگر اسكے بعد' علم نے جتنے قدم آگے ركهے' اتني هي وہ حد غامض هوتي گئي' اور هوتے هوتے يہاں تک نوبت پہنچي' كه اب بالكل غير محسوس هے - كل تک ذي روح مادوں كي كيميا علم الكيميا كے دائرہ بحث سے خارج سمجهي جاتي تهي' مگر آج وہ مادهاے آليه كي كيميا كي ايک شاخ هے' اور علماء حيات كے هاتهه سے نكلكے علماء كيميا كے هاتهه ميں جارهي هے -

(باقي آينده)

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت عليۀ اسلاميـــه

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم' بان لهم الجنة

(۱۷)

فہرست نام بزرگان موضع بيگون جدي مجموعي رقم ۸ - ۲۱۲ بذريعه ولي محمد صاحب عباسي' سانن زودے پور' وصول هوئي اور فہرست نمبر ۱۳ ميں شائع كي گئي -

نام	پائي	آنه	روپيه
امام بخش چوهان موضع بيگون	۰	۰	۱۰
كريم بخش اگوان	۰	۰	۲
علي محمد چاندنا	۰	۰	۱
الله بيلي اجميري	۰	۰	۵
احمد چوهان	۰	۰	۱
عمر مزنوال	۰	۰	۱
محمد مزنوال	۰	۰	۱
علي محمد خلخي	۰	۰	۱۵
رهبنا مزنوال	۰	۰	۲
عبد امزنوال	۰	۰	۲
نورالدين چوهان	۰	۰	۱
محمد بخش	۰	۰	۱
نورا كاٹرا	۰	۰	۱
قايم گهلوت	۰	۰	۳
نورا مزنوال و مد چمنا	۰	۰	۲
هاشم هانسي وال	۰	۰	۲
يعقوب نمبم	۰	۰	۱
بخشا اجميري	۰	۰	۱
جدا بخش هانسي وال	۰	۰	۵
محمد سرواڑے	۰	۰	۲
نورا مزنوال موضع بيگون	۰	۱۳	۰
الله اكبر ناڑي	۰	۰	۱
كريم بخش مله	۰	۰	۱
الله بخش مزنوال	۰	۰	۱
رمضو ولد اسمعيل چوهان	۰	۰	۱
واحد ولد قادر چوهان	۰	۰	۱
اله بخش كهكريه	۰	۰	۲
خدا بخش اجميري	۰	۰	۱
حسنا اجميري	۰	۰	۱
سبحان چوهان	۰	۰	۱
سلطان چوهان	۰	۰	۱
رضا علي دوبيه	۰	۰	۱
علاؤ الدين چوهان	۰	۱۳	۱
واصل چوهان	۰	۰	۱
محمد چوهان	۰	۰	۱
حسنا بڈبار	۰	۰	۱
خواجو مزنوال	۰	۸	۰
راجو چوهان	۰	۰	۱
الله بخش اجميري	۰	۸	۰
الله بخش سواي	۰	۰	۱
رمضو چوهان ولد الهي بخش	۰	۰	۱
قاسم مزنوال	۰	۰	۱
امير هانسي وال	۰	۰	۱
واصل ولد قادر چوهان	۰	۰	۱
وزير مسزواڑي	۰	۰	۱
احمد گهيلود	۰	۰	۱
رسول اجميري	۰	۰	۱
رمضو و سر فاصل چوهان	۰	۰	۱
واحد ولد فاصل چوها	۰	۰	۱
احمد ولد الله بخش چوهان	۰	۰	۱
الله راہ جهڑي واز	۰	۰	۱

(باقي آينده)

مراسلات

تلغراف خصوصي

الهلال کي مالي حالت

—:*:—

۱۵ - فروري کو دس روپیه کا ایک مني آرڈر خدمت شریف میں بھیجکر ساتھه هي ایک تفصیلي خط بھي لکھا گیا تھا - آج آپ کے کارڈ مورخه ۲۱ - فروري سے معلوم هوتا هے' که همارا وہ خط آپکو نہیں پہنچا - لہذا دس روپیه کے مني آرڈر بھیجنے کي غرض مکرر بیان کرتے هیں -

هندوستان کي اسلامي دنیا میں (الهلال) کا وجود ایک نعمت غیر مترقبه اور رحمت الهي سے کم نہیں - اسکي معنوي خوبیوں اور فضیلتوں کو میں کیا کہوں ؟ تمام جهان جانتا هے - صرف ظاهري محاسن کا ذکر کرتا هوں - کاغذ ایسا عمده جو بڑي بڑي قیمت کي اردو کتابوں کو بھي نصیب نہیں - چھپائي نفیس و اعلی' تصاویر سے مزین - غرض اخبار کي ظاهري خوبیاں دیکھکر یقین کرنا پڑتا هے' که سالانه چنده اصل لاگت کیلیے بمشکل کفایت کرتا هوگا - لیکن ایک اور خصوصیت هے' جو الهلال کو دیگر اردو اخبارات سے ممتاز ثابت کرتي هے - یعنی هر هفته وہ خاص اور طولاني ٹیلي گرام' جو پہلے صفحه میں درج هوتا هے' همارے خیال میں گویا اخبار کي جان هے - ڈاکٹر مصباح الدین کي صداقت دلوں پر خاص طرح کا اثر کرتي هے - بلکه مرده دلوں میں نئي روح پھونک دیتي هے - با ایں همه اسمیں کوئي مبالغه انہیں هوتا - مسلمانوں کو خوش کرنے کیلیے افراط و تفریط سے کام نہیں لیا جاتا - جو بیان هے' واقعي

فکاهات

لیگ

مع

سوٹ ابیل

لیگ کو " سلف گورنمنٹ " هے اب پیش نظر * للّٰه الحمد' که حل هو گئي ساري مشکل
اب یه بیجا هے شکایت' که وہ آزاد نہیں * اب یه کہنا غلطي هے' که وہ هے پا در گل
ملک کے جمله مسائل کي یہي هے بنیاد * اور جو کچھه هے' اسي چیز میں هے سب شامل
لیگ نے حق طلبي میں جو یه جرات کي هے * واقعه یه هے' که هے مدح و ثنا کے قابل
کچھه تو هے لیگ میں جسنے یه کشش کي پیدا * آپ سے آپ جو کھچتا هے ادھر دامن دل
لیگ والوں نے جو اسکیم پہ کیں تقریریں * کردئے اس کے خیالات غلط' سب باطل
اس دلیري سے هر اک حرف ادا هوتا تها * بعض کہتے تھے که " هے سوٹ ادب میں داخل "
الغرض لیگ کے اور مجلس ملکي کے حدود * یوں ملے آکے بہم' بحر سے جیسے ساحل

* * *

هاں تو اب عرض هے یه خدمت عالي میں جناب * " کیجیے سلف گورنمنٹ کا مقصد حاصل
امتحانات سول کے لیے لندن کي یه قید' * هے یه رفتار ترقي کے لیے سخت مخل
یه جو پیمایش ارضي کا هے سي ساله رواج' * ملک کے حق میں هے یه زهر سے بڑھکر قاتل
جو مناصب که ولایت کے لیے هیں مخصوص * آج ابنائے وطن بھي تو هیں انکے قابل
صیغه فوج میں تخفیف مصارف هے ضرور * سینۂ ملک په افسوس ! که بھاري هے یه سل "

* * *

لیگ نے سن کے یه سب' مجھه سے یه آهسته کہا * " آپ سمجھے بھي که اس لفظ کا کیا تھا محمل ؟
همنے گو سلف گورنمنٹ کي خواهش کي تھي * شرط یه بھي تو لگا دي تھي که هو " سوٹ ایبل "
آپ جو کہتے هیں' وہ هے حد ادراک سے دور * هم کو اس خواب پریشاں میں نه کیجیے شامل
یه وہ باتیں هیں' جو مخصوص هیں یورپ کے لیے * آپ طے کیجے غلامي کي تو کرلیں منزل ! ! "

(وصاف)

مراسلات

تلغراف خصوصي

الہلال کي مالي حالت

—:*:—

۱۵- فروري کو دس روپیه کا ایک مني آرڈر خدمت شریف میں بھیجکر ساتھه هي ایک تفصيلي خط بھي لکھا گیا تھا - آج آپ کے کارڈ مورخه ۲۱ - فروري سے معلوم هوتا هے' که همارا وہ خط آپکو نہیں پہنچا - لہذا دس روپیه کے مني آرڈر بھیجنے کي غرض مکرر بیان کرتے هیں -

هندوستان کي اسلامي دنیا میں (الہلال) کا وجود ایک نعمت غیر مترقبه اور رحمت الہي سے کم نہیں - اسکي معنوي خوبیوں اور فضیلتوں کو میں کیا کہوں ؟ تمام جہان جانتا هے - صرف ظاهري محاسن کا ذکر کرتا هوں - کاغذ ایسا عمده جو بڑي بڑي قیمت کي اردو کتابوں کو بھي نصیب نہیں - چھپائي نفیس و اعلے' تصاویر سے مزین - غرض اخبار کي ظاهري خوبیاں دیکھکر یقین کرنا پڑتا هے' که سالانه چنده اصل لاگت کیلیے بمشکل کفایت کرتا هوگا - لیکن ایک اور خصوصیت هے' جو الہلال کو دیگر اردو اخبارات سے ممتاز ثابت کرتي هے - یعنے هر هفته وہ خاص اور طولاني تیلي گرام' جو پہلے صفحه میں درج هوتا هے' همارے خیال میں گویا اخبار کي جان هے - ڈاکٹر مصباح الدین کي صداقت دلوں پر خاص طور کا اثر کرتي هے - بلکه مرده دلوں میں نئي روح پھونک دیتي هے با این همه اسمیں کوئي مبالغه نہیں هوتا - مسلمانوں کو خوش کرنا کیلیے افراط و تفریط سے کام نہیں لیا جاتا - جو بیان هے' واقعي

فکاهات

لیگ
مع
سوٹ ابل

لیگ کو " سلف گورنمنٹ " هے اب پیش نظر * للّه الحمد' که حل هو گئي ساري مشکل
اب یه بیجا هے شکایت' که وہ آزاد نہیں * اب یه کہنا غلطي هے' که وہ هے پا در گل
ملک کے جمله مسائل کي یہي هے بنیاد * اور جو کچھه هے' اسي چیز میں هے سب شامل
لیگ نے حق طلبي میں جو یه جرات کي هے * واقعه یه هے' که هے مدح و ثنا کے قابل
کچھه تو هے لیگ میں جسنے یه کشش کي پیدا * آپ سے آپ جو کھنچتا هے ادھر دامن دل
لیگ والوں نے جو اسٹیج په کیں تقریریں * کر دیے اس نے خیالات غلط' سب باطل
اس دلیري سے هر اک حرف ادا هوتا تھا * بعض کہتے تھے که " هے سوء ادب میں داخل "
الغرض لیگ کے اور مجلس ملکي کے حدود * یوں ملے آکے بہم' جیسے بحر کے ساحل

* * *

هاں تو اب عرض هے یه خدمت عالي میں جناب * " کیجیے سلف گورنمنٹ کا مقصد حاصل
امتحانات سول کے لیے لندن کي یه قید' * هے یه رفتار ترقي کے لیے سخت مخل
یه جو پیمایش ارضي کا هے سي ساله رواج' * ملک کے حق میں هے یه زهر سے بڑھکر قاتل
جو مناصب که ولایت کے لیے هیں مخصوص * آج ابناے وطن بھي تو هیں اُسکے قابل
صیغۀ فوج میں تخفیف مصارف هے ضرور * سینۀ ملک په افسوس ! که بھاري هے یه سل "

* * *

لیگ نے سن کے یه سب' مجھه سے به آهسته کہا * " آپ سمجھے بھي که اس لفظ کا کیا تھا محمل ؟
همنے گو سلف گورنمنٹ کي خواهش کي تھي * شرط یه بھي تو لگا دي تھي که هو " سوٹ ایبل "
آپ جو کہتے هیں' وہ هے حد ادراک سے دور * هم کو اس خواب پریشاں میں نه کیجیے شامل
یه وہ باتیں هیں' جو مخصوص هیں یورپ کے لیے * آپ طے پہلے غلامي کي تو کرلیں منزل ! ! "

(وصاف)

جسکي بتدريج ديگر ذرائع سے تصديق هو جاتي هے - يه ايک ايسي خصوصيت هے' جو آجتک کسي آردو رسالے کو نصيب نهيں هوئي اور سب سے پہلے الهــلال هي نے اسکي راه پيـدا کی - هم دل سے چاهتے هيں ' که هر هفته ان خاص تارون کا سلسله جاري رهے - اب يه بات باقي رهي ' که آپ اخبار کي موجوده آب و تاب قايم رکهکر ايسے طـويل تارون کا خرچ کب تک برداشت کرسکينگے ؟ بڑا ظـلم هو گا اگر ناظرين الهـلال اس معامله ميں آپکا هاتهه نه بٹائينگے - اسي غرض سے دس روپيه کي ناچيز رقم بذريعهٔ مني آرڈر بهيجکر سابق خط ميں هم نے آپ سے درخواست کي تهي' که الهلال کے ديگر ناظرين کو بهي اس معني کي ترغيب هوے اهليے آپ اس خط کو اخبار ميں درج کر ديں - کيونکه جو لوگ ان تارون کو نهايت شوق اور دلچسپي سے ديکهتے هيں' يه اميد کيونکر نــه رکهي جاــے ' که وه اس مبارک سلسله کے استحکام ميں امداد دينے کے متعلق بهي ويسي هي سرگرمي سے کام لينگے ـــ مگر معلوم هوا ' که همارا وه خط هي آپ کو نهيں پهونچا - آپ کا مخلص

حاجي محمد يوسف ايند کمپني (مدراس)

(الهـــلال)

اس لطف فرمائي کا شکرگذار هوں - جو خلوص اور سچي همدردي جناب کے خط کے هر لفظ سے ظاهر هوتي هے' يقين فرمائيے که حقير کيليے اصلي قدر و قيمت اُسي ميں هے - جنـاب نے الهــلال کي مالي حالت اور مصارف کي کثرت کا ذکر چهيڑديا ' ميں نے تو اسے مدت هوئي بهـلا ديا هے ' اور يه پڑهکـر چپ هوگيا هوں که :

گل فشانند به بستر همه چوں عرفي و ' من
مشت خس چيدم و بر بستر خواب اندازم

تلغرافات کے مصارف پر کيا موقوف هے ؟ ايک زخم هو ' تو آپکو مرهم بنانے کي زحمت دوں ' کس کس زخم پر پٹي باندهيے کا ؟ آغاز اشاعت سے اس وقت تــک اخبار کي مالي حالت کا جيسا کچهه حال رها هے ' وه دفتر کے لوگوں کے سوا اور کسي کو معلوم نهيں هو سکتا - ۱۲ - روپيه قيمت هــوتي ' جب بهي موجوده اشاعت کافي نه تهي ' چه جائيکه پچهلي شش ماهي ميں صدها خريداروں کے نام ۴ - روپيه ميں اخبار جاري کرديا گيا تها - ان امور پر اگر اپني نظر هوتي ' تو شايد اس سفر کي پهلي منزل سے بهي گذرنا محال تها - ابناے عصر کا قاعده هے ' که هميشه اسي نه کسي عنوان سے اپني حالت پر ناظرين کو توجه دلاتے رهتے هيں ' اور اپنے ايثار اور بے غرضي کا زمانے کي توجه سے مقابله کرتے هيں ' مگــر اپنے تئيں کچهه يه شان دريوزه گري پسـنـد نه آئي ' اور طبيعت نے گوارا نهيں کيا ' که اور بهت سي فغـاں سنجيوں کو چهوڑکر اپني حالت کا ناله و فغاں شروع کرديں - گذشته جنوري کے آغاز ميں " فاتحهٔ جلد جديد " لکهتے هوے خيال هوا تها' که دفتر کي مالي حالت کا نقشه هي کم از کم ناظرين کے آگے پيش کرديں ' که گو يه کام شخصي هے ' مگر کم از کم اتنا ضرور هے' که اغراض شخصي نهيں هيں ' مگر پهر دل نے کہا ' که يه بهي رهي دوکانداري کا چبوتره هے' گو اسپر بورياے قناعت بچها دي گئي هو - بهتر يه هے' که سب کچهه اُسي کے اعتماد پر چهوڑ دو' جسکے اعتماد پر يوں بهي اپنا سب کچهه چهوڑتا هوا هے : وعلى الله' فليتوکل المومنون -

تلغرافات خصوصيه کا سلسله کئي ماه سے جاري هے - مصارف کا اندازه اس سے کرليجيے ' که ڈيڑه روپيه في لفظ براه يورپ ٹرکي کے تاروں کي شرح اجرت هے - اور پهر بے شمار تار جو تحقيق و تفتيش حالات ' و تاکيد و طلب جوابات ميں يهاں سے بهيجے جاتے هيں' انکا خرچ اسکے علاوه هے' مگر آپ ملاحظه فرماتے هيں' که آجتک کبهي الهلال ميں هم نے اتنا بهي نهيں لکها' که يه کوئي اُسکي قابل ذکر خدمت هے' يا ايک خصوصيت و مزيت هے - هم سمجهتے هيں' که انسان کے ليے راه عمل صرف ايک هي هے' اور کوئي نهيں' يعنے کام کيے جاے' اور نظر صرف اپنے فرض و عمل پر رکهے - اگر لوگ اُسکي کوئي قيمت محسوس کريں' تو يه فضل و لطف هے' نه کريں تو کوئي وجه شکايت نهيں - اپني نظر دنيا پر نهيں هے ' بلکه اپني نيت اور اپنے دل پر هے - جب تــک اپني نيت کي طرف سے اطمينان هے' اس وقت تــک يقين هے ' که الهلال کے کاموں کي محافظت اور اسکے قيام و استحکام کي نگراني ميرے ذمے نهيں ' بلکه اُس کار فرماے حقيقي کے ذمے هے' جسکا وعده هے ' که وه کام کرنے والوں کے کام کو کبهي ضائع نهيں کرتا (اني لااضيــع عمل عامل منکم من ذکر و انثى) پس خواه الهلال کے مصارف کتنے هي ناقابل برداشت هو جائيں' ميري صحت و توانائي کتنا هي نا اميد کردے' اور جمعيت خاطر و سکون و فرصت کي طرف سے خواه کتناهي مايوس هو جاؤں ' تاهم ميرے ليے گهبراهٹ کي کوئي وجه نهيں - ميں مطمئن هوں' اور اپنے کاموں کي طرف سے بے فکر و بے پروا - کشتي کو ڈبانے والا سمندر هے ' يا اسکي موجوں کو اُٹهانے والي هوا ' ليکن يه دونوں قوتيں جس فرما نفرماے قاهر کي تابع فرمان هيں ' جب وه ميرے ساتهه هے' تو کشتي کے ڈوبنے کا کيا خوف ؟ من له المولى فلــه الکـــل !

مايفتـــح اللــه لــلنــاس	الله تعالى اپني رحمت کا دروازه
من رحمـــة فـــلا ممســك	لوگوں کيليے کهول دے ' تو کوئي
لهــا ' ومــا يمسـك فـــلا	اسکا بنـد کرنے والا نهيں ' اور
مرســل لــه مــن بعـده '	اگر بند کردے ' تو کوئي نهيں
وهـــو العـزيــز الحکيـــم	جو پهر اُسے کهول سکے ' (۳۵ : ۲)

آپنے دس روپيه کي جو رقم بطور عطيه کے مرحمت فرمائي هے ' وه جناب کي جانب سے " زراعانهٔ دولت عليه " ميں شامل کردي گئي هے - الله تعالى اس لطف و نوازش کيلئے جناب کو جزاے خير عطا فرماے - سب سے بڑا عطيه ' جسکے ليے آپ سے اور نيز اپنے تمام لطف فرما احباب سے عاجزانه التجا کرتا هوں ' صرف يهي هے' که اپني دعاؤں ميں اس خادم کو نه بهوليں ' اور درگاه رب العزت ميں ملتجي هوں' که ميري نيت اور مقاصد کو اس راه ميں استقـامت عطـا فرمـاے' اور وساوس و خطرات سے محفوظ رکهے' که اصل کار يهي هے -

---

PRINTED & Published by A. K. AZAD, at The HILAL Electrical Prtg. Pblg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA

ذیابیطس

خطرناک مرض ہے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض: جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رہتا ہو - رات کو کم خوابی ستاتی ہو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ہونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ہوتی جاتی ہو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ہو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ہو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رہتا ہو - ہاتھ پاؤں میں خشکی اور جلن رہے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ہوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ہو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ہوجائیں اعضاے رئیسہ کمزور ہوجائیں - رقت - سرعت اور کمی باہ کی شکایت دن بدن زیادہ ہوتی جاے تو سمجھ لو کہ مرض ذیابیطس ہے - جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ہوتی ہے انکو مندرجۂ بالا آثار یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کاربنکل سے ہوتا ہے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ہوتا ہے - جب کسی کو کاربنکل ہو تو اسکے پیشاب میں یقیناً شکر ہونے کا خیال کر لینا چاہیے - اس راج پھوڑے سے سینکڑوں ہونہار قابل لوگ مرچکے ہیں -

مرض کی تشریح اور ماہیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھ نہ کچھ خرابی ضرور ہوتی ہے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ہے بعض دفعہ کثرت جماع - کہنہ سوزاک اور کثرت ادرار کا باعث ہوتا ہے - صرف فرق یہ ہے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ہوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ہیں - کبھی ابتداے عمر میں کثرت جماع سے آخر یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی بخار کے بعد یہ مرض شروع ہوتا ہے -

اگر آپ چاہتے ہیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ہے کہ ہماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاہر ہوتا ہے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ہیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لا علاج مرضوں میں پھنستے ہیں جن کا علاج پھر نہیں ہوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ہیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ہیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ہوتا ہے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ہوجاتا ہے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ہے اسلئے بہت سہارا دیتا ہے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ہے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعیہ کے لئے بارہا تجربہ ہوچکی ہیں اور صدہا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ہوگئے ہیں یہ گولیاں صرف مرض کو ہی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ہوئی قوت باہ حاصل ہوتی ہے - آنکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ہیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ہیں - سلسل بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچیش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ہوں یا درد شروع ہوجاتا ہو یا رات کو نیند نہ آتی ہو سب شکایت دور ہو جاتے ہیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خان - تالیڈر والئی ریاست خیرپور سندھ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خان - زمیندار موضع چنہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مریض کو فائدہ معلوم ہوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ہے -

عبد القدیر خان - محلہ غرقاب شاہ جہان پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبد الشکور خان صاحب اور محمد تقی خان صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفعیہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوہاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ہوئی ذیابیطس کی گولیاں استعمال کر رہا ہوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ہے -

سید زاہد حسن - ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ہوگیا - قوت مردمی جاتی رہی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ہوگئے -

رام ملازم پوسٹماسٹر جنرل — پیشاب کی کثرت - جاتی رہی - مجھ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ہوئی -

انکے علاوہ صدہا سندات موجود ہیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوائیں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ہیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لمبے پیدا ہوتے ہیں - ۲ تولہ دو روپے

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ہے شیشی خورد ایک روپے آٹھ آنہ کلاں تین روپے

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ہو دور ۲ درجن ایک روپیہ

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چانڈو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ہیں فیتولہ پانچ روپے

حب دافعہ سیلان الرحم

ایسدار رطوبت کا جاری رہنا عورت کے لئے وبال جان ہے اس دوا سے آرام - دو روپے

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ہو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ہے بدبو زائل - ناسور - بھگندر - خنازیر کے گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ہے - ۶ تولہ دو روپے

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ہفتہ دو روپے

برألساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایکروپے

دافع درد کان

شیشی صدہا بیماروں کے لئے - ایکروپے

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی ریحی ہو یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ہفتہ دو روپے

سرمہ ممیرہ کراماتی

مقوی بصر - محافظ بنائی - دافعہ جالا - دھند - غبار - نزول الماء سوختی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سنگ یشب دو روپے

پتہ :-

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما - لاہور

اطلاع

(۱) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگرکسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا - (منیجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهـــارات

— * —

میعاد اشتہار	فی صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیه	۷½ روپیه	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چهہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچیس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بهي طیار ہوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جائیگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطـــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چهہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ہوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو' تمام منشي مشروبات کا' نحش امراض کي دواؤں کا اور ہر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لاتهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان للتغراف
« الہلال »

قیمت:
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

جلد ۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱ و ۸ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | نمبر ۱٤ ، ۱۵

Calcutta: Wednesday, April 9 and 16, 1913.

فہرس

— * —

تصـــاویـــر

— * —

اطلاع

—○✻○—

پچھلے ہفتے رسالے کی اشاعت میں بہت تاخیر ہوئی تھی - اگر پرچہ نہ نکلتا تو پھر وہ تاخیر آیندہ ہفتوں تک متعدی ہوتی ، اور پچھلے دنوں اسکا دور برابر قائم رہچکا ہے - پس بجاے پچھلے ہفتے کی اشاعت کے آج نمبر (۱۴) اور نمبر (۱۵) اکٹھے شائع کیے جاتے ہیں ، تا کہ کسی طرح چند دنوں کی تاخیر کا ایک مرتبہ بل نکل جاے -

منیجر

المکتبۃ العلمیۃ الاسلامیۃ فی علی گڈہ

— * —

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کی کتابیں مطبوعہ مصر ، شام ، بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود رہتی ہیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کی خدمت میں روانہ کی جاتی ہیں — خاصکر مکتبۃ المنار کی کتابیں ، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کی تمام تصنیفات اس کتب خانے میں ہر وقت مہیا رہتی ہیں - فرمائشوں کی تعمیل مستعدی کے ساتھہ کی جاتی ہے - کتب خانہ کی جدید فہرست تیار ہوگئی ہے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول ہونے پر مفت روانہ کی جاتی ہے *

رسالہ المنار (جو تمام دنیاے اسلام میں بہترین عربی رسالہ تسلیم کیا گیا ہے) اس کی گذشتہ ۱۵ سال کی ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود ہیں - قیمت عام طور پر فی جلد ۱۵ روپے ہیں مگر دوسری جلد کی قیمت پچاس روپے اور تیسری جلد کی قیمت پچیس روپے ہیں *

یہہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک ہندوستان میں سول ایجنٹ ہے ، اور جن اصحاب کو اس رسالہ کی خریداری منظور ہو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے ہمارے پاس روانہ فرمائیں ، روپیہ وصول ہونے پر رسالہ براہ راست ان کی خدمت میں جاری کرا دیا جاےگا *

المشتہر

منیجر المکتبۃ العلمیۃ الاسلامیۃ ، مدرسۃ العلوم ، علی گڈہ

شذرات

ایندہ نمبر کے بعض اهم مضامین

اس نمبر میں مقالۂ افتتاحیه کے جو دو نمبر درج کیے گئے هیں' ان میں پہلا نمبر اثناے سفر کے بعض اوقات پر اندوہ کے خیالات کا نتیجه ہے ' مگر دوسرے میں اس اهم تحریک کی تمہید هے ' جو آٹھه ماہ سے پیش نظر تھی ' اور اب وقت آگیا هے که اسکا اعلان کیا جاے - امید هے که ائندہ اشاعت میں اسکو پیش کر سکونگا -

ایڈیٹر

شاہ یونان یا مجاهد صلیب کا ماتم

علی گڈہ سے ایک صاحب ارقام فرماتے هیں : " شاہ یونان همارے ملک معظم کے عزیز تھے اسلیے انکے قتل کی خبر پر بعض مسلمان اخبارات نے نہایت تعزیت اور ماتم گذاری کے مضامین لکھے ' اور کہا که گو وہ اس وقت اسلام کے مقابلے میں مصروف جنگ تھا ' تاهم مسلمانان هند کی وفا داری کا اقتضا یہی هے که وہ تعلقات شاهی کو ملحوظ رکھکر اداب رسم تعزیت ادا کریں -

تعجب هے که جناب کی نظر سے وہ تحریر نہیں گذری ؟ پھر خدا کیلیے فرمایئے که کیا ایک ایسے پادشاہ کے مرنے کا ماتم کرنا همارے لیے مذهباً جائز هے ' جس نے اسلام کے مٹانے کے ایک مسیحی اتحاد میں حصه لیا هو ' اور جو عین اس جنگ کے زمانے میں مرا هو ' جو خلافت اسلامی کے مٹانے کیلیے کی جا رهی تھی ؟ اور کیا مذهباً هم کو ایسی هی وفاداری کی تعلیم دیگئی هے ؟ "

میں نے وہ مضامین دیکھے تو نہیں مگر بعض اشخاص ذکر کرتے تھے -

لیکن میں متعجب هوں که آپکو اس طرح کے مضامین پر تعجب کیوں هوا ؟ مسلمانان هند کی تقریر و تحریر کی تاریخ میں یه کونسا نیا واقعه هے ؟ جس قوم کی زندگی غیروں کی پرستش اور انکے بخشے هوے اعزاز کے صلۂ و مزد پر هو ' اسکے لیے یه کوئی عجیب بات نہیں -

هم نے اپنے تئیں بھول کر غیروں کی چوکھٹوں پر سجدے کیے هیں - هم نے غیروں کی خاطر اپنوں کو چھوڑ دیا هے - هم نے انکی ایک نظر التفات کی قیمت میں ایمان و راستبازی تک کی متاع کو لگا دیا هے - هم نے انکی خوشنودی کیلیے اپنے آپ کو انکے هاتھه میں دیدیا هے ' اور انہوں نے جب کبھی همارے خاک غلامی پر لوٹتے هوے سروں کو کچلنا چاها هے ' تو خود همارے هی وجود سے پتھر کا کام لیا هے - هم یه سب کچھه کر چکے هیں اور کرنے کے لیے طیار هیں - پھر ان سب کے مقابله میں یه ایسی کونسی بڑی بات هے ' اگر مجاهدین صلیب میں سے ایک کے مرنے پر هم نے اپنے اخبار کا کوئی گوشه وقف کردیا ؟

آپکو تو اس کا تعجب هے ' اور میں کہتا هوں که اگر اس عبدة الحکام اور عبید الدنیا گروہ کو کسی طرح علم هو جائے که همارے شہر کے ڈپٹی کمشنر بہادر ابو جہل اور مغیرہ کی تعریف سے خوش هو جاتے هیں ' تو یقین کیجیے که انکو ایک لمحے کیلیے بھی تامل نہو گا ' اور ان کے مناقب و فضائل میں صفحے کے صفحے پامال فخر و شرف سیاہ کردیں !

آپ پوچھتے هیں تو اپنا خیال ظاهر کردیتا هوں که الحمد لله اپنے خیالات کے اظہار میں بالکل بے پروا اور بے باک هوں' اور شاید اسلام اور نفاق ایک دل میں جمع نہیں هو سکتے - سب سے پہلے اس بارے میں کسی اصول کو تلاش کیجیے اور پھر دیکھیے که به حیثیت مسلمان هونے کے همارا فرض کیا هے ؟

اسلام نے تنگ دلی اور جنسی و مذهبی تعصب کی تعلیم نہیں دی هے - وہ انسانی اوصاف و خصائل کے اعتراف ' اور انسانی رحم و محبت کے جذ بات کو محض تمیز مذهب و قوم کے تابع نہیں کر دیتا - اس نے همکو سکھلایا هے که هم هر اچھے انسان کا احترام کریں ' خواہ وہ کسی مذهب کا هو ' اور خوبیوں اور وصفوں کی طرف کھنچیں ' خواہ وہ کسی مذهب کے پیرو اور کسی قوم کے فرد میں هوں - قران نے ان مسیحی رهبانوں اور منصف عیسائیوں کی تعریف کی هے' جو سچائی کا ادب کرتے تھے ' حق کی مخالفت میں حصه نہیں لیتے تھے ' اور اچھے اعمال انجام دیتے تھے- اسکے مذهبی تسامح اور بے تعصبی کے نظائر اسقدر کثیر هیں که دهرانے کی گنجایش نہیں -

لیکن تاهم اس قانون احسان عام اور محبت عمومی سے بھی بالا تر ایک شے هے' اور میں اجکل کے فرضی غوغاے بے تعصبی میں اس اقرار سے نہیں شرماتا که وہ حق کی حمایت ' الله کی پرستش ' اور هدایت و صداقت کے قیام کا جہاد هے - اسلام هماری هستی کا مقصد یہی بتلاتا هے که هم دنیا میں خدا کے قائم مقام هوں' اور اسکی زمین میں سچائی اور روشنی کو همیشه قائم رکھیں - پس اگر کسی قوم ' کسی جماعت ' کسی ملک ' کسی مذهب ' اور کسی فرد کی طرفسے الله کی هدایت اور اسکی هدایت کے پیروؤں کی مخالفت کی جاے ' حق کی روشنی پر ظلمت غالب آنا چاهے' ظلم و تعدی اور قتل و غارت کا اعلان هو' یعنے انسانوں کی دوستی اور خدا کی محبت ' دونوں چیزوں میں مقابله پیدا هوجاے' تو پھر اسکا حکم هے که تم سب سے اپنا رشته منقطع کر لو ' اور صرف خدا کا ' حق کا ' اسکے دین کے پرستاروں کا ' اسکی عبادت گاهوں کا ' اور اسکی بھیجی هوئی روشنی کا ساتھه دو' یعنی خدا کی دوستی کی خاطر ان سب کے دشمن هو جاؤ - پہلی صورت میں جس درجه احسان عام' خلق و محبت ' اور رافت و شفقت عمومی کا حکم تھا' اس دوسری صورت میں اتنا هی ' سختی و شدت ' قهر و غضب ' اور غیظ و غلظت کا حکم هے - اسکا عام حکم تو یه هے :

لاینہاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین و لم یخرجوکم من دیارکم' ان تبروهم و تقسطوا الیهم' ان الله یحب المقسطین (٦ : ٧٩)	الله تعالی تم کو اس سے نہیں روکتا که تم ان غیر قوموں سے ' جنہوں نے تم سے دین کی مخالفت میں جنگ نہیں کی هے ' اور تم کو تمہارے وطنوں سے نہیں نکالا هے' دوستی و نیکی اور انصاف و عدل کے ساتھه پیش آؤ - بلکه الله تو عدل و انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا هے -

نرمی و رافت عمومی کے احکام تو اتنے هیں که انکا استقصا ممکن نہیں - حضرت موسی کو فرعون جیسی شریر هستی کے مخاطب کرنے کیلیے نصیحت کی که " وقولا له قولا لینا " باتیں کرنا تو نہایت نرمی سے کرنا - خود انحضرت صلی الله علیه وسلم کو فرمایا : " فبما رحمة من الله لنت لهم ' ولو کنت فظاً غلیظ القلب لانفضوا من حولک " اور یه الله کی بڑی رحمت هے که اس نے اپکا نرم دل اور صاحب رافت و شفقت بنایا ' اور اگر کہیں طبیعت

میں سختي اور غلاظت هوتي تو لوگ کبھي پاس نه آتے - پھر عام طور پر کہا :

ادع الی سبیـــل ربـک بالحکمـة والموعظـة الحسنه

الله کي راه کي طرف دعوت دو تو اسطرح که حکمت وموعظـة کے ساتھه ' سختي وجنـگ و جدل کي حالت نهو -

خاص یہود و نصارا کي نسبت کہا :

ولا تجادلوا اهل الکتاب ' الا باللتي هی احسن

یہود و نصارا سے جب کبھي مجادله کرو تو بہتر اور احسن طریقے سے -

عام طور پر مسلمانوں کو حکم دیا که اپنے اندر نرمي و محبت ' آشتي و رافت پیدا کریں - حتي که فرمایا :

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض هونا ' واذا خاطبهـم الجاهلـــون قالـــوا سلاما - (۲۰ : ۶۵)

اور الله کے نیک اور سچے بندے وه هیں جو زمین پر نہایت فروتني کے ساتھه چلتے هیں ' اور جب جاهل انسے جہالت کي باتیں کرتے هیں تو سختي و تشدد کي جگه ' صرف سلام کرکے الگ هو جاتے هیں -

یه تو عام اور اصلي احکام هیں ' لیکن سوال یه هے که هم تو قوموں کے ساتھه نرمي و محبت کرتے هیں ' لیکن قومیں هم سے تنگ دلي برتتي هیں - هم محبت کیلیے طیار هیں ' مگر وه محض اسلیے که هم خداے واحد کے پرستار ' اور دین الهي کے پیرو هیں ' عداوت و دشمني ' ظلم و تعدي ' قساوت و بے رحمي ' اور خوں ریزي و بربادي کا همیں مستحق سمجھتي هیں - وه هم پر حمله کرتی هیں ' هم کو دین حق کے قیام سے روکتي هیں ' همارے شہروں پر چڑھ آتي هیں ' همارے مساجد پر قبضه کرنا چاهتي هیں ' همارے تخت حکومت کو الٹ دینـا چاهتي هیں ' هماري عورتوں کي عصمت پر حمله آور هوتي هیں ' اور همکو هماري آبادیوں اور زمینوں سے نکل جانے پر مجبور کرتي هیں - پھر ایسي حالت میں کیا هم اپنے تئیں مٹنے سے نه بچائیں ؟ کیا حفظ نفس کا حق طبیعي همارے لیے نہیں هے ؟ اور پھر کیا هم دین مقدس کي بے حرمتي ' شعائر الهیه کي بے ناموسي ' اور پیروان توحید کي مظلومي کا حس اپنے اندر نه پیدا کریں ؟

جب که ایسي صورت پیش آجاے تو پھر آسي قران کا ' جس نے گذشته آیات میں احسان عام اور محبت عمومي کا حکم دیا تها ' یه حکم هے :

انما ینهٰا کم الله عن الذین قاتلوکم في الدین ' واخرجوکم من دیارکم وظاهروا علي اخراجکم ان تولوهم ' ومن یتولهم فاولٰیک هم الظالمون (۶۰ : ۸)

بیشک الله تعالے تم کو ان ظالم قوموں سے دوستي رکھنے کي اجازت نہیں دیتا جنھوں نے تمهارے ساتھه بغض اسلام کے ساتھه جنگ کي هے ' اور تم کو تمهارے شہروں اور گھروں سے نکالا هے ' اور جو شخص ایسے ظالموں سے دوستي رکھے گا تو اُس کا شمار بھي ظالمون هي میں هوگا -

اور پھر ایسے لوگوں کے ساتھه مقاتله کرنے کا حکم دیا که :

قاتلوا في سبیل الله الذین یقاتلونکـــم (۲ : ۱۸۷)

الله کیلیے اُن دشمنوں سے قتال کرو ' جنھوں نے تمهارے ساتھه قتال کیا هے -

پہلے حکم دیا تھا که نرمي کرو ' مذهبي دعوت بھي دو تو آشتي و محبت سے - انحضرت (صلعم) کے اخلاق کریمه اور رافت و شفقت کو الله کي رحمت فرمائي سے تعبیر کیا تها ' لیکن اس حالت میں فرمایا که اپنے اندر سختي پیدا کرو که اب کفر کے مقابلے میں جسقدر تمهارے اندر سختي هوگي ' اتنا هي ثبوت ایمان هے :

قـا تلـوا الذین یلـونـکم من الکفار ' ولیجـدوا فیکـم غلظـة -

اپنے آس پاس کے دشمنوں سے لـڑو اور چاهیے کـه وه تمهـــارے انـدر سختي اور شدت محسوس کریں -

اور پھر اسي بناپر اُن یہود و نصارا سے دوستي و محبت کے رسوم ادا کرنے کي قطعي ممانعت کردي ' جو مسلمانوں پر حمله آور هوے هوں ' یا جنھوں نے اسلام کے خلاف کسي ظالمانه سازش میں حصه لیا هو ' اور جو شخص انسے اس قسم کے تعلقات رکھے ' اسکے لیے نہایت شدید وعید نازل کي :

یا ایهـــا الذیـن آمنـــوا لا تتخـــذوا الیهـــود والنصـــارى اولیـــاء بعضهم اولیـــاء بعـــض ' ومن یتولهـم منکـم ' فانه منهم (۵ : ۵۴)

مسلمانو ! اُن یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نه بناو جو مسلمانوں کي مخالفت کي سازش میں باهم ایک دوسرے کے دوست هیں اور پھر جو ایسا کریگا تو یقین رکھے که اسکا شمار بھي اُنهي میں هوگا -

غور کرو ! کیسي سخت وعید اُن لوگوں کیلیے فرمائي ' جو اُن عیسائیوں سے رسم و راه دوستي اختیار کریں ' جنھوں نے مسلمانوں سے مقاتله کیا هے ؟ فرمایا که ایسے لوگوں کا شمار بھي انهي عیسائیوں کے ساتھه هوگا ! فنعوذ با لله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا -

اور متعدد مقامات میں عام طور پر تمام دشمنان حق و اسلام کي نسبت فرمایا ' مثـلاً :

لا یتخـــذ المـــومنـــون الکافرین اولیاء من دون المومنین ' ومن یفعل ذلک ' فلیس من الله في شي (۳ : ۲۷)

مسلمانوں کو چاهیے که اپنے برادران دیني کو چھوڑ کر کفار کو اپنا دوست نه بنائیں - اور جو ایسا کریگا تو پھر اس سے اور خدا سے کچھه سروکار نہیں -

پھر سورۂ (نساء) میں فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الـکافرین اولیـاء من دون المومنین (۴ : ۱۴۳)

مسلمانو ! مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کفار کو اپنا دوست نه بناو ' جنھوں نے تمهارے خلاف تلوار اٹھائي هے -

اتنا هي نہیں ' بلـکه اُن تمام لوگوں کیلیے جو دین الهي کي کسي نہج پر بھي مخالفت کرتے هوں ' یا شعائر الهیه کی تضحیک و تمسخر جنکا شیوه هو ' اور یا احکام اسلامي کي هنسي اڑاتے هوں (جیسا که آجکل خود ملاحدۂ مسلمین اور متفرنجین مارقین و مفسدین کا شیوه هے) یه حکم صاف سوره (مائده) میں نازل فرمایا :

یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا الـذین اتخذوا دینکم هزواً ولـعـبـــا (۵ : ۶۰) واذا نادیتـــم الـــى الصلـــوة ' اتـخـــذوها هـــا هـــزواً ولـعـبـــا (۵ : ۶۳)

مسلمانو ! اُن لوگوں کو اپنا دوست نه بناو جو تمهارے دین کے ساتھه هنسي اور تمسخر کرتے هیں اور گویا اسے ایک کھیل سا بنا لیا هے - جب تم نماز کیلیے اذان دیتے هو تو یه نماز کا تمسخر اڑانا شروع کردیتے هیں -

اب آپ سمجھه گئے هونگے که اس بارے میں اصولي طور پر اسلام کي تعلیم کیا هے ؟ پس یقین کیجیے که آج جن لوگوں نے اسلامي آبادیوں پر حملے کیے هیں ' لاکھوں مسلمانوں کو انکے گھروں سے نکالا هے ' عورتوں کو بیوه اور بچـوں کو یتیـــم کردیـا هے ' اور تخـت اسلام کو اولٹ دینے کیلیے اپنے تمـام قواے شیطـانیـه کو کام میں لا رهے هیں ' اور پھر اور جن قوموں اور حکومتوں نے انکي کسي صورت میں بھي اعانت کي هے ' یا اس برخلاف اسلام سازش میں شرکت هے ' وه سب بموجب ان نصوص قرآنیه اور احکام شریعۂ حقۂ اسلامیه کے ' ایک لمحه ' اور ایک دقیـقے کیلیے بھي اسکے مستحق نہیں که هم انکے ساتھه رسم وراه دوستي اور طریق مودت و ولایت کو کام میں لائیں ' یا انکے ساتھه

نرمی و محبت اور شفقت و رافت کا سلوک کریں - اور اگر ایسا ہے تو پھر اللہ ' اسکے ملائکہ مقربین ' اور رسل مبشرین و منذرین کی نظروں میں ہمارا شمار بھی انہی دشمنان خدا کے ساتھہ ہے -

جب اس بارے میں تعلیم اسلامی کا یہ حال ہے ' تو پھر آپ خود ہی فیصلہ کرلیں کہ ان میں سے ایک خبیث ترین زمانہ اتحاد مسیحی ' او ملعون ترین مجاهد صلیب پرستی ' یعنے شاہ یونان مخذول کے قتل ہونے پر ہمارے لیے عین ایام جنگ میں صف تعزیت بچھانے ' اور مسیحی ماتم میں برادرانہ و عزیزانہ شرکت کرنے کیلیے کیا حکم ہو سکتا ہے ؟ و من یتولهم منکم ' فانه منهم ' ان اللہ لا یهدی القوم الظالمین -

شاہ یونان ' وہ شخص تھا ' جسکے اندر سب سے پہلے صلیب کے شیطان لعین نے حلول کرکے صداے جہاد دی تھی ' اور آغاز جنگ ہی میں اس جنگ کو اسلام کے برخلاف جنگ مقدس قرار دیا تھا ' پس میں تو ایک سیدھا سادھا مسلمان ہوں ' اپنے دلی اعتقاد کے اخفا پر قادر نہیں ' میں تو صاف صاف کہتا ہوں کہ اس شریر انسان کے قتل کے واقعہ پر میری زبان اسکے سوا اور کچھہ نہیں دیسکتی کہ اسپر ' اسکے حامیوں اور شیدائیوں پر ' اور اسکی فوج و سامان لشکر پر ' اللہ کی ' اسکے ملائکہ کی ' اور چالیس کرور پیروان دین الہی کی لعنت اور پھٹکار ہو ' اور ہر اس پر ' جو اسکے نقش قدم پر چلے ' اور اسلام کے برخلاف مسیحی جہاد کا اعلان کرے یا در پردہ اسکے ساتھہ ساز رکھتا ہو - اولئک یلعنهم اللہ ' ویلعنهم اللاعنون (۲ : ۱۵۵)

واولئک ماواهم ' جهنم ولا یجدون عنها محیصا (۴ : ۱۲۰)

یہ ہیں ' جنکا آخری ٹھکانا دوزخ ہے ' اور وہاں سے پھر نکلنے کی انکے لیے کوئی راہ نہیں -

---

ہفتۂ جنگ

سقوطری کی آبادی قریبا ۱۵ - ہزار ہے - باشندے نسبا البانی اور مذہبا رومن کیتھولک عیسائی ہیں -

جبل اسود کی یہ کوشش تھی کہ جسطرح ممکن ہو سقوطری کو ملحق کرلیا جائے ' لیکن آسٹریا کا اصرار تھا کہ وہ ہر حالت میں البانیا کی خود مختار ریاست کا جزو قرار دیا جائے - آسٹریا کے اصرار کی پشت پر ایک خوفناک موج تھی ' اور خوف تھا کہ اگر اسکی مصالحت پوری نہ کی گئی ' تو وہ ناطرفداری کی نیام سے تلوار باہر کھینچ کر ' میدان کارزار میں اتر آئیگی - پھر اگر آسٹریا میدان میں آئگا تو اسکے مقابلے کے لیے روس بھی اتریگا ' اور اگر روس اترا ' تو جیسا کہ جرمنی کے ذمہ دار اخبار نے (ریتشتنگ) میں بار بار کہا ہے ' وہ بھی اپنے حلیف کی مساعدت سے خاموش نہیں بیٹھہ سکتا ' اور جرمنی اترا تو فرانس بھی اتریگا اور اسطرح (بقول بسمرک) کوہ آتش فشان بلقان کی ایک چنگاری تمام یورپ کو جلا دیگی -

یورپ کی ملکی اور تجارتی ترقی مسئلۂ مشرقیہ پر موقوف ہے ' اور مسئلۂ مشرقیہ کا حل باہمی اتفاق و امن عامۂ یورپ پر - انگلستان جسکی شاہنشاہی کا مدار ہندوستان پر ہے ' اس اتفاق کے لیے نہایت مضطرب تھا ' کیونکہ مسئلۂ مصر اور خلیج فارس کا حل (جنکا براہ راست ہندوستان پر پورا اثر پڑتا ہے) مسئلۂ مشرقیہ ہی کے حل پر موقوف ہے -

اسلیے انگلستان نے " منقسمہ یورپ " کی شیرازہ بندی کی کوشش کرکے ' ایک اتحادی سازش کی ' اور لندن میں سفراء دول کی ایک مؤتمر (کانفرنس) بلائی گئی - اس کے سامنے دیگر نزاع انگیز مسائل کے علاوہ ' حدود البانیا کا مسئلہ بھی پیش کیا گیا تھا -

اس مؤتمر نے ۳۱ - مارچ کو یہ فیصلہ کیا کہ سقوطری البانیا کے ساتھہ شامل رہے اور جبل اسود مؤتمر السفراء کے اس فیصلہ کو نہ مانے ' تو بلا تامل ایک مظاہرۂ بحریہ کیا جائے -

شرکاء مظاہرہ اسوقت تک متعین نہیں ہوے تھے - خیال کیا جاتا تھا کہ روس ' فرانس ' اور انگلستان شریک مظاہرہ نہ ہونگے -

۵ - اپریل کو رایٹر نے یہ تار شائع کیا تھا کہ اگر مظاہرہ ناکامیاب ہوا اور سقوطری ساقط ہوگیا تو آسٹریا ۱۵ - پہاڑی بریگیڈ لیکے سنتنجی (دارالسلطنت جبل اسود) پر حملہ کردیگی -

۶ - اپریل کو مؤتمر کے فیصلہ کی اطلاع جبل اسود کو دی گئی ' جسکے جواب میں کہا گیا کہ یہ مظاہرہ اصول ناطرفداری کے خلاف ہے - ۹ - اپریل کو رایٹر نے یہ خبر شائع کی :

" اگر دول نے جبل اسود کے مقابلہ میں طاقت کو کام فرمایا تو وہ اپنی خود مختاری سے دستکش ہوکے سرویا میں مدغم ہو جائگا "

۱۰ - کو ناکہ بندی شروع ہوگئی - باستثناء روس ' تمام دول یورپ شریک ہیں - روس کے محکمۂ جنگ نے ایک اعلان شائع کیا ہے ' جسمیں ظاہر کیا ہے کہ روس کے لیے ناممکن ہے کہ ان تدابیر کی مخالفت کرے ' جن کو دول اپنے فیصلے کے لیے ضروری سمجھتی ہیں - اس اعلان میں جبل اسود کو مشورہ بھی دیا گیا ہے کہ اپنے اصرار سے باز آجائے - ۱۱ - کو ناکہ بند جہازوں نے ایک شاہی کشتی کو گرفتار کیا ' جو تین کشتیوں کی حفاظت میں جا رہی تھی -

۱۲ - کو ریوٹر تار دیتا ہے کہ سنتجی کے ایک سرکاری تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جبل اسود سقوطری کے معاوضے کے مسئلے پر غور کرنے کے لیے تیار ہے - کل کا تار ہے کہ ایک سرکاری اعلان میں ظاہر کیا گیا ہے کہ جبل اسود سر تسلیم خم کردیگا ' مگر خون کی ندیوں کے بہنے کے بعد - مگر بظاہر آخری حالت امید نہیں -

---

صلح

ریوٹر کی خبروں کا خلاصہ حسب ذیل ہے :

دولت عثمانیہ نے شرائط مداخلت منظور کرلیے ہیں - دول کی یاد داشت کے جواب میں بلغاریا نے سارس سے ایلیے میدیا تک کے بدلے ' انیوس سے لیکے میدیا تک سرحد تجویز کی ہے - جواب الجواب میں دول نے اس تقسیم کو منظور کیا ' مگر جزائر ایجین کو وہ اپنے ہاتھہ میں رکھنا چاہتی ہیں اور تاوان و قرض کے مسئلے کو اس کمیشن کے ہاتھہ میں ' جو پیرس میں بیٹھیگا - ۱۰ - دن کیلیے حلفاء بلقان اور دولت عثمانیہ میں ہنگامی صلح طے ہوئی ہے -

ہمیں اس خبر کی صحت میں تامل ہے -

اتحاد بلقان

سلانیک پر قبضے کے لیے بلغاری اور یونانی ' دونوں اپنی اپنی جگہ پر فوجی تیاریاں کر رہے ہیں ' اور عجب نہیں کہ مناسترکے لیے بھی سرویا اور بلغاریا تیاریاں شروع کردیں - ڈاکٹر ڈینیف نے ۱۱ - کو بلغاری وکلا کو مخاطب کرتے ہوے ' اس خوف کی طرف اشارہ کیا ' جو بلغاریا و دیگر حلفاء کے آئندہ تعلقات کے باب میں پیدا ہوگیا ہے - ڈاکٹر ڈینیف نے کہا کہ اپنے حق سے کم پر بلغاریا کبھی راضی نہ ہوگی -

ڈاکٹر ڈینیف نے ایک تقریر میں بیان کیا ہے کہ سروی و بلغاری عہد نامہ بالکل صاف ہے - اختلاف کی صورت میں زار روس حکم ہونا - لیکن یونانی اور بلغاری عہد نامہ نہایت عجلت میں تیار ہوا تھا - اسمیں تحکیم کی بابت کوئی دفعہ نہیں ہے - تاہم سرحد کا فیصلہ فوج کی تعداد اور نقصانات جنگ کے اعتبار سے ہوگا -

مراسلات

صدا به صحرا

یعنی ایک خط

منجانب کمال الدین ایڈیٹر مسلم انڈیا اینڈ اسلامک ریویو

بخدمت

ممبران اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ لکھنؤ

— * —

برادران اسلام - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - چند ماہ ہوے جب میں ہندوستان سے چلا - میرے اس سفر نے میری اغراض سفر کے متعلق بہت سے بیوجہ قیاسات بعض اصحاب کے دلوں میں پیدا کردیے - بہر حال میں کسی دنیوی مفاد کے لیے یہاں نہیں آیا تھا - **اشاعت و تبلیغ اسلام** میری زندگی کا ایک اعلی مقصد رہا ہے - اسی خیال نے مجھے ہندوستان میں جب تک میں وہاں رہا بیقرار رکھا ' اور اس دنیا کی طرف میرے آجانے کا بڑا بھاری باعث بھی یہی تھا - میں یہاں اُن وسائل و اسباب کو دریافت کرنے کے لیے آیا تھا جو اسلام اور علوم اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں یہاں استعمال ہو سکتے ہیں - لیکن میرے یہاں کے قیام نے مجھہ پر بعض ایسے اور امور کا انکشاف کیا جو مجھے پہلے معلوم نہ تھے اور میرا گمان ہے کہ شاید آپ میں سے بھی اکثر کو وہ باتیں معلوم نہونگی۔

آج آپ اپنی آیندہ بہتری اور قومی بہبودی کے وسائل سوچنے اور انپر غور کرنے کے لیے جمع ہوے ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاکر آپ کی توجہ اور غور کو ان حالات کی طرف منعطف نہ کروں جو مجھہ پر یہاں آکر کھلے ہیں ' تو میں ایک قیمتی موقعہ کو گویا ہاتھہ سے گنواتا ہوں - اسلامی سلطنتوں کی قطع برید کرنا اور پھر آخر کار اُن کا خاتمہ کردینا ہی اِس وقت بعض کے زیر نظر نہیں' بلکہ روے زمین سے ہمیں بحیثیت قوم مسلم مٹادینا نصب العین ہو رہا ہے - مورو (مسلموں) کا جو حشر اندلس میں ہوا ' وہ ہر جگہ ہمارے انتظار میں ہے اور ہمارا نسیاً منسیا ہونا اب وقت کا سوال ہے -

بد قسمتی سے ہر جگہ یورپ کی عالمگیر خواہش اقتدار و تحکم کی روک ہم مسلمان ہی ہوے ہیں' ہم ہی نے ہر جگہ عیسائیت کو بحیثیت مذہب مغلوب کیا ہے ' لہذا اگر بعض کلیسیا اور بعض ڈپلومیٹک حلقوںمیں ہماری ہستی پسند نہیں کیجاتی ' تو یہ کوئی حیرت افزا بات نہ تھی' لیکن اب تو اور وجوہ کو چھوڑ کر ہمدردی انسانی کے متقاضی مغربی بلاد میں بظاہر یہی سمجھا گیا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو - ہمارا خاتمہ کر دیا جاوے -

برادران ! اس سے آپ حیران نہ ہوں کہ مغربی دنیا نے ہمارے متعلق یہ راے کیوں قائم کرلی ؟ اس کے اسباب دریافت کرنا کوئی محال امر نہیں - یورپ نے اسلام اور مسلم کا جو مفہوم سمجھہ رکھا ہے ' اگر وہ صحیح اور درست بُنیاد پر ہے ' تو پھر میں کوئی وجہ نہیں دیکھتا کہ کیوں ایک دل کا صاف انسان' جس کو کچھہ بھی ہمدردی بنی نوع ہے ' یورپ کی اس کام میں مدد نہ کرے جس کی غرض یہ ہے کہ **اسلام کو اب دنیا سے مٹا دیا جاے**

لیکن اگر یہ امور یورپ میں عمداً غلط بیانیوں اور کسی کو ارادتاً بدنام کرنے کے ارادہ نے پیدا کر رکھے ہیں ' تو پھر عام طور پر اہل یورپ کا کیا قصور ہے ؟ اور ایساہی اس سے بھی کوئی فائدہ مترتب نہ ہوگا کہ ہم ان غلط بیانی کرنیوا لوں اور اپنے بد نام کنندگان کا احتساب کریں - میرے نزدیک بہترین علاج یہ ہے کہ ہم یورپ کے مطلع سے اس جہالت کے بادل کو ہٹادیں ' جو اس وقت یورپ پر محیط ہو کر اہل یورپ کو اسلامی محاسن دیکھنے کے ناقابل بنا رہا ہے -

تعداد ازدواج ' غلامی ' جزیہ ' جہاد ' صرف یہی مسائل نہیں جن کی غلط تعبیر کورانہ نفرت اور ناحق کے غصہ کو یہاں بھڑکا رہی ہے ' بلکہ اب تو ہر ایک اسلامی شعار زیر عتاب ہو رہا ہے اور نا قابل اصلاح سمجھا گیا ہے - ہمارے اصول الہیات ہوں یا ہمارا فلسفہ اخلاق ' ہمارا تمدن ہو یا ہمارا اقتصاد ' ہمارے خانگی امور ہوں یا مجلسی امور' الغرض ہمارا ہر امر بھیانک اور وحشیانہ سا نظر آ رہا ہے - ہمارا مفہوم الوہیت مزیل شان باری تعالی ' اور ہمارا اندازہ انسانی انسانیت پر حملہ خیال کیا گیا ہے - نہ تو ہم فرقہ اناث کی نیک فطرت و عصمت پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ ہمیں فرقہ ذکور کی قدر افزائی اناث پر بھروسہ ہے - کہا جاتا ہے کہ ہم حسد و رقابت سے مغلوب ہوچکے ہیں اور اسی لیے ہم نے بنی نوع کو اُس خوشی سے محروم کر رکھا ہے جو عورت او ر مردوں کے خصوصاً بال وغیرہ میں خلاملا اور بے تکلف ملنے جلنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ہم تو حقیقی خوبصورتی اور علو شان کی طرف سے بھی بالکل اندھے ہیں چنانچہ ہم پسند نہیں کرتے کہ ہم اپنی مستورات کے دل لبھانے والے محاسن اور ان کی خوبصورتی کا کسی غیر کو قدردان ہونے دیں' حالانکہ یہ حسن و خوبی او عورتوں کو نہ صرف ہماری ہی بلکہ دنیا کی عام مسرت اور خوشی بڑھانے کے لئے یہ قدرت نے عطا فرمائی تھی ' اور اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہم نے مخلوق کے نصف بہترین حصہ یعنے عورتوں کو چار دیواری میں بند کردیا ہے اور جو کچھہ اُن میں خیر و خوبی تھی اس طرح اس کا قلعہ قمع کر دیا ہے - ہمارے اصول اخلاق بھی عجب بےآہنگی اور بے جوڑ ترکیب اپنے اندر رکھتے ہیں - کہیں رہبانیت ہے تو کہیں عیش پرستی - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام جذبات بہیمیہ کو تو ضرور مشتعل کرتا ہے لیکن حلیم جذبات کے نمو کیلئے اسمیں کوئی جگہ نہیں - اِس سے مذہبی خبط بھڑکتا ہے اور اسلام عقل اور حس مشترک کا خون کرتا ہے - یہی وجہ ہے کہ مسلم زور بازو سے فتوحات بھی کر لیتا ہے اور تلوار کے زور سے مفتوحہ علاقوں پر قبضہ بھی رکھہ لیتا ہے لیکن مفتوحہ اقوام پر عمدہ حکومت کرنا اسلام کا کام نہیں - القصہ جہالت ' تنگدلی ' تند مزاجی ' درندگی ' عیش پسندی ' نواحی حالات سے نا مناسبت اور نہ معلوم اور کس قدر نفرت انگیز اسی طرح کی باتیں مغربی لوگوں نے ہمارے سر تھوپ رکھی ہیں اور جنکے ذریعہ پادری اپنے نرم الفاظ کے لفافہ میں ' اور بین الاقوامی سفرا اپنے طنز آمیز اشارات میں ہمارے خاص " محاسن " بیان کیا کرتے ہیں - یہ تو ضرور کہا جاتا ہے کہ اسلام پر بھی دن آچکے ہیں - اسلام نے بھی بنی نوع کی

داعی اسلام :
جناب خواجہ کمال الدین صاحب
بی - اے - مقیم لنڈن

اس حد تک تو ضرور خدمت کی ہے کہ وحشی اقوام کی اصلاح کی ہے - اسلام اب بھی مغربی تہذیب اور مغربی مذہب کا راستہ صاف کرنے میں بعض جگہ کام آسکتا ہے - مثلاً وسط افریقہ میں - لیکن جہاں اب کچھہ تہذیب و ترقی ہوچکی ہے - وہاں اسلام کو اپنے سے بہتر چیز کے لیے جگہ خالی کردینی چاہیے -

یہ مختصر سا خلاصہ ان امور کا ہے ' جو اخبارات ' میعادی رسائل ' کتب ' تھیٹر ' تماشہ گاہ ' تصاویر متحرک ' اور عام گفتگو کے ذریعہ مجھہ پر اپنے تعلق اور اپنے مذہب کے متعلق صرف چھہ ماہ کی میعاد میں منکشف ہوے - حالانکہ گذشتہ بیس سال سے مذہب ہی میرے زیر مطالعہ رہا لیکن یہ باتیں بیس سال میں مجھے اپنے اور اپنے مذہب کے متعلق سمجھہ نہ آئیں ' اور آتی بھی کس طرح ' جبکہ یہ سب کی سب باتیں دروغ ' افترا ' اور نہایت ہی بیجا غلط بیانی ہے - اس میں شک نہیں کہ ابتدا میں یہ امور بعض دشمنان اسلام نے عمداً یہاں پیدا کردیے - لیکن اب تو یورپ میں لکھوکھا کا یہی یقین ہے اور انگلستان کا اسمیں کوئی استثنا نہیں - لہذا یہ اسی غلط یقین اور غلط محاکمہ کی بنیاد پر ہے کہ یورپین اقوام ہمارے مخالف طبع بعض باتیں سوچا کرتی ہیں اور ایسا کرنے میں وہ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتی ہیں - وہ اپنے غلط خیال و محاکمہ میں بنی نوع کی بہبودی چاہتے ہیں اور اس کے مذہبم پر وہ ہم کو قربان کرنا پسند کرتے ہیں - ہم پر یہ الزام ہے کہ ہم نے نصف دنیا کو خراب کررکھا ہے اور اسلئے یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ بقیہ نصف کو ہمارے مضر اثر سے بچا لیا جاوے - لہذا یہ کوئی حیرت انزا امر آپ نہ سمجھیں ' جیسا کہ میں نے معتبر ذرائع سے سنا ہے کہ امریکہ میں ریاستہاے متحدہ بذریعہ قانون مسلمانوں کا سرزمین امریکہ میں رہنے کا ارادہ رکھتی ہیں - ایسا ہی یہ امر بھی کچھہ عجیب نہیں اگر یورپ ' جو اس وقت خود بخود ہی خیر خواہی خلق اللہ کا محافظ بن بیٹھا ہے ' اسلامی سلطنتوں کو خاک میں ملانے کی تجویز میں ہے - ممکن ہے کہ اسلامی سلطنتوں کی تقسیم یورپ کے اپنے درباروں میں مدت سے ہو رہی ہو - مگر وہ تقسیم اب گذشتہ دس سالوں کے اندر اندر معرض عمل میں آرہی ہے - جب ان کے نزدیک اسلام بنی نوع کے لئے لعنت کا حکم رکھتا ہے تو پھر جتنی جلدی یہ دور ہو ' اتنا ہی اچھا ہے - یہی توجہ بظاہر نظر آتی ہے کہ یورپ بالکل خاموش رہا اور سرد مہرانہ بے اعتنائی سے اُن وحشیانہ مظالم اور خلاف انسانیت ظالمانہ حرکات کو دیکھتا رہا ' جو ہزاروں ایسے مسلمانوں کی موت کا باعث ہوے جو ہرگز شامل جنگ نہ تھے - تھریس ' مقدونیہ ' اور البانیہ میں تمام اصول انسانیت و شرافت باغازی اور منافقی لیکن ن وحشیوں کے پاؤں تلے روندے گئے - تمام قوانین و ضوابط جو ہیگ کانفرس نے بنائے ' وہ جنگ بلقان و طرابلس میں توڑدیے گئے - لیکن یورپ پر اس کا اثر نہ ہوا - چہ جائیکہ ان عدیم المثال مظالم سے کوئی خفیف سا افسوس و رنج ہی اہل یورپ کو ہوتا - بلکہ ان پر پردہ ڈالنے اور اُن کو خفیف کرکے دکھلانے کی کوشش کی گئی اور ان کی تشریحات کی گئیں - ذیل کی چٹھی سے ' جو اتفاقاً اسی دن یہاں کے اخبار ڈیلی نیوز میں شائع ہوئی جس دن میں یہ خط لکھہ رہا ہوں ' معلوم ہوجائیگا کہ کس طرح لکھو کہا مقلدین انسانوں سے حقیقی واقعات چھپا کر ' ان مظالم کے متعلق محاکمہ کرنے میں اُن کو گمراہ کیا جاتا ہے :

قتـــل عـــام مقـــدونیـــه

جناب - ہم میں سے بعض اپنے عیسائی بھائیوں کے خلاف الزام یقین کرنے کے کیسے حریص ہیں ' لیکن الزامات خواہ کیسے ہی خطرناک ہیں ' اگر سچ بھی ہوں تو بھی ایک ترک کو اس کے خلاف شکایت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں - کیونکہ یہ تو اس کے اپنے ہی ہاتھہ کا بویا ہوا پھل ہے جو اُسے آج کاٹنا پڑا - جو خطرناک نقشہ سنہ ۱۸۹۶ ع کے قتل عام آرمینیا کا ایک چشم دید جہازی نے مجھہ سے بیان کیا تھا ' اس کا اثر اس وقت تک میرے دماغ پر ہے - اگر عیسائی باقاعدہ افواج نے ایسے افعال کئے ہیں جو ایک عیسائی کے شایاں نہ تھے تو یہ تو اُس تعلیم کا نتیجہ ہے جو صدیوں سے مسلمانوں نے اُن کو دی ہے اور یہ ایک مزید وجہ ہے کہ مسلمانوں کی حکومت کو اب مٹادیا جائے - ایک ظلم رسیدہ قوم یا تو غریب آرمینیوں کی طرح بزدل ہوجایگی یا اہل کریٹ کی طرح تند خو ہوجائیگی - مسلمانوں نے ہر جگہ مصر اور ہندوستان میں عیسائی حکومت سے فائدہ اٹھایا لیکن عیسائیوں کی حالت تو کبھی بھی اسلامی حکومت کے ماتحت درست نہ ہوئی - اگر یہ الزامات صحیح ہیں تو بیشک یہ ایک نہایت ہی دردناک مثال ہیں -

سینٹ مارکس وکر   ڈ یونیل لوئیس

وائٹ چیپل   ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۳ ع

اسمیں شک نہیں کہ انگلستان کو جو مراعات ہماری ہیں ' اُن کی وجہ سے وہ بیشک اب تک الگ رہا ہے ' لیکن مجھے خطرہ ہے کہ ہماری مبینہ پستی اور ہماری معکوسی فطرت تو کچھہ ایسی ناقابل اصلاح سمجھی گئی ہے کہ شاید انگلینڈ اب ایسے کمزور کا ساتھہ نہ دے - ابھی ابھی اُس کی پشتینی دوستی مبدل بغیر جانب داری ہوچکی ہے اور یہ غیر جانب داری بھی ممکن ہے قائم رہے یا نہ رہے -

برادران ! جسمانی طور پر تو میں آپ سے بہت دور ہوں لیکن میرا دل آپ کے ساتھہ ہے - میری یہ چٹھی جس تکلیف کا باعث ہوگی اُس کی کیفیت اور اہمیت کو میں یہاں بیٹھا محسوس کر رہا ہوں ' لیکن آپ صبر سے کام لیں اور نہایت ٹھنڈے دل کے ساتھہ اُن تجاویز پر غور کریں ' جن سے اس مصیبت کا علاج ہو - ہمارے متعلق یورپ نے جو محاکمہ اور قیاس کیا ہے اگر وہ درست ہے ' تو پھر شکوہ و شکایت ہی کیا - اگر ہمارے دن لوگوں نے اب گن چھوڑے ہیں تو پھر ہم اس بات کے ہی مستحق ہیں ' لیکن اگر یورپ دریاء جہالت میں غرق ہے اور ہمارے متعلق عمداً افتراء اور غلط بیانی کا شکار ہو رہا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم یورپ کو اس غلطی سے نکالیں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آزادی اور حریت کی جس سرزمین میں بیٹھا ہوں اس میں لکھو کہا ایسے انسان نکلیں گے - زیادہ توضیح کے لئے میں آپ کو آج سے پچاس سال پہلے کے دن یاد دلاتا ہوں جبکہ انگلستان ٹرکی کا رفیق تھا - اُس وقت ہم انگلستان کی مدد پر حصر کرتے تھے -

اگر گلیڈسٹن کی متعصب مسیحی فطرت اسلام کو نہ دیکھہ سکتی تھی ' اور وہ یہی چاہتا تھا کہ ترک بیک بینی و دو گوش یورپ سے نکل جاویں تو حرج نہ تھا - اُس کے برخلاف یہاں ایک زبردست عام راے بھی تھی جس کا گلیڈسٹن کو مقابلہ کرنا تھا - چنانچہ وہ دنیا سے رخصت ہوگیا ' لیکن اس آرزو کو ساتھہ ہی لے مرا - انگلستان کی محبت عثمانیہ کو نفرت عثمانیہ سے

بدل دینا ایک بڑا بھاري کام تھا - چنانچھ اس کمینه اور گندے کام کو سر انجام دینے کے لیے بدگو' مفتري' جھوٹ بولنے والوں کي ایک نسل پیدا ہوگئي - ترکوں کے برخلاف بلحاظ قوم تو کیا کہا جاسکتا تھا' اس لیے ہر ایک قابل نفرت امر اسلام کے سر تھوپا گیا - کیونکه یه ترکوں کا مذہب تھا' اور اُس مذہب کو جو دنیا میں امن' روشني' اور تہذیب لایا' اور جس کي تعلیم نے کل تہذیب جدیده کے بنیادي اُصول تعلیم کیے' اُس مذہب کو تاریک سے تاریک رنگوں میں ظاہر کیا گیا جس کا نتیجه موجوده حالات ہوگئے -

خدا تعالی کي مصلحت نے ہمیں برطانوي سلطنت کے زیر سایه رکھا ہے اور نئي طریق پر یه سلطنت ہمارے لئے مفید بھي ہوئي ہے - اب بھي انگریزي قوم انصاف و نصفت شعاري کي حامي ہے - اب بھي کمزور کا ساتھه دینا اس قوم کا شعار ہے اور مجھے یقین کامل ہے کہ اگر عمده رهنمائي سے با ضابطه کوشش کي گئي اور ہم نے اپنے معاملات سے یہاں کے لوگوں کو اطلاع دي تو یقیناً یہاں پالیسي بدل سکتي ہے - علاوه ازیں "جان بل" اپنے معامله کو خوب سمجھتا ہے اور کسي کے لیے اپنے معامله کو نہیں بگاڑ سکتا -

جن لوگوں نے ہمارے خلاف یه صورت حال پیدا کر رکھي ہے وہ بھي بڑے ہوشیار ہیں' وہ بھي کوشش میں لگے هي رهتے ہیں که یہاں کے مقتدین لوگوں کو ہمارے معاملات اصلي حالت میں نظر نه آویں - وه جانتے ہیں که مسلمانان هند کي متفقه آواز اگر یہاں پہنچ گئي تو یہاں کے خیالات اور راے کے بدلنے کے لئے کافي ہوگي - اسلیے ہمارے حالات اور کاروبار کو اُلٹے طور پر یا نہایت هي خفیف کرکے بیان کرنے میں کوئي دقیقه نہیں چھوڑتے - مثال کے طور پر میں اُس دلچسپي کا ذکر کرتا ہوں جو آج کل ہمیں معاملات ترکي سے ہے - وہاں سلطنت کے بڑے بڑے شہروں میں آپ عظیم الشان وقیع جلسه کر رہے ہیں' جن کي اهمیت نے اعلی افسران سلطنت تک کو آپ کا همدرد بنا رکھا ہے - لیکن یہاں کا اخبار پال مال گزٹ اپنے ناظرین کي آنکھوں میں خاک ڈالتا ہے' جب وہ اپني ۳۱ - کي اشاعت میں بیان کرتا ہے کہ کلکته' لاهور' یا دیگر مقامات کے اسلامي جلسے جو بلقاني جنگ کے متعلق برطانوي طریق عمل پر ہو رہے ہیں' چنداں قابل التفات نہیں - کیونکه نوجوان لوگوں کي طرح یه جلسے بھي چند نوجوان مسلمانوں کي شورش سے ہیں - تمام مسلمان قوم تو اسوقت سخت گھبراهٹ اور بے چیني میں ہے اور یہاں کنسرویٹو جماعت کا یه آرگن لوگوں کو یقین دلاتا ہے که هم کو ترکي سے کوئي تعلق نہیں اور نه مسلمانان هند کو اس قدر انجام ترکي کے متعلق تشویش هي ہے' بلکه یه تو انڈیا مسلم لیگ کے چند نوجوان ممبروں کي کارروائي ہے - جب ہماري حکمران قوم کي یه بد قسمتي ہے که اُس میں ایسے نا قابل اعتبار وقائع نگار اور قوم میں راے پیدا کرنے والے ایسے نا اهل انسان پیدا ہوتے ہیں' تو پھر اگر وہ کوئي غلطي کر گذرے تو اُس قوم کا کیا قصور؟ یه تو محکوم قوم کا پہلا فرض ہے که وہ اپنے حکمرانوں کو اپنے حالات سے صحیح اطلاع دینے کا مناسب انتظام کریں - ہمارے برادران وطن بھي بڑے هي ہوشیار اور سمجھه دار ہیں - مدت سے انھوں نے اِس راز کو سمجھه لیا ہے اور نہایت هي اطمینان بخش اس کا علاج کرلیا - انھوں نے یہاں نہایت هي نا معلوم لیکن نہایت هي کارگر ذرائع پیدا کرلیے جن سے وہ اپنے مفید خیالات پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور اپني پیش بیني کے ثمرات حاصل کر رہے ہیں -

برادران قوم! آج آپ لکھنؤ میں اُن امور پر غور کرنے لئے جمع ہوئے ہیں جو بالکل آپ کے قریب پیش نظر ہیں - لیکن خدا را اپنے ہم وطن هندو بھائیوں کي طرح الگ تھلگ کي چار دیواري میں اپنے اغراض و مفاد کو محدود نه کرو - مسلم تو کل روے زمین کا باشنده ہے - اُس کا وطن تو کل دنیا ہے - وہ تو نواحي حالات کا غلام نہیں *

برادران! تمھیں ایک دن خدا اور اس کے رسول کے سامنے حاضر ہونا ہے جس نے تم میں اپنا مقدس پیغام چار اکناف عالم میں پہنچانے کیلیے ودیعت کیا ہے لیکن اب نصف دنیا کا دروازہ تم پر بند ہونے لگا ہے اور بقیه نصف دنیا میں تمھارے دشمنوں نے تمھارے دن گن چھوڑے ہیں - ان حالات کے پیدا کرنے کا ذمه دار ایک حد تک یورپ کا وہ شوق بھي ہے' جس کے ماتحت وہ کل دنیا پر اپني عظمت قائم کرنے کي فکر میں ہے - لیکن اس کا بڑا بھاري باعث وہ غلط راے' اور غلط محاکمه' اور غلط مفہوم ہے - جو مغرب میں اسلام کے متعلق قائم ہوچکا ہے - یه افترا اور بہتان جو ہم پر یہاں لگاے جاتے ہیں کچھه تو پادریوں کي مہرباني ہے اور کچھه ایک سخت گہري پولیٹکل مصلحت کا نتیجه ہے - بدگو مفتریوں کے نه تھکنے والے قلم نے ہم کو زیاده تر نقصان پہنچایا ہے - اب اگر ضرورت ہے' تو اس کے مقابل ایسے هي قلم کي ہے جو حمایت میں اُٹھے!

یاد رکھو اور خوب یاد رکھو یورپ کے آلات حرب تمھیں اس قدر خاک میں نہیں ملا رہے ہیں' بلکه یورپ کي گمراه کرنے وہ عام راے یه کام کر رہي ہے جو ہمارے متعلق ہے اور جس نے یه ایام بد ہمارے لیے پیدا کردیے ہیں - خدا نے چاہا تو ترک تو اس مصیبت سے نکل هي جاوینگے - لیکن ہمارا به حیثیت قوم روے زمین پر قائم رهنا اُس راے اور محاکمه کي تبدیلي پر منحصر ہے' جو نہایت رذیل طریق پر ہمارے خلاف قائم ہوچکي ہے -

برادران! یه ایک بڑا بھاري مسئله آپ کے سامنے ہے اور آپ کي فوري اور کامل توجه اور غور کو چاهتا ہے - میں تو یہاں عاجزانه طریق پر اپني مذہبي دھن میں آنکلا تھا اور دولت کمانا تو میرا مقصد هي نه تھا - میں تو خود اپني روز افزوں چلتي وکالت کو پیچھے چھوڑ آیا ہوں جسکے متعلق آپکا انتخاب کرده پریسیڈنسي آپکو اطلاع دیگا - لیکن مجھے یہاں آکر اپنے اراده کو کچھه بدلنا پڑا - میں اپنے نقصوں سے واقف ہوں اور یه بڑا بھاري کام ہے جو میرے سامنے ہے اور اس کام کا حق اُسي صورت میں ادا ہوسکتا ہے جب همدردانه کوشش مل جل کر ہو - میں تو دل سے چاہتا ہوں که میري جگه کوئي مجھسے بہتر اور زیاده کامل انسان آئے - میرا دل چاہتا ہے که لندن میں اپنے روزانه اور هفته وار اخبار ہوں جو هزاروں میں مفت تقسیم ہوں' کوئي کامرید ہو' کوئي محمدن ہو' کوئي آبزرور ہو' کوئي ریویو آف ریلیجنز' کوئي زمیندار ہو'

خدا آپ کے ساتھه ہو اور آپ کے دلوں میں وہ ضروري باتیں القا کرے جس سے آپ کے معاملات کل روے زمین پر مضبوط و مستحکم ہوں -

آپکا دیني بھائي
خواجه کمال الدین
۱۱۸ - فلیٹ اسٹریٹ - لندن

الهلال کي ایجنسي

— * —

هندوستان کے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله ہے' جو باوجود هفته وار ہونے کے' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

ادبیات

جرات صداقت

مدتوں حضرت (عباس) بھی تھے شامل کفر * کم سے کم یہ، کہ رسالت پہ نہ تھا اُن کو یقین
(بدر) میں آکے لڑے، اور گرفتار ہوے * بسکہ تقدیر میں تھی خانۂ زنداں کی زمین
قیدیوں کے لیے جو گھر کہ ہوا تھا طیار * اتفاقات سے تھا خانۂ مسجد کے قرین
رات کو حضرت عباس کراہے اکثر * قید کرتے ہوے لوگوں نے جو مشکیں تھیں کسیں
دیر تک سرور عالم کو رہی بے خوابی * کروٹیں لیتے تھے اور نیند نہ آتی تھی قرین
وجہ پوچھی جو صحابہ نے، تو یہ فرمایا: * "آتی ہے کان میں عباس کی آواز حزین"
جب سنا یہ، تو وہیں کھول دیے ہات اُن کے * چین سے حضرت عباس نے راتیں کاٹیں

* * *

تھا انہی حضرت عباس کا پوتا (منصور)، * جو کہ ایوان خلافت میں ہوا تخت نشین
ایک دن حکم دیا اُسنے کہ (اولاد رسول) * ایک جا جمع کیے جائیں، جو مل جائیں کہیں
پھر دیا حکم کہ ان سب کو پنہا کر زنجیر * کہہ دو اِن سے کہ بنیں خانۂ زنداں کے مکین

* * *

ایک دن سیر کو اس شان سے نکلا (منصور) * پا بزنجیر تھے سادات یسار اور یمین
ساتھہ ساتھہ آتے تھے پیدل جگر و جان رسول * اور منصور تھا زیب حرم خانہ زین

* * *

ایک نے مجمع سادات سے بڑھکر یہ کہا: * "گرچہ اس لطف کے مشکور ہیں ہم خاک نشین
غزوۂ بدر میں لیکن جو کیا ہم نے سلوک * وہ تو کچھہ اور تھا، ہے یاد بھی تمکو کہ نہیں؟"

(شبلی نعمانی)

غزل

مرا کہ یک دل و صد گونہ آرزو ہا ہست * شکیب و صبر چگویم کہ نیستم، یا ہست
دلم بہ نازکی لعل او ہمی لرزد * کہ بوسہ بے ادب و شوق بے محابا ہست
ز ناوک غلط انداز خود چہ می ترسی * بیا کہ برلب من شکوہ ہاے بیجا ہست
حدیث خلد چو گویند با من مجنوں * گماں برم کہ مگر گوشۂ ز صحرا ہست
ز سینہ تا بزبانم پر است، و غمزۂ او * ہنوز درادب آموزی تقاضا ہست
بہ سخت جانے من کس مباد کز عمرے * مدار زندگیم وعدہ ہاے فردا ہست
ہزار حیف کہ در ملک حسن نتواں یافت * بجز متاع جفاے کہ ہست و ہرجا ہست
بیا کہ ما و تو ہر دو برابر افتادیم * ہر آں قدر کہ وفا با تو نیست، باما ہست
جفا کنی و بہ ایں خیرگی نمی ترسی * کہ روز داد گر امروز نیست، فردا ہست
ہنوز نشۂ دوشینہ در برم باقی است * کہ درس گویم و بعثم ز جام و صہبا ہست

(شبلی نعمانی)

اختلال دولت عثمانیہ

اور

مصائب اسلامی

حضرت مولانا - السلام علیکم - آجکل جو مصائب اسلامی دنیا پر حسب مشیت ایزدی نازل ہو رہے ہیں ' وہ اظہر من الشمس ہیں - وہ مسلمان خوش قسمت ہیں جو اخباری دنیا سے باہر رہتے ہیں - جنکو اسوقت تک معلوم بھی نہیں کہ قسطنطنیہ کہاں ہے ؟ کہاں جنگ ہو رہی ہے ؟ اور فریقین جنگ کون ہیں ؟ ایسے بیخبر مسلمانوں کی تعداد بھی کروروں سے کم نہیں ' مگر جو لوگ جانتے ہیں کہ قسطنطنیہ مرکز خلافت ہے اور اسوقت صلیب پرستوں کی مظفر و منصور فوجیں اِس اسلامی مرکز کے دروازہ تک پہونچگئی ہیں اور بزور شمشیر دروازہ توڑکر اندر داخل ہونیکے لیے تیار ہیں' ایسے لوگوں کی تعداد بھی اسوقت کروروں سے کم نہیں - پرسوں پنجشنبہ کے روز معلوم ہوا کہ بلغاریوں نے ایڈریا نوپل تسخیر کرلیا ' توحید وہاںسے رخصت ہوئی اور تثلیث کا دور دورہ شروع ہوگیا - میری زبان سے اوسوقت بے اختیار یہی نکلا " یالیتنی مت قبل ھذا' وکنت نسیاً منسیا " اب بہر حال جنگ کا خاتمہ ہے - عارضی صلح کے خاتمہ پر بلغاریوں نے جو دھمکی دی تھی اور جسکی وقعت ہماری اِسلامی نظروںمیں گیدڑ بھبکی سے زیادہ نہ تھی' اوسکی واقعات نے تصدیق کر دی -

اب میں اپنے چند خیالات جناب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں - مجھے یقین ہے کہ یہی خیالات اسوقت لاکھوں مسلمان دلوں میں موجود ہونگے اور اگر آپ اپنی راے ان خیالات کے متعلق اپنے اخبار کے ذریعہ سے ظاہر فرمائینگے تو خالی از فائدہ نہوگا -

جسوقت بلغاریوں نے قرق کلیسا پر صلیب کا جھنڈا نصب کیا اسیوقت مسٹر گلیڈسٹن کی آرزوکی تکمیل ہوگئی' یعنی خداوند واحد کے پرستارونکا سر زمیں یورپ سے نام ونشان مٹ گیا : اللهم مالک الملک توتی الملک من تشاؤ وتنزع الملک ممن تشاؤ !!

اب بھلا اس صلیبی سیلاب کو کون روک سکتا ہے ؟ خدا کے لیے تو بلاشک سب کچھہ ممکن ہے مگرخدا کی جو مشیت ہے وہ اون اسباب سے صاف ظاہر ہے جو اوسنے اسوقت پیدا کررکھے ہیں - ترکوں میں نہ تو اتفاق ہے نہ دولت ' نہ علوم اور نہ قوت انتظامیہ - البتہ بلحاظ شجاعت و شہامت وہ اسوقت بھی دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتے مگر خالی شجاعت سے بنتا ہی کیا ہے سوڈان کے درویش جس قسم کے بہادر تھے وہ دنیا کو معلوم ہے - آخری جنگ میں انکی شجاعت ہی اونکی شکست کا باعث ہوئی - ترکوں کے مقابلہ میں ایک طرف تو تمام صلیبی دنیا ہے اور دوسری طرف خود اندرونی فساد ہے - میں نے جسوقت آپکا وہ پرچہ دیکھا' جسکے ٹائٹیل پیج پر ناظم پاشا کولی کھا کرگرتا ہوانظر آتا آتھا تو میری زبان سے بے اختیار نکلا کہ " خدا حافظ اوس قوم کا ' جسکے گھر کے دروازہ تک زبردست دشمن پہنچگیا ہو اور وہ آپسمیں ایک دوسریکو بندوق کا نشانہ بنا رہی ہو "

ترک کیوں مغلوب ہوئے ؟ اسکے جواب میں خود اہل یورپ تسلیم کرتے ہیں کہ بلقانیوں نے ترکوں کو مغلوب نہیں کیا ' بلکہ بلقانیوں کے سامان رسد رسانی نے ترکوں کے سامان رسد رسانی کو مغلوب کرا لیا - یعنی یہ جنگ سپاہیوں کی جنگ نہیں تھی بلکہ بلغاری محکمہ کمسریٹ' ترکی محکمہ کمسریٹ سے لڑ رہا تھا - بلغاریوں کے پاس کھانیکو موجود تھا اور بیچارے ترک بھوکے تھے - میرے خیال میں اس بد انتظامی کا ذمہ دار کوئی خاص شخص نہیں ' بلکہ اسکا باعث عام خرابی نظم و نسق ہے جس سے غالباً ترکی گورنمنٹ کا کوئی محکمہ بھی آزاد نہیں -

پس ایسی صورت میں اگر آغا خاں نے ترکوں کو یہی مشورہ دیا کہ اب آیندہ کے لیے یورپ کو ترک کردو اور ایشیا کو اپنا موطن سمجھو تو اسمیں کیا برائی ہے ؟ قدرت نے سامان ہی ایسا مہیا کر یاد ہے کہ لا محالہ یورپ چھوڑنا پڑے - مسلمانوں کے لیے تو یہی غنیمت ہے کہ کسیطرح ترک ایشیا ہی میں اپنا قدم مضبوطی سے جمالیں' ورنہ سامان تو کچھہ ایسا نظر آتا ہے کہ یہاں بھی اونکو آرام و چین نصیب نہ ہوگا -

(۲) مجھے سخت تعجب ہوتا ہے جبکہ میں بعض سر برآوردہ اسلامی اخبارومیں اس امرکی تحریک دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کو یوروپین ساخت کی اشیا کا استعمال ترک کردینا مناسب ہے -

پولیٹکل ماتحتی کا لازمی نتیجہ تمدنی اور تجارتی ماتحتی ہے یورپ کے اسباب کا بائیکاٹ کرنا قریباً ایساہی نا ممکن ہے جیسا کہ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا - ممکن ہے کہ بعض امراء قوم بعض اشیاء یورپ کا استعمال چھوڑ دیں ' مگر اس سے یورپ کیا صدمہ محسوس کریگا - کام وہ کرنا چاہیے جو ممکن ہو ؟ نہ کہ یہ کہ آپ کوہ ہمالیہ کو اوسکے مقام سے ہلا دینے کی کوشش کریں - یہ تو ممکن ہے کہ آپ دو چار پتھر وہاںسے اُٹھا لائیں مگر پہاڑ کو اوسکی جگہہ سے ہلا دینا ناممکن اور محال ہے - اسیطرح چند اصحاب کا بعض اشیاء یورپ کو بائیکاٹ کردینا ممکن ہے' مگر ایسا عام بائیکاٹ جسے اہل یورپ محسوس کریں از قبیل محالات ہے - مگر باوجودیکہ بائیکاٹ صاف طور پر ایک نا ممکن امر ہے' تاہم بعض صاحب الراي نہایت سنجیدگی سے اسبارہ میں خامہ فرسائی فرما رہے ہیں -

(۳) میں کچھہ بہت متمول نہیں ہوں تاہم جسقدر مجھکو خدا نے ہمت دی ہے میں مسلمان مصیبت زدگان جنگ کی امداد کے لیے روپیہ بھیجتا رہا ہوں ' اور مجھے یقین ہے کہ اسوقت خیرات کا مصرف سب سے زیادہ بہتر اور مقدم یہ ہے کہ اپنے اون مسلمان بھائیوں کی جو اس جنگ کے سبب سے گرفتار مصیبت ہیں حتی المقدور روپیہ کے ذریعہ سے امداد کیجائے - اس سے بڑھکر میرے خیال میں کوئی کار خیر نہیں - مگر تمسکات قرض کی خرید کے بارے میں میری راي ڈانواں ڈول ہے - میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ کچھہ تمسکات خریدوں مگر چند خیالات اسوقت تک مانع رہے ہیں اور وہ یہہ ہیں -

ٹرکی کی مالی حالت اسقدر خراب کیوں ہے ؟ خرابی کا باعث بجز اسکے اور کیا ہے کہ انتظام سلطنت سزاوار تحسین نہیں - اگر ممکن ہے کہ اسوقت کارکنان سلطنت (ماضی و حال) کی جیبیں روپیوں سے پر ہوں اگر چہ خزانہ سلطنت بالکل خالی ہے' تو کیا ممکن نہیں کہ اسوقت جو روپیہ گورنمنٹ ٹرکی کو بطور قرض دیا جائے وہ بجاے اسکے کہ اسلامی اور قومی کاموں میں صرف ہو بعض غدار اہلکاران سلطنت کے پرایوٹ خزانوں میں پہنچ جائے اور اونکے لیے مزید عیش و عشرت کا سامان مہیا کرے ؟ اس موجودہ جنگ کے نتائج صاف بتلا رہے ہیں کہ ان نتائج کے ذمہ دار ترک سپاہی نہیں بلکہ ترک اسٹیٹسمین ہیں' پس ہمکو کسطرح یقین ہوسکتا ہے کہ یہہ روپیہ جو اسوقت ہم علحدہ بطور قرض کے بھیجینگے وہ فی الحقیقت ترک سپاہیوں ہی کے کام آئیگا - اسوقت ترکی میں کوئی مستقل حکومت نہیں - دو یا اس سے بھی زاید پارٹیاں ہیں اور وہ ایک دوسرے کی جان کی دشمن - گذشتہ وزارت کا انقلاب ایک مشہور اور ممتاز ترک افسر کی جان قربان کرنیکے بعد واقع ہوا - اوسوقت ہندوستان کے اسلامی اخباروں نے خوشیوں کے

نعرے لگائے اور بڑے جوش سے ترکوں کو اجراے جنگ کا مشورہ دیا مگر نتیجہ کیا ہوا ؟ - وہ جو پرسوں معلوم ہوگیا جبکہ پیروان یسوع مسیح صلیب کا جھنڈا ہاتھوں میں لیے ہوئے اس شہر میں داخل ہوئے جو کئی سو برس تک ترکوں کا دار السلطنت رہچکا ہے - آج اوس مسجد کی کیا کیفیت ہوگی جسکی تصویر کچھہ عرصہ ہوا آپکے اخبار میں شائع ہوئی تھی ؟ انا للہ و انا الیہ راجعون - یہ جو کچھہ ہوا حسب فرمان ایزدی ہوا مگر اسکی ذمہ داری کا بوجھہ کسکی گردن پر ہے ؟ تمام ترکی ایڈرون کی گردنوں پر - خواہ وہ کامل پاشا کے پیرو ہوں اور خواہ ممبران انجمن اتحاد و ترقی - عجب شان ایزدی ہے کہ ایک طرف تو ترکوں جیسی شجاع قوم اور دوسری طرف چار چھوٹی چھوٹی ریاستیں - اور یہ چاروں صرف چار دن کے عرصہ میں ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ پراگندہ کردیں ! اسکا باعث سواے اسکے اور کچھہ نہیں کہ ادھر ترک مزے سے میٹھی نیند سو رہے تھے اور ادھر سالہا سال سے بلقانی اس جنگ کے لیے تیاریاں کر رہے تھے - ترکوں کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ ہماری ہمسایہ ریاستیں اس تیاری میں مصروف ہیں اور اونکی فوجی طاقت کس پایہ تک پہنچگئی ہے - اس غفلت اور کوتاہ اندیشی کا نتیجہ وہی ہوا ' جو ہونا تھا - اب آپ فرمائیں کہ اگر اس صورت میں ہمارے ہندوستانی مسلمان مر مرا کر دو تین کروڑ روپیہ بطریق قرض حسنہ یا بامید منافعہ گورنمنٹ ترکی کے نذر کردیں تو کیا نتیجہ اسپر مرتب ہوگا ؟ کیا یہ روپیہ اونکو خواب غفلت سے بیدار کردیگا ؟ اور کیا اس روپیہ سے وہ اسلامی عظمت جسکا رونا اج تمام اسلامی دنیا رورہی ہے از سر نو یورپ میں قایم ہو سکتی ہے ؟

(۴) مجھکو ترکوں سے بغایت ہمدردی ہے جسکا باعث صرف یہ ہے کہ وہ مسلمان ہیں اور نیز اسوقت تک اونکا شمار خود مختار قوموں میں ہے - مگر کیا یہ صحیح امر ہے کہ قسطنطنیہ عرش خلافت ہے ؟ اور سلطان روم (خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ) خلیفۃ المسلمین ہیں ؟ میرا عقیدہ تو یہ ہے (اور اگر اسکی خلاف کوئی معقول دلیل موجود ہے تو میں یہ عقیدہ بدلنے کے لئے تیار ہوں) کہ جناب پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے بعد صرف تیس سال تک خلافت قایم رہی ' بعد ازاں سلطنت قایم ہوگئی ' آخری خلیفہ حضرت امام حسن علیہ السلام ہوے اور اسلامی دنیا میں پہلا پادشاہ حضرت معاویہ - پس اصل مرکز خلافت مدینہ منورہ تھا - جب یہاں مسلمانوں کے ہاتھہ سے خلافت کا خاتمہ ہوا تو پھر ایک نئی قسم کی خلافت سلطنت کے رنگ میں مختلف مقامات میں جلوہگر ہوئی - ترک بادشاہوں نے بزور شمشیر سلطنت قایم کرلینے کے بعد ایک خاص موقعہ پر اپنے آپ کو عباسی خلافت کا وارث بنالیا - یہ خلافت بہر حال اوس خلافت سے بالکل مختلف تھی جو پیغمبر خدا صلعم کی وفات کے بعد مدینہ منورہ میں قایم ہوئی تھی - پس اگر یہ خلافت وہ خلافت نہیں تو پھر اس خلافت سے مراد کیا ہے ؟ کعبہ کی حفاظت خدائے تعالی کے اختیار میں ہے ' اسوقت تک ترکوں کی تلوار نے اسے محفوظ نہیں رکھا - غیر قوموں نے اگر اسوقت تک کعبہ مقدس کا رخ نہیں کیا تو اسکا باعث یا تو یہ ہے کہ وہ عام اسلامی جوش جہاد سے خائف ہیں اور یا یہ کہ وہ اس ریگستانی سرزمین کو اپنی توجہ کے لایق نہیں سمجھتے - بہر حال اگر کسی مخالف قوم نے کبھی اسطرف توجہ کی تو خدا خود اپنی گھر کی حفاظت کے لیے کافی ہے - جو انجام اصحاب فیل کا ہوا وہی انجام غالباً اوس فوج کا بھی ہوگا - خاکسار

محمد احتشام الحق

مسئلۂ تعطیل جمعہ

— * —

مسٹر غزنوی کے سوال کا گورنمنٹ کی طرف سے جو جواب دیا گیا اسکے بعد تعطیل جمعہ (نصف روز کی) ضرورت ہے یا نہیں ؟

— * —

مسلمان ایک مدت سے اس بات کو محسوس کرتے تھے کہ جمعہ کے دن سرکاری عدالتوں کے کھلے رہنے سے مسلمان ملازموں کو عملاً ایک فرض مذہبی کے ادا کرنے سے باز رہنا پڑتا ہے - چنانچہ ایک دو سال سے اسکے متعلق مسلمانوں نے کوشش شروع کی ' اور مسٹر غزنوی کی تحریک و سعی سے گورنمنٹ بنگال نے دو گھنٹہ کی چھٹی منظور کرلی - حال میں مسٹر غزنوی کے سوال پر گورنمنٹ کے ممبر نے کونسل میں کہا کہ گورنمنٹ بہ خوشی اسبات کو منظور کریگی کہ جو مسلمان ملازم جمعہ کے ادا کرنے کے لیے چھٹی طلب کرے ' اسکو اجازت دیدی جاے -

اس کارروائی سے بعضوں کو یہ خیال پیدا ہوکر اطمینان ہوگیا ہے کہ اب جمعہ کی تعطیل (نصف روز) کی تحریک کی ضرورت نہیں رہی - لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اس کارروائی نے عملی مسئلۂ کو حل نہیں کیا ' گورنمنٹ کے طرف سے جو جواب دیا گیا ہے ' اسکا مطلب بظاہر یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان ملازم ' اپنے افسر سے جمعہ کے دن نماز کے لیے چھٹی طلب کریگا تو وہ اسکو چھٹی دیدیگا - لیکن یہ اجازت اور دو گھنٹہ کی عام تعطیل ' دو مختلف باتیں ہیں -

اجازت کے حکم کا منشا یہ ہے کہ ہر ملازم کو ہر دفعہ جمعہ کے دن اجازت طلب کرنی پڑیگی - اس صورت میں ظاہر ہے کہ خاص خاص حالات میں اکثر ملازموں کو خود اجازت طلب کرنے میں تامل ہوگا - مثلاً جب وہ دیکھیگا کہ اسکا افسر مسلمان نہیں ہے ' اور اسکو کسیکی مذہبی پابندی کی نسبت ' دفتر کے کام کے پورا ہونے کا زیادہ لحاظ ہے ' تو اس صورت میں گو ملازم کو یہ یقین ہوگا کہ اجازت بہ ہر حال مل جائیگی ' تاہم اسکو بار بار اجازت طلب کرنے میں پھر بھی تامل ہوگا - بخلاف اسکے اگر یہ معلوم ہو کہ مسلمانوں کو جمعہ کے دن ۲ - گھنٹے کی عام اجازت ہے ' تو بے تکلف ہر شخص اس اجازت سے مستفیض ہو سکیگا -

اسکے علاوہ مسلمانوں کی اصلی خواہش یہ ہے کہ یہ دو گھنٹہ کی چھٹی مسلمان ملازموں کے ساتھہ مخصوص نہ رہے ' بلکہ عام طور پر جمعہ کے دن آدھے دن کی تعطیل دیدی جاے - اسلیے کہ اگر یہ تعطیل مسلمانوں کے ساتھہ مخصوص رہی تو مسلمان ملازموں کو یہ اندیشہ رہیگا کہ غیر مسلمان افسر ہمیشہ مسلمان ملازموں کو اپنی ماتحتی میں لینا پسند نہ کرینگے - کیونکہ ان کو ہمیشہ یہ نظر آیگا کہ ہر آٹھویں دن ایسے ملازموں کی وجہ سے سرکاری کاموں کے انجام دینے میں دو گھنٹے ضائع ہوجاتے ہیں -

ان وجوہ کی بنا پر ' ہم تمام اسلامی اخبارات اور اہل الراے حضرات سے مستدعی ہیں کہ وہ بہ تفصیل و توضیح اس امر کے متعلق اپنی راے کا اظہار کریں ' کہ آیا گورنمنٹ کی موقت اور محتاج الاعادۃ اجازت پر قناعت کرلینی چاہیے یا عام تعطیل کے لیے درخواست کرنی چاہیے ؟

اور یہ ' کہ اسپر اکتفا کرنا چاہیے کہ یہ نصف روزہ تعطیل مسلمانوں کے ساتھہ مخصوص رہے ' یا عام کردی جاے ؟

شبلی نعمانی - لکھنو

مذاکرۂ علمیّہ

الحیات

علم الحیات پر ایک خطبۂ علمیہ

اور

اکتشافات حدیثه کے بعض نتائج مہمه

— * —

(۲)

— * —

پچاس سال ہوے که (ٹامس گرہیم) نے حالت ہلامیه میں مادے کے خواص پر اپنے ملاحظات شائع کیے تھے - یہی ملاحظات ہیں جو علم الحیات کے عصر جدید کا دیباچه ثابت ہوے -

ذي حیات مادون کے خواص کے سمجھنے میں ان سے بیحد مدد ملي - ہمارے عملیات طبیعیه و کیمیاویه جس قدر ترقي کرتے جاتے ہیں ' اسي قدر ہم کو یقین ہوتا جاتا ہے که طبیعي و کیمیاوي حیثیت سے ذي حیات مادے ' حیات ہي کي طرح ہیں - ذي حیات مادے ہمیشه سیال شکل اختیار کرکے رہتے ہیں - اس سیال شکل میں ہلامیات کے علاوہ بلور نما اجسام بھي ہوتے ہیں ' جو کبھي ہلامي ذرات سے متصل ہوتے ہیں اور کبھي غیر متصل -

ہلامیات اور بلور نما اجسام سے مرکب ذي روح مادون کے گرد ' ایک جھلي سي ہوتي ہے - یه جھلي اکثر ہلامیات کي ہوتي ہے اور کبھي اسکے ساتھه ایک روغني طبقه بھي ہوتا ہے - یه جھلي گو سیال ہلامي اور ایک دوسرے سیال میں حائل ہوتي ہے مگر تاہم ان دونوں سیالوں میں باہم برابر مبادله ہوتا رہتا ہے - سیال ہلامي سے پروٹوپلاسم (۱) نامي ایک شے پیدا ہوتي ہے - پروتوبلاسم میں چند اور جھلیاں بھي ہوتي ہیں - ان جھلیوں میں بسا اوقات ایسے طبیعي یا کیمیاوي صفات پائے جاتے ہیں ' جن کي بدولت بعض مادوں کا پروتوبلاسم کي صورت میں منتقل ہو جانا ' یا اس سے بالکل نکل آنا ' نہایت آسان ہو جاتا ہے -

ان طبیعي حالات میں پیدا ہونے والے تغیرات ' اور ان تغیرات کا مجموعه ' جو پروتوبلاسم میں پیدا ہونے والے کیمیاوي اسباب کا نتیجه ہوتے ہیں ' انکي تمثیل و عدم تمثیل کا باعث ہوتا ہے - جنکے مماثل تغیرات ' خارج از جسم بھي طبیعي یا کیمیاوي ذرائع سے پیدا کیے جا سکتے ہیں -

یه صحیح ہے که تحول و انتقال کے ان تمام درمیاني دوروں کا استیعاب ہم نے نہیں کیا ہے ' جنمیں سے جسم میں داخل ہونے والے مادوں کو گزرنا پڑتا ہے ' لیکن جب تک که تغیرات کا حاصل یہي ابتدائي دور اور یہي انتہائي نتائج ہونگے (بشرطیکه انکي رفتار طبیعي و کیمیاوي قوانین کے مطابق ہو) اسوقت تک ہم کو اس نتیجے کے نکالنے کا حق ہے که ذي حیات مادوں کے تغیرات کے اسباب بھي وہي معمولي کیمیاوي و طبعي اسباب ہیں -

نمو و توالد جمادات و مادہ ہاے ذي حیات

ممکن ہے که کوئي شخص کہے که مادہ ہاے ذي حیات اور جمادات میں مابه الامتیاز ' صرف اول الذکر کا نمو اور توالد ہے - ایسا ہمیشه کہا جاتا ہے ' مگر میرے عقیدے میں شاید ہي کوئي دعوی اس خیال سے زیادہ غلط اور بے اثر ہو - تحقیقات قریبه اور تجارب حالیه نے کامل طور پر ثابت کردیا ہے که جمادات میں بھي نباتات و حیوانات کي طرح قوت نشو و نمو موجود ہے ' اور رفتار نمو کي سستي و تیزي کے سوا کوئي شے نہیں ' جو دونوں میں ما به الامتیاز ہو - گھڑي کے دائرے میں منٹوں کي سوئي چکر لگاتي ہوئي نظر آتي ہے لیکن منٹ کے بڑے کانٹے پر جب تک نہایت غور کے ساتھه نظر نه جمائي جاے ' اسکي حرکت محسوس نہیں ہوتي - پھر گھنٹے کا کانٹا تو بالکل ساکن و جامد اور غیر متحرک محض نظر آتا ہے ' اور باوجود اسکي حرکت کے علم یقیني کے ' کوئي نظر اسکي حرکت کو محسوس نہیں کر سکتي - پھر کیا ہم میں کوئي شخص بھي اسکے لیے طیار ہے که گھڑي کي منٹ کي چھوٹي سوئي کي حرکت کو تسلیم کرے ' مگر بڑے کانٹوں کي حرکت سے انکار کردے ؟

یہي حال مخلوقات عالم کي نشو و نما کي رفتار کا ہے - بعض نہایت سریع السیر ہیں اور اسلیے انکي قوت نمو کو ہر نظر محسوس کرتي ہے - بعض اس سے کم سریع ہیں ' اور انکا مشاہدہ زیادہ غور کا محتاج ہے - آخري درجه جمادات کي نشو و نما کا ہے ' که انکي حرکت گھنٹے کي سوئي کي طرح نہایت بطی السیر ' اور دیر رفتار ہے ' اور بغیر ایک معتد به وقت کے گذرنے اور اسکے خفتۂ رفتار کے درجوں پر نظر رکھکر مقابله کرنے کے ' کسي طرح اسکا اندازہ نہیں کیا جا سکتا -

جمادات میں عدم نمو کي تغلیط کے لیے میں یہاں (بلورات غیر آلیه) کي مثال کافي سمجھتا ہوں : (آلیه اور غیر آلیه کي تشریح گذشته نمبر میں گذر چکي ہے)

(بلورات غیر آلیه) کو اگر انکي ضروري غذا ملتي رہے تو انمیں بھي توالد و تکاثر ہوتا ہے - انکے مختلف اصناف ہیں ' اور ہر صنف کے نمو کي ایک خاص حد ہے - ان بلورات کا نمو جب اس حد خاص تک پہنچ جاتا ہے تو پھر مثل حیوانات کے قد کے ' انکے حجم میں زیادتي نہیں ہوتي بلکه نئے بلور پیدا ہونے لگتے ہیں - یه بھي دریافت ہوا ہے که جب بلورات اصطناعیه وسط مناسب میں رکھے جاتے ہیں ' تو انمیں بھي نمو ہوتا ہے ' اور انکے نمو اور ذي روح مادوں کے نمو میں حیرت انگیز مشابہت ہوتي ہے -

جمادات میں تو... التناسل

ون کا ... ت میں توالد بالتناسل کا انکار بھي صحیح نہیں - دریائي متعلق (لوہب) کے مباحث نے ثابت کر دیا ہے که

---

(۱) آگے چلکر (خلایا) اور (خلیه) کا لفظ آے گا ' اسلیے ان دونوں اصطلاحوں کي حقیقت سمجھه لیني چاہیے - حیوانات اور نباتات کے اصل حیات کي ابتدائي تکوین ایک خورد بیني تھیلي سے ہوتي ہے ' جو اسقدر دقیق ہے که بغیر آلۂ خورد بین (میکرسکوپ) کے نظر نہیں آ سکتي - اسکے اندر ایک متحرک سیال مادہ مثل ایک لعابي مادے کے ہوتا ہے - اسي کو انگریزي میں Protoplasm پروٹوپلاسم کہتے ہیں - افسوس که اسکے لیے سردست ہم کوئي اصطلاح وضع نه کرسکے ' اور نه کوئي عربي لفظ اجکل کے تراجم حدیثۂ عربیه میں ملا -

اسي سیال مادے میں ایک اور چیز مثل گٹھلي کے تیرتي ہوئي نمودار ہوتي ہے ' اور اسي سے پھر نباتاتي و حیواني جسم کي تکوین ہوتي ہے - یہي گٹھلي ہے ' جسکے لیے عربي لفظ (نواۃ) ہم نے مضمون میں جا بجا استعمال کیا ہے -

انڈوں کی تلقیح (۱) جسکا شمار اب تک حیات کے مخصوصات میں تھا ' کسی ایسے ذی حیات مادے سے نہیں ہوتی' جو نر سے منتقل ہو کے آتا ہو - اعصاب ' انسجہ ' اعضاء ' مختصراً یہ کہ تمام جنین کی تیاری نر کے جراثیم کے بدلے ایک بسیط کیمیاوی مادہ کے ذریعہ سے ممکن ہے - اور کبھی اسکی بھی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ صرف منجنیقی (یعنی میکانک کے آلات کے ذریعہ) یا کہربائی ذریعہ سے حرکت و انتباہ اسکے لیے کافی ہوتی ہے -

ذی حیات مادے کی ترکیب ممکن ہے

شروع میں علماء کیمیا کا یہ خیال تھا کہ ذی حیات مادوں کی ترکیب وقت و اتفاق میں انتہائی نقطہ پر ہے' اور اسکا اندازۂ صحیح مستبعد ہے - اسلیے وہ یقین کرتے تھے کہ ذی حیات مادے کی ترکیب ممکن نہیں - مگر اب ہم اس راے کے رکھنے پر مجبور نہیں ہیں - اسکو معلوم ہو چکا ہے کہ حیات کی اولین شکل ایک مادۂ خورد بینی (۲) ہے' جو ایک مجموعۂ ذرات' اور بعض حالتوں میں کسی خاص شکل سے متشکل ہوتا ہے - وہ ظروف حیات کے تمام خلایا میں تغذیہ و توالد کا سب سے بڑا ذریعہ ' اور اس درجہ اہم درجہ رکھتا ہے کہ بیجا نہیں' اگر ارباب کیمیا اُسے خلایا کا خلاصۂ حیات قرار دیں -

اس مادۂ خورد بینی کو (نوات) کے لفظ سے یاد کرتے ہیں -

موسیو موشیر' اُس کی پیروی میں پروفیسر کوسل' اور اسکے تلامذہ کے مباحث نے یہ ثابت کردیا ہے کہ نوات کی ترکیب کیمیاوی غیر معمولی درجہ کی نہیں ہے - اسلیے ہم کو امید ہے کہ ایک دن انسان اس مادے کو بھی بنا سکیگا جو نوات کا مایۂ خمیر ہے - یہ کہنا صحیح نہیں کہ اعمال و افعال کے باب میں نوات کی ترکیب کیمیاوی کی جگہ اسکی شکل کو اہمیت حاصل ہے ' کیونکہ وہ تمام لوگ جو مباحث میں خورد بین سے مدد لیتے رہتے ہیں ' جانتے ہیں کہ نوات کی شکلیں بیحد مختلف ہیں اور نہ صرف مختلف ہیں بلکہ بعض نوات کی تو کوئی خاص شکل ہی نہیں ہوتی - صرف پروٹو پلاسم میں پراگندہ ذرات کی شکل میں موجود ہوتا ہے - اس سے میرا مقصد یہ نہیں کہ نوات کی شکل اور اسکے تغیرات غیر اہم ہیں' بلکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نوات کی شکل اسکے اعمال و افعال کا مبنی و اساس نہیں ہیں - یہ ایک مسلم واقعہ ہے کہ وہ مادہ جو معمولی خلایا میں آکے نوات کی شکل اختیار کرلیتا ہے' بعض بسیط ذی حیات مادوں میں بالکل ترقی یافتہ ذی حیات مادوں کی طرح فرائض طبیعی انجام دیتا ہے' حالانکہ انمیں عمل خلایا کا کوئی وجود نہیں ہوتا -

ترکیب حیات کی ترکیب کیماوی

ذی حیات مادوں کے عناصر قوام کی تعداد مختصر ہے - انمیں چار عنصر یعنی کربون ' ہیڈروجین' آکسیجین ' اور نیٹروجین تو ہمیشہ ہوتے ہیں - ان عناصر اربعہ کے ساتھہ فاسفورس بھی ضرور ہوتا ہے - فاسفورس پروٹو پلاسم اور مادہ نوائی' دونوں میں ہوتا ہے مگر مقدم الذکر میں کم' اور موخر الذکر میں زیادہ -

تجارب سے معلوم ہوتا ہے کہ شاذ حالتوں کے علاوہ تمام مظاہر حیات کے لیے کم از کم ۷۰ - فی صدی پانی کی ضرورت ہے ' لیکن بقاء زندگی کے لیے اتنے پانی کی ضرورت نہیں - چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ اگر بالکل نہیں تو ایک بڑی مقدار میں پانی نکلجانے کے بعد بھی بعض ذی حیات مادوں کی زندگی میں کوئی فرق نہیں آیا -

پانی کی طرح بعض نمک ہاے غیر آلیہ کا وجود بھی ضروری ہے - ان نمکوں میں مقدم ترین نمک ' کلورڈ سوڈیم اور بعض نمک ہاے کلسیم تیشیم' اور آہن ہے - انھی تین عنصروں سے حیات کے مرکب کا قوام ہے -

امکان تولد ذاتی

اس تفصیل سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ مادہ ہاے حیات کی تولید یا بالفاظ دیگر تولید حیات محال نہیں ہے ' جیسا کہ اب تک سمجھا جاتا ہے -

(بیتز) کے تجارب کے بعد سے ذی حیات خورد بینی مادوں میں تولد ذاتی کا قائل اب بجز معدودے چند اشخاص کے اور کوئی نہیں -

جہاں تک مجمع علم ہے ' مشاہیر ارباب علم میں ڈاکٹر سٹین کے علاوہ اور کوئی شخص اب قدیم عقیدہ پر قائم نہیں' مگر ڈاکٹر موصوف بھی اپنے متعدد تجارب کے اجرا اور مقالات و کتب کی اشاعت کے باوجود اب تک اپنی راے کی صحت لوگوں سے تسلیم نہیں کراسکے - بہر نوع میں تجارب بیتز کے نتائج کو مانتا ہوں - اسوقت تک جو دلائل پیش کیے گئے ہیں اگر انمیں شک ہے تو کوئی مضائقہ نہیں' تجربے اور مشاہدے کی منزل اخری جب تک رونما نہو' اس سفر علم میں ہمیشہ شکوک سے دو چار ہونا پڑتا ہے ' لیکن ساتھہ ہی اس شک کو اصل امر کے اعتراف سے مانع نہ ہونا چاہیے - یہ تسلیم کرلینا چاہئے کہ غیر ذی حیات مادوں سے ذی حیات مادوں کی تولید ممکن ہے -

حیات نتیجہ نشو و ارتقاء ہے

انسان نے اپنے دور وحشت اور تمدن ' دونوں میں ہمیشہ یہ عقیدہ رکھا ہے کہ " حیات کا فیضان مادے میں نہیں بلکہ مافوق الطبیعۃ مبدء سے ہے " لیکن اس وقت ہمارا دائرہ' معلومات و تجسس ہے' اعتقاد نہیں ہے' یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ اعتقاد بصورت ایک دعوے کے ہے مگر کسی علمی بنیاد پر قائم نہیں اور اسلیے علمی دنیا میں واجب التسلیم نہیں ہوسکتا - ہمکو یہ اعتقاد رکھنے دو کہ

---

(۱) تلقیح سے مقصود نطفۂ حیوانات کی وہ حالت ہے ' جب وہ بیضۂ رحم آناث کے ساتھہ ملتا ہے -

(۲) انگریزی میں ایک اصطلاحی اسم ہے : مائی کروب Microbe یعنی وہ نہایت دقیق اور مہمل ذرات کے جراثیم نباتاتی و حیوانی ' جو تمام فضائے ارضی میں پھیلے ہوے ہیں اور کوئی جگہ نہیں جو انسے خالی ہو - علوم حدیثہ کا یہ ایک عظیم الشان اکتشاف ہے ' اور اسنے علم تشریح و حیات اور علم الجوّ و الھوا میں ایک عجیب انقلاب پیدا کردیا ہے - سب سے پہلے ان جراثیم کو ایک فرانسیسی مکتشف پروفیسر (پاسٹر) نے دریافت کیا تھا ' اور فی الحقیقت اُس نے عالم انسانیت کی سب سے بڑی خدمت انجام دی -

ان جراثیم کا جرم اسقدر دقیق ہوتا ہے کہ دھوپ میں نظر آنے والے ذرات بھی انکے مقابلے میں نہایت کبیر الجسم ہیں - انکو چشم غیر مسلح (یعنی بغیر آلات مصنوعی کے) نہیں دیکھہ سکتی ' اسلیے انکے دیکھنے کیلیے ایک نہایت قوی المنظر آلہ مائی کراسکوب Micrascob ایجاد کیا گیا ہے ' جسکے لیے بہت عمدہ لفظ ہمارے یہاں خورد بین کا رائج ہوگیا ہے - انگریزی میں ان جراثیم کو مائی کروب کہتے ہیں ' اور آجکل عربی میں بھی یہی لفظ میکروب کے لہجہ میں رائج ہوگیا ہے - مگر ہم نے اسکی جگہ (خورد بینی جراثیم) کا لفظ وضع کیا -

اسی طرح ہر چیز جو خورد بین ہی کے ذریعہ نظر آتی ہو' اور نہایت دقیق الجرم ہو' خورد بینی کی ترکیب سے موسوم کی جاسکتی ہے - یہاں (مادۂ خورد بینی) سے تکوین حیات نباتاتی و حیوانی کی وہ ابتدائی شکل مراد ہے ' جو بصورت ایک گٹھلی کے پروٹو پلاسم میں پیدا ہوتی ہے اور تیرتی رہتی ہے - اجکل عربی کے تراجم علمیہ میں اسکو (نواۃ) کہتے ہیں اور وہی لفظ ہم نے بھی اختیار کیا ہے - یہ کوئی اصطلاح نہیں ہے بلکہ گٹھلی کو عربی میں نواۃ کہتے ہیں -

یہ گٹھلی بھی اسقدر چھوٹی اور دقیق ہے کہ بغیر [illegible] کے نظر نہیں آسکتی - اسی لیے اسکو مادۂ خورد بینی کہنا چاہیے -

چونکہ خوردبین کے ذکر میں ضمناً [illegible] جمادات [illegible] ہے اسلیے چند الفاظ اسکی نسبت بھی [illegible] تریتا کے [illegible] ام الحق

مقالات

حیات کا وجود ایسے اسباب سے ہے ' جو کائنات میں مادے کی گونہ گوں شکلوں کے اسباب کے شامل ہیں اور بالفاظ دیگر حیات کا وجود بھی قانون ارتقاء تدریجی سے ہوا ہے -

بعض جلیل القدر علماء کا خیال ہے کہ حیات کرۂ ارض پر پیدا نہیں ہوئی بلکہ کسی سیارے سے آئی ہے ' اور عجب نہیں کہ حاضرین میں سے بعض حضرات کو وہ مناقشہ یاد ہو ' جو اس مجمع کے اجلاس سنہ ۱۸۷۱ - منعقدہ اڈنبرا کے خطبۂ رئیسیہ میں سر (ولیم ٹامسن) کے ایک اعلان پر ہوا تھا ' جبکہ معلم موصوف نے کہا تھا کہ حیات کرۂ ارض میں ذوات الاذناب (دمدارستارے) کے ذریعہ سے آئی اور اسی سے حیوانات میں زندگی پیدا ہوئی !

اس راے پر مختلف و متعدد اعتراضات ہوے تھے جنمیں سے بعض کا جواب آسان نہ تھا - ایک شخص نے اعتراض کیا تھا کہ زمین سے قریب ترین نظام نجمی تک پہنچنے کے لیے ذوات الاذناب کو ۹۰ - ملین سال کا زمانہ چاہیے ' اور اس نظام کے قریب ترین سیارے سے زمین تک آنے کے لیے ۱۵۰ - سو ملین سال - جب وہ ارض کے جو سے گزرینگے ' تو انمیں اس حرکت و احتکاک (رگڑ) سے اشد شدید حرارت پیدا ہو جائیگی -

پس اولاً یہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ جراثیم حیات اسقدر طویل مدت تک ایونکر زندہ رہے ؟ اور اگر یہ مان بھی لیا جاے کہ وہ زندہ رہے تو انھوں نے وہ حرارت کیونکر برداشت کی جسکو کوئی نسی حیات برداشت نہیں کرسکتا ؟

بعض علما نے ایک اور راے اسی کے قریب قریب ظاہر کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ غالباً جراثیم حیات اس غبار بلائی میں موجود تھے ' جو فضاء نجوم میں پھیلے ہوے ہیں - اور پھر ذوات الاذناب کی طرح گرم ہوے بغیر زمین پر گر پڑے - آر - ہیندوس کا یہی مذہب ہے - وہ کہتا ہے کہ اگر جراثیم حیات کسی قسم کی شعاعوں کے ذریعہ سے ایتھر میں واپس کردیے جائیں ' تو الکوزمین سے قریب ترین نظام نجمی تک پہنچنے میں ۹ - ہزار سال ' اور مریخ تک پہنچنے میں بیس دن لگینگے -

یہ مذاہب مسئلہ نشو حیات کے حل کو قریب کرنے کے بدلے کائنات کے ایسے گوشے میں پہنچا دیتے ہیں ' جہاں تک شاید ہماری رسائی نہ ہوسکے ' اور ہم کو اسکا اعتراف کرنے کیلیے اپنے حد فہم و ادراک سے ماورا کوئی سطح تلاش کرنی پڑے -

اگر ان مذاہب کے آگے سر تسلیم خم کردیا جاے ' تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ گویا ہمکو نشو حیات کا کوئی علم نہیں اور نہ ہوسکتا ہے - اسمیں شک نہیں کہ بدقسمتی سے اسکا جزء اول صحیح ہے ' مگر ہم کو امید ہے کہ جزء دوم صحیح ثابت نہ ہوگا -

جب ہم مادۂ ارضی کے ان قوا کے نشو و ارتقاء پر غور کرتے ہیں ' جن کا اسوقت تک ہم کو علم ہوا ہے تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ان مذہب کو غیر ممکن سمجھنا ہمارے لیے جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے - کیونکہ ہم دیکھتے ہی کہ اصل نشو و ارتقاء کے ذریعہ سے اس مسئلہ کا حل ان مذاہب کے حل سے نسبتاً قریب ہے اور علوم حالیہ اسکی تصدیق و توثیق کے معاون ہیں - ہم مسلم کرلیتے ہیں کہ کرۂ ارض کے علاوہ قدرت کے کسی اور گوشے میں

[بقیہ پہلے کالم کا]

بھی حیات کا وجود ہو ' مگر ہمارا کرۂ ارضی اپنے ہر ذرہ میں جو طبعی قوت نشو و نما رکھتا ہے ' ظلم ہوگا ' اگر اسکو دوسرے کروں سے حیات مستعار لینے کا محتاج قرار دیا جاے - جبکہ نشو و ارتقا کا قانون ہر ذی حیات میں ہے ' اور پھر اصل حیات کو اس قدرتی قانون کا نتیجہ قرار دینے میں کونسی مشکل درپیش ہے ؟

ہلال و صلیب

اور

مستقبل الاسلام

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوائی بیرسٹر ایٹ لا (لکھنو)

—: * :—

حضرت مولانا ! تسلیم - لکھنو گیا اور معلوم ہوا کہ آپ کلھی روز ہوئے تشریف لیگئے -

اب نہ جانے جناب کا قیام کہاں ہے ؟ چلئے ایڈریانوپل بھی گیا - صلح بھی سمجھیے کہ ہوہی گئی - میں چار ماہ پیشتر ہی اپنے دوست سہروردی کو لکھہ چکا تھا کہ یورپ سے اسلام نکل گیا - ویسا ہی ہوا - اور ابھی کیا ہے - جیسا میں نے مولانا باری صاحب کو لکھا ہے ' ان دو برسوں میں مسلمانوں پر سنگین ترین مشکلات اور حادثات کا بوجھ گرا ' لیکن آئندہ دو برس میں جو واقعات ظاہر ہونگے ' انکے مقابلے میں یہ بھی گرد ہو جاوینگے -

مسلمانوں کی آخری لڑائی ہوچکی - عیسائیوں نے اونکو شکست دی - اور شکست بھی فاش - لیکن ابھی ایک آخری معرکہ عیسائیت کو اسلام سے کرنا باقی ہے - وہ بھی ہوکر رہیگا ' اور مجھے بہت اندیشہ ہے کہ جلد ہی ہو - اوس معرکہ میں بھی اگر مسلمان غافل رہے تو یہی نتیجہ ہوگا جو ہوا ' بلکہ اس سے بھی بدتر -

اسلام کی زندگی

کیا ہماری زندگی سے وابستہ ہے ؟

میں یہ نہیں کہتا کہ اوس معرکہ کے بعد اسلام فنا ہوجایگا - نہیں ' اسلام کبھی بھی فنا نہ ہوگا - آفتاب فنا ہوجایگا - مہتاب فنا ہوجایگا ' مگر نور اسلام چمکتا رہیگا - اسلام باوجود مسلمانوں کے شکست کھانے کے بھی بڑھ رہا ہے - اور اگر مسلمان اسلام کو چھوڑ بھی دیں ' تب بھی اسلام فنا نہ ہوگا - خدا ضرور کوئی دوسری قوم پیدا کریگا جو اوسکے نام اور اوسکے اسلام کی عزت کو برقرار رکھے - بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ مسلمانوں کا مٹ جانا ہی شاید اسلام کے لئے مفید ہوگا - اب وہ کون ہے جو اس برگزیدہ مذہب کو بدنام کر رہا ہے ؟ وہ کون ہے جو دوسروں کو اوسپر طعنہ زنی کا موقع دیتا ہے ؟ کسنے اوسے یورپ سے نکلوایا ؟ کسنے اوسکو میجک لنٹرن سے تشبیہ دلائی کہ جسقدر تاریکی ہو اوسی قدر وہ کھلتا ہے ' اور جہاں روشنی ہوئی ' جہاں تہذیب ہوئی ' بس وہ مٹ کر رہجاتا ہے ؟ یہ سب اس زمانہ کے مسلمانوں ہی کی بدولت اسلام نے سہا ' ورنہ اسلام تو تاریک سے تاریک مقام کو روز روشن سے روشن تر کو

چکا ہے - وہ تو ربع مسکون پر تہذیب و عام کا علم بلند کر چکا ہے - وہ تو تمام معلوم مذاہب کو اخلاق کا سبق دیچکا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اسلام کے پیرو نہیں ہو سکتے تو ہمکو چاہیے کہ ہم فوراً ایسا مذہب اختیار کرلیں جسکی پابندی کرسکیں - جو اسقدر ارفع نہ ہو جسقدر کہ اسلام ہے - مسلمانوں کا عیسائی ہوکر انسان اور صلیب کی پرستش کرنا اچھا ہے بنسبت اسکے کہ وہ اپنے افعال اور اعمال سے خدائے اسلام کو بدنام کریں - اور خدائے لا شریک کی عبادت سے لوگوں کی طبیعتوں کو ' اونکے سامنے اپنی ذلیل حالت پیش کرکے ' پھیر دیں -

مسلمانوں کی زندگی

بغیر روح اسلامی کے ممکن نہیں

یا پھر کمر ہمت چست کریں ' اور سچے اور پکے مسلمان بنیں - مجھے یقین واثق ہے کہ اگر مسلمان مسلمان ہو جائیں ' تو پھر وہ اوس عروج اور مرتبہ پر پہنچے بغیر نہ رہیں ' جسپر وہ کبھی پہونچے تھے - اسلام - اسلام - اسلام -

مسلمانوں کے ہر مرض کی دوا اسلام ہے - ہمکو اس مغربی تہذیب کی ضرورت نہیں ہے - ہمکو اس موجودہ مادی تعلیم کی بھی ضرورت نہیں ہے - ہمکو اس نئی معاشرت کی بھی ضرورت نہیں ہے - ہمکو "ترقی یافتہ" ملکی قوانین اور نظام کی بھی ضرورت نہیں - ہم اوس وقت کیا برے تھے جب ہمارے غریب بھائی بادشاہوں کے سامنے اپنے پھٹے کپڑوںمیں جاکر انہیں مبہوت کردیتے تھے ؟ ہم اوس زمانہ میں کیا برے تھے ' جب ہمارے امیر اونٹ کی مہار پکڑے ' اپنے ملازم کو اوپر سوار کیے ' بیت المقدس کے سے باعظمت اور عیسائیوں کے محبوب مقام کی فتح کے لیے داخل شہر ہوئے تھے ؟ ہم اوس وقت کیا برے تھے ' جب ہمارا ہر فرد راہ خدا میں مجاہد تھا - جب ہم میں سے کسی کو ملک میں احتیاج نہ ہوتی تھی ' بلکہ کل ملک کا خراج ہمارے بیت المال کو ملتا تھا ؟ جب ہم خرمے پر زندگی آسودگی سے بسر کرتے تھے ' اور جب ہم علم کی بنیاد اخلاق اور روحانیت پر رکھتے تھے ' جس سے ہمنے ایک طرف تو روحانی طاقت سے اوہام باطلہ کو فنا کر دیا تھا ' اور دوسری طرف مادی راحت کی ضروری چیزیں فراہم کر لی تھیں -

کیا ہمارے وہ پرانے عمامے اور عبائیں ہمکو چست سے چست کام کرنے میں مانع ہوتی تھیں ؟ کیا ہم اونھیں پہنے ہوئے بودھابست اور فرانس اور اسپین تک نہیں پہونچے تھے ؟ کیا ہماری اُس قدیم معاشرت نے دنیا کو پاکیزہ و طاہرہ اور صاف بود باش نہیں سکھا دیا ؟ کیا حرمت نسواں اور اعانت یتیمان و بیکساں میں ہمسے کوئی دوسری قوم بڑھسکی تھی ؟ کیا ہمارا سادہ اور قرآنی قانون ہماری ہر ضرورت کے لیے کافی نہیں ہوگیا تھا ؟ کیا اس تمام عالم میں باوجود اس ترقی عقل سیاسی و مادی کے کوئی حکومت ایسی قائم ہو سکی جو مساوات ' حریت ' اخوت کے اصولوں پر اس مضبوطی اور خوبی سے قائم ہوئی ہو ' جیسی حضرت عمر (رض) کے وقت میں تھی ؟ کیا وہ پہرا جو اسلام نے ہمارے نفسوں پر مقرر کردیا تھا ' اوس قانونی گرفت اور پولیس کی روک تھام سے کمزور اور کم اثر تھا جو آج ہمپر مسلط ہے ؟ نہیں - ہم کو کچھہ نہیں چاہیے سوا اسلام کے - اسلام ! اسلام ! اسلام ! ہمارے ہر مرض کی دوا اسلام - اسلام کا ہمارے اوپر کسقدر احسان ہے ؟ اسلام کا دنیا پر کسقدر احسان ہے ؟ ہم اسلام سے پلے کیا تھے ؟ جانور - اسلام نے ہمکو کیا بنا دیا ؟ انسان - دنیا اسلام کے پیشتر کیا تھی ؟ تماشہ گاہ - اسلام نے دنیا کو کیا بنا دیا ؟ دارالعلم والعمل - جبتک مسلمانوں میں اسلام کی محبت رہی - جبتک اونہوں نے اسلام کی سچی اور دلسے پیروی کی ' اوسوقت تک اونہوں نے زوال نہیں دیکھا - وہ آپسمیں بھی لڑے - انھوں نے ظلم بھی کیا - لیکن جبتک اونکا عقیدہ بجا رہا - جبتک وہ باوجود ذاتی عناد اور بشری کمزوریوں کے اسلام کے دلدادہ رہے - اوسکے اصولوں کا احترام کرتے رہے - اُسوقت تک اُنہوں نے نیچا نہیں دیکھا - اسلام نیچا دیکھنے کی چیز ہی نہیں ہے - اوسکی ساخت ہی صناع عالم نے ایسی رکھی ہے کہ ہر چیز سے بالا اور بلند رہے - جس شخص میں اسلام کی روح ہے وہ پست نہیں ہوسکتا - اوسکی گردن کسی کے آگے جھک نہیں سکتی - روحانیت پر کوئی مادی چیز غالب نہیں آسکتی - کیا روح کو کوئی توپ کے گولے سے اڑا سکتا ہے ؟ کیا وہ قوم جسمیں اسلام کی روح ہو توپ و تفنگ سے فنا کی جا سکتی ہے ؟ نہیں - مگر چاہیے تو اسلام کی روح - اگر وہ نہیں تو کچھہ نہیں - مسلم بلا اسلامی روح کے بد ترین انسان ہے - مسلمان اسلامی روح کے ساتھہ افضل الناس ہے - میں آیندہ کی عیسائیت اور اسلام کی دوبارہ معرکہ آرائی کو اپنی دوربین آنکھوں سے دیکھہ رہا ہوں - میری روح اس اندیشہ سے لرز جاتی ہے کہ مبادا اوس وقت بھی مسلمانان عالم اسلامی روح سے معرا نہ ہوں - مسلمانوں میں اگر اسلامی روح نہیں تو وہ کمزوں سے بھی مغلوب ہوجائینگے - اگر اونمیں اسلامی روح ہے تو وہ کسی طاقت دار سے طاقت دار قوت سے بھی مغلوب نہ ہونگے -

گذشتہ سے سبق

اگلے زمانہ میں جو سبق ملا وہ تاریخی واقعات ہیں - کیا اوس زمانہ کے قریب قریب ہر معرکہ میں یہ نہیں ہوا کہ مسلمان تعداد میں کم - فوجی ساز و سامان میں کم - قواعد و ضوابط فوجی سے بے خبر - پھر بھی فتح اونھی کے ہاتھہ میں رہتی تھی ؟ وہ کون قوت تھی جو (ضرار) کو ایک نیزہ ہاتھہ میں لیکر ننگے بدن ' ایک تیغ و تبر اور زرہ بکتر سے مسلح جوان کے مقابلہ پر آجانے کیلیے آمادہ کرتی تھی ؟ اور وہ کون سی قوت تھی جو قبل اسکے کہ غنیم کی تلوار اسکے ننگے بدن پر گرے ' اسکے نیزے کی نوک سی انی کو زرہ بکتر کے پار پہونچا دیتی تھی ؟ یہ وہی اسلامی روح کی قوت تھی -

پھر وہ کون قوت تھی جو فاقوں پر فاقہ کرنے کے بعد بھی اسلامی مجاہدین میں اسقدر زور باقی رہنے دیتی تھی کہ شراب خوار اور لحم الخنزیر سے پر شکم غنیم پر غالب آجاتے تھے ؟ وہی اسلامی روح تھی -

اور وہ کون اخلاقی جرأت اور اولو العزمی تھی جو حضرت خالد کو بحالت ایک معمولی سپاہی کے اوسی جان نثاری اور شیردلی پر آمادہ و مستعد رکھتی تھی ' جیسی بہ حیثیت ایک کمانڈران چیف اور سپہ سالار افواج کے اُن میں تھی ؟ یہ بھی وہی اسلامی روح تھی -

ہماری آنکھوں کے سامنے ایک حسرتناک اور عبرتناک واقعہ یہ پیش آیا کہ عین اوسوقت ' جب غنیم دار السلطنت اسلامی کے دروازے پر ہے ' ایک سپہ سالار اور ایک وزیر معزول کیا گیا ' لیکن اوسکے لیے مادی قوت کی ضرورت پڑی اور اوس فعل نے ایسے نازک وقت پر بھی عداوت ذاتی کی آگ بھڑکا دی - اور کتنوں نے اوس عزل کے انتقام کے جوش میں وطن فروشی تک پر تیاری کر لی - ترکوں پر اس سے زیادہ نازک وقت پھر پڑ نہیں سکتا ' جو اسطرف پڑا ' پھر بھی اونمیں ایکا نہ ہوا - پھر بھی وہ ذاتی عناد کو دبا نہ سکے - سلطنت کا بڑا حصہ ہاتھہ سے نکل گیا ' مگر باہمی جنگ و جدل موقوف نہ ہوئی -

مستقبل

اچھا ' اب یہ ہو چکا ہے - باب مسیحیت بھی مسلمانوں کے ہاتھہ سے گیا - البانیہ بھی گیا - سکندر ذوالقرنین کا وطن بھی گیا - سلطان

سلیم کا مقبرہ بھی گیا - اور سال بھر کے اندر فرض کرلیجیے کہ قسطنطنیہ کے بھی نکل جانے کا سامان ہوگیا - اب قسطنطنیہ میں ترک اسی وقت تک ہیں' جبتک زار فرڈنی نند کی مرضی ہے' یا جبتک انگلستان قسطنطنیہ کا معاوضہ اپنے لیے افغانستان' ایران یا تبت وغیرہ کی طرف روس سے نہیں طے کرلیتا - پھر آخر اب کرنا کیا ؟ بس رونا اور کوسنا' یا کچھہ اور بھی ؟ کیا ہم لوگ یہ سمجھکر بیٹھے رهینگے کہ اسلام یورپ سے نکل گیا اور قصہ ختم ہوگیا ؟ کیا ہم اب بھی اسلام کے نام اور مسلمانوں کی عزت کی حفاظت کی ذمہ داری تنہا ترکوں کے اوپر ڈالے رهینگے ؟ اور کیا ہم یہ سمجھتے رهینگے کہ اسلامی روح کے بغیر ترک باقی اسلامی مقامات کو اسلام کی حکومت میں محفوظ رکھسکیں گے ؟

مسلمانوں پر یہ نازک ترین وقت ہے - میدان کارزار میں انھیں شکست ہوئی - لیکن کیا اب ان میں اسلامی روح اسقدر مفقود ہوگئی ہے کہ حمیت اور غیرت بھی جاتی رہی ؟ کیا بس اب وہ شکست کو مان کر ہاتھہ پر ہاتھہ رکھکر بیٹھہ جاوینگے ؟ کیا روس کی چالوں پر انہوں نے کبھی غور نہیں کیا ؟ کیا انکی نظر اسقدر خیرہ ہوگئی ہے کہ انہوں نے اس واقعہ کو بھی نہیں دیکھا' جو ایڈریا نوپل کی فتح کی خبریں سنکر ڈیوما لے روس (Duma) کے ایسے موقر اور ذمہ دار جماعت نے خوشی سے برپا کیا ؟ کیا ارمینا اور شام اور یمن اور مصر میں فساد کی جڑیں باقی نہیں ہیں ؟

آخری فیصلے کا وقت

اب وقت اسکا آگیا ہے کہ نہ صرف ترکوں کو' بلکہ مسلمانان عالم کو یہ طے کرلینا ہے کہ وہ کسی مقام پر حاکم اعلی بنکر رهینگے یا نہیں ؟

ترک تنہا اگر چاهیں بھی' تب بھی ممکن نہیں ہے کہ وہ حاکم اعلی رهیں - ذراسی صوبہ داریوں نے اس جنگ بلقان میں عملاً یہ دکھا دیا کہ ترک تنہا ہرگز مسلمانوں کی عزت داری برقرار نہیں رکھسکتے -

اب اس جنگ کے بعد تو اور بھی مشکل ہوگیا - ترکوں سے بڑا حصہ ملک کا نکل گیا اور انکے ذرائع آمدنی کم ہوگئے -

چھہ عیسائی طاقت ور قوتیں تھیں - اب متعدد قوت بلقان ایک اور ترکی کی دشمن جان پیدا ہوگئی -

سیاست دانوں کو معلوم ہے کہ انگلستان کی سی دولتمند اور وسیع الذرائع سلطنت کو اپنی بحری قوت کے صرف دو سلطنتوں کے برابر رکھنے میں بھی ایڑی تک پسینہ لانا پڑتا ہے - پھر ترکوں سے یہ کیسے توقع ہو سکے کہ وہ اپنی بحری اور بری' دونوں قوتوں کو چھہ سات زبردست قوتوں کے برابر رکھسکیں گے ؟

ظاہر ہے کہ ترک اب کسی دوسری سلطنت پر بھروسہ نہیں کر سکتے - پھر آخر وہ تنہا کیسے مسلمانوں کی عزت کے برقرار رکھنے کی ذمہ داری کر سکتے ہیں ؟ اب تو انکو اپنی شکستہ حالت کا درست کرنا ہی مشکل ہوگا - سال آئندہ اگر زار فرڈنینڈ یا زار نکولس کو بیت المقدس پر حملے کا شوق ہوا - یا مسلمانوں پر رعب جمانے کے لیے جس طرح آج قسطنطنیہ کا ایک دن کے لیے لینا ضروری سمجھا جاتا تھا' کل مدینہ یا کعبہ کا ڈھا دینا ضروری تصور ہوا تو اوسکی مدافعت کیسے ہوگی ؟

آج کل کی جنگ کے بعد طاقت دار سے طاقت دار قوتیں فتحمندی کی حالت میں بھی ٹوٹ جاتی ہیں - پھر بیچارے ترک کیا اونگے ؟

یہ وقت نہایت مشکلات کا ہے - ہجوم آفات ارضی و سماوی ہے - مسلمانوں بلکہ کل ایشیا والوں پر اس شکست کا اثر جو ترکوں کو ہوئی' بہت خراب پڑیگا - لیکن ایسے سنگین وقت میں بھی اگر کوئی چیز آڑے آسکتی ہے' اگر اس شکست کو کوئی چیز فتح بنا سکتی ہے' اگر آئندہ حالت کو کوئی چیز محفوظ کرسکتی ہے' تو وہ یہی اسلامی روح ہے -

همارے مقدم کام

هم کو تین کام کرنے چاهئیں -

۱ — همکو ایک مضبوط اور بہت وسیع پین اسلامک Pan-Islamic (اور اگر دوسری قومیں دل سے شریک ہوں تو پین ایشاٹک Pan-Asiatic) ارگینزیشن -Arganisation بنانا چاهیے - جو اوسی طرح هر هر ملک میں مسلمانوں اور ایشائیوں کی پشت پناہی کرے' جسطرح هر جگہ بلقانی کمیٹیاں Balkan Comaitees بلقان کے عیسائیوں کی کرتی تھیں -

۲ — همکو مسلمانوں میں عام طور پر' اور ترکوں اور عربوں میں خاص طور پر' قدیم اسلامی روح پھونکنے کی کوشش کرنا چاهیے' یہانتک کہ هم پھر مسلمانوں کا حاصل زندگی کلمۂ لا الہ الا اللہ کی حفاظت و اشاعت بنادیں -

۳ — کل یورپ پر نقش کر دینا چاهیے کہ اب کسی ایشیائی یا افریقی ملک کی ایک انچ زمین بھی یورپ کا غصب کرنا' کل ایشیائیوں کی نظروں میں خار ہوگا - اور انکو یورپ سے بیزار بنادیگا - ایشیا اور افریقہ کی خود مختار سلطنتیں قریب قریب کل مٹ گئیں اور جو رهگئی ہیں' بہت کمزور ہیں - لیکن پھر بھی ایشیا کے پاس ایک ایسی چیز ہے جو یورپ کے پاس نہیں - یعنی روحانیت! ایشیا اور افریقہ کے باشندے تعداد میں بھی کم نہیں ہیں' اسلیے هم ایشیائیوں کی حالت مایوسی کی نہیں ہے - همکو صرف خواب خرگوش سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے - اگر هم بیدار ہوگئے تو بلا شبہ هماری عزت سب قومیں کرینگی - وہ عزت کرنے پر مجبور ہونگی -

مغربی تمدن کا زوال

مادی ترقی کا رخ آجکل عروج پر ہے' لیکن جو کوئی چشم بینا رکھتا ہو' وہ دیکھہ سکتا ہے کہ اوس ترقی کی حد ہوگئی' اور اب انتہا کا آغاز ہے - تہذیب مغرب کے عروج کو بہت زمانہ نہیں ہوا' لیکن اسمیں پستی اور شکستگی کے آثار شروع ہوگئے ہیں - ملکی نظر سے دیکھیے تو لیبر کوئسچن Labour-Question (یعنی مسائل عمال - الہلال) درپیش ہیں - جو شدید معرکہ کلاس Class (یعنی سوسائٹی کے مختلف مدارج کے تصادم - الہلال) کی خبر دیتے ہیں - معاشرتی نظر سے دیکھیے تو سفریجٹس Sufferettes (حقوق طلب عورتوں) کا مسئلہ خانگی خوشی میں خلل انداز ہونے والا ہے -

تجارتی نظر سے دیکھیے تو یورپ کی قوتوں میں خود تجارتی رقابت اس خونریزی سے ہو رہی ہے' اور کشاکش زندگانی اسقدر مہیب ہوگئی ہے کہ قوتوں اور قوموں کو مہلک سامان بورببر مہیا رکھنے پر مجبور کردیا ہے تاکہ وہ رقیب سے اپنے کو بچاسکیں - جبتک ایشیا کے ملک لوٹنے کو اور جولان گاہی کو باقی تھے رہانتک آپسمیں صاف ہوکر متفق ہوتے رہے - جب وہ باقی نہ رهینگے تو آپس ہی میں خون خرابہ ہوگا' اور تہذیب مادی کا خاتمہ -

اس تہذیب مادی کا اثر اخلاق اور عادات انسانی پر بھی مضر ہو رہا ہے - وہ وقت آهی گیا کہ معاهدے کوئی چیز نہ سمجھے جاویں' وہ وقت آگیا کہ کمزور کی حمایت کے بجاے اسکو روند دیا جاوے - کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ تہذیب زیادہ عرصہ تک باقی رهسکتی ہے ؟

ایشیا کی تہذیب بدرجہا زیادہ پائدار تھی - اور اب بھی اگر وہ

عروج پر پہنچا دیجارلے تو رهي دنيا کے کاربار کے چلانے میں زیادہ کام آسکتي هے -

مگر ایشیا کي قو میں بیدار بھي تو هوں - ایشیائی تہذیب کا رنگ بھي تو دفع هو -

میں جانتا هوں که لوگ اسے فینائزم Fane tcism اور جنون کہینگے - میں جانتا هوں که اس حالت بربادي و تباهي میں یه بات منه سے نکالنا بہتوں کو هنسادیگا - لیکن میں کہے بغیر نہیں رهسکتا که ایشیا کو عروج دینے کا مادہ سب سے زیادہ اسي قوم میں هے ' جس نے مذهب اسلام اختیار کیا هو - عیسائیت کے "مذهب مخالف" " fiaith antayonisdic " هي میں عیسائي تہذیب کی جگه لینے کا مادہ هے -

صرف اسلام هي جامع روحانیت و مادیت هے

(۲) مسلمانوں کا خمیر هي ایسا تیار کیا گیا هے که اونمیں قوم اوسط هونے کي قابلیت هو ' اور جو عیسائي مادیت اور هندوں کي روحانیت کے بین بین ایک تہذیب قائم کر سکے - میں عرض کرچکا هوں که تنہا روحانیت سے کام اسلیے نہیں چلسکتا که مقابله خاص مادیت سے هے -

اگر ایک چور کوئي مال لیے جا رہا هو' تو پہلا کام تو یه هونا چاهیے که مال راها لیا جاے اور قوت مادي سے کام لیا جاے - اوسکے بعد پھر چاهیے که چور کي درستي اخلاقي کے لیے اوسپر روحاني اثر ڈالا جاے که وہ چوري کا ارادہ هي نه کرے ' اور اپنے پڑوسي کو امن سے سونے دے -

روحانیت بہت اعلى چیز هے - مگر مادي ترقي کے بغیر هم روح کي برتري قائم نه رکھه سکینگے -

همارا تمدن سادہ رهے - هم تجارت میں بھي بہت ترقي نه کریں - همکو اسلیے روپیه کي بهي بہت ضرورت نه هو که هم قناعت پیدا کریں ' اور کشاکش زندگاني کو زیادہ شدید نه بننے دیں - لیکن جب همارے اوپر دفعتاً اس طرح چھاپه مارا جایگا ' کا جسطرح طرابلس کے عربوں پر مارا گیا تھا ' تو هم کیا کرینگے ؟

یورپ کا آج حال یه هے که یورپ کے علاوہ افریقه ' ایشیا ' امریکه ' کہیں کوئي ایسي زمین وہ چھوڑنا نہیں چاهتا ' جہاں کے لوگ ' اور جہاں کا اصل اوسکے تنازع للبقاء میں معین هو -

مذاهب هند اور مقابلۂ مادیت

ایسي حالت میں هم اکیلي روحانیت کو لیکر چاٹ نہیں سکتے - جاپان مادي تہذیب کو اختیار کر رہا هے ' مگر مجھے اندیشه هے که اوسکا بھي وهي حال هوگا جو عیسا ئیوں کا هوا - روحانیت مفقود هو جاویگي ' انسانیت ختم هو جاویگي ' اور انسان ایک ایسي کل بنجا ئیگا جو روپیه اور سامان عیش نفس ڈھالا کرے - میں یه اسوجه سے نہیں کہتا که میں بدہ مذهب کي روحاني قوت سے بے خبر هوں - عیسائي مذهب کی اور بدہ مذهب کي روحانیت میں کچھه بہت فرق نوعیت کا نہیں - هاں بدہ مذهب کي روحانیت عیسائیت سے ارفع اور ارجمند هے - مگر دونوں کي روحاني حالت اس جہان کون و فساد کے لیے مناسب نه تھي - جسطرح مادیت نے عیسائي روحانیت پر غلبه کر لیا ' اور عیسائي تہذیب محض خود غرضي اور بہیمیت کي طرف منتقل هو گئي ' اسي طرح مجھے اندیشه هے که بدہ مذهب کي روحانیت کا بھي یهي حال هوگا - جاپان اپني شخصیت خاص قائم رکھکر ترقي ضرور کر رہا هے ' بلکه مغربي رنگ میں اپنے کو رنگ رہا هے ' اور چونکه اسوقت اوسے کامیابي هو رهي هے ' اسلیے وهي رنگ اختیار کرایئے کي اور بھي رغبت هوگي - مسلمان ترکي بھي اوسي رنگ پر آرهے تھے ' مگر اونکے تو قدرت کي جانب سے ایک طمانچه سخت رسید هو گیا - لیکن جاپان کامیاب هوا ' اور روس کو اوسنے معقول سبق دیدیا ' جسکا اثر حکمت اور روباهیت سے جلد ضائع کیا جا رہا هے ' مگر پھر بھي جاپان کي کامیابي میں شک نہیں ' اور اوسکو مغربي رنگ اختیار کرنے پر وہ کامیابي کافي ترغیب دیسکتي هے ' بلکه دیرهي هے - ابھي کئی دن هوے که شاہ جاپان کي قتل تک کي سازش کا اظہار هوا تھا - یه بھي مغربي رنگ هے - هندؤں کي تہذیب بھي بہت اعلى اور فلسفیانه هے - اونکي روحانیت درجه کمال کو پہونچي هوئي هے - لیکن روحانیت کے اصل پر پہونچنے کا نتیجه یه هے که مادي ترقي قبول کرنے کي قابلیت صحیح نہیں رهي هے - هندوستان کے اولوالعزم مدبر امکاني کوشش هندو کے اصلاح تمدن کي کر رهے هیں - هندوستان کے مسلمانوں کي نسبت هنود نے بہت کچھه مادي رنگ حاصل کیا هے - لیکن اگر غور سے دیکھیے تو هندوؤں کے ایسے رکاوٹیں حد سے زیادہ هیں - جنکا هزار برس میں بھي پوري طرح سے دفع هونا آسان نہیں -

اصل یه هے که هندوؤں کي تہذیب زمانۂ موجودہ کے بالکل خلاف هے - اور یه کسیطرح آسان نہیں نظر آتا که هندوں کي قوم مادیت اور روحانیت ' دونوں سے فائدہ حاصل کرے - پس اگر کوئي قوم مادیت کے مقابلے کے لیے باقي رهتي هے تو وہ وهي هے جسکو مادي تہذیب نے ابھي ابھي روندا هے - میں پھر کہونگا - اور پھر کہونگا - که مادي تہذیب کے مقابله کے لیے ' نہیں مادي تہذیب کو نیچا دکھانے کے لیے ' مسلمانوں سے زیادہ کوئي قوم موزوں نہیں -

اونمیں وہ روحانیت هے جو مادیت سے سازکر سکتي هے ' اور جسپر پھر مادیت غالب نہیں آسکتي - اگر ذرا برابر بھي اسبات کي کوشش کي جاے که اپني حالت قائم رهے -

اسلام ایسي معمولي تعلیم نہیں دیتا که کوئي ایک گال پر طمانچه مارے تو دوسرا اوسکي طرف پھیر دو -

وہ یه بھي نہیں کہتا که سوئي کے ناکے سے اونٹ کا پار هوجانا آسان هے لیکن مالدار آدمي کا بہشت میں جانا آسان نہیں -

مسلمان یه آبہت سانی سے کرسکتے هیں که اپني تہذیب اسلامي اور ایشیائي پر قائم رهیں اور پھر بھي یورپ کے هم سطح آجائیں -

اونمیں ذات پات چھوت اچھوت کے جھگڑے کہاں هیں ؟ اونمیں خود کشي اور باد شاہ پرستي کي خرابیاں کہاں هیں ؟ آجکل یورپ کے جمہوري اصول اختیار کر رہا هے - اور تجربه نے یه بتادیا که ظلم کو روکنے کے لیے اس سے بڑھکر کوئي طریق حکومت نہیں -

پھر مسلمانوں سے بڑھکر جمہوریت پسند اور کون هو سکتا هے ؟ هر مسلمان کے خمیر میں ڈما کرٹزم Dimocratisim هونا چاهیے -

مسلمان هي ایک ایسي قوم هے جو غیر اسلامي اصول حکومت سے مستغني هو سکتي هے -

اصل میں موجودہ تہذیب قائم هي اسلامي اصول پر هوئي تھي لیکن چونکه عیسائي مذهب میں تہذیب کے اخلاقي حالت پر بچا رکھنے کا سامان نه تھا ' حضرت مسیح نے تہذیب و معاشرت کے اصول منضبط نه کیے - اسلیے عیسائیوں میں وہ اسلامي تہذیب آکر بالکل مادیت هوگئي ' اور اب اسکو اسلامي تہذیب کیا ' خود عیسائي تہذیب کہنا بھي غلطي هے -

اور یه تہذیب بیسویں صدي کي تہذیب هے - جسکي بنیاد بالکل اصول صرف Ulltorean Prinsiph پر هے -

اب ایشیائي قوموں کو یه دیکھنا هے که ایسي تہذیب کے مقابلے

کے لیے کون سی تہذیب چاهیے اور اس تہذیب کے دبانے کے لیے کون مذهب یا کون قوم مناسب هے ؟ میں مسلمان هوں - محض پیدائشی مسلمان نہیں - بلکہ میں سمجھتاهوں کہ اگر میں کسی مذهب کا پابند هوسکتا هوں تو اسلام هی کا - اگر میری گردن کسی کے آگے عاجزانہ جھک سکتی هے تو وہ خدا هے ' اور خدا بھی وهی ' جو ان صفات کا هو :

هو الله الذي لا اله الا هو ' عـالم الغيب و الشهاده ' هو الرحمن الرحيم - هو الله الذي لا اله الا هو ' الملک القدوس السلام المومن المهيمن العزيز الجبـار المتکبر - سبحان الله عمـا يشرکون - هـو الله الخالق البارى المصور له الا سماء الحسنى ' يسبح له ما في السماوات و الارض ' و هو العزيز الحکيم -

اگر مذهب ضروری هے تو اسلام کے سوا کوئی نہیں

اگر میں کسی انسان کا ایسا معتقد هوسکتا هوں کہ اسکے ارشادات کو بلا چون و چرا قبول کروں ' تو اوس انسان کا ' جو حقیقی طور پر رحمت للعالمین تھا ' - جو واقعی اکمل البشر اور افضل الناس تھا - جسکا سر دنیا کے گراں قدر و بلند مرتبہ شخصوں سے بھی بلند تھا - میں مسلمان هوں - مسلمان هونے پر مجھے فخر هے - اور میری دلی آرزو یہ هے کہ میں تمام دنیاکو نعرۂ لا اله الا الله محمد رسول الله لگاتے سنوں - میں اسکا اقرار کرتا هوں کہ میرے لیے اس سے زیادہ اور کوئی خوشی کی بات نہیں هوسکتی کہ کل ایشیائی اور افریقی باشندے مسلمان هوجاویں - مسلمان سے هرگز میرا مطلب آجکل کے مسلمان نہیں هیں - بلکہ قرون اولی کے مسلمان - ایسے مسلمان جو عمل صالح سے مسلمان تھے -

ایسے مسلمان جنکی زندگی ' جنکی موت ' جنکی نیکیاں ' اور جانفروشیاں ' سب اپنے الله کے لیے تھیں - جو بیکسـوں پر رحم کرتے تھے - یتیموں کی مدد کرتے تھے - سچ بولنا جنکا شعـار تھا - دوسروں کے لیے خود تکلیف اوٹھانا جنکا شیوہ تھا - جو جانوروں تـک پر ظلم کے روا دار نہ تھے - جو کسی موقع پر انصاف سے نہ هٹتے تھے - جو راہ حق پر نہ صرف اپنی جانیں بلکہ کل اپنے خانـدان کی جانیں اور مال نثار کردیتے تھے - جنـکی جرات اخلاقی و جسمانی دونوں اعلی ترین مرتبہ پر تھیں - الغرض میں ایشیا اور افریقہ کیا ' کل دنیا کا مسلمان هوجانا چاهتا هوں - سچے دل سے چاهتا هوں - اور اسمیں جو کوشش هو' اسے کرنے کیلیے موجود هوں - لیکن اس کے ساتھہ هی میں یہ نہیں کہتا کہ اور پیغمبروں میں عظمت اور بزرگی نہ تھی - میں تو " لانفرق بين احد من رسله " کا قائل هوں - رام هوں ' یا کرشنا - شیو هوں ' یا بدھا - یہ سب وہ گراں قدر لوگ تھے ' جنکی عظمت جسقدر هم کریں کم هے - اگر ایشیا کے سب باشندے محمد عربی (صلعم) کا پیرو اپنے کو نہیں کہنا چاهتے ' تو همیں یہ تو نہ چاهیے نہ اونکو آگے کرنے سے محض تعصب کی بنیاد پر پس و پیش کریں ؟

یہ سب کو معلوم رهنا چاهیے کہ اسلام کے اصول عالمگیر هوگئے هیں - اور بالاخر وهی کل بنی نوع انسان کے اصول هونگے - اگر وہ ترقی پذیر رها اور کمال ترقی تک پهونچا -

ایسی حالت میں اوس سے تعصب رکھنا خود اپنا نقصان کرنا هے - ور اگر اسوقت یہ امر قابل لحاظ نہ هو ' تب بھی یہ دیکھنا تو ضرور هے کہ کون قوم ' یا کس مذهب کے پیرو اسوقت مادی تہذیب کا کامیابی سے مقابلہ کرسکنے کی اهلیت رکھتے هیں ؟ جو قوم یا جو مذهب اسکی امید دلائے ' اوس کو کل ایشیا و افریقہ کو بلکہ دنیا کے کل اوس حصے کو ' جو روحانیت کے عنصر کو تہذیب سے مفقود هونے دینا نہ چاهے ' اوسی قوم اور اوسی مذهب کو آگے کر کے استقلال ' تحمل ' اور دلسوزی کے ساتھہ حمایت کرنی چاهئے -

میں جو خیالات جاپان کی بابت رکھتا هوں ' وہ میں ظاهر کرچکا ' لیکن اگر روحانیت پسند باشندگان عالم یہ سمجھتے هوں کہ جاپانیوں کی قوم اور بودہ مذهب هی مادی تہذیب و ترقی کا مقابلہ کرکے روحانیت کا بول بالا کر سکتا هے ' اور روحانیت پسند قوموں کو غلامی سے ازاد کرا سکتا هے ' تو بلا پس و پیش میں کہونگا کہ مسلمانوں کو بھی فوراً چاهیے کہ جاپان کو آگے کر کے اوسکی حمایت کیلیے کمر بستہ هوجائیں -

اب تنگ دلی ' تعصب ' اور بیجا جنبہ داری کا وقت نہیں هے - جاپان اگر عالم گیری کی همت رکھتا هے ' تو اوسے بیشک میدان میں انا چاهئے ' اور روحانیت کے مقصد کو اوٹھانا چاهئے - بہر صورت اب وقت خواب کا باقی نہیں رها -

روحانیت بالکل مغلوب هو رهی هے - اگر اب بھی اوسکا تحفظ نہ کیا گیا ' تو پھر کامیابی محال نہیں تو هزار چند زیادہ دشوار هو جاویگی -

هم مسلمانوں کو همارے خدا نے خیرالامم کہا هے - اسلیے سب سے زیادہ همارا فرض هے کہ هم اس حالت کو محسوس کریں - اور بنی نوع انسان کے شرف کو برقرار رکھیں -

وقت کا سـوال

مسلمـانوں کے لیے سوال اب یہ نہیں هے کہ تـرک جئیں یا نہ جئیں - عرب زندہ رهیں یا نہ رهیں - اونکے لیے سـوال اب یہ نہیں هے کہ ایڈریا نوپل رهے یا نہ رهے - قسطنطنیہ رهے یا نہ رهے - اونکے لیے اب اسکا سوال بھی نہیں رها کہ یورپ سے اسلام خارج هو یا نہ هو ' اور افریقہ میں اسـلامی سلطنت خود مختار باقی رهے یا نہ رهے - یہ عظیم الشان مسئلہ اونکے لیے خارج از فکر هے -

بغداد میں خلافت کے چراغ کو گل کردیا تھا - اور قطع نظر ان امور کے جنـگ صلیب یہ اول هی نہیں هوئی -

مسلمانوں کی شان یہ هے کہ مصیبت پر ثابت قدمی دکھا دیں - اونکے جوش شجاعت اور فیض سخاوت ' دونوں کو مصیبتوں کی حالت میں ترقی هوتی هے -

مسلمان بلا شبہ شکست کھا گیے هیں - مگر کیا اونکی همت بھی ٹوٹ گئی هے ؟ کیا وہ مایوس بھی هوگیے ؟ کیا انھوں نے

لا تقنطوا من رحمت الله

کے جادو اثر اور جان بخش ارشاد کو فراموش کردیا هے ؟

اسطرف مجھے غریب مسلمانوں سے ملنے کا اتفاق هوا تو مجھے یقین کامل هوگیا کہ ابھی مسلمانوں کے دل مردہ نہیں هوگئے - ابھی ازمیں اسلام کی محبت موجود هے -

اگر اسلام کی خدمت کا شوق کم هوا هے تو هم ایسے مسلمانوں میں ' جن پر مغربی عنصر غالب آگیا هے -

افسوس هے تو یہ کہ وہ بیچارے مسلمان جنمیں اسلام کا درد هے مادی تہذیب سے نا بلد هیں - وہ یہ نہیں جانتے کہ کسطرح وہ حسن و خوبی سے آج کل اسلام کی خدمت کرسکتے هیں - اونمیں اب بھی ایسے جوانمرد نکلینگے جو اسلام کے لیے توپ کے منہ میں گھس جاویں - اپنی سمجھہ کے موافق وہ هر طرح کی اسلام کی خدمت کرنے کو تیار هیں -

لیکن اونکو چونکہ مادی تہذیب سے واقفیت کم هے اسلیے وہ بہترین صورت مدد کی سونچ نہیں سکتے -

اور هم لوگ جو سونچ سکتے هیں اونکو شراب و کباب سے بلکہ

کوٹ اور ٹریزرس Troutsers کی شکلین دیکھنے سے فرصت نہیں - ہمپر بدقسمتی سے یورپ کی تہذیب کا سکہ اسقدر بیٹھہ گیا ہے کہ ذرا برابر بھی اوس سے انحراف اوریں تو شرمندہ ہو جاتے ہیں -

معلوم تو یہ ہوتا ہے کہ مغرب نے ہمارے جسم ہی کو نہیں بلکہ ہماری روح کو بھی مغلوب کر لیا ہے -

اگر یورپ همسے یہ کہے کہ اسلام یورپ میں رہنے کے قابل نہیں - تو هم بھی فوراً کہدینگے کہ ترکوں کو یورپ سے نکلر اور ایشیا میں آکر انگلستان کی پرورش سے زندگی بسر کرنا چاهئے ! !

اگر یورپ همسے یہ کہے کہ اسلام جمہوریت کے ساتھہ نہیں چلسکتا تو هم بھی فوراً یہ تسلیم کر لیں گے کہ ایران اور ترکی میں جو اندوہ ناک انقلابات ہوے' وہ اوسی وجہ سے ہوے ! !

یہ تو بڑے بڑے معاملات هیں - هماری افسوس ناک حالت تو یہ ہے کہ هم ذرا سے ٹپ میں پانی بھر کر نہانے کو' باوجود اسکے کہ وہ طب اور سائنس کی رو سے قطعاً مضر اور گندہ طریقہ ہے' صرف اسلیے پسند کرتے اور اختیار کرتے هیں کہ یورپ میں وہ رائج ہے -

افسوس کہ هم میں هی اسکی قابلیت تہی کہ هم اپنی تہذیب کو پھر بلند مرتبہ پرپہونچاتے ' اور اپنے ملک - اپنے مذهب - اپنی قوم کے عروج کے طریقے نکالتے - لیکن هماری حالت یہ ہے کہ هم اپنے آپ کو بھول گئے هیں - اور اسپر فخر کرتے هیں کہ هم مہذب بھی اگر سمجھے جاتے هیں تو اس حالت میں کہ مغرب کی بری اور بھلی هر طرح کی تہذیب پر کاربند هوں -

میں نے ایک غزل کہی تھی - اوسکا ایک شعر یہ تھا :

برا ہو اس محبت' کا - بھلا ہو حسن دلکش کا
میں اپنے آپ سے گم هوں مگر میرا پتا تم هو

آخر کے " بھلا " کو بھی " برا " کہکر' مسلمانوں کی حالت کے مطابق اسے بنا سکتے هیں -

مادی تہذیب کی اس نمایشی دلاویزی اور عقل فریبی نے مسلمانوں کو خود اپنے سے بھلا دیا ہے - اور مغربی تہذیب کا نشان انکے لیے بھی قائم کر دیا ہے - وهی معیار تہذیب و انسانیت ہے -

مولانا ! یاد رکھیے کہ قادر حقیقی هم هی لوگوں سے شدید باز پرس کریگا کہ همنے ان دلدادگان اسلام کی حمایت کیوں نہ کی ' جو اسطرح سے اسلام کی خدمت کو تیار تھے -

آپ نے جو پالیسی اختیار کی ہے اور جس عظیم الشان خدمت کو اپنے ذمے لے لیا ہے' وہ یقیناً اصلی اور صحیح علاج ہے - آپ مسلمانوں میں مذهبی روح پھونکنا چاهتے هیں' اور معارف قرآن کے ذریعہ سے -

بیشک اوسکا' اثر هوگا - بلکہ بہت کچھہ هو چکا ہے' لیکن وقت اسکا مقتضی ہے کہ اسکے اثر کو ضائع نہ کیا جاے اور کوئی عملی کام شروع کر دیا جاے -

میری خدام کعبہ کی اسکیم Scheme کو بھی آپ نے ڈال رکھا اور میرے پاس ٹھیک مسودہ بھی نہیں ہے -

کچھہ کرنا ' اور جلد کرنا ضروری ہے - آپ یہ تو دیکھیں کہ آپ تو ایک بہت بڑا کام کر رہے هیں رهیں یعنی " الہلال " کی روشنی هند میں پھیل رهی ہے - میں تو بیکار هو رها هوں - کچھہ تو کروں - خدام کعبہ کی اسکیم چلے تو اوسی کام کو کروں -

جو پین اسلامک Pan. Islamic انجمن کی مالخولیائی اسکیم تھی اوسے بھی بھیجتا هوں - ملاحظہ فرمائیے - آپ تو اوسپر نہ هنسینگے ' مگر هندوستان کے نوے فی صدی مسلمان اوسکو پڑھکر مجنون ضرور کہینگے - وہ کہیں گے کہ عمل میں لانے والی چیز نہیں - اچھا نہیں - اور پھر نہیں - اور پھر نہیں - شاید وہ وقت بھی آجاے کہ وہ قابل عمل هو جاے - جو چیز فوراً عمل کی هو اوسے کرنا چاهیے -

بہرحال کچھہ کرنا چاهیے - پھر اوٹھیے - اب دیر کیا ہے ؟ سونچ کیا ہے ؟ انتظار کیا ہے ؟

والسلام

الہـــلال

پیش نظر امور سے یہ عاجز غافل نہیں - گذشتہ آٹھہ ماہ سے شب و روز یہی فکر دامنگیر رهی ہے - لیکن میری نظر اور پہلوؤں سے پڑ رهی تھی - میں اس بہترین طریق عمل ' اور ایک نقطۂ کار کا متلاشی تھا ' جسکے چارنطرف اپنی موجودہ صدها ضرورتیں جمع هوسکیں - بہرحال جو کچھہ سونچنا تھا' سونچ چکا هوں ' اور رحمت الہی کا شکر کرتا هوں کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے راہ سوجھا دی ہے - آیندہ نمبروں میں اسکی توضیح دیکھہ لیجیے گا - آجکی اشاعت کے مقالات افتتاحیہ گویا اسی کی تمہید میں - آپکی اسکیم " خدام کعبہ " بھی شائع کر دیتا هوں - وما توفیقی الا باللہ - علیہ توکلت والیہ انیب -

(اعــلانات)

دهلـــي ميـــں غـــدر

پہلے تیموری تاجدار اور اسکے خاندان کی کیا شان تھی - اور غدر کے بعد کیا ہوگئی - پھولوں کی سیج پر سونے والی شہزادیاں ظلم و ستم کے کانٹوں پر کیونکر سوئیں - انکے معصوم بچوں نے کس کس کے طمانچے کھائے بہادر شاہ غازی اور انکے بال بچوں پر کیسی کیسی بپتائیں پڑیں - شہنشاہ ہند کے بیٹوں اور نواسوں نے دہلی کے بازاروں میں کسطرح بھیک مانگی - سکے سچے اور چشم دید قصے مضامین خواجہ حسن نظامی میں بکثرت جمع کیے گئے ہیں - یہ مجموعہ ڈھائی سو صفحہ کا ہے - جسمیں مضامین غدر کے علاوہ اور بھی بہت سے دلچسپ مضمون خواجہ حسن نظامی کے ہیں - قیمت صرف ایک روپیہ -

اگر ہندوستان میں انگریزی چراغ گل ہو جائے

خدا نخواستہ حکومت کا نہیں بلکہ انگریزوں کی پھیلائی ہوئی نئی روشن کا چراغ اگر گل ہوجائے اور اہل ہند اپنے قدیمی تمدن اور پرانی روشنی کے اصول کو اختیار کرلیں تو اسوقت نئی روشنی کی بولتی ہوئی تاریخ لسان العصر اکبر الہ آبادی کے کلام میں جوں کی توں مل جائیگی - کلیات اکبر کا یہ لا جواب مجموعہ دو حصوں میں ہمارے ہاں موجود ہے - قیمت تین روپیہ آٹھہ آنے -

یـــورپ اپنے گھـــر میـں رہے

ایشیاء و افریقہ میں اسکا رہنا عقل اور فطرت کے خلاف ہے - یہ مقولہ مصر کے زبردست بزرگ اور تمام صوفیوں کے شیخ المشائخ کا ہے جو انہوں نے اپنی کتاب مستقبل الاسلام میں لکھا ہے - اس کتاب میں ایسی دل کو لگنے والی پیشین گوئیاں ہیں کہ مسلمان علی الخصوص ایشیائی آنکھہ دیکھکر باغ باغ ہو جاتی ہے - اسکے اردو ترجمہ کا نام اسلام کا انجام ہے - قیمت چار آنے -

زار روس کي ہتـکـڑیاں

اس کا بھید شیخ سنوسی کے رسالوں میں ہے جسمیں ظہور حضرت امام مہدی اور شہنشاہ انگلستان کے مسلمان ہونے اور آئندہ زمانہ کے ہولناک انقلابات کی سچی پیشین گوئیاں ہیں -

حصہ اول ۴ آنہ - حصہ دوم کتـاب الامر ۴ آنہ - حصہ سوم فیضان ۸ آنہ -

ہندوستـــان میں جہـــاد

سلطان محمود غزنوی نے سومنات میں کیونکر جہاد کیا - اسکے چشم دید منظر روزنامچہ خواجہ حسن نظامی میں ملینگے جسمیں سفر بمبئی سومنات کاٹھیاواڑ گجرات وغیرہ کا دلچسپ تذکرہ ہے - قیمت ۸ آنہ

محدث گـنگوهي كي گرفتـــاري

عارف و فاضل حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ غدر کے زمانہ میں کیونکر گرفتار ہوئے اور آنہر کیا دوا گزری اسکا ذکر انکی نئی سوانح عمری میں ہے - یہ کتاب نہیں ہے حقائق و معارف کا عظیم الشان خزانہ ہے - با تصویر قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ - اسرار مخفی بھید - ۴ آنہ ترکی فتح کی پیشین گوئیاں قیمت دو پیسہ - دل کی مراد قیمت ۱۰ آنہ - رسول کی عیدی قیمت ۲ آنہ

یہ سب کتابیں کارکن حلقہ نظام المشائخ دہلی سے منگائیے -

سسٹم راسکوپ لیورواچ ۱۹ سائز

مضبوط ' سچا وقت ' برابر چلنے والی ' معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ — ۵ ریلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلہ کلکتہ -

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت عليۀ اسلاميـــه

(١٨)

ان الله اشتري من المومنين انفسهم و اموالهم ، بان لهم الجنه

بقيه فهرست اسماء بزرگان موضع بيگون، جنكي مجموعي رقم ٨ - ٢١٢ بذريعه جناب ولي محمد صاحب عباسي ، ساكن اردے پور، وصول هوئي اور فهرست نمبر ١٣ ميں شائع كي گئي تهي -

نام	پائي	آنه	روپيه
سبحان نيورا	-	-	١
حمان مرتوال	-	٨	-
فاصل مرتوال	-	-	١
الله بخش هانسي وال	-	-	١
امير حسنا - چوهان	-	٦	-
امام الدين چوهان	-	١٠	-
فامتو چوهان	-	٨	-
نعمت كوري	-	-	١
قادر اجميري	-	٨	-
الله ركها مرتوال	-	٨	-
محمد ولد قاسم هانسي وال	-	٨	-
نبي بخش هانسي وال	-	-	١
الله ركها اجميري	-	٨	-
الله بخش ولد داؤد لاهوري - بيگون	-	-	١
الله ركها ولد نورا هانسي وال	-	٨	-
رمضو ولد فاصل چوهان	-	-	١
الله بخش ولد كريم بخش	-	١٠	١
چهرنو اجميري	-	٨	-
كريم چاندنا	-	-	١
راجو	-	-	١
رسول	-	-	٢
فاصل	-	-	١
الله بخش	-	-	٣
نبي بخش پٹيل	-	-	٢
هاشم جان والا	-	-	١
داؤد بهابجوري	-	-	١
نورا جان والا	-	-	٥
حسنا ولد ميرو	-	-	٢
دايتو	-	٨	-
نبي بخش كدواسا والا	-	-	١
كلو	-	-	١
گونو ولد قادر	-	-	١
نبي بخش	-	-	٣
نورا پٹيل	-	-	١
دهولا	-	٨	-
نبي بخش ولد امام بخش نداف بيگون	-	-	١
چاندو	-	-	٢
امام بخش چوني بيگون والا	-	١٣	٥
كالو	-	-	١
رحمان ولد ميرو	-	٨	-
شهاب الدين چهپه بيگون	-	-	٥
كريم بخش	-	-	١
جمال الدين	-	-	١
اسحاق	-	-	٤
مسماة فاطمه بيوه نورا	-	٤	-
ابراهيم نيلگر بيگون	-	-	٢
حسنا	-	-	٣
پير بخش	-	-	٥
غريب	-	-	١
خدا بخش	-	-	١
خواجو	-	-	١
خواجو بهلوارة والا	-	٦	-
نبي بخش	-	٣	-
گدا سچا	-	-	٢
الله نور سمرقند والا	-	-	١
قدرت الله خان كوتوال	-	-	٥
دوست محمد خان همدرد سپاهي بيگون	-	-	٢
دراز خان	-	-	٣
گلاب خان ولد نبي بخش	-	-	٢
نصر محي خان	-	٨	-
اكبر خان	-	-	١
پيرخان ولد مدح خان	-	-	١
منير خان	-	-	١
چاند خان	-	٣	-
عزيز خان	-	-	١
لعل خان	-	-	١
ناتهو ساركر بيگون	-	-	١
عالم كاغذي	-	٢	-
الله بخش مصور	-	-	١
محمد تولر والا	-	-	٢
حسنا آهنگر	-	-	١
مستان شاه	-	-	١
چهوٹو ورق ساز	-	-	١
رحيم بخش بهبوجه	-	٨	-
رحمان سوزگر	-	٨	-
حسن شاه صاحب جفت فروش	-	٨	-
نبي بخش جعفر	-	٤	-
بهورا شاه جعفر	-	-	١

اسمائے بزرگان شاهجهانپور جنكا چنده ... ... ١٥٦ - بذريعه جناب مولوي سيد محمد نبي صاحب وكيل شاهجهانپور وصول هوا اور فهرست نمبر ١٢ ميں شائع كيا گيا -

نام	پائي	آنه	روپيه
سيد محمد غلام رباني صاحب ميان محله جهنڈا كلاں	-	-	٢٠
سيد رفيق حسن صاحب محله خليل	-	-	٥
حكيم سيد جميل الدين صاحب محله تاجو خليل	-	-	٢
همشيره سيد محمد حسن صاحب ميان محله غليري	-	-	٥
سيد محمد حسين صاحب ميان محله جهنڈا كلاں	-	-	١
عنايت احمد خان صاحب محله غليري	-	-	١
محمد كشور علي خان صاحب محله تارين بهادر گنج	-	-	٥
سيد مشرف علي ميان محله جهنڈا كلاں	-	-	٥
سيد عبد الحكيم ميان محله جهنڈا كلاں	-	-	١٠
اهليه سيد محمد نبي ميان محله جهنڈا كلاں	-	-	٥٠
اهليه سيد غلام رباني ميان محله جهنڈا كلاں	٦	٥	١٠
همشيره سيد غلام رباني ميان محله جهنڈا كلاں	-	-	[illegible]

	روپیه	آنه	پائي
اهلیه قاضي محمد حسین صاحب محله جهدا کلاں	۶	۱۱	۳
سید محمد یوسف میاں محله جهدا کلاں	•	•	۱۵
سید حسین احمد میاں محله جهدا کلاں	•	•	۵
چند مسلمانان شاهجہانپور	•	۹	۲

بذریعه سید بشارت علي و سید مظہر امام صاحب

هنسلي نقرئي ایک - کنگن نقرئي ایک جفت - بالي نقري ۹ عدد - جهومر نقري ایک - بتانا نقري ایک جفت - چهلا نقرئي ایک جفت - جوشن ایضاً ایک جفت - آرسي ایک - انگوٹهي نگدار ایک - پاندان برنجي ایک معه بودرچو - حصه برنجي خرد و کلاں ایک - کمور برنجي ایک - سالي ملیگیا ایک - برنجي ایک - لوٹا برنجي ایک - پاندان معه بودوچه ایک - پاندان مدوں ایک - بورجه معه مسي ۵ عدد - ایضاً رکابي خرد و کلاں بدهنا و بدهني - ایضاً ۵ عدد - کٹورہ مسي ایک - گلاس الیومونیم ایک - کهرے بلم-ري دوعدد - کهڑي جیبي کهنه ایک - سگریٹ کیس دوعدد - تسبیح ایک - سولي لیس ایک - سولي مخمل ایک - انٹا ایک - بیچک ایک - چاقو ایک - صافه ایک - اچکن جامداني ایک - مهد نامه معه جرداں ایک - کتاب از قسم ناول گیاره جلد - گلوبند سرخ ایک - رجب علي سوداگر بکس ایک - نقد • ۵ ۱۵

بذریعه ڈاکٹر فضل شاہ صاحب جهت پت	•	۷	۱۰۱
جناب عبد الحمید خاں صاحب	•	•	۵
خاں بہادر سردار لشکر	•	•	۱۰
حاجي کریمداد خاں	•	•	۵۰
معرفت جناب خانصاحب منشي عزاز الدین	•	•	۹
کریمداد ملازم هسپتال	•	۱	۱
منشي صوبه خاں برینچ پوسٹماسٹر	•	•	۳
منشي فیض محمد خاں گرد اور قانونگوں	•	۸	۸
مرزا محمد حسن عرائض نویس	•	•	۲
جناب ڈاکٹر فضل شاہ	•	•	۱۰
سید عبد الخالق	•	•	۳
بقایا رقم جو که پهلے چندوں سے بچي تهي •		۱۵	۲

بزرگان ٹیٹا گڑہ - کلکته در گهڑیاں جیبي - و نقد	•	۱۴	۳۵۵

جناب خلیل الرحمن صاحب باقر گنج - بانکي پور	•	۶	۶

بزرگان جموئي ضلع مونگیر بذریعه محمد یعقوب صاحب	•	•	۱۲۰
عبد القادر صاحب ضلع ڈیرہ غازي خاں	•	•	۲۰
بذریعه حبیب النبي خانصاحب مولت	•	•	۲
بزرگان صاحب بگان بمقام کالي گهاٹ بذریعه نعمت صاحب مستري	۶	۱	۶۰
ایس - ایم - پیارے صاحب از مخدوم پور - گیا	•	•	۴۱
ایک خاتوں از دیار پور - سوهاگ پور بذریعه سید احمد صاحب (علیگڈہ)	•	•	۱۹۵
بزرگان برهل گنج ضلع گورکهپور بذریعه سید محمد قاسم صاحب کلرک تهانه	۹	۱۲	۱۶
جناب چودهري اعجاز رسول صاحب ردولي	•	•	۲
بزرگان بایزید پور ضلع مونگیر بذریعه شمش الهدی صاحب	•	۱۲	۱۶
شیخ محمد عطا الله صاحب طالب علم اٹاوہ	•	•	۳
نبي بخش - خدا بخش صاحب بستي مونڈي خاں هوشیارپور •		۲	۲۵
نذیر الدین صاحب نعماني ردولي	•	•	۵

برادران هنود و اسلام ریاست جبر کهاري ضلع همسر پور بذریعه جناب منشي عبد الرحمن صاحب و فخر الحسن صاحب • • ۲۵۰

(به تفصیل ذیل)

چنده متفرق جو عید گاہ میں بقر عید کو

	روپیه	آنه	پائي
وصول هوا	٦	۱۲	۱۲
منشي عبد الوحید صاحب معه اهلیه خود	•	۱۰	۳
منشي عبد العزیز صاحب معه اهلیه و پسر خود	•	•	۷
بابو سعید احمد صاحب ڈاکٹر شفاخانه ریاست	•	۷	۱۴
جناب والده صاحبه ڈاکٹر صاحب ممدوح	•	•	۱۰
منشي عوض علي صاحب پیشکار	٦	۱۲	۱
منشي احمد حسین صاحب کمال الدوله	•	۱۰	۱
منشي بهوري خانصاحب	•	۱۴	۱
منشي عبد الباسط صاحب	•	٦	۹
مرزا احمد حسین صاحب سررشته دار حضور دربار	•	•	۲
منشي رجب علي خانصاحب منصرم پیماش	•	۵	۱
نجف خانصاحب سوار	•	۱۳	•
منشي فخر الرحمان صاحب	۹	•	۹
مولا بخش صاحب سوداگر	•	۸	۱۱
سید سرفراز علي صاحب سوداگر	•	•	۲
منشي رسول خانصاحب افسر دیم	•	۱۲	۴
منشي صادق حسین خانصاحب سب انسپکٹر پولیس	•	•	۹
شمس الدین صاحب سوداگر مهویا	•	•	۱
قوم چنده جو میله ریاست جرکهاري میں وصول هوے	۹	۸	۹
عبد الجلیل خانصاحب عرف پول خان	•	•	۵
چهوٹے خاصاحب سپاهي	•	۸	۲
امام خانصاحب سپاهي	•	۱	۳
رسولی هرن باز صاحب	۳	۱۱	•
منشي امیر الله خانصاحب اهلمد اپیونٹی معه اهلیه خود	•	٦	۵
منشي عبد الکریم صاحب سررشته دار ریاست	•	•	۵
بیگم صاحبه مدارالمهام صاحب	•	•	۲
والده صاحبه حافظ یوسف علی	•	•	۱
حکیم مهر خانصاحب حکیم ریاست	•	•	۱
منشي عبد المجید صاحب مورمال	•	•	۴
منشي احمد جان صاحب باگول	•	۹	۱
منشي امجد علی صاحب	•	•	۱
مولوي محمد ابراهیم صاحب مجسٹریٹ درجه سویم	•	•	۱
جگن خانصاحب ٹهیکدار آبکاري	•	•	۲
شیخ الهی بخش صاحب سوداگر	•	•	۳
سید باقر حسین صاحب	•	۹	۱
میر اصغر علی صاحب اور سیر	•	•	۱
شیخ غازي صاحب تماکو فروش	•	•	۱
منشي بهادر خان صاحب مدرس انگریزي	•	•	۱
دیوان شیخ محمد صاحب	•	•	۱
سید عبد الرحیم صاحب حضور دربار	•	•	۱
حکیم احمد حسین صاحب حضور دربار	•	•	۲
شیخ مداري خلیفه چررنی	•	•	۱
محمد خانصاحب	•	•	۱
رمضان صاحب	•	•	۱
مرزا واجد بیگ صاحب ٹهیکدار تعجورت	•	•	۱
منشي ارشاد حسین خانصاحب مورمال	•	•	۱
منشي عبد الحکیم صاحب سب انسپکٹر پولیس	•	•	۲

نام	پائي	آنه	روپيه
نورن باجر والا	-	۲	-
گیو شتر سوار	-	۲	-
نور بیگ	-	۲	-
مهر خانصاحب شتر سوار	٦	-	-
خدا بخش صاحب	٦	-	-
جهنگي باجے والا	-	۱	-
رمضان تلنگا	٦	-	-
دیوان خان تلنگا	-	۱	-
مسماة بزي بهو فیل خانه	-	۱	-
شیخ روشن صاحب	-	۲	-
کهري صاحب	-	۱	-
شیخ نتهو صاحب	-	۲	-
رسول بخش صاحب	-	۱	-
مرزا فوجي صاحب	۲	-	-
مرزا بشارت صاحب	-	۱	-
چهوٹے خانصاحب	۲	-	-
یوسف خانصاحب گوله انداز	-	۴	-
غازي خانصاحب چابک سوار	-	۲	-
شیخ کلو گوله انداز	-	۲	-
نور خانصاحب سپاهي	-	۲	-
نور خانصاحب سپاهي	-	۲	-
دایم خانصاحب سپاهي	-	۱	-
بدلو سیقل گر	۳	-	-
باسط سپاهي	۲	-	-
شیخ اسمعیل صاحب	-	۵	-
شیخ بشارت	-	۵	-
بادل خانصاحب سپاهي	۳	-	-
یعقوب بیگ گوله انداز	-	۳	-
مرزا بشارت بیگ صاحب	-	۴	-
شیرعلي صاحب عطر فروش	-	۴	-
علي مرزا صاحب گوله انداز	-	۵	-
دایم خانصاحب پهلوان	-	۸	-
مرزا نجف بیگ صاحب	-	۴	-
مرزا خاتم بیگ صاحب	-	۴	-
مرزا کریم بیگ	-	۸	-
محمد شیر خانصاحب مدرس	-	۲	-
رمضان بیگ صاحب	-	۲	-
فتح خانصاحب	-	۱	-
علي خانصاحب بلم بردار	-	۱	-
منو خانصاحب	-		-
نتهو خانصاحب	-		-
مدار حسین بیگ صاحب	-	۱	-
شیخ غازي صاحب	-	۱	-
رضا بیگ صاحب	۲	-	-
منو بیگ صاحب	۲	-	-
محمد بیگ صاحب	۲	-	-
وزیر قهار صاحب	-	۱	-
نبي بخش صاحب	-	۲	-
قادر بیگ	-	۳	-
رجب قهار	-	۱	-
حافظ فقیر محمد صاحب	-	۲	-
پٹلو صاحب	-	۱	-

نام	پائي	آنه	روپيه
گلاب خانصاحب	-	۲	-
چهوٹے خانصاحب	-	۱	-
مدو خانصاحب عرض بار	-	٦	-
مظفر حسین صاحب چوکیدار	-	۱	-
غلام اکبر خانصاحب مختار	-	۴	-
شیخ عبد الله صاحب سپاهي	-	۲	-
حسین خانصاحب سپاهی	-	۲	-
دین محمد صاحب سپاهی	-	۲	-
شیخ خیراتی روشن چوکیدار	-	۸	-
نجف خانصاحب چوکیورے	-	۴	-
غازي خانصاحب برقنداز	-	۲	-
سري بهشتی	-	۱	-
نبو صاحب سپاهی	۱	۱	-
شیخ عثمان	-	۴	-
امیر خانصاحب مور دربار	-	۴	-
عبد الرشید صاحب مختار	-	۴	-
شیخ الهی بخش صاحب سوار	-	۴	-
حاجی اله دین صاحب	-	۴	-
میر بخش - شترخانه	-	۱	-
عبدو سبزي فروش	-	۲	-
سیقول سبزي فروش	-	۲	-
مان خانصاحب افسر دویم	-	۴	-
پٹو خانصاحب	-	۲	-
امام باجے والا	-	۲	-
زوجه محمد امان خانصاحب	-	۱	-
ضاند سپاهی	-	۱	-
به ذریعه شیخ چاند صاحب سپاهی	-	۳	-
منشی گلاب خانصاحب مور	-	۳	-
تونذي رنگریز	-	۱	-
تاتني خلاصي	-	۱	-
کهري منشکا سطاسب	-	۲	-
پیر خانصاحب گوله انداز	-	۲	-
حسین بیگ منکا	-	۱	-
قربان علي سپاهي	-	۱	-
مرزا مداري بیگ صاحب	-	۲	-
بفاتي بساطي	-	۲	-
جمن منهار	-	۳	-
لعل محمد منهار	-	۱	-
شیخ بهوري	-	۴	-
عثمان خانصاحب طالبعلم	-	۴	-
گدو سائیس	۲	۱	-
پیٹو خانصاحب سپاهي	-	۴	-
مرزا ولایت علي بیگ	-	۲	-
جهسو خانصاحب سپاهي	-	۲	-
کالیخانصاحب سوار	-	۴	-
دلاو سپاهي	-	۲	-
فقیري جمعدار تحصیل	-	۳	-
حسن خان وزن کش	-	۴	-
مان خانصاحب سپاهي	-	۴	-

	پائي	آنه	روپيه
نورن باجر والا	-	۲	-
گيو شتر سوار	-	۲	-
نور بيگ	-	۲	-
مهر خانصاحب شتر سوار	٦	-	-
خدا بخش صاحب	٦	-	-
جهنگي باجے والا	-	۱	-
رمضان تلنگا	٦	-	-
ديوان خان تلنگا	-	۱	-
مسماة بڑي بهو فيل خانه	-	۱	-
شيخ روشن صاحب	-	۲	-
كهري صاحب	-	۱	-
شيخ نتهو صاحب	-	۲	-
رسول بخش صاحب	-	۱	-
مرزا فوجي صاحب	۲	-	-
مرزا بشارت صاحب	-	۱	-
چهوٹے خانصاحب	۲	-	-
يوسف خانصاحب گوله انداز	-	۴	-
غازي خانصاحب چابک سوار	-	۲	-
شيخ كلو گوله اندار	-	۲	-
نور خانصاحب سپاهي	-	۲	-
نور خانصاحب سپاهي	-	۲	-
دايم خانصاحب سپاهي	-	۱	-
بدلو سيقل گر	۳	-	-
باسط سپاهي	۳	-	-
شيخ اسمعيل صاحب	-	۵	-
شيخ بشارت	-	۵	-
بادل خانصاحب سپاهي	۳	-	-
يعقوب بيگ گوله اندار	-	۳	-
مرزا بشارت بيگ صاحب	-	۴	-
شير علي صاحب عطر فروش	-	۴	-
علي مرزا صاحب گوله انداز	-	۵	-
دايم خانصاحب پهلوان	-	۸	-
مرزا نچهے بيگ صاحب	-	۴	-
مرزا خاتم بيگ صاحب	-	۴	-
مرزا كريم بيگ	-	۸	-
محمد شير خانصاحب مدرس	-	۲	-
رمضان بيگ صاحب	-	۲	-
فتح خانصاحب	-	۱	-
علي خانصاحب بلم بردار	-	۱	-
منو خانصاحب	-		-
نتهو خانصاحب	-		-
مدار حسين بيگ صاحب	-	۱	-
شيخ غازي صاحب	-	۱	-
رضا بيگ صاحب	۳	-	-
منو بيگ صاحب	۳	-	-
محمد بيگ صاحب	۳	-	-
وزير قهار صاحب	-	۱	-
نبي بخش صاحب	-	۲	-
قادر بيگ	-	۳	-
رجب قهار	-	۱	-
حافظ فقير محمد صاحب	-	۲	-
پهلو صاحب	-	۱	-

	پائي	آنه	روپيه
گلاب خانصاحب	-	۲	-
چهوٹے خانصاحب	-	۱	-
مدو خانصاحب هرن باز	-	٦	-
مظفر حسين صاحب چوكيدار	-	۱	-
غلام اكبر خانصاحب مختار	-	۴	-
شيخ عبد الله صاحب سپاهي	-	۲	-
حسين خانصاحب سپاهي	-	۲	-
دين محمد صاحب سپاهي	-	۲	-
شيخ خيراتي روشن چوكيدار	-	۸	-
نجف خانصاحب چوكيورے	-	۴	-
غازي خانصاحب برقنداز	-	۲	-
سري بهشتي	-	۱	-
نبو صاحب سپاهي	۱	۱	-
شيخ عثمان	-	۴	-
امير خانصاحب مور دربار	-	۴	-
عبد الرشيد صاحب مختار	-	۴	-
شيخ الهى بخش صاحب سوار	-	۴	-
حاجى اله دين صاحب	-	۴	-
مير بخش - شترخانه	-	۱	-
عيدو سبزي فروش	-	۲	-
سيقول سبزي فروش	-	۲	-
مان خانصاحب افسر دويم	-	۴	-
پٹو خانصاحب	-	۲	-
امام باجے والا	-	۲	-
زوجه محمد امان خانصاحب	-	۱	-
ضاند سپاهي	-	۱	-
به ذريعه شيخ چاند صاحب سپاهي	-	۳	-
منشي گلاب خانصاحب مور	-	۳	-
تونڈي رنگريز	-	۱	-
قالتي خلاصي	-	۱	-
كهري منشگا سطاسب	-	۲	-
پير خانصاحب گوله انداز	-	۲	-
حسين بيگ منگا	-	۱	-
قربان علي سپاهي	-	۱	-
مرزا مداري بيگ صاحب	-	۲	-
بفاتي بساطي	-	۲	-
جمن منهار	-	۳	-
لعل محمد منهار	-	۱	-
شيخ بهوري	-	۴	-
عثمان خانصاحب طالبعلم	-	۴	-
گيو سائيس	۲	۱	-
پيٹو خانصاحب سپاهي	-	۴	-
مرزا ولايت علي بيگ	-	۲	-
جهسو خانصاحب سپاهي	-	۲	-
كالبخانصاحب سوار	-	۴	-
دللو سپاهي	-	۲	-
خفيري جمعدار تحصيل	-	۴	-
حسن خان وزن كش	-	۴	-
مان خانصاحب سپاهي	-	۴	-

	پائی	آنه	روپیه
شمشیر خانصاحب وزن کش	-	-	۱
شیخ سبحان وزن کش	-	۲	-
رستم خانصاحب وزن کش	-	۸	-
شیخ مقیم صاحب وزن کش	-	۴	-
شیخ خدین صاحب وزن کش	-	۲	-
مداری صاحب وزن کش	-	۲	-
شیخ عثمان سپاهی	-	۴	-
اسمعیل خان ولد پیر خان	-	۴	-
گهنٹی باجے والا	-	۱	-
گل خانصاحب کابلی	-	۲	-
تاج محمد صاحب کابلی	-	۱	-
بهورا	-	۲	-
رمضان رفاتی	-	۱	-
ظهور الله صاحب	-	۲	-
شیخ اکرام صاحب	-	۱	-
پیر خانصاحب جمعدار	-	۴	-
للو منشی صاحب	-	۱	-
خدا بخش چوکیدار	-	۱	-
دختر نصب علی صاحب	-	۲	-
پیر خانصاحب سپاهی	-	۱	-
ملو رنگریز	-	۱	-
حاکم رنگریز	-	۱	-
عبدل خیاط	-	۱	-
عمر صاحب	-	۱	-
رمضان فراش	-	۱	-
لتهائتن دمریدار	-	۴	-
بشارت بیگ صاحب	-	۲	-
بدهو صاحب	-	۱	-
رحیم صاحب	-	۱	-
ایک مسلمان	-	۲	-
خواجو صاحب	-	۴	-
سید برکت علی صاحب	-	۲	-
میر صاحب	٦	-	-
مان خانصاحب سوار	-	۴	-
سید برکت علی صاحب چرکهاری	-	۲	-
شیخ رحیم صاحب	-	۲	-
میر خانصاحب جمعدار پولیس	-	۲	-
مرزا متهو صاحب	-	۱	-
مرزا چنلی صاحب	-	۱	-
شیخ سبحان صاحب	-	۱	-
میکو صاحب	٦	-	-
مرزا حسو صاحب	-	۱	-
وزیر خانصاحب سوار	-	۴	-
شیخ امیر تلنگا	-	۱	-
قاسم علی صاحب	-	۱	-
مهر خانصاحب سپاهی	-	۲	-
شیخ چاند	-	۲	-
ایک مسلمان	-	۲	-
رحم خانصاحب تلنگا	-	-	۱
فقیری صاحب	-	۴	-
منشی عبد الحکیم صاحب طالب علم	-	۱۲	-
والده صاحبه فخر الرحمان خان محرر	-	-	۱
اهلیه صاحبه فیض محمد	-	-	۱
محمد خانصاحب سپاهی	-	۴	-
مولا بخش	-	۲	-
زوجه حیات خانصاحب	-	۲	-
فهو حجام	-	۴	-
الی حجام بذریعه اسلم خان	-	۲	-
محبوب بخش صاحب تهیکدار	-	-	۱
محصول منی آرڈر	-	۸	۲

	پائی	آنه	روپیه
جناب عبد الرحیم صاحب توهیمه (آسام)	-	-	۲۰۰
جناب سید محمد حبیب الحق صاحب شیخو پوری	-	-	۲
جناب عبد العزیز خانصاحب سهسرامی	-	-	۵
جناب وحید الحق صاحب ستمليور	-	-	۷
جناب محمد یوسف صاحب اورسیر جلیسر	-	-	۱۷
بذریعه جناب عبد العزیز صاحب اورسیر لونیلم	-	-	۵
جناب منشی نور محمد صاحب ٹهیکه دار	-	-	۲۰
جناب غلام حیدر خانصاحب	-	-	۵
جناب بابو بیسر دام صاحب	-	-	۵

	پائی	آنه	روپیه
بذریعه جناب سید قطب الدین مختر - هسوا - گیا	-	۱۰	۳۸
(به تفصیل ذیل)			
بزرگان موضع هسوا ضلع گیا	-	۴	۲٦
،، بهپور ،،	۹	-	۷
،، پالی خورد ،،	-	۲	۳
،، سکهولی ،،	۳	۳	۲

	پائی	آنه	روپیه
بذریعه جناب ابو طاهر محمد طاهر حق صاحب بهار - پٹنه			
(به تفصیل ذیل)			
بزرگان موضع کوسی ضلع گیا	-	-	۷۲
،، گودر هزاری باغ	-	-	۲۵
ایک بزرگ جنکا نام ظاهر کرنے کی اجازت نهیں	-	-	۳
ایک بزرگ از کید گنج - اله باد	-	-	۱

	پائی	آنه	روپیه
بذریعه جناب احمد سعید صاحب افضل گڈه - بجنور	-	۳	۵۹
(به تفصیل ذیل)			
امام بخش مقری قصاب مانیا والا	-	-	۱
عصمت الله پٹواری والا	-	-	۱
منشی حبیب الله	-	-	۱
حکیم مولا	-	۸	-
حبیب الله ولد محمد بخش	-	۴	-
علی محمد ولد الهی بخش	-	۸	-
نبو ولد خدا بخش	-	۴	-
رفعتی حجام	-	۴	-
خدا بخش قصاب	-	٦	-
ندو رنگساز	۳	۸	-
رحمت الله ولد الهی بخش	-	-	۳
بشیر احمد میکپور	-	-	۱
آصف آباد	-	۴	۱
احمد سعید صاحب	-	-	۲۰
نبو ولد ایزد بخش	-	۸	-
مولا بخش رنگساز	-	۲	-
عبد الرزاق صهودہ	-	۸	-
محبوب علی	-	۴	-
مولا بخش نداف	-	۸	-
حجو نداف	-	۲	-
کالو نداف	-	۲	-
کریم بخش نداف	-	۲	-

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱٦ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta: Wednesday, April 23, 1913.

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماہ کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں ' اور اگر تين يا تين ماہ سے زيادہ عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ —— مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميلي کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا -

(منيجر)

شـــرح اجـــرت اشتـــهــــارات

— * —

ميعاد اشتهار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ايک هفته ايک مرتبه کے لئے	۱۵ روپيه	۱۰ روپيه	۷½ روپيه	۸ آنه في مربع انچ
ايک ماہ چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تين ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ايک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائيٹل پيج کے پہلے صفحه کے ليے کوئي اشتهار نهيں ليا جائيگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتهارات کو جگهه ديجائيگي -

(۲) مختصر اشتهارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکي اجرت عام اجرت اشتهارات سے پچاس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں جسکي قيمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وہ بلاک پهر صاحب اشتهار کو واپس کرديا جايگا اور هميشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائـــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نهيں هيں که آپکي فرمايش کے مطـــابق آپکو جگهه ديں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ايک سال کے لئے اشتهار دينے والوں کو زيادہ سے زيادہ ۴ اقساط ميں ' چهه ماہ کے لئے ۲ اقساط ميں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط ميں قيمت ادا کرني هوگي اس سے کم ميعاد کے لئے اجرت پيشگي هميشه لي جائيگي اور وہ کسي حالت ميں پهر واپس نهوگي -

(۳) منيجر کو اختيار هوگا که وہ جب چاهے کسي اشتهار کي اشاعت روک دے ' اس صورت ميں بقيه اجرت کا روپيه واپس کرديا جاے گا -

(۴) هر اس چيز کا جو جوے کے اقسام ميں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' نحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتهار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادني شبهه بهي دفتر کو پيدا هو کسي حالت ميں شائع نهيں کيا جاے گا -

نوٹ —— کوئي صاحب رعايت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائيں - شرح اجرت يا شرائط ميں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نهيں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۱ - ۷ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان للتلغراف

« الهلال »

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱٦ | کلکته: چهار شنبه ۱۵ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta Wednesday, April 23, 1913.

فهرس

— * —

تصـــاویر

— * —

تلغـــراف خصـــوصي

— * —

(قسطنطنیه ۲۲ - اپریل) ۱۹ تاریخ کو همارے وزارت کا ایک جلسه هوا ' جسمیں تمام اتحادي شریک تھے - ۲۳ - رایوں سے برخلاف ۱۲ - کے قرار پایا که " عربي زبان " کے مسئلے کو اهل عرب کی دیرینه خواهش کے مطابق منظور کرلیا جاے - نیز یه که

بیروت ' دمشق ' اور مکۂ معظمه میں بہت جلد سرکاري یونیورسٹیاں قائم کي جائیں - آپ اپنے خطوط میں اسکی خواهش کي تھي پس یه خوشخبري برادران اسلام کو پہنچا دیجیے - خدا ترکوں اور عربوں کے اتحاد سے نئے دور اسلامي کا افتتاح کرے -

مصباح

شذرات

—:○*○:—

شمس العلمـــا مولانا شبلي نعماني

اور مسئلـــۀ " النـــدوه "

— * —

(مسلم گزٹ) لکھنو میں منشي اعجاز علي کاکوروي برادر منشي احتشام علي صاحب ' اور منشي اسحاق علي کا کوروي ایڈیٹر الناظر کي دو تحریریں نکلي هیں ' جنمیں رساله الندوه کے موجوده ایڈیٹر مولوي عبد الکریم صاحب مدرس دارالعلوم کے ایک مضمون "جهاد" کي نسبت بعض واقعات و حالات درج کیے هیں

مجھکو سب سے پہلے اس واقعه کي نسبت خود مولانا شبلي نے اله اباد سے ایک خط میں صرف اسقدر لکھا تھا که " الندوه میں ایک سخت مضمون جهاد کے متعلق نکلا هے جو ندوه کے مقاصد کے خلاف هے "

اس سے زیاده اسمیں کچھه نه تھا اور یه شاید چار پانچ مہینے کي بات هے -

میں نے اسکے بعد ایک دو مرتبه الندوه کے پرچے دفتر میں تلاش کراے مگر معلوم هوا که یا تو وه پرچه نہیں آیا ' اور آیا تو اب نہیں ملتا -

اسکے بہت عرصے کے بعد لکھنو سے ایک صاحب کي مراسلت آئي جس میں اس مضمون کي تائید تھي ' میں نے انکو خود اس مضمون کا خط لکھا تھا که " جهاد کی نسبت میرا خ

البــــلاغ

— * —

اقتــرب للنـــاس حسابهـــم وهـــم في غفلـــة معـــرضون !

لوگوں کے نتائج اعمال کا وقت قریب آ لگا ' لیکن اسپر بھي وہ غفلت میں سرشار اور اللہ کے طرف سے منھ موڑے ہوے ہیں ! !

— * —

استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد له من الله، مالکم من ملجا یومئذ وما لکم من نکیر - فان اعرضوا ، فما ارسلناك علیهم حفیظا - ان علیك الا البلاغ (۴۲ : ۴۶)

اے غافل لوگو! اُس فیصلہ کن دن کے آنے سے پہلے اپنے خدا کا کہا مان لو' جو اُس کے طرف سے اعمال بد کے نتائج میں آنے والا ہے ' اور اُسکا ٹلنا ممکن نہیں - اُس دن نہ تو تمھارے لیے کہیں پناہ ہوگي ' اور نہ تم اپنے اعمال بد سے انکار هي کرسکوگے !!

اگر اسطرح سمجھا دینے پر بھي یہ لوگ روگرداني کریں تو (اے پیغمبر) هم نے کچھہ تم کو اُن پر داروغہ بنا کر تو بھیجا نہیں ' تمھارے ذمے تو بس حکم الہي کا پہنچا دینا هي ہے - ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ہے -

— * —

ایڈریا نوپل جو حلقۂ بلقان کي راہ کامیابي میں بظاہر آخري مانع کامیابي تھا ' بالاخر مسخر ہوگیا ' مع (جامع سلیم) کي مقدس محرابوں کے ' جنھوں نے دو صدیوں سے اپنے نیچے صرف سجدہ ہاے نیاز ' اور زمزمہ ہاے توحید و تکبیر هي کو دیکھا تھا ' اور مع اُن بلند اور عظیم الہیئتہ مناروں کے ' جن پر آج تک روزانہ اعلان و شہادت توحید کي ایک صدا بھي قضا نہ ہوئي تھي - وہ فتح ہوگیا ' حالانکہ ہمارے جوش و بیداري کا لشکر عظیم ابتک غفلت و سرشاري کے قلعہ میں محصور ہے اور عبرت اور تنبیہ کے پیہم ہجوم ابتک اُسے مسخر نہیں کرسکے !! فیا حسرتا ! ویا ویلتا ! و یا ندما !!

لمثل ھذا یذوب القلب من کمد
ان کان في القلب اسلام و ایمان !

میں سفر میں تھا جب میں نے اول بار یہ خبر سني - میں نے دیکھا کہ اس خبر کي تصدیق کے بعد بھي دنیا ویسي هي تھي ' جیسي اس سے پہلے - میں نے دیکھا کہ ہم اپنے کاروبار میں مصروف ' اور اپني احتیاجات میں بدستور منہمک ہیں - وقت پر کھانا کھاتے ہیں اور وقت پر آرام دہ نیند کے انتظار میں بستروں کو تلاش کرتے ہیں - زندگي کي مصروفیتوں میں کوئي تغیر نہیں ہوا ' اور اپنے اندر بھي دیکھا تو حالت ویسي هي پائي ' جیسي کہ کل تک تھي - حالانکہ ہم میں سے کوئي بھي اس خبر کے سننے کیلیے طیار نہ تھا -

میں نے سونچا کہ کیا کسي دن اسي طرح قسطنطنیہ کے مسخر ہوجانے کي خبر آ جائیگي ؟ قسطنطنیہ کیا شے ہے ؟ میں نے سونچا کہ کیا ایک دن ہماري آخري متاع عزت یعنے بیت جلیل خلیل اللہ اور مسجد مطہرۂ رسول اللہ پر بھي ملاعنۂ صلیب کے حملہ آور ہوجانے کي خبر آ جائیگي ' اور ہم اسي طرح اپني رفتار مدہوشي میں آگے بڑھ جائیں گے ؟ فما ذا جرى على المسلمين ؟ و من الذي دفع بهم من عليين الى اسفل سافلين ؟

و لقد اخذناهم بالعذاب ، فما استکانوا لربهم و ما يتضرعون ! ( )

اور هم نے ان لوگوں کو عذاب میں گرفتار کردیا پھر انکو کیا ہوگیا ہے کہ اب بھي اپنے خدا کے آگے نہیں جھکتے ' اور اپني غفلت پر نہیں روتے ؟

جامع سلیم (ادرنہ) کا محراب و منبر

دنیا میں قوموں کیلیے بڑے بڑے کام ہیں - بہت سي ہیں جنکو اپنے ایوان حکومت اور تخت جلال کي آرایش کرني ہے - بہت سي ہیں' جنکو اپنے عظیم الشان متمدن شہروں' اور اپني عالمگیر تجارت کي حفاظت مقصود ہے - بعض اپني قومي دولت و ثروت کے بڑھانے کي فکر میں ہیں' اور بعض خدا کي زمینوں پر قبضہ کرنے کے انتظام میں' لیکن غور کرو کہ اب ہمارے لیے دنیا میں کیا کام باقي رہگیا ہے ؟ حکومتیں باقي نہیں رہیں کہ انکے دبدبۂ و سطوت کا نقارہ بجائیں ' دولت و ثروت کب کي جا چکي ہے ' اور جو رہچکي ہے ' وہ بھي برف آتش زدہ ہے - نئي زمینوں پر قبضہ کرنے کي فکر کیا کریں کہ جو چند گوشے اپنے ایام ذلت و نکبت بسر کرنے کیلیے باقي رہگئے تھے ' انکے لایق بھي نہ نکلے - تہذیب و تمدن کي جگہ وحشت و جہالت ہمارا مایۂ انسانیۃ سمجھا جاتا ہے ' اور دنیا کي قوموں کي فہرست میں ہمارے نام کے ساتھہ " وحشي " اور " نا قابل حیات زندگي " کے القاب لکھے جاتے ہیں ' کیونکہ اللہ کي زمین پر رہنے کے اب قابل نہیں رہے - ہم سے زمینیں چھین لیني چاہیئں ' اور جسقدر جلد ممکن ہو ' ہمارے بار ذلت سے دنیا کو پاک کردینا چاہیے - ہماري تیرہ سو برس کي تاریخ کے بعد ' آجکل کي سرگذشت حیات صرف اتني هي باقي رہگئي ہے ! - فیا للعار ! و یا للاسف !! و آہ ! آہ ثم آہ !!

گلگونۂ عارض ہے نہ ہے رنگ حنا تو !
اے خون شدہ دل تو کسي کام نہ آیا !

هماري تمام متاع اقبال لٹ چکي ہے - ایوان حکومت کہنہ رہے ہیں' اور تخت شاهي الٹ گئے ہیں - اب ہمارے پاس کچھہ باقي رہگیا ہے' تو بس یہي چند مسجدوں کي محرابیں ہیں' اور چند عبادت گاہوں کے صحن' اور یا پھر وہ گنبد سبز' جسکے نیچے دنیا کا سب سے بڑا انسان سو رہا ہے !

لیکن آج ایڈریا نوپل کي جامع سلیم کے صحن میں بلغاریوں کے بوٹوں کي گرد اڑ رہي ہے' کون کہہ سکتا ہے کہ کل اور کیا کچھہ ہوگا ؟

پھر اے وہ لوگو کہ اپنے ایوان حکومت کي حفاظت نہ کرسکے' کیا آج خدا کي عبادت گاہوں کي محرابوں اور اُسکي صداے توحید بلند کرنے کے مناروں کي بھي حفاظت نہ کرسکو گے ؟ ؟

* * *

غفلت سرشت انسان کا قاعدہ ہے کہ بہت سی مصیبتیں اسکے لیے اسقدر جگر دوز اور زہرہ گداز ہوتی ہیں کہ انکا تصور بھی کرتا ہے تو کانپ اٹھتا ہے - لیکن پھر جب وقت آجاتا ہے ' اور وہ مصیبت سر پر آکر کھڑی ہوجاتی ہے ' تو کچھہ دیر متحیر رہکر ' کچھہ دیر رو دھو کر ' اور کچھہ دیر ماتم و فغاں سنجی کرکے آگے بڑھجاتا ہے ' اور جس وقت کے تصور سے لرز جاتا تھا ' اسکو اسطرح جھیل جاتا ہے ' گویا کوئی واقعہ ہوا ہی نہ تھا !

ایک مدت سے ہم عالم اسلامی کے آخری مصائب کے تصور سے کانپ رہے ہیں - " آخری وقت " اور " فیصلہ کن وقت " ہماری زبانوں پر ہے - ہم اُس وقت کا ذکر کرتے تھے ' جب اعداے اسلام ہمارے نیست و نابود کردینے کیلیے اکٹھا ہو جالیں گے - ہم اُس مصیبت کبری کے خیال سے لرز اٹھتے تھے ' جب دشمن قسطنطنیہ کے دروازوں پر آپہنچینگے - ہم غافلوں کو ڈراتے تھے کہ ہشیار ہوں کیونکہ ایک وقت آنے والا ہے ' جب آخری فیصلے کی گھڑی سر پر آجائیگی - ہم سوتوں کو جگاتے تھے کہ اٹھہ کھڑے ہوں ' کیونکہ وہ " فزع اکبر " اور " طامة الکبری " کا وقت کبھی نہ کبھی آنے والا ہے ' جبکہ فنا و بقا ' اور موت و حیات کا فیصلۂ آخری ہوجائیگا -

پھر اگر آنکھیں کھولکر دیکھو تو اُس وقت موعودہ ' اور مصیبت منتظرہ کا دن تو آگیا ' اور اگر اسکی آخری ساعات نہیں آئی ہیں ' تو اسکو بھی دور نہ سمجھو - لیکن کیا اپنی غفلت پیشگی کی عام عادت کی طرح ' اس بارے میں بھی ہمارا ویسا ہی حال ہوگا ' جیسا کہ ہر آنے والی مصیبت کے آجانے کے بعد ہوا کرتا ہے ؟ کیا ہم اسے بھی جھیل جائیں گے ؟ کیا چند آنسوؤں کی ریزش ' اور چند آہوں کی کشش سے زیادہ اور کچھہ نہوگا ؟ اور کیا پانی سر سے گذر جائیگا اور ہمارے ہاتھوں کو حرکت نہوگی ؟

خاک بدہنم ' تھوڑی دیر کے لیے فرض کرلو کہ وہ سب کچھہ ہوگیا ' جسکے ہونے میں اب کچھہ دیر نہیں ہے - چشم تصور سے کام لو کہ جس آخری ساعت کے تصور سے ڈرتے تھے اور ڈراتے تھے ' وہ مع اپنی آخری ہلاکتوں اور بربادیوں کے آگئی - انگلستان نے عرب و عراق اور حجاز و حرمین کی ریاست کی دیرینہ آرزو پوری کرلی - شام پر فرانس نے قبضہ کرلیا ' بقیہ ایشیا جرمنی کے زیر عام آگیا - قسطنطنیہ اور دردانیال کا بھی وہ حشر ہوگیا ' جو مسئلۂ مشرقی کے انحلال کے وقت سب سے پہلے ہونے رہیگا ' اور انکی موت کی آخری خبر بھی ہم نے موجودہ جنگ کی خبروں کی طرح ریوٹر کی زبانی سن لی ' تو پھر بتلاؤ کہ اُس وقت اسکے سوا اور کیا ہوگا ' جو کچھہ کہ اس وقت ہو رہا ہے ؟ کیا در و دیوار سے سر ٹکراؤ گے ؟ کیا آبادیوں کو چھوڑ کر جنگلوں اور صحراؤں میں چلے جاؤ گے ؟ کیا گنگا اور جمنا کی سطح تم کو اپنی آغوش میں لیکر بچا لیگی ؟ یا بحر عرب کی موجوں میں تمھیں پناہ مل جالگی ؟

اگر ایسا نہوگا تو پھر کیا دنیا میں کوئی انقلاب عظیم ہوجائیگا ؟ کیا آفتاب اپنے مرکز حرکت کو چھوڑدیگا ؟ کیا زمین حرکت سے معطل ہوجالگی ؟ کیا ستارے آپس میں ٹکرا جائیں گے ؟

اگر یہ بھی نہوگا تو کیا ہم رات کا سونا اور دن کا کار و بار چھوڑدیں گے ؟ کیا کھانا پینا بالکل بند کردینگے ؟ اور کیا ہمکو زندگی کی احتیاج باقی نہیں رہیگی ؟

حالانکہ ہم کو دنیا کے اندر تبدیلی پیدا ہونے کی خواہش کا کیا حق ہے ' جب ہم خود اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرسکتے ؟

* * *

دنیا اس طرح کبھی نہیں بدلی ہے ' اور وہ ہماری امیدوں اور ولولوں کی تابع نہیں - ایران نے بابل کو مسمار کردیا مگر آفتاب اُسی وقت طارع ہوا ' جیسا کہ روز ہوتا تھا - سکندر نے ایران میں آگ لگادی ' مگر انسان نے اپنے گھروں کو ' اور صحرا کی چڑیوں نے اپنے آشیانوں کو نہیں چھوڑا - بابل و نینوا کے عظیم الشان تمدن برباد ہوگئے ' مگر انکی بربادی کے ماتم میں شاید کائنات کے ایک ذرے نے بھی زحمت نہ اٹھائی - یونان اور رومة الکبری کے طلائی مندروں اور سنگی دار العلوموں کی دیواریں سرنگوں تھیں ' اور اسکندریہ کے بیت العلم کا چراغ گل ہوگیا تھا ' مگر عرب کے شتر سواروں نے کب اسکی پروا کی ' اور اس انقلاب عظیم نے کب کاروبار عالم کو معطل کیا ؟

اس کائنات ارضی کی گھڑی اپنے کیل پرزوں پر چل رہی ہے ' اور وہ ان حوادث و تغیرات سے بند نہیں ہو سکتی - پس اسکی تبدیلی کی خواہش بے فائدہ ہے - اسمیں نہ کبھی تبدیلی ہوئی ہے ' اور نہ ہماری خاطر اب ہوگی - یہ کوئی تعجب کی بات نہیں - البتہ ایک دنیا خود تمھارے اندر موجود ہے ' سخت تعجب اور حیرت ہے اگر ان حوادث و انقلابات سے خود اسکے اندر کوئی تبدیلی نہوا اور اگر اس وقت نہوگی تو پھر اور کس وقت کا انتظار ہے ؟

ہماری ساری بدبختی اسمیں ہے کہ ہم اپنی فتح و شکست کو ایڈریا نوپل کے سامنے ڈھونڈھتے ہیں ' حالانکہ اسکا اصلی میدان تو ہمارے دل کے اندر ہے - و فی انفسکم افلا تبصرون ؟ جب تک ہم خود اپنے اندر فتح یاب نہونگے ' اس وقت تک باہر بھی کامیاب نہیں ہوسکتے -

العجل العجل ! الساعة الساعة !

ہاں ایک وقت آنے والا تھا اور وہ آگیا - ایک یوم الفصل تھا ' جس کا آفتاب طلوع ہوگیا - پرانی پیشین گوئیوں میں کہا گیا تھا کہ آفتاب مغرب سے نکلے گا ' اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا - ہم دیکھہ رہے ہیں کہ آفتاب مغرب سے نکل چکا ہے اور توبہ کا دروازہ (کہ فقد مایۂ امیدواری ما بدبختان عالم بود) روز بروز ہم پر بند ہو رہا ہے -

پس وقت آگیا ہے کہ جس کو اٹھنا ہے اٹھے ' جس کو چلنا ہے چلے ' اور جس کو اپنے روٹھے ہوے خدا سے صلح کرلینی ہے کرلے - کیونکہ ساعت آخری ' نتائج سامنے ' مہلت قلیل ' اور فرصت مفقود ہے

فتنبہوا عباد اللہ و قوموا ایہا المسلمون الغافلون ! و جاہدوا فی اللہ حق جہادہ ' و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون ' ان شر الدواب عند اللہ ' الصم البکم الذین لا یعقلون -

جستجوے مقصود و توفیق الہی

موسم گذر رہا ہے - آسمان ہمیشہ مہربان نہیں ہوتا ' اور وقت جاکر پھر واپس نہیں آتا - آج آٹھہ ماہ سے میں دیکھہ رہا ہوں کہ عالم اسلامی میں جو ایک عام حرکت بیداری پیدا ہوگئی ہے ' اور موجودہ مصائب نے بالخصوص مسلمانان ہند کے دلوں پر جو اضطراب طاری کردیا ہے ' وہ ایک اصلی اور حقیقی قوت کار ' اور ایک آخری فرصت عمل ہے ' جس سے اگر کوئی صحیح اور موصل الی المقصود کام نہ لیا گیا ' تو پھر ہمیشہ حسرت و ماتم کے سوا اور کچھہ نہوگا -

روپیہ کا فراہم کرنا ' جذبات و عواطف اسلامیہ کو حرکت میں لانا ' مجالس تذکرۂ مصائب ' اور مجامع تحریک و تشویق ' اور اسی طرح کی تمام باتیں' دراصل ضمنی اور بطور ذرائع و وسائل کے تھیں - پھر اگر ہماری تمام بیداری صرف آلات کی طیاری ہی میں صرف ہوگئی ' اور اصل عمل کی توفیق نہ ملی ' تو یہ ایک بہت بڑی بد بختی ہوگی -

لوگوں کی نظر سطحی اور بالائی چیزوں پر تھی مگر میں حقیقت حال کو سونچ رہا تھا - لوگ متاسف تھے کہ محرابیں خوشنما نہیں ' انہیں بدل ڈالیے ' مگر میں رو رہا تھا کہ بنیاد کھوکھلی ہوگئی ہے ' اسکی درستگی کی کیا تدبیر ہو ؟

اصلی چیز یہ تھی کہ یہ وقت کے مصائب دراصل اُن دائمی اور مستمر اسباب کا نتیجہ تھے ' جو پچھلی دو صدیوں سے عالم اسلامی پر طاری ہیں' اور جب تک اس سوراخ کو بند نہ کیا جائے' جہاں سے سیلاب نکلکر بہا ہے ' اُس وقت تک صرف پانی کے ڈول بھر بھر کر پھینکنا ' یا در و دیوار کو مضبوط بنانے کیلیے مصالحہ جمع کرنا ' بالکل لا حاصل ہے -

میں اپنے کاموں سے غافل نہ تھا - (الہلال) میں جو کچھہ لکھہ رہا تھا ' اسکو ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی ہمتوں اور عزموں کا اصلی مصرف نہیں سمجھا ' بلکہ ہمیشہ کسی اور مقصود حقیقی کی طرف جانے کیلیے ایک وسیلہ و ذریعہ یقین کیا ' لیکن مشکل یہ تھی کہ طریق عمل کا فیصلہ آسان نہ تھا -

اس عرصے میں کتنی اسکیمیں بنائیں ' اور پھر انکو چاک کیا ' کتنی راہیں سامنے آلیں اور پھر ایک قدم اٹھا کر واپس آگیا - ہمارا مرض ایک ہی نہیں ہے ' اور ہمارا گھر ہر طرف سے اُجڑ ہوا ہے - ضرورت ایک ایسی راہ عمل کی تھی ' کہ ایک ہی راہ ہو ' کیونکہ ایک وقت میں انسان ایک ہی راہ پر چلسکتا ہے ' لیکن ایسی ہو کہ پھر اسکے بعد کسی دوسری راہ کے تلاش کی ضرورت باقی نہ رہے ' اور ہمارے تمام امراض کیلیے ایک نسخۂ وحید' اور علاج جامع ہو -

آپ یقین کیجیے کہ میں نے بہت سونچا - انسانی دماغ کسی چیز پر جسقدر غور کرسکتا ہے' شاید میں نے ہمیشہ کیا' اور متصل اور پیہم کیا ' مگر با ایں ہمہ کسی ایک تجویز اور راہ پر پہنچکر نہ رک سکا - یہاں تک کہ میں تھک گیا ' اور قریب تھا کہ مجھپر عالم تحیر و تعطل طاری ہو جاے اور قوت فیصلہ جواب دیدے -

اللــــہ ولي الــــذین امنـــوا
یخرجھــم من الظلمات الي النــور

لیکن جب کہ میں تلاش مقصود میں بھٹک رہا تھا ' تو اُس نے ' جس کا ہاتھہ ہمیشہ سرگشتگان حیرانی کا دستگیر ' اور گم گشتگان تحیر کیلیے رہنما و دلیل ہے ' میرا ہاتھہ پکڑ لیا ' اور چہرۂ مقصود کو بے نقاب کردیا - میں نے اُس بجلی کی طرح جو اچانک ظلمت طوفانی میں چمکتی ہے ' اسکو دیکھا ' پر اُس نے بجلی کی طرح مجھسے بے وفائی نہ کی ' اور اپنی روشنی دیکر پھر واپس نہ لی : والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ' وان اللہ لمع المحسنین (۲۹ : ٦۹)

اب میری حیرانی ختم ہوگئی ہے - میں ظلمت میں نہیں بلکہ الحمد للہ کہ روشنی میں ہوں' پس طیار ہوں کہ اٹھوں ' اور جو راہ اُسنے دکھلائی ہے ' بلا توقف اسکی طرف روانہ ہو جاؤں - وہ ' جو دلوں کو کھولتا ' دماغوں کی رہنمائی کرتا ' آنکھوں کو دکھلاتا ' اور ہاتھوں کو پکڑتا ہے ' ضرور ہے کہ اپنی راہنمائی کا دروازہ اب بھی کھلا رکھے گا ' اور ٹھوکروں اور گمراہیوں سے بچاے گا - وہ ہر اُس دل کے ساتھہ ہے ' جو اسکے ساتھہ ہونا چاہے ' اور ہر اُس بھروسہ کرنے والے کو بچانے والا ہے ' جو اسپر بھروسہ کرے : واللہ ولي الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور - (۲ : ۲۵۸)

مـــــن انصـــاري الـــی اللـــہ ؟ ؟

پھر کوئی ہے جو میرے ساتھہ چلنے کے لیے طیار ہو ؟

وہ آنکھیں کہاں ہیں جو ہمیشہ درد ملت سے خونبار رہتی ہیں ؟ وہ دل کہاں ہیں ' جو حس مصیبت اور فکر مآل سے زخمی ہو رہے ہیں ؟ میں چاہتا ہوں کہ انکو دیکھوں ' اور میں طیار ہوں کہ انکے آگے اپنی تجویز پیش کروں -

خندق کی نہیں ' سپاہیوں کی ضرورت ہے

یہ ایک سخت غلطی ہے کہ لوگ اپنی مستعدی اور ہمت کو کام کے تعین اور پیش ہونے پر موقوف رکھتے ہیں ' حالانکہ جو چلنے والے ہیں انکے لیے زمین کے تمام گوشے کھلے پڑے ہیں -

پس میرے اعتقاد میں پہلی چیز کاموں کی تلاش نہیں ہے ' بلکہ کام کرنے والوں کی تلاش - دنیا میں کاموں کی کبھی بھی کمی نہیں رہی ہے' اصلی کمی کام کرنے والوں کی ہے - موجودہ زمانہ اسلام پر ایک ایام جنگ کا دور ہے - ہمارے اندر بھی' اور ہم سے باہر بھی - دشمنوں کا ہر طرف ہجوم ہے ' اور کوئی گوشہ نہیں جو حملہ آوروں کے اسلحہ کی جھنکار سے خالی ہو - پس جو لوگ اپنے اندر ایک سپاہی کا جوش ' اور ایک جانباز کی ہمت رکھتے ہیں ' انکے لیے میدان کار کی کوئی کمی نہیں ہے - وہ مستعد ہو کر باہر نکلیں ' پھر کونسا گوشۂ اسلامی ہے جو آج اپنے جانبازوں کے ورود کا منتظر نہیں ' اور کونسا میدان ہے ' جہاں سے " اجیبوا داعی اللہ ! " کی صدائیں نہیں آرہی ہیں ؟

پس قبل اسکے کہ میں اپنے کاموں کا معرکہ زار دکھلاؤں ' چاہتا ہوں کہ معلوم کروں کہ کتنے سپاہی مستعد پیکار ہیں ' اور کتنے ہیں جو آج اپنے خدا اور اپنی ملت کو اپنی زندگی اور اپنی قوت کا کچھہ حصہ دیسکتے ہیں ؟ میں بہت جلد اپنی تجویزوں کی ایک اسکیم پیش کرونگا ' لیکن پہلے مجھے جواب دیجیے کہ کتنے ہیں جو آج اپنے تئیں خدا کو دیدینے کیلیے بالکل مستعد ہیں ؟

پھر کہتا ہوں کہ آج ' جبکہ ہماری قومی زندگی کا کوئی شعبہ بھی ایسا نہیں ہے جو محتاج احیاء نہو ' کاموں کی کوئی کمی نہیں ہے - کمی صرف مجاہدین حق ' اور جاں نثاران ملت کی ہے - آپ اگر اپنی زندگی میں سے ' جسکے چوبیس گھنٹے روزانہ فکر نفس و جاں میں صرف ہوتے ہیں ' کچھہ وقت اپنے اسلام اور اپنے خدا کو بھی دینا چاہتے ہیں ' تو اٹھہ کھڑے ہوجیے ' اور اپنے تئیں ظاہر کیجیے - کاموں کا فیصلہ منٹوں اور لمحوں میں ہو جاے گا -

حـــزب اللـــہ

پس میں اعلان کرتا ہوں کہ ابناے ملت میں سے جو ارباب درد آج کام کرنے کیلیے اپنے اندر کوئی سچی مستعدی اور اسکا اضطراب رکھتے ہیں ' وہ اس پرچے کو دیکھتے ہی صرف اتنی زحمت گوارا فرمائیں کہ اپنا اسم گرامی معہ نشان و شغل و پیشہ کے ایک کارڈ پر لکھکر دفتر الہلال میں بھیجدیں - کیونکہ جو طریق کار پیش نظر ہے (اور جو اپنی ابتدائی منزلوں سے گذر بھی چکا ہے) اسمیں پہلی چیز یہی سمجھتا ہوں کہ مجاہدین حق اور جاں نثاران ملت کی ایک فہرست جلد سے جلد طیار ہوجاے -

یہ بھی ظاہر کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میری دعوت سیر چمن اور تماشاے لالہ زار کی نہیں ہے - میں کانٹوں پر لوٹنا چاہتا ہوں ' اور ایسے ہی اپنا دوست اور زیاں پسند لوگوں کا طالب ہوں جنکو مرہم کی راحت سے زخم کی سوزش زیادہ محبوب ہو -

کیونکہ میں عمل کی دعوت دیتا ہوں ‘ اور یہ عمل ابھی بھی بہتوں کی چارہ بازی کی ہے - پس جو صاحب یہ اسم گرامی پہنچیں ‘ پہلے اپنی استعدادی اور اضطراب دل کا بھی پورا اندازہ کرلیں :

گویند از صف ما هر که مرد غوغا نیست !

دسیکه کشته نشد از قبیلهٔ ما نیست !

فبشر عبادي الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ‘ اولئك الذين هدا هم الله ‘ و اولئك هم اولو الالباب -

بقیہ مضمون صفحہ ۱۵ کا :

حوالے کیا ... کی سمت اپنی دلچسپی اور توجہ کا ثبوت دیا - ... وادا کرتا ہوں : فجزاہ الله تعالی عنی خیر الجزاء ... -

عود الی المقصود

اب دوسرہ وار چند سطور لکھدیں کہ سلسلۂ سخن بہت دورتکگیا -

(۱) ھاں یہ سچ ہے کہ انگلش تراجم کتب جدیدہ میں اصطلاحات کا مسئلہ بہت اہم ہے اور ایک غیر معمولی توجہ و غور کا محتاج ‘ لیکن جس قدر آپ حضرات اسکو مشکل اور ایک امر عظیم اور مانع شدید راہ تراجم و تصانیف میں سمجھتے ہیں ‘ اس عاجز کے خیال میں امر واقع سے بالکل خلاف ہے - میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آتی کہ اگر اردو زبان میں ترجمے کیلیے مستعد ہوجائیں تو صرف اصطلاحات کا مسئلہ کیوں مانع ہو؟

یقین کیجیے کہ یہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں - البتہ اسکی ضرورت ہے کہ علوم عربیہ سے پوری واقفیت ہو ‘ اور دماغ میں اس کام کی صلاحیت - اگر یہ نہیں تو پھر نہ یہ معنی ہیں کہ آپ مترجم بھی نہیں - مترجم کے معنی میں وہ قدرت اور قابلیت بھی شامل ہے ‘ جس کے ذریعہ زبان غیر کی اصطلاحات کا ترجمہ کیا جائے - اگر ایک شخص اصطلاحات کے باب میں قاصر ہے تو اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ مترجم ھی نہیں ہے -

پس یہ جو آپنے کہا ہے کہ " اردو زبان علوم کے ترجمے کیلیے ناقابل ہے " ایک ایسی بات ہے ‘ جو آپ جیسے علمی مذاق رکھنے والے شخص کو نہیں کہنا چاہیے - آجتک کونسا اردو سے کام ھی کب لیا گیا ہے کہ آپنے اسکے قابل اور ناقابل ہونے کا بے تکلف فیصلہ کردیا ؟ میں کہتا ہوں کہ ایک لمحہ کیلیے بھی ناقابل نہیں ‘ البتہ وسعت نظر ‘ اور قدرت وضع الفاظ و تراکیب ‘ اور علوم ادبیۂ عربیہ و فارسیہ پر نظر ہونی چاہیے -

میں اپنی تمام تحریرات میں نئے الفاظ اور مذاہب حال عربی مصطلحات و تراکیب کے التزام کا حتی المقدور خیال رکھتا ہوں -

نئے علوم سے اگر مقصود فلسفہ ہے تو اسمیں تو کوئی اصطلاح ایسی نئی نہیں ‘ جو عربی میں نہو - البتہ بعض وہ علوم جدید اضافہ ہوئے ہیں ‘ اور بعض وہ ‘ جو زمانۂ حال سے مخصوص سمجھے جاتے ہیں ‘ اپنے ساتھ ایک ذخیرہ نئی اصطلاحات کا بھی رکھتے ہیں ‘ مگر ارباب فکر و واقفان فن سمجھ سکتے ہیں کہ جو کچھہ ہے اپنا ھی قصور ہے ‘ ورنہ انکے لیے بھی وضع الفاظ کا مسئلہ چنداں مشکل نہیں -

میں بہت جلد خاص اسی مسئلے پر مع ایک ذخیرۂ الفاظ و اصطلاحات کے اپنے خیالات ظاہر کرونگا -

(۲) " مائینڈ " (Mind) کیلیے ہمارے یہاں بہت مدت سے ایک لفظ موجود ہے اور وہ کافی ہے ‘ یعنی " نفس "

(۳) اسکے بعد آپنے ایک نہایت اہم اور دلچسپ مسئلے پر توجہ فرمائی ہے یعنی " اخلاق میں وراثت کا اثر " -

لیکن اسکے بعد ھی آپ " نفس " اور اسکے اعمال کی بحث کرتے ہوے طریق حل مبحث و ماحن فیہ سے الگ ہوگئے ہیں -

بیشک انقلاب فلسفۂ قدیم و جدید کے درمیانی دور میں بھی مثل دور سابق ‘ اس مسئلہ کو تسلیم کرتے تھے ‘ اور کانٹ نے اسپر زور دیا ‘ لیکن غالباً جناب کا یہ خیال درست نہیں کہ اب عالیۃ اسکے خلاف فیصلہ ہوگیا ہے ‘ اور زمانۂ حال کے اساطین فلسفۂ و اخلاق اسکے بالکل قائل نہیں - آجکل تو فلسفۂ و اخلاق پر تعدد مذاہب کا ایک طوفان عظیم طاری ہے - مضمون زیر نقد میں بہت سرسری طور پر چند اخلاقی ملاحظات پر توجہ دلائی تھی ‘ کہ کہ علمی اصول پر بحث و تنقید - اس مسئلے کے متعلق دونوں مدعیوں کے دلائل و مباحث کا بہت بڑا ذخیرہ پیش نظر ہے ‘ اور اب جناب نے یہ بحث چھیڑ دی ہے تو مستقل عنوان سے اسکی نسبت جواب عرض کرونگا کہ محتاج بسط و استقصاء ہے -

(۴) بیشک تربیت اولاد کا مسئلہ اہم ترین مسائل علم الاخلاق ‘ و مبداء اصلاح انسانیۃ ‘ و عماد ترقی ملت و نسل قوم ہے ‘ اور اس قوم سے بڑھکر بد بخت کوئی قوم نہیں ‘ جسکے والدین اپنی اولاد کی جسمانی و دماغی پرورش سے بے پروا ہوں - آپ لوگ تو صرف اسلیے اسے ضروری سمجھتے ہیں کہ موجودہ زمانے کے علم پیڈا گوا جی (Pedagogy) (علم التعلیم و التربیۃ) کے لحاظ سے ضروری ہے ‘ مگر میں اسلیے ضروری سمجھتا ہوں کہ اسلام کے خداے حکیم نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ :

یا ایها الذین آمنوا ! قوا انفسکم و اهلیکم نارا - (۶۶ : ۶) — مسلمانو ! اپنے آپ کو اور اپنی اولاد اور متعلقین کو آگ کے عذاب سے بچاؤ جو تمپر پیش آنے والا ہے -

اور فی الحقیقت (بقول حضرت امیر علیہ السلام ‘ کما ذکرہ الرازی فی تفسیرہ) اس آیت کریمہ میں اولاد کی تربیت و تعلیم ہر مسلمان پر فرض کردیا ہے ‘ تاکہ وہ ان تمام عذابوں سے دنیا میں بچیں ‘ جو ہر طرح کے جہل و ضلالت سے پیش آتے ہیں -

لیکن معاف فرمائیے گا ‘ جو لوگ ملک کے پالیٹکس میں حصہ لیتے ہیں ‘ یا اسلامی مطالب کے ذریعے حرکت و التہاب پیدا کرنے کی سعی کرتے ہیں ‘ ان پر بوہم ہونے کی یہاں ضرورت نہ تھی - بچوں کی تربیت ماں باپ ھی کرسکتے ہیں ‘ لیکن سیاسی اور جنگی مصائب کے ورود کے بعد نہ مائیں باقی رہتی ہیں ‘ جو بچوں کو گود میں اٹھائیں ‘ اور نہ باپ باقی رہتے ہیں ‘ جو انکو درس فلسفہ و حکمت دیں - آج جو انقلابات مسلمانوں پر طاری ہو رہے ہیں ‘ انہوں نے گویا ایک جنگ کا زور ہم پر طاری کردیا ہے - یہ ضرور ہے کہ فن حرب کی تعلیم ‘ اور علوم و صنعۃ کا حصول ہم میں ایسی قوتیں پیدا کردیگا ‘ جو براہ راست میدان جنگ میں کام آئیں گی ‘ لیکن جنگ کے ایام میں ان باتوں کی مہلت نہیں ہوتی ‘ بلکہ صرف اسکی ‘ کہ خوش اخلاق و بد اخلاق ‘ واقف فن اور جاہل مطلق ‘ جیسے کچھہ آدمی میسر آ جائیں ‘ اور ہتیار کاندھے پر رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں ‘ انکو دشمنوں کے سامنے بھیجدیا جاے اور پھر امن کی مہلت نکالکر اصلی اور تدریجی درجہ تقویت و تعلیم کی طرف متوجہ ہوں -

پس اس وقت پہلی چیز یہ نہیں ہے کہ موجودہ حالت سے ہم اپنی بہتر حالت کیونکر بنائیں ؟ بلکہ یہ کہ اپنی اچھی بری موجودہ حالت میں ھی کسی طرح زندہ اور باقی رہسکیں - اگر ذرا بھی زندگی کی طرف سے اطمینان ہو تو پھر وقتی اور فوری امریہ کو چھوڑ کر صحیح اصول علاج کے مطابق بتدریج اپنا علاج کرائیں گے -

والعاقبۃ للمتقین

صفحة من تاريخ الحرب

تاریخ حروب کے صفحے

— * —

مدافعة محصورين

— * —

یہ یادگار محاصرہ اور یہ

(۱)

" الشي بالشي يذكر " عربي کي مشہور ضرب المثل ہے - جنگ جبکہ ادرنہ (ایدریانوپل) اور (سقوطری) کی حیرت انگیز مدافعت نے پلیونا ' لیڈی اسمتھ ' اور پورٹ آرتھر کے واقعات دھرا دیے ہیں ' ہمارا ذہن بے ساختہ اُن اقوام سالفہ کی طرف منتقل ہوتا ہے ' جنہوں نے اب سے کئی ہزار برس قبل اپنی ملت و وطن اور اپنے مذہب عزیز کی مدافعت اس استقلال اور جانفروشی سے کی تھی کہ انکی خونیں داستانیں آجتک آرائش صفحات تاریخ ہیں ! !

— * —

قدیم ترین محاصرے اور مدافعت

— * —

دنیا میں جنگ کے آغاز کے ساتھہ ہی محاصرہ اور محصورانہ مدافعت شروع ہوگئی تھی - انسان نے جب پہلے پہل بادیہ نشینی کی زندگی سے ترقی کرکے شہری زندگی شروع کی ہوگی تو مختلف قوموں ' نسلوں ' جماعتوں ' اور خاندانوں کی باہمی جنگ جوئی نے طاقتور کو محاصرے کی ترغیب دی ہوگی ' اور مغلوب و ضعیف محصور ہوجانے پر مجبور ہوگیا ہوگا - سب سے زیادہ قدیم ترین محاصرہ ' محاصرۂ ازوت ہے ' جو بسی میتک اعظم کی زیر قیادت دیا گیا تھا - یہ محاصرہ ۲۹ - برس تک جاری رہا ' مگر تفصیلی حالات معلوم نہیں -

اسکے بعد سب سے زیادہ دنیا کا قدیمی محاصرہ طروادہ (Troda) ہے ' جس کا افسانہ یونان کے مشہور سحر طراز اور ابو الشعر ہومر (Homer) نے الیذ (Iliad) میں نظم کیا ہے ' اور گو شاعرانہ افسانہ طرازی اور یونانی علم الاصنام کے خرافات کی آمیزش سے اسکے اصلی واقعات معلوم کرنا مشکل ہیں ' تاہم اسمیں شک نہیں کہ وہ زمانۂ قدیم کی ایک بہت بڑی انسانی خوں ریزی ' اور تاریخ حروب کا ایک عظیم الشان جنگی محاصرہ تھا -

یہ محاصرہ ۱۰ - برس تک جاری رہا تھا ' اور اسکی نسبت جنگ و مقاتلات کے عجیب و غریب واقعات ہومر بیان کرتا ہے -

اس ہولناک محاصرے کے بعد ' قرون اولی کے محاصروں کی تاریخ ایک حد تک تاریخی روشنی میں آجاتی ہے ' اور دنیا کے دو مشہور قدیم ترین محاصرے یروشلیم (بیت المقدس) اور قرطاجنہ (کارتھیج) کے ہمارے سامنے آتے ہیں - اس وقت مختصراً انہی دو محاصروں کی طرف متوجہ ہونگے -

— * —

محاصرۂ بیت المقدس

سنہ ۷۰ مسیحی کا محاصرہ

— * —

تاریخ عروج و زوال امم کا ایک درد انگیز افسانہ !

— * —

سنہ ۷۰ - قرن عیسوی سنہ کا آغاز تھا ' کہ روم سے ستم آزمائی و حملہ آوری کا ایک سیلاب عظیم شام کی طرف امنڈا ' یہ شہنشاہ طیطس (Titus) نے بنی اسرائیل کی عزت ' سالہ عظمت و جبروت کے مسکن ' صہیون (داؤد) کے عظیم الشان ہیکل ' اور داؤد و (سلیمان) پر فوج کشی کردی - اسرائیل کے گھرانے کی یہ وہ آخری بربادی تھی ' جسکی (یسعیا) نبی نے خبر دی تھی ' اور نسل اسحاق کی بد اعمالیوں کی وہ سب سے آخری سزا تھی ' جس پر (حزقیال) نبی نے ماتم کیا تھا ' اور خداوند خدا نے کہا تھا " اے صیون کی بدکار عورت ! تونے مجھے چھوڑ دیا ' جس میں غیر قوموں کو بھیجونگا ' جو تیری عظمت و ناموس کو پامال کردینگے " (حزقیل ۱۶ : ۲۱)

یہ رومی فوج کشی وہ آخری عذاب الہی تھا ' جسکے بعد جلال خداوندی نے ہمیشہ کے لیے وادی اسرائیل سے اپنا رشتہ کاٹ لیا ' اور (یہود) کی بدبختی نے (قرآن) کی پیشین گوئی کو پورا کیا : و کان وعداً مفعولا (۱۷ : ۳)

محاصرے کا آغاز

رومی فوج نے شہر کے قریب پہونچ کر پہلا قاصد بھیجا ' اور باشندگان شہر سے کہا کہ شہر حوالہ کردیں ' مگر وہ بیت المقدس کے مستحکم حصار ' اور آہنی عمارات جنگ کی طرف سے مطمئن تھے ' انہوں نے تسلیم شہر سے (عربی میں حوالگی کے معنوں میں " تسلیم " آتے ہیں اور اسکو اردو میں رائج ہونا چاہیے) انکار کردیا -

اب رومی فوج کے لیے محاصرہ ناگزیر تھا - ۳۰ - ہزار آہن پوش فوج نے چاروں طرف سے شہر کا محاصرہ کرلیا -

بیت المقدس اُس وقت نہایت محفوظ تھا - یکے بعد دیگرے تین نہایت مستحکم شہر پناہیں تھیں ' اور انکے ساتھہ ہی قلعے مدافعة کے آلات و اسباب جنگ کیلیے نہایت مضبوط عمارتیں رہتی تھیں - (طیطس) نے اپنی فوج کے چار حصے کردیے - تین حصے شمالی جانب پر متعین کیے ' جو بیرونی شہر پناہ سے ایک میل کے فاصلے پر جم گئے - اور باقی ایک حصہ جانب مشرق مقرر کیا ' جو مشہور مسیحی مقدس پہاڑ (کوہ زیتون) کے حوالی میں تھا -

قدیم آلات جنگ

رومی فوج کے ساتھہ اُس زمانے کے ترقی یافتہ آلات جنگ بے شمار تھے - علی الخصوص طویل و وزنی گرز ' سنگ بار منجنیقیں ' آتش افشاں پہیہ دار مندرے ' اور قدیم زمانے کا وہ عجیب و غریب آلۂ جنگ ' جسکے لیے عربی میں (کبش) کا لفظ مستعمل ہوگیا تھا -

(گرز) قدیم قوموں کا سب سے بڑا آلۂ جنگ تھا ' جس کو رستم و سہراب کے کاندھوں پر شاہنامے میں ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے - لیکن رومیوں کے پاس ایک خاص طرح کا گرز ہوتا تھا ' جسکو محاصرے میں استعمال کیا کرتے تھے - یہ معمولی گرز سے بہت زیادہ

لعنا ' اور اسکے ضرب کا اثر بہت زیادہ وزنی ہوتا تھا ' اور شہر پناہ کي دیواروں ' اور قلعہ کے دیواروں کے توڑنے میں کام آتا تھا -

(منجنیق) ایک عام الستعمال مشین تھي ' جسکے ذریعہ بڑے بڑے وزني پتھر شعلہ اور محصور شہر کے اندر پھینکے جاتے تھے - یہ (میکانک) سے یوناني اصل کا معرب ہے ' اور علم الحیل (فن وضع آلات و مشینری) کي قدیم ترین ایجاد - عربوں نے بھي اپني جنگوں میں اس سے کام لیا ہے - یہ گویا قدیم زمانے کي توپ تھي - پتھر کے بڑے بڑے ٹکڑے جب اس سے نکلکر اڑتے تھے ' تو انکي ضرب دیواروں اور قلعوں پر نہایت سنگین پڑتي تھی -

(آتش افشاں منارے) لکڑي کے بنائے جاتے تھے - اسکے نیچے پہیے لگے ہوتے تھے ' تاکہ گاڑي کي طرح نقل و حرکت ممکن ہو - اسکي کئي منزلیں ہوتي تھیں - ان میں بیٹھکر حملہ آور محصورین کي طرف تیزي سے بڑھتے تھے ' اور انکے برجوں سے آتشیں روغن اور سامان کي دیواروں اور عمارتوں پر پھینکتے تھے -

(کبش) اُس زمانے کا بہترین ہتھیار تھا - کچھہ آدمي گاڑي کو کھینچتے تھے ' اور کچھہ حفاظت کرتے تھے - یہ گاڑي شہر پناہ سے ملادي جاتي تھي ' اور اندر کي فوج محصورین کي تیر اندازي سے محفوظ رہکر ' دیواروں میں نقب لگا دیتي تھي -

عربوں نے اسکو (کبش) اسلیے کہا کہ اسکے سامنے کے رخ پر ایک

کي بڑي بڑي عظیم الشان سرزمینوں کو مع انکے بسنے والوں کے بخش دیا تے تھے - مگر انھوں نے اس پیمان و عہد کو توڑ دیا ' جو مصر کي غلامي سے نجات پانے کے بعد خداوند خداے قدوس سے سینا کے پہاڑ پر باندھا تھا - جب وہ طرح طرح کي بد اعمالیوں اور فسق و فساد میں مبتلا ہوگئے تو رحمت الہي انسے روٹھہ گئي ' اور اس نے اپني برکات کي جگہہ اپنے قہر و غضب کو بھیج دیا - خدا کا اس دنیا میں سب سے بڑا قہر یہ ہے کہ وہ کسي قوم سے حکومت و فرماں روائي کي عزت چھین لے ' اور غیر قوموں کي غلامي و محکومي کي زنجیریں اسکے پاؤں میں ڈالدے - پس یہودیوں کیلیے بھي اب دنیا میں اس سزا کے سوا کچھہ نہ تھا - (بخت نصر) کي فوج کشي اور (بابل) کي قید کے بعد (عزرا) کي آہ و زاري نے انکي سزا کي مہلت بڑھادي تھي ' پر انھوں نے اس فرصت سے بھي فائدہ نہ اٹھایا - اسلیے ضرور تھا کہ آخري غضب الہي کسي جابر قوم کے استیلاؤ تسلط کي صورت میں ظاہر ہو - اور وہ جب کبھي کسي قوم سے روٹھتا ہے تو اسکي عادت ہے کہ اپني کسي جابر مخلوق کو اسپر مسلط کردیتا ہے - پھر وہ اسکے تحت حکومت کو اوات دیتي ہے ' غلامي و محکومي کي بیڑیاں اسکے پاؤں میں ڈالدیتي ہے ' اور عزت ملي اور شرف قومي کي روح اسکے اندر سے کھینچ لیتي ہے !!

رومیوں کا یہ حملہ یہودیوں کیلیے اسي سلسلۂ غضب الہي کي

کبش

رومي آلۂ جنگ ... ایک گاڑي کے تھا ' اور جس میں بیٹھکر محاصرین حملہ کرتے تھے

مینڈھے کا مصنوعي سر بنا کر لگا دیا جاتا تھا - (دیکھو تصویر کبش)

شہر کي بیروني شہر پناہ اور رومي لشکر کے شمالي حصے کے مابین جو آباد قطعے تھے ' وہاں کے تمام درخت اکھڑوا ڈالے گئے تھے ' تاکہ فوجي نقل و حرکت میں مانع نہوں -

اطراف شہر کي سرسبزي کا اس وقت یہ حال تھا کہ یہ تمام قطعات طرح طرح کے شاداب درختوں کي کثرت سے ایک جنت ارضي کا منظر معلوم ہوتے تھے ' اور اس کثرت کے ساتھہ تھے ' کہ صرف انکي جڑوں کے کھودنے اور اکھاڑنے میں کامل چار دن رومي فوج نے صرف کیے !!

یہ شام کي سرزمین تھي ' جسکي نسبت قرآن کریم نے سورہ (بني اسرائیل) میں فرمایا : " بارکنا حولہ " ہم نے بیت المقدس کے اطراف کو اپني برکات سے مالا مال کردیا تھا !

اسکے بعد فوج شمال کي جانب بڑھي ' اور ایک ایسے مقام پر خیمہ زن ہوئي ' جہاں سے بیروني حصار شہر کا ایک گوشہ نظر آتا تھا - یہاں محاصرین نے چند برج تعمیر کیے ' اور ان میں بیٹھکر بیت المقدس پر سنگي گولے برسانا شروع کردیے -

فاعتبروا یا اولی الابصار !

یہ وهي بیت المقدس تھا ' جس کو خداے ذوالجلال نے اپني رحمت و برکات کا نشیمن بنایا تھا - ابراهیم (ع) کے گھرانے سے جو الہي وعدے ہوے تھے ' انکے ایفا کا پہلا گھر اسي میں تھا - بني اسرائیل کي عظمت و جبروت کے سیلاب اسکي شہر پناہ سے نکلتے تھے ' اور دنیا

اخري سزا تھي ' جسکے بعد بني اسرائیل کي عظمت کا چراغ ہمیشہ کیلیے گل ہوگیا : ضربت علیهم الذلة و المسکنة ' و باؤ بغضب من اللہ - (بخت نصر) اور بابلیوں کا زور پہلا عذاب تھا ' اور یہ آخري - انھي دو عذابوں کي طرف قرآن کریم نے اشارہ کیا ہے کہ :

و قضینا الی	اور ہم نے بنی اسرائیل سے انکی کتاب
بني اسرائیل فی	تورات میں صاف صاف کہدیا تھا کہ تم ضرور
الکتاب لتفسدن	زمین پر دو مرتبہ فساد میں مبتلا ہوگے
فی الارض مرتین '	اور اپني بد اعمالیوں میں مغرور ہوکے نہایت
و لتعلن علوا کبیرا -	سخت زیادتیاں کروگے ' تو اے بنی اسرائیل
فاذا جاء وعد	کے لوگو ! جب تم میں ظہور فساد و عدوان
اولا هما ' بعثنا علیکم	کا پہلا وقت آیا ' تو ہم نے تمہارے مقابلے
عبادا لنا اولی بأس	میں (بابل کے) اُن لوگوں کو بھیجدیا ' جو
شدید ' فجاسوا	نہایت جابر اور سخت گیر تھے - وہ تمہاری
خلال الدیار ' و کان	بستیوں کے اندر پھیل گیے (اور وہ سب
وعدا مفعولا	کچھہ کیا جو انکو کرنا تھا) اور اللہ کے وعدے
(۱۷ : ۳)	کو پورا ہونا تھا ' اور وہ پورا ہوکر رہا -

یہ قوموں کے اعمال کے قدرتي نتائج هیں - جس بیت المقدس پر ملائکۂ الہی رحمت و برکت کے پھول چڑھاتے تھے ' آج حملہ آوروں کے برجوں سے اسپر پتھروں کے گولوں کي بارش ہو رهي ہے !!

و ما کان اللہ لیظلمهم ' و لکن کانوا انفسهم یظلمون -

عروج و زوال امم کا یہ قانون الہي ہے ' اور اے کاش کہ آج وہ پیروان اسلام ' جنکو خدا نے بني اسرائیل کي اس عظمت و جبروت کا جانشین بنایا تھا ' اور جو اُس خلافت ارضي کے وارث ہوے تھے ' جسکي اہلیت (داود) اور (سلیمان) کي نسل میں باقي نہیں رہي تھي ' تاریخ کے ان نتائج قریبہ سے عبرت پکڑیں ' اور آنے والے وقت سے ڈریں :

کذالک یضرب اللہ الامثال ' لعلہم یتذکرون !

اسي طرح اللہ گذشتہ قوموں اور ملکوں کي مثالیں بیان کرتا ہے ' تاکہ شاید غافل قومیں عبرت پکڑیں !!

رومي پیش قدمي

یہودیوں کي حالت اُس وقت نہایت افسوس ناک تھي - بابل کي قید اور عرصے کي غلامي نے پھر اُسي سیرۂ اولین پر پہنچا دیا تھا ' جس سے دریاے نیل کے کنارے حضرت موسي نے انہیں نجات دلائي تھي -

تاہم اُنہوں نے اس موقعہ پر اپنے تمام قوی کو جمع کیا ' اور پوري جانبازي سے مدافعت کا سامان کرنے لگے - سب سے بڑي مشکل یہ تھي کہ رومیوں کے سے آلات جنگ اور اسلحۂ ہلاکت انکے پاس نہ تھے ' اور سنگ باري کے برجوں ' عظیم الشان کبشوں ' اور آتشین روغن کي بارش کا کوئي جواب نہیں دیسکتے تھے -

پھر ممکن تھا کہ وہ اسکا جواب دیسکتے ' مگر قدرت الہي کے بھیجے ہوے عذاب یا اپنے اعمال بد کے قدرتي نتائج کا انکے پاس کیا جواب تھا ؟

فاخذہم العذاب و ہم ظالمون (۱۶ : ۹۰)

پس عذاب الہي نے اُنہیں جا پکڑا اور وہ اپنے ظلموں کي وجہ سے اسي کے مستحق تھے -

نتیجہ یہ نکلا کہ کچھہ عرصے کے بعد بیروني شہر کي سرحد محاصرین نے فتح کرلي -

اب رومیوں نے زیادہ شدت اور مستعدي سے قدم آگے بڑھاے ' اور کوہ (زیتون) کي مشرقي فوج نے اپني منجنیقوں کا رخ مقدس (ہیکل) کي جانب کردیا - ساتھہ ہي مشتعل روغن (نفت) کي بارش بھي شروع کردي - آجکل عربي و فارسي میں کراسن تیل کو نفت کہتے ہیں ' مگر یہ ایک دوسرا معدني تیل تھا ' جو نہایت سریع الاحتراق تھا ' اور جس مقام پر پڑتا تھا ' بمجرد ایک دوسرے تیل کے پڑنے کے ' اُس سے شعلے بھڑکنے لگتے تھے - قدیم زمانے کي بہت سي متمدن قوموں نے اسکو استعمال کیا ہے ' اور جنگ صلیبي کے عہد میں بزمانۂ محاصرۂ عکہ مسلمانوں نے بھي اس سے کام لیا تھا -

یہودي اب نہایت مضطرب ہوے ' کیونکہ منجنیقوں کے گولے اور روغن نفت کي پچکاریاں ہیکل کي دیواروں تک پہنچنے لگیں - بعض پراني جنگوں میں انہیں چند منجنیقیں مل گئي تھیں - وہ نکالي گئیں ' اور محصورین کي طرف سے بھي گولہ باري کا جواب دیا جانے لگا - لیکن ابھي اس انتظام کو زیادہ دیر نہیں گذري تھي ' کہ ایک اس سے بھي بڑھکر مصیبت کي خبر ملي - یعني لوگوں نے دیکھا کہ شمالي شہر پناہ کے اندر جا بجا سوراخ ہوگئے ہیں !

اس خبر کے پھیلتے ہي محصورین کے دل بیٹھہ گئے - ہمتوں نے جواب دیدیا - بالاخر مایوس ہوکر پیچھے ہٹ آئے ' اور اس طرح شہر کي پہلي شہر پناہ پر رومي قبضہ ہوگیا -

اب دوسري شہر پناہ کے محاصرے کیلیے برج طیار ہونے لگے -

اس عرصے میں رومیوں نے بارہا باشندوں سے تسلیم شہر کي درخواست کي - سمجھایا کہ اس طرح انکي جانیں تہ تیغ ہونے سے بچ جائیں گي ' مگر یہودي قید بابل کا تجربہ کر چکے تھے - انہوں نے ہر مرتبہ اطاعت قبول کرنے سے انکار کیا ' اور بدستور مصروف رہے -

محصورین کي آخري سعي

اسلحہ کے باب میں یہودي رومیوں سے بہت کمزور تھے - اسلیے رو در رو مقابلہ ناممکن تھا - اسکے علاوہ ایک شہر پناہ مسخر ہوچکي تھي اور اس سے قوم کي اخلاقي حالت میں بھي فرق عظیم پیدا ہوگیا تھا - اسلیے یہودیوں کے اعلی سپہ سالار نے دیکھا کہ کمزور مگر با تدبیر اقوام کے مشہور ہتیار " حیلہ طرازي " سے کام لیا جاے -

چنانچہ انہوں نے شہر پناہ کے اندر سے ایک عمیق سرنگ رومي لشکر گاہ تک کھود دي ' اور اسکا نتیجہ معاً ظاہر ہوگیا - یعني زمین کے مجوف ہو جانے کي وجہ سے لشکر گاہ کے تمام برج دھنس بیٹھہ گئے - رومیوں کو اس سے واقعي سخت نقصان پہنچا ' اور کئي دن کي متصل محنت کے بعد پھر دوبارہ برج تعمیر کیے گئے - تاہم جس ساز و سامان کے ساتھہ وہ آے تھے ' اسپر ان نقصانات کا کوئي اثر نہیں پڑسکتا تھا - فوج محاصرہ کیے بدستور پڑي رہي -

دوسري شہر پناہ بھي یہودیوں کو چھوڑ دیني پڑي ' اور رومانی فوج فاتحانہ اسپر بھي قابض ہوگئي !

اب یہودي تیسري شہر پناہ میں محصور تھے ' اور یہ آخري حفاظت کا نشیمن تھا ' کیونکہ اسکے بعد چوتھي شہر پناہ تھي - اسي کے اندر ہیکل اعظم اور تمام مقامات مقدسہ تھے ' اور اسکے مفتوح ہو جانے کے بعد بچنا دشوار تھا -

انہوں نے اپنے پھر سرنگیں کھودیں اور اس محنت و جانفشاني کے ساتھہ ' کہ چند دنوں کے بعد ہي تمام زمین کھوکھلي کردي ' اور رومي برجیاں اور عمارات محاصرہ پہلي مرتبہ سے زیادہ نقصان دہ طریقے پر منہدم ہوگئے - اس سے رومیوں کا غیظ و غضب اور بھڑک اٹھا ' اور جوش انتقام نے مجنون کردیا - انہوں نے اپني عظیم الشان منجنیقیں اور بڑے بڑے کبش لیکر آخري حملہ کردیا - وہ برابر ہلاکت اور بربادي پھیلاتے ہوے بڑھتے گئے - یہاں تک کہ آخري شہر پناہ میں بھي شگاف پڑگئے -

خرقیل نبي کي پیشین گوئي

اس سے بھي بڑھکر مصیبت عظمی یہ تھي کہ آتش انگیز روغن نفت کي بارش نے مقدس ہیکل کي دیواروں تک پہنچنا شروع کردیا تھا - بدبخت یہودیوں نے ہرچند کوشش کي ' مگر اپني ہزار سالہ عظمت کے گھر کو نہ بچا سکے - اصل یہ ہے کہ اب اسرائیل و اسحاق کا خدا بھي اُسے نہیں بچانا چاہتا تھا - اسکا بڑا حصہ آتشزدگي سے برباد ہوگیا ' اور گنبدوں اور میناروں میں سنگي گولوں سے سوراخ پڑگئے - (خرقیل) نبي نے کہا تھا : " میں ہیکل کے گنبدوں پر غیر قوموں کے لگاے ہوے دھبے دیکھہ رہا ہوں " بالاخر اس بدبخت اور خدا کي مغضوب قوم کي آخري سزا کي تکمیل ہوگئي ' اور عروج و زوال امم کے قانون الہي کے نفاذ کو کوئي انساني سعي روک نہ سکي - رومیوں کے برجوں کي گولہ باري کا اب جواب ممکن نہ تھا -

خاتمہ !

ایک دن صبح کو یہودیوں نے دیکھا کہ رومي لشکر عظیم قتل و غارت ' اور نہب و سلب کے ہتیار ہاتھوں میں لیے ' آخري شہر پناہ سے اندر داخل ہو رہا ہے :

فجاسوا خلال الدیار ' و کان وعداً مفعولا !! (۱۷ : ۳)

پس وہ بستیوں اور آبادیوں میں پھیل گئے ' اور اللہ کے وعدے کو پورا ہونا تھا اور پورا ہوکر رہا -

مذاکرۂ علمیہ

پھر وہ سب کچھہ ہوا جو اسکے بعد ہونا تھا - اُس قتل و غارت کا کون اندازہ کرسکتا ہے ' جو کئی دن تک اُس مقدس شہر میں جاری رہا ؟ عورتوں اور بچوں تک کو خونخوار فاتحوں کی تلوار سے امان نہ تھی - عمارتیں جل رہی تھیں ' اور دیواریں زمین کے برابر ہوگئی تھیں - جو بچ رہے تھے ' وہ قیدی بنا لیے گئے ' اور جو بھاگ گئے ' انھوں نے پھر بنی اسرائیل کے ہزارہا سالہ گھرانے کی نسبت کوئی اچھی خبر نہیں سنی !!

فکاین من قریة اهلکناها وهي ظالمة ' فهي خاویة علی عروشها ' و بئر معطلة و قصر مشید - افلم یسیروا فی الارض فتکون لهم قلوب یعقلون بها ' او اذان یسمعون بها ' فانها لا تعمی الابصار و لکن تعمی القلوب التي في الصدور - (۲۲ : ۴۴)

پھر انسانوں کی کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے انھیں ہلاک و برباد کردیا ' کیونکہ وہ نا فرمان تھیں ' اور انھوں نے احکام الہی سے سرتابی کی تھی - پس وہ اس طرح اجڑ گئیں ' کہ انکی بڑی بڑی عمارتوں کی دیواریں اپنی چھتوں پر گر پڑیں ' انکے لبریز کنویں بیکار و معطل ہوگئے ' اور پکی اینٹوں کے عظیم الشان بنائے ہوے محل ویران نظر آنے لگے ! پھر کیا دنیا کے غافل انسانوں نے زمین پر سیر و سیاحت نہیں کی ہے ؟ اور گذشتہ قوموں اور ملکوں کے اُن انقلابات کو نہیں دیکھا ہے ؟ اگر نظر عبرت سے دیکھتے تو انکے پاس دل ہوتے' جو انجام کار کو سمجھتے - اور کان ہوتے' جو صداے الہی کو سنتے - اصل یہ ہے کہ جب کسی قوم کے برے دن آتے ہیں ' تو اوکرنکی آنکھیں اندھی نہیں ہو جاتیں' بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں ' جو انکے سینوں کے اندر پوشیدہ ہیں !

انتقاد

ودہ دی ترکس ان ٹریپولی

With The Turks in Tripoli

مسٹر ای - این - بینٹ (E. N. Benit) کے سیاحت نامۂ طرابلس کا ذکر اردو اخبارات میں بارہا ہوچکا ہے ' اور اسکے اقتباسات اکثر اخبارات نے شائع کیے ہیں - جس صداقت اور بے تعصبی کے ساتھہ اس شریف انگریز اہل قلم نے حالات جنگ پر بحث کی ہے ' اور ضمناً ترکوں اور اسلام کے متعلق جو پر عواطف خیالات ظاہر کیے ہیں' وہ یقیناً ہماری شکر گذاری کا مستحق ہیں -

موجودہ زمانے میں جنسی و سیاسی تعصب جس خوفناک و تاریک درجہ تک پہنچ گیا ہے ' وہ قرون مظلمہ (Middle Agse) کے مذہبی تعصبات کے خونین مصائب سے بھی زیادہ عالم انسانیت کیلیے خطرناک ہے - یہ سچ ہے کہ اب کوئی عدالت تعذیب روحانئین (Inquisition) نہیں ہے ' جو کافروں اور ساحروں کو زندہ جلا دیتی ہو ' تا ہم وہ متمدن قومیں اپنے ترقی یافتہ قواے جنگ ' اور نا قابل مقاومت وسائل تسلط کے ساتھہ موجود ہیں' جو لاکھوں انسانوں کو باسم تہذیب و دعوت مدنیت ' محض اس جرم پر قتل کردینا جائز سمجھتی ہیں ' کہ وہ نسل قوقاسی سے نہیں ہیں ' یا ہیں تو جنس ابیض کے وجود کی موجودگی میں انکا وجود کچھہ ضروری نہیں !

اسی جنسی تعصب کی یورپ کے موجودہ افکار و اقلام پر حکومت ہے - تاریخیں ' سفر نامے ' سیاسی اسفار ' اور اخبار و رسائل ' غرضکہ قلم اور سیاہی کی آمیزش سے جس قدر اشیا طیار ہوسکتی ہیں ' اُن سب کے اندر اسی جنسی تعصب کا شیطان حلول کرگیا ہے - نامور اہل قلم ' اور قابل سے قابل مغربی سیاح ' جب مشرقی اوضاع و اطوار اور عادات و خصائل کی تصویر کھینچتا ہے ' تو اپنے قلم کو اس تعصب کے رنگ و روغن سے الگ نہیں رکھہ سکتا -

علی الخصوص مغرب ومشرق ' اور اسلام و مسیحیت کی جنگ آرائیوں میں انصاف اور صداقت بالکل ایک بے اثر جنس ہوگیا ہے -

یہ فی الحقیقت دنیا اور انسانیت کیلیے ایک مصیبت عظمی ہے ' اور تمام گذشتہ ازمنۂ ظلم و ظلمت سے ' با ایں ہمہ شیوع علم ' و ترقیات علمیۂ عظیمہ ' و رفع منار مدنیة و عمران ' و اتحاد و تبادل آراء اقوام و ملل ' و ادعاے مساوات و نوع پرستی و بے تعصبی ' زیادہ خطرناک و مہلک ' اور ایک خوفناک ترین دور انسانی ہے -

پھر جنسی تعصب کے ایک ایسے تاریک عہد میں جو خال خال چند نفوس صالحہ یورپ کی سرزمین میں نظر آجاتے ہیں ' اور قومی پاسداری کی خباثت سے پاک و بری ہوکر منصفانہ اظہار حق کرتے ہیں ' انکے وجود کو بسا مغتنم اور انکی خدمت انسانیة کو مستحق تحسین و امتنان یقین کرنا چاہیے -

ایسے هي لوگوں میں سے ایک قابل تمجید شخص ' کتاب زیر بحث کے مصنف مسٹر ای - ان - بینٹ بهي هیں -

جنگ طرابلس کے شروع هوتے هي وہ معائنه حالات کیلیے روانه هوگئے - غالباً اخبار مانچسٹر گارجین کي نامه نگاري کي حیثیت سے گئے تھے - ٹیونس کا راسته ' جو اس وقت اندرون طرابلس کیلیے ایک هي دروازہ تها ' اختیار کیا - ورنه پهنچکر ترکي کیمپوں میں ٹهرے اور تین بڑي لڑائیوں کو اپنے سامنے دیکھا - یه وقت جنگ کا اصلي زمانه تها - اندرون طرابلس اور صحرا کے عربي قبایل جوق جوق آرہے تھے ' شیخ سنوسي کي همدردي پوري طرح حاصل هوچکي تهي ' اطالیوں کي پے در پے شکستوں اور ناکامیوں نے جراتوں اور همتوں کو بڑها دیا تها ' اسلیے انکو اصلي حالات معلوم کرنے ' اور صحیح رایوں کے قایم کرنے کا پورا موقعه ملا - وہ ترکي افسروں کے ساتهه کیمپوں میں رہے - عربوں کے اُن صحرائي خیموں میں ' جنکے اجزاے ترکیبي ایک پهٹے هوے کمل ' اور ایک کسي درخت کي خشک شاخ سے زیادہ نہیں هوتے ' بارها بیٹھے اور انکے جذبات ملیه و دینیه کا مطالعه کیا - وہ بادیه نشین قبایل ' جو هزاروں کي تعداد میں ترکي کیمپوں کے سامنے کے میدانوں میں ' اپنے اونٹوں کے پاس ' کهلے اسمان کے نیچے پڑے رهتے تھے ' اور جوش فدا کاري ملت ' و حفظ خاک وطن مقدس ' و عشق اسلام محبوب میں نه دنگي کي ریگستاني تپش کي انهیں پروا تهي ' اور نه رات کي مهلک اور مرض پرور هواؤ رطوبت کي ' انکے سامنے تھے اور انکو پورا موقعه حاصل تها که اسلام کي جنگي و سیاسي قوت کے اس آخري غیر مستعمل خزانے کي قدر و قیمت کا اندازہ کریں -

پس انکا سفر گو مختصر تها ' لیکن اِن نادر مواقع کي وجه سے بهترین مواد ' اور قابل وثوق آرا کے جمع کرنے کا سامان اپنے ساتهه لاے ' اور جس سنجیدہ انداز روایت ' اور منصفانه طریق بحث و استدلال کے ساتهه اُنهوں نے اس سے کام لیا ' وہ ایک عام سیاحت نامے کي سطح سے اس نا مکمل روز نامچے کي قیمت بڑها دیتا ہے -

اٹلي کے اس حملے اور نیز یورپ کے موجودہ ظالمانه و قاتلانه حرص کا انهیں نهایت درد و تاسف سے اعتراف ہے - صدها مواقع پر انهوں نے اهل عرب کي قوت و شجاعت اور جانفروشي و جذبات صحیحه کي داد دي ہے - غیر قوموں کے ساتهه عربوں کے وحشیانه سلوک ' اور اسلام کے تعصب کے افسانوں پر جابجا هنسي اوڑائي ہے - جن عربوں کو یورپ میں وحشت و بربریت کا خوفناک دیو سمجها جاتا ہے ' انهوں نے دیکھا که فرشتوں کي سي مهرباني ' اور قدوسیوں کي سي نیکي کے ساتهه وہ انسے ملے ' اسکي دعوتیں کرني چاهیں ' اور انکے منصفانه خیالات کے شکر گذار هوے -

عربوں کي شجاعت و جانفروشي کي شهادتوں نے جب ایک عالم کو متحیر کردیا ' تو بعض اخبارات نے اس اثر کو بے وقعت کرنے کیلیے طرح طرح کے افسانے مشهور کیے - مثلاً لکها که ترکوں سے انکو بیش قرار رقمیں ملتي هیں ' اور اگر ایک دن کا وظیفه بهي نه ملے تو فوراً اٹلي سے مل جائیں -

مگر مسٹر بینٹ نے جو حالات دیکھے ' وہ بالکل اسکے متضاد تھے - وہ آغاز کتاب هي میں لکهتے هیں :

" عربوں کے لیے نومبر کے مهینے میں جب بارش هوئي ہے ' بڑي سخت آزمائش کا وقت تها ' لیکن انهیں ذرا بهي لغزش نه هوئی - چنانچه طرابلس کا واقعه ہے که جب سنه ۱۹۰۸ ع سے لیکر سنه ۱۹۱۰ ع تک بوجه امساک باران قحط پڑا تها ' تو هزاروں عرب فاقه کشي کي مصیبت سے تنگ آ کر ٹیونس وغیرہ ترک وطن کرکے چلے گئے تھے - لیکن اس موقع پر جبکه باران رحمت کا نزول هوا تو میدان جنگ میں تھے ' اور اپنے کهیتوں سے منزلوں دور - بعض اُن میں سے تهوڑے دنوں کے لیے کهیتي کي غرض سے گئے ' لیکن اکثروں نے اپنے آلندہ تخم کو حب وطني پر قربان کردیا اور باوجود اس اندیشه کے ' که آیندہ انهیں اور نیز انکے بال بچوں کو رزق میسر آنا نا ممکن هوگا ' اپني جگه سے نه هلے -

اٹلي والے رشوتیں دیکر اپنا وہ کام نکالنا چاهینگے ' جس کام کو بزور شمشیر انجام دینے کے ناقابل هیں - لیکن میرے خیال میں اسلامي قوت و یک جهتي عربوں کے فطري الم پر غالب آئیگي "

جیسا که مسٹر بینٹ نے بهي لکها ہے ' یه ضرور تها که عربوں کو انکے ضروري ما یحتاج کے انتظام کیلیے ایک رقم ضرور دي جاتي تهي ' مگر ظاهر ہے که ایسا هونا ناگزیر تها - وہ ' جو اپني زراعت ' اور اپنے اصلي وسائل گذران چهوڑ کر اپني جانیں قربان کرنے کیلیے آگئے تھے ' کیا اسکے بهي مستحق نه تھے که دو وقت کے کهانے کیلیے چند آنے روز دیے جائیں ؟ پهر یه کوئي ایسي رشوت تو نه تهي جو ترک اٹلي کے قیمتي تحفوں اور طلائي طشتوں کو ٹهکرادینے کے معاوضے میں انهیں دیتے هوں ' اور نه انکے لیے معرکۂ جنگ هو سکتي تهي -

اصل یه ہے که جنگ عرب کا اصلي مذاق ہے - تاریخ نے بتلا دیا ہے که عرب هر کام کیلیے موزوں ہے - تخت پر فرماں روائي کیلیے بهي ' اور امن کے تمدن و تهذیب کے لیے بهي - لیکن سچ یه ہے که جنگ کي قوت اسکے اندر کي اصلي آگ ہے ' اور جب بهڑکا دي جاے ' بهڑک سکتي ہے - ترکوں نے اپنے تمام زمانۂ حکومت میں سب سے بڑي سخت خطرناک غلطي (جسکے نتایج اب بهگت رہے هیں) یه کي که همیشه اهل عرب کي طرف سے بے پروائي برتي - انکو مٹایا اور ذلیل کیا ' اور انکو خلافت کا رقیب سمجهکر کبهي اُبهرنے اور قابل بننے کا موقعه نهیں دیا - نتیجه یه نکلا که اسلام کي اصلي کار فرما قوت محض صحراؤں کي ریگ اور اونٹوں کے غولوں کے اندر محدود هوکر رہ گئي ' اور اهل عرب کو کوئي موقعه اپني قدیمي روایات عظیمه کے زندہ کرنے کا نهیں ملا -

جنگ طرابلس میں غازي انور بے کا سب سے بڑا کارنامه یه ہے که اس ترکوں کے سب سے بڑے شخص نے عربوں کے اندر ایک تحریک پیدا کردي ' اور انکو موجودہ حالات سے با خبر کردیا - پس آگ بهڑک اُٹهي ' اور غافل چونک اٹھے - اسمیں نه طمع زر کو دخل ہے اور نه بیش قرار تنخواهوں کو - پس اور آجکل کے دور مصائب میں یه بهولنا نهیں چاهیے که اسلام کے مستقبل قریب کو اگر پر امید بننا ہے ' تو یقیناً اسمیں اسلام کے اصلي خزانۂ قوت ' یعنے عربوں کي زندگي اور تحریک کو دخل غالب هوگا : وما ذالک علی الله بعزیز -

یه ضرور ہے که طرابلس کي جنگ ترکوں اور اطالیوں کي جنگ تهي اور انگلستان کے باشندوں کیلیے سیاسي اور قومي جذبات کے لحاظ سے اٹلي کے اندر کوئي بڑي کشش نه تهي - یهي سبب ہے که اس زمانے میں بڑے بڑے انگریزي اخبارات نے اس حملے کو قابل اعتراض بتلایا اور بعضوں نے تو بهت سخت مضامین لکھے - پس حق پسند انگریزوں کیلیے اظهار حق کي یه کوئي بڑي آزمایش نه تهي - بر خلاف اسکے موجودہ جنگ بلقان جو مسیحي جهاد کے نام سے کي گئي ہے ' اور جو یورپ کو اسلام سے خالي کردینے کے صلیبي ولولے پر مبني ہے ' انگلستان کے باشندوں کیلیے ادعاے حق پرستي و مظلوم نوازي کا اصلي امتحان تها - اور دیکھنا تها که مسٹر بینٹ '

مسٹر میکالا اور مسٹر ایبٹ وغیرہ کی طرح ' انکے ارباب حق پرستی ہیں ' جو صداے انصاف بلند کرتے ہیں ؟

بیشک اس ہنگامۂ قتل و غارت میں چند پست آوازیں رحم و انصاف کی بھی کبھی کبھی سننے میں آئی ہیں - فرانس کے مشہور انشا پرداز (لیدوکی) کے مضامین ایک اچھی ضخامت کا رسالہ بنسکتے ہیں - جن کو ترکوں کی حمایت ' اور ترکی سوسائٹی کے ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے بڑا نام ہے ' اور پھر افسوس کہ ان صداؤں میں سات کرور مسلمانوں پر حکمرانی کرنیوالی قوم کا کوئی حصہ نہیں ' والشاذ کالمعدوم ! !

اصل یہ ہے کہ انگلستان کی بدقسمتی اس وقت صلیبی جذبات کا شکار ہوگیا ہے ' اور یہ جذبہ اقلام و صحائف پر اس طرح حاوی ہے کہ ہمارے لیے انصاف و رحم کی صدا اب دریاے ٹیمس کے کنارے نہیں اٹھہ سکتی '

اٹلی کے قزاقانہ حملہ طرابلس کی تاریخ میں بھی (موجودہ جنگ کی طرح) انگلستان کا نام پہلے صفحہ میں لیا جائیگا -

مسئلۂ مصر و عرب کیلیے ایسا ہونا ضروری تھا ' اور کو اسکی طرف عملی پیش قدمی کا طرۂ افتخار سر ایڈورڈ گرے کی پالیسی کو حاصل ہو ' لیکن سچ یہ ہے کہ انگلستان کی وزارت خارجیہ میں آج سے پہلے ہی یہ مسئلہ اپنے ابتدائی مرحلے سے گذر چکا تھا ' اور جس وقت فرانس نے تونس اور الجزائر پر قبضہ کیا ہے ' اسی وقت اٹلی کے وزیر خارجی (کرسپی) نے لارڈ (سالسبری) سے مراسلات شروع کردی تھیں - لارڈ سالسبری نے اس موقعہ پر اپنے سفیر کے ذریعہ جو امید بخش اور حوصلہ افزا جواب دیا تھا ' اسکو مسٹر (بینٹ) نے دیباچہ کتاب میں نقل کیا ہے - اسکا خلاصہ یہ ہے :

" آپ کی تحریر کا لارڈ سالسبری پر بہت اثر ہوا - انہوں نے مجھے مندرجۂ ذیل مضمون کا تار دینے کی ہدایت کی ہے - " انکو اس امر سے اتفاق ہے کہ جب بحر روم (میڈیٹرینین) کی موجودہ بین الاقوامی حالات میں معمولی یا اہم تبدیلی کا وقت آگیا ' تو اس موقع پر یہ امر ناگزیر ہوگا کہ اٹلی طرابلس پر قبضہ کرلے " ایک بات میں سالسبری کو آپ سے البتہ اتفاق نہیں ہے - انکا خیال ہے کہ طرابلس پر قبضہ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا - لارڈ سالسبری نے اپنی راے ذیل کے جملہ پر ختم کی ہے - وہ کہتے ہیں کہ " گورنمنٹ اطالیہ کو طرابلس مل جائیگا ' لیکن ایک شکاری کو ' جو چاہتا ہے کہ عمدہ طور پر شکار کرلے ' اسوقت تک انتظار کرنا چاہیے ' جب تک کہ اسکا شکار بندوق کی زد پر نہ آجاے ' تاکہ اگر نشانہ پورا نہ پڑے اور خالی زخم آجاے ' جب بھی گرفتار ہو جاے "

اسکے بعد مسٹر بینٹ لکھتے ہیں :

" دول یورپ کو جس میں انگلستان بھی شامل ہے ' اٹلی کی قزاقی کے ارادوں سے واقفیت تھی اور انہوں نے نہایت خاموشی کے ساتھہ ان ارادوں کے پورا کرنے میں شہ دی - ہمارے یہاں خارجیہ تعلقات کی یہ حالت ہے کہ جس طرح ملک شام کے کاشتکاروں کو باب عالی کے معاملات میں کوئی دخل نہیں ' اسی طرح عوام انگریزوں کا اپنے محکمۂ خارجیہ پر بھی کوئی اثر نہیں ہے - حقیقت یہ ہے کہ ایسا واقعہ کبھی دل خوش کن نہیں ہوسکتا ' جسے ہمارے ملک کے ٩٠ - فی صدی باشندے نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں اور جسے بین الاقوامی ڈاکہ کہنا نہایت موزوں ہوگا - اور اسپر طرہ یہ کہ ہمارا محکمۂ خارجیہ بلا کسی خفیف مخالفت کے ایسے علانیہ ڈاکہ کو جائز رکھے ' در حالیکہ ملک میں لبرل پارٹی کی گورنمنٹ ہو - آخر میں کیور(١) کے قول کو ماننا پڑتا ہے کہ " ہم سلطنت کے لیے وہ کام کرتے ہیں اور وہ تدابیر عمل میں لاتے ہیں جو اپنی ذات کے واسطے خواب میں بھی خیال نہیں کر سکتے "

اسکے بعد انہوں نے دول یورپ کے معاہدوں اور سیاسی اعلانات کی نسبت کیا خوب لکھا ہے :

" میں زمانۂ حال کے معاہدات کے متعلق بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اس زمانہ میں عہد و پیمان صرف اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ جسوقت انکی وجہ سے کسی فریق کو تکلیف پہونچنے لگے تو فوراً چاک کر ڈالے جائیں ' بشرطیکہ وہ فریق اسقدر قوت رکھتا ہو کہ بلا خرخشہ اپنے عہد کو توڑ سکے " -

یہ کتاب جب شائع ہوئی ہے ' تو اسکا تذکرہ اخبارات میں کافی ہوچکا ہے ' اسلیے ہم زیادہ بحث کرنا نہیں چاہتے ' ورنہ اسکے اکثر مقامات مستحق اقتباس و استدلال ہیں -

(١) ایطالیہ کا ایک مشہور عالم جو معاملات سیاست میں بہت قابل مانا جاتا تھا -

کارزار طرابلس

—:*:—

قیمت ١ - روپیہ - درجہ اول باتصویر ٢ - روپیہ - مترجم سے ملسکتی ہے

— * —

یہ کتاب اسی سیاحت نامہ کا اردو ترجمہ ہے - مترجم مسٹر عبداللہ خاں رئیس خورجہ ہیں - چھپائی صاف ' کاغذ اچھا لگایا گیا ہے - درجۂ اول کے ساتھہ نامورانِ غزوہ طرابلس اور اشخاص مذکورہ کتاب کی متعدد ہاف ٹون تصویریں بھی لگائی ہیں ' جنسے کتاب کی دلچسپی میں عمدہ اضافہ ہوگیا ہے -

مسٹر عبد اللہ خاں دیباچے میں لکھتے ہیں کہ یہ انکی پہلی ادبی کوشش ہے ' اور ترجمہ نہایت عجلت میں کیا گیا ' تاہم ترجمہ صاف اور سلیس ہے - البتہ سرسری نظر میں بعض مقامات کھٹکے ' اور بعض موقعوں میں عبارت کی خامی ' اور محاورات کی غلطیاں بکثرت ہیں -

مختارات طرابلس

— * —

قیمت ١ - روپیہ - ملنے کا پتہ : انجمن ہلال احمر لکھنؤ

— * —

یہ اسی کتاب کا دوسرا اردو ترجمہ ہے ' جو انجمن ہلال احمر لکھنو کی فرمایش سے جناب شیخ شوکت علی صاحب بی - اے نے بعد حصول اجازت مصنف کیا ہے ' اور نو لکشوری پریس میں چھپا ہے - کاغذ اچھا ہے ' اور چھپائی متوسط درجے کی -

ہم نے مثل پہلے ترجمے کے چند صفحات ایک دو مقام سے دیکھے - ترجمہ صاف و سلیس ' اور عبارت بہت رواں اور با محاورہ ہے ' البتہ بعض بعض ترکیبوں اور علی الخصوص انگریزی ترکیبوں کا ترجمہ بہت رکیک اور غلط ہے - مثلاً جابجا " ڈاکہ زنی " کی ترکیب نظر آئی جو کسی طرح صحیح نہیں ' اور صدہا فارسی تراکیب صحیحہ اسکی جگہ ملسکتی ہیں -

اسکی فروخت سے جسقدر رقم بچیگی ' وہ انجمن ہلال احمر کے فنڈ میں شامل کردی جائیگی - اس بناپر فیاض طبع مترجم یقیناً مستحق تعریف ہیں -

افسوس کہ ترجمے کے ساتھہ تصاویر کا انتظام نہیں کیا گیا - البتہ دو نقشے افریقہ و مقامات جنگ کے علحدہ چھاپکر لگا دیے ہیں ' اور یہ بہت ضروری تھے -

---

اب ریویو کا سلسلہ برابر جاری رہیگا - جن حضرات نے کتابیں روانہ فرما کر یقیناً نہایت ناگوار انتظار کی زحمت گوارا فرمائی ' وہ مطمئن رہیں -

---

باب المواسات و المناظرہ (۱)

— * —

الاخلاق

— * —

از مسٹر مسعود احمد عباسي (امروہہ)

مضمون بالا نظر سے گذرا - حقیقت میں ایسے مضامین جو اب سب سے اول " الہلال " میں شایع ہونا شروع ہوے ہیں' سب سے زیادہ قابل توجہ و صرف وقت ہیں - کیا هي اچها ہو کہ ان مضامین کا سلسلہ مستقل طور پر جاري ہو جاے ' تاکہ اصحاب تفکر' اور صاحبان تمیز' میدان میں آئیں اور رفتہ رفتہ ایک ایسا علمي ذخیرہ طیار کردیں جو قوم و زبان کي ترقي کے لیے نہایت ضروري ہے - اب تک یہي ایک کمي ایسي رهي ہے جس کا اجتک کوئی انتظام نہوا -

مگر سب سے بڑي دقت جو حائل ہے' وہ اُردو زبان کي علمي زبان ہونیکي نا قابلیت ہے - بڑي ضرورت ہے کہ انشا پرداز حضرات ایک ایسي لغات طیار کریں جو یورپ کے علمي خیالات کو جگہ دیسکے اور مشرقي یا اُردو طرز اداکے موافق بهي ہو - میں دیکهتا ہوں کہ " الحیات " کي سرخي والے مضمون میں صرف اسوجہ سے پهیکا پن ہے کہ الفاظ کسي ایک قاعدہ اور قانون کے ماتحت نہیں ہیں' مثلاً کہیں آپ مادہ کي تقسیمیں زندہ اور غیر زندہ کي کرتے ہیں اور کہیں الیہ اور غیر الیہ کي - خیر یہ گفتگو کسي دوسرے وقت کے لیے زیادہ موزوں ہے - اسوقت صرف آپکي توجہ کو اسطرف مبذول کرانا مقصود تها ورنہ یہ خواهش کرنا کہ صرف تنہا ایک آپ هي اس اهم کام کو بهي انجام دیں ' آپکي تندرستي اور قوت پر حملہ ہوگا -

اچھے اخلاق کي دو قسمیں کي ہیں - طبیعي اور کسبي - طبیعي کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ وہ فطري ہوتے ہیں اور انسان پیدائش سے لیکر پیدا ہوتا ہے - یہاں مجهکو اختلاف ہے اور آگے چلکر میں اس اختلاف کي وجہ پیش کرونگا - مگر میں دیکهتاہوں کہ کچهہ آگے چلکر آپ خود اپني تقسیم پر قایم نہیں رهتے اور جب اخلاق کے سرچشموں کا تذکرہ کرتے ہیں تو وهاں اسکو کلیہ بنانے سے انکار کرتے ہیں -

بہر حال یہ ضرور ہے کہ آپ اخلاق میں وراثت کے اثر کے موید ہیں - اور اکثر کانٹ جیسے بعید زمانہ کے اصحاب فلسفہ کا بهي ایسا هي خیال تها -

معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے اولاد میں اپنے والدین سے جسمي مشابہت پا کر اخذ کرلیا کہ اخلاق میں بهي ایسا هي ہوگا ' اور سطحي نظر میں کچهہ شہادتیں بهي جمع کرلیں ' لیکن صحیح نتائج پر آنیکے لیے جن احتیاطوں کي ضرورت ہوتي ہے ' اوسکا لحاظ نہ کیا - یا یہ بهي ممکن ہے کہ ان احتیاطونکي طرف خیال بهي اسوجہ سے نہ گیا ہو کہ اوس زمانہ کا مشہور عام مسئلہ یہ تها کہ اولاد میں برائي بهلائي ورثہ میں والدین سے ملتي ہے - لیکن حال میں جو تحقیقاتیں اس موضوع پر ہوئي ہیں ' اون سے ظاہر ہے (بقول کارل پیرسن کے کہ) وراثت کا اثر بالکل غلط خیال ہے اور جسقدر بهي اخلاقي خصوصیات والدین کي اولاد میں پائي جاتي ہیں وہ اوس تربیت کا نتیجہ ہیں جو اولاد کو اپنے والدین کے هاتهہ سے پہنچتي ہے اور جس میں والدین نے اپني مخصوص عادات و اخلاق کي جهولي اپنے اولاد کے حوالے کردي ہے -

مگر هم دوسرے پہلو سے اسپر غور کرتے ہیں -

اخلاق خود کوئي قوة نہیں بلکہ یہ تابع معلوم ہوتے ہیں کسي دوسري شے کے ' اور وہ شے وہ ہے' جو اخلاق کے برے بهلے ہونے پر غور کرني یا کرسکتي ہے - اس شے کو انگریزي میں مائنڈ (Mind) کہتے ہیں اور جسکا مرادف اتبک هماري زبان میں دل تها' مگر اب اوسکي سلطنت تو مغربیونکے تقیل دماغ کے پاس اوٹهہ گئي ہے اور اوسکي وقعت ایک پوست کفس سے زیادہ نہیں ہے - جو چیز کہ تخت نشین ہے وہ کیا ہے ؟ وهي جسکو مائنڈ کہتے ہیں اور یہ نام ہے تین مظاہر کے مجموعے کا -

(۱) انفعال -

(۲) ارادہ -

(۳) سمجهہ -

میرے سامنے دروازہ ہے اور میں اوسکو کهولنا چاهتا ہوں - گویا مجهپر کهولنے کي خواهش کا ایک اثر ہو رها ہے - یہي اثر وہ ہے جسکو میںنے انفعال سے تعبیر کیا ہے - افسوس کہ زبان کے نقص کي وجہ سے میں اپنے مطلب کو الفاظ میں واضح طور پر پیش نہیں کرسکتا - آپ تصور میں میرے مطلب تک پہنچ جاوینگے - میں دروازہ کهول دیتا ہوں - یہ وہ ہے جسکو میںنے ارادہ سے تعبیر کیا ہے - اگرچہ یہ لفظ بهي اس مطلب کے لیے بہت کم مناسب ہے - ان دونوں کے ساتهہ ساتهہ ایک تیسري قابلیت اور ہے' یعني میں جانتا ہوں کہ دروازہ کهل سکتا ہے - یہي چیز ہے جسکو میںنے سمجهہ سے موسوم کیا ہے - گویا یہ تین چیزیں : انفعال ' ارادہ ' اور سمجهہ ' مظاہر ہیں اوس شے کے ' جسکو مائنڈ کہتے ہیں - اس لفظ کے مرادف لفظ بنانیکے لیے میں جناب کو توجہ دلاتا ہوں -

هاں تو اسطرح یہ تین قوتیں انسان کے تمام اخلاق اور اعمال پر حکمراني کرتي ہیں - یہي وہ ہیں جنکے نہونے سے انسان جانور ہے اور جنکے ہونے سے مگر غیر مناسب حالت میں' انسان ناقص ہے' اور ہونے سے اور بہ تناسب' وہ کامل ہے -

لیکن ان تینوں مظاہر کے ساتهہ چاکرانہ حیثیت سے حواس ہیں - میں جلتے لیمپ کي چمني چهوتا ہوں تو مجهپر اثر ہوتا ہے - فضاے آسمان میں تارے چمکتے دیکهتا ہوں تو مجهپر اثر ہوتا ہے - زبان پر کوئي میٹهي چیزیں چکهتا ہوں تو مجهپر اثر ہوتا ہے - مجهکو کو پهپهوندتے سکتا ہوں تو مجهپر اثر ہوتا ہے - اور میں اپنے پچهلے تجربے کي بنا پر سمجهتا ہوں کہ ایک چیز جلتي ہے تو دوسري روشن ہے وغیرہ وغیرہ -

اگر اچهے میں سمجهہ کي قابلیت نہیں ہے تو ابهي بهي نہیں ہو سکتي - لیکن حواس میں بهي کسي ایک کا نہونا ان تینوں قابلیتوں پر اچهہ زیادہ موثر نہیں ہوسکتا - ایسي مثالیں بهي موجود ہیں کہ تمام حاسوں کے نہونے پر یہ تینوں قابلیتیں بهي مفقود ہوگئي ہیں - پس اسطرح یہ تینوں قابلیتیں اور حواس اسي حد تک ساتهہ ساتهہ ہیں' اور یہ اوسوقت تک ہر انسان میں صحیح حالت پر موجود ہیں' جب تک عناصر انساني میں کوئي کمي بیشي نہیں ہوگئي ہے - اگر دماغ سے فاسفورس نکل گیا ہے تو یقیناً سمجهہ بهي نہ ہوگي - وغیرہ وغیرہ -

پس ظاہر ہے کہ ایسے دو شخص' جنکا ہر حیثیت میں یکساں اثرات سے موثر ہونا ممکن ہوتا ' خواہ وہ آب و هوائي ہوں ' خواہ سوشیل' یا اور کچهہ' تو ضرور اخلاق کے لحاظ سے بهي یکساں ہوتے مگر ایسا کبهي نہیں ہوتا ' اور یہ ان دوسرے اثرات کیوجہ سے ہے' وراثت پر الزام هي الزام ہے -

جب یہ ثابت ہوگیا کہ وراثت اخلاق میں کوئي دخل نہیں رکهتي تو هم پر اپني اولاد کے متعلق ایک نہیہ داري سلسلہ عاید

(۱) یہ ایک مستقل باب کي سرخي ہے - اس وقت اسکا بلاک طیار نہیں ہوا تها ' اسلیے ٹائپ میں دیدي گئي -

هوگئي - يهه بالكل همارے اختيار ميں هے - خواه اسكو هم بڑي اصابت راے والا ' بڑے اخلاق والا ' اور بڑي سمجهه بوجهه اور عقل و دانش والا بنائيں ' خواه اسکو اسيطرح تباه کردیں ' جيسا که آجکل روزانه همارے جهالت سے تباه هو جاتے هيں - مجهکو سينکڑوں بچوں کا تجربه هے' اور سیکڑوں جاهل ماں باپ کا شکار پایا هے - یه سخت درد ناک هے - میں ان حضرات سے جو پالیٹکس میں نهایت تیز هیں ' جو هندوستاني يا اسلامي پالیٹکس ميں بڑا حصه ليتے هيں ' به لحاظ استعداد کرتا هوں که وه ذرا اسطرف بهي نظر کریں - مجهکو ڈر هے که یهي وه نسل ' جو اب سے صرف دس سال بعد طيار هوگي ' اپني غلط کاریوں اور اپني بے توجهي سے ناکاروں ' نکموں اور بزدلوں ' سستیوں کو بیکار ثابت نه کردے - فقط

الهــــلال

سب سے پہلے تو میں آپکے ذوق علمي کا شکر گذار هوں که ان مضامين پر آپنے توجه فرمائي ' اور انکي ضرورت کا اعتراف فرماتے هوے نقد و بحث کا دروازه کهولا -

بڑي مصيبت يه هے که لوگوں کو ان چيزوں کا ذوق هي نهيں هے - بيشک ملک ميں اخبارات و رسائل کے پڑهنے کا ایک ولوله پیدا هوگيا هے' ليکن سطحي و عام مضامين کے سوا ' کوئي نهيں جو خالص علمي مباحث و افکار کا خير مقدم کرنے کيليے طيار هو -

روشنـــي کا ایک هــــي ذریعـــه

آپ اسکو نهيں مانيتے مگر ميں کهونگا که جس گهر ميں ایک هي چراغ جلتا هو' اسکي تمام کوٹھڑیوں کي روشني اسي کے دم سے وابسته هوتي هے - اسے گل کر دیجیے تو یهي نهوگا که درمیاں کا کمره تاریک هو جائیگا' بلکه آس پاس کي تمام کوٹھریاں بهي اندھیري هوجائینگي' کیونکه چراغ ایک هي تها -

مسلمانوں کے ذوق و شوق کیليے بهي ابتدا سے ایک هي چراغ جل رها تها ' یعنے ولوله مذهبي' اور جوش تعميل احکام دیني کا - اس گهر کي جسقدر کوٹھریاں تهیں' اخلاق و تربیت کي هوں' یا حکومت و سياست کي - علم و فن کي تحقیق و جستجو کي هوں' یا عمران و تمدن کي' سب اسي چراغ کي روشني سے منور تهيں - جس چيز کو وه حاصل کرتے تهے ' مذهب کي راه سے ' اور مذهب کے پیدا کیے هوے ولولے سے - یه کیسي عجيب بات هے که مسیحي مذهب کے اصلي دور عروج ميں علم و فن پر دور مظلمه گذرا ' پر اسلام کا اصلي زمانه عروج وهي تها' جب گهر گهر علم و فن کے آفتاب درخشاں تهے :

یک چراغست دریں خانه' که از پرتو آن
هر کجا مي نگري انجمنے ساختـه اند

آج همارے هزاروں علماے کرام هيں - جا کر دیکهه لیجیے که تفسير و حدیث کو اس ذوق و جانفشاني سے نهيں پڑهتے' جس قدر محنت سے یوناني فلسفه اور ارسطو کي منطق ميں اپنا وقت ضائع کرتے هيں - علم کلام ميں بهي جتنا وقت صرف هوتا هے' اسے بهي ارسطو هي کے حصے ميں منتقل کر دیجیے که در اصل وه علم کلام نهيں بلکه فلسفۂ یوناني هي هے - (شرح مواقف) کو اگر آپ دیکهيں تو متعجب هوں که کس فن کي کتاب هے ؟

مگر ایسا کیوں هے ؟ کیا موجوده زمانے کے علما کي نسبت کها جاسکتا هے که حکماے یورپ کے سے خالص علمي ذوق اور علمي جذبات سے یه سب کچهه کرتے هيں ؟ ميں تو کچهه بهي کہوں مگر آپ حضرات کب کهنے لگے ؟

اصل یه هے که همارے تمام کاموں کي افتاد هي ابتدا سے ایسي پڑي هے که ذوق علم ' محبت وطن ' قوم پرستي ' سوسائٹي ' قانون'

غرضکه هر شے کا محور مذهب هوگیا هے - قدما نے فلسفه کے حملوں سے بچنے کيليے ضروري سمجها که علما فلسفه پڑهيں اور اس سے واقف هوں - امام الحرمين اور امام غزالي نے نصاب ميں داخل کردیا - نتيجه یه هے که آج ایتهنیا اور اسکندریا کے تلامذۂ فلسفه سے زیاده شغف' همارے علماے دیني کو یوناني فلسفه سے پیدا هوگیا هے !

آپ کهيں گے که یه تو ایک مذهبي خود غرضي هوئي ' علم کو تو علم کيليے پڑهنا چاهیے ' ليکن ميں کهونگا که اس زمانے سے بهي نظر اوپر کیجیے ' اور ابتدائي صدیوں ميں اسلامي ممالک پر نظر ڈالیے - آپکو نظر آئیگا که هزاروں فدا کاران علم و مذهب هيں ' جو تلاش و جستجوے مقصود ميں اپني زندگیاں صرف کر رهے هيں - یه بهي جو کچهه تها ' اسلام هي کے پیدا کیے هوے ولولے سے تها -

آج بعض مستشرقین یورپ نے اسکي توجیهه یه کي هے که جسقدر حکماے اسلام تهے' انکو اسلام سے واسطه هي کب تها ؟ اور پهر جو کچهه هوا ایراني و عجمي اثر سے هوا ' یا شام و مصر کے مسیحي حکما کي صحبت سے - ليکن سوال یه هے که ایسے هي ملحد اور غیر قوموں سے تمدن اخذ کرنے والے افراد ' مسیحي دور عروج ميں کیوں نهيں پیدا هوے ؟ پهر ان بیچاروں کو یه خبر نهيں که ابن مسکویه ' فارابي ' ابن رشد' ابوبکر رازي ' وغیره کے دیني اعتقاد و اعمال کا کیا حال تها ؟ اکابر معتزله سے بڑهکر علم دوست اور فلسفه خواں کوئي گروه نهيں هوا ' ليکن ساتهه هي اعمال مذهبي ميں اُنسے زیاده شدید التقشف ماوراء النهر کے فقها بهي نه تهے - کبیره گناه کے مرتکب کو وه مومن هي تسلیم نهيں کرتے ! پس حقیقت یه هے که ساري روشني اسي چراغ کے دم سے تهي - کوئي مانے یا نه مانے مگر ميں کهونگا که جب سے یه چراغ گل هوا ' همارے علم و فن کے تمام حجرے بهي تاریک هوگئے -

اسي کو روشن کیجیے - اسلام هي بتلاے گا که " و من یوت الحکمة فقد اوتي خیرا کثیرا ' و ما یذکر الا اولوا الالباب "

جدید تعليم یافته اور افلاس علمي

یه کیا بد بختي هے که نصف صدي سے هم ميں نئي تعليم پهیل رهي هے - قدیم علما تو آپ لوگوں کے نزدیک جهل و نادانی ميں پڑے هيں ' پهر بهي وه اپني عزیز عمریں اُن علوم کے حصول ميں صرف کر رهے هيں ' جنکو اپنے عقیدے ميں بهتر و اعلی سمجهتے هيں - فرمایيے که نئے تعليم یافته گروه ميں ابتک کتنے فلسفه داں ' کتنے سائنس کے ماهر' کتنے مصنف ' کتنے مترجم ' اور کتنے ارباب صحائف و مجامع پیدا هوے ؟

هر سال کتنے مسلمان طلبا هيں جو بي - اے کے بعد آگے قدم بڑهاتے هيں ' مگر ميں نے کبهي نهيں سنا که انهوں نے ایم - اے ميں فلسفه لیا هو - اکثر تو عربي وغیره لیکر بآساني اس مرحلے سے گذر جاتے هيں' اور بعضوں نے بهت همت کي تو علم ادب لے لیا - اور وه بهي کم هيں -

سرچشمـــۂ علـــم کي خشک سالي !

(علي گڈه) کالج کا نام لیجیے تو لوگوں کو ضیق النفس کا دوره شروع هوجاتا هے' مگر کیا کیجیے که جو محبت اسکے نادان پرستاروں کو اسکے نقایص کے چهپانے کا مشوره دیتي هے ' وهي محبت نکته چینوں سے اسکے نقایص پر خون کے آنسو بهي رلاتي هے - کوئي خدا کيليے مجهے بتلاے که اس مرکز اسلامي' اس کعبۂ مسلمین' اس قبة الاسلام' اس قرطبۂ وقت' اس غرناطۂ عصر' اور اس کیمبریج اور اکسفورڈ کے بروز و وجود ظلي نے اشاعت علوم جدیده و فلسفه کا آجتک

کیا سامان کیا ؟ کونسي سوسائٹي قائم کي ؟ کتنے طلبا پیدا کیے ؟ اور وهاں کے نکلے هوے اشخاص میں سے کتنے هیں جنهوں نے فلسفهٔ و علوم جدیده کي کتابوں کے ترجمے کیے هوں یا انپر کتابیں لکھي هوں ؟

آپکو تعجب هوگا که مصر میں اسوقت هائي اسکول سے زیاده تعلیم نهیں هے ، اور یه انگلستان کي علمي سر پرستیوں کا حال هے - البته بیروت میں امریکن مشن ' اور جیسوبٹ فرقے نے کالج قائم کیے هیں - لوگوں کے سطحي مذاق ' اور محض علوم یورپ کے بعض اسما و رسوم رٹ لینے کا بھي حال هے جو یہاں هے - تا هم اگر آپ قلم دارات پاس رهیں تو میں پچاس سے زیاده کتابوں کي فهرست لکھوادوں جو موجوده علوم و فنون کے متعلق واقعي صحت و ثقاهت ' اور واقفیت و علم کے ساتھه ترجمه کي گئي هیں یا مستقلا لکھي گئي هیں - اور ویسے غیر معتبر کتابیں اور سطحي تو صدها هیں !

لیکن فرمایئے ' نئے تعلیم یافته گروه نے اردو کیلیے کیا کیا ؟

یـــا لـــلعجب !

مجھکو تو بعض وقت غصه بھي آتا هے اور هنسي بھي - کیا مزے کي بات هے که آج جو لوگ اپنے تئیں العاد کا نقیب سمجھتے هیں ' جنکو علم و مذهب کے معرکے کے نظارے سے فرصت نهیں ' جنهوں نے اسلام کے شکست کا پورا فیصله کرلیا هے ' جو نئے علوم اور نئے فلسفه کے مناقب و فضائل کا ایک سیلاب عظیم اپنے حلق کے اندر سے بها سکتے هیں ' انکے سرمایهٔ علم کا یه حال هے که فلسفه کي مبادیات تک پر ایک مختصر تقریر کي خواهش کیجیے تو منه تکنے لگیں ! ! آجتک اتني بھي توفیق کسي کو نهیں ملي که هم کو اتنا تو بتلا دیتا که نیا فلسفه هے کیا چیز ؟ اور قدیم و جدید میں فرق کیا هے ؟

الحاد نتیجه سمجھا جاتا هے شیوع علم کا ' پھر یه کیا هے که هم میں الحاد جهل مطلق کے ساتھه جمع هوگیا هے ؟

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبیست !

انصاف کیجیے که یه کیسي شرم و غیرت کي بات هے که جو لوگ یورپ کي زبانوں کي تحصیل کریں ' وه علوم و فنون جدیده سے غافل هوں ' اور جن لوگوں کا مایهٔ تحصیل یه نهیں هے ' وه آپ کے لیے کوشش کریں ؟

ایک درد انگیز تجربه

کئي سال سے چاهتا هوں که کم از کم اتنا تو هو که اردو زبان میں ایک مختصر مگر جامع تاریخ فلسفه مرتب هو جاے ' جس میں قدیم فلسفه کے مختلف ادوار و مذاهب کي تشریح کے بعد نئے فلسفے کي ابتدائي تغیرات سے تاریخ لکھي جاے ' اور اسکے مختلف انقلابات اور مختلف اسکولوں کو اس خوبي سے بیان کیا جاے که معلوم هو سکے که فلسفه کا اس وقت تک کل سرمایه کیا هے ؟ اور قدیم و جدید کا ما به الامتیاز و اختلاف کس درجه هے ؟

میں نے کتابیں جمع کیں - کسي ایک کتاب کا ترجمه نهیں چاهتا تھا ' بلکه بطور خود اخذ و التقاط کے بعد ایک مستقل تصنیف -

میں نے ایسے تعلیم یافته مسلمانوں کو تلاش کرنا شروع کیا جو فلسفه سے واقفیت رکھتے هوں ' اور اس کام میں مجھے مدد دیسکیں - تلاش کا جو نتیجه نکلا وه میرے لیے نهایت درد انگیز تھا ' میں جانتا تھا که تعلیم یافته مسلمانوں میں علم کا ذوق نهیں ' مگر اس درجه مایوسي کا تو مجھے کبھي تصور بھي نهیں هوا تھا - اول تو کسي نے حامي هي نهیں بھري ' پھر بعض اصحاب ملے بھي ' تو اول هي صحبت میں معلوم هوگیا که اس میدان میں مجھه ناواقف سے بھي گئے گذرے هیں - صرف ایک صاحب ایسے ملے ' جنسے واقعي مدد ملتي مگر مشیت الهي نے یک جائي کا موقعه نهیں دیا - اپکو تعجب هوگا که بالآخر جب هر طرف سے مایوس هوگیا تو ایک هندو تعلیم یافته شخص نے مجھپر رحم کھایا ' اور جو کچھه هونا تھا وه اسي کي مدد سے هوا !

یه کیسي عجیب بات هے که ایک شخص اردو میں ' اور اس اردو میں جسکے هندوستاني لغة عمومي (لنگوافرینکا) هونے کے هنگاموں سے تمام ملک میں ایک طوفان تحریر و تقریر برپا هوا کرتے هیں ' ایک مسلمان شخص کتاب مرتب کرے ' اور اسکو جسقدر مدد ملے ایک تعلیم یافته هندو سے ! افسوس !

کامل اس فرقهٔ زهاد سے اٹھا نه کوئي
کچھه هوے تو یهي رندان قدح خوار هوے !

ان باتوں کے لکھنے کي یہاں چنداں ضرورت نه تھي ' لیکن یقین کیجیے که میرا دل ان حالات کي ایک نهایت سخت ٹیس اپنے اندر رکھتا هے - میں انگریزي تعلیم یافته جماعت کے افلاس علمي اور شدت جهل کے درد سے زخمي هوں - ذرا سي بھي ٹھیس لگتي هے ' تو اپنے خیالات کے اظهار میں مجبور هو جاتا هوں !

افسوس که هم نے اپنے قدیم علوم ' اپني پراني سوسائٹي ' اپنے گذشته اخلاق و آداب ' حتی که اپني قومیت اور مذهب تک نئي تعلیم اور یورپ کے نئے علوم و فنون کیلیے دیدیا ' لیکن یه کیا قهر الهي اور کیا بد بختي هے که اسپر بھي وه جنس همیں نهیں ملني تھي اور نهیں ملي - جیب تو خالي هوا مگر افسوس که هاتھه بھي متاع سے خالي هے !

مـــذاکـرهٔ علمیـــه

الهلال میں " مذاکرهٔ علمیه " کا باب اسي غرض سے رکھا که اپني بساط کے مطابق کچھه نه کچھه لکھتا رهونگا - لیکن انصاف کیجیے که انسان هوں اور هاتھه سے لکھتا هوں ' لکھنے کي کوئي مشین میرے پاس نهیں هے - دماغ تو الحمد لله که فضل الهي سے جواب نهیں دیتا ' مگر وقت اپني قدرتي مقدار کار میں میرے ساتھه خاص رعایت کیوں کرنے لگا ؟

پھر الهلال کي ضخامت بھي محدود - اسي خیال سے (البیان) کا اراده کیا ' دو نمبر اسکے مرتب کر کے رکھدیے ' لیکن معمولي معین کار بھي میسر نه آے ' مجبوراً ملتوي کر دینا پڑا اور اب اسي نه کسي طرح نکالونگا -

آجتک کتنے اشخاص هیں جنهوں نے الهلال کے اسي باب میں بھي کوئي مضمون لکھا یا میري مدد کي ؟ لوگوں کي زبانوں کو تقریروں میں اور قلموں کو تحریروں میں دیکھیے تو معلوم هوتا هے که خدمت علم و دین کے ملائکهٔ مقدسین هیں ' جنکو خدا نے مسلمانوں پر رحم کھا کر بھیجدیا هے - لیکن کام کرنے کیلیے مستعد هوجیے تو پھر معلوم هوتا هے که وه تمام هنگامهٔ حرکت کا طوفان بپا کرنے والے اجسام حیه ' لاشوں کے ڈھیر یا پتھر کي مورتوں سے زیاده نه تھے ! فانظر ! کیف ضربوا لک الامثال ' فضلوا ' فلا یستطیعون سبیلا (۱۷ : ۵۱) -

خود نه لکھیں تو کم از کم اتنا هي کریں که جو کچھه لکھا جاے اسے زنده آدمیوں کي طرح پڑھیں ' اسکي نسبت بحث و مذاکره کریں ' اعتراض و نقد کا سلسله شروع کریں ' مراسلهٔ و مناظره کي نوبت آے ' اس سے اتنا تو هوگا که آگے کو کام کرنے کي راه صاف هوگي ' کام کے حسن و قبح کا فیصله هوگا ' نیز ایک وجه تشویق و ترغیب نکل آئیگي -

بهر حال میں آپکا کمال شکر گذار هوں که آپنے ان چند ابتدائي اور محض سرسري طور پر لکھے هوے صفحوں کو اپنے علمي ذوق کے

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ٦ - ملاحظه هو]

مراسلات

قسطنطنیه کی چٹھی

—:●:—

هندوستان کا اولین طبی وفد

— * —

کچهه عرصه هوا میں نے آپ کے کالموں کے ذریعه سے اطلاع دی تهی که همارا طبی وفد جو انگلستان سے آیا هے' هندوستان کا پہلا هلال احمر وفد هے کیونکه جمله ممبران وفد نه صرف هندوستانی هیں بلکه انگلستان سے روانه هونیکے قبل هم نے اپنے وفد کا نام بهی هندوستانی هلال احمر رکها تها -

مدراس کے اخبار محمدن مورخه ۱۷ - فروری سنه ۱۳ - میں ایک مضمون The First Indian Medical Mission کے عنوان سے شایع هوا هے اور جو مشن بمبئی سے یہاں آیا هے' اس کو یه نام دیا گیا هے - اور غالباً کلکته کے ڈاکٹر سہروردی کے تار برقی کے پیغام کی بنا پر اس مضمون کی اشاعت کی نوبت آئی هے -

بهر کیف میں اطلاعاً عرض کرتا هوں که هندوستانی پہلا طبی وفد همارا هے اور هم نه صرف بمبئی مشن سے کہیں پہلے یہاں پر وارد هوے بلکه هم نے اس سے کہیں پہلے حیدر پاشا خسته خانه میں چارج بهی لے لیا تها - لہذا هم اعلان کرتے هیں که بمبئی طبی وفد کے ارکان و نیز "محمدن" و دیگر اخبارات جنهوں نے یه غلطی کی هے که بمبئی وفد کو اول قرار دیا هے' اپنی غلطی کا اقرار کر کے بمبئی مشن کو آینده اس نام سے یاد نه کریں' اور اس نام کو جس کے هم بہر طور مستحق هیں' غصب کرنے کی ناجایز کوشش نه فرمالیں -

صباح' اقدام' و دیگر ترکی اخبارات کے علاوه همارے پاس حیدر پاشا خسته خانه کی زبردست شہادتیں موجود هیں' جن کے هوتے هوے اس قسم کی حرکتیں محض عبث هیں - و السلام

انشاء الله آینده هفتے پوری کیفیت سے مطلع کرونگا -

بنده حسن عابد جعفری

انریری سکریٹری اول هندوستانی طبی وفد } - قسطنطنیه

الہلال

تعجب هے که اسلام کا یورپ سے آخری وفد حیات خون کے سیلاب میں بہتا هوا واپس آ رها هے' اور آپ لوگوں کو صرف اپنے "پہلے وفد" هونے هی کی پڑی هے ؟ آپ انگلستان سے گئے' اور لوگ هندوستان سے' مگر سب کا مقصد خدمت مجروحین اسلام و اداے فرض دینی و اخلاقی تها' پهر اب تمام لوگوں کی نظر صرف اپنے فرض هی پر رهنی چاهیے' نه که ایک دوسرے کی مخالفت' اور "پہلے" اور "آخری" هونے پر - میں رنج و غم کے ساتهه آغاز ارسالیات طبیه سے وہ سب کچهه دیکهه رها هوں' جو هماری اخلاقی بدبختی همکو دکها رهی هے - هر شخص چاهتا هے که ارسال وفد کی شہرت کو اپنے چنگل سے نکلنے نه دے - پهر اس راه میں جن جن جائز و نا جائز طریقوں سے کام لیا جاسکتا هے' اس سے دریغ نہیں - جب کسی قوم کے برے دن آتے هیں' تو اسکے اچهے کاموں میں بهی برائی پیدا هو جاتی هے -

مجلس خـــدام کعبـــه

— * —

از مسٹر مشیر حسین قدوائی - بیرسٹر اٹ لا - لکهنو

* * *

یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم و الله متم نوره ولو کره الکافرون

— * —

کافر چاهتے هیں که الله کے نور کو اپنے منه کی پهونک سے بجهادیں لیکن الله اپنے نور کو کمال تک پہونچاے گا' چاهے کافر خلاف هوں-

—:●:—

یه اسکیم انجمن "خدام کعبه" کی هے جو میرے دوست مسٹر قدوائی نے مرتب کرکے غالباً وسط جنوری میں بهیجدی تهی' اور اسکو الهلال کے علاوه بصورت ایک رسالے کے شائع کرنے کا بهی اراده تها' مگر میں نے اسکو کاغذات میں رکهدیا اور آجتک شائع نہیں کیا -

اس تجویز کی ضرورت اور اهمیت سے کسی مسلمان کو انکار نہیں هوسکتا - یقیناً کام کرنے کی آخری ساعات سے هم گذر رهے هیں' اور یه موسم خالی گیا تو پهر ناکامی و نامرادی کے سوا کچهه نہیں - لیکن اس قسم کے اهم کاموں کیلیے مقدم امر یه هے که اسکے تمام پہلوؤں پر کمال تدبر و تفکر کے ساتهه غور کرلیا جاے' اور طبیعت کے پورے اطمینان' اور عزم کے انتہائی رسوخ کے بعد قدم اٹهایا جاے - جو قدم اسطرح اٹهتے هیں' انکے لیے پهر نه تو ٹهوکر هوتی هے' اور نه رجعت -

یه' اور اسکے علاوه اور متعدد پیرایهٔ عمل سامنے تهے' مگر میں کسی اور هی فکر میں تها - بهر حال اب چونکه بیٹهنا نہیں بلکه کسی نه کسی طرف چلنا هی هے' اسلیے اپنے افکار کے اعلان پر آماده هوگیا هوں - اور ساتهه هی مسٹر قدوائی کے الفاظ میں اس اسکیم کو بهی شائع کردیتا هوں - تاکه لوگوں کو غور و فکر اور مشورے کا موقعه ملے - مسٹر

[بقیه مضمون پهلے کالم کا]

هم تمام مسلمانان هند آپکے اور نیز آپکے همراهیوں کے شکر گذار اور سچے دل سے معترف هیں که اپ لوگ انگلستان میں رهکر اس خدمت ملی کیلیے مضطرب هوے' اور یقیناً سب سے پہلے قسطنطنیه جاکر اپنے برادران دینی کی خدمت گذاری شروع کی - لیکن خدا کیلیے اپنا وقت ان بحثوں میں صرف نه کیجیے اور جو لوگ اپنے تئیں "پہلا وفد" کہنے کی اس مسلمانوں کی "آخری ساعات" میں بهی ناگزیر ضرورت دیکهتے هیں' انکو اس دولت عظمی سے مستفیض هونے دیجیے - ان لغویات سے کوی دینی و دنیاوی نفع حاصل نه هوگا - اجکل هندوستان کے طبی وفدوں نے بهی مسلمانوں کی رسوائی کا ایک نیا سامان پیدا کردیا هے - لڑتے هیں' جهگڑتے هیں' ایک ایک وفد کے تین تین مالک و دعویدار پیدا هوتے هیں ایک دوسرے کو بدنام کرتے هیں - یقین کیجیے که قومی بدبختی کے یهی معنے هیں - ولقد اخذناهم بالعذاب' فما استکانوا لربهم وما یتضرعون ! !

موصوف نے اس اسکیم کی تمہید کو نہایت شرح و بسط سے لکھا تھا ' لیکن میں نے بخیال اختصار ' تمہید اور بیان ضرورت کے بعض حصے نکالدیے - زیادہ تر اس خیال سے کہ اب ضرورت تو سب کے سامنے پوری وضاحت سے آگئی ہے - اصلی شے تجویز ہے - (ایڈیٹر)

کچھہ شبہ نہیں کہ اللہ اپنے نور کا خود محافظ ہے - مگر کیا ہم اوس نور کی امانت اپنے پاس رکھنا نہیں چاہتے ؟ کیا اُس نور کی حفاظت کے لیے اوسے کسی دوسری قوم کو چُننا پڑیگا ؟ کیا امت محمدیہ کی موجودہ نسل اُس نور کی امین نہ رہیگی ؟

دو سال سے ہماری شدید آزمائش ہو رہی ہے - کتنے مسلمان طرابلس میں شہید ہوئے ؟ کتنے بلقان میں فدا ہوے ؟ ظالموں نے ہمارے بھائیوں کے خون بہانے ہی پر اکتفا نہیں کیا ' بلکہ مقبوضہ مقامات کے اسلامی متبرک جگھوں تک کو بے حرمت کیا - اونکو اصطبل بنایا ' اور اُنسے گرجے کا کام لیا ! -

اب بھی بلقان کی متفقہ قوتیں اور اونکے ساتھہ تمام عیسائی دول اس بات پر مستعد ہیں کہ ایڈریا نوپل کا مقام جہاں خلفاء کی قبریں اور مسجدیں ہیں ' مسلمان دولۃ کے ہاتھہ سے نکال لیں -

ہم مسلمانوں پر رعب بٹھانے کے لیے بلگیریا قسطنطنیہ پر ' جہاں مسجد صوفیا اور مزار مقدسہ ہیں ' قبضہ کرنا چاہتی تھی -

مشہد مقدس کا جو حال ہوا ' وہ کسی پر پوشیدہ نہیں - جب بیسویں صدی میں بھی عیسائیت اور تہذیب مادی کا یہ ولولہ ہے تو اس بات کی اسوقت کیا ضمانت ہے کہ خدا نخواستہ کعبہ اور مدینہ کا بھی یہی حال نہ ہوگا ؟ ہم لوگوں کو کافی سبق اسبات کا ملگیا ہے کہ ہم کسی دوسری قوت یا مذہب پر کوئی بھروسہ نہ کریں - اپنے مقدس مقامات کی حفاظت اور خدمت کی فکر ہم ہی کو کرنا ہوگا -

بھائیو ! عیسائی دولتوں کا کیا ذکر ' تمکو اب اپنے کسی ایک قوم یا فرقہ پر بھی اپنے مقدس مقامات کو نہ چھوڑنا چاہیے - ترک ہوں - یا ایرانی - یہ بیچارے تنہا یا متفقہ بھی کثیر التعداد دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے - کوئی ایک قوت دس قوتوں سے مقابلہ نہیں کر سکتی - مادی تہذیب کے پیرو قوت ہی کو حق سمجھتے ہیں - ترک جانوں پر جانیں دے رہے ہیں - انکی بیبیاں بیوا ہو رہی ہیں - اونکے بچے یتیم ہیں - اونکے گھر اوجڑ رہے ہیں اور انکی زراعتیں پامال ہو رہی ہیں - پھر بھی وہ اکیلے کیا کر سکتے ہیں ؟ سلطان کیلیے اپنے اجداد کے مزارات ہی کو دشمنوں کے دست تصرف سے بچانا دشوار ہوگیا ہے - تمام عیسائی قوتوں کا دباؤ اونکے خلاف ہے - پھر اسکا کیسے اطمینان ہو کہ جب خانہ کعبہ ' مدینہ طیبہ ' بیت المقدس ' اور کربلاے معلی کی طرف دشمنوں کا اجتماع ہوجائیگا ' تو وہ اونکی حفاظت کر سکینگے ؟

یہ بھی تو معلوم ہو کہ اسلام کے مقدس مقامات کی عزت اور حفاظت کا فرض اکیلے ترکوں ہی کے ذمہ کیوں ہو ؟ ؟

مسلمانو ! یا تو تم آج سے اپنے کو مسلمان کہنا چھوڑ دو ' اور یا سب کے سب ابھی سے تیار ہو جاؤ کہ تم سب اپنے اسلام کے مقدس مقامات کی خدمت اور حفاظت کروگے ' اوسکے لیے مستقل ذرائع اور تدابیر عمل میں لاؤگے ' اور اسلام کو کسی کی نگاہوں میں ذلیل ہونے نہ دوگے -

باوجود مسلمانوں کے اسوقت کے جوش و خروش کے ' طرابلس ' سلونیکا و برقہ کی مسجدیں بے حرمتی سے نہ بچ سکیں - اور آج ایڈریا نوپل کی مسجدوں اور مزاروں کو بھی غیر اسلامی ہاتھوں میں دیدینے کیلیے شدید زور ڈالا جا رہا ہے -

پس اگر ہمکو واقعی اپنے مقدس مقامات عزیز ہیں - اگر ہمکو واقعی اپنے مذہب سے محبت ہے - اگر ہم حرم محترم کو گولہ باری سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں - اگر ہم اپنے ہادی اور دنیا کے اعلے ترین انسان کی قبر کو کفار کے حملے سے بچانا چاہتے ہیں - اگر شہید کربلا کے مزار کا حال امام رضا کے مزار کا سا نہیں ہونے دینا چاہتے - اور اگر ہم بیت المقدس کو بلگیریا یا روس کے پنجوں میں جانے دینا نہیں گوارا کر سکتے ' تو اب ہمکو ضرور مستقل صورت تمام مقدس مقامات کی حفاظت اور خدمت کی نکالنا چاہیے -

ہم سب پر فرض ہے کہ ہم اسکا انتظام کریں کہ ہمارے مقدس مقامات کی حالت درست رہے - وہاں مسلمانوں کے جانے آنے میں آرام اور آسانی ہو - وہاں حفظان صحت وغیرہ کا انتظام معقول ہو - اون سے اسلام کے سے عظیم الشان اور باسطوت و جبروت مذہب کی عظمت اور تقدس کا پتہ چلتا رہے - اور کوئی دوسرا مذہب اون مقدس مقامات کی طرف کبھی بھی نگاہ بد سے دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے -

(تجویز)

— * —

انھی اغراض کو مد نظر رکھکر یہ تجویز ہے کہ ایک انجمن " خدام کعبہ " کے نام سے قائم ہو - اوسے ملکی معاملات سے تعلق نہ ہوگا - وہ محض اسلامی انجمن ہوگی - اور کوشش اسبات کی کی جاویگی کہ ہر مسلمان اوسمیں شریک ہو ' اور اسلام کے مقدس مقامات کی خدمت پر کمر بستہ ہو جاے - یہ انجمن اور مذاہب سے بالکل بے واسطہ رہیگی ' لیکن اگر دوسرا کوئی مذہب اوسکی مدد کرے تو وہ بھی حسب امکان اوسکا عوض کریگی - امن اور آشتی اوسکی پالیسی رہیگی -

ہندوستان کے مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ اپنے ملک کی انجمن خدام کعبہ میں پورا حصہ لیں گے - اوسکی ممبری کا چندہ بہت کم مثلاً ایک روپیہ سال رکھا جاوےگا - جو مسلمان اسقدر دے سکتے ہیں ' اوسکے ممبر ہونگے - اور جو نہیں دے سکتے وہ جو کچھہ دے سکیں گے ' دیں گے - یا جس طرح ہو سکیگا خدمت گذاری مقامات محترمہ میں حصہ لیں گے - ہر مسلمان جو میلاد رسول کریم کی تقریب کرتا ہے ' کچھہ حصہ حفاظت مزار مقدس کے لیے نامزد کردیگا - ہر شخص جو عزاداری کرتا ہے ' کچھہ حفاظت کے لیے بھی دیدیا کریگا - ہر خوشی اور ہر غم کے موقع پر جہاں اور مراسم کے انجام دینے میں اکثر صرف ہوتا ہے ' وہاں اوسی میں سے کوئی رقم خواہ کیسی ہی خفیف کیوں نہو ' حفاظت کعبہ معظمہ کے نام سے نکالدی جایا کریگی - اور اس طرح ہر مسلمان کچھہ نہ کچھہ حصہ اپنے مقدس مقامات کی خدمت میں لیگا تو ایک معقول رقم سال بہ سال آتی رہیگی - اس میں سے کچھہ تو مقدس مقامات کے راہ آمد و رفت کی درستگی یا وہاں سراے اور ہوٹیل وغیرہ بنانے کے کاموں میں صرف ہوگی ' اور اگر اللہ نے فضل کیا اور مسلمانوں نے دل سے مدد کی تو حجاج کے لیے انجمن خدام کعبہ خود اپنے جہاز خرید سکے گی ' جنمیں ہندوستانی کھانے وغیرہ اور نماز و طہارت وغیرہ کا عمدہ انتظام کیا جائیگا -

لیکن اپنے زیادہ حصہ آمدنی کو انجمن خدام کعبہ ' مقدس مقامات اسلام کی حفاظت کے لیے محفوظ رکھیگی - یہ امر کہ روپیہ کہاں جمع ہوگا اور کسطرح صرف ہوگا ؟ خدامان خدام کعبہ اور مجلس انجمن خدام کعبہ کے تصفیہ پر رہیگا -

جو اسکیم اسوقت میرے ذہن میں اس انجمن کی ہے ' وہ حسب ذیل ہے -

اس انجمن کا ہندوستان کے کسی شہر میں ایک صدر مقام ہوگا - دہلی - لکھنو - کلکتہ یا کوئی مقام جو بعد کو تجویز ہو - صدر انجمن کے دو سکریٹری ہونگے - صدر انجمن کی شاخیں ہر ہر ضلع میں ' اور ہر ہر ضلع کی شاخیں ہر ہر قصبہ اور گاؤں میں ' جہاں چار مسلمان بھی ہوں ' قائم کی جاوینگی - ہر ہر شاخ کا ایک خادم خدام ہوگا - ہر شاخ اپنے قواعد و ضوابط میں مختار ہوگی ' مگر اسکو اسی اصولی مقصد صدر انجمن سے اختلاف کی اجازت نہ ہوگی - ہر شاخ کو صدر انجمن کے پاس اپنے قواعد اور اپنے اراکین انجمن خادمان کعبہ کی فہرست بھیجنا ہوگی -

خادم کعبہ وہ شخص ہوگا ' جو ایک روپیہ سال صدر انجمن خواہ کسی شاخ کو ادا کر کے اپنا نام لکھادے - چندہ سالانہ ایک روپیہ ہر خادم کعبہ کے لیے ہوگا - لیکن وہ لوگ جو اسقدر بھی نہیں دیسکتے ' اور خدمت کعبہ میں دوسری طرح سے حصہ لیتے ہیں ' یا دوسروں سے مدد دلاتے ہیں ' وہ بھی کسی خادم خدام کعبہ کی سفارش پر انجمن کے ممبر ہوسکیں گے - ہر خادم کعبہ کا فرض ہوگا کہ وہ جسقدر رقم یا جو معاونت انجمن خادم کعبہ کے لیے حاصل کرسکتا ہے ' اس سے دریغ نہ کرے -

صدر انجمن خدام کعبہ کی ایک شاہی مجلس ہوگی ' جسمیں کم سے کم دس مقامی خدام کعبہ رکن ہونگے ' اور ہر ہر ضلع سے دو ' اور فی شاخ ایک شخص مجلس صدر انجمن کا رکن مقرر ہوسکیگا -

مجلس صدر انجمن کو حلقۂ خدام کعبہ کہینگے - کورم حلقہ کا کم سے کم تین رکنوں کا ہوگا - جہانتک ممکن ہوگا حلقۂ خدام کعبہ میں خادم خدام کعبہ ہی داخل ہونگے - ہر خادم کو خواہ وہ صدر کا ہو یا ضلع کا ' یا دیہات کا ' یہ حلف لینا ہوگا کہ وہ :

> اسلام کی خدمت سے کبھی دریغ نہ کریگا - انجمن کے کسی راز کو اگر مجلس مقرر کردے ظاہر نہ کریگا - کعبہ اور مدینہ کی حفاظت کے لیے اپنی جان و مال سے حاضر رہیگا اور جو قوم اور جو مذہب کہ ان مقامات کو مسلمانوں کی حکومت سے نکالنے کا قصد کرے ' یا مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکالنے کی کوشش میں حصہ لے ' اُس قوم سے اور اُس مذہب سے جو اُس قوم کا مذہب ہو ' دشمنی رکھیگا ' اگر اُس مذہب کی کسی دوسری قوم نے حفاظت حرمین میں عملی مدد نہ دی ہو -

پانچ ہزار روپیہ سال تک کا خرچ مقاصد انجمن کے سرانجام دینے کے لیے حلقۂ خدام کعبہ کی منظوری تحریری یا زبانی سے ہوگا - لیکن پانچ ہزار سے زیادہ کی رقم جب خرچ کرنا ہو ' تو تمام خادمان خدام کعبہ کی رائیں ' خواہ وہ شریک حلقہ ہوں یا نہ ہوں ' لینا ضروری ہوگا -

ہر اختلافی امر کا تصفیہ کثرت راے سے ہوا کریگا -

شاخوں کا صرف جو بہت تھوڑا ہونا چاہیے ' خادم مقامی خدام کعبہ کے چندہ سے نکال سکیگا - لیکن ہر خادم کعبہ کے معائینہ کے لیے اسکا حساب تیار رہیگا - اور ہر ماہ اخراجات مقامی کا حساب صدر انجمن کے پاس روانہ کیا جایگا -

ہر شاخ سے باقی کل رقم جو چندے یا عطیات سے وصول ہو ' فوراً صدر انجمن خدام کعبہ کو بھیجی جاریگی اور رسید دستخطی خدام کعبہ کی منگالی جاویگی -

ہاں کوئی اور جو چھوٹی بڑی رقم کسی انجمن خدام کعبہ کے لیے وصول کرے ' اسکو اوسکی رسید انجمن دینا لازمی ہوگا - رسید بہیسال دونوں یا کسی ایک سکریٹری صدر انجمن کے دستخطی ہونگی - دستخط نہ ہو تو مہر کا ہونا لازمی ہوگا - صدر کے خادمان خدام کعبہ اپنی متفقہ راے سے ایک ہزار روپیہ سال تک مقاصد انجمن کے سر انجام دینے میں صرف کرسکتے ہیں - اس سے زیادہ کے لیے اونکو حلقہ کی رائیں لینا ضروری ہوگا -

بیت المال انجمن خدام کعبہ وہاں ہوگا ' جہاں مجلس تجویز کرے - لیکن پانچ ہزار کی رقم خادمان خدام کعبہ اپنی متفقہ راے سے صدر مقام کے کسی محفوظ بینک کے کرنٹ اکاونٹ میں رکھنے کے مجاز ہونگے - اور جب روپیہ نکالنے کی ضرورت ہو تو چک پر دستخط دونوں خادموں کے ہونگے -

انجمن صدر اور نیز شاخوں کا فرض ہوگا کہ وہ وقت ضرورت ہر خادم خدام کعبہ کی مدد کریں ' اور اگر وہ کوں انجمن کا کام نہ کرسکے تو اوسکے کھانے کپڑے کے لیے مناسب رقم تجویز کردیں - خدام کعبہ میں سے جو شخص حج یا زیارت کو جانا چاہے ' اوسکی واجبی اعانت اور آرام کے لیے انتظام کردینے کیلیے خادم خدام کعبہ ' صدر انجمن کے خادمان کو اطلاع دیگا ' اگر وہ شخص چاہیگا -

اگر مناسب سمجھا جاویگا تو صدر انجمن بمشورۂ حلقۂ خدام کعبہ کوئی امتیازی پوشاک خادمان خدام کعبہ کے لیے مقرر کریگی یا خدام کعبہ کے لیے کوئی امتیازی پھول یا دوسری علامت تجویز کردیگی -

اس انجمن سے انشیورنس کمپنی کا کام بھی اسطرح لیا جاسکیگا کہ جو شخص خود ایک دم سے حج کے مصارف برداشت نہیں کرسکتا اور کوئی خاص رقم جیسے پچاس روپیہ سال برابر انجمن کو دیتا ہے ' دو تین سال بعد انجمن سے تیسرے درجہ کا ٹکٹ آمد و رفت اور ڈھائی سو روپیہ تک کی رقم حاصل کرسکیگا -

مرقومہ بالا تجویز بہت کچھہ ناقص ہوگی اور پبلک کے سامنے اسی غرض سے پیش کی جاتی ہے کہ اخبارات میں یا بذریعہ خط و کتابت کے ہر مسلمان اسپر غور و فکر کے بعد نکتہ چینی کرے - تاکہ پورے غور اور مشورے کے بعد ایک مکمل اسکیم تجویز ہوجاے -

یہ بتا دینا ضروری ہے کہ انجمن خدام کعبہ کے قائم کرنے یا نہ کرنے کا مسئلہ اب زیر بحث نہیں - سمجھنا چاہیے کہ انجمن قائم ہوگئی ہے -

جو کچھہ زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ قواعد و ضوابط کیا ہوں اور اسمیں ہر مسلمان کو حق ہے کہ وہ اپنی راے دے - مگر جلد - اسلیے کہ اب زبانی باتوں کا اور رزولیوشنوں کے پاس کرنے کا وقت نہیں - زبانی جوش و ولولے کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی ' اسلیے کہ بعض مکار دھوکا دیدیتے ہیں کہ ولولہ مصنوعی ہے - یا صرف چند شخصوں ہی کا پیدا کیا ہوا ہے -

---

الہلال کی ایجنسی

—:○*○:—

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت عليۀ اسلاميـــه

(۱۹)

بسلسلۀ اشاعت گذشته

— * —

	پائي	آنه	روپيه
چدا بهائي لچه	۰	۱	۰
محمد علي حسين	۰	۶	۰
کرم بخش	۰	۲	۰
محمد بخش	۰	۴	۰
محمد حسين	۰	۲	۰
غلام نبي	۰	۲	۰
غلام مصطفى	۰	۲	۰
رحيم بخش	۰	۲	۰
محمد بخش ولد حسين	۰	۲	۰
گهاسي	۰	۱	۰
سليم خياط	۰	۴	۰
خدا شاه	۰	۰	۱
عبدالله	۰	۲	۰
محمد بخش	۰	۴	۰
علي بخش	۰	۱	۰
بدهن	۰	۲	۰
پير بخش	۰	۴	۰
رمضان	۰	۴	۰
خير	۰	۶	۰
عظيم الله روغن گر	۳	۳	۰
محمد شفيع	۰	۴	۰
ميانجي نتهو	۰	۴	۰
فتهو جهوجه	۰	۴	۰
جهنو قصاب	۰	۰	۱
مبو ولد بالے قصاب	۰	۰	۱
شيدو ولد بالے	۰	۰	۲
مولى بخش ولد بالے	۰	۰	۲
موہنا قصاب	۰	۶	۰
سونڈا گهوسي	۰	۴	۰
مزبي گهوسي	۰	۴	۰
نياز الله مستري	۰	۴	۰
امام بخش رهتيا	۰	۸	۰
رحمت الله قصاب	۰	۱۲	۰
خدا بخش ولد نبي بخش	۰	۰	۲
کريم بخش قصاب	۰	۸	۰
مدو قصاب	۰	۴	۰
موہنا قصاب	۰	۸	۰
عبد الله بدهو	۰	۴	۰
نوبي	۰	۲	۰
عظيم الله قصاب	۰	۸	۰
سعدي قصاب	۰	۲	۰
نوار قصاب عمري والا	۰	۸	۰
عبدي قصاب	۰	۴	۰
گهسي مستري	۰	۰	۱
ايوب عليخان صاحب ٹهيکيدار بيم	۰	۰	۲

	پائي	آنه	روپيه
جناب رحيم داد خان صاحب نيمچ	۰	۰	۵
جناب مولوي معين الدين احمد صاحب سکرٹري دارالمعلومات ندوه - لکهنؤ	۰	۰	۱۵

	پائي	آنه	روپيه
بذريعه جناب محمد سعد الله صاحب ڈيٹور - بجنور	۰	۰	۱۱۰۰
جناب فيروز ... بذريعه جناب صديق مرزا بيگ صاحب تعلقه داران ايک آباد ضلع سيتاپور	۰	۰	۷۰۰
بذريعه جناب ولايت حسين و نذر محمد صاحب از جلسه بهوالي پور منعقده ۲۰ مارچ ...	۰	۱۲	۱۳۰

اور حسب ذيل اشيا بذريعي چادر ايک - عمامه ايک - ٹوپي ۳ عدد - قالب ٹانبے کا ايک - پاجامه گلبدن ايک - اچکن ساٹن ايک - چارپاري رومال ايک بٹن قميص کا ايک - دوپٹه ايک -

---

	پائي	آنه	روپيه
جناب محمد مدار بخش صاحب ابو بازار	۰	۰	۱
جناب مرزا محمد بخش صاحب سوداگر چرم دهاراوي - بمبئي	۰	۰	۱۲۰۰

	پائي	آنه	روپيه
بذريعه جناب چودهري امداد علي خانصاحب سب اوورسير - مدکهيڑو ڈويژن جهلم	۰	۷	۱۵۳

(به تفصيل ذيل)

	پائي	آنه	روپيه
ڈاکٹر فضل کريم صاحب	۰	۱	۴
ڈاکٹر عبد الحميد صاحب	۰	۰	۲
ميان الله دتا صاحب اوورسير	۰	۰	۱۵
ميان خدا داد کلرک	۰	۳	۴
مدکو ڈرائيور	۰	۰	۱
حسن محمد فائر مين	۰	۰	۱
امام دين ڈرائيور	۰	۰	۵
باغ علي فائر مين	۰	۰	۲
الله دين	۰	۰	۱
نور خلاصي	۰	۱۲	۰
بهولا	۰	۸	۰
امام علي	۰	۶	۰
شادي ڈرائيور	۰	۰	۵
مستري فتح علي	۰	۰	۲
حسن دين ميٹ و منشيان	۰	۰	۳۰
مرزا رستم بيگ کمپونڈر	۰	۰	۱
محمد ملازم هسپتال	۰	۸	۰
ميان محمد دين نقشه نويس	۰	۰	۲
شيخ قيام الدين ٹهيکيدار	۰	۰	۵
مزدوران معرفت بابو سردار محمد سب اوورسير	۰	۰	۷۲
وزير محمد فائر مين	۰	۸	۰
فيس مني آرڈر	۰	۹	۱

	پائي	آنه	روپيه
جناب مولوي محمد يعقوب صاحب	۰	۰	۱۱
جناب رضي احمد صاحب سب انسپکٹر پوليس شاهجہانپور	۰	۰	۳۰
بذريعه جناب ناظر علي گوجرانواله	۰	۹	۴۹
مسمات عصمت النسا مرحومه بذريعه لطافت حسين صاحب	۰	۰	۵
معين الدين احمد صاحب قدوائي جهان آباد	۰	۰	۵
ايک بزرگ جنکا نام معلوم نهين بذريعه اسٹامپ	۰	۴	۰
گنڈش پر شاه - ڈلي گنج کلکته - گائے قيمتي	۰	۰	۱۵
عبدالکريم صاحب بي اے - کوهيما - آسام	۰	۰	۷۵۰

نام	پائي	آنه	روپیه
بذریعه جناب عبد الحي خانصاحب رالچور داں	۰	۱۰	۱۵
ازجناب عبدالرزاق صاحب	۰	۴	۴
از جناب سید غلام حسن صاحب جمعدار	۰	۴	۴
ایضاً بذریعه کمال قوالي	۰	۱۲	۲
ازچنده بندگان معرفت جناب سید صاحب	۰	۴	۴

نام	پائي	آنه	روپیه
طالبات بدر مومنان کلکته	۰	۳	۲۲
نواں قصبه کوٹانه ضلع میرٹهه بذریعه قاضي حیدر الدین صاحب	۰	۰	۲۵
سردار میر ملهٔا خانصاحب بگٹي جهٹ پٹ	۰	۰	۴۵
ذریعه جناب محمد عبد العزیز صاحب فتح پور بهاگلپور	۰	۰	۷۵۰

(به تفصیل ذیل)

نام	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد عبد العزیز صاحب	۶	۰	۱۵۴
اهلیه محمد شهاب الدین صاحب	۰	۰	۱۰
محمد عبد المجید صاحب	۰	۰	۱۰
غریب ساهو	۰	۰	۱۰
بیسا کهي ساهو	۰	۴	۱۶
شیخ عبدالرحمن	۰	۰	۱۰
بخشو	۰	۰	۱۰
والده عمر علي	۰	۰	۱۰
محمد حسین	۰	۰	۵
جگو	۰	۰	۲
کرامت	۰	۰	۵
بلا ساهو	۰	۰	۱
رحمان	۰	۰	۱
پونا ساهو	۰	۰	۱
انواري ساهو	۰	۰	۱
حسن	۰	۰	۱
افضل	۰	۰	۱
اشرف علي	۰	۰	۷
عبدالکریم	۰	۰	۵
ابو سعاد	۰	۰	۰
کپوري	۰	۸	۰
جامو	۰	۸	۰
متفرقات از غربا	۶	۷	۱
اهلیه حامد حسین صاحب مرحوم	۰	۴	۱۱
قیمت زیورات جو شرفاء مسلمان کی ذوں نے دفعات سے نہایت مقدار میں دی			[illegible]

نام	پائي	آنه	روپیه
ذریعه جناب سید شاه محمد الیاس صاحب پریسیڈنٹ هلال احمر ضلع گیا	۰	۰	۱۲۵

(به تفصیل ذیل)

نام	پائي	آنه	روپیه
فروخت چاول سٹهي	۶	۱۴	۳۴
شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	۰	۱۲	۲۰
اهلیه جناب موصوف	۰	۵	۶
شیخ محمد ناصر	۰	۰	۳
میر محمد حسین	۰	۸	۲
شیخ حسیني	۰	۸	۰
شیخ چمن پٹوه	۰	۰	۲
مولوي عبدالحمید ماسٹر	۰	۰	۱
شیخ محمد رضا	۰	۴	۰
شیخ اظهر حسین درگاه	۰	۰	۲
شیخ اصغر حسین درگاه	۰	۸	۰
عبدل خانساماں	۰	۰	۳
شیخ اکبر حسن	۰	۰	۱
شیخ راحد علي مغلا کهار	۰	۰	۱
عبد الغني ٹریسر	۰	۰	۳
شیخ جنت حرام	۰	۸	۰
حافظ عبدالغني	۰	۴	۰
شیخ کریم بخش ماکهر	۰	۰	۱
شیخ شبراتي مرزا پور	۰	۴	۰
شاه رفیق	۰	۲	۰
جواں علي مغلاکهار	۰	۴	۰
راجد میاں مغلا کهار	۰	۴	۰
قرباں میاں	۰	۴	۰
حافظ احمد علیخاں	۰	۸	۰
الهي بخش	۳	۰	۰
بواقي خانساماں	۰	۴	۰
شیخ اسار علی	۰	۰	۳
کرامت مرزا پور	۰	۲	۰
قصاب وغیره	۰	۶	۰
الفت حسین امام گنج	۰	۸	۰
مصاحب علی عرف موسی	۰	۰	۱
والده الهی بخش خاں	۰	۳	۱
امیر میاں	۰	۸	۰
ولایت میاں	۰	۴	۰
رسول بخش	۰	۴	۰
شیخ بندهو صاحب	۰	۴	۰
دمتري میاں	۰	۱	۰
مولوي غلام رسول صاحب	۰	۲	۰
ملک عبدل	۰	۴	۰
منشی ظهور الحق صاحب مختار	۰	۰	۱
از گوبند پور معرفت فضل کریم و فرح	۳	۱	۲
عبد الرحیم عرف دهولی	۰	۱	۰
شیخ مراد علی	۰	۱	۰
همشیره جواد علی	۰	۵	۰
عمهٔ جواد علی	۶	۰	۰
شیخ مراد	۰	۱	۰
ملک بواقی ٹوٹر	۰	۲	۰
راهو میاں	۰	۲	۰
پیر بخش خاں مدهوبن بازه	۰	۰	۳
شیخ الفت حسین	۰	۸	۰
عبد الغنی خیاط	۰	۸	۰
شبراتی خیاط	۰	۴	۰
جعفر سردار صاحب	۰	۰	۴
ریاض علیخاں	۰	۱	۰
شیخ خیرات احمد صاحب	۰	۰	۴
پاٹو میاں پهولڈیهه	۰	۸	۰
محمد علی میاں	۰	۲	۰
ناصر علیخاں	۶	۱	۰
والده بشارت خانبه	۰	۸	۰
جمراتی قصاب	۹	۱	۰
نا معلوم	۰	۸	۰
از موضع پچمها معرفت شیخ لیاقت حسین صاحب مختار	۰	۰	۵
منشی بواقی صاحب مختار	۰	۱۰	۲
وزیر الدین کنسٹبل	۰	۰	۱
ملک عبدالغفور کوسي	۰	۲	۰
اهلیه باقر مرحوم	۰	۰	۱
بقیه قیمت چرسه شیخ لیاقت حسین صاحب	۰	۴	۰
شیخ محمد حسن سردار	۰	۰	۲
باقر علی رستم پور	۰	۰	۱
شیخ امام علی زوج	۰	۴	۰
شیخ رمضان علی	۰	۲	۰
معرفت گوندو ذان بائی	۶	۵	۱
سیدین عزیز الدین بهاري	۰	۰	۱
سید وحید الدین مانڈي	۰	۰	۱

PRINTED & Published by A. K. AZAD at The HILAL Electrical Print. Ptg. House, 7/1 McLeod Street, CALCUTTA.

سسٹم راسکوپ لیورواچ ۱۹ سائز

مضبوط ' سچے وقت ' برابر چلنے والي ' مع محصول دو روپیه آٹهه آنه

ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ٥ ویلسلي اسٹریٹ ڈاکخانه دهرمتله کلکته -

M. A. Shakur & Co., 5/1, Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.

مقــــوی بــاہ کــي گـــولیـــاں

ڈاکٹر برمن کي تیار کردہ قوت کی گولیاں چهه عدد امتحاناً نمونه کیواسطے بلا قیمت دیجاتي هیں - استعمال کے اول هي روز اپنا فائدہ دکهلاتي هیں - ضرور امتحان کیجئے - اگر آپ امتحان کرنا چاهیں تو الهلال کے حواله سے آج لکهئے واپسي ڈاک سے آپکو نمونه ملیگا - یه گولیاں ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں مشہور هو رهي هیں طاقت دینے والي مشہور دوائیں فاسفورس - اسٹکنیا - ڈمیانا ملاکر یه بني هیں - ریزہ - رگ اور خون کو طاقت دینے والی هیں - مریض کو اول هي روز سے فائدہ معلوم هوتا هے - چهرہ پر رونق اور ضعف کي حالت کو دور کرتي هیں - دوبارہ طاقت لاتي هیں - قیمت ۳۰ گولیونکي شیشي ایک روپیه محصول پانچ آنه -

یهه موقع هاتهه سے نه دینا چاهئے قوت کي گولیوں کا نمونه جلد منگواکر ازمائش کیجئے ایک خوراک میں فائدہ معلوم هوگا -

نوٹ - هماري کاوري جنتري جسمیں پوري فہرست ادویات اور سارٹیفکٹ درج هیں بلا قیمت و موجودہ درخواست آنے سے روانه هوتی هیں

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

المکتبة العلمیة الاسلامیة في علي گڈہ

—*—

اس کتب خانه میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعه مصر ' شام ' بیروت اور قسطنطنیه وغیرہ فروخت کے لیے موجود رهتي هیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانه کي جاتي هیں — خاصکر مکتبة المنار کي کتابیں ' حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں هر وقت مهیا رهتي هیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتهه کي جاتي هے - کتب خانه کي جدید فہرست تیار هوگئي هے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول هونے پر مفت روانه کي جاتي هے *

رساله المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بهترین عربي رساله تسلیم کیا گیا هے) اس کي گذشته ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود هیں - قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے هیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے هیں *

یهه کتب خانه رساله المنار کا کل ممالک هندوستان میں سول ایجنٹ هے ' اور جن اصحاب کو اس رساله کي خریداري منظور هو چندہ سالانه مبلغ ۱۵ روپے همارے پاس روانه فرمائیں ' روپیه وصول هونے پر رساله براہ راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا *

المشتـــــهر

منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة ' مدرسة العلوم ' علي گڈہ

حمیدیه هــوٹل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لورچیت پور روڈ - کلکتــه

همارے هوٹل میں هر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني هر وقت طیار ملتي هیں نیز اسکے ساتهه مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور آرام دہ کمروں کا بهي انتظام کیا گیا هے جو نہایت هوادار' فرنشڈ اور بر لب راہ واقع هیں جن صاحبوں کو کچهه دریافت کرنا هو بذریعه خط و کتابت منیجر هوٹل سے دریافت کر سکتے هیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جمله تصویریں هماري هوٹل میں فروخت کے لیے موجود هیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیرہ -

المشتـــــــــهر شیخ عبــد الکریم مالک حمیـدیه هوٹل

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۷ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta Wednesday, April 30, 1913.

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جائيگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ايک يا دو ماه کے لئے پته کي تبديلي کي ضرورت هو تو مقامي ڈاکخانه سے بندوبست کرليں' اور اگر تين يا تين ماه سے زياده عرصه کے لئے تبديل کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکھيے -

(۵) خط و کتابت ميں خريداري نمبر کا حواله ضرور ديں -

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کريں -

نوٹ — مندرجه بالا شرائط کي عدم تعميل کي حالت ميں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجه سے اگر کوئي پرچه يا پرچے ضائع هوجائيں تو دفتر اسکے لئے ذمه دار نه هوگا - (منيجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

ميعاد اشتہار	في صفحه	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ايک هفته ايک مرتبه کے لئے	۱۵ روپيه	۱۰ روپيه	۷½ روپيه	۸ آنه في مربع انچ
ايک ماه چار مرتبه "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنه " " "
تين ماه ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنه " " "
چهه ماه ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنه " " "
ايک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنه " " "

(۱) ٹائيٹل پيج کے پہلے صفحه کے ليے کوئي اشتہار نہيں ليا جائيگا - اسکے علاوه ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگهه ديجائيگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رساله کے اندر جگهه نکال کر دیے جائيں تو خاص طور پر نماياں رهيں گے ليکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فيصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانه ميں بلاک بهي طيار هوتے هيں جسکي قيمت ۸ آنه في مربع انچ هے - چهاپنے کے بعد وه بلاک پهر صاحب اشتہار کو واپس کرديا جائيگا اور هميشه انکے لئے کارآمد هوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہيں هيں که آپکي فرمايش کے مطابق آپکو جگهه ديں ' البته حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ايک سال کے لئے اشتہار دينے والوں کو زياده سے زياده ۴ اقساط ميں ' چهه ماه کے لئے ۲ اقساط ميں ' اور سه ماهي کے لئے ۳ اقساط ميں قيمت ادا کرني هوگي اس سے کم ميعاد کے لئے اجرت پيشگي هميشه لي جائيگي اور وه کسي حالت ميں پهر واپس نهوگي -

(۳) منيجر کو اختيار هوگا که وه جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے' اس صورت ميں بقيه اجرت کا روپيه واپس کرديا جاے گا -

(۴) هر اُس چيز کا جو جوے کے اقسام ميں داخل هو' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وه اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبهه بهي دفتر کو پيدا هو' کسي حالت ميں شائع نہيں کيا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعايت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نه فرمائيں :- شرح اجرت يا شرائط ميں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہيں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street:

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان للتلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۷ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta Wednesday, April 30, 1913.

فہرست

— * —

تصـــاویر

— * —

اطلاع

—:*:—

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ ہنڈ ملسکتي ہیں -

ہر چیز دفتر اپني ذمہ داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ہیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمي کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام ہوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ہیں -

ابتدا سے الہـــلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو ہارس پاور کے موٹر میں سولہ سو في گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتي ہے -

چونکہ ہم اسکي جگہ بڑے سائز کي مشینیں لے چکے ہیں ' اسلیے الـگ کرنا چاہتے ہیں -

(۲) ٹریڈل مشین ' جو پاؤں سے بھي چلائي جاسکتي ہے ' ڈیمائي فولڈر سائز کي - اس پر ہاف ٹون تصاویر کے علاوہ ہر قسم کا کام جلد اور بہتر ہوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتي ہے - جو صاحب لینا چاہیں' وہ مطمئن رہیں کہ ہم اپني ذاتي ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاہتے -

منیجر الہـــلال پریس

شذرات

—:○*○:—

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

اور

مسئلۂ " الندوہ "

— * —

اس عرصے میں اس معاملے کی نسبت جو حالات معلوم ہوے، وہ مع اس راے کے جو بحالت موجودہ و باستعانت کوائف معلومہ قائم کی جاسکتی ہے، حسب ذیل ہیں -

زمیندار میں مولانا نے ایک مختصر چھٹی شائع کی ہے، جسمیں آیندہ تفصیلی جواب کا وعدہ ہے، اور اصلی واقعہ کی نسبت چند مختصر دفعات -

علی گڈہ سے ایک موثق اور معتمد قلم سے نکلی ہوئی ایک تحریر پہنچی ہے، جسمیں بعض حالات تفصیل کے ساتھہ بیان کیے ہیں، مگر ساتھہ ہی یہ عجیب شرط بھی لگا دی ہے کہ ابھی تین چار ہفتے تک راقم خط کا نام ظاہر نہ کیا جاے ! بہر حال اصل مقصود حالات ہیں نہ کہ تشخص و تعین نسبت -

اصل یہ ہے کہ اس معاملے کی نسبت ایک آخری راے بہت جلد قائم ہو جاتی، اگر خود مولانا شبلی نعمانی بہ تفصیل حالات شائع کر دیتے تاکہ قوم آخری راے قائم کرلے - مگر افسوس ہے کہ ابتک انہوں نے کوئی تفصیلی تحریر شائع نہیں کی، اسلیے اسکے سوا چارہ نہیں کہ جو حالات اس وقت تک موافق و مخالف شائع ہوے ہیں، یا علی گڈہ کی تحریر میں ظاہر کیے گئے ہیں، انہی کو پیش نظر رکھکے ایک راے قائم کرلی جاے -

جو مضامین منشی اعجاز علی اور منشی اسحاق علی نے مسلم گزٹ میں شائع کیے ہیں، انسے صورت واقعہ یہ معلوم ہوتی ہے :

(۱) جب الندوہ میں یہ مضمون نکلا تو مولانا شبلی نے فوراً پانچ مقامی ارکان کو (جنمیں دو ندوت کے صیغۂ مال و مراسلات کے سکریٹری تھے) جمع کیا اور مجبور کیا کہ وہ راقم مضمون کو سزا دیں، نیز ہز آنر تک مخبری کرنے کی دھمکی دیکر اس تجویز کو منظور کرانا چاہا کہ خود ایک ہفتہ کی معطلی کی سزا دیں اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو مداخلت کی دعوت دی جاے -

پس تمام ارکان و معتمدین اس دھمکی سے مرعوب و متزلزل ہوکر مجبور ہوے کہ تعمیل احکام سے انکار نہ کریں، اور اس عالم میں کہ " یرضونکم بافواھھم و تابی قلوبھم (۹ : ۹) " انکی تمام پیش کردہ تجویزات کو منظور کرلیا -

(۲) لیکن چونکہ یہ تعمیل احکام حالت تخویف و تقیہ کی تھی اور نیز جلسۂ انتظامیہ پر محول، پس جب انتظامیہ مجلس منعقد ہوئی، تو اس کار روائی کی مخالفت کی گئی - مسٹر مشیر حسین قدوائی نے تجویز پیش کی کہ کار روائی منسوخ کی جاے نیز یہ کہ مولانا شبلی اس سزا کے لیے جو بہ حیثیت معتمد دار العلوم کاتب مضمون کو دی گئی ہے، کاتب مضمون یعنی مولوی عبدالکریم سے معافی مانگیں - مگر پھر معافی کا ٹکڑہ کثرت راے سے یا کسی اور وجہ سے نامنظور ہوا، اور صرف پچھلی کار روائی منسوخ کر دیگئی -

(۳) لیکن اسکے بعد کیا حالات پیش آئے ؟ یہ تاریکی میں ہے، البتہ پھر یکایک کوئی حکم نامہ گورنمنٹ کی طرف سے آیا کہ مولوی عبد الکریم کو بجاے منسوخ کردہ ایک ہفتے کی سزا کے، چھہ ماہ کی معطلی کی سزا دی جاے - چنانچہ ارکان ندوہ نے بالاتفاق یا بالاکثریۃ وہ سزا دیدی -

اب اس بنا پر قابل غور مندرجۂ ذیل امور ہوے :

(۱) سب سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کیا واقعی وہ مضمون اسی سلوک کا مستحق تھا ؟

(۲) کیا یہ تمام کار روائی صرف مولانا شبلی ہی نے کی اور اور لوگوں نے بطور تقیہ کے محض عالم جبر و اکراہ میں ؟ یا یہ ایک متفقہ کار روائی تھی، جسمیں پانچ آدمیوں نے باہم ملکر ایک تجویز قرار دی ؟

(۳) اگر پہلی صورت صحیح ہے تو ایسی حالت میں مولانا شبلی کی یہ کار روائی کس راے کی مستحق ہے ؟

(۴) اور اگر صحیح نہیں ہے تو باقی شرکاء کار کے ساتھہ کیا سلوک کرنا چاہیے ؟

(۵) پھر سب سے آخر یہ کہ اگر اور لوگوں کی شرکت مساوی متحقق ہو جاے تو اس سے معاملے کی ذمہ داری تو ضرور بٹ جائیگی، جواب دہی صرف ایک شخص کے ذمے نہیں رہیگی اور ہماری جس راے کا مستحق وہ ہوگا، اسی راے کے مستحق باقی اشخاص بھی ہونگے، لیکن کیا ایسی حالت میں اور لوگوں کی شرکت ثابت ہو جانے سے مولانا شبلی محض بری الذمہ ہو جائیں گے ؟ اور کیا کسی غلط کام کے کرنے میں متعدد اشخاص کی شرکت، اس کام کو اچھا کر دیتی ہے ؟ کیا ایک جرم صرف اسلیے برا ہے کہ ایک ہی شخص کرتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ ان دفعات بحث کے مقرر کرنے میں میں نے پوری احتیاط سے کام لیا ہے اور بحث کا کوئی ضروری پہلو باقی نہیں رہا -

(۱)

سب سے پہلی بحث اصل مضمون کی نسبت ہے - لیکن میں متاسف ہوں کہ باوجود اسکے کہ میں نے مولانا شبلی، مولانا عبد الحی، اور منشی محمد علی محرر ندوہ کے نام خطوط لکھے ہیں کہ مجکو الندوہ کا وہ پرچہ (خواہ کسی قیمت میں ہو) وی پی بھیجدو، لیکن اب تک کہیں سے نہ تو جواب ملا، اور نہ وہ پرچہ آیا - جو کچھہ معلوم ہے وہ صرف یہ ہے کہ مضمون " جہاد " پر تھا، اور نفس مسئلۂ جہاد پر حسب نصوص قرآنیہ بحث کی گئی تھی - مولانا شبلی نعمانی کے خط مطبوعۂ زمیندار اور مراسلۂ علی گڈہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کوئی دفعہ (۱۰) کی بحث تھی، جسمیں یہ لکھا تھا، یا بطور نتیجۂ بحث کے اس سے ثابت ہوتا تھا کہ " کوئی مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہسکتا " لیکن صرف اسقدر اشارہ راے دینے کیلیے کافی نہیں ہے، جب تک نہ پورا مضمون سامنے نہو - بحث کرنے کے طریقے ہیں، اور استدلال کے مختلف اصول ہیں - نہیں معلوم اس دفعہ کو کس اصول، کس خیال، کس زبان، کس لب و لہجے، کس نص قران و حدیث سے مدلل، اور کس سیاق و سباق کے ساتھہ لکھا گیا ہے ؟

اگر مجھسے پوچھیے تو یہ خیال تو بالکل بے معنی اور لغو ہے، جب تک نہ اسکا مقصد و سیاق و سباق سامنے نہو - کوئی مسلمان غیر مسلم حکومت کے ماتحت نہیں رہسکتا کیا معنی رکھتا ہے، جبکہ ہزاروں مسلمان رہے ہیں، اور اب بھی کروڑوں مسلمان ماتحت ہیں، البتہ و حرہ میرے اس جملے کا مطلب کچھہ ہی سمجھا جاے

لیکن) میرا یہ اعتقاد ضرور ہے کہ اسلام دینی اور دنیوی عزت بخشنے والی ایک قوة الهیہ ہے ' اور جو جسم اسکے نشیمن ہوں ' وہ اس کائنات ارضی میں ذلت و پستی کیلیے نہیں بنائے گئے ہیں ' بلکہ صرف عظمت و عزت ' ہیبت و اجلال ' سطوت و جبروت ' اور رفعت و علو مرتبۃ کیلیے - پھر خواہ وہ ذلت و پستی حکومتوں کی محکومی اور غلامی کی ہو ' خواہ جہالت و بے علمی کی - خواہ غربت و فلاکت کی ہو ' خواہ وحشت و بد اخلاقی کی - میرا یقین ہے کہ مسلمان دنیا میں یقیناً صرف حاکم بننے کیلیے ہیں ' اور قرآن کریم نے اپنے پیروؤں کیلیے جو الدنیا دنیوی زندگی کا پیش کیا ہے ' وہ محکومی و ما تحتی کا نہیں ' بلکہ حکومت و افسری ہی کا ہے - وہ مسیح کی آسمانی پادشاہت کی سی پادشاہت نہیں ہے ' بلکہ استخلاف فی الارض ' اور وراثت ارض الہی کی نعمت اسی دنیا میں ہے - یہ میرا دلی اعتقاد ہے - میں اسکے لیے تعلیم اسلامی ' اور نصوص قرانی سے شہادت رکھتا ہوں - خدا نے اس بارۂ خاص میں مجھکو اپنے لطف و کرم سے ایک مخصوص بصیرت عطا فرمائی ہے - اور اسکی دعوت کو میری زندگی کا مقصد ' اور غایۃ قصوی قرار دیا ہے - و ما توفیقی الا باللہ -

پس میں نہیں جانتا کہ اس مضمون کا مقصود کیا ہے ؟ مولوی عبد الکریم کی نسبت مجھے ایسے حالات معلوم نہیں جنکی وجہ سے میں انکو ان مباحث کا اہل سمجھوں کہ لکھنے کے طریقے اور بیان کے انداز ہیں - ممکن ہے کہ انھوں نے بہتر لکھا ہو ' اور ممکن ہے کہ ایک بے معنی ازادی دینی ' اور غیرت فقہی و تشدد ما وراء الظہری کا اظہار کیا ہو -

اس بنا پر جب تک نہ دیکھ لوں ' ایک حرف نہیں لکھونگا - البتہ جہاد کی جو حقیقت اللہ تعالے نے مجھپر کھولی ہے ' اور قران کریم نے جو روشنی اس بارے میں میرے قلب پر ڈالی ہے ' اسکو آغاز اشاعۃ الہلال سے اتنی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ الحمد للہ ' کثرت تکرار و مذاکرہ ' و اظہار حقیقت و دعوت سے اب جہاد کا لفظ لوگوں کی زبانوں پر چڑھگیا ہے ' اور اسکے نام کو زبان سے نکالتے ہوے لوگوں کو وحشت و ہراس دامنگیر نہیں ہوتی - با آنکہ نصف صدی سے اس بنیاد شریعت و اصل حقیقۃ اسلامیہ کو بعض اشرار و منافقین نے اسلام کی لغت سے نکالدیا تھا ' اور نہ صرف نئی صلاح کی عمارتیں ' بلکہ علما کے حجروں اور صوفیوں کی خانقاہوں سے بھی کبھی اسکی صدا نہیں اُٹھتی تھی - لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ چونکہ جہاد کے معنی محض قتل و خونریزی کے سمجھ لیے گئے ہیں ' اسلیے بہتر ہے کہ سرے سے اس لفظ ہی کو بھلا دیا جائے - چنانچہ میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ (مسٹر بک) نے ایک مرتبہ (علی گڈہ کالج) میں چاہا تھا کہ کتب فقہیۂ درسیہ سے " جہاد " کا باب بالکل نکالدیا جائے !!

(۲)

البتہ دوسرے سوال پر بربناے حالات مطبوعۂ و معلومہ نظر ڈالی جاسکتی ہے -

پھر کیا ان مضامین میں صورت واقعہ جیسی کچھ ظاہر کی گئی ہے ' اور جسکے پڑھنے سے ہر شخص کو بادل و هلہ نظر آنے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ صرف ایک ہی شخص کی کارستانیاں تھیں ' وہ بالکل صحیح ہے ؟

لیکن زمیندار کی چٹھی میں مولانا نے جو واقعہ لکھا ہے ' اس سے ' مراسلۂ علی گڈہ سے ' نیز از روے قرائن و درایت ' حالات بالکل مختلف صورت میں سامنے آئے ہیں -

(الف) یعنے یہ کہ ارکان خمسۂ مجلس اولی جمع ہوے - اسمیں مولانا شبلی معتمد دار العلوم ' منشی احتشام علی معتمد مال ' مولانا سید عبد الحی معتمد مراسلات ' اور مولانا عبد الباری اور مسٹر ظہور احمد وکیل ' رکن انتظامی ندوہ تھے -

بحث چلی کہ اس مضمون کی اشاعت مقاصد ندوہ کے سخت خلاف ہے اور موجب نزول عتاب حکومت ' پس اب کیا کار روائی اسکی تلافی کیلیے اختیار کی جائے ؟

تمام ممبران خمسۂ مجلس نے (جیساکہ ایسے موقعوں پر ہوتا ہے) غور و مشورہ کیا ' اور باتفاق باہمی ' و باتحاد اجماعی ' و بشرکت مساویانہ ' بغیر ہیچ گونہ جبر و اکراہ ' و بغیر تعدی و تعذیب ' و بغیر تخویف و ترہیب ' بحالت صحت و تندرستی ' بعالم سلامتی ہوش و حواس ' و درستگی عقل و تمیز ' و بہ سن رشد و بلوغت ' یہ فیصلہ کیا کہ " اس واقعہ کی اطلاع ڈپٹی کمشنر صاحب کو دیدی جائے ' نیز مولوی عبد الکریم کو الندوہ کی ایڈیٹری سے معطل کردیا جائے ' کیونکہ انکا مضمون ندوہ کے اغراض و مقاصد کے خلاف ہے "

(ب) جب یہ امور بالاتفاق طے پا چکے ' تو مولانا شبلی نے کہا کہ " ان امور کے بعد مولوی عبد الکریم کو مدرسے سے بھی معطل کردینا چاہیے - کیونکہ انکا مضمون مقاصد ندوہ کے خلاف تسلیم کرلیا گیا ہے - وہ ایڈیٹری سے بھی الگ کر دیے گئے ہیں - نیز اس واقعہ کی اطلاع حکام کو بھی دیجائیگی - پس ایسی حالت میں ضرور ہے کہ مجھکو بھی میری ذمہ داری سے سبکدوش کیا جائے - مدرسہ میرے ماتحت ہے اور اندریں صورت مدرسے میں وہ کیونکر رکھے جائیں ؟ اور پھر اگر ایسا نہوا تو میں تا انعقاد جلسۂ انتظامیہ دار العلوم کی ذمہ داری سے دست بردار ہوجاونگا ' اور اسکی اطلاع گورنمنٹ کو دیدونگا "

بالاخر قرار پایا کہ ایک ہفتے یا دو ہفتے کیلیے (مجھے اس وقت یاد نہیں اور وہ مضامین سامنے نہیں ہیں) مولوی عبد الکریم کو مدرسے سے بھی معطل کردیا جائے -

* * *

اب اس بیان پر درایتاً نظر ڈالیے -

مولانا شبلی کے علاوہ جو لوگ شریک جلسہ تھے ' ان میں دو معتمد اور دو رکن تھے ' لیکن ان میں ایک شخص بھی انکی پارٹی کا یا انکے معاونین میں سے نہ تھا - منشی احتشام علی انکے اعدٰ عدو دشمن ' مولانا عبد الباری سے مخالفت مشہور و واضح ' مولوی سید عبد الحی میں اور ان میں گو کوئی مدعیانہ مخالفت نہیں ' تاہم وہ انکے موافق و معاون بھی نہیں - رہے مسٹر ظہور احمد ' تو انکا حال بھی مولوی عبد الحی کا سا ہے -

ایسی حالت میں کسی طرح یقین نہیں آ سکتا کہ ان تمام صاحبوں نے بخلاف اپنے ضمیر اور اپنے جوش جہاد فی سبیل اللہ ' و ہیجان قتال انفار و مشیدن ' و استقامۃ فی سبیل الحریۃ کے ' محض مولانا شبلی کے کہنے سے ' اور انکی موافقت کے خیال سے ' مقلدانہ و متبعانہ اس فیصلے میں شرکت کرلی ہو - علی الخصوص منشی احتشام علی ' جو بڑے بڑے معرکہ ہاے جدال و قتال مولانا شبلی کی مخالفت میں لڑچکے ہیں ' اور مولانا عبد الباری ' جنھوں نے کل کی بات ہے کہ مسئلہ نظامت کے بارے میں خطوط شائع کیے تھے ' اور پھر اس بارے میں اخبارات تک الزام و انکار کا معاملہ پہنچا تھا !!

پس یہ صورت تو کسی واقف حال کے سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی - البتہ تین صورتیں اور ہیں :

(۱) گو یہ اشخاص مخالف تھے ' لیکن مولانا شبلی نے بعض ذرائع و وسائل سے انکو اسدرجہ ڈرایا اور دھمکایا کہ

ہر طرف سے مجبور و بے بس ہوکر اپنے ایمان اور خدا پرستی سے دست بردار ہوگئے ' اور عالم ہراس و مرعوبیت میں جو کچھہ چاہا ' انسے منظور کرا لیا - اگر یہ صورت ہو ' تو اس حالت میں ان لوگوں کا جرم اُس شخص کی مثال سامنے لانے سے کسی قدر ہلکا ضرور ہو جاتا ہے ' جس نے بعالم مجبوری اپنی جان کی حفاظت کیلیے جھوٹ بولا ہو ' یا قتل کے خوف سے بت پرستی کی ہو ' یا سولی کا تختہ دیکھکر ایمان و اسلام سے بطور تقیہ کے کانوں پر ہاتھہ دھرا ہو -

(۲) یا پھر ایسی صورت تو پیش نہیں آئی ' مگر عادت نفاق و تذبذب بین الاسلام و الکفر کی وجہ سے اس مجلس میں اپنی موافق راے دیدی ' اسکے بعد دوسری طرح کا عمدہ موقعہ ہاتھہ لگ گیا تو (اُس وجود کی طرح جسکی قران میں مثال دی گئی ہے) کہدیا کہ " انی بری منک ' انی اخاف اللہ رب العالمین (۵۹ : ۱۶) " اسمیں ایک طرف ازادی و حریت بھی ہاتھہ آگئی ' دوسری طرف مدتوں کی عداوت کو پھولنے پھلنے کا موقعہ بھی ملگیا :

چہ خوش بود کہ بر آید بہ یک کرشمہ دو کار

(۳) اور یا پھر ایک شریف آدمی کی طرح ' جسکی ایک ہی زبان ہوتی ہے ' ان لوگوں کی بھی اصلی راے یہی تھی اور یہی ہے - اور اس کار روائی میں وہ سب کے سب برابر کے شریک و حصہ دار تھے - پس اب اُس کار روائی کا جو نتیجہ ہو ' اسمیں بھی انھیں اپنا اپنا حصہ لینا چاہیے -

عقل و درایۃ کہتی ہے کہ ان تین صورتوں کے سوا اور کوئی چوتھی صورت نہیں ہو سکتی - اب اگر پہلی صورت ہے ' اور محض عالم خوف و ہراس میں ان بزرگان قوم اور علماے دین نے اس کار روائی میں شرکت کی تھی ' تو مولانا شبلی علانیہ اس سے منفرد ہیں ' اور معاملہ عدم حضور اور عدم شرکت لوگوں کے قلم سے منسوب کیا جا رہا ہے - پھر کیا وجہ ہے کہ خود ان لوگوں کی زبانوں پر مہریں لگ گئی ہیں ؟ کہیں نہیں منشی احتشام علی اپنی مل سے ' مولانا سید عبد الحی اپنے مطب سے ' اور مولانا عبد الباری اپنے حلقۂ درس سے باہر تشریف لاے اور اپنی مجبوری و بے بسی ' و عالم ہراس ' و خوف جان و مال کا افسانۂ غم انگیز اور داستان گریہ اور اپنی معتقد اور ارادت کیش قوم کو سنادیتے ؟ مجلس کو ابھی چند صدیاں نہیں گذری ہیں اور اُس کے شرکاء کی زبانیں اب تک مفلوج نہیں ہوئی ہیں - یہ کیا ہے کہ اسکے متعلق لوگوں کو عالم تذبذب میں رکھا جارہا ہے ؟ کیوں نہیں وہی لوگ اپنے قلم سے چند سطریں لکھکر شائع کردیتے ہیں ' اور بتلا دیتے ہیں کہ ہمارا دامن اس دھبے سے بالکل پاک ہے ' تاکہ قوم کو ایک انقطعی راے قائم کرنے کا موقعہ ملے ؟

اصل یہ ہے کہ ندوہ کے اندرونی حالات ایک عرصے سے اسکے مقتضی تھے کہ پبلک میں لاے جائیں - لوگوں کو ابھی اصلیت معلوم نہیں ہے لیکن اب ضرور ہو ہی کر رہیگی - لوگوں کو اس امر پر غور کرنا چاہیے کہ ایک کار روائی ایک جماعت نے کی - پھر اگر وہ نفرین کی مستحق ہے ' تو سب اسکے مستوجب ہیں ' اور تحسین کی مستحق ہے تو سب کے حصے میں آنی چاہیے - کیا سبب ہے کہ تمام بار ایک ہی شخص کے اوپر ڈالا جا رہا ہے ' اور اور لوگ اس طرح دامن بچا کر الگ ہو رہے ہیں ' گویا ان مرفوع القلم بچوں ' اور معصوم قدسیوں کو اس سے کوئی سروکار ہی نہیں ! !

تین جماعتیں

اور ایک خطرۂ عظیم

حقیقت حال یہ ہے کہ اس واقعہ نے مختلف پہلو ' مختلف جماعتوں کی دلچسپی حاصل کرلی ہے -

ایک جماعت تو اُن لوگوں کی ہے جنکو اشخاص سے بحث نہیں ' اصل کار روائی کو قابل اعتراض سمجھتے ہیں اور جن لوگوں نے کی ہے ' خواہ وہ کوئی ہوں ' انکو قابل مواخذہ یقین کرتے ہیں - یہ جماعت باہر کے عام لوگوں کی ہوگی ' اور فی الحقیقت وہی راستباز اور اسلامی ازادی کا اپنے دلوں میں سچا درد رکھنے والی جماعت ہے - ایسے لوگوں کی قدر کرنی چاہیے ' اور خدا کا شکر بجالانا چاہیے کہ دو سال کی صداہاے حریت نے ایسے لوگوں کی ایک جماعت مخلصین پیدا کردی اور یہ سب سے بڑا احسان الہی ہے - آج اسلام کو جتنی توقعات ہیں ' وہ اسی جماعت اور ایسے ہی حریت خواہوں سے ہیں - فکثر اللہ سبحانہ امثالہم -

دوسری جماعت بندگان اغراض و اہواء کی

دوسری جماعت اُن چند خاص اشرار و مفسدین کی ہے ' جن بندگان اغراض نے نہ تو آزادی و حریت کا کبھی خواب دیکھا ہے ' اور نہ مسئلۂ جہاد اور مسائل اسلامیہ کی وقعت و شرف کے تحفظ کی انھیں کچھہ پروا ہے - ساری عمر یا تو فکر جاہ و مشغلۂ غرور و تکبر میں کٹی ہے ' یا محض بے حسی و عطالۃ کے اُس گھونسلے میں ' جہاں نہ تو حریت کا کبھی تصور ہوتا ہے ' اور نہ عدم حریت کا - اس دنیا میں انھوں نے قدم ہی نہیں رکھا -

لیکن ساتھہ ہی ایک مدت مدید اور عرصۂ بعید سے مولانا شبلی سے تخالف وتعاند ہے ' اور بوجہ اپنے کسی خاص معاملے کے ' یا معاملات ندوہ کی اندرونی سازشوں کے ' یا اپنے عدم فروغ و داغ محرومی شہرت و ناموری کے ' یا عدم تغلب معاملات ندوہ و دارالعلوم کے ' یا پھر کسی اور سبب و مقصد سے (اور ارباب اغراض و اہواء کا عالم مقاصد نفسانیہ بے کنار ہے) ہمیشہ اپنی راتوں کی نیند ' اور دن کا کاروبار اس فکر و کاوش میں برباد کرتے آئے ہیں کہ کسی طرح انکو شکست دیں اور قوم کی نظروں میں ذلیل و رسوا کریں ' اور اسکے لیے بارہا مجاہدات و مقاتلات تک کرچکے ہیں ' لیکن ہمیشہ ناکام و خاسر رہے ہیں - اب چونکہ خود مولانا شبلی کی غلطی اور تعجب انگیز کمزوری سے اس معاملے میں انکی شرکت و سعی وقوع میں آئی ' اور وقت اور موسم کے لحاظ سے پبلک اوپینین کا سہارا بھی معقول مل گیا ' تو ایک مخفی سازش کرکے اس واقعہ کو پبلک میں پیش کردیا گیا ' اور چونکہ ساتھہ ہی اُن پر بھی بعضہ رسدی اسکا اثر پڑتا تھا ' لہذا یہ کوشش کی گئی کہ تمام بار انھی کے سر ڈالکر اور موجودہ دور ازادی سے فائدہ اٹھاکر ' انکو قوم کی عدالت میں سزا دلوادو ' اور اسطرح سامنے آوکہ لوگ سمجھیں کہ جو کچھہ ہوا ' صرف مولانا شبلی ہی کی حکام پرستی سے ہوا ' اور یہ آباء حریت ' اور فدا کاران راہ جہاد و قتال ' محض ازادی کی خاطر اور مسئلہ جہاد کے شرف کیلیے انکی مخالفت کررہے ہیں ' اور انکو اس بات کا نہایت درجہ غم ہے کہ گورنمنٹ کو معاملات ندوہ میں مداخلت کا موقعہ کیوں دیا گیا ؟

حالانکہ ان لوگوں کا اس بارے میں جو کچھہ حال ہے ' اسکا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جب سید رشید رضا لکھنؤ آے ' تو انکی صدارت سے اختلاف کرتے ہوے منجملہ اور وجوہ کے ایک سبب یہ بھی کہاگیا تھا " کہ ایک مصری شخص کے صدر بنانے سے گورنمنٹ ناراض ہوجائیگی " اور مولوی خلیل الرحمن سہارنپوری

نے بکمال ادعاے سیاسیات ' ایک ماہرفن (اکسپرٹ) کے لہجے میں اسکو " مسئلۂ سیاسی " سے تعبیر کرنے کی عزت حاصل کی تھی -

تیسری جماعت ' اور قوم کے نئے دور حیات کیلیے ایک فتنۂ عظیم

لیکن ان دوجماعتوں کے سوا سب سے زیادہ تماشا طلب ایک تیسری جماعت بھی ہے - یہ وہ جماعت ہے' جس کو مسئلہ جہاد اور عدم مداخلۂ حکام سے صدمہ ہونا ایک طرف ' حکام کی خوشامد و عبادت ' اور انکی نفرت و اکراہ کی وجہ سے لفظ جہاد سے تبری و انکار' انکی تمام عمر کا اندوختۂ عمل ' اور انکے تمام اعمال و افعال کا مصدر شریعت ہے - یہ وہی ملحدین مارقین' اور منافقین مفسدین و اعدٰ عدوے کلمۂ اسلام و مسلمین ہیں' جنھوں نے قوم میں بزدلی اور غلامی کے شجر ملعونہ کا بیج بویا ہے ' اور پھر شیطان لعین نے اسکی پرورش اور پرداخت کا سامان کیا ہے - وہ بیج پھوٹا ' اور اسکی شاخیں شیطان کے مخفی ہاتھوں کے ارتفاع سے بلند ہوئیں - پر جیسا کہ قانون الہی ہے' عین اُس وقت ' جبکہ اسکی بلند اور محکم شاخوں پر شیطان کی ذریات نے اپنے نشیمن بناے تھے' اور اسکے سائے میں فتنۂ و نفاق کا لشکر دجال آکر پناہ لیتا تھا ' یکایک باد رحمت الہی' صر صر ہلاکت کی صورت میں نمودار ہوئی' اور اسکے ایک تند و تیز جھونکے نے اس شجر ملعونۂ خبیثہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر پھینک دیا' یعنی قوۃ الہیہ نے قواء شیطانیہ کو شکست دی' شجرۂ ملعونہ کی جگہہ اسلام پرستی و ایمان پژوہی' راستبازی وحریت پسندی کی تخم ریزی ہوئی' اور باران رحمت الہی نے اسکو اپنی ایک آیۃ اعجاز قرار دیکر' دو سال کے اندر ہی اندر ایک ایسا درخت تناور بنا دیا کہ :

کشجرۃ طیبۃ ' اصلها ثابت و فرعها فی السماء توتی اکلها کل حین باذن ربها' و یضرب اللہ الامثال للناس لعلهم یتذکرون (۱۴:)	اسکی مثال ایک مبارک اور ملکوتی درخت کی سی ہے کہ اسکی جڑ زمین کے اندر مضبوط ' اور اسکی بلند ٹہنیاں آسمان تک پہنچی ہوئیں ! وہ قوت الہیہ کی نشو فرمائی سے ہر وقت کامیابی کا پھل لاتا رہتا ہے - اور یہ درخت کا ذکر در اصل ایک مثال ہے جو اللہ بیان کرتا ہے تاکہ لوگ سونچیں اور غور کریں -

پس جب حکمت الہی نے ایسا کیا ' تو شیطان بہت غمگین ہوا - اسکا کار و بار خراب ہوگیا ' اور اسکی نسل کے گھرانے میں گھر گھر ماتم پڑگیا -

یہ انقلابی تبدیلی کچھہ ایسے الہی ساز و سامان کے ساتھہ ہوئی ' اور توفیق مقدسۂ حضرۃ ایزدی نے کچھہ ایسے اسباب جلیلہ اور محرکات عظیمہ اسکے لیے پیدا کردیے ' کہ انکے مقابلے میں کوئی سعی و کوشش انکی سود مند نہیں ہوسکتی تھی - وہ جسقدر کوشش نامرادی و ناکامی کے عذاب الیم سے نکلنے کی کرتے تھے ' اتنا ہی اسمیں اور زیادہ گرفتار ہوتے جاتے تھے - گویا اس دنیا ہی میں انکا حال جہنم کے مجرموں کا سا ہوگیا کہ :

کلما ارادوا ان یخرجوا منها من غم ' اعیدوا فیها و ذوقوا عذاب الحریق ! (۲۲ : ۲۲)	جب کبھی دم کے گھٹنے سے گھبرا کر اُس سے نکلنا چاہیں گے ' تو پھر اُسی میں دھکیل دیے جائیں گے ' کہ یہیں پڑے پڑے سوزش و تپش کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو !

ان میں سے اکثروں کی زبانوں پر بھی دلوں کی طرح مہریں لگ گئی تھیں' اور بہت سے اپنی بد بختی اور انقلاب زمانہ کے غم میں سر بزانوے تحیر و ماتم و حسرت تھے ' کہ اتنے میں مولانا شبلی اور ندوہ کے معاملے کو لیکر شیخ نجدی نے ظہور کیا ' اور انکی قسمت نے مرتے ڈوبتے اتنی یاوری کی کہ مولانا کی آنکھوں پر غفلت کا پردہ ڈالدیا ' اور انسے ایک سخت غلطی اس بارے میں ظاہر ہو گئی - چونکہ مولانا نے بھی مسلم لیگ اور مسلمانوں کی غلامانہ سیاست کے قلع قمع میں حصہ لیا تھا ' اور " پولیٹکل کروٹ " کے عنوان سے تین مضمون لکھکر لیڈروں کے چہل سالہ بتکدۂ سیاست کو توڑا تھا ' اسلیے یہ ایک عجیب و غریب زرین موقعہ انکو ہاتھہ آگیا کہ ازاد خیالی کی نئی تحریک کو نقصان پہنچانے کیلیے' اور قوم کو پھر اُسی ظلمت کدۂ استبداد و الحاد سیاسی کی دعوت دینے کیلیے اس معاملے میں ازاد خیالوں کے وکیل بن جائیں ' اور نہایت زور و شور سے اس معاملے پر قوم کو توجہ دلائیں - پھر آخر میں کہیں کہ دیکھو ! جو لوگ ازادی کے حامی اور غلامی کا الزام دینے والے تھے - جو لوگ حریت کے داعی ' اور حکام پرستی کے مخالف تھے - جو لوگ نکلے تھے کہ تم کو ہماری تعلیم کی ہولی غلامی سے نکالیں' اور اپنی دکھلائی ہوئی راہ آزادی پر چلائیں' خود انکا حال ان معاملات میں ایسا ہے ' اور اس طرح وہ خود ہی اس تعلیم پر عامل نہیں ہوسکتے ' جسکی طرف تم کو بلاتے ہیں - پس گمراہی سے بچو ' اور انسے پناہ مانگو کہ وہ جو کچھہ کہہ رہے ہیں محض دھوکا اور فریب ہے - اصلی راستہ وہی ہے ' جسپر ہم نے تم کو برسوں چلایا ' پس آو کہ تمھاری آنکھوں پر پٹی باندھکر پھر تم کو کولھو کے بیل کی طرح غلامی و الحاد کے چکر میں ڈالدیں !

من انصاری الی اللہ ؟

— * —

نحن انصار اللہ ! !

— * —

الحمد للہ کہ گذشتہ نمبر کی اشاعت میں جو پہلی آواز " من انصاری الی اللہ ؟ " کی بلند کی گئی تھی ' اسکے لیے خدا تعالی نے اپنے بندوں کے دل کھول دیے ' اور اسکے جواب میں " نحن انصار اللہ " کی صداے ہمت افروز و امید نواز ہندوستان کے ہر خطے اور ہر گوشے سے بلند ہونے لگی ہے - آج منگل کی شام تک تقریباً آٹھہ سو ناموں سے فہرست کی ابتدا ہوگئی ہے ' فالحمد للہ علی توفیقه و کرمه و لطفه -

آجکی اشاعت کے ساتھہ ایک فارم بھی شائع کیا جاتا ہے ' صرف اسکی خانہ پری کرکے بھیجدیجیے - چند دنوں کے اندر جو رفتار مجاہدین خدمت اسلامی کی اللہ نے دکھلا دی ہے ' اس نے میرے اندر ایک حیات تازہ پیدا کردی ہے ' اور امید ہے کہ دو ہفتے کے اندر اپنی پیش نظر تعداد کو پورا دیکھہ لونگا ' اور اس کے بعد دوسری منزل کی طرف بڑھونگا - فالسعی منی ' و الاتمام من اللہ تعالی -

پس ان لوگوں کو نه تو آزادي کي اتني بڑي هے که اسکے لیے آسمان کو سر پر اٹھالیں ' نه مسئله جهاد کے شرف کي ' بلکه جهاد کا لفظ تو انکے لیے ایک عفریت خونخوار هے ' جسکي ایک جهلک دیکھتے هي انپر بڑا تدید کا بخار چڑھتا هے ' اور اس لفظ کے توحش کي وجه سے آج جسقدر مشکلیں پیدا هوتي هیں ' وه سب اسي سبب سے هیں جو اسي کي پیدا کي هوئي هیں - البته چونکه آزادي اور صداقت کي تحریک سے انپر ایک کوه غم ٹوٹ پڑا تھا ' اور اسکي ترقي کے روکنے کیلیے راتوں کو بستروں پر عالم اضطراب میں لوٹتے ' اور فکر تدابیر و تجاویز سے اپنے دماغوں کو تھکا تے تھے ' اسلیے یه معامله انکے لیے ایک نعمت غیر مترقبه هوگیا ' اور اسکو انھوں نے قوم کے ارتجاع و تقهقر کیلیے ایک آله کار بنا لیا -

ایسي حالت میں ' میں قوم کو (جو اپنے نئے دور آزادي میں ابھي بالکل نو آموز اور ساده لوح هے) اس خطرۂ عظیم سے باخبر کردینا ضروري سمجھتا هوں ' جو اسکي راه میں سنگ گراں بنکر حائل هو جا سکتا هے - میں نے (یونیورسٹي ڈیپوٹیشن) کے معاملے میں آواز بلند کي تھي ' مگر لوگوں نے اعراض کیا ' اور پھر بالآخر جب آنکھیں کھلیں تو اصلیت منکشف هوئي - آج میں پھر از سرنو با صداۓ یقین و حقیقت بلند آواز بلند کرتا هوں که یه ایک سخت فتنۂ فساد ' اور فریب ضلالت هے ' جو قوم کو دیا جا رها هے ' اور اس سے مقصد صرف یه هے ' که ایک شخص کو قوم کي نظروں سے گرا کر ' اسکے ذریعه اصل تحریک کو بھي نظروں سے گرا دیا جاے : اولئک حزب الشیطان ' الا ان حزب الشیطان هم الخاسرون (۵۹ : ۲۰)

قوم کو یاد رکھنا چاهیے که کوئي صداقت اور راستي اسلیے صداقت نهیں هے که زید اسکا داعي هے ' یا عمر نے اسکا ساتھه دیا هے ' بلکه سچ صرف اسي لیے سچ هے ' که وه سچ هے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منه موڑ لے ' جب بھي اسکي صداقت میں بال برابر فرق نهیں آسکتا -

پس اگر واقعه کي وه صورت بالکل تسلیم کر بھي لي جاے ' اور یه ثابت و متحقق هو جاے که سخت سے سخت الزامي بیان جو اس بارے میں شائع هوے هیں ' وه بھي حرف حرف صحیح هیں ' جب بھي اس معاملے کا جو کچھه اثر پڑسکتا هے ' صرف مولانا شبلي پر ' نه که اس صداقت پر ' جسکي انھوں نے صدا بلند کي تھي - میں کهتا هوں که ایک انساني وجود کي کیا هستي هے ؟ اگر کروڑوں انسانوں سے بھي اس راه میں لغزش هوجاے ' تو بھي اسکي صداقت کي عزت پر کوئي بٹه لگ نهیں سکتا - اے بے خبرو ! راستي ابھي بھي اشخاص کي پابند نهیں رهي هے ' اور نه اشخاص کي بحث سے اسکي حقیقت متاثر هوسکتي هے ' والنعم ما قیل :

گر من آلوده دامنم چه عجب
همه عالم گواه عصمت اوست

اگر یه لوگ واقعي اپنے ایمان میں سچے تھے ' اور محض اصول کي خاطر میدان میں آئے تھے ' تو انکو چاهیے تھا که اپني بحث کو صرف اصل معامله ' اور مولانا شبلي اور دیگر شرکاء کار تک محدود رکھتے ' اور جس سختي و تشدد سے چاهتے ' اسپر بحث کرتے - ایسي حالت میں وه مستحق تھے که انکي عزت کي جاتي ' اور قوم انکي آزاد خیالي اور اصول پسندي کا اعتراف کرکے شکر گذار هوتي - لیکن جب هر شخص دیکھه سکتا هے که اس آخري جماعت نے مولانا شبلي کے واقعه کو ایک آڑ بنالیا هے ' اور اسکے پیچھے اپني قدیمي غلامي کي تعلیم کو لیے کھڑي هے ' تاکه ذرا بھي اس شور و غوغا سے قوم کي راے اور استقامت میں تزلزل پیدا هوتے دیکھے تو فوراً اسکا طوق پھر دوسال کے بعد قوم کي گردن میں ڈالدے ' پھر ایسي حالت میں میرے لیے حسن ظن قائم کرنے کا کوئي موقعه نهیں ' اور قوم کي آزادي و استقامت ' اور قوت تمیز و ادراک کیلیے ایک سخت آزمایش درپیش -

قوم کو چاهیے که خدا کیلیے اس فریب سے اپنے آپکو بچاے - کهیں که جس دلدل سے خدا خدا کرکے اسکے قدم نکلے هیں ' اس نازک ترین دور مصیبت اسلامي میں (که اسلام اپنے هر فرزند سے استقامت کا طلبگار هے) پھر اسي دلدل میں گرفتار هوجاے اور چند اشخاص کي وجه سے اصل اصول هي کو هاتھه سے دیدے !!

میں نے لکھنؤ کي فاونڈیشن کمیٹي کے اجلاس میں کها تھا که تم نه جناب راجه صاحب محمود آباد کو دیکھو ' نه میجر صاحب کو ' اور نه کامرید اور الهلال کو ' بلکه صرف اصول اور راستي پر نظر رکھو - اسي پر اعتماد کرو اور اسي کا ساتھه دو - آج میں پھر اسي آواز کو دهراتا هوں اور کهتا هوں که اشخاص کي بحث سے متاثر و مرعوب نهو - میں پوچھتا هوں که اگر خود الهلال ' جو دس ماه سے امر بالمعروف و نهي عن المنکر کي دعوت دے رها هے ' اگر استیلاء هواۓ نفساني سے ٹھوکر کھاکر راه ارتداد اختیار کرلے ' اور صداقت و حریت کي جگه غلامي و باطل پرستي کے طرف بلاے ' تو کیا پھر تم الهلال کے گرنے سے خود بھي گر جاؤ گے ؟ فالحذر ' الحذر ' الحذر ' ایها المسلمون الغافلون ! ولا تکونوا کالذین تفرقوا من بعد ما جاء هم البینات ' اولئک هم الخاسرون !!

مولانا کے اس معامله کو جس صورت میں ظاهر کیا گیا هے ' حالات شهادت دے رهے هیں که وه اصلیت سے یقیناً مختلف هے اور اس وقت تک مختلف سمجھا جائیگا ' جب تک که دیگر شرکا اپنے مستور چهروں سے برقعه هٹا کر باهر نه آلیں گے ' لیکن (جیسا که میں آگے چلکر بحث دفعه ۵ - میں بالتفصیل لکھونگا) اسمیں کوئي شک نهیں که دیگر اشخاص کي شرارت مساوي ثابت هونے کے بعد بھي میري عقیدت میں مولانا سے غلطي هوئي - غلطي هوئي ' اور افسوس که غیر متوقع غلطي هوئي - لیکن میں تو یهاں تمام بیان کرده صورت واقعه کو تسلیم کرکے کهتا هوں که اگر ایسا بھي هو تو اس سے کیا هوتا هے ؟ ایک شخص یا جماعت کي لغزش قوم کو اسکي صراط مستقیم سے کیوں هٹا دے ؟

* * *

اور اگر پهلي صورت نهیں بلکه دوسري صورت هے - تو هم ایک مرتبه چاهتے هیں که ان بزرگان ملت کے روۓ مبارک کي زیارت کرلیں ' جو اپنے چهرے پر غازۂ نفاق کي ایک غلیظ تهه جماتے هوے نهیں شرماتے ' اور ایک طرف تو آج غلغلۂ اسلام پرستي کا ساتھه دے رهے هیں ' اور دوسري طرف کفر پرستانه تجاویز و احکام کي تدوین و نفاذ میں بھي شریک کار و رکن مجلس رهچکے هیں ! یه کیسي عجیب بات هے که جو لوگ مولوي عبد الکریم کے جرم کي تشخیص کرنے ' اور انکے لیے فیصلۂ سزا کے لکھنے کي فل بینچ پر بیٹھے تھے ' وه ایک طرف تو مجرم کو سزا دیچکے هیں ' اور دوسري طرف آج مجرم کي حمایت و فریاد رسي کیلیے اپیل بھي کرانا چاهتے هیں ؟ اس سے بھي عجیب تر یه که جن ججوں نے سزا کا حکم سنایا هے ' وهي آج مجرم کے وکیل بھي بن بیٹھے هیں ؟ ان هذا لشيء عجاب !!

اگر یه بھي نهیں تو پھر تیسري صورت کے سوا اور کوئي صورت نهیں هوسکتي - یه امر قطعي هے که اس بارے میں وہ برابر کے شریک مجلس و مشورہ تھے' اور جو راے مولانا شبلي کي تھي ' وهي انکي تھي - اور جو کارروائي انهوں نے پسند کي ' اسي کو مولانا شبلي نے بھي پسند کیا - اور یه کوئي تقلیدي کارروائي ' یا محض تعمیل حکم ' یا عالم جبر و اکراہ کا تقیه نه تھا ' بلکه انکا اصلي اعتقاد ' اور انکے ایمان و ضمیر کا فیصله ' اور وہ بهر حال ایسي حالت میں ایسي هي کارروائي کرتے ' جیسي که انهوں نے کي - اور اسطرح کے پر آزمایش معاملات میں انکي راے کا سدرۃ المنتهى یهیں تک هے !

(۳)

تیسرا سوال یه هے که اگر واقعي یه تمام کارروائي صرف مولانا شبلي هي نے کي' اور اور لوگوں کو بجبر اسمیں شریک کیا ' اور حسب بیان مضامین مطبوعه' صرف ایک وهي اس تمام کارروائي کے ذمه دار هیں ' تو ایسي صورت میں انکي نسبت کیا راے قائم کي جاے ؟

اسکا جواب دیچکا هوں ' اور پھر دیتا هوں که اس صورت میں انکو جسقدر الزام دیا جاے صحیح هے ' اور وہ یقیناً اسکے مستحق هیں -

لیکن گذشته سطور سے ناظرین کرام پر واضح هوگیا هوگا که جس قدر مواد اس معاملے میں پبلک کے سامنے لایا گیا هے ' وہ انکي تنها ذمه داري کے لیے کافي نهیں - واقعات صاف شهادت دے رهے هیں که پانچ ممبروں میں سے هر شخص شریک کار اور مساویانه راے مشورہ تھا ' اور اب ندوۃ العلما کے تمام ارکان انتظامیه باستثناے بعض اس کارروائي کو پسند کرتے اور اس سے متفق هیں - اور انشاء الله جو اور کوائف آگے چلکر پیش کرنے والا هوں' اس سے یه امر زیادہ واضح هو جائیگا - ایسي حالت میں جس وقت تک نئي شهادتیں اور بهم نهوں ' اسکے خلاف راے قائم نهیں کي جاسکتي -

(٤)

چوتھا مبحث یه هے که اگر تمام اور لوگ شریک مساوي ثابت هوجائیں تو پھر وہ کس سلوک کے مستحق هیں ؟ اسکا جواب ظاهر هے -

(٥)

اب رهي پانچویں بحث ' یعني یه که کیا اور لوگوں کي شرکت کا ثابت هوجانا ' خود مولانا شبلي کو اس بارے میں بالکل بري الذمه کردیگا ؟ اور کیا کوئي غلطي صواب هوجاتي هے ' اگر اسکا کرنے والا ایک شخص نهیں بلکه بهت سے هوں ؟

اس وقت تک مسلمانوں کي جو روش ان امور میں رهي هے' ندوہ کي نسبت گورنمنٹ کي جو بدگمانیاں عرصے تک قائم رهي هیں ' اسکي زندگي جس طرح گورنمنٹ کي فیاضي اور اسکے عطیه پر هے' اور جس درجه گورنمنٹ کي کوي نئي بدگماني اسکے لیے مضر هوسکتي هے ' نیز ندوے کے مقاصد جس طرح محدود' اور وہ ایک محض تعلیمي جماعت هے ' یه ' اور اس طرح کے تمام امور' اسمیں کوئي شک نهیں که اس طریق عمل میں مولانا شبلي ' مولانا عبد الباري ' مولانا عبد الحي ' منشي احتشام علي ' اور مسٹر ظهور احمد کي متفقه کارروائي کیلیے ایک وجه عذر و مجبوري ضرور هیں - اور اسي طرح خاص مولانا شبلي کیلیے بھي' جو ندوے کي از سر نو زندگي کے اور اسکے کام کے چلنے کا باعث هوے' اور گورنمنٹ کي بدگماني کو دور کرایا' لیکن تا هم یه عذر اور مجبوري عام طور پر آجکل کے کام کرنے والوں کیلیے هو تو هو' لیکن میرے عقیدے میں تو کوئي مجبوري اور عذر نهیں هے - اصول کي پابندي هر شے سے بالا تر هے' اور دنیا کي کوئي مجبوري اسکے لیے مجبوري نهیں هوسکتي - کو بسا نهر تو دنیا میں اصول کي عزت همیشه کیلیے مدفون هوجاے - اس مضمون کا شائع هونا اگر ایک غلطي تھي تو وہ هوگئي تھي - اب اسپر اسقدر گھبرانا اور پریشان هونا بالکل فضول تھا - گورنمنٹ اگر ندوہ سے اپنا عطیه چھین لینا چاهتي هے تو چھین لے - اسکي عمارت میں هل پھروا دے ' لیکن هم اپنے اصول کو کیوں هاتھه سے دیں ؟ اصولاً کسي کارروائي کي بطور خود حکام کو اطلاع دینا ' انکو مداخلت کي دعوت دینا هے' اور یه سخت کمزوري' اور اپنے هاتھوں اپنے عزت عمل کو نقصان پهنچانا هے -

یه کمزوري سب سے هوئي' لهذا مولانا شبلي که اسمیں شریک تھے' ان سے بھي هوئي - اور لوگ اگر اسطرح کي کارروائي کیلیے طیار تھے ' تو انکي غلطي اور کمزوري تھي ' لیکن مولانا شبلي کیلیے تو یه کوئي مجبوري نه هوئي که چونکه فلاں فلاں آدمي کمزور تھے' پس انکي کمزوري و غلطي بھي صواب هوگئي -

وہ فرماتے هیں که نواب اسحاق خاں صاحب اور اکثر ارکان ندوہ اس سے متفق هیں ' لیکن میں بادب عرض کرونگا که هوں ' انسے توقع هي کس کو تھي ؟ توقع تو هم آپسے رکھتے هیں ' اور آپکو معلوم هے که انسان کیلیے سب سے بڑي درد انگیز بات اسکے توقعات کي ناکامي هے -

* * *

ان امور کے طے هو جانے کے بعد اب مندرجۂ ذیل پهلو بحث کے باقي رهگئے :

(۱) مضامین میں دیگر جزئي حالات ' مثلاً جلسۂ انتظامیه کے مباحث و تجاوز و ترمیم جس انداز سے بیان کیے گئے هیں' وہ بھي صحیح هیں یا نهیں ؟

(۲) جبکه مولوي عبد الکریم صاحب کي نسبت ایک یا دو هفتے کي معطلي کي سزا کا فیصلۂ ارکان خمسه منسوخ کردیا گیا تھا ' تو یه چھه ماہ کي سزا پھر کیوں بخوشي و خرمي بغیر هیچ گونه بحث و انکار دیدي گئي ؟ اور کیا ڈپٹي کمشنر صاحب نے خود اس کي اطلاع دي' یا بعض لوگ اس بارے میں انکے پاس دوڑے هوے گئے اور ایک وجه تقرب پیدا کرکے اس حکم سزا کا تحفه اپنے همراہ لاے ؟ اگر گئے تھے تو وہ کون کون بزرگ تھے ؟

(۳) جبکه خود ارکان ندوہ کي قرار دي هوئي سزا کو منسوخ کردیا گیا تو پھر اب صرف ڈپٹي کمشنر صاحب کے حکم سے' اور مولوي عبد الکریم صاحب کو ایک هفتے کي سزا سے بچا کر' چھه ماہ کي سزا میں مبتلا کر دینا ' کیا معنی رکھتا هے ؟ اور یه کن لوگوں کي کارستاني هے ؟

ان امور پر آئندہ نمبر میں بحث کرونگا که مضمون بهت بڑھ گیا - و نسئل الله تعالی ان یهدینا سواء السبیل -

---

همسنه جنگ

۲۳ - اپریل کو سٹنجي (دار السلطنت جبل اسود) سے سرکاري طور پر اطلاع دیگئي تھي که ۲۱ - ماہ حال کي رات کو سقوطري پر حمله کیا گیا - جنگ رات بھر هوتي رهي - سنگینیں استعمال کي گئیں تھیں - ۲۲ - کي صبح کو ترکوں نے مخالفانه حمله کیا اور وہ پسپا کردیے گئے - سقوطري کا سقوط قریب هے - پھر اسي دن دوسرا تار آیا که سقوطري ساقط هو گیا - سقوط سقوطري کي خبر نے بقول ریوٹر حلفاء کے دار السلطنتوں میں وحشي ترین مظاهرۂ مسرت کو حرکت دي - شهروں کو آراسته

دیا گیا ' کثرت سے شراب پی گئی ' ساز کے لغموں پر ناچے ' شراب کی اسقدر کثرت تھی کہ گلی کوچوں میں بھی بھرتی تھی - ارباب اتحاد التلافی میں بھی غیر معمولی جوش پھیل گیا - ریوٹر کا بیان ہے کہ سقوطری میں جبل اسود کی فوج نے ۱۲۰ - عثمانی توپیں گرفتار کیں - شاہ نکولس نے فوج کو رائفلیں رکھنے کا حکم نہیں دیا کیونکہ اسمیں وفادار (!) البانی بھی تھے -

شاہ نکولس مکان کے برآمدے پر آیا اور مبعوثین حلفاء سے بعلگیر ہوا - کل شہزادہ ڈانیلو سٹنجی پہنچ گیا اور ایک پر خروش جوش کے ساتھہ شاہ کو سقوطری کی کنجی دی - ایک جلوس ترتیب دیا گیا جو گرجا گیا اور راستہ میں لوگوں نے پھول پھینکے -

---

اسباب سقوط

سٹنجی کے تار اسباب سقوط کے باب میں خاموش تھے مگر اسلوب بیان ایسا اختیار کیا گیا تھا ' جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سقوطری کو جبل اسود کے حملہ نے ساقط کیا -

۲۵ - کو قسطنطنیہ سے سرکاری طور پر سقوط کی اطلاع دیگئی ' اس اطلاع میں وجہ سقوط غذا کی نادانی بیان کی گئی - یہ اطلاع ان فقروں پر ختم ہوئی تھی : " فوجوں نے اپنے اسلحہ ' توپیں ' اور رسد ' اپنے ہی پاس رکھی ' اور انکو سین جیوانی سے جہاز پر سوار ہونے کی اجازت دیدی گئی " - یہ فقرے خلش انگیز تھے -

محافظ فوج نے ایسی طویل اور مردانہ وار مدافعت کی تھی ' جس سے جبل اسود کے تمام سرچشمہ ہاے قوت خشک ہوگئے تھے اور مجبوراً سرویا سے مدد لینی پڑی تھی ' پس یہ سمجھہ میں نہیں آتا تھا کہ ایسا عدوے اندر جب قابو میں آجاے ' تو اسکو یوں چھوڑدیا جاے ' اور پھر لطف یہ کہ مع ذخائر و اسلحہ ! سٹنجی کے تار میں صرف اسلحہ کے نہ لیے جانے کا ذکر تھا - رسد کا ذکر نہ تھا - اسلحہ نہ لیے جانے کی جو وجہ بیان کی گئی تھی ' وہ یہ تھی کہ فوج میں وفادار البانی بھی تھے - ظاہر ہے کہ یہ وجہ طفل فریبی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی - البانیوں کی وفاداری تو اسی سے ظاہر ہے کہ وہ کفار (ترکوں) کی طرف سے جبل اسود کا مقابلہ کر رہے تھے - اور اگر فرض بھی کرلیا جاے کہ البانی وفادار تھے ' تو کیا چند وفاداروں کے طفیل میں ان تمام کفار کو مع اسلحہ جانے کی اجازت دیدی گئی جن سے یورپ کو پاک کرنے کے لیے اعلان جنگ کیا گیا تھا ؟ اصل یہ ہے کہ سقوط کا باعث حملہ نہیں ' بلکہ ایک سازش تھی ' جس کی اطلاع ۲۸ - کو ریوٹر نے دی ہے - ریوٹر کا بیان ہے کہ حملہ اور تسلیم ' دونوں طے شدہ تھے - بلغراد سے اس مضمون کا ایک تار ڈیلی ٹیلیگراف کو بھی موصول ہوا ہے کہ اسد پاشا اور جبل اسود میں ایک معاہدہ ہوگیا ہے ' جسکی رو سے موخر الذکر کے پاس طوابرش اور بوبانہ رہیگا ' اور سقوطری البانیہ میں شامل ہوجائیگا - وائنا کے اخبار لکھہ رہے ہیں کہ اسد پاشا کی حرکت کے پیچھے ایک روسی سازش ہے !

وجہ معاہدہ

اسد پاشا ایک البانی سردار اور ایک دولتمند خاندان کا رکن ہے - تیرانا میں پیدا ہوا - اسکا باپ سلطان عبد الحمید کا یاور تھا - خود اسد پاشا عہد حمیدی میں جندرمہ (مسلح پولیس) کا افسر ہوا - اسکے بعد یانیا کا کرنل بنادیا گیا - پھر عہد دستور میں بھی مبعوث منتخب ہوا - چھہ ماہ تک وہ مدافعۃ سقوطری میں شریک رہا اور اب اس نے اپنے شاہ البانیہ ہونے کا اعلان کردیا ہے - پس اب وجہ معاہدہ ظاہر ہے -

---

معاہدہ اور دولت عثمانیہ

محاصرہ کو ۶ - ماہ ہوگئے تھے سقوطری کوئی ایسی جگہہ نہ تھی ' جہاں سال دو سال تک کے لیے سامان رسد جمع رکھا جاتا ' پس اگر محاصرہ اور طول کھینچتا تو سقوطری یقیناً ساقط ہوجاتا ' خواہ عدوے خارجی کے حملے سے جیسا کہ ادرنہ میں ہوا ' یا عدوے داخلی (نادار غذا) کے حملے سے ' جیسا کہ پلونا میں ہوا ' اور بالفرض اگر ساقط نہ ہوتا تو بھی دول البانیہ کو دلوادیتیں - بہر حال اب سقوطری دولت عثمانیہ کے قبضے میں نہیں رہسکتا تھا اسلیے اس معاہدہ سے دولت عثمانیہ کو نقصان کے بدلے ایک گونہ فائدہ ہی ہوا ' یعنی فوج ' اسلحہ ' اور رسد گرفتاری سے بچ گئی -

---

شرکاء سازش

بلغراد کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ شرکاء سازش اسد پاشا اور جبل اسود ہیں ' وائنا کے اخبار اس پر روس کا اضافہ کرتے ہیں - یاد ہوگا کہ جب استقلال البانیا کا اعلان کیا تھا ' تو اسوقت ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کا بادشاہ عیسائی ہوگا - بلکہ بعضوں نے تو یہاں تک لکھا تھا کہ پروٹسٹنٹ ہوگا - یوں تو خود استقلال ہی عیسائی حکومت کی پر فریب تعبیر تھی مگر ایک عیسائی کے بادشاہ ہونے کے بعد تو البانیا خالص عیسائی حکومت ہوجاتا - ممکن ہے کہ ان واقعات کو پیش نظر رکھنے دولت عثمانیہ بھی اس سازش میں شریک ہو ' بلکہ عجب نہیں کہ دولت عثمانیہ کی ترغیب یا اجازت سے اسد پاشا نے یہ معاہدہ کیا ہو -

---

تخلیہ سقوطری

خبر سقوط نے وائنا ' برلن ' اور روما میں عالمگیر بیچینی پیدا کردی - اسٹریا نے دول کے نام ایک سرکلر شائع کیا جسمیں درخواست کی کہ دول اپنے فوجی رعب کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں - آسٹریا نے یہ بھی تجویز کیا کہ اینٹی ویری ' سین جیوانی اور ڈی میڈوا کا بین القومی محاصرہ کرلیا جائے - اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تنہا آسٹریا محاصرہ کریگی -

۲۷ کو - وائنا کے تار میں بیان کیا گیا کہ اگر دول متحدہ کارروائی کرنے میں ناکام ہوئیں تو آسٹریا تنہا کارروائی شروع کردیگی - کاونٹ وان برچتولڈ اور جنرل وان ہوایٹزنڈارف وزیر جنگ دو گھنٹہ تک شاہنشاہ آسٹریا سے گفتگو کرتے رہے - یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جرمنی نے آسٹریا کی مدد کا وعدہ کیا ہے -

۲۸ - کو ریوٹر نے اطلاع دی کہ دول نے جبل اسود کو متفقہ یاد داشت بھیجی ہے ' جسمیں اعلان کیا گیا ہے کہ جسقدر کم مہلت میں ممکن ہو فوراً سقوطری خالی کردیا جاے اور بین القومی بیڑے کے قائد کو حوالہ کردیا جائے - فوری جواب مانگا گیا ہے - اس یاد داشت کے جواب میں جبل اسود نے قانونی طور پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ فرمایش غیر منصفانہ اور ظالمانہ ہے -

کیا عملی طور پر جبل اسود نے یاد داشت کو منظور کرلیا ہے ؟ اس کا جواب بھی قطعی طور پر نہیں دیا جاسکتا ' مگر وائنا سے سرکاری طور پر اطلاع دی گئی ہے کہ شہزادہ ڈانیلو اور جبل اسود کی فوج سقوطری سے شمال کی طرف روانہ ہو رہی ہے - اب سقوطری میں کل فوج ' صرف پیادوں کی پانچ بٹالین ہیں -

---

الهلال

٢٢ - جادی الاولی ١٣٣١ ہجری

— * —

(یه سلسل مقـالات)

— * —

صفحـــة من تاریخ ا

مدافعـة محصور

— * —

یه تذکـرۂ محـاصرۂ

(٢)

محـــاصرۂ قــرطـا

قرطـاجنـه کي مختصر

حضرت مسیح کے ظہور سے ٢٣ - سو برس
غربي پر ایک نئي ایشیائي سلطنت کي بنا
ابیض اور جبل لبنان کے درمیاني شاداب
واقع تھي -

کنعاني نسل کي ایک جماعت نے ا
مملکت بنایا تھا - وہ تاریخ میں (فینیقیا)

فینیقیوں نے تھوڑے هي دنوں کے اندر
فائدہ اُٹھانا شروع کردیا - انہوں نے بحري
زیادہ توجه کي - کشتیاں ' اور بڑے بڑے
بحر ابیض و احمر اور بالٹک و محیط (اٹلانٹک)
اور جزیروں میں اپني نو آبادیاں قائم کرکے '
وعلوم قدیمه میں اسدرجه ترقي کي ' که روما
کو انکے عظمت و اقتدار کا اعتراف کرنا پڑا -

غالباً قدیمي متمدن قوموں میں صرف
قوم گذري هے ' جو مثل آجکل کي متمدن قوموں کے ' جنگ و حکمراني
هي کے ذریعه نہیں ' بلکه تجارت و استعمار (١) کي قوت سے ایک
بہت بڑي مملکت کي مالـک هوگئي تھي -

انکا دار الحکومت (صیدا) تھا ' جو آج بھي ولایت شام کا ایک
با رونق شہر هے -

سنه ٨٣٠ - قبل مسیح میں (سور) کے پادشاہ نے طمع مال سے
اپنے بہنوئي کو قتل کردیا ' کیونکه اسکي نسبت مشہور تھا که چند

(١) نو آبادیوں کو عربي میں مستعمرات کہتے هیں اور نئے مقاموں پر آباد ہونے کو استعمار - اس لفظ کو اردو میں رائج هونا چاهیے - نو آبادي بوجه مرکب هونے کے جمع و اضافت اور ترتیب کي حالت میں نہایت ناموزوں هو جاتا هے - میں اکثر اخباروں میں دیکھتا هوں که لوگ " نو آبادیها " لکھا کرتے هیں - یه ذوق سلیم سے کس قدر بعید هے !

قیمتي خزانے اُس نے پوشیدہ جمع کر رکھے هیں - اسکي بیوي (دیدون)
نے جب یه حالت دیکھي تو مجبوراً (سور) سے نکل گئي ' اور
جسقدر ذخائر طلا و جواهر لیجا سکتي تھي ' اپنے ساتھه لے لیا - ملک
میں ایک خاص گروہ اسکے زیر اثر تھا ' اُس نے بھي ساتھه دیا - اور
اس طرح ایک بڑي جماعت لیکر وہ (افریقه) کے سواحل کا دورہ
کرتي هوئي اُس حصے میں پہنچي ' جو جزائر صقلیه (سسلی) کے
بالکل مقابل واقع هے -

یه جگه اُسے بہت پسند آئي - اُس نے زمین کا ایک وسیع ٹکڑا
قیمت دیکر خرید لیا - وهاں ایک نئے شہر کي بنیاد ڈالي ' اور اپنے
ساتھیوں کے علاوہ ' اور لوگوں کو بھي صیدا اور سور سے بلاکر وهاں آباد
کرانا شروع کیا - سنه ٨٤٠ - قبل مسیح میں اسکي تعمیر جب اتمام
[illegible] (کارتیج) یعني نئے شہر کے نام سے مشہور هوا - اسي کا
(قرطاجه) هے ' جو عربوں کي زبانوں پر آکر

ـال از محـــاصـــرہ

تاریـــخ اجمـــالـــي

بعد جب قرطاجنه کي شہرت پھیلي تو
افریقه کے بعض ساحلي خطوں پر قابض
بادشاہوں کو مجبور کیا که اسکے ساتھه عقد کرلے -
لیکن اپنے پہلے شوهر کے سوگ میں قائم
تھي ' اُسے نه توڑا ' اور عقد کے بعد جب
ابکاہ میں آنا چاها اور مصر هوا ' تو اُس نے
کاٹي - چند گھنٹوں کے بعد خاکستر کا

ملکي حکومت وهاں قائم هوگئي - سمندر
آبادیوں کیلیے ایک بہترین ذریعۂ ترقي
مرکز تجارت و تبادل اشیا و صنائع رها هے -
آبادي اور سب سے بڑا وسیع ساحلي موقعه
هي عرصے میں اسکے تاجر اکناف عالم
تي اور صناعي ترقیات نے ملک کو سرسبز

هي میں بحر ابیض متوسط کا ایک سب
اور بحري ایستگاہ مراکب (١) تسلیم

نے ایک بہت بڑي جمہوري دولة کي
کے تمام ساحلي مقامات اور جزائر اسکے
مراکش ' تیونس ' الجزائر ' اور موجودہ
رومے کي تاریخ مدافعـة حرب کا مشہـور ترین خطـه ' یعنے
(طرابلس الغرب) ' یه تمام افریقي شہر قرطاجنه کے زیر فرمان تھے -

بحر ابیض کے اکثر جزیروں پر اُنہوں نے فوجکشیاں کیں اور
بحري قواے جنـگ کے ساتھه حمله کیا - مالٹا اور سارڈینیا پر انکي
فتح یابي کے واقعات طول طویل هیں -

رومیـــوں سے جنـگ کا آغـاز

جزیـرۂ صقلیه (سسلي)

جزیرۂ صقلیه (سسلي) اُس وقت روماني دولة عظیمه کے

(١) موجودہ فارسي میں " اسٹیشن " کو " ایستگاہ " کہتے هیں - یه شاہ ناصر الدین کي ترکیب هے مگر عام طور پر رائج هوگئي هے - مراکب یعنے جہاز ' پس جہازوں کے بحري قیام گاہ موقف کیلیے ' میں سمجھتا هوں که یه ترکیب اچھي هوگي - اردو میں اسکے لیے کوئي خاص لفظ نہیں هے -

ماتحت تها - حکومت قرطاجنه اپنی بحری فتوحات کی رو میں صقلیه کی طرف بهی بڑهی ' کیونکه یه قرطاجنه سے قریب ' اور ایک نهایت مفید تجارت اور خوش موسم جزیرہ تها -

اسی طامعانه اقدام سے اهل قرطاجنه اور رومی شاهنشاهی میں جنگ و قتال کی بنیاد پڑگئی -

اهل قرطاجنه کے قواے جنگ بحری تهے ' اسلیے شهنشاه روم نے ایک عظیم الشان اسطول (جنگی جهازوں کا بیڑه) طیار کرایا ' اور بحر ابیض متوسط میں قرطاجنه کے بیڑے کو شکست دیکر ' انکے چند جزیروں پر قبضه بهی کرلیا -

اسکے بعد روم سے ایک بڑی فوج قرطاجنه کی طرف روانه کی گئی ' مگر اس مرتبه رومیوں کو شکست هوئی ' اور رومی سپه سالار قید کرلیا گیا - لیکن اسکے بعد هی مکرر سه اور نئی فوجی جمعیتیں بهیجی گئیں ' اور سمندر میں بهی کشت و خون جاری رها -

یه زمانه دولۃ رومانی کی قوت و عظمت کا زمانه تها ' اور اهل قرطاجنه اسقدر فوج و سامان جنگ بهی نهیں رکهتے تهے ' جسقدر دولۃ الکبیری ' اور اسکی نو آبادیوں میں هر طرف پهیلا هوا تها - انهوں نے مدتوں تک رومیوں کے مقابلے میں عزم و ثبات سے جنگ جاری رکهی ' لیکن بالاخر سنه ۲۴۲ - قبل مسیح میں انهیں شکست کے اعتراف کے ساتهه صلح کرلینی پڑی ' اور اقرار کرنا پڑا که وہ ایک سالانه رقم بطور خراج کے همیشه دولۃ رومانی کو ادا کرتے رهیں گے -

جنرل هنی بال

قائد قرطاجنه و بطل معظم

قومی شرف و عزت ایک نهایت نازک آبگینه هے - وہ بهت جلد ٹوٹ جا سکتا هے ' اور هواے محکومیت کی ایک ذرا سی کثافت بهی اسپر دهبه لگا دیتی هے - جس قوم کی خود مختاری اور حریت کے شرف پر محکومی کا دهبه لگ گیا ' اور وہ اسے نه دهو سکی ' تو پهر خواه بظاهر اسکے هاتهه پاؤں ازاد هوں ' اور اسکے خزانے زر و جواهر سے لبریز نظر آئیں ' لیکن دنیا کی سر زمین پر اسکے لیے عزت نهیں هے ' کیونکه اسکے شرف کا آبگینه ٹوٹ گیا -

یه ایک عزت انسانیة کا سر عظیم هے ' جسکو دنیا کی وہ قومیں نهیں سمجهه سکتیں ' جنهوں نے اپنا پرانا خوب عزت فراموش کردیا هے -

اهل قرطاجنه نے گو رومی حکومت کی شاهنشاهی کا اپنے تئیں جزو نهیں قرار دیا تها - انهوں نے هر مرتبه استقلال و استقامت سے مقابله کیا ' صدیوں تک جانفروشی اور بے جگری سے بحری و بری جنگ جاری رکهی ' اور اگر شکستیں کهائیں ' تو اپنے سے قوی تر دشمن کو بارها شکستیں بهی دیں ' تاهم بالاخر رومی حکومت کے اقتدار کا انهیں خراج دیکر اعتراف کرنا پڑا - یه گو رومیوں کی غلامی اور محکومی نه تهی - وہ اپنی حکومت اور ملک میں پورے خود مختار تهے ' لیکن پهر بهی قومی ازادی کے شرف کے آلودہ هونے کیلیے غیروں کا اتنا تسلط بهی بهت تها - ملکی شرف اور غیروں کا اقتدار ایک گهر میں جمع نهیں هو سکتے - وہ محسوس کرتے تهے که همارے شرف و عزت کو بٹه لگ چکا هے ' گو همارے پاؤں میں بیڑیاں نهیں هیں -

مگر افسوس که آج دنیا میں وہ قومیں بهی بستی هیں ' جنکے پاؤں میں غیروں کی غلامی کی بوجهل بیڑیاں پڑی هیں ' اور انکی اطاعت اور تعبد کی ذلت کا طوق گلے میں هے ' لیکن انکا حس ملی مر چکا هے ' اور قومی شرف و احترام کے جذبے سے محروم هوگئی هیں - پهر وہ اپنی حالت پر قانع هیں ' حالانکه انکا خدا پسند نهیں کرتا که وہ اسکے بخشے هوے فطری حق عزت کو بهول کر غلامی کی ذلت پر قناعت کرلیں ' کیونکه اس نے انسانوں کو صرف اپنی غلامی کیلیے بنایا هے ' انسانوں کی غلامی کیلیے نهیں :

ضرب اللہ	فرض کرو که ایک غلام هے
مثلاً '	جو خود اپنے دماغ اور
عبداً	مرضی کا مالک نهیں
مملوکاً	بلکه دوسروں کی ملک
لا یقدر	هے ' اور کسی بات کا اختیار
علی	نهیں رکهتا - اس کے مقابلے
شیٔ ' ومن	میں ایک دوسرا شخص
رزقناہ	هے جو بالکل خود مختار
منا رزقا	اور اپنا آپ مالک هے اور
حسنا فهو	هم نے اسکو طرح طرح
ینفق	کی نعمتیں بخش دی
منه سراً	هیں ' جنکو وہ ظاهر
و جهراً هل	و پوشیده جس طرح چاهتا
یستوون	هے خرچ کرتا هے ' پهر
مثلا ؟	بتلاو کیا دونوں شخص
الحمد	اپنی حالت کے لحاظ سے
للہ ' بل	برابر هوسکتے هیں ؟ کبهی
اکثرهم	نهیں ' لیکن افسوس که
لا یعلمون	بهت سے لوگ هیں جو
(۱۶ : ۷۷)	اس فرق کو نهیں سمجهتے !!

اهل قرطاجنه پر ایک قرن اسی حالت میں گذر گیا - وہ رومی تسلط سے سخت متنفر تهے ' لیکن چهه سو برس کی مسلسل جنگ و قتال کے بعد اب همتیں پست هوگئی تهیں ' اور رومی قوت و جبروت کے مقابلے کی اپنے اندر طاقت نهیں پاتے تهے - تا آنکه سنه ۲۳۸ - قبل مسیح میں عصر قدیم کے مشهور ترین قومی دماغ ' اور تاریخ حرب کے بطل عظیم ' یعنی (هنی بال) کا قرطاجنه میں ظهور هوا -

رومی حکومت اپنے زمانۂ عروج میں عظمت و جبروت ' هیبت و اجلال ' اور جبر و تسلط میں موجودہ دول عظیمۂ فرنگ سے بالکل مشابه تهی - اسکی نو آبادیاں دریاؤں اور خشکیوں میں پهیل گئی تهیں ' بڑی بڑی عظیم الشان قوموں اور تمدنوں کو اسنے اپنی محکومی و غلامی پر مجبور کردیا تها ' اور پهر قتل و سلب ' ظلم و عصیان ' هلاکت و بربادی کے سوا محکوموں کو اس سے اور کچهه نهیں ملتا تها - لیکن انکے تمام دور حیات حکومت میں

شاید کسي قوم ' اور کسي فرد نے اس تفاني و ثبات ' اور شجاعت و بسالت کے ساتھہ اپنے ملک و قوم کي مدافعت نه کي هوگي ' جیسي اعصار سالفه کے اس عظیم الشان نامور (هنے بال) کي فطرة حربیه سے ظهور میں آئي !

رومیوں کي خصوصیت نہیں ' سچ یه هے که اهل قرطاجنه کي تاریخ دفاع تمام تاریخ حرب عالم میں اپني موثر خصوصیات کے لحاظ سے ممتاز هے !

رومي هزیمت

(هنے بال) کے تفصلي حالات کا یه موقعه نہیں - اسنے اپنے ملک کو رومیوں کي غلامي سے نجات دلاني چاهي ' اور اهل قرطاجنه کي قومي و وطني زندگي کي افسرده آگ کو مشتعل کردیا - رومي اپني حکومت و عظمت کے گھمنڈ میں مغرور تھے ' اور اپنے اختلافات و نزاعات میں بے خبر پڑے تھے که قرطاجنه سے ایک جرار لشکر (هنے بال) کي ریاست میں نکلا ' اور فتح و نصرت کے ایک سیلاب کي طرح چاروں طرف پھیل گیا - رومیوں نے بڑي بڑي عظیم الشان فوجي قوتیں هر طرف سے روانه کیں ' لیکن کوئي قوت اس سیلاب رواں کو روک نه سکي - اهل قرطاجنه شهروں کو فتح کرتے هوے یورپ کي سرحد کو عبور کر گئے ' یہاں تک که کوه هاے الپ تک پهنچ گئے ' اور اس عزم اور مستعدي کے ساتھه روم کا محاصره کر لیا که قریب تھا که اسکو فتح کر لیں !

یه محاصره سنه ۲۱۸ - قبل مسیح کا ایک عظیم الشان واقعه سمجھا جاتا هے -

اسکے دوسرے هي سال (یعني ۲۱۷ - قبل مسیح میں) رومیوں سے متعدد عظیم الشان معرکے هوے ' اور هر معرکے میں سخت برباد کن شکستیں دیں - علی الخصوص واقعۂ میدان (کان) ' جسمیں ستر هزار رومي قرطاجیوں کے هاتھه سے مقتول هوے ' اور تمام روم عظیم میں اس شکست نے ایک تهلکه مچا دیا - لوگ (هنے بال) کے نام سے لرزتے تھے ' اور اسکے حملے کے تصور سے کانپ اٹھتے تھے !

شکست بعد از فتح !

یه ایک بہت بڑي مهلت تھي ' جو قدرت الهي نے اهل قرطاجنه کو دي تھي ' تا که وه غیروں کي غلامي سے اپنے تئیں آزاد کرلیں ' اور وه هر قوم کو اپني توفیق بخشي سے سنبھلنے اور زنده رهنے کي همیشه مهلت دیتي هے ' لیکن جیسا که تاریخ کا هزار ها ساله تجربه بتلاتا هے ' انھوں نے اس مهلت کي قدر نه کي ' اور (هنے بال) کي کامیابیوں ' اور عظیم الشان فتح یابیوں نے اهل قرطاجنه کو مغرور کر دیا - وه آخري فتح کے نشۂ تهور کے متحمل نهو سکے ' اور اپني طاقت اور دشمن کے ضعف کے یقین نے انکو بے پروا اور سرشار کردیا -

قوموں کے عروج و اقبال کا یه دور همیشه دنیا میں یکسان رها هے اور یکسان هي نتائج اس سے پیدا هوے هیں - مدتوں کي غفلت اور عطالة کے بعد جوش اور مستعدي کي روح پیدا هوتي هے ' اور تھوڑے هي عرصے کے اندر انکو زمین پر ممتاز بنا دیتي هے - لیکن پھر کامیابي کا گھمنڈ ' فتح یابیوں کا غرور ' اور عزت و شوکت کي بے فکري کے جراثیم مهلکه ان میں پیدا هو جاتے هیں - وه دشمنوں کو حقیر سمجھه لیتے هیں ' اپني قوت و طاقت پر اعتماد کرلیتے هیں ' جوش و مستعدي کي جگه قناعت اور عطالت پیدا هو جاتي هے - پھر محنت و جاں نشاني کي جگه عیش و نشاط اور فسق و فجور میں مبتلا هو جاتے هیں - یه حالت زوال کا پیش خیمه هوتي هے ' مگر پھر بھي قدرت الهي تنبه و اعتبار کي فرصتیں دیتي هے ' اور بیداري کي صدائیں بلند هونے لگتي هیں - خوش بخت قومیں اس سے عبرت پکڑ کے سنبھل جاتي هیں ' پر بد بختوں کیلیے تباهي و هلاکت کے سوا کچھه نہیں هوتا :

و اذا اردنا ان نهلک قریة امرنا مترفیها ' ففسقوا فیها ' فحق علیها القول ' فدمرناها تدمیرا (۱۷ : ۱۷)

اور جب هم کوکسي آبادي کا هلاک کرنا مقصود هوتا هے تو هم اسکے خوش حال لوگوں کو اپنا حکم بھیجتے هیں ' پر وه نہیں مانتے اور نا فرمانیوں میں مبتلا هو جاتے هیں - جب ایسا هوتا هے تو پھر انپر هماري حجة تمام هوجاتي هے ' وه عذاب الهي کے مستحق هوجاتے هیں اور هم اس آبادي کو بربادیوں سے هلاک کردیتے هیں !

یهي حال اهل قرطاجنه کا هوا - اپني فتح یابیوں پر مغرور هوکر عیش و عطالت میں ڈوب گئے ' ادهر شکستوں اور بربادیوں نے رومیوں کي آنکھیں کھولدیں - انھوں نے دیکھا که یه سب کچھه نتیجه دشمن کي متحده قوت اور هماري نا اتفاقي اور بے خبري کا هے ' اور اگر اسي وقت اسکا علاج نه هوا تو عجب نہیں که دشمن کا دوسرا محاصره دارالحکومت کي دیواروں کو منهدم کردے ' پس وه عین اس وقت ' جبکه انکي نا کامیوں نے کامیاب قرطاجیوں کو مغرور و بے پروا بنا دیا تھا ' اپني نا کامیوں سے متنبه هوگئے ' اور انسانوں کي کامیابي و ناکامي کي تاریخ میں اکثر ایسا هوا هے که کامیابیوں کو کامیابي نے ناکام بنایا هے ' اور نا کاموں کو انکي نا کامي نے کامیاب کردیا هے !

رومیوں نے اپنے قوی کو مجتمع کیا ' اور تمام باهمي شقاق و نزاع بھلاکر ' دشمن سے انتقام لینے کیلیے مستعد هوگئے - اب (هنے بال) کي عظمت کے آفتاب کو گهن لگنا شروع هوگیا تھا ' اسکي فوج کي همت اور مستعدي کي حرارت افسرده هوگئي تھي - رومیوں کي فوج هر طرف سے نکل نکل کر بڑھتي ' اور پیهم شکستیں دیکر اپني چھني هوئي زمینیں واپس لے لیتي - یہاں تک که تمام یورپین اور افریقي علاقوں پر اسکا قبضه هوگیا ' اور (هنے بال) کو مجبور هو کر فرار کرنا پڑا -

(هنے بال) اپني جماعت کي طرف سے مایوس هوگیا تھا - اب اس نے کوشش کي که رومیوں کي بعض دوسري مخالف طاقتوں سے ملکر مدد لے ' اور پھر اپني کھوئي هوئي کامیابي کو ڈھونڈھے ' مگر اسمیں بھي کامیابي نہیں هوئي - جب اس نے دیکھا که رومي هر طرف کامیاب هوگئے هیں ' اسکي تمام محنت رائگاں جاچکي هے ' اور اسکي قوم پھر اسي غلامي مین مبتلا ' اور ذلت و نامرادي سے دوچار هے ' تو اسکي امید نے بھي جواب دیدیا ' اور مایوس و متالم هوکر بالاخر خود کشي کرلي !!

شمــــع سحر

اب پهر بد قسمت قرطاجنه رومیوں کا حلقه بگوش تها - ایک زمانهٔ مدید اسی حالت میں گذرگیا -

(هنی بال) کی جانفروشیوں کا افسانه ابهی پرانا نہیں هوا تها ' اور حفظ وطن کے ولولے بالکل مر نہیں گئے تهے - کچهه عرصے کے بعد وطنی حلقوں میں پهر سرگوشیاں شروع هوگئیں ' اور اهسته اهسته انهوں نے اپنی فوجی حالت کی درستگی اور فوجی عمارت کی اصلاحات پر توجه کی -

رومی اب پہلے کی طرح بے خبر نه تهے - یه حالت دیکهکر معاً هشیار هوگئے - انهوں نے دیکها که اب اگر تهوڑی سی مہلت بهی اهل قرطاجنه کو دیدی گئی ' تو ممکن هے که پهر ازادی کی کوئی تحریک گراں پیدا هو جاے -

هم اهل قرطاجنه کے جس قومی دفاع کا آج ذکر کرنا چاهتے هیں ' اسکا افسانه اسی زمانے سے شروع هوتا هے :

آخری مدافعـــة

رومیوں کا ایک جرار لشکر جنگ کے انتہائی احکام لیکر نکلا ' اور اهل قرطاجنه شہر میں قلعه بند [illegible]
کو انکی موجوده حالت ' اور ناگہانی حملے کی
کا حال معلوم تها ' انهوں نے پہنچتے هی حکم د
و پیش کے شہر حوالے کر دیں - محصورین اگر اس
تو اور کیا کرتے ؟ لیکن جب رومی سپه سالار
جمعیة کے ساتهه شہر میں داخل هو گیا تو اس
مطالبه کیا اور تمام شہر میں ایک متنفس بهی
جسکے پاس کسی طرح کا بهی کوئی اسلحه باقی
قرطاجیوں نے که اپنی قسمت کے فیصلے سے بے
اسکے بعد انهیں نجات مل جائیگی ' لیکن انکی
دهشت و خوف ' اورحزن و ملال کی کوئی انتہا
بعد رومانی سپه سالار نے اپنا یه آخری حکم سنای
میں اسلیے آیا هوں که تمهاری قسمـ
فیصله تم کو سنادوں : رومانی مجلس شیوخ
تمهاری نسبت یه فیصله کرلیا هے که اپنـ
قرطاجنه چهوڑ دو ' اور ایک دوسری جگه جاکر آباد هو جو
بالکل کهلی اور بے پناه هو ' جسکے چاروں طرف کوئی
سنگی حصار نهو ' جسمیں قلعے اور دفاع کی عمارتیں
نه بنائی جائیں ' اور جو محض تمهاری سکونت کے گهروں
کی ایک بستی هو - کیونکه قرطاجنه اور اسکی تمام عمارتیں
مسمار کر دی جائیں گی -

یه ایک غم و اندوه کی بجلی تهی ' جو یکایک بدبخت قرطاجیوں پر گری - شدت غم و حسرت نے هوش وحواس کهودیے ' اور عالم حیرت نے سکتے کی حالت طاری کر دی - هر طرف ماتم بپا هوگیا اور ایک دوسرے کو دیکهه دیکهه کر رونے لگا - لوگ راستوں اور سڑکوں پر دیوانه وار پهرتے تهے اور نہیں سمجهتے تهے که کیا کریں ؟

آخر میں جب انکو قطعی مایوسی هوگئی اور یقین هوگیا که ایسا هی هوگا اور انکا هزار ساله وطن همیشه کیلیے انسے چهوٹ جاے گا ' تو انهوں نے اپنے گالوں پر طمانچے مارے ' گریباں چاک کردیے ' زمین پر لوٹنے لگے ' اور رومیوں پر لعنت بهیجی - پهر اپنے مندروں میں گئے اور اپنے خاموش اور غیر متحرک معبودوں سے قرطاجنه کے حفظ و سلامتی کے لیے دعائیں مانگیں -

غموم و هموم کا نزول جس طرح همت سوز اور یاس انگیز هوتا هے ' اسی طرح کبهی کبهی عزم و شجاعت کے مرده ولولوں کو زنده بهی کردیتا هے - اور مبارک هے وه قوم ' جو نزول مصائب پر مایوسی و عطالة کی جگه ' همت و عزم سے کام لیتی هے -

اهل قرطاجنه کیلیے اب انتہا درجه کی مایوسی تهی - شہر حوالے کرچکے تهے ' اسلحه دیچکے تهے ' لڑنے کی طاقت نه تهی ' اور خونخوار فاتحوں کے پاس مظلوموں کی فریادوں کیلیے باب سماعت مسدود تها - لیکن اسی مایوسی نے انکے اندر عزم و همت کی ایک مرتبه آخری حرارت پیدا کردی ' اور انهوں نے سوچا که وطن محبوب کی بربادی سے پہلے کیوں نه اپنی قسمت کی آخری آزمایش کرکے خود بهی برباد هو جائیں ؟

وه اپنے سب سے بڑے معبد میں جمع هوے اور سب نے مقدس قسمیں کهاکر عهد کیا که خواه کچهه هی هو ' لیکن جب تک آخری قطرهٔ خون همارے جسموں میں باقی هے ' هم اپنے هزار ساله ملک کو مسمار نهونے دینگے ' اور مرینگے بهی تو اس عالم میں ' که هماری مضطرب لاشیں قرطاجنه کی دیواروں هی کے نیچے تڑپ رهی هونگی !!

امم کی ایک عظیم ترین مثال

ـی و جوش کے آگے کوئی شے نا ممکن نہیں

ـار حکم دیکر اپنے لئے انتظامات کیلیے اتهیکا
ـل قرطاجنه کو ایک فرصت اخرین حاصل تهی -
ـال کیلیے که ایک قوم اگر اپنی ملت و وطن
مستعد هو جاے ' اگر اپنی اسرو غلامی کی
ـا احساس هو ' اگر وه محکومی کے عیش پر
ـ زندگی کو ترجیح دے ' تو پهر دنیا میں کوئی
جو اسکی راه جهاد میں حائل هو سکے ' اور کوئی
ـے نا ممکن هو ' فی الحقیقت اهل قرطاجنه کی
ـهٔ عبرت و بصیرت هے - ایک جابر اور فاتح قوم
ـهتیار چهین لے سکتی هے ' پر یه طاقت تو
ـه وه قوموں سے انکے دلوں کو بهی چهین لے -
صرف تیز اور چمکیلے هتیاروں هی کے دم سے
نہیں هے ' اصلی شے تو دل کی زندگی هے -

اهل قرطاجنه جب آخری دفاع وطن کیلیے مستعد هوے تو انکی کیا حالت تهی ؟ هتیار جو جنگ کی پہلی شرط هے ' انسے چهینے جا چکے تهے ' قلعے مسمار هو چکے تهے ' اور اسباب جنگ اور قوائے مادیهٔ دفاع میں سے کوئی قوت بهی انهیں حاصل نه تهی - تاهم انکے پاس صرف ایک هی چیز یعنی جوش جهاد کا نا قابل تسخیر اسلحه ضرور تها - پس وه اسی کو لیکر مستعد هوگئے ' اور اگر ایک قوم مرنے کیلیے مستعد هو جاے ' تو پهر دنیا کی کونسی قوت هے جو اسے روک سکتی هے ؟

دنیا میں آدم کی اولاد کو سب سے بڑی تکلیف جو دی جا سکتی هے ' موت هے - اسکے بعد انسانی جبر و تعدی کا اسلحه بیکار هو جاتا هے - پس اگر ایک قوم خود هی تلخی حیات کے اس آخرین جرعه کو پینے کیلیے طیار هو جاے ' تو پهر دنیا میں کوئی شے اسکے لیے نا ممکن نہیں - وه سب کچهه کر سکتی هے ' جو کچهه که دنیا میں حیات انسانی سے ممکن هے -

غم و اندوه صرف اسلیے هے تا که مصیبت کے حس سے سعی و استعداد کی قوت پیدا هو ' ورنه آنسو بہاکر تو کسی سپاهی نے میدان جنگ فتح نہیں کیا - (لها بقیة)

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

— * —

کپتان رابرٹ اسکاٹ

(۳)

سلسلۂ بیانیہ ملاحظہ هو نمبر (۱۲)

— * —

اسکاٹ ۸ - آدمیوں کي جمعیة سے ۱۱ - اپریل کو هٹ پوائنٹ سے ایونس کیمپ روانہ هوا - ۲۵ - مارچ کي برفباري نے راستہ کو اسدرجہ دشوار گذار کر دیا تھا کہ اس مختصر قافلہ کا منزلہ مقصود تک پہنچنا بظاهر ناممکن معلوم هوتا تھا - مگر حالات کي یاس انگیزي ارباب عزم کے عنان گیر نہیں هوتي - سفر جاري رها - راستہ میں بحر برف کے قریب ایک طوفان نے آلیا مگر وہ بھي سفر کا رخ واپسي کي طرف نہ پھیر سکا' اور تین دن کے پر تعب سفر کے بعد ۱۳ - کو قافلہ ایونس کیمپ پہنچ گیا - یاد هوگا کہ یہاں ایک منزلگاہ تھي اسکاٹ نے اس منزلگاہ کا معاینہ کیا' حالت اطمینان بخش تھي' پس ۱۷ - کو هٹ پوائنٹ واپس آنے کے لیے روانہ هوگیا -

۲ - نومبر تک یہیں قیام رها - اس عرصہ میں کئي ٹولیاں مختلف مقاصد کے لیے روانہ کي گئیں جو کامیاب واپس آئیں - اسي عرصہ میں هٹ پوائنٹ سے ۱۵ - میل تک ٹیلیفون لگایا گیا -

۲ - نومبر تک اسکاٹ کو روانہ هوے ۱۱ - ماہ اور دو دن گذر چکے تھے - گو اس مدت کا بیشتر حصہ رہ نوردي اور کارپردازي میں صرف هوا مگر ان اعمال و اسفار کي غایت قصوي کے نقشۂ استعداد کا نفاذ تھا - چنانچہ اس عرصہ میں مہم کي فرد عمل کا خلاصہ گوداموں اور منزلگاهوں کي تعمیر' اور نشانہاے راہ کي طیاري ہے -

نقشۂ استعداد کے تمام دفعات جب نافذ هو چکے تو اسکاٹ نے اپنے غایہ قصوي (قطب جنوبي) کي طرف روانگي کا ارادہ کیا - ۲ - نومبر سنہ ۱۱ - کو مہم هٹ پوائنٹ سے روانہ هوئي - مہم رات کو چلتي تھي اور دن کو آرام کرتي تھي - هر چار میل کے فاصلہ پر ایک نشان راہ بناتي جاتي - عرض البلد کے هر درجہ پر هفتہ بھر کي رسد رکھدیتي تھي - یہ اسلیے تھا کہ واپسي میں (جسکي مہم کو توقع تھي) راہ کي نا شناسي یا رسد کي کمي حائل نہ هو -

موسم خراب ' آفتاب روپوش' هر طرف تاریکي چھائی هوئي - نہ آسمان نظر آتا تھا اور نہ زمین' ایسي حالت میں رفتار کي استقامت یا سرعت تو ایک طرف' اسکا تسلسل باقي رکھنا بھي مشکل تھا' تاهم پابر مستعدي کے ساتھہ چلتے رهے ' اور با ایں همہ عوائق اسکاٹ ۴ - دسمبر سنہ ۱۱ - کو مارنٹ هوپ (Mount-Hop) سے بارہ میل کے فاصلہ کے اندر (یعني عرض البلد کے - ۸۳ درجے اور ۲۳ - دقیقے تک) پہنچگیا -

اسکے بعد آگے بڑھا - ایک شدید طوفان کي وجہ سے برف کي خوفناک مقدار جمع هوگئي تھي - یہ برف نہایت نرم تھي - چلنے والوں کے پیر گھٹنوں تک دھسجاتے تھے - پیادہ پا چلنا تو نا ممکن تھا - برفستاني گاڑیاں (Sledges) بھي نا کافي ثابت هوئیں - البتہ برفستاني کھڑاوں (Ski) نے بڑا کام دیا اور واقعہ یہ ہے کہ اگر یہ نہ هوتیں تو چلنا نا ممکن تھا -

پانچ دن کے بعد سطح برف میں کسیقدر سختي پیدا هوئي مگر نہ اسقدر کہ کھڑاوں سے بے نیازي هو جاتي -

۴ سے ۱۵ - دسمبر سنہ ۱۱ - تک رفتار کي شرح غیر تشفي بخش رهي ' مگر اسکے بعد نہایت عمدہ هوگئي - ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۱ - کو اسکاٹ عرض البلد کے - ۸۵ درجے اور ۷ - دقیقے تک پہنچ گیا -

۳ - جنوري سنہ ۱۲ - کو اسکاٹ قطب سے صرف ۱۵ - میل کے فاصلے پر موجود تھا -

وہ اس سفر کا روزنامچہ لکھتا جاتا تھا اور اعضاء مہم کے همدست قسط وار بھیجتا جاتا تھا -

آخري قسط یہیں سے بھیجي ہے - اسوقت مہم کے اعضاء حسب ذیل تھے -

(۱) اسکاٹ (۲) واسن (۳) اوٹیس (۴) باورس (۵) ایونس

مہم کے همراہ ایک مہینہ کا سامان رسد تھا - مستقبل کے متعلق اسکاٹ اس قسط میں لکھتا ہے : " کامیابي کي امید اچھي ہے بشرطیکہ موسم کي حالت ایسي هي رهے اور غیر متوقعہ عوائق پیدا نہوں " پھر اخر میں لکھتا ہے : " تمام انتظام تشفي بخش طور پر انجام پاگیا ہے ! اغلب یہ ہے کہ اب اس سال کوئي مزید اطلاع نہ مل سکے گي' کیونکہ واپسي میں ضرور تاخیر هوگي " -

۴ - جنوري سنہ ۱۲ - کو یہاں سے مہم آگے روانہ هوئي - شرح رفتار ۱۲ - میل روزانہ تھي - ۱۷ - کو قطب پہنچي - ۱۷ - کو مطلع ابر آلود تھا مگر ۱۸ - کو کھلگیا اور آفتاب پوري طرح نظر آنے لگا - اسکاٹ کو مقیاس الارتفاع والمساحہ (Theodlite) کي پیمایش سے معلوم هوا کہ مہم اس وقت ۸۹ - درجے ۵۹ ½ دقیقے پر ہے - قطب ۹ درجے پر ہے اسلیے ابھي قطب سے کسیقدر فاصلے پر تھے مگر نہایت خفیف فاصلے پر - اسکاٹ نے پیشقدمي کا حکم دیا - برفستاني خود رو گاڑیاں (Sledge motor) مہم کو نصف میل اور آگے لے گئیں - جب مہم پورے ۹۰ - درجے پر پہنچگئي جو اصلي نقطۂ قطب ہے تو اسکاٹ نے بڑھکے برطانوي علم (یونین جیک) نصب کردیا -

یہاں درجۂ حرارت (ٹمپریچر) ۲۰ - درجے زیر صفر تھا - یہاں کي برف سد کي برف سے کسیقدر مختلف تھي - سد کي برف سخت تھي - اسمیں پرتیں سي تھیں' اور پگھلنے کے بعد پاني کي معقول مقدار نکلتي تھي' مگر یہاں کي برف نرم تھي' اسمیں کوئي پرت نہ تھي' اور پگھلنے کے بعد پاني کي نہایت قلیل مقدار نکلتي تھي -

شاهد مقصود سے هم آغوش هوکر مہم واپس هوئي - واپسي میں درجة الحرارة ۲۰ - سے ۳۰ - درجے زیر صفر تک رها -

شرح رفتار کا اوسط ۱۸ - میل روزانہ تھا - جسماني حالت کي بنا پر گو سب کو یقین تھا کہ موثرات خارجیہ کي مقاومت سب سے زیادہ ایونس کرسکیگا ' مگر سوء اتفاق سے سب سے پہلے وهي مغلوب هوا - سردي کي شدت خوفناک حد تک پہنچگئي تھي' جسے ایونس برداشت نہ کرسکا - اسکا دماغ ماؤف هوگیا اور بالاخر ۱۷ فروري کو مرگیا - یہ صدمہ ان صدمات کا مقدمة الجیش تھا جو اس کامیاب مگر کوتاہ بخت جماعت کو پیش آنے والے تھے - ایونس کے بعد اوٹیس پر سردي کا حملہ هوا - هاتھوں اور پیروں کو سردي لگ گئي - اسي حالت میں کئي هفتوں تک زندہ رها - ظاهر ہے کہ اسوقت اسکي کیا حالت هوگي ؟ مگر با ایں همہ کئي هفتوں میں ایک دفعہ بھي حرف شکایت زبان پر نہ لایا !

(البقیة تتلي)

باب المراسلة و المناظرة

سیرة نبوی

از جناب حافظ غلام غوث صاحب (بہاولپور)

آپکے خیالات کا شکریہ ادا کرنا خدا کا شکر بجا لانا ہے کہ ایسے لوگ کھڑے ہوگئے، جو دلوں میں عظمت قرآن بٹھانے اور خیالات شنیعہ مٹانے کے لیے طیار بلکہ بر سر کار ہیں -

مجھے بہت دنوں سے الہلال کا مطالعہ حاصل ہے - چونکہ میں دینی امور میں فاضل اور دنیوی معاملات میں اہل الراے نہیں ہوں اسلیے الہلال سے اپنی ترتیب خیالات اور تربیت اخلاق کو غنیمت سمجھتا رہا اور راے زنی سے پرہیز کرتا رہا - لیکن ان دنوں سیرة نبوی کا نمونہ شائع ہونے لگا ہے -

شمس العلما علامہ شبلی نعمانی مد فیوضہ کی تحقیق اور تنقید مسلمہ ہے - بایں ہمہ آپ نے فراخ دلی سے صلاے عام کی صدا بلند کی کہ تنقید اور ترتیب کے متعلق علماے کرام کو مشورہ کا موقع حاصل ہے -

آپکو معلوم ہو یا نہو، مولانا کو میں نے ہی نمونہ دینے پر آمادہ کیا تھا - ممکن ہے کہ اور صاحبوں نے بھی التجا کی ہو - میرا خیال تھا کہ تالیف ہی میں علماء دیکھہ لیں، اگر کہیں ضرورت ہو تو اپنا خیال ظاہر فرمالیں -

جسدن مولانا نے الہلال میں نمونہ بھیجا، اسی دن مجھکو اطلاع دیدی - آپ جانتے ہیں کہ ایسی سیرة نبوی زمانہ کے لیے ضروری ہے - نہ صرف ضروری بلکہ اشد ضروری -

غنیمت ہے کہ لوگ بھی ضرورت محسوس کرکے سیرت کی طرف جھکے ہوے ہیں - انہی یاروں نے جلب فائدہ کے لیے پیغمبر عالم اور سوانح عمری پیغمبر وغیرہ کے نام سے کتابیں طیار کرکے بیچنا شروع کر دیا ہے -

لیکن ہر طرف سے سیرة نبوی شبلی کی طرف آنکھہ لگی ہوئی ہے - اس شوق و شغف کو دیکھکر میں یہ کہنے کی جرات کرسکتا ہوں کہ یہ کتاب نہیں، بلکہ ایک معجون اسلامی ہے کہ جس سے حرارت دینی کا انتعاش ہوجائیگا - لیکن ساتھہ ہی اسکے معافی حاصل کرکے عرض کرتا ہوں کہ صحت اور تنقید میں اسکا خیال رکھا جاے کہ اسکی ترکیب، آخر میں کوئی مضر جزو بننے نہ پاے - ورنہ بعد از قوام، مصالح ملانا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو جائیگا -

(طبری) کو مولانا نے سنی المذهب ثابت کیا ہے جسکی تائید آپنے بھی کی ہے، لیکن میرا خیال ہے کہ وہ شیعہ تھے - حاشیہ پر قول فیصل چڑھا یا جاے -

یوم ولادت سراپا سعادت میں محل کسری کا متزلزل ہونا اور کنگروں کا گرنا احادیث کے علاوہ تواریخ میں بھی موجود ہے -

شاهنامہ فردوسی کو مولانا نے شعر العجم میں تاریخی پایہ کی کتاب ثابت کیا ہے - شاهنامہ میں حالات نوشیروان میں نوشیروان کا خواب دیکھنا، اور پھر محل کا آواز کرنا، اور کنگروں کا گرنا، موجود ہے -

پس سیرت نبوی کو الہلال میں شائع کرتے ہوے آپ بھی حاشیہ چڑھاتے جایا کریں - تا کہ کم سے کم آپکے حواشی اور مباحث، اسکی خوبیاں اور محاسن یا مشورہ طلب مقامات کو علما کے سامنے ظاہر کردیں اور ناظرین کو فائدہ ہو - نہیں معلوم کہ الہلال مدرسۂ عالیہ دیوبند میں جایا کرتا ہے یا نہیں ؟

اگر نہیں جاتا تو جب تک نمونہ شائع ہوتا رہے آپ براہ کرم ایک پرچہ الہلال کا مدرسہ عالیہ دیوبند میں بھیجدیا کریں - آپکو اجر عظیم ہوگا - مدرسۂ عالیہ دیوبند کے علما سے بکمال الحاح عرض کیجاتی ہے کہ مشورہ سے دریغ نکریں - امید کہ میرا یہ ناچیز خط اخبار میں چھاپ دینگے - والسلام

الهلال

جناب کے ذوق علمی اور اظہار حسن ظن کریمانہ کا کمال شکر گذار - دیباچۂ سیرة نبوی کی اشاعت سے مقصود یہی تھا کہ ارباب راے مشورہ و مذاکرہ کی راہ پیدا کریں، مگر جیسا کہ میرا پیشتر سے خیال تھا، ان امور کی نسبت بد مذاقی اور بے حسی اسدرجہ عام ہے کہ کسی نے اسطرف توجہ نہ کی -

صرف کلکتہ سے ایک صاحب نے ایک ضمنی امر کی نسبت تحریر بھیجی تھی جو ایندہ نمبر میں شائع کردی جاے گی -

امام طبری کی نسبت مولانا نے کوئی خاص بحث نہیں کی ہے اور نہ وہاں موقعہ تھا، بلکہ مورخین سیرة کے ذکر میں ضمناً ذکر آگیا ہے - رہا الزام تشیع، تو براہ کرم اسکے وجوہ ارقام فرمائیے -

محل کسری کے تزلزل کی نسبت شاهنامے سے استدلال تعجب انگیز ہے - اگر مولانا نے شعر العجم میں اسکی تاریخی حیثیت پر زور دیا ہے تو اس سے یہ مقصود ہوگا کہ خود فردوسی نے بطور قصص اور داستانسرائی کے واقعات گھڑے نہیں ہیں، بلکہ قدیم ایران کی تاریخ کا جو مواد عربی میں آچکا تھا، اسی کو بہ حیثیت ایک دیانت دار مورخ کے نظم کردیا ہے - اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ فردوسی کو بطور ایک محدث اور مورخ سیرة کے تسلیم کیا جاے !! ان روایات کی نسبت فقیر کی تحریر پچھلے دنوں الہلال میں نکل چکی ہے، اسکے ملاحظہ فرمانے کے بعد امید ہے کہ جناب مطمئن ہوگئے ہونگے -

---

خلیفہ مامون الرشید

اور الزام قتل امام رضا (ع)

از جناب مولانا مرتضی الحسینی الدونہروی

آپکے اخبار گوهر بار میں مجھکو ایک عجیب و غریب میدان مناظرہ دربارۂ خلیفۂ مامون رشید عباسی نظر آیا - جناب نے اگرچہ محاکمہ میں بڑی نزاکت اور باریک بینی اور اعتدال سے کام لیا ہے جو ضرور قابل تحسین و آفرین ہے، مگر افسوس کرتا ہوں کہ مجھے نہ پورا اتفاق جناب کے مقالۂ محاکمہ سے ہے، نہ اوس فریق سے، جو جزم کرتا ہے کہ مامون رشید نے امام رضا علیہ السلام کو زہر سے شہید کرایا -

آپنے تبدیل لباس سے جو قیاس قائم فرمایا ہے، میں اسکے اساس کو مضبوط نہیں سمجھتا، کیونکہ تبدیل طرز و وضع و لون لباس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خواہ نخواہ اوسنے امام علیہ السلام کو زہر بھی دلوایا ہو - مسائل سیاسی ہمارے زمانہ میں بھی سریع التغیر یا بطی التغیر ہوا کرتے ہیں مگر اوس سے انتہائی تغیر کا قیاس قائم کر لینا ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا - مثلاً قانون اخبارات کو ملاحظہ فرمائیے کہ اوسنے کتنے ہی رنگ بدلے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گورنمنٹ کی نسبت یہ قیاس قائم کیا جاوے کہ محبان وطن اور فدایان آزادی کے قتل عام کا حکم دیدیا ہو - گو اونکو جہاز پر سوار کرکے غائب کردینا اور کسی دور و دراز جزیرہ میں قید کر دینا، جہاں ہواے وطن کا ہزاروں ٹھوکر کھاکر بھی پہونچنا دشوار ہو، مماثل قتل قرار دیا جاوے، مگر مماثل اور مماثل لہ میں فرق ظاہر ہے -

مامون رشید اس سطوت اور جبروت کا حکمران تھا کہ اگر وہ علانیہ امام علیہ السلام کے قتل کا حکم دیتا تو کوئی چیز اسکے نفاذ حکم میں حائل نہوسکتی تھی درحالیکہ ہارون رشید کی مطلق العنان حکومت قاهرہ سے اہل بیت رسالت سے انحراف کی ہوا وباے عام کی طرح عالم گیر ہو رہی تھی - اس صورت میں کسی فتنہ و فساد

عرض تمنا

ہوگئیں مدتیں ہمیں، خستہ و ناتواں بنے * شب کو زمانہ ہوگیا ، روز پہ دلستاں بنے
خوب تماشا کر چکے، بسمل ناز کا حضور * غیر بھی اے شہ حرم ! مورد امتحاں بنے
جنبش سوزن مژہ ، آپ کی ہو جو چارہ گر * ابتری کتاب دل ، دفتر لامکاں بنے
میری خموشیاں بنیں درس دہ فغان حشر * رفعت فطرت رسا ، حسرت پرفشاں بنے
ریش جبیں مرا بنے ریزش سجدۂ نیاز * میری فتادگی ترے قصر کا آستاں بنے
قلب کو چھیڑ دے وہی، سرعت نشتر جنوں * یہ جرس شکستہ پھر، نالہ کا ہمعناں بنے
پھونک ہی ڈالیں قلب کو، حسن کی جلوہ پاشیاں * آگ لگا کے برق ہی ، رونق آشیاں بنے
ناخن غم سے ہو بندھا ، رشتۂ ذوق بیدلی * نقش خلش سے صورت حسرت صد نشاں بنے
قلب کی شعلہ پروری ، ہو کے رہے حریف برق * سعی جنوں کا حوصلہ ، رفعت آسماں بنے
میرا بساط درد ہو، محرم جادۂ خلش * بزم تپش میں وسعت لذت کشتگاں بنے
ہر رگ و پے میں ڈوب جائے، شیون عرض مدعا * جنبش دست و پا مری، نالۂ استخواں بنے
اشک سے آبیاریے، گلشن درد مند ہو * چشم بھی خونچکاں رہے، سینہ جو گلفشاں بنے

سینہ میں دل اگر رہے، شعلۂ آرزو رہے
منہ سے اگر نکل پڑے، شوق کی داستاں بنے

(نیاز محمد " نیاز " فتح پوری)

از تازہ واردات حضرت اکبر

کار حرم چلے تا کیسا ، دیر کے التفات سے * مجھکو بچائے میرا رب ایسے تعلقات سے !
آپ بہت چھپاتے ہیں لفظوں میں اپنے دل کا رنگ * پھر بھی ٹپک رہا ہے کفر آپکی بات بات سے !

* * *

یہ کہتا نہیں میں، کہ گردوں نے ہمکو * مسلمان رہنے کا شائق نہ رکھا
مگر یہ ، کہ اوضاع ملکی نے ہم کو * مسلمان رہنے کے لائق نہ رکھا

غزل

امشب این غلغلہ در کوچہ و بازار افتاد * کہ فلان می زد و بیخود شد و سرشار افتاد
سخن از صومعہ و اہل ورع چند کنی * کہ مرا کار بآن چشم قدح خوار افتاد
بسکہ غارت گر حسن تو جہان برہم زد * یوسف از خانہ بدر جست و بہ بازار افتاد
چہ عجب گر نگہ مست تو افتد بر من * بادہ بیرون فتد از جام چو سرشار افتاد
شیوۂ مہر ز خوبان نتوان داشت طمع * کہ مرا کار بہ این طائفہ بسیار افتاد
محتسب از پی و ، جمعی ز حریفان بہ کمین، * (شبابا) رندی پنہان تو دشوار افتاد

مراسلات

بحضور لامع النور اعلى حضرت همايوني شهنشاه گيتي پناه فلک بارگاه سليمان جاه ظل الله سراج الملة والدين والي دولت خدا داد افغانستان خلد الله ملكه

—○: * :○—

بعد از حمد فراوان احكم الحاكمين كه تصرف هيجده هزار عالم درحيطهٔ قدرت اوست ر درود نامعدود برسيد كائنات خير البشركه زبان قلم رقلم زبان قاصر از منقبت او - كمترين كنيزكان ' مادركور بخت داكٹرعبدالغني ر مولوي نجف علي ر محمد چراغ كه سرمايهٔ حيات اين مسكينه ر قرة العين اين عاجزه بودند ر حالا در زندان كابل اسير هستند ' بصد عجز ر ادب ر هزاران تضرع ر الحام گريه وزاري خود را بمسامع اجلال اعلى حضرت شهنشاهي رسانيده عارض است كه از راه مراحم خسروانه فرزندان اين مبتلاى آلام را از حبس مخلصي عنايت فرمايند - اين عاجزه نمي گويد كه ايشان بے قصور هستند - خداى علام الغيوب جلة عظمته مي داند كه حقيقت حال چيست " ان الله عليم بذات الصدور " آنچه اين مسكينه توجه عاليه اعلى حضرت همايوني بدان منعطف كردن مي خواهد اين است كه حضرت حق سبحانه و تعالى چندين ذنوب صغار ر كبار بندگان تقصير پيشه را عفو مي فرمايد ر حسابى ازان در نمي گيرد حضرات سلاطين بر صفحهٔ زمين نائبان كردگاراند : هوالذي جعلكم خلائف فى الارض - لاجرم ايشان را نيز صفت عفو رصفح ر رحم ركرم كار بايد فرمود "والكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين " اين عاجزه را از جهت مفارقت فرزندان كه لخت جگر اين مسكينه اند ر از مدت پنج سال درزندان محبوس اند خواب ر خور حرام گشته شب ر روز اندر گريهٔ ر بكا ميگردد تا بحديكه از افراط ناله ر اشكباري چشم سفيد ر بصارت زوال پذيرفته پيش ازين طاقت مهجوري افلاذكبد خويش ندارم - ر لهذا بذريعهٔ اين عرض داشت اظهار حالت زار خود نموده ر اسماء پاک خداى عز ر جل ر رسول اكرم صلى الله عليه رسلم را رسيله آررده ملتمس مراحم خسروي هستم - توقع راثق از حضرت علياء شهنشاهي بفحواى " ارحموا من فى الارض يرحمكم من فى السماء " بر حال خستهٔ اين عاجزه ترحم فرمودة فرزندانم را از حبس نجات عنايت خواهند فرمود - ارحم ثم ارحم يا امير المؤمنين ! فانت اهل لذلک تخلقوا باخلاق الله - ان الله بالناس لرؤف رحيم - زياده بجزادعيهٔ ترقي عظمت ر جبروت ر تخليد ملک ر سلطنت چه عرض نمايد -

عرضـــــــــــــــداشت

عاجزه والده داكٹر عبد الغني
ساكن جلال پور جٹان - ضلع گجرات (پنجاب)

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے ' روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں ' تو اپنے شهر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

کھلـــي چٹھـــي

مسلمان ليڈروں کي خدمت میں

— * —

بزرگان قوم ! السلام على من اتبع الهدى -

جس شمع سے شبستان اسلام کي تجلي سمجھي جاتي تھي وہ اب ٹمٹمانے لگي هے - اسلام یورپ میں چند دنوں کا مهمان هے اور ایشیا میں بھي اسے دیر تک اطمینان حاصل نہیں رهنے کا - همارے بربادي کے سامان آنکھوں کے سامنے صاف جھلک رهے هیں - اسپین میں زوال قوة اسلام کي داستان پھر تازه هو رهی هے - گرد و پیش کے آثار و قرائن سے مستقبل اسلام پر آپ خود مجھه سے بہتر حکم لگا سکتے هیں ' اور یه حقیقتیں آپ پر مجھه سے کہیں زیاده روشن هیں - جو هونا تها هوچکا ' اور جو کچھه هونے کو هے وہ بھي معلوم هے - اب سوال یه باقي رهتا هے که مسلمانوں کو کسي غیبي امداد کے انتظار میں چپکے بیٹھے راه تکنا چاهیے ؟ اپني موجوده حالت یا جو صورت زمانه قائم کردے اُس پر صابر و قانع هوجانا چاهیے ؟ یا هاتھه پاؤں مارنا چاهیے اگر گنجایش هو ؟

اس وقت کروروں مسلمان ایسے هیں جو سلطنت ٹرکی کے زوال کو اسلام کا زوال سمجھه کر ایمان برباد کر رهے هیں - اور ڈانواں ڈول سے هو رهے هیں - بهتیرے سهل اعتقاد اور ساده لوح مسلمان امام مهدي کے ظهور کو سر پر سمجھتے هیں - مگر در حقیقت اسلام نه سلطنت ٹرکي کا محتاج اور نه ایران و افغانستان کا - اسلام کا نصب العین کشور کشائي اور حکمراني نہیں هے - اُس کا مقصد اصلي اشاعت توحید هے - اس راه میں اگر ملک اور سلطنتیں حائل هوں تو اُن کي تسخیر و تغلیب کا مضائقه نہیں - جب هم میں دنیا طلبي پیدا هوگئي اور حکمراني کي چاٹ لگي تو مقصد اصلي کو بالاے طاق رکھه دیا - اب یه حال هے که زوال سلطنت کو عین زوال اسلام سمجھے هوئے هیں - حالانکه اسلام ایسے ایسے مفاخر سے بے نیاز هے - جب توحید کي اشاعت کي جاتي هے تو سلطنت خود بخود اُس کے جلو میں همرکاب هوتي هے - اور اسلام کو اسکي نه خبر هوتی هے نه پروا - اشاعت توحید کي راه میں کوئي طاقت آج حائل نہیں - آپ کو اب اس مقصد کے لیے کشور کشائي کي ضرورت نہیں - آپ آج ٹھیٹھه اور سادے مسلمان بن جائیں - شعائر اسلام اختیار کرلیں - اور اشاعت توحید کے لیے همه تن مستعد هو جائیں تو آج مسلمانوں کي ساري کمزوریاں دفع هوجائیں -

آپ خوب جانتے هیں که کسي قوم کے عروج کے لیے اخوت اور اتحاد باهمي سب سے قوي عنصر هیں - آپ اپني تحریروں اور لکچروں میں اسي کا رونا روتے رهتے هیں مگر آپ کو یه نہیں معلوم که انهی مقاصد اور ایسے ایسے سیکڑوں شخصي اور قومي مفاد کیلیے نماز فرض کی گئي هے - مگر کون نماز ؟ کبھي کبھي گھر میں چار ٹکریں لگا لینے والي هرگز نہیں - آپ پانچ وقت وضو کرکے مسجد میں تشریف لائیں ' غریب ' مسکین ' مسافر ' بیمار ' مسلمان بھائیوں کے دوش بدوش کھڑے هوکر نماز پڑھیں - اور اقوام عالم کو دکھا دیں که مسلمانوں کے خداکے گھر میں ایک هائي کورٹ کا جج ' اور ایک پنکھا کھینچنے والا قلي - ایک کانسل کا ممبر ' اور مکتب خانه کا میانجي - ایک سید اور ایک بھنگي ' سب ایک هیں - آپ جمعه کے روز جامع مسجد میں آکر نماز پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلیں '

اس طرح آپ عام مسلمانوں کي محبت ' تعظیم ' اور اعتماد ' خرید سکتے هیں - اتحاد و اخوت بے وعظ و پند پیدا کرسکتے هیں اور دنیا کو اسلام کي تعلیم مساوات کا تماشا دکها سکتے هیں - پهر آپ دیکهه لیں که خدا کا وعده جهوٹ نهیں - هم مسلمان تو صرف کهنے کو هیں - مئے توحید کي لذت سے بیخبر هیں - اگر ایک جرعه همارے حلق سے فرو هوجاے' تو هم صاف دیکهه لیں که بخت و اقبال هماري خوشامد کرتے هیں - پیچهے پیچهے چلے آتے هیں اور هم پروا نهیں کرتے - کاش همیں اس لذت کا کچهه بهي حس هوتا' جس نے بلال حبشي کو جلتے هوئے پتهر پرننگے بدن لٹایا ' جان دینے پر آماده کیا ' مگر کلمهٔ توحید سے توبه کیسي' ایک دم کے لیے چپ رکهنا بهي گوارا نه کیا -

حضرات ! یه همارے اصلي نقص هیں اور یهي مقام ضعف هے' اسي کي تقویت درکار هے - پهر آپ کو یه منصب حاصل هوگا که مشرکوں میں توحید کي اشاعت کریں اور خدا کي مرضي کو پورا کریں - آپ غریبوں اور اُن مسلمان بهائیوں کو جنهیں اپني زبان میں طبقهٔ ادنی کهتے هیں' اپنے طمطراق' اپني بد دماغي ' اور کبر سے مرعوب نه بنائیں' آپ داد خواهوں کے روکنے کے لیے اپني کوٹهیوں پر پیادے تعینات نه کریں - آپ وه چال اور وضع اختیار نه کریں جن سے غربا ادب سے ملتے هوئے دریں اور هچکچائیں - آپ عهد خلافت کي سادگیوں کو یاد رکهیں جب ایک غلام عین خطبه کے وقت حضرت عمر کا دامن پکڑکر کهتا تها " حضرت پہلے آپ اس بات کا جواب دے لیجیے پهر آگے بڑهیے - یه چادریں جو خراج میں آئي تهیں' سب کے حصه میں ایک هي ایک پڑي تهیں - آپ اس قدر بلند قامت هیں - اُس ایک چادر سے عبا کیونکر بنالي ؟ " حضرت عمر نهایت ٹهنڈے دل سے فرماتے هیں : " بڑے بیٹے نے اپنے حصه کي چادر مجهے دیدي هے اور اُسي کو ملاکر یه عبا بنائي هے " تب اُس غلام نے دامن چهوڑ کر کها : " میں مطمئن هوگیا اب آپ اپنا کام کریں - "

ایک دفعه حضرت عمر خطبه کے وقت قوم سے پوچهتے هیں : " اگر میں راه حق سے الگ جاؤں تو تم میرا کیا کر سکتے هو" ؟ ایک شخص آگے بڑهکر کهتا هے : " کوڑوں سے سیدها کردونگا " آپ خوش هوکر فرماتے هیں: " میں اسي جواب کا خواهاں تها - جب تک مسلمانوں میں ایسے آزاد خیال لوگ موجود هیں' همیں کوئي ڈر نهیں " اب تو آپ لوگ ایسي باتوں کا نام وحشت رکهینگے مگر یه اُس شخص کے واقعات زندگي هیں' جس کے عهد میں اسلام کو سب سے زیاده عروج هوا -

هم کو نام بنام پکار پکار کر کهنے میں کوئي خوف اور تامل نهیں - جب تک هم مسٹر مظهر الحق - مولوي فخرالدین - مولوي عبد المجید - راجه صاحب محمود آباد - صاحبزاده آفتاب احمد خاں - مسٹر محمد علي - میاں محمد شفیع - مسٹر غـــزنوي وغیرهم اور تمام مدعیان لیڈري و دردمندان اسلام کو جو قوم کے وکیل کهلانا چاهتے هیں اور تقریر و تحریر میں بڑي بڑي باتیں کهتے هیں ' اور اسلام کا نوحه پڑها کرتے هیں ' پانچوں وقت مسجد میں نه دیکهیں گے ' هم نـه انکے کسي قول کي وقعت کرینگے نـه انکـو اپنا وکیل گردانینگے -

امید هے که تمام اسلامي پریس هماري یه عرضداشت شائع کرکے تمام لیـڈروں کے کان تـک پهنچادینگے - کیونکه یـه کوئي معمولي اپیل نهیں - اسي پر هماري آینده زندگي کا دار و مدار هے -

آپ کا خادم - محمد مسلم عظیم آبادي

انجمـــن هـــلال احمـــر

—:•:—

قسطنطـنـیـــه

— * —

جناب من -

کچهه عرصه هوا یهاں اسي ذریعه سے یه افواه مشهور هوئي تهي ' که انجمن هلال احمر قسطنطنیه سے سلطنت عثمانیه کو کوئي تعلق نهیں هے - اور یه انجمن عیسائیوں کے هاتهه میں هے - چونکه اسکي وجه سے اس کار خیر یعني تحصیل چنده امداد مجروحین ٹرکي کو مضرت کا اندیشه تها لهذا بنظر رفع غلط فهمي میں نے هز ایکسیلنسي جناب جعفر بے عثماني کونسل جنرل بمبئي سے اسباره میں استصواب کیا - جسکا جواب مورخه ۱۸ فروري سنه ۱۹۱۳ ع کا ترجمه بغرض اطلاع عام درج ذیل هے امید هے که اسکو اپنے اخبار میں شائع فرماکر جناب ممنون فرمائینگے : —

" ڈیر سر - آپکي چٹهي کے جواب میں میں آپ کو اطلاع دیتا هوں - که عثماني انجمن هلال احمر سلطنت عثمانیه کے حکم اور مخصوص ارادهٔ سلطاني کے ذریعه سے قایم هے - اوسکے منتظم ممبروں کو انجمن کے ممبر منتخب کرتے هیں - اور کل منتظم ممبر مسلمان هیں - لهذا جو خبر آپ کو ملي هے وه غلط هے " -

دستخط جعفر بے ...

نیـاز مـنـد - قمر شاهجهان

الهـــلال

یه خیال بالکل بے سروپا هے که انجمن هلال احمر قسطنطنیه کے ممبر عیسائي هیں اور تعجب هے که کن لوگوں نے اس کذب آفریني میں حصه لیا ؟ البته یه صحیح نهیں که وه کوئي سرکاري انجمن هے - اسکا قیام یقیناً سنه ۱۸۸۸ - میں ارادهٔ سلطاني کے ذریعه سے هوا اور اب بهي سلطاني وقت اسکا پیٹرن هوتا هے' مگر انجمن غیر سرکاري ' اور حکومت کا تعلق اعزازي هے -

---

جلسه سالانه اهل حدیث کانفرنس

منعقـــده امـــرتسر

خدا کے فضل و کرم سے اهلحدیث کانفرنس کا دوسرا سالانه جلسه امرتسر میں بتاریخ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - مارچ سنه ۱۹۱۳ ع - بعد نماز جمعه شروع هوکر اتوار اور سوموار کي درمیاني رات کے ایک بجے تک رها - جلسه کي شان و شوکت غیر معمولي تهي - معزز مهمانوں کي خاطر و مدارات میں حتی الامکان نهایت تن دهي سے کام لیا گیا - حاضرین کي تعداد هر اجلاس میں اندازه سے زیاده هوتي تهي - علماء کرام دور دراز مقامات سے تشریف فرما تهے - قابل واعظین کي پند و نصائح ' مقررین کي موئثر تقریریں' حاضرین کے دلوں کو مسخر کر رهي تهیں - ایک جلسه کے بعد دوسرے جلسه میں حاضرین کا اشتیاق افزوں دکهائي دیتا تها - یهانتک که رات کے باره بجے سے بعد تک بهي وعظ هوتا رهتا تها - اور لوگ ابهي متمني نظر آتے تهے که اور بهي هو - غرض جلسه نهایت کامیابي سے هوا - اور آینده سال کیلیے معززین پشاور کي طرف سے کانفرنس کو سالانه جلسه کیلیے دعوت دي گئي - کانفرنس کیلیے چنده کي مقدار بهي بحمد الله اچهي تعداد تک پهونچگئي - مفصل حالات اخبار اهلحدیث امرتسر یا شائع هونے والي رپورٹ میں ملینگے -

ابو الوفاء ثنـاء الله (سکریٹري کانفرنس)

عالم اسلامي

اور

اعانت دولت علیہ

— * —

بالفعل ترکي کے مصائب و محن روز افزوں ہو رہے ہیں جو بالقوہ تمام مسلمانان عالم کے مصائب و محن کا مقدمہ ہے - فی الواقع یہ زمانہ مسلمانوں کے لیے قیامت صغری ہے - حالات مذکورہ کے تدارک کے لیے مسلمانوں کي کوشش جاري ہے خداوند تعالی انکے مجاهدات اور مساعي مشکور فرمائے - اگرچہ اسبارہ میں مختلف تدبیرات اور انتظامات عمل میں آرہے ہیں اور انکا نتیجہ کم و بیش ظاہر ہو رہا ہے مگر ایک امر، جو بظاہر نتیجہ خیز ہو سکتا ہے ' غالباً اسکي جانب هنوز توجہ و اعتنا نہیں کی گئی ہے وہ امر یہ ہے - کہ بہت سے قطعات دنیا میں مسلمان اکثرت سے آباد ہیں - علاوہ مصر و ہندوستان کے جہاں بہت سرگرمي کے ساتھہ اعانت ترکي کا سلسلہ جاري ہے بلاد چین و جاوہ و ممالک روس و ترکستان وغیرہ میں اکثرت سے مسلمان آباد ہیں اور بعض ان مقامات بلکہ اکثر مقامات میں مسلمانوں کے مالي حالت بھي عمدہ ہے اور ان میں همت اور حمیت بھي سني جاتي ہے مگر اس آشوب کے زمانہ میں مسلمانان مذکورہ کے جانب سے ترکي کے اعانت کے بارہ میں کوئي صدا سماعت میں نہیں آتي ہے - ظاہراً اسکي یہ وجہ معلوم ہوتي ہے کہ ممالک مذکورہ میں بوجہ فقدان وسایل اخبار و خبر رساني یہ جمود و سکوت پیدا ہو رہا ہے ' ورنہ غالباً عمدہ نتائج پیدا ہوتے - پس مناسب معلوم ہوتا ہے ' انجمن ہلال احمر کے سلسلہ سے وہاں ایسے وفود بھیجے جائیں کہ جو قابل افراد پر مشتمل ہوں اور وہاں کے اهل اسلام سکان کي توجہ اعانت ترکي کی جانب برانگیختہ کریں - خواہ وہ اعانت بصورت چندہ ہو یا بشکل قرضہ ہو ' میرے خیال میں ایسي کوشش بہت ہي مفید اور کارگر ثابت ہوگي خصوصاً قرضہ جات کے بارہ میں بہت زیادہ کامیابي کي امید ہے - اسلیے کہ ممالک مذکورہ میں مسلمان عموماً تجارت پیشہ ہیں لہذا خصوصاً انکو معاملہ قرضہ میں بہت دلچسپي ہوگي - ایسي استعانت کي کوشش هماري گورنمنٹ کے منشاء کے خلاف بھي نہوگي بلکہ امید کیجاتي ہے کہ گورنمنٹ انگریزي کي کانسلہاے متعینہ ممالک مذکورہ اس کام میں هماري مدد بھي کریگي - (حکیم بشیر الدین احمد وارد جہانگیر اباد)

الہلال

جاوہ ' ترکستان ' اور بعض بلاد روس سے جنگ طرابلس اور بلقان کے زمانے میں سلطنت عثمانیہ کو برابر امداد پہنچتي رہي ہے ' اور اسکا تذکرہ اخبارات تک بھي پہنچا ہے - جنگ طرابلس کے زمانے میں ایک مخیر روسي مسلمان محمد حسین نامي نے نو لاکھہ روپیہ سے براہ راست غازي انور بے کي اعانت کي تھي ' اور اسي زمانے میں الہلال نے اسکي تصویر شائع کي تھي -

جاوہ میں نہایت جابرانہ حکومت ہے - مجھے اسمیں شک ہے کہ بازادي وہاں چندہ ہو سکتا ہے یا نہیں ؟

البتہ مسلمانان چین کي نسبت کچھہ معلوم نہیں' بہرحال اب وقت صرف فراهمي چندے میں اپنے تمام قواے عملیہ کو صرف کرنے کا نہیں رہا - ضرورت ہے کہ ایندہ کے تحفظ کیلیے کوئي راہ اختیار کي جاے -

---

اسلام کے عظیم الشان

معبد میں جامعہ اسلامیہ (یونیورسٹي)

کي

تجویز اور اسکي تائید

—:o:—

۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ کے روزانہ زمیندار میں شمس العلماء علامہ شبلي نعماني کیطرف سے ایک آرٹیکل شایع ہوا ہے - جسمیں علامہ موصوف نے مسلمانوں کي موجودہ حالت کا اظہار فرماتے ہوے دردمند دل سے یہ مبارک تجویز پیش کي ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک جامعہ اسلامیہ قائم کیجاے جسمیں تمام مذہبي اور دنیوي (جن میں علوم جدیدہ بھي شامل ہیں) علوم کي اعلی درجہ کي تعلیم ہو - محترم ناظرین ! یہ وہ آواز ہے جسپر نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو صداے لبیک بلند کرنا ضروري اور خیر مقدم واجب ہے کیونکہ جب اسلامي پبلک کو اس واجب التکریم اور عظیم الشان معبد سے وهي تعلق اور کشش ہے جو گاہ و کاہ رباہ میں دیکھي جاتي ہے تو اس اعلی مقصد کیلیے مکہ معظمہ سے بہتر کوئي اور مقام موزوں نہیں ہوسکتا -

لیکن ایسي یونیورسٹي قائم ہونے میں جہاں یہ دقت ہے کہ ترکي گورنمنٹ مشکل سے اجازت دیگي - یہ بھي دقت ہے کہ عرب کے دیندار قبائل ایسي یونیورسٹي کیطرف بمشکل متوجہ ہونگے - بلکہ اکثر قبائل اس روشن خیالي کو نفرت کي نگاہ سے دیکھینگے اور دوسرے کا پیش خیمہ سمجھکر مانوس نہ ہونگے اور الفت نہ رکھینگے -

میرے خیال میں دونوں دقتیں رفع ہونیکي سہل صورت یہ ہے کہ مدرسہ صولتیہ کو ترقي دیکر ایک مکمل اسلامي یونیورسٹي اور عظیم الشان دار العلوم بنایا جاے -

صولتیہ وہ مدرسہ ہے' جو ۳۸ - سال سے مرکز اسلام میں قائم ہے اور جسکا سنگ بنیاد ایک مرد خدا ' نیک سیرت بزرگ ' دور اندیش (فاضل ہند مولانا رحمت اللہ صاحب مرحوم) نے ہندوستان کو خیرباد کہکر' حرم محترم میں بڑي اولو العزمي اور جوش کے ساتھہ سنہ ۱۲۹۲ ہجري میں اس ارادہ سے رکھا کہ اس کے ذریعہ علوم رباني کي اشاعت صحیح اصول اور اعلے پیمانہ پر جاري ہو -

مدرسہ نے اپنے باني کي نیک نیتي اور خلوص سے بتدریج اتني ترقي کي کہ وہ جامعہ اسلامیہ بننا چاهتا ہے - خود اسکے مہتمم مولانا محمد سعید صاحب سنہ ۱۳۲۹ ہجري کي روداد میں تحریر فرماچکے ہیں کہ مدرسہ صولتیہ کے شاندار مستقبل کیلئے مسلمانوں کو اپني متفقہ کوشش سے کام لینا چاہیے اور جسطرح مسلم یونیورسٹي علیگڈہ کیلئے تمام ملک میں ایک عام تحریک اور جوش پیدا کیا گیا تھا اسیطرح ایک مذہبي دار العلوم خاص مرکز اسلام میں قائم کرنیکا ولولہ اور خیال پیدا کیا جاوے -

مسلمانوں کو اگر اپنا مذہب عزیز ہے اور وہ اپني حالت سنبھالنا چاهتے ہیں تو وہ اسوقت اور اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور یاد رکھیں کہ جس اصلاح کي بنیاد مذہب کے اعظم ترین مقدس مقام پر رکھي جاریگي اسکا اثر تمام اسلامي دنیا پر پڑیگا ' اس اصول پر کاربند ہو جاؤ کہ جڑ کو سرسبز رکھنے سے شاخیں ہمیشہ تروتازہ اور بار آور رہ سکتي ہیں -

دعوت الہلال

کي اشاعت عمومي

— * —

محترم ملت! بارک الله فی صحتکم و عافیتکم -

السلام علیکم - بھوپال میں اکثر جگہ رسالہ الہلال آتا ہے - جسکے دیکھنے کا شرف مجھکو بھي ایک دوست کی وساطت سے حاصل ہے - الہلال میں جو خوبیاں ہیں اور جس پالیسي کو آپ اختیار کیے ہوئے ہیں ' اوس کي مدح و ثنا تکلف محض ہے - صرف یہ کہدینا کافي ہے کہ الہلال اردو رسالوں میں بہمہ وجوہ عدیم النظیر ہے -

لیکن ساتھہ ہي میرے نقطۂ خیال سے اس رسالہ کي اشاعت سیاسي - تمدني - اور ملي اعتبار سے عامہ خلایق میں ہونا ضروري بلکہ لازمي ہے - جب تک عام لوگ اثر پذیر نہ ہونگے ' اصلاح بعید اور سعي غیر مشکور رهیگي -

قیمت کي زیادتي اس کي اشاعت کا عوام و خواص کے درمیان ایک حجاب حاجز ہے -

قلیل البضاعت معاشر اسلام مطالعہ سے محروم ہیں - اگرچہ اون کے ملي جذبات افراد مخصوصہ سے کہیں زاید اور بکار آمد ہیں - مگر کم مایگي اون کو اس هادي طریق مستقیم تک پہونچنے میں سنگ راہ ہے - پس اس جانب آپ کو اپني خاص توجہ منعطف فرمانے کي خاص ضرورت ہے -

مناسب ہوگا کہ زینت طبع کے لحاظ سے دو قسم کے رسالہ شایع کیے جائیں : اعلی اور ادنی - اعلی پیمانہ کے رسالہ کو (جو آج کل شایع ہوتا ہے) انھي لوگوں کے لیے خاص کردیا جاے جو معنوي خوبیوں کے ساتھہ صوري محاسن کو بھي پسند کرکے خواهش کریں - اور معمولي کاغذ کے غیر مصور رسالہ کو غربا اور عوام کے لیے مخصوص کردیا جاے -

مہرباني فرماکر اس راے ناقص میں الہلال کے ناظرین سے استصواب فرما لیجئے - اوس کے بعد آپ کي اور ناظرین الہلال کي آراء عالیہ کا انکشاف اور اس جدید طرز عمل کي پسندیدگي اور انتظامات حدیثہ کے متعلق اس ہلال کي روشني سے ' جو بدر کامل ہوکر چمکنے والا ہے ' عامہ خلائق کو مستفیض فرمائیے -

خیر اندیش محمد مستقیم الدین

آڈیٹر دفتر محاسبي - بھوپال

فہرست

زر اعانۂ دولت علیۂ اسلامیہ

—:::—

(٢٠)

ان الله اشتري من المومنین انفسہم و اموالہم ' بان لہم الجنہ

	پائي	آنه	روپیه
بذریعہ یوسف حسن خانصاحب جےپور	٠	٠	١٢٠
به تفصیل ذیل :—			
مولوي معشوق علي صاحب	٠	٠	٧
حسن علي خانصاحب	٠	٠	١
ب بیگم صاحبه	٠	١	١٥
والدہ منشي یعقوب علي صاحب	٠	٠	٣
مقبول صاحب	٠	٥	١
دکرہ	-	-	١٥
دختر معشوق علیصاحب	٠	٠	٢
مرزا هادي یار بیگ صاحب	٠	٢	١
مرزا اختر یار بیگ صاحب	٠	٠	٣
والدہ منشي یوسف علیصاحب	٠	٠	١
منشي یوسف علیصاحب انسپکٹر	٠	٠	٥
شیخ کلو	٠	٠	٣
امیرا بیوہ	-	١	٠
مسماۃ بدو	٦	٠	٠
والدہ سرفراز الدین صاحب	٠	٢	٦
منشي محمد عاشق علیصاحب	٠	٠	٦
قرباني	-	١١	٧
... صاحب نور باف	٠	٠	١
بابو نورالدین صاحب	٠	٠	١
بابو عبد الحمید صاحب	٠	٨	-
عبدالعزیز صاحب کمپونڈر	٠	٨	-
وحید الدین خانصاحب افسر	٠	-	٥
ایک مسافر	-	٠	١
خدا بخش باورچي	٠	٠	١
شیخ عبد الحق صاحب	٠	٣	٢
مرزا عبد العلي صاحب	٠	٠	١
سید مراد بخش صاحب	٠	٠	١
شیخ عبد الحق صاحب افسر	-	٣	٥
شیخ شمس الدین صاحب افسر	٠	٣	
صاحبزادہ جناب سید محمد ایوب صاحب	٠	١٠	١٥
نبي دادا خان صاحب	٠	٢	
مولا بخش صاحب	٠	٨	١
مني آرڈر	٠	٤	١
لفافہ	٦	٠	٠
ایم - مراد خانصاحب - امنیر - ناگپور	٩	٨	٧١
به تفصیل ذیل :—			
عطار مسافر	-	٠	٢
منگل دیوان	-	٠	٥
محبت شاہ	-	٨	-
کریم خان	-	٠	١
سید قاسم	-	٠	١
محمد اسحاق	-	٠	٢
نواب تانیخان	-	٠	٣
نواب سردار خان	٠	٠	١
شیخ رسول	٠	٨	-
سید بابا رنگریز	-	٤	-
نواب سکندر خان اول	-	٠	٢
نواب سکندر خان ثاني	٠	٤	١
نواب داؤد خان	٠	٠	٢
نوابي	٠	-	١
نواب مستي علي خان	٠	٠	١
نواب نوار خان	٠	٠	٤
شیخ وزیر عطار	٠	٠	٥
گلاب خان پنجابي	٠	٠	١
شیخ لطف قصاب	٠	٠	٢
یعقوب شاہ فقیر	٠	٠	١
امیرن بي	-	٠	[illegible]

نام	پائی	آنه	روپیه
شیخ گھوڑو قصاب	-	-	۵
چاند دیوان	-	-	۳
عبد الرحیم [illegible]	-	۸	-
محمد [illegible]	-	-	۲
شیخ [illegible]	-	-	۱
امیر [illegible]	-	-	۱
[illegible]	-	۴	-
[illegible]	-	-	۴
[illegible] خان	-	-	۵
[illegible] دیوان	-	۱	-
وزیر خان	-	-	۳
سکندر قاضی	-	۴	-
عیدو بی (بیوہ) [illegible]	-	-	۱
تاج محمد قصاب	-	-	۲
غفور خان	-	۱	-
محمد اسحاق	-	۱	-
ابو شاہ فقیر	-	۲	-
امیر شاہ فقیر	-	۲	-
لالا میاں	-	-	۳
شیخ وہاب	-	-	۱
عثمان خان	-	-	۱
شیخ چھوٹو	-	-	۱
امیر شاہ	-	۸	-
شیخ نعمو قصاب	-	-	۱
محمد مراد [illegible]	-	-	۱
قاضی عبد العزیز	۳	۵	-
منی آرڈر خرچ	٦	۱۲	-

نام	پائی	آنه	روپیه
محمد قاسم صاحب مختار	-	-	۳
معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی رکھاپور	-	۱۲	۴
احمد سعید صاحب - افضل گڈہ بجنور	-	-	۵۲
به تفصیل ذیل :—			
پنچایت چوپہ گران مانیاوالا	۳	۱۱	۳۰
چھوٹے جھوجه	-	-	۱
قیمت کھال قربانی از شیخ لچھے و حسین بخش	-	-	۱
قیمت کھال قربانی از فیض محمد و ملا حسین بخش	-	۳	٦
قیمت کھال شیخ نبی و حسین بخش	-	۸	۵
کریم الله جھوجه	-	۲	-
الله دیا	-	۴	-
نبی بخش	-	۴	-
غنی	-	۲	-
مرکھا گھوسی	-	-	۱
بھوری	-	۴	-
محب الله جھوجه	-	٦	-
نیاز الله مستری	-	۴	-
غلام نبی	-	۴	-
علی بخش دوکاندار	-	۸	-
چھبو دھلوی	-	۸	-
عبد الله دھلوی	-	-	۱
مولی بخش درزی	-	۲	-
منشی فصیح الدین	-	-	۱
چھجن خان ضلعدار	-	-	۱
منشی عزیز الحق	-	-	۲

نام	پائی	آنه	روپیه
محمد ظہور	-	-	۱
جانی میاں	-	٦	-
رحمت الله ولد کریم الله	-	-	۱

نام	پائی	آنه	روپیه
محمد عیاض خانصاحب - دھامپور - بجنور	-	-	۲۵
امام خان - بہویه - مظفرنگر	۹	۱۰	۳۹
ایک بزرگ از امروهه بذریعه اسلامی	٦	۵	-
نواب ان - بی - اچھن خانصاحب - از کان برهما	-	-	۲۰
مولوی شفیع الله صاحب اره	-	-	۵

نام	پائی	آنه	روپیه
محمد امیر الدین ابو علی صاحب دھاروی [illegible]	-	-	۲۵
حکیم عبد الرزاق صاحب صادقپوری	-	-	۱۳

اشتہــــار

زیر دفعــه ۸۲ ضابطــه دیوانی

بعدالت جناب منصف صاحب درجه دوم مقام ڈیرا اسماعیل خان

ٹھاکر رام ولد پرکھا داس ذات کھانچو سکنه تحصیل کلانچی -

مدعی بنام پہلوان و شادی ولدان سلطان نا بالغان مدعا علیه مقدمه مسمات جنتی والده خرد سکنه ممبر ازکذل دیهه نمبر ۳ - دعوے ضلع حیدرآباد بغانة جہان خاں پنشنر دفعدار -

مقدمه مندرجه صدر سے مسمی پہلوان رشادی ولدان سلطان نا بالغان بر برهی -

مدعا علیه مسمات جنتی والده خرد سکنه ممبر از کذل دیهه نمبر ۳ دیده دانسته تعمیل سمن سے روپوش پھرتا ہے اسلئے بذریعه اجراء اشتہار هذا مشتہر کیا جاتا ہے که اگر مدعا علیه مذکور نے بتاریخ پیشی ۳ - مئی سنه ۱۹۱۳ حاضر عدالت هذا هوکر جوابدهی مقدمه کی نکی تو اوسکی نسبت کار وائی یکطرفه عمل میں آویگی -

آج بتاریخ ۱٦ اپریل هماری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ،

اشتہــــار

زیر دفعه ۸۲ ضابطه دیوانی

بعدالت جناب منصف صاحب درجه دوم مقام ڈیره اسماعیل خان

ٹھاکر رام ولد پرکھا داس ذات کھانچو سکنه تحصیل کلانچی -

مدعی بنام جہان خان ولد موسی خان -

مدعا علیه ذات سمرو سکنه ممبر از کذل دیهه نمبر ۳ ضلع حیدرآباد سنده دفعدار پنشنر دعوے ٦۴ بروے تمسک

مقدمه مندرجه صدر سے مسمی جہان خان ولد موسی خان ذات سمرا سکنه جوره کذل دیهه نمبر ۳ ضلع حیدرآباد سنده -

مدعا علیه دیده دانسته تعمیل سمن سے رو پوش پھرتا ہے اسلیے بذریعه اجراے اشتہار هذا مشتہر کیا جاتا ہے که اگر مدعا علیه مذکور نے بتاریخ پیشی ۳ - مئی سنه ۱۹۱۳ حاضر عدالت هذا هوکر جوابدهی مقدمه کی نکی - تو اوسکی نسبت کاروائی یکطرفه عمل میں آویگی -

آج بتاریخ ۱٦ - اپریل هماری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا ، -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ ۔ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۸ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 7, 1918.

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ مع ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا - (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad.

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان للتلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۹ جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 7, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

اور

مسئلۂ " الندوہ "

(۳)

گذشتہ نمبر کا خلاصۂ تحریر، امید ہے کہ قارئین الہلال کے ذہن میں محفوظ ہوگا - اس عرصے میں بکثرت خطوط ادارۂ الہلال میں پہنچے، اور انکا سلسلہ برابر جاری ہے - ان خطوط کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ الحمد للہ ملک میں ارباب فہم و ادراک، اور صاحبان عقل و بصیرت کی ایک جماعت موجود ہے، جو ہر آواز کو اسکی اصلی جگہہ دینے کی پوری استعداد رکھتی ہے، اور اگر حقیقت کھولکر سامنے رکھدی جاے، تو اسکے استقبال کیلیے طیار ہے - ان خطوط میں اس عاجز کی نسبت جس حسن ظن کریمانہ کا اظہار کیا گیا ہے، اسکے لیے حق تعالے کا شکر گذار ہے، اور مستدعی ہے کہ اسکے لیے استقامت و معیۃ حق و صداقت کی توفیق بخشی کی دعا فرمائیں، کہ اصل مقصود و مطلوب یہی ہے، و باقی ہمہ ہیچ!

ان خطوط میں سخت اصرار کیا گیا ہے کہ انہیں بجنسہ شائع کردیا جاے، لیکن میں بادب خواستگار معافی ہوں کہ اول تو الہلال کی گنجایش محدود، پھر زیادہ اہم مقصد بالفعل پیش نظر، اسلیے سردست انکی اشاعت سے مجبور ہوں - الا بعض اشد ضرور ی مکاتیب کہ انکی اشاعت ناگزیر و مفید ملت ہو -

* * *

بسلسلۂ اشاعت گذشتہ اس واقعہ کے چند پہلو اور باقی رہگئے ہیں :

(۱) مضامین میں دیگر جزئی حالات جو بیان کیے گئے ہیں، وہ بھی صحیح ہیں یا نہیں ؟

(۲) جبکہ مولوی عبد الکریم صاحب کی نسبت ایک یا دو ہفتے کی معطلی کا فیصلہ جلسۂ انتظامیہ نے منسوخ کر دیا تھا تو یہ چھہ ماہ کی سزا پھر کیوں بخوشی و خرمی، بغیر کسی انکار و عذر کے دیدی گئی ؟ جن لوگوں نے مولانا شبلی کے جبر و اکراہ عالم تقیۂ و نفاق میں سزا دلوائی تھی، وہ تو اب آزاد تھے، اور سزا کی منسوخی اسپر شاہد ہے کہ اب مولانا شبلی کا تسلط و استبداد باقی نہیں رہا تھا - حتی کہ انہیں معافی مانگنے کیلیے کہا گیا تھا - پھر یہ کیونکر ہوا کہ بیچارے مولوی عبد الکریم کو اس تسلط کے منہ سے نکالکر تیغ قصاب کے پنجے میں ڈالدیا گیا، اور چند یوم کی سزا کی جگہہ نصف سال کی دفعہ لگا دی ؟

کیا ڈپٹی کمشنر صاحب نے خود اسکی اطلاع دی، یا بعض لوگ اس بارے میں خود ہی انکے پاس دوڑے ہوے گئے اور اس سزا و عقوبت تعزیری کا ہدیۂ مبارک، فقیہ دار العلوم کیلیے اپنے ساتھہ لاے ؟ اگر گئے تو وہ کون لوگ تھے ؟

(۳) جبکہ خود ارکان ندوہ کی قرار دی ہوئی سزا کو منسوخ کر دیا گیا، حالانکہ وہ مدرسہ کا اندرونی معاملہ تھا، تو پھر اب محض ڈپٹی کمشنر صاحب کے احکام مستبدہ سے چھہ ماہ کی سزا دینا، کیا معنی رکھتا ہے ؟ کیا یہ کہ مولوی عبد الکریم صاحب کو ایک ہفتے کی خود اپنی دی ہوئی سزا سے بچاکر، چھہ ماہ کی سرکاری سزا دلا دی جاے ؟

مجھکو جو اطلاع اس بارے میں مراسلۂ علی گڈہ سے ملی ہے، اور جسکی تصدیق خواجہ رشید الدین صاحب رئیس لکھنؤ کی مراسلت سے ہوتی ہے (جو اس ہفتے درج رسالہ کی گئی ہے، اور جسکی نسبت میں اپنی راے آخر مراسلہ میں ظاہر کرونگا) اور جو اسوقت تک صحیح اور معتبر سمجھی جاے گی، جب تک کہ ارکان ندوہ، اور شرکاء کار اسکی کولی باقاعدہ تغلیط نہ کریں، وہ حسب ذیل ہے :

مجلس ارکان خمسۂ کوای کے بعد اس کارروائی کی مولانا عبد الحی نے تمام ارکان کو حسب قاعدہ اطلاع دی، اور ۹ - مارچ کو مجلس انتظامیہ کا جلسہ منعقد ہوا -

اسمیں بعد مباحثہ و تحریک و ترمیم و مخالفت، بالاخر یہ طے پایا کہ " جو کارروائی پانچ حضرات کی مجلس نے، نیز معتمد دار العلوم نے کی تھی، وہ کالعدم سمجھی جاے "

اس کارروائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ اسی جلسہ میں منشی احتشام علی، مولانا سید عبد الحی، اور مولانا حبیب الرحمن صاحب شروانی ندوہ کے عہدے اور ممبری سے مستعفی ہوگئے -

اب سوال یہ ہے کہ جو مضامین اس معاملے کی نسبت لکھے گئے، ان میں یہ تذکرہ کیوں حذف کر دیا گیا ؟

منشی اعجاز علی جنہوں نے اس بارے میں مضمون لکھا ہے، منشی احتشام علی کے بھائی ہیں، یا شاید کوئی اور تعلق ہے مگر قریبی عزیز ضرور ہیں - تعجب ہے کہ وہ اپنے گھر کے ایک واقعہ پر روشنی ڈالنے سے کیوں قاصر رہے ؟

اگر یہ تمام کارروائی جو مولوی عبد الکریم کے ساتھہ کی گئی، صرف مولانا شبلی ہی کے تسلط کا نتیجہ تھی، اور منشی احتشام علی، مولوی سید عبد الحی، اور مولوی عبد الباری صاحب محض بالجبر شریک ہوگئے تھے، تو سوال یہ ہے کہ منسوخی کے بعد منشی احتشام علی اور مولانا عبد الحی کو کیوں اسقدر صدمۂ شدید پہنچا، کہ اعتراض و مخالفت ہی نہیں، بلکہ ندوہ کی ممبری ہی سے مستعفی ہوگئے، اور ایک ایسی جماعت سے رسم و راہ رکھنا بھی انہیں گوارا نہوا، جو مولوی عبد الکریم مصنف مضمون جہاد کی سزا کو منسوخ کردے ؟

یہ امر صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس واقعہ سے ان تمام حضرات کو اسی درجہ تعلق تھا، کیونکہ اگر تعلق نہوتا، تو پھر خلفشار و منسوخی کے بعد مستعفی کیوں ہو جاتے ؟

البتہ مولانا حبیب الرحمن صاحب کا مستعفی ہونا بالکل ایک علحدہ اور بے تعلق معاملہ ہے - کیونکہ وہ پہلی کارروائی میں شریک نہ تھے، جسکی منسوخی کا انپر اثر پڑتا - انکے مستعفی ہوجانے کیلیے وجوہ و اسباب ہونگے، جو معلوم نہیں -

اس بحث کا سب سے زیادہ تماشا طلب حصہ یہ ہے کہ اگر یہ مضامین واقعی حریت پسندی، صداقت فرمائی، اور جہاد دوستی کی وجہ سے لکھے گئے ہیں (اور اگر ایسا ہو تو تمام ملک جانتا ہے کہ یہ عین نتیجہ و منشاء دعوت یک سالۂ الہلال ہے) تو کیا سبب ہے کہ منشی اعجاز علی کارروائی کرنے والی مجلس کے صرف ایک رکن کی مخالفت میں تو اس درجہ سرگرم جہاد فی سبیل اللہ ہیں، اور باقی چار ممبروں کا، جنمیں ایک خود انکا بھائی ہے، ذکر تک نہیں کرتے ؟ ازادی راے اور معیۃ صداقت کا ایما تو یہ ہے کہ انکو سب سے پہلے پوری مجلس کی کارروائی پر اعتراض کرنا تھا - پھر چونکہ مولانا شبلی بھی اسمیں شریک تھے، اُن پر بھی کرنا تھا - اور ساتھہ ہی اپنے گھر کی بھی خبر لینی تھی - علی الخصوص منشی احتشام علی صاحب سے پوچھنا تھا کہ " بابا ! تم جو اس کارروائی میں شریک مساوی تھے، اور تم کو اس کارروائی کی منسوخی کا اسدرجہ غم تھا، کہ تم نے اپنا استعفا پیش کردیا تھا، اور تم جو ڈپٹی کمشنر سے بمعیت مولوی خلیل الرحمن صاحب سہارنپوری جاکر ملاقات کرتے ہو، اور حکم سزاے شش ماھہ لیکر واپس ہوتے ہو، بتلاؤ کہ اِن واقعات کو مطلوبہ حریۃ و حق طلبی، اور حکم جہاد و قتال فی سبیل اللہ سے اب میں کیونکر تطبیق دوں ؟ "

لیکن میں جانتا ہوں کہ ایسا ہونا ممکن نہ تھا - غلامی ہو یا حریت، بندگان اغراض و اھوا نے انہیں اپنے مقاصد ردیہ کیلیے ایک آلہ بنا لیا ہے - ایسوں کی نہ غلامی موجب تاسف ہوتی ہے اور نہ ادعاء حریت موجب مسرت - یہ مقامات دوسرے ہیں -

شاید مجھسے زیادہ منشی اعجاز علی کا کوئی مداح نہوتا اگر وہ اس معاملے میں فرض حق گوئی ادا کرتے - جہاں شخصی تعلقات و عداوت کا قدم آیا، وہاں ایک لمحہ کے لیے بھی سچائی نہیں ٹھہر سکتی - یا تو چپ رہو کہ بہتوں کی خاموشی انکے بولنے سے اچھی ہے، یا بولو تو اپنے تعلقات اور عزیز داریوں کی زنجیر کو توڑدو، اور اپنے دل کو شخصی مقاصد فاسدہ سے پاک کردو -

---

ہفتہ جنگ

آسٹریا کی " آزادانہ کارروائی " کے فیصلے نے تمام یورپ میں عالمگیر اضطراب پیدا کردیا ہے، اور گو لندن میں اسکی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی تھی، مگر بازاروں کی حالت خراب ہونے لگی ہے -

۳۰ - اپریل کو ریوٹر کے تار کا مفاد یہ تھا کہ آسٹریا اور جبل اسود، دونوں سرحدوں پر فوجیں جمع کررہی ہیں، اشقو دریہ میں اسوقت ۱۰ - ہزار جبلی فوج موجود ہے اور مزید فوج آرہی ہے -

مطالبہ دول کے تحریری جواب میں جبل اسود نے یہ اعلان کیا تھا کہ آخری جواب وہ اسوقت تک نہیں دیگا، جب تک کہ یونانیوں کی عید السنہ ختم نہ ہوجالے گی -

۳۰ - اپریل کو رائٹر نے اطلاع دی کہ بین القومی حالت کی بابت سفراء دول میں نہایت اہم گفتگو ہو رہی ہے - دفتر خارجیہ میں سفیر روسی ' مبعوث جبلی ' اور مسٹر بارچ باہم ملے اور اعلان کیا گیا کہ دول کے نام جبل اسود کا جواب پیش ہوگیا ہے -

یکم مئی تک اطالیا کی پالیسی ایک راز سر بستہ تھی - وائنا میں کونٹ وان بر چٹولد نے اطالی سفیر سے ایک طویل ملاقات کی - وائنا کے اخبارات نے یہ مشورہ دیا تھا کہ آسٹریا ' سقوطری کی طرف بڑھے ' اور اطالیا جنوب البانیہ پر قبضہ کرلے -

اطالیا کے نیم سرکاری اخبار ٹریبونا نے ایک مضمون لکھا ' جسمیں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اطالیا آسٹریا کو تنہا مسئلہ البانیہ طے کرنے نہ دیگی ' بلکہ خود بھی اسمیں حصہ لیگی -

تخلیۂ سقوطری

روس نے جبل اسود سے نہایت سخت الفاظ میں سقوطری کے فوری تخلیہ کا مطالبہ کیا اور اسے متنبہ کیا کہ اس سرکشی سے وہ اپنی بربادی کا سامان کر رہا ہے - اس مطالبہ کے بعد یکم مئی کی صبح کو جبل اسود نے غیر مترقبہ طور پر جواب پیش کیا - جواب میں ظاہر کیا گیا ہے کہ دول نے ناطرفداری توڑ دی ہے - جبل اسود دول کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتا ' بلکہ انصاف چاہتا ہے - جواب میں یہ بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ بالمعاوضہ تخلیہ سقوطری منظور ہے - پھر شام کو سفراء دول کی سر ایڈورڈ گرے سے ڈیڑھ گھنٹہ تک صحبت رہی - اس صحبت میں اس مراسلہ پر بھی بحث کی گئی - آسٹری سفیر کو اصرار تھا کہ تخلیہ فوری اور غیر مشروط ہو ' لیکن دیگر سفراء کو زیادہ اصرار نہ تھا -

۲ - مئی کو شاہنشاہ آسٹریا نے شاہنشاہی مجلس کا ایک غیر معمولی جلسہ کیا - جلسہ میں آسٹریا اور ہنگری کے وزراء اعظم اور نائب وزیر بھی مدعو کیے گئے تھے - آسٹری وزیر جنگ نے مجلس مدعو کی ' جسمیں موجودہ حالت کو بالاستیعاب بیان کیا - اس مجلس نے فوجی کارروائی کو پسند کیا -

ٹریبونا نے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ اگر آسٹریا نے البانیہ میں فوجی کارروائی شروع کی ' اور اطالیا سے شرکت کی درخواست کی گئی ' تو وہ ضرور حصہ لیگی - محکمہ جنگ کو حکم دیدیا گیا ہے کہ ضروری فوج تیار رکھے - ایک ڈویزن کافی سمجھا گیا ہے - وائنا کے اخبارات لکھ رہے ہیں کہ اطالیا اور آسٹریا کی کارروائی کے اصولی امور طے پاگئے ہیں -

ہرزگونیا اور بوسینا میں فوجی قانون نافذ کیا گیا ہے - وجہ یہ بیان کی گئی کہ اہل ہرزگونیا اور بوسینیا جبل اسود کے ساتھ عملی طور پر ہمدرد ہوچلے تھے -

۴ - مئی کو رائٹر کو معلوم ہوا تھا کہ مجلس جنگ نے ' جسکا صدر خود شاہ نکولس تھا ' فیصلہ کیا ہے کہ تخلیۂ سقوطری کی بابت دول کے مطالبہ کو منظور کرلیا جاے - ۵ - مئی کو رائٹر تار دیتا ہے کہ شاہ نے دول کو باقاعدہ طور پر اطلاع دی ہے کہ اس نے معاملۂ سقوطری دول کے ہاتھہ میں رکھدیا - مجلس تاج کا فیصلہ چونکہ حکومت کی راے سے مختلف ہے ' اسلیے وزارت مستعفی ہوگئی ہے -

اسی تاریخ کے سٹنجی کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ مسئلۂ تخلیۂ سقوطری پارلیمنٹ کی اس غیر معمولی نشست کے سامنے پیش کیا جائیگا ' جو ۸ - ماہ حال کو مدعو کی گئی ہے - وائنا میں یہ تجویز مزید دقت حاصل کرنے اور ترمیم کی ذلت کم کرنے کے لیے بطور ایک نمایشی جنگ کے خیال کی جا رہی ہے -

صلح

حسب تلغرافات عمومیہ فریقین نے مداخلت کو منظور کرلیا ہے - وکلاء صلح کے لیے پھر لندن تجویز ہوا - وزارت عثمانیہ کے وکلاء عثمان نظامی پاشا اور بٹیزاویا آفندی ' اور مشیر قانونی رشید بے قرار پائے ہیں - حقی پاشا ' توفیق پاشا ' اور حسین حلمی پاشا نے شرکت منظور نہیں کی - وکلاء عثمانی مع مشیر قانونی ۶ - کو روانہ ہونگے - اس خیال سے کہ گفتگو زیادہ طول نہ کھینچے دول کنفر کے متعلق چند اصولی امور کا مسودہ پیش کردیں گی جب اس مسودہ پر دستخط ہو جائینگے تو پھر متخاصمین میں گفتگو شروع ہوگی -

باب عالی کی کامیابی

ہمارا خیال تھا کہ مسئلۂ اسعد پاشا موجودہ عثمانی حکومت کی سیاسی شطرنج بازی کا ایک حیرت انگیز اور ستایش طلب کارنامہ ہے ' کیونکہ اگر البانیا کی خود مختار حکومت اسی اصول پر قائم ہو ' جس پر یورپ کی نصرانی سلطنتیں قائم کرنا چاہتی ہیں ' تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ جسم اسلام کا یہ ٹکڑا اسطرح علحدہ کرلیا جاے کہ پھر کبھی بھی نہ ملسکے ' اور اتنا ہی نہیں ' بلکہ اسکے آثار باقیہ بھی مٹادیے جائیں !

گذشتہ اشاعت میں ہم نے اس خیال کی طرف مختصراً اشارہ کیا تھا ' لیکن اس ہفتے کی خبروں سے اس خیال کی غیر معمولی طور پر تصدیق ہو رہی ہے - فالحمد للہ علی ذالک -

یکم مئی کا تار ہے کہ " اسعد پاشا کی درخواست رسد و نقد کے جواب میں باب عالی نے تار دیا ہے کہ وہ بیروت روانہ ہو جاے - اگر بین القومی ناکہ بندی حائل ہو ' تو پھر ویلونا کا رخ کرے - باب عالی ویلونا میں رسد اور نقد بھیجدے گا -

۲ - مئی کا تار ہے : " اسعد پاشا نے زیر سیادت سلطان المعظم اپنے مسقط الراس تیرانا میں حکومت قائم کرلی ہے اور علم ہلال بلند کردیا ہے " اس تار کے بعد غالباً اس راے میں شک کی گنجایش نہیں ' جو ہم نے شرکت باب عالی کی بابت گذشتہ اشاعت میں ظاہر کی تھی - ہم نے اسکی نسبت متعدد تار تحقیق حال کیلیے ٹرکی بھی روانہ کیے ہیں -

البانیا

البانیا کے قیام حکومت کی خبر ابھی آپ پڑھچکے ہیں - اسکے علاوہ حسب ذیل خبریں اور وصول ہوئی ہیں :-

۲ - مئی کا تار ہے کہ اسعد پاشا نے سرویا سے فرمایش کی ہے کہ ڈبری ریزو اسکو دیدے - اس کے جواب میں سرویا نے اسوقت تک تعمیل فرمایش سے انکار کردیا ہے ' جب تک کہ اسعد پاشا سقوطری کو بالکل خالی نہ کردیگا -

۳ - مئی کو قسطنطنیہ کے ایک تار میں بیان کیا گیا ہے کہ مسلمان مہاجرین البانیا اپنے گھروں کو واپس جارہے ہیں - عثمانی مبعوثین البانیا بھی واپس جانے والے ہیں ' کیونکہ انکو امید ہے کہ وہ قومی مجلس میں منتخب ہوسکیں گے -

پیرس کے ۴ - مئی کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ الیسری سب سے آخری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن ڈوریزو کے قریب جاوید پاشا (جو خلیج البانیا میں سرویوں کی مقاومت کر رہے تھے ' اور جنکے متعلق مشہور کردیا گیا تھا کہ انہوں نے مع ۱۵ - ہزار فوج کے سرویوں کے آگے ہتیار ڈالدیے) اور اسعد پاشا میں ایک خونریز معرکہ ہوا ' جو ڈھائی گھنٹے تک ہوتا رہا بالآخر جاوید پاشا کو شکست ہوئی اور فوج پریشان ہوکے بھاگ گئی -

[بقیہ کے لیے صفحہ ۴ ملاحظہ ہو]

یا قومنا ! اجیبوا داعي الله !

—÷:+:÷—

اے برادران ملت ! الله کے طرف پکارنے
والے کي پکار کا جواب دو !

—:○#○:—

انفروا خفافا و ثقالا !

—:○*○:—

آہ ! کاش مجھے وہ صور قیام قیامت ملتا ' جس کو میں لیکر پہاڑوں کي بلند چوٹیوں پر چڑھجاتا ' اسکی ایک صداے رعد آساے غفلت شکن سے ' سرگشتگان خواب ذلت و رسوائی کو بیدار کرتا ' اور چیخ چیخ کر پکارتا کہ " اٹھو کیونکہ بہت سوچکے ' اور بیدار ہو ! کیونکہ اب تمہارا خدا تمہیں بیدار کرنا چاہتا ہے ! پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ دنیا کو دیکھتے ہو ' پر اسکي نہیں سنتے جو تمہیں موت کي جگہہ حیات ' زوال کي جگہہ عروج ' اور ذلت کي جگہہ عزت بخشنا چاہتا ہے !

یا ایها الذین آمنوا ! استجیبوا الله و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم و اعلموا ان الله یحول بین المرء و قلبه ' و انه الیه تحشرون (۸ : ۳۲)	اے مسلمانو ! الله اور اسکے رسول کي صدا کا جواب دو ' جبکہ وہ تمہیں بلا رہا ہے ' تاکہ تمکو موت سے نکالکر زندگي بخشے - یاد رکھو کہ الله جب چاہتا ہے ' انسان اور اسکے دل کے اندر آڑے آجاتا ہے ' اور پھر خواہ تم اس سے کتنا ہي اعراض کرو مگر تم کو ہر پھر کے اسي کے آگے ایک دن جانا ہے !

* * *

آج آنے والي بربادیوں اور ہلاکتوں سے نکلنے کیلیے تم بیقرار ہو ' اور اسکے لیے طرح طرح کي تدبیروں کو سوچتے اور ڈھونڈھتے ہو - لیکن یہ کیا بد بختي ہے کہ ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بھي تمہارے دل میں یہ خیال نہیں گزرتا کہ سب سے پہلے اسکو تو اپنے سے راضي کر لیں ' جسکے دروازے سے بھاگ کر ساري دنیا میں ہم نے ذلتوں اور نا مرادیوں کي ٹھوکریں کھائیں ' حالانکہ وہ کہہ چکا ہے اور کہہ رہا ہے :

یا ایها الذین آمنوا ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا ' و یکفر عنکم سیئاتکم و یغفر لکم و الله ذو الفضل العظیم (۸:۲۸)	اے مسلمانو ! اگر تم الله سے ڈرو اور اسکے حکموں کے آگے جھک جاؤ ' تو پھر تمہیں کسي چیز کیلیے بھي کسي دوسري تدبیر کے کرنے کي احتیاج باقي نہیں رہیگي - وہ دنیا میں تمہارے لیے عزت و اقبال کا ایک شرف و امتیاز پیدا کردیگا ' اور تمہاري تمام گمراہیوں کو معاف کردیگا - وہ تو سب سے زیادہ بخشدینے والا اور صاحب رحم الطاف ہے !

* * *

پھر اگر اٹھنا ہے تو اٹھ کھڑے ہو ' کیونکہ چلنے کا وقت یہي ہے ' اور اسکے بعد موت کے سوا کچھہ نہیں - آج تم کو کوئي انجمن ' کوئي جمع شدہ دراہم اور روپیہ کي مقدار ' کوئي پولیٹکل سرگرمي ' اور کوئي انسانوں اور ممبروں کے اجتماع مختص کا ایک جتھا ' آنے والے مصائب سے نہیں بچاسکتا ' جب تک کہ خود تمہارے اندر کوئي انقلابي تبدیلي نہو ' اور جب تک کہ تم اپنے خدا سے ' اسکی راہ ' اور اسکی مرضات کي راہ میں ' اپنے تئیں دے ڈالنے کا عملي عہد نہ باندھلو ' اور اسی کے بتلائے ہوے طریقہ ' اور اسي کے حکم و ایما کے ماتحت ہوکر ' اسکے نہ ہو جاؤ -

پس یہي ہے - جسکي طرف میں تمہیں بلا رہا ہوں ' اور یہی دعوت ہے ' جسکے پکار کی راہ اس نے مجھے دکھلائي ہے - میں اٹھا ہوں ' پس تم بھي اٹھو ' تاکہ ہم سب ملکر اسکے دروازے کو کھٹکھٹائیں ' اور ہر طرف سے کٹکر صرف اسي کے ہو جائیں - پھر وہ جسطرف لے جاے ' اپنے تئیں چھوڑدیں - کانٹوں پر لوٹاے ' تو اپنے تلووں کو زخمي کردیں - اور پھولوں پر چلاے ' تو انکے لطف و راحت سے لذت اندوز ہوں - تلواروں کا زخم کھلاے ' تو اسکو غیروں کے مرہم سے زیادہ محبوب سمجھیں ' اور زہر کا تلخ و مہلک جام دے ' تو اسے شربت قند و گلاب کي طرح مزے لے لیکر پي جائیں : -

پیکان ترا بجان خریدار
من مرہم دیگران نخواہم

* * *

الحمد لله کہ صداے " من انصاري الی الله " کیلیے رہي خداے حکیم دلوں کو کھول رہا ہے ' جس نے اس صدائے دعوت الی الله و رسوله کو بلند کرایا ہے - اسوقت تک روزانہ ایک سو درخواستوں کا اوسط ہے - لیکن شاید ابھي بہت سے لوگ ہیں ' جو متامل ' اور بہت سے ہیں جو اصلیت و مقصد کي طرف سے پریشان ہیں ' مگر وہ یاد رکھیں کہ حکمۃ الہیہ نے یہي طریق دعوت اس لیے قرار دیا تاکہ اسطرح سب سے اول ہی دلوں کي آزمایش اور دعووں کا امتحان ہوجاے - جنکے دلوں میں سچا ولولہ ہوگا ' وہ بغیر اصلیت کو پوچھے اٹھہ کھڑے ہونگے ' کیونکہ انکے لیے اتنا اشارہ ہي کافي ہوگا کہ الله کي راہ کي دعوت ' اور اسلام کي ایک مخلص جماعت پیدا کرنا ہے ' پھر خواہ اسکي کوئي تدبیر اور کوئي پیرایہ ہو ' کہ یہ امور وسائل و ذرائع ہیں ' اور اصل حقیقت انسے متاثر نہیں - هذه تذکرة ' فمن شاء اتخذ الی ربه سبیلا !

[بقیہ مضمون صفحہ تین کا]

سرویوں نے اسعد پاشا کے لیے ڈوریزو کا راستہ کھولدیا ' اور اسعد پاشا کي فوج کا ایک حصہ فاتحانہ طور پر داخل ہوگیا -

اسعد پاشا کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اسوقت وہ مرکز البانیا کي حالت کا مالک ہے -

سب سے آخري خبر یہ ہے کہ سرویا نے البانیا کو بالکل خالي کردیا ہے - آخري سروي بارکش جہاز اسعد پاشا کے داخلے سے پہلے ہي صبح کو ڈوریزا سے روانہ ہوگیا -

شاید جاوید پاشا اسعد پاشا کو دولۃ عثمانیہ سے بالکل بے تعلق سمجھہ رہے ہیں ' اور یہي غلط فہمي اس معرکہ کي بنیاد ہے -

نیز نہیں کہا جا سکتا کہ ان خبروں کے تمام اجزا کہاں تک موثق ہیں ؟ بہر حال امید ہے کہ آیندہ ہفتے تک قسطنطنیه کي کوئی مفصل تلغراف خصوصي اس بارے میں شائع کرسکیں گے -

۲۹ - جمادی الاولی ۱۳۳۱ ہجری

سقوط ادرنه

افکار و نتائج

انجمن اتحاد و ترقی - انقلاب وزارت - صلح و جنگ - دفاع ادرنه - و نظریه مستقبل -

(۱)

مصائب و حوادث کا نزول انسانی آراء و معتقدات کیلیے سب سے بڑی آزمایش ہے - اور انسان کے اعتقاد کا شرف و احترام صرف اس میں مضمر ہے کہ ناگہانی حوادث کے ظہور کے وقت اسکے استقلال فکر و قوت قیام راے کا حال کیا تھا ؟

پھر کتنے کمزور دماغ ہیں' جو مدتوں کے نشو و نما یافتہ اعتقاد کو صرصر حوادث کے ایک جھونکے پر قربان کردیتے ہیں' اور کتنی ضعیف القلب ہستیاں ہیں' جو اپنی راے کی قیمت ایک صداے رعد' اور ایک اضطراب برق کی لرزش مرعوبیت سے زیادہ ثابت نہیں کرسکتیں ؟

لیکن فی الحقیقت یہ انسان کی سب سے بڑی کمزوری ہے - انسانی راے و اعتقاد کے شرف کو اس سے بہت اونچا ہونا چاہیے کہ اسکا استقلال حوادث و مصائب کے مقابلے سے عاجز ہو' اور اپنے ہستی قیام کو تغیرات کی رو پر چھوڑ دے - دنیا میں حوادث سے چارہ نہیں' پھر اگر تم نے اپنی راے کی زندگی کا سررشتۂ حیات و ممات انکے ہاتھوں میں دیدیا' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ خود تمہارے پاس کوئی روح فکر و ذہن نہیں - ہر لمحے میں تمہاری رائیں پیدا ہونگی' اور ہر دقیقے کے اندر انکے جنازے اٹھیں گے !

پھر یہ دنیا کی عظیم الشان ہستی' یعنی انسان کی راے نہیں ہے' بلکہ حیات حیوانی کے وہ ابتدائی نمونے ہیں' جو ہوا کی ایک حرکت سے مرتے' اور رطوبت کے ایک قطرے سے پیدا ہوتے رہتے ہیں -

* * *

البتہ استقلال فکر' اور جمود راے میں فرق کرنا چاہیے - تمہاری راے اور اعتقاد کو مستقل اور محکم ہونا چاہیے' لیکن جامد و غیر نشو و نما نہیں ہونا چاہیے - دنیا کی ہر مادی و غیر مادی شے پر قانون ارتقا جاری ہے' پس تمہاری راے اور عقیدے کو بھی ترقی کرنا چاہیے - ترقی سے مقصود یہ ہے کہ غلطیوں اور خطاؤں سے نکلے' اور حق و حقیقت کی طرف متصاعد ہو - وہ ہر اس تغیر و انقلاب کیلیے بالکل مستعد رہے' جو حق کے ظہور و کشف سے اسپر طاری ہو' اور جب ظہور صداقت کی تلوار اٹھے' تو خود اپنے تئیں زخمی ہونے کیلیے پیش کردے ! !

اعتقادات و آراء میں یہ تغیر' جو قبول حق اور سماع صداقت سے ہوتا ہے' دراصل استقلال و استحکام فکر کا منافی نہیں ہے' بلکہ اسکا ارتقا اور نشو و نما ہے -

پس ضرور ہے کہ رایوں میں جمود' اور سماع حق و تلاش صدق سے اعراض نہو' لیکن اسکے ساتھہ ہی استقلال و قیام میں تزلزل بھی نہونا چاہیے - وہ ایک ایسی قوت ہو کہ حق کے مقابلے کے سوا' دنیا کا کوئی حادثہ' اور کوئی سخت سے سخت قوت بھی اسکو شکست نہ دیسکے -

* * *

سقوط ادرنہ اور تسلیم سقوطری (۱) کے واقعہ نے جو فوری اور ناگہانی اثر قلوب و افکار پر ڈالا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ استقلال راے اور استقامت فکر کے نقطۂ بحث کو پیش نظر رکھکر' انپر ایک نظر ڈالنی چاہیے -

سب سے پہلا اثر تو وہ مایوسی کی گھٹا تھی' جس کو میں نے تقریبا ہر طرف محیط پایا' اور میرا دل بہت غمگین ہوا' جب میں نے آنسوونکی چادر ہٹا کر دیکھا' کہ جو لوگ دنیا میں صرف امید کیلیے پیدا ہوے ہیں' وہ بدبختانہ مایوسی سے مغلوب ہو رہے ہیں' حالانکہ : ومن یقنط من رحمۃ اللہ الا الضالون ؟

پھر میں دیکھتا ہوں کہ اس واقعہ کا ایک اثر' وہ رایوں کا تغیر' اور معتقدات کا انقلاب بھی ہے' جو ترکوں کے اسلامی دفاع' انجمن اتحاد و ترقی' انقلاب وزارت' صلح سے انکار و اصرار جنگ' اور ایڈریا نوپل کے دفاع کی ناکامی کی نسبت' دماغوں اور فکروں میں پیدا ہوگیا ہے -

میں بہتوں کو جانتا ہوں جو کل تک اتحاد و ترقی کے مداح تھے' مگر سقوط ادرنہ کی خبر سنتے ہی مخالف ہوگئے - گویا ایڈریا نوپل کے جنگی دفاع کی کامیابی و ناکامی' اتحاد و ترقی کی موافقت و مخالفت کی ایک طے شدہ شرط تھی' اور اب یہ لوگ شرط کے پورا نہونے سے اپنا معاہدۂ موافقت بھی فسخ کررہے ہیں' کہ اذا فات الشرط' فات المشروط ! !

کامل پاشا کی وزارت کی شکست' اور نئی وزارت کا صلح سے انکار بھی ان لوگوں کے خیال میں ایک ایسا مسئلہ تھا' جسکے حق و باطل کا معیار صرف ایڈریا نوپل کی دیواروں کے نیچے تھا - پس جب بلغاری و سروی فوج نے اسکو توڑ کر گرا دیا' تو اسکی

---

(۱) عربی میں شہر کو حوالہ کردینے کیلیے " تسلیم " کا لفظ بولا جاتا ہے' جو لغت کے اعتبار سے بھی بالکل صحیح ہے -

ملک کے ساتھ اس مسئلے کی صداقت بھی کھلگئی ! یہ لوگ اب کہتے ہیں کہ جنگ سے تو واقعی صلح ہی بہتر تھی !!

* * *

لیکن افسوس ہے کہ میں اپنی رایوں کو اسقدر جلد پیدا کرنے اور پھر قتل کر ڈالنے پر قادر نہیں - میرا دماغ رایوں کا گھر ہے' پر میں اُسے مدفن بنانا نہیں چاہتا - میں انسان کی راے کو ایک قوت سمجھتا ہوں جو اندر ہی پیدا ہوتی ہے' اور جب مرتی ہے' تو اندر ہی کی کسی قوت سے مرتی ہے - میرے عقیدے میں باہر کے حوادث و واقعات اسپر موثر نہیں ہوسکتے -

مجھکو معلوم ہے کہ نئی وزارت جنگ کے اعلان کے ساتھہ قائم ہوئی - میں ابھی بھولا نہیں ہوں کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کی خاطر اپنی انتہائی قوت صرف کردینے ہی کیلیے (انور بے) باب عالی کے اندر داخل ہوا تھا -

مجھکو یاد ہے کہ طلعت بے نے کہا تھا : " ہم مٹ جائیں گے مگر اسلامی دنیا کو شرمندہ نہیں کرینگے "

پھر ساتھہ ہی میں یہ بھی تم سب کی طرح دیکھہ رہا ہوں کہ اس تمام عرصے میں نئی وزارت نے کوئی چھنا ہوا ملک دشمن سے واپس نہیں لیا - اسکی خبر بھی کوئی نہیں آئی کہ عزت پاشا نے چتالجہ سے نکلکر صوفیا اور بلغراد پر قبضہ کرلیا ہو - جنگ کیلیے اولین شے روپیہ ہے - یہ بھی سچ ہے کہ نئی وزارت کے کوئی نیا خزانہ بھی آیا صوفیہ کی دیواروں کے نیچے سے نہیں نکلا ' اور یورپ نے اپنے ادعائی حیاد(۱) کے برخلاف کوئی قرضہ بھی نہیں دیا -

اسکے بعد آخری خبر جو سب کو سننی پڑ چکی ہوں - یعنی ایڈریا نوپل ساقط ہوگیا ' اور بلغ فاتحانہ داخل ہوگئی -

لیکن باوجود ان تمام یاد داشتوں ' معلومات کے ' اور باوجود ان حوادث و مشاھدے کے ' میں کہتا ہوں کہ میری جو را انقلاب وزارت کے وقت تھی ' اب بھی ہے - ہوں لیکن ایک لمحہ کیلیے بھی اپنی راے طیار نہیں پاتا -

ھاں' یہ سچ ہے کہ ایڈریا نوپل کے تحفظ کی سعی' نئی وزارت کا اعلان اولین تھا' اور وہ ساقط ہوگیا - مع اپنے عظیم الشان مقبروں اور مقدس مساجد کے - مگر الحمد للہ کہ میری راے کی تسخیر کیلیے ابتک مخالف اسباب پیدا نہیں ہوے ہیں - وہ ابتک بدستور قائم و مستقل ہے - مع اس راے کے' جو ابتدا سے عثمانی مسائل کی نسبت رکھتا ہوں ' اور مع اُن خیالات کے' جو انقلاب وزارت کے وقت ظاہر کرچکا ہوں -

انجمن اتحاد و ترقی

انجمن اتحاد و ترقی کی نسبت میں اس وقت کچھہ نہ کہونگا کہ مختصراً بار بار کہہ چکاہوں' اور تفصیل کا یہ موقعہ نہیں - میری رائیں مہینوں اور لمحوں میں نہیں بدلتیں - میں نے جو خیالات الہلال جلد اول نمبر (۲) میں " تصادم احزاب و تنافس اقلام " کے عنوان سے ظاہر کیے تھے' اب تک اُن پر قائم ہوں - میری راے کا خلاصہ یہ تھا کہ : لهم حسنات و سئیات :

خلطوا عملا صالحاً و آخر سئیا (۹ : ۱۰۳) — انہوں نے ملے جلے عمل کیے' اچھے بھی اور برے بھی -

انکی غلطیوں پر شاید اوروں سے بہتر نظر رکھتا ہوں' مگر ساتھہ ہی مجبور ہوں کہ ترکی میں انکے سوا کوئی کارکن اور مخلص ملک جماعت نہیں پاتا - پس وہ اپنی غلطیوں کی وجہ سے مستحق نفرین نہیں ہیں بلکہ مستحق دعا ہیں کہ خدا آیندہ انکو ٹھوکروں سے بچاے -

وداع ادرنہ !!

المنار اور الہلال

اس عاجز کے بعض بزرگ احباب اس راے پر سخت برہم ہیں - علی الخصوص حضرۃ الفاضل المصلح الجلیل السید رشید رضا صاحب المنار (مصر) جن سے اس بارے میں ' نیز تحریک لامرکزیۃ کی نسبت پانچ ماہ سے باہم طول طویل مراسلات جاری ہیں' اور ایک نتیجہ تک پہنچ

وہ تمام مراسلات الہلال یا المنار میں شائع ں عاجز کو اس بارے میں " گمراہ " اور ہیں ' اور ایک ایسے بزرگ کو' جو ہم ' اپنے مکتوب مبارک میں لکھتے ہیں کہ لام ' وہ رئیس المجانین " یعنی ایسے ہی وں میں سے ہمارا دوست ابو الکلام ہے ' اور "

جانین " سے ملقب کرتے ہیں' مگر میری راے ونہ یہ ہے کہ میں انکو " رئیس المصلحین " سمجھتا ہوں اور ہمیشہ سمجھتا رہونگا - اس بزرگ انسان کی عزت میرے دل میں ہے' کیونکہ میں اسکو جانتا ہوں' اور آسکی خدمات دینیہ کا معترف ہوں - پس دعا کرتا ہوں کہ اگر اس بارے میں میری راے غلطی پر ہے' تو اللہ تعالی جلد میری ہدایت فرماے ' اور مجھپر حقیقت کے منکشف کرنے میں دیر نہ کرے : و اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم -

انقلاب وزارت

البتہ جو لوگ سقوط ادرنہ اور عدم فتوحات جدیدہ کو نئی وزارت

---

(۱) ناطرفداری اور دونوں فریقوں سے الگ تھلگ رہنے کو انگریزی میں نیوٹریلٹی Neutrality کہتے ہیں لیکن اردو میں اسکے لیے کوئی عمدہ لفظ نہیں ہے - عربی میں اسکو " حیاد " کہتے ہیں ں چاہتا ہوں کہ یہ اردو میں بھی رائج ہو -

کے کاموں کیلیے ایک عجیب الخلقۃ منطق کی بنا پر معیار حق و باطل سمجھتے ھیں ' انکو اس وقت سامنے آنا چاھیے -

اس مسئلے پر غور کرنے کیلیے زیادہ سے زیادہ حسب ذیل دفعات قرار دی جاسکتی ھیں :-

(۱) دول یورپ نے اپنی پچھلی یاد داشت میں ایڈریا نوپل کی حوالگی پر زور دیا تھا ' اور کامل پاشا کی وزارت نے سر جھکا دیا تھا ' مگر اتحاد و ترقی نے ایڈریا نوپل کی حوالگی کو اسلامی شرف و وقار اور عثمانی روایات کیلیے خود کشی بتلایا ' اور اسی بنا پر قوم اور فوج میں برھمی پیدا کرائی ' اور وزارت کا تختہ الٹ دیا - لیکن اسکا نتیجہ کیا نکلا ؟ یہی کہ جو چیز عزت سے مانگی جاتی تھی ' بالآخر شکست کی ذلت کے ساتھہ جبراً دینی پڑی ؟

(۲) پھر آخری نتیجہ تو اس سے بھی بدتر نکلا ' کیونکہ اُس صورت میں بلغاریا ایڈریا نوپل کی اسلامی آبادی اور مقامات متبرکہ کی حفاظت و احترام کا وعدہ کرتی تھی ' لیکن اب ' جبکہ جبراً لے لیا گیا ' تو وہ بات بھی جاتی رھی -

(۳) نئی وزارت نے جنگ میں کونسی ایسی تبدیلی پیدا کردی ؟ نہ تو انور بے نے صوفیا فتح کیا ' نہ فتحی بے بلغراد اور سنتبجی پر قابض ہوا - کوئی نئی فتح پائی ' اور کسی حصۂ زمین کی واپسی نئی وزارت سے بن نہ آئی - بلکہ ایڈریا نوپل ' جنینا ' اور سقوطری بھی ھاتھہ سے گئے -

(۴) پس کیا شوکت پاشا اور کامل پاشا ' دونوں نتیجہ کے لحاظ سے جنگ کیلیے یکساں نہیں ھیں ؟

یہی اعتراضات ھیں جو باشکال مختلفہ سامنے آتے ھیں - میں بہت اختصار و ایجاز اور محض بطور اشارات کے جواب عرض کرونگا ' کیونکہ آجکل الہلال کے صفحات افتتاحیہ بوجہ تحریک تشکیل " حزب اللہ " بالکل رکے ھوے ھیں - اور مزید گنجایش مفقود ھے - یہ بھی جو لکھہ رھا ھوں ' تو صرف اسلیے کہ موجودہ حالات کی مایوسیوں کا اثر بالواسطہ قواء عمل و استعداد کار پر بھی پڑتا ھے ' اسلیے ضرور ھے کہ پہلے غلط فہمیوں کو صاف کردیا جاے - ورنہ میں تو آجکل اپنے پیش آنے والے کاموں میں اسطرح غرق ھوں کہ ان چیزوں کے لکھنے کا اب کوئی ولولہ ھی اپنے دل میں نہیں پاتا - اور احباب یاد رکھیں کہ میری تمام تحریریں دل کے ولولے ھی پر موقوف ھیں - یہ دوسری بات ھے کہ لکھنا ھر حال میں پڑتا ھے -

فاقول و باللہ التوفیق :

(۱)

سب سے پہلے پہلی بحث پر نظر ڈالیے - پھر میں ان نادانوں سے ' جنھوں نے اپنی راے کی باگ حقائق امور کے ھاتھہ میں نہیں ' بلکہ وساوس و خطرات امید و بیم ' اور جذبات و امیال حزن و نشاط کے ھاتھہ میں دیدی ھے ' یہ پوچھنے کا حق رکھتا ھوں کہ

کیا انکی اصطلاح میں خود کشی اور موت ' دونوں ایک ھی ھیں ؟

اگر ایک بیمار جاں بلب ھو ' تو کیا ایک قدیم یونانی فلسفہ کی طرح ' اسکو وقت سے پہلے مار ڈالنا چاھیے ' یا آخر وقت تک علاج و سعی اور جد و جہد کے ذریعہ بچانے کی کوشش کرنا چاھیے ؟

جو لوگ ایڈریا نوپل کو نہ بچاسکنے کی وجہ سے اسکا بخوشی دیدینا جائز بلکہ ضروری بتلاتے ھیں ' کیا وہ ایک بیمار شخص کو جو حد درجہ ضعیف ھوگیا ھو ' یہ مشورہ دینے کیلیے طیار ھیں کہ وہ خود کشی کرلے ' کیونکہ کسی نہ کسی دن تو اسکی جان ملک الموت جبراً لے ھی کر چھوڑے گا ؟

ھزاروں انسان ھیں ' جو اپنے بیمار عزیزوں کا جاں کنی کی آخری گھڑی تک علاج کرتے ھیں ' لیکن تدبیر انسانی مشیت الہی سے شکست کھاجاتی ھے ' اور بالآخر انکی جان حوالۂ موت ھونے سے نہیں بچتی - یہ حالت دیکھکر انکے عزیز روتے ھیں ' اور انکی موت پر ماتم کرتے ھیں ' پر یہ تو کوئی نہیں کہتا کہ مرنے والے کو جب مرنا ھی تھا ' تو کیوں نہ ھم نے اپنے ھاتھہ سے گلا گھونٹ کر مار ڈالا ؟ یہ سچ ھے کہ ایڈریا نوپل کی حفاظت کا تاریخی دفاع بالآخر جاں بر نہو سکا ' لیکن اسپر ھم رو سکتے ھیں ' پر یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ جانے والے ایڈریا نوپل کو خود ھی اپنے ھاتھوں سے کیوں نہیں دیڈالا ؟

ایڈریا نوپل قسطنطنیہ کے علاوہ یورپ میں ھماری آخری متاع عزت تھی - وہ آل عثمان کی عزت و عظمت کا منارہ ' اسلامی فتوحات اخیرہ کا صفحۂ افتخار ' سلاطین عثمانیہ کا مدفن ' قدیمی عثمانی دار الحکومت ' یونانی و رومانی عظمۃ مخذولہ کی یادگار مفتوحہ ' اور اسلام کی ضرب شمشیر کا ایک گہرا مسیحی زخم تھا - پھر قسطنطنیہ کا ایک پہلا دروازہ ' اور شاخ زرین کے قفل عظمت کی طلائی کلید تھی -

ایسی متاع عزیز و محبوب کو ایک عدیم النظیر قزاقی ' اور ایک شرمندہ کن انسانیۃ بے حیائی کے ساتھہ ' دور موجودہ کا تخت ابلیس لعین ' اور انسانیۃ مظلومہ کیلیے وجود مجسمۂ لعنت و عذاب الیم ' یعنی دول متحدہ یورپ (قاتلہم اللہ تعالی) ھم سے طلب کرتا تھا ' تاکہ ھم اس جنس گرامی کو بغیر ایک قطرۂ دماغ کے بہاے ' بخوشی دیدیں ' اور اسطرح اسلام کے دامن عصمت پر اپنی کمزوریوں اور بزدلیوں سے جو صدھا دھبے ھم لگا چکے ھیں ' اُن میں ایک سب سے آخری مگر سب سے زیادہ ذلت بخش ' اور شرم انگیز دھبے کا اضافہ کردیں ! !

پھر آنے والی تمام نسلیں ھم پر لعنت بھیجیں ' اور وہ تاریخ میں حسرت و ندامت کے ساتھہ پڑھیں کہ ھماری ذلت و بدبختی یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ عزت اسلامی کو اگر بچانے سے عاجز تھے ' تو اسکے لیے خون بہانے سے بھی مجبور ھوگئے تھے ! !

(کامل پاشا) کے اندر صلیب کی غلامی کا آسیب حلول کرگیا تھا - انگلستان کے آستانۂ صلیبی پر اسکی نود سالہ پیشانی جبہہ سائی کر رھی تھی - یقیناً وہ ایسا کرسکتا تھا ' جسکی اس نے چالیس کرور فرزندان اسلام کی آخرین ذلت و رسوائی کیلیے مخذول و نامراد سعی کی تھی ' لیکن اگر آج سقوط ادرنہ کی خبر سنکر مسلمانان عالم ' اور علی الخصوص مسلمانان ھند کی زبان سے بھی (جو اپنے جوش اسلامی کیلیے آج تمام ترکی میں ضرب المثل ھو رھے ھیں) ایسے کلمات سفیہہ و رذیل نکلتے ھیں ' تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنی بدبختی پر کیونکر ماتم کروں ؟ کیونکہ پھر تو واقعی مسلمانوں کی سیزدہ صد سالہ عزت کا خاتمہ ھوگیا ' اور ملۃ قویم الہیہ کی ذلت و رسوائی کی انتہا ھوگئی - ھم لوگ صرف عالم مادیہ کی شوکت وافسری ھی کے مدعی نہ تھے ' بلکہ ھماری اصلی عظمت اقلیم دل اور عالم روح و عواطف معنویہ کی تھی - بلغاریا اور سرویا نے ایڈریانوپل کو جس محیر العقول اور مافوق العادہ دفاع ملی کے بعد لیا ھے ' اور پھر جیسی عدیم النظیر شکست کے بعد اس فتح کے ادعا کا اُسے موقعہ ملا ھے ' وہ ھمارے لیے خواہ کتنا ھی غم انگیز ھو ' مگر ذلت انگیز نہ تھا ' لیکن اگر اس مدافعۃ پر ایک لمحہ کیلیے بھی کسی قلب مومن میں تاسف و انفعال پیدا ھوتا ھے ' اور یورپ کے مطالبۂ ادرنہ کے وقت کو حسرت کے ساتھہ یاد کرتا ھے ' تو پھر یقیناً بلغاریا اور سرویا نے نہیں مگر خود ھماری بدبختی نے ھمارے منحوس چہروں پر ایک دائمی ذلت کا داغ لگا دیا ' اور یقیناً اب ھم کو خود کشی ھی کرلینی چاھیے !!

مذاکرۂ علمیہ

قطب جنوبي

بیانات رابرت اسکاٹ

(٤)

سرگذشت مہم کے آخري صفحات

اواٹیس کي حالت اس درجہ یاس انگیز تھي کہ جب شب کو سوتا تھا تو صبح کو زندہ اٹھنے کي امید نہیں ہوتي تھي - اسي حالت میں کئي ہفتے گذر گئے - ١٦ - مارچ کي صبح کو اٹھا تو برفبار اندھي (Blizzard) چل رہي تھي - اواٹیس نے اپنے رفقا سے کہا کہ میں باہر جاتا ہوں - اسکاٹ لکھتا ہے : " ہم جانتے تھے کہ وہ موت کے منھہ میں جا رہا ہے - ہم نے اسکو ہر چند اس ارادے سے باز رکھنا چاہا مگر اس نے نہ مانا اور چلا گیا - اسکے بعد پھر ہم نے اسے نہیں دیکھا " -

اواٹیس کے جانے کے بعد اسکاٹ ' واسن ' اور باورس شمال کي طرف بڑھے - موسم غیر معمولي اور پر خوف تھا - اس حالت میں جسقدر تیز چل سکتے تھے یہ لوگ چلے - ٢١ - مارچ سنہ ١٢ - کو عرض البلد کے ٧٩ - درجے اور ٤٠ - دقیقے تک پہنچے - اب یہ لوگ ون ٹن کیمپ سے ١١ - میل کے فاصلہ پر تھے - بالکل ممکن تھا کہ ون ٹن کیمپ تک پہنچ جاتے ' مگر سوء اتفاق سے ایک سخت برفبار اندھي چلي - اسکاٹ ٢٥ - مارچ کے آخري پیغام میں لکھتا ہے : " چار دن لوگ خیموں سے باہر نہ نکل سکے ' کمزور اس درجہ ہوگئے ہیں کہ لکھنا بھي مشکل ہے " - دیگر یادداشتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے میں غذا اور ایندھن بھي ختم ہو گیا تھا -

ان مصائب کے اسباب کیا تھے ؟ اس پر خود اسکاٹ نے اپنے ٢٥ - مارچ کے آخري پیغام میں بحث کي ہے - وہ لکھتا ہے :

" یہ تمام مصائب انتظامي نہیں بلکہ بدقسمتي کا نتیجہ ہیں - ١١ - مارچ کو ایک یابو ضائع ہوگیا جس سے ہماري روانگي میں سخت تعویق ہولي - موسم کي خرابي جو تمام بیروني سفر میں رہي اور ٨٣ - درجے کي طویل اندھي نے بھي ہمیں روک لیا - گلیشر کے حصہ زیرین کي برف نے ہمارے قدموں کے درمیاني فاصلہ کو کم کردیا - اچھے موسم میں گلیشر قطع کرنا کولي مشکل نہیں مگر جب ہم یہاں پہنچے تو ہم کو ایک دن بھي اچھا نصیب نہیں ہوا - یہ ان مصائب کے مقابلہ میں کچھہ بھي نہ تھے جو سد میں ہمارا انتظار کر رہے تھے - یہاں ایسے حالات پیش آلے کہ دنیا میں کسي کو بھي انکي امید نہیں ہو سکتي تھي - چوٹي پر عرض البلد کے ٨٥ - سے ٨٦ - درجے تک درجۃ الحرارت ٢٠ - سے ٣٠ - زیر صفر (Minus) رہا - سد میں عرض البلد کے ٨٣ - درجے پر درجۃ الحرارت دن کو ٣٠ - زیر صفر ' اور ٤٧ - زیر صفر رہا - "

سب سے آخري مصیبت ١١ - کا طوفان تھا - یہ اسقدر شدید تھا کہ اسکاٹ لکھتا ہے : " شاید ہي دنیا کي کولي بدقسمتي اس آخري صدمہ سے بڑھ سکیگي " غرض اسي حالت میں مہم کے بقیۃ السیف اعضاء بھي شہید ہوے - کب ہوے ؟ یہ ہنوز غیر معلوم ہے اور شاید ہمیشہ غیر معلوم رہیگا -

مفقود الخبري

٢٥ - مارچ کے بعد عرصہ تک مہم کي کولي خبر نہیں آلي ' اسلیے ایک جماعت تفتیش حال کے لیے ترتیب دي گئي - اس جماعت کے دو حصے تھے ' جنمیں سے ایک مسٹر رائٹ (Mr. Wright) کے زیر سرکردگي تھا - یہي مفتش مہم تھي ' جسے ١٢ - نومبر کو اسکاٹ کیمپ کے اندر اسکاٹ ' باورس ' اور واسن کي لاشیں ملیں -

اس جماعت نے خیمہ کے اندر لاشیں رکھیں - برف کا ایک نشان بنایا جس پر ایک صلیب نصب کي - ایک کتبہ کندہ کیا جسمیں ان شہداء علم کے نام ' آنے کا مقصد ' سنہ ' اور ماہ وغیرہ وغیرہ مندرج تھا -

ماتمگساري

سنٹرل نیوز ایجنسي نے اسکاٹ کي موت کي خبر شائع کي تو فوراً شاہ جارج نے لارڈ کرزن صدر انجمن جغرافي شاہي کو تعزیت کا تار دیا - مسز اسکاٹ اسوقت فرانسیسکو نامي جہاز پر تھیں - تمام دن ان کو تعزیت کے تار پہنچتے رہے - اسکاٹ کي موت ایک قومي صدمہ سمجھا گیا اسلیے ٹف (صدر جمہوریۃ امریکہ) ' ڈاکٹر ولسن (سابق صدر جمہوریۃ امریکہ) تمام مستعمرات برطانیہ ' غرض دنیا کے ہر گوشہ سے شاہ جارج کے پاس تعزیت کے تار موصول ہوے - دنیا کے مشہور مجامع جغرافیۃ و فنون نے مجلس ہاے تعزیۃ منعقد کیں ' اور دنیا کے تمام اخبارات نے اس شہادت علمي پر افتتاحیات لکھے - مصور رسالوں نے اسکاٹ کے رفقاء ' اسکے جہاز ' اسکي بیوي ' اور اس کے بچے کي متعدد تصویریں شائع کیں ' اور یادگار و تذکاري اشاعت خصوصیہ مرتب کیں - مختصراً یہ کہ اسکاٹ کا ماتم اس قدر بلند آہنگي سے کیا گیا کہ بڑے بڑے شاہوں اور فاتحوں کو بھي ایسي تعزیۃ عظمیہ نصیب نہ ہولي ہوگي - اسکاٹ سے زیادہ اسکي با اقبال قوم کي یہ حالت قابل صد رشک و ہزار داد و تحسین ہے : مطمورۃ لرجل ' یعیش و یموت في قوم ' یعرف اقدار الرجال ! !

یورپ مردہ پرست نہیں ' پھر یہ جو کچھہ ہوا کیوں ہوا ؟ اسلیے کہ یہ ابطال پرستي ہے ' اور بطل پرستي ہي میں مردم خیزي مضمر ہے - جو قومیں زندہ ہیں وہ اپنے ابطال و مشاہیر کي پرستش کرتي ہیں انکي تدویہ و تشہیر کرتي ہیں - انکي یادگاریں قائم کرتي ہیں ' کیونکہ وہ جانتي ہیں کہ قوم میں بہت سي بطل نہاد طبیعتیں ہوتي ہیں مگر سوء اتفاق سے تاریک فضاء میں نشو و نما پاتي ہیں - پس انکے سطح عام پر آنے کے لیے شمع راہ کي ضرورت ہے ' اور وہ ابطال اور صرف ابطال ہي کے امثال کو نمایاں کرنے میں ہے -

سرمایۂ امداد

اسکاٹ کا تعلق ایک ایسي قوم سے تھا جو اپنے ابطال اور انکے پس ماندگان کے حق میں اپنے عزیز و اقارب سے بھي زیادہ فیاض ہے - اسلیے اپنے اہل و عیال کے تکفل کي درخواست نہ صرف پیمانۂ بطالۃ (Heroism) سے گري ہولي بلکہ غیر ضروري بھي تھي ' مگر با ایں ہمہ اسکاٹ نے اپنے آخري پیغام میں اس طرف اشارہ کیا تھا - اسکے جواب میں انگریزي قوم نے زبان عمل سے لبیک کہا ہے -

انجمن مہم انطارطیقي برطانوي ' اخبار ڈیلي ٹیلیگراف ' اور مینشن ہاؤس میں اعانہ کے فنڈ کھولے گئے ہیں - مینشن

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۹ ملاحظہ ہو]

مقالات

صفحـــة من تاريخ الحـــرب

— * —

تاريخ حـــرب کا ايک صفحـــه

— * —

مدافعـة محصورين

محـــاصرۂ قـــرطـاجـنـــه

(٣)

تاريخ دفاع امم کا ايک حيرت انگيز افسانه

اهل قرطاجنه نے رونا دهونا موقوف کيا ' اور شہر کے حصار و تحصين کي تدبيرات ميں مصروف هوگئے - انهوں نے اپنے بڑے بڑے هيکلوں اور معبدوں کو ' جنکي ديواريں قلعوں کي طرح مستحکم ' اور جنکے احاطے فوجي ميدانوں کي طرح وسيع تھے ' بجاے قلعه اور حصار کے استعمال کيا - شہر کي تمام عمارتيں اپنے هاتهه سے منهدم کرديں ' تا که غيروں کے هتهياروں کي لعنت سے نا پاک نه هوں ' اور ان ميں جسقدر مختلف اقسام کي معدنيات مثل لوهے اور تانبے وغيره کے استعمال کي گئي تهيں ' وه سب نکالکر نکلا ديں ' نيز انکي لکڑياں اور تختے بهي بکثرت جمع هوگئے -

تمام اهل شہر نے اپنے هر قسم کے اشغال حيات معطل کردیے - عورت ' مرد ' بوڑهے ' بچے ' سب لوگ رات دن لگاتار کام کرنے ميں مصروف هوگئے - عمارتوں سے نکالي هوئي معدنيات کو گلا کر انسے هر قسم کے هتهيار طيار کرتے ' اور لکڑي سے تلواروں کے قبضے اور نيزوں کے دستے بناتے - تمام عورتوں نے اپنے سر کے وه حسين بال ' جنکي حسن و رعنائي جنس اناث کا بهترين سر مايۂ جمال هے ' جمال حريت و شرف وطن پر قربان کردیے ' اور انکو کاٹ کاٹ کے ديديا ' تا که انسے کمان کو بٹ کر دوزنوں کي جگهه منجنيقوں کي رسياں اور کمانوں کے چلے بناے جائيں ' اور انسے اڑکر نکلنے والے تيروں سے دشمنان ملت و اعداء وطن کے سينے زخمي هوں !

چند دنوں کي شبانه روز کي محنت ميں انهوں نے اپنے تمام انتظامات مکمل کر ليے - هر طرح کے هتهياروں سے انکا ذخيرۂ جنگ لبريز هوگيا ' اور ايک باشندۂ قرطاجنه بهي ايسا باقي نه رها ' جو ننگا هو ' اور کوئي مفيد آلۂ جنگ اسکے پاس نهو !

روميـــوں کي يلغـــار

رومي انهيں ميں تهے - انهوں نے ان طياريوں کا حال سنا تو هنسے اور يلغار کرتے هوے روانه هوگئے - انکا خيال تها که پچهلے حملے ميں با وجود سامان جنگ اور اسلحه و آلات کي موجودگي کے ' بغير مقابله قرطاجنيوں نے شہر حوالے کرديا تها ' تو اب بے دست و پائي کي حالت ميں کيا مقاومت کرينگے ؟ ليکن انهيں معلوم نه تها که

دلوں کي اقليم ميں منٹوں اور لمحوں کے اندر انقلاب هو جاتا هے - اور اسي کے انقلاب سے اس دنيا کے انقلابات وابسته هيں !

رومي اپنے زعم باطل کے نشے ميں سرشار چلے آتے تهے ' ليکن جب شہر کے قريب پہنچے تو انکي آنکهيں کهل گئيں ' اور انهوں نے دهشت و تحير کے عالم ميں ديکها که جس قرطاجنه کو چند هفتے پيشتر چهوڑ گئے تهے ' جنوں کي سي مخفي قوت ' اور جادو گروں کي سي ساحرانه طاقت سے وه بالکل بدل گيا هے - اب قرطاجنه ايک بے پناه اور بے هتهيار آبادي نہيں هے ' جيسي که بجبر و ظلم بنا دي گئي تهي ' بلکه ايک مستحکم و نا قابل تسخير قلعه بند حصار ' جو نو تعمير برجوں ' انپر جابجا رکهي هوئي منجنيقوں ' اور کمانيں چڑهاے هوے مسلم مدافعين کي صفوں سے مستعد پيکار و دفاع هے !!

اهل قرطاجنه کے پاس جنوں اور ساحروں کي کوئي مخفي طاقت تو نه تهي ' پر حريت پرستي اور جوش ملي و وطني کا ايک مقدس فرشته ضرور تها ' اور اُس کي طاقت کے آگے جنوں اور ساحروں کي مزعومه قوتيں بهي هيچ هيں !

مجبور هوکر روميوں نے محاصره کرليا اور اپني فوج چاروں طرف پهيلا دي - انکے آلات جنگ نهايت خوفناک تهے ' اور فوج کي مقدار بهي بے شمار ' ليکن با ايں همه انکي کوئي کوشش محصورين کي جانفروشيوں کے آگے نہيں چلتي تهي ' اور جب کبهي هجوم کرکے بڑهتے تهے ' معاً بربادي و هلاکت کے ساتهه پسپا کردیے جاتے تهے !!

يہاں تک که محاصرے نے بہت طول کهينچا - کامل دو برس گذر گئے ' ليکن محصورين کا عزم و ثبات ايک کوه عظيم تها ' جس سے رومي طاقت ٹکراتي تهي اور فنا هوتي تهي -

محاصره کا تيسرا سال

اور خاتمه

جمهوريۂ روم کامل دو سال کے محاصرے سے عاجز آگئي - تيسرے سال کا آغاز هوا ' تو قديمي سپه سالار کي جگه طاسطيوس

[بقيه مضمون صفحه ٨]

هاؤس فنڈ ميں شاه جارج اور ملکه ميري نے سو سو پونڈ اور شاه و ملکه ناروے نے ٥٠ - ٥٠ - پونڈ دیے هيں -

ريجسٹر نامي اخبار نے دو فنڈ کهولے هيں : ايک ون شلنگ فنڈ اور دوسرا ون پيني - پهلا جوانوں اور بوڑهوں کے ليے هے ' اور دوسرا صرف بچوں کے ليے - ون پيني فنڈ سے آسٹريليا کے تمسکات خريدے جائينگے اور اُسکا سود مسز اسکاٹ کو مليگا - ٢٢ - فروري سنه ١٣ - تک کل سرمايه امداد ٣٠ - هزار پونڈ تک هو چکا تها -

نتـــائج علميـــه

اس مضمون کا اصل حصه درحقيقت نتائج علميه هيں - اس سلسلے ميں جو معلومات فراهم هوئي هيں ' انکا تعلق تين مختلف علوم يعني علم طبقات الارض ' علم وظائف الاعضاء ' اور علم جغرافيـــه سے هے - يـه معـلومات ان علوم کے علمـاء خصوصيين (Speciclisth) کو ديدي گئي هيں اور وه انکے مطالعه ميں مصروف هيں - جب نتائج مطالعه شائع هونگے ' تو ان شاء الله العزيز هم انکے تراجم کي اشاعت کي کوشش کرينگے -

(Tacitus) نامي ایک شجاع و باسل رومي افسر کو مقرر کیا گیا ' جسکي جنگي قابلیت اُس وقت تمام روم میں مسلم تهي -

طاسطیوس نے آکر دیکھا که اهل قرطاجنه کے جنگي دفاع کے آگے تمام فوجي قوتیں بیکار گئي هیں' اور اگر محض جنگي قوت پر اکتفا کرلیا گیا تو برسوں بیکار جائیں گي - اسلیے اس نے سب سے پہلے اسکي کوشش شروع کي که کسي طرح باهر سے رسد کے پہنچنے کے راستے بند کردیے جائیں' تاکه محصورین فاقے کے خوف سے خود بخود شہر کهولدیں -

اهل قرطاجنه کیلیے دونوں راستے کہلے تهے - خشکي کا بهي اور سمندر کا بهي - طاسطیوس نے پہلے راستے کو یوں بند کردیا که ایک مرتبه هي تمام فوجي قوتوں کو مجتمع کرکے شہر پناه کي طرف بڑھنا شروع کردیا ' اور اسقدر قریب پہنچکر که ایک تیر کے فاصلے سے زیاده مسافت باقي نہیں رهي تهي' فوج کو چاروں طرف پهیلا دیا - خشکي کي راه سے جسقدر نقل و حرکت اور آمد و رفت هوتي تهي' اب وه سب دشمنوں کے حملے کي زد پر آگئي تهي اور انکي نظروں سے پوشیده هوکر شہر میں داخل هونا ممکن نه تها -

اهل قرطاجنه کي ایک سخت غلطي

— * —

بحري راستے کي بندش کیلیے اُسنے ساحل پر ایک سنگي عظیم الشان بندرگاه تعمیر کرانا شروع کردیا' تاکه وهاں بحري قوت هر وقت موجود رهے' اور جن کشتیوں اور جہازوں پر محصورین کو رسد کي امداد بهیجي جاتي هے' اُنکو راه هي میں برباد اور گرفتار کرلیا جاسکے -

اهل قرطاجنه کو اسکي خبر هوئي' مگر بعد از وقت - اگر ابتدا هي میں اُنهوں نے اپني کشتیاں بهیجکر دریا کي طرف سے حمله شروع کردیا هوتا تو رومي کسي طرح بندرگاه کي تعمیر میں کامیاب نہو سکتے - انکي بحري قابلیت جنگ اهل قرطاجنه کي هزار ساله بحري زندگي کا مقابله نہیں کرسکتي تهي - لیکن اُنهوں نے بري راه کے بند هوجانے کے بعد سمندر کي راه پر اعتماد کرلیا' اور اسکي طرف سے بالکل غافل هوگئے - بعد کو جب تنبه هوا' تو وقت هاتهه سے نکل چکا تها - اُنهوں نے چند کشتیاں حملے کے لیے بهیجیں لیکن وه کچهه نقصان نه پہنچا سکیں' اور رومیوں نے بندرگاه طیار کرکے بحري راه بهي بند کردي !

عبــرت و بصیــرت !!

غور کرو ! ایک بے دست و پا اور مظلوم و محصور جماعت ' جس کے قلعے مسمار کیے جا چکے تهے' جس سے هتیار چهین لیے گئے تهے' جسکو تمام قواء جنگ و دفاع سے ایک پر نوچے هوے کبوتر کي طرح محروم کردیا گیا تها' اور جسکے موجوده مادي قوی کي کل کائنات اتني تهي که چند عمارتوں کے لوهے سے بنائے هوے هتیار تهے' یا عورتوں کے بالوں سے بٹ کر طیار کیے هوے کمانوں کے چلے' مگر وه دنیا کي ایک عظیم الشان متمدن قوم' اور رومیوں جیسي فاتح و مهیب فوج کو تین سال تک ایک انچ آگے بڑھنے نہیں دیتي' اور پهر اسکو مغلوب کرنے کیلیے ایک سال کا زمانه صرف کرکے' اور پہاڑوں کي چٹانیں کاٹ کاٹ کے' عظیم الشان عمارتیں اور بندرگاه تعمیر کیے جاتے هیں!

هے ایک خلق کا خوں اشک خونفشاں په مرے
سکهائي طرز اُسے دامن اُٹهــا کے آنے کي !

جب ابهي انسانوں کے دل اپني قوم اور اپنے وطن کي عزت کیلیے باهم مل جاتے هیں ' اور اپنے اندر سچا جوش اور محکم ولوله پیدا کرلیتے هیں' تو پهر انکي محیر العقول اور ما فوق العادة قوتوں کے معجزات و خوارق کا ایسا هي حال هوتا هے : وفي ذالک' فلیتنافس المتنافسون ' (۱۸:۸۳) و ان في ذالک لایات ' وما یعقلها الا العالمون -

* * *

اب اهل قرطاجنه کو لا علاج مشکلوں سے سامنا هوا ' اور محاصره کے مصائب روز بروز زیاده محسوس هونے لگے - قواء جنگ کي کمي کا وه اپنے جوش و فدا کاري سے علاج کرسکتے تهے ' لیکن غذا کي فطري ضرورت' اور حیات جسمانیه کے داعیهٔ طبیعیه کا انکے پاس کیا علاج تها ؟ راه مرور و درامد رسد کے بند هو جانے سے وه بالکل مجبور هوگئے -

النــار و لا للعــار

اهل قرطاجنه نے قلعے میں آگ لگادي هے' اور اسمیں کود کود کرجل رهے هیں

طاسطیوس نے دیکها که اسکي تدبیر کار گر هوگئي هے' پس اُس نے آخري حملے کي طیاري شروع کردي ' اور اسمیں بهي ایک سخت پر فریب حیلهٔ و خدع سے کام لیا - یعنے سب سے پہلے اپني طیاریوں کو بندرگاه کي طرف سے شروع کیا اور فوج کا ایک بڑا حصه الگ کرکے منتظر حکم طیار رکها - اهل قرطاجنه کي خاک وطن پر قرباني کے آخري دن قریب آگئے تهے - وه اس دهوکے کو نه سمجهے' اور یقین کرلیا که دشمن بندرگاه کي طرف سے هي حمله آور هوگا' پس انهوں نے اپني تباهي کي خود هي طیاري کي' اپني تمام قوتوں کو اُسي رخ پر متوجه کردیا' اور اُس جانب کے چوبیں مورچوں میں آگ لگادي -

لیکن یه بے فائده تها - رومي اس جانب سے آنا هي نہیں چاهتے تهے' جب انهوں نے دیکهه لیا که محصورین پوري طرح اس رخ پر آگئے هیں تو فوراً منتظر اور محفوظ لشکر کو حکم دیا که شمالي جانب هجوم کرکے بڑھ جائیں - یه تدبیر پوري طرح کامیاب هوگئي - رومي بغیر کسي نقصان کے بڑھتے گئے ' اور شہر پناه کے پاس پہنچے تو مقابلے کا بالکل سامان نه تها - انهوں نے وزني گرزوں اور سنگین هتوڑوں سے دروازے توڑ ڈالے اور محفوظ و مطمئن شہر میں داخل هوگئے -

آخــري ســاعــات جنــگ

اهل شہر کي آنکهیں کهلیں تو اُس وقت ' جب خونخوار درندوں کي طرح دشمنوں کے خون آشام غول شہر کے کوچوں اور سنسان بازاروں میں پهیل گئے تهے ' اور تیر کمان سے نکل چکا تها !

تاهم جو آگ حفظ وطن کي تین سال سے جل رهي تهي ' وه اس قدر جلد بجهه نہیں سکتي تهي - با وجودیکه اب سعي و تدبیر کا وقت جاچکا تها اور آخري ساعات سر پر تهیں' تاهم اهل شہر ذلت کے فرار کي جگه' عزت کي بعد از مقابله موت کیلیے طیار هوگئے اور وسط شہر میں جمع هوکر لڑنا شروع کردیا - عورتیں گهروں کي چهتوں پر چڑھگئي تهیں اور کمانیں لیکر دشمنوں پر تیر برسا رهي تهیں -

بیچے دریچوں میں کھڑے تھے ' اور اعداء وطن پر پتھر پھینک رہے تھے - ایک ایسی سخت خونریزی عرصہ تک جاری رہی ' جس نے تمام شہر کو خون اور لاشوں کا سمندر بنادیا - عشاق وطن اور فدائیان ملت اپنی اُن عزیز جانوں کو' جنھیں تین سال تک عشق وطن میں نذر مصائب و شدائد رکھا تھا ' هتیلیوں پر لے کر بڑھتے تھے ' اور خونخوار دشمنوں کی تلواروں اور تیروں پر اس بے خودی و بے جگری سے گرتے تھے ' گویا یہی انکا مطلوب و معشوق ہے !!

انسان یقیناً انسان ہے' پر وہ درندہ بن جاے تو درندوں سے بھی بدتر ہے :

لقد خلقنا الانسان	بیشک ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر اور اچھے
في احسن تقويم'	سے اچھی ساخت پر پیدا کیا' پھر اسی کو بدتر
ثم رددناه اسفل	سے بدتر حالت میں لوٹا لاے کہ وہ جس
سافلیـــن ! !	حالت کو اختیار کرنا چاہے و اپنے اندر اسکا
(۹۵ : ۴)	سامان رکھتا ہے !

یہ ظلم و سفا کی اور بربریت و سبعیت کی ایک لعنت تھی ' جو خونخوار رومیوں کے بے امان هتیاروں سے نکلکر قرطاجنہ کے تمام راستوں پر چھا گئی تھی - اهل شہر نے جو کچھہ کیا ' یہ محض انکے جوش و قربانی کی استقامت تھی ' ورنہ در اصل اب نہ وہ مقابلہ کرسکتے تھے' اور نہ مقابلے میں کامیابی کی کوئی صورت باقی رہی تھی - بالآخر رہی ہوا جو ہمیشہ ظالم و مظلوم' اور غالب و مغلوب کے درمیان ہوا ہے - رومیوں نے اپنی تین سال کی خونیں تشنگی کو تازہ خون کی سیلاب سے بجھانا شروع کردیا - پھر نہ عورتوں کو پناہ تھی' نہ بوڑھوں کو' اور نہ معصوم و بے زبان بچوں کو - زخمیوں کی کراہ ' بچوں کی گریۂ و زاری ' عورتوں کی فریاد و بکا ' اور ان سب پر غالب آجانے والی وہ صداے وحشت و انتقام ' جو رومی درندوں کی بے امان زبانوں سے نکلتی تھی - دراصل وہ آخری فیصلہ کی گھڑیاں تھیں ' جو اهل قرطاجنہ پر گذر رهی تھیں ' اور نہیں معلوم اس دنیا میں کتنی بد بخت قومیں ہیں' جن پر یہ گھڑیاں گذر چکی ہیں !!

رومی سپہ سالار لاشوں پر سے گذرتا ہوا قلعہ تک پہنچا - جسقدر باشندے قتل و غارت سے بچے تھے ' وہ سب اسکے اندر موجود تھے - اس نے فوج کو حکم دیا کہ چاروں طرف سے برهنہ تلوار کھینچکر محاصرہ کرلیں' اور اس تمام عرصے میں تلواریں کب نیام میں پڑی تھیں کہ برهنہ کی جاتیں ؟ جب یہ انتظام مکمل ہوگیا تو قلعہ میں آگ لگا دی گئی -

تھوڑی هی دیر کے اندر هر طرف شعلے بلند ہونے لگے - اب اهل جنہ کیلیے اندر آگ تھی ' اور باهر نکلیں تو آگ سے بھی زیادہ رحم انسانوں کی تلواریں - چھہ دن تک شہر جلتا رہا ' اور نہیں م کتنی جانیں اسکی شعلوں کی نذر ہوئیں ؟ مگر شہر بہت , تھا ' اور ابھی بڑا حصہ باقی تھا ' جہاں بڑھتے ہوے شعلوں کے میں بد بخت انسان پڑے سسک رہے تھے !!

ملت فروش و خائن وطن

هسدروبال

، قوم جوش ملت پرستی کے خواہ کیسے هی دور فدا کاری مگر تورات مقدس کی روایتوں میں کہا گیا ہے کہ باغ عدن کے ساتھہ سانپ بھی تھا - پس قوم فروشوں اور خائنین ملت نہیں ہوتی' اور اسکی آستین صداقت میں کوئی نہ کوئی موجود ہوتا ہے :

م الله	پھر یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے اُن پر لعنت
و يلعنهم اللاعنون	کی ' اور تمام لعنت بھیجنے والے بھی اُن پر
(۲ : ۱۵۵)	لعنت بھیجتے ہیں !

ایک محفوظ اور بلند پہاڑی پر اهل قرطاجنہ کے دیوتا (اسکولبیوس) نامی کا هیکل تھا ' جسکی دیواریں رفیع ' اور حصار مستحکم تھا - اسمیں نو سو کے قریب استقلال پرست قرطاجنی (هسدروبال) نامی قرطاجنی افسر کی ماتحتی میں پناہ گزیں تھے' اور رومی اسکے مغلوب کرنے میں بالکل ناکام رہے تھے - لیکن جب رسد کی قلت کے بھوک کی تکلیف سے مجبور کردیا تو هسدروبال اپنی جماعت کے اطلاع بغیر' غداری اور بے وفائی کر کے نکل آیا اور اپنے تئیں رومیوں کے حوالے کردیا -

رومی سپہ سالار نے اس خیانت کے صلے میں اسے اپنے پیروں کے پاس جگہ دی - وہ جب بیٹھا تو اوپر هیکل کی دیواروں سے محصور قرطاجنیوں نے اسے دیکھا - وہ اپنے غصے اور غضب کو ضبط نہ کر سکے اور باوجودیکہ خود بھی فاقے کی مصیبت میں گرفتار تھے ' جس سے بچنے کا طریقہ هسدروبال نے بتلا دیا تھا ' لیکن انکی حسیّات شریفہ نے انکو نفرت و اکراہ سے بھر دیا - انھوں نے چلا چلا کر کہنا شروع کیا کہ " اے خائن او امیدہ خصلت هسدروبال ! تجھپر ہمیشہ کیلیے پھٹکار ہو کہ تیری بزدلی اور نامردی نے قرطاجنہ کے دامن عزت پر دھبہ لگا دیا !! "

عشاق ملت کے مصائب

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست !

رسد کی درآمد عرصے سے بند ہوگئی تھی - پرانے ذخیرے سب کے ختم ہوچکے تھے - اب شب و روز کا متصل فاقہ تھا ' جسمیں هسدروبال کے ساتھی مبتلا تھے - چند دن اور اسی عالم میں انھوں نے بسر کیے - وہ هیکل کی دیواروں سے باهر کی اس دنیا کو دیکھتے تھے ' جہاں دنیا کی تمام نعمتیں اور راحتیں موجود تھیں - وہ رومی فوج کے سامنے طرح طرح کے لذیذ اور پُر تکلف کھانوں کے دسترخوان بچھے ہوے دیکھتے تھے ' اور هسدروبال کے پہچاننے میں بھی انکی نظر غلطی نہیں کرتی تھی' جو ان لذائذ و نعالم میں شریک کرلیا جاتا تھا - انسے چند قدموں کے فاصلے پر یہ سب کچھہ ہو رہا تھا ' لیکن انکے لیے ' اُن بد بختوں کیلیے ' روٹی کا ایک خشک ٹکڑا' اور سمندر کے تلخ پانی کا ایک قطرہ بھی اس دنیا میں باقی نہیں رہا تھا - کیوں ؟ صرف اسلیے کہ وہ جرم محبت ملت کے مجرم ' اور وطن پرستی کے قصور کے گناہگار تھے ! پھر آہ اے معبد ملت پرستی ' اور اے صنم مقدس حریت و آزادی ! تیری پرستش اور تیری محبت کے جرم نے تیرے پرستاروں کو کن کن آزمایشوں میں مبتلا نہیں کیا ' اور کیسے کیسے حوصلہ آزما عذابوں سے دوچار نہیں ہوے ؟ پر تجھہ میں یہ کونسی عقل ربا' اور هوش افگن دلفریبی ہے ' جس کی مقناطیس تعبّد کی قهرمانیۃ پر نظام کالذات کی کوئی قوت غالب آ نہیں سکتی ؟

تـــرک جـان دررہ آن سرو رواں این همه نیست
عشـق اگر نرخ نہد ' قیمت جان این همه نیست !

انکے لیے بھی عیش و راحت کا دروازہ کھلا تھا - ایک لمحہ کے اندر انکی حالت بدل جاسکتی تھی - هسدروبال نے بتلا دیا تھا کہ جس کسی کو شرف ملی سے زیادہ حفظ نفس عزیز ہو' اسکو کیا کرنا چاهیے ؟ رومی طیار تھے کہ اگر وہ اپنے تئیں سپرد کردیں ' اور انکی غلامی کا طوق پہننے کیلیے طیار هوجائیں تو انکو امان دیدی جاے -

لیکن انکی غیرت عشق نے اس کو گوارا نہ کیا کہ جس محبوب کے عشق مقدس میں تین سال تک رشتۂ وفاداری ہاتھہ سے نہ دیا ہو' اب زندگی کی آخری ساعات میں' جبکہ انکا دشمن محبوب شعلوں کے اندر سے سرگرم فغاں' اور ملت عزیز سیلاب خون کے اندر سے توصیہ فرماے استقامت و وفاداری ہے' اپنی حیات فانی کی ایک مدت مجہول و قصیر کیلیے اس سے کیا بے وفائی کریں ؟

النـــار ولا العـــار !!

بالاخر قبل اسکے کہ دشمنوں کے ہاتھہ سے شہر کی طرح ہیکل کی دیواروں میں بھی آگ لگائی جاتی' انہوں نے خود ہی اسمیں آگ لگادی :

آتشــم تیــزست و دامـاں مي زنـم

جب آگ نے اچھی طرح در و دیوار میں جگہہ بنالی اور شعلے تیزی کے ساتھہ بھڑکنے لگے' تو تمام قرطاجی' جنمیں عورتیں بھی تھیں اور معصوم بچے بھی' ایک مقام پر آکر جمع ہوگئے اور "قرطاجنہ" کے نام کی جاں سپارانہ صدائیں لگاکر' بھڑکتے ہوے شعلوں کے اندر کود پڑے - عیش فانی کے اس لالہ زار سے جو عیدِ دائمی غلامی سے حاصل ہوا ہو' کیا یہ شعلہ ہاے حیات سوز بہتر نہ تھے' جسکے اندر اپنی ملت محبوب کے ہزاروں اجسام' اور اپنی سر زمین مقدس کی صدہا عمارتوں اور گری ہوئی دیواروں کی خاکستر ملی ہوئی تھی ؟ وہ اس شوق و ذوق اور بے ہراسی سے آگ میں کود رہے تھے' گویا مدتوں کے بچھڑے ہوے عشاق ہیں' جو اپنی محبوب کی خوابگاہ وصل کی طرف بے تابانہ جا رہے ہیں : فالموت جسر' یوصل الحبیب الی الحبیب !! (موت مثل ایک درمیانی پل کے ہے' جو دوست کو دوست تک پہنچا دیتا ہے !) -

شوہر اپنے سامنے اپنی عورتوں کو جلتا ہوا دیکھتے تھے' تاکہ غیروں کا تسلط انکے ننگ و ناموس کو بٹہ نہ لگاے -

مائیں اپنے معصوم بچوں کو چھاتی سے لگاے ہوے شعلوں میں کودتی تھیں' تاکہ انکے بعد انکی نسل غیروں کی غلامی و محکومی کیلیے باقی نہ رہے - والدین اپنی اولاد کے ساتھہ شعلوں سے لپٹ لپٹ کر جان دیتے تھے' تاکہ نہو کہ غیروں کی غلامی سے انکے فرزندوں کے شرف کو بٹہ لگے - وہ جبکہ جل رہے تھے' تو انکے جسم سوختہ کا دھواں زبان حال سے صدا لگا رہا تھا کہ " النـار و لا العـار " !! آگ میں جلنا منظور ہے' مگر قومی ذلت منظور نہیں !!

تلـک الامثـال نضربهـا للنـاس

لعلهـــم یتفکـــرون !

عشق ملت' اور حریت پرستی کی یہ ایک مثال تھی' جو مبارک قرطاجیوں نے دنیا کو دکھلا دی - انہوں نے اپنی جانیں ضرور دیں' لیکن اپنی جانفروشی کی نظیر سے قوموں اور ملکوں کو زندگی بخش دی - اور فی الحقیقت جو لوگ اس دنیا میں مرتے ہیں' وہی مردوں کو زندگی بخش بھی سکتے ہیں - تم اگر صرف اپنی خاطر زندہ ہو' تو اسکے یہ معنی ہیں کہ اپنی ملت کیلیے ایک مردہ لاش ہو' پر اگر قوم کیلیے مرجاؤ' تو تم نہ صرف زندہ ہو' بلکہ ہزاروں اور لاکھوں جسموں اور ہستیوں کو زندگی بخشنے والے ہو !

اہل قرطاجنہ نے آگ کے شعلوں میں کود کر جانیں دیدیں لیکن اسلام' جسکی حیات معنوی کی پہلی شرط نفس و جسم پر موت طاری کرنا ہے' اگر ہوتا تو آگ کے شعلوں کی جگہ دشمنوں کی تلواروں کی طرف اشارہ کرتا' اور آخری مایوسی کے عالم میں بھی اسکو کبھی پسند نہ کرتا کہ اسکے فرزندوں کی جانیں با لذل والذل جالیں - یہ نو سو استقلال پرست قرطاجنی سر سے کفنی باندھکر اگر نکلتے' تو کم ازکم ۹ سو رومیوں کو تو ضرور خاک و خون میں ملادیتے تاہم جس جذبۂ فدا کاری اور جاں سپاری سے انہوں نے اپنی جانیں دیں' اسکے شرف و احترام کی تاریخ عالم ہمیشہ حفاظت کریگی - آگ کے شعلوں نے انکے جسموں کو چند لمحوں کے اندر فنا کردیا ہوگا' لیکن انکی مثال حریت و تفانی کی روح مقدس کبھی فنا نہیں ہوسکتی - انہوں نے صفحۂ عالم پر اپنی یاد ہمیشہ کیلیے نقش کردی' اور آنے والی قوموں کیلیے ایک مثال عظیـــم چھوڑ گئے -

عبرت و نتـائج

انکی سرگذشت از سر تا پا ایک توصیۂ حریت اور ایک صداے موعظۃ ہے' جو قوموں کو بتلاتی ہے کہ اپنی قومی ازادی اور ملی استقلال کی قدر و قیمت پہچانیں اور اسکی محبوبیت و معشوقیت کا اندازہ کریں - انکی تاریخ ان قوموں کیلیے ایک شاہراہ عمل کا افتتاح کرتی ہے' جنہوں نے اپنی غفلت کی لعنت میں گرفتار ہو کر غیروں کی غلامی و محکومی کا طوق پہن لیا ہے' اور انکی ہیبت و سطوت اور قواء جنگ و اسباب تسلط سے مرعوب ہوگئی ہیں - انہوں نے گویا ہمیشہ کیلیے اس کا فیصلہ کردیا ہے کہ قوموں کی زندگی اور استقلال صرف قواء جنگ اور اسلحۂ و آلات کے حصول ہی پر موقوف نہیں ہے' بلکہ دلوں کے محکم جوش' مصیبت کے سچے احساس' مستعدی اور آمادگی کی صداقت' اور سب سے زیادہ کہ باہمی نزاعوں اور بے مہریوں کی جگہ' اتحاد و اتفاق کی زنجیروں میں بندھکر ایک دل اور ایک جان ہو جانے پر ہے - پھر نہ فوج کی ضرورت باقی رہتی ہے' نہ اسباب مادیۂ مقاومۃ و دفاع کی احتیاج ہوتی ہے' نہ ہتیاروں کے چھن جانے سے نقصان پہنچ سکتا ہے' اور نہ قلعوں کے مسمار ہو جانے سے قوت سلب ہوسکتی ہے -

انکا مقابلہ ایک نہایت متمدن اور شایستہ قوم سے تھا' جو اس زمانے میں یورپ کے موجودہ تمدن کی قائم مقام تھی - دشمن شہر پر قابض ہو چکے تھے' ہتیار چھین لیے تھے' اور انکی تعداد بے شمار تھی - تاہم تم نے دیکھا کہ جب انتہا درجے کی مایوسی چھاگئی' ہر طرف سے امید کا دروازہ بند ہوگیا' اور قرطاجنہ کے ہر فرد کو آنے والے وقت کا سچا اور آخری احساس ہوگیا' تو پھر انکے دل قوت اور طاقت کی ایک نئی روح سے بھرگئے' اور انکے دلوں سے ایک لمحہ کے اندر دشمنوں کی قوت' تسلط' قواے جنگ' اور کثرت تعداد کا رعب دھل گیا - پھر وہ اٹھہ کھڑے ہوے' اور سب کے دل قومی عزت کے حفظ کیلیے ملکر ایک ہوگئے - اگر ہتیار نہ تھے تو عمارات سے لوہا نکالکر ڈھالنا شروع کردیا - اگر امانیں نہ تھیں' تو عورتوں اپنے بالوں کی لٹیں کاٹ کاٹ کر اسکے چلے بنا لیے - پھر سب کچھہ ہوگیا' کیونکہ جو قوم مرنے کیلیے مستعد ہو جاے' خواہ وہ کیسی ہی بے دست و پا اور بے ساماں ہو' مگر پھر بھی وہ ایک ایسی قوت ہے' جو سب کچھہ کرسکتی ہے' جو نا ممکن کو ممکن بنا دیسکتی ہے' اور جس پر اس دنیا کی کوئی قوی سے قوی طاقت بھی غالب نہیں آسکتی !!

آخـری نظـــارہ

فاعتبـروا یا اولـی الابصـار !!

یہ سب کچھـہ ہورہا تھـا' اور خائـن ماسک و ملت (ہسدروبال) رومی لشکر میں بیٹھا دیکھہ رہا تھا - اسکی نوجوان بیوی جسکی حسن و رعنائی تمام قرطاجنہ میں ضرب المثل تھی' ہیکل کے اندر پناہگزینوں کے ساتھہ تھی' اور دو چھوٹے چھوٹے بچے بھی اسکی گود میں تھے - ہسدروبال کو اپنی بیوی سے عشق تھا'

اور اپنے بچوں پر مفتوں تھا - جب اُس نے قوم سے غداری کرکے پوشیدہ نکل جانے کا ارادہ کرلیا تو چاہا کہ اپنی بیوی اور بچوں کو بھی ساتھہ لیجاے - اسنے اپنے ذلیل ارادے سے اُسے اطلاع دی' اور طرح طرح کی تدبیروں سے سمجھانا چاہا' لیکن اُس وفادار ملۃ' فدا کار وطن' اور تمثال شرافت و عظمت نے نہایت ذلت و نفرت سے اسکی تجویز کو ٹھکرا دیا' اور اسدرجہ غصے سے مضطرب الحال ہوئی کہ ھسدروبال سہم گیا - اُسے خوف ہوا کہ کہیں جوش غضب میں میرے مخفی ارادے کو قوم پر ظاہر نہ کردے اور میں اپنی جان کو بھی بچاکر نہ لیجا سکوں -

افسوس کہ اس خائن ملت کو اسپر بھی شرم نہ آئی - محبت نفس و عشق غذاے حیوانی نے اسکو مغلوب کرلیا تھا - وہ رات کے وقت نظروں سے پوشیدہ ہوکر تن تنہا نکل آیا اور سمجھا کہ میری مثال اور غذا کا فقدان ان لوگوں کو بھی اطاعت قبول کرلینے پر مجبور کردیگا' اور میری بیوی بھی کچھہ دنوں کے بعد نکل آئیگی -

لیکن اسکے نفس ذلیل و سفیہہ نے اسکو دھوکا دیا - اس نے اپنی بیوی اور اپنی جماعت کے قلب شریف کو بھی اپنا ہی سا سمجھا تھا - صبح کے وقت جب ہیکل کی دیواروں سے اُسکی بیوی نے رومی سپہ سالار کے پاس اُسے دیکھا' تو غیظ و غضب میں آکر چلا اُٹھی اور نفرت و حقارت کے ساتھہ اُسپر لعنت بھیجی !

اسکے بعد آخر تک ھسدروبال کی بیوی نے اپنی قوم کا ساتھہ دیا اور جب خاتمے کے آخری دن ہیکل کی دیواروں سے آگ کے شعلے بلند ہوے تو اُس نے اپنی قوم سے کہا :

" مجھے چند لمحوں کی زندگی ابھی مطلوب ہے - اپنے لیے نہیں' اپنے ان معصوم بچوں کیلیے نہیں' بلکہ انکے غدار اور سفیہہ باپ کیلیے' جس کو قبل اسکے کہ مقدس دیوتا آخرت کی لعنت میں گرفتار کریں' میں چاہتی ہوں کہ اس دنیا میں آج بھی ایک سزا دے دوں - افسوس کہ اس نے مجھسے نہیں' مگر اپنی قوم سے بے وفائی کی - وہ آجتک میرے عشق میں ثابت قدم رہا' لیکن کاش مجھسے بے وفائی کرتا' پر اپنی قوم سے بے وفا نہوتا !! "

اُس نے یہ کہا اور اُس وقت تک توقف کیا' جب تک کہ آگ کے شعلے ہیکل کے احاطے کی دیواروں تک نہ پہنچ گئے - یہ مقام رومی فوج کے بالکل سامنے اور قریب تھا - اُس نے جب دیکھا کہ دیواروں میں آگ نے اچھی طرح گھر بنا لیا ہے' تو اپنے دونوں بچوں کو گود میں لیکر نکلی' اور ھسدروبال کے سامنے جا کر کھڑی ہوگئی -

ھسدروبال کی بیوی کی تقریر

اسکا مستقیم قد استقلال و ثبات کا ایک آہنی ستون تھا' اور اُسکی حسین آنکھوں سے غیظ و غضب کی چنگاریاں نکل رہی تھیں - وہ پہلے بھی حسین تھی' لیکن اس وقت عزم و استقامت' اور عظمت و جبروت کے حسن معنوی نے اسکے اندر فرشتوں کی سی ایک ہیبت جمیل پیدا کردی تھی -

اُس نے پہلے رومیوں کے لشکر اور انکے ساز و سامان کی ایک نظر حقارت ڈالکر تذلیل کی - پھر رومی سپہ سالار کی طرف دیکھکر کہا :

" اے ظالم رومیو ! تم خوش ہوکہ تم نے ہماری بربادی و ہلاکت اپنی آنکھوں سے دیکھہ لی - لیکن تم بھول گئے کہ اس دنیا کی ایسی ظالمانہ خوشیاں ہمیشہ سے عارضی ہوئی ہیں - اُس وقت کو دور نہ سمجھو' جب تمہاری ہلاکت و بربادی کا وقت بھی آلیگا' اور گو اُس وقت کو دیکھنے کیلیے ہم نہونگے' مگر ہمارے اجسام سوختہ کی خاکستر' اور قرطاجنہ کی جلی ہوئی دیواروں کی ذرے موجود ہونگے ! "

پھر وہ اپنے شوہر کی طرف متوجہ ہوئی - اسکے چھوٹے چھوٹے بچے آنے والے وقت سے بے خبر اسکی چھاتی سے لپٹے ہوے تھے' جبکہ اُس نے کہا :

" اے ھسدروبال ! اے خائن ملۃ ! اے شقی روسیاہ ! اے وہ' کہ تونے اپنی قوم' اپنے مقدس وطن' اور اپنے دیوتاؤں سے بے وفائی کی !! یاد رکھہ کہ قرطاجنہ کی جلی ہوئی دیواروں کی خاک کا ہر ذرہ تجھپر لعنت بھیج رہا ہے' اور قیامت تک کیلیے تیری روح سفیہہ اور ہستی نجس پر انسانوں کی پھٹکار ہوگی !! تونے اپنوں کو فاقہ و موت کی حالت میں چھوڑکر غیروں کی اطاعت کرلی ! تونے اپنی اس جماعت کو چھوڑکر جو تیرے قدموں پر سر رکھے ہوے تھی' اس روم کے ملعون ظالم کے قدموں تلے جگہ ڈھونڈھی ! تونے اپنی قوم کو چھوڑ دیا تاکہ وہ فاقہ و تشنگی سے ہلاک ہو' اور خود روٹی کے ایک ٹکڑے اور پانی کے ایک کوزے کیلیے غیر قوموں کی ٹھوکریں کھانے کیلیے چلا آیا ! بتلا کہ تونے دیوتاؤں کی مقدس قسم' قوم کی وفاداری' اور وطن کی محبت کو بیچ کر کیا پایا ؟ اس حیات فانی کی چند گھڑیاں' جو ممکن ہے کہ ابھی ہی ختم ہو جائیں ؟ روٹی کا ایک ٹکڑہ اور پانی کے چند قطرے' جو تو نو سو قرطاجیوں کی بھوک اور تڑپ کو بھولکر اپنے حلق کے نیچے اُتارتا تھا ؟ یا پھر دنیوی عزت اور کامرانی کا کوئی وعدہ' جو اس رومی سپہ سالار نے تجھسے کیا ہے ؟ لیکن اے شقی و سفیہہ ! بتلا کہ جب تیری قوم میں سے ایک فرد بھی اس دنیا میں باقی نہ رہا' جب تیرا ملک آگ کے شعلوں کا ایندھن بن گیا' جب قرطاجنہ کی ہزار سالہ نسل نابود و فنا ہوگئی' تو پھر دنیا میں تیرے لیے' تن تنہا تیرے لیے اے لعین و روسیاہ تیرے لیے' کونسی شے ہے' جو عزت اور خوشی کا ذریعہ ہوسکتی ہے ؟ کیا یہ ظالم رومی تیرے سرپر رومۃ الکبری کے عظمت کا تاج رکھہ دینگے ؟ پھر اگر وہ رکھہ بھی دیں' تو تیری تمام قوم کے مٹ جانے کے بعد وہ تاج تجھکو کیا خوشی دیسکتا ہے ؟ ہزار تف ہو تجھپر اے ھسدروبال' کہ تیری زندگی تیری قوم کے کام نہ آئی ! اور قیامت تک کیلیے پھٹکار ہو ہر اُس زندگی پر' جو تیرے نقش قدم پر چلے' اور حیات دنیویہ کی فانی لذتوں' اور نفس و جان کے آرام و راحت کیلیے اپنی قوم اور اپنے ملک سے بے وفائی کرے ! "

شدت غیظ و غضب سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا' اور جب اپنی قوم کی یکسر بربادی و ہلاکت یاد آئی تو درد و غم کے وفور سے اسکی آواز بند ہوگئی -

چند لمحوں تک اس نے ایک سکوت قہر کے ساتھہ اپنے بد بخت شوہر کو دیکھا' پھر ایک نگاہ اشک آلود اپنے اُن بچوں پر ڈالی' جو اسکے ارادے سے بے خبر' اور کئی دنوں کے متصل فاقے سے زار و نزار ہوکر اسکے منھہ کو مظلومانہ تک رہے تھے !

وہ کسی مخفی ارادے کا فیصلہ کرکے' ایک استقلال آہنیں کے ساتھہ آگے بڑھی - بچوں کو گود سے اُتارکر اپنے سامنے کھڑا کیا اور

اپنے جنسي ضعف و صوت نسائي کے خلاف ' شہنشاھوں اور فاتحوں کي آواز میں گرج کر بولي :

" تیسري اصلي سزا کا وقت دور نہیں ہے ' جبکہ قرطاجنہ کا مقدس دیوتا اپني عدالت میں تجھے کھڑا کریگا ! لیکن اس وقت بھي تیرے لیے ایک عذاب الیم درپیش ہے - پھر بتلا کہ جب تو مجھے ' اور اپنے اِن بچوں کو آگ میں جلتا ھوا ' اور موت کے احتضار سے تڑپتا ھوا دیکھے گا ' تو تیرے پاس کیا عذر ھوگا ؟ کون ہے جو تجھکو اس معائینۂ تعذیب ' اور اس نظارۂ الیم سے بچالیگا ؟ یہ تیرا معبود رومي ' جسکے قدموں کي ٹھوکر کھانے کا تجھے فخر ہے ' تجھکو روتے دیکھتا ہے ' پر اس عذاب سے تو نہیں بچاسکتا ! "

رومي سپہ سالار ' ھزاروں افسران جنگ ' اور قشون محاصرہ ' اسطرح ساکت و صامت تھے ' گویا کسي ظالم دل کي طرح ' آج انکے اجسام حیہ بھي پتھر کے بت بن گئے ھیں ! ھستروبال کي آنکھیں کھلي ھوئي تھیں ' مگر کانوں میں سمندروں کي رواني ' جنگلوں کي سنساھٹ ' اور درندوں کي مہیب بولیوں کي سي متوحش صدائیں آرھي تھیں - وہ اپني بیوي کو ' جسکا پیکر حسن ' اسوقت ایک فرشتۂ عذاب کي صورت میں اسکے سامنے تھا ' دیکھہ رھا تھا ' لیکن نہیں سمجھہ سکتا تھا کہ یہ کیا ہے ؟

شہداء ملت کي یاد میں آخرین قطرۂ اشک

اُس کي بیوي نے ایک مرتبہ قرطاجنہ کے جلے ھوے کھنڈر کو جي بھر کے دیکھا ' پھر اپني قوم اور اپنے ملک کي یاد میں ایک آخرین قطرۂ اشک بہایا ' اسکے بعد اپنے دونوں بچوں کا گلا گھونٹ کر آگ میں ڈالدیا ' اور انکے بعد خود بھي آگ میں کود کر ' اسکے بھڑکتے ھوے شعلوں میں روپوش ھوگئي ! !

....

(البقیۃ تتلي) ....

اطــــلاع

دفتر الہلال کے ذریعہ پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ ھنڈ ملسکتي ھیں - ھر چیز دفتر اپني ذمہ داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود ھیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانہ ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام ھوا ہے - اسکے تمام کیل پُرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد ھیں -

ابتدا سے الہــلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو ھارس پاور کے موٹر میں سولہ سو في گھنٹہ کے حساب سے چھاپ سکتي ہے - چونکہ ھم اسکي جگہ بڑے سائز کي مشینیں لے چکے ھیں - اسلیے الگ کردینا چاھتے ھیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پاؤں سے بھي چلائي جاسکتي ہے ' ڈیمائی وولیو سائز کي - اِس پر ھاف ٹون تصاویر کے علاوہ ھر قسم کا کام جلد اور بہتر ھوسکتا ہے -

قیمت بذریعہ خط و کتابت طے ھوسکتي ہے - جو صاحب لینا چاھیں ' وہ مطمئن رھیں کہ ھم اپني ذاتي ضمانت پر انہیں مشین دینگے ' اور اپنے اخلاقي وقار کو لین دین کے معاملات میں ضائع کرنا نہیں چاھتے -

منیجر الہـلال پریس

انتقـــاد

—*—

رپورٹ انجمن ھلال احمر قسطنطنیہ

—*—

انجمن ھلال احمر عثماني نے ایک بین الملي انجمن کي صورت اختیار کرلی ہے اسلیے عالم اسلامی کے ھر ھر گوشے کو اسکے اعمال و خدمات کے متعلق سوال کا حق ہے اور ایسے ملک کو تو خصوصاً ' جسمیں سات کرور مسلمان رھتے ھوں اور ھر ضرورت کے وقت اعانت کے لیے اُٹھکھڑے ھوتے ھوں - انجمن کي موجودہ شکل کو قائم ھوے کم و بیش تین سال ھوگئے - اس عرصہ میں ھندوستان سے معتد بہ مدد ملي مگر با این ھمہ اس نے آج تک ھندوستان میں کوئي روداد شائع نہیں کي تھي - یہ ایک ناگوار بے اعتنائی تھي جو انجمن کي طرف سے ھندوستان کے ساتھہ کیجارھي تھي - لیکن نہایت خوشي کي بات ہے کہ اس بارے میں جو تحریکیں ادارۂ الہلال اور بعض دیگر حضرات نے کي نہیں ' وہ بیکار نہ گئیں ' اور اب ایک مختصر انگریزي رپورٹ شائع کي گئي ہے -

اسمیں انجمن نے ان خدمات کي مختصر روداد شائع کی ہے جو اس نے جنگ بلقان میں انجام دي ھیں - اس روداد کو مختلف زبانوں میں شائع کیا گیا ہے - انگریزي اڈیشن غالباً خاص ھندوستان کے لیے ہے ' کیونکہ عالم اسلامي کے جس گوشے میں سب سے زیادہ انگریزي سمجھي جاتي ہے ' وہ صرف ھندوستان ھي ہے -

روداد کے دیکھنے سے معلوم ھوتا ہے کہ اس جنگ میں انجمن کا دائرہ خدمات صرف شفا خانوں تک ھي محدود نہیں رھا بلکہ شفا خانے کے علاوہ متعدد اور طریقوں سے بھي نہایت مفید خدمات انجام دیے -

مثلاً میدان کارزار سے واپس آنے والے مجروحین کے لیے یورپین ٹرکي میں منزلگاھیں قائم کیں ' جنمیں انکے آرام کا تمام ضروري سامان تھا - قسطنطنیہ میں جو طبي وفود آئے تھے ' انکو ھر قسم کي مالي و انتظامي مدد دي - خزانہ کے خالي ھونے کي وجہ سے فوجي اور منیرسپل شفا خانوں کے پاس آلات و ادویہ وغیرہ کي کمي تھي - لیکن انکو جس شے کي ضرورت ھوئي ' انجمن نے اپنے ذخیرے سے مہیا کردي - عثماني اسیران جنگ اور انکے اعزا میں مراسلت کا انتظام کیا جو في الحقیقت سب سے بڑي رفیع خدمت تھي - وغیرہ وغیرہ -

کارفرمایان انجمن اخر میں اعتراف کرتے ھیں کہ اپنے کاموں میں انجمن ھلال احمر اپني ھمچشم انجمنہاے صلیب احمر کي برابري نہیں کرسکي ' مگر وہ کہتے ھیں کہ اسکي وجہ اعضاء انجمن کا تساھل نہیں بلکہ انجمن کي نوعمري ' کم مایگي ' اور صرف زمانۂ جنگ کي تیاري ہے - چنانچہ اس تجربہ کي بناء پر جو انکو دو جنگوں میں ھوا ' مجلس انتظامیہ نے طے کرلیا ہے کہ آیندہ سے انجمن زمانۂ صلح میں بھي مصروف کار رہے - مجلس انتظامیہ نے محسوس کیا ہے کہ صرف آلات ' ادویہ ' اور پوشاکوں کے فراھم کرلینے سے انجمن کي تیاري مکمل نہیں ھوسکتي - اسلیے یہ بھي طے کیا گیا کہ مذکورہ بالا اشیاء کي فراھمي کے علاوہ تیمار داروں کو تعلیم خصوصي دي جاے اور اگر ضرورت ھو تو اسکے لیے ایک درسگاہ کھولدیجائے

تیمار داروں کے علاوہ باربرداری کے لیے ایک جہاز بھی لیا جائے کا تاکہ جہاں ضرورت ہو ' انجمن بغیر کسی تاخیر کے اپنا سامان بھیج سکے -

اخر میں تمام معاونین انجمن کا نہایت خلوص سے شکریہ ادا کیا گیا ہے - افسوس ہے کہ انجمن نے اپنی مالی حالت کے تفصیلی تذکرہ کو اس رپورٹ میں جگہہ نہ دی ' حالانکہ یہ بہت ضروری حصہ تھا ' اور اسکی تفصیل لوگوں کیلیے موجب طمانیۃ و مزید سرگرمی اعانۃ ہوتی - میں نے ارکان انجمن و معاونین کار کو پچھلے دنوں باربار اسپر توجہ دلائی ' اور اس رپورٹ کو دیکھکر پھر ایک تفصیلی مراسلہ بھیجا ہے - نیز ڈاکٹر مصباح الدین اور شیخ چاوش کو بھی لکھا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ کثرت اشغال اور جنگ کی مصروفیت سے کوئی مبسوط رپورٹ شائع نہ ہو سکی - تاہم ضرورت ' ضرورت ہے ' اور اس سے اغماض نہیں کیا جاسکتا -

عام تقسیم کیلیے زیادہ نسخوں کے بھیجنے کیلیے بھی لکھا ہے تاکہ ہندوستان کی تمام انجمن ہاے ہلال احمر میں تقسیم کر دی جائیں -

مطبوعات اردو

جہنم سے پہلا اور دوسرا خط

قیمت حصہ اول ۲ - آنہ - حصہ دوم - دو آنہ - مترجم سے ریاست رام پور و ممالک متعددہ کے پتے سے ملسکتی ہے -

مولوی شرف الدین احمد خانصاحب ہیڈ کلرک جیل رامپور کے متعدد رسالے اردو میں شائع ہو چکے ہیں -

آجکل ایسے لوگوں کی بڑی ضرورت ہے جو اپنے فرصت کے اوقات کو ادبی خدمات کیلیے وقف کر دیں ' اور اپنی مقدور بھر جو کچھہ لکھہ پڑھسکتے ہیں ' اس سے دریغ نہ کریں -

مولوی شرف الدین صاحب ایسے ہی بزرگوں میں سے ہیں - یہ رسائل انگریزی کی ایک مقبول و کثیر الاشاعۃ کتاب سے ترجمہ کیے گئے ہیں ' جو خود بھی غالباً یورپ کی کسی دوسری زبان کا ترجمہ ہے - اسکے مصنف نے مذہبی احکام جزاء و عقوبت کو پیش نظر رکھکر ' اُن روحانی آلام و عذاب کا نقشہ کھینچنا چاہا ہے ' جو دنیا کے تمام مذاہب میں " جہنم " کے نام سے بیان کیے گئے ہیں ' اور اسمیں قوت تخئیل اور قدرت تعبیر ' دونوں چیزوں سے کہ شاعری کے اجزاے اولی ہیں ' پوری طرح کام لیا ہے -

صورت بیان یہ ہے کہ ایک سخت گنہگار ادمی مرجاتا ہے اور جہنم کے عذابوں میں گرفتار ہوکر ' وہانسے خطوط لکھتا ہے - اصل کتاب میں ۲۵ - خط ہیں ' اور ابھی بطور نمونے کے مولوی صاحب نے دو خطونکا ترجمہ شائع کیا ہے -

اس کتاب کے لکھنے سے مقصود یہ ہے کہ انسان کی طبیعت پر مذہبی عقائد اور احکام کے اثر کو قوی کیا جاے ' اور گناہوں سے بچنے ' اور تعذیب معاد کے عقیدے سے متاثر ہونے کا ذریعہ ہو - ترجمہ صاف اور سلیس ہے ' اور اسطرح کی ادبی اور شاعرانہ تحریروں کے ترجمہ کی مشکلات پر غالب آنے کی کوشش کی گئی ہے -

قیمت اسقدر ارزاں ہے کہ اگر ہر شخص ایک ایک نسخہ لے لے تو اسے کچھہ بھی محسوس نہوگا ' لیکن اگر مطالعہ ایک لمحہ کیلیے بھی دل پر کام کرگیا تو یہ بہت قیمتی ہے - ہم مولوی صاحب کے اس مقصد رفیع و اہم کو قابل داد و تحسین سمجھتے ہیں ' گو آجکل کے بہت سے مدعیان تحریر فکر و علو خیال کو اس مقصد پر ہنسی آے -

سالنامہ مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ

مہتمم مدرسہ - کیرانہ ضلع مظفرنگر کے پتے سے ملسکتی ہے

مدرسۂ صولتیہ مکہ معظمہ کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہتا ہے ' اور اخباربیں اشخاص اسکے کاموں سے بے خبرنہیں ہیں - یہ اسکی تازہ ترین رپورٹ ہے جو مولانا محمد سعید صاحب مہتمم مدرسہ نے شائع کی ہے ' اور علاوہ حالات مدرسہ کے ' اپنے تمہیدی مضامین کے لحاظ سے بھی نہایت دلچسپ اور مفید اطلاعات پر مشتمل ہے -

اس مدرسے کو قائم ہوے عرصہ ہوگیا - مکہ معظمہ اسلام اور مسلمانوں کیلیے ایک قدرتی مرکز ہے ' اور وہاں کا ہر معمولی اور ادنی کام بھی اور مقامات کے عظیم الشان کاموں سے زیادہ مفید و نتیجہ خیز ہوسکتا ہے ' بشرطیکہ وقت کی ضرورتوں ' اور اصول کار و طریق عمل سے اغماض نہ کیا جاے -

اس بنا پر مدرسۂ صولتیہ بھی ایک توجہ طلب کام ہے ' جو قائم ہے ' اور اپنی ابتدائی منازل سے گذر چکا ہے ' اور اگر اسکی طرف توجہ کی جاے تو ایک مفید ترین کام بن سکتا ہے -

میں کسی وقت اسکی نسبت تفصیلاً لکھونگا -

یہ رپورٹ نہایت عمدہ اور بے تکلف چھپی ہے ' اور ۱۱۶ - صفحوں پر ختم ہوئی ہے - مدرسہ کی تفصیلی حالت ' جدید دار التدریس کا قیام ' سالانہ اجلاس کی روئداد ' رسائل اعانۃ و مقدار اعانت کی تفصیل ' اور اسی طرح کے ضروری بیانات پورے شرح وبسط سے درج کیے گئے ہیں -

آسان تعلیم

قیمت ۲ - آنہ - مصنف سے ملسکتا ہے -

اردو زبان کی ابتدائی تعلیم اور رسم الخط کا مسئلہ بھی ایک اہم اور توجہ طلب مسئلہ ہے -

یہ رسالہ مولوی عبد الرحیم صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ مال کلکٹری گیا نے اس غرض سے لکھا ہے کہ بچوں کی تعلیم کیلیے قاعدۂ بغدادی کے اصول پر اردو کی تعلیم کا بھی ایک قاعدۂ ابتدائی مرتب ہوجاے -

اسمیں ہجے کے اصول پر تمام تراکیب حروف کے اسباق بناے ہیں ' اور ہر حرکت کا سبق علیحدہ ہے - ساتھہ ہی مراتب جملے مشق کیلیے دیے ہیں اور پھر اضافت وغیرہ کی مشق کرا کے چھوٹی چھوٹی عبارتیں بنائی ہیں ' جنسے یقیناً بچوں کو بہت فائدہ ہوگا -

تفہیم القواعد

قیمت ۳ - آنہ مصنف سے ملسکتا ہے -

مسئلۂ صرف و نحو اردو

یہ اردو کے صرف و نحو کا ایک نیا رسالہ ہے ' جسے مولوی جلال الدین احمد صاحب جعفری زینبی ہڈ مولوی گورنمنٹ ہائی اسکول کانپور نے مرتب کیا ہے -

یہ صرف پہلا ابتدائی حصہ ہے - دوسرا حصہ اعلی جماعتوں کیلیے اسکے بعد شائع کیا جائیگا -

اردو زبان کی ترقی و اشاعت میں یہ بات ہمیشہ عجیب سمجھی جائیگی کہ ایک طرف تو علوم وفنون کی کتابیں اسمیں لکھی جا رہی ہیں ' اور دوسری طرف کوئی جامع لغت بلکہ مکمل صرف و نحو تک موجود نہیں ہے ' اور بیسیوں صرفی و نحوی مسائل ہیں ' جو ابتک غیر فیصل شدہ ہیں !

اس سے بھی عجیب تر یہ ' کہ سودا اور میر تقی سے زیادہ احسان اسپر ایک عام دوست انگریز ' (سر جان گلگرسٹ) کا ہے ' جس نے سب سے پہلے اسکے قواعد کو منضبط کرایا اور یہ احسان اُن احسانات عظیمہ کے علاوہ ہے ' جو بہ حیثیت اس زبان کے رواج دھندہ ہونے اس میں (باغ و بہار) جیسی بے نظیر انشائی کتابوں کے مرتب کرانے ' اور اسکی مربیانہ سرپرستی کی وجہ سے ہمیشہ یاد گار رہیں گے -

بورڈ آف اگزامنرس کلکتہ نے گذشتہ نصف صدی کے اندر صرف و نحو میں کتابیں لکھنے اور لکھوانے کی متعدد کوششیں کیں ' اور اس سے باہر بھی ملک میں متعدد کتابیں لکھی گئیں ' مگر سچ یہ ہے کہ ابتک کوئی جامع اور ہر طرح معتبر کتاب ملک کے ہاتھہ میں نہیں ہے -

یہ تو اُردو صرف و نحو کے تدوین فن کا حال ہے - اسکے بعد ابتدائی اور متوسط و اعلی درسی قواعد کا خانہ ہے ' اور معیار نظر بلند کرکے دیکھیے تو وہ بھی خالی ہے - بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ شاید انضباط ضروریات قواعد ' و تسہیل بیان ' و ترتیب مندرجات کے لحاظ سے انگریزی میں نسبتہً اچھی قواعد کی کتابیں لکھی گئی ہیں - گو اغلاط و لغزشیں اُن میں بکثرت ہوں -

اس سلسلے میں بہت سی کتابیں میں نے دیکھیں' اور (تفہیم القواعد) ایک مختصر رسالۂ تازہ ہے - مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ ابتک جو قواعد لکھی گئیں ' انمیں یا تو انگریزی گرامر کا اتباع بیجا کیا گیا' یا محض عربی کا - اسلیے میں ایک سادہ و آسان رسالہ مرتب کرتا ہوں جو بچوں کے دماغ پر ابتدا ہی سے بارگراں نہو -

میں نے اسکے چند ابتدائی صفحات دیکھے - اسمیں شک نہیں کہ طریق بیان بہت سہل و آسان ہے - ترتیب مسائل وہی عام اور معمولی ' مگر ہر سبق کے ساتھہ ہی مشق کی عبارت بھی دیدی ہے - تقریباً تمام ضروری اقسام و ابواب کو جمع کیا ہے ' اور یہ کوشش ہر جگہ نظر آتی ہے کہ طریق تعلیم آسان اور سہل ہو -

بہتر تھا کہ طریق سوال و جواب سے بھی کہیں کہیں کام لیا جاتا کہ درس مسائل و قواعد کیلیے یہ طریقہ بہت مفید ہے -

نقشے بنا کر باہمی تعلقات و روابط و انشعاب ابواب کو سمجھانا بھی ایک عمدہ اصول تعلیم ہے ' اور بہتر ہو اگر آیندہ اسکا خیال رکھا جاے -

---

اتحاد المسلمین

— * —

علماء و مصلحین واعظین و ارباب صحائف و جرائد کیلیے مفت - مولوی عبید اللہ صاحب - بنگلہ نواب وقار نواز جنگ - متصل مسجد حیرت آباد - حیدر آباد (دکن) -

— * —

مولوی محمد احسن صاحب اکزکیٹو انجینیر نے یہ رسالہ اس لیے لکھا ہے تاکہ مسلمانوں کو فریضۂ قطعیہ زکواۃ کی ضرورت و اہمیت' و دلائل فرضیت سے باخبر کیا جاے ' اور آمادہ کیا جاے کہ اس فرض کی طرف سے غفلت نہ کریں - اور مولوی ابوالبرکات محمد عبید اللہ صاحب نے اسی مقصد سے اسے شائع فرمایا ہے : فجزاہما اللہ تعالی خیرالجزا ' و زادنا اللہ و ایاہما حمیۃ الاسلام !

اس رسالے کی تقریب پر بہتر ہے کہ چند کلمات فریضۂ زکواۃ کی نسبت عرض کروں :

فریضہ زکواۃ

حکم زکواۃ ایک اعظم ترین فرائض مسلمین' و اہم ترین احکام شریعۂ حقۂ اسلامیہ میں سے ہے ' اور اسکی فرضیت مثل فرضیت حج و صلوۃ و صیام ' نصوص قطعیۂ شریعت ' اور تعامل غیر منقطع اہل اسلام سے ثابت ہے - اور منجملہ ہمارے موجودہ مصائب عظیمہ کے ایک مصیبت کبری یہ ہے کہ اس فرض کی طرف سے غفلت و تساہل بالعموم طاری و ساری ' اور اسکے جمع و صرف کیلیے انتظام و اہتمام کے وسائل مفقود -

ہم نے اپنے گھر کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ہیں ' اور دنیا کے دور دراز گوشوں میں مارے مارے پھرتے ہیں - آج یورپ میں مختلف مدارج و طبقات کے تصادم ' اور فقرائِ عمال (۱) کے افلاس و مصائب ' اور دولت کی عدم تقسیم و مرکزیۃ (۲) کی وجہ سے موجودہ ھئیۃ اجتماعیہ اور معیشۃ مدنیہ کی بنیادیں ہل رہی ہیں - اشتراکیۃ (سوشیالیزم) کی اسی لیے پیدایش ہوئی - اور فوضویہ (نہلزم) کے مہیب وجود کی تولید اسی کا نتیجہ ہے - کل کی بات ہے کہ انگلستان میں مسٹر لائڈ جارج نے اُمرا و اشراف کے ٹیکس کا مسئلہ اٹھایا تھا ' اور برطانیہ کے مزدوروں کی اصلاح حالت اور تقویۃ مالی کے مقصد نے ایک سخت ہنگامہ مچادیا تھا !

یہ سب کچھہ قوم کے مفلس حصے کی ضروریات کے پورا نہونے ہی کا نتیجہ ہے -

جرمنی اور بعض حصص امریکا میں غرباء و محتاجین کیلیے حکومت اور قوم کے مشترک فنڈ قائم کیے گئے ہیں -

کواپریٹو سوسائٹیاں اور زرعی اور دیہاتی بنکیں جو آج قائم کی جا رہی ہیں ' یہ بھی دراصل اسی ضرورت کا علاج ہے کہ قوم کے محتاج اور بے مایہ حصے کی اعانت کی جاے -

لیکن اسلام نے اپنے ظہور کے ساتھہ ہی ان مفاسد اجتماعیہ و مدنیہ کا علاج کردیا تھا - فریضۂ زکواۃ کی بہت بڑی مصلحت یہی تھی کہ اسکے ذریعہ قوم کے مفلس و محتاج حصے کی ضروریات کا انتظام کیا جاے - نیز صدہا ملی احتیاجات مالیہ کیلیے ایک دائمی خزینہ (فنڈ) مہیا ہو جاے -

اسلام نے ایک طرف سود کو حرام کیا ' جو غریبوں اور محتاجوں کی زندگی کیلیے مہلک و سم قاتل تھا ' اور جسکے ذریعہ دولت مندوں کو اُن پر ایک جابرانہ و ظالمانہ تسلط کا موقعہ مل جاتا تھا - دوسری طرف اسکے بدلے زکواۃ کو فرض کردیا ' تاکہ جن احتیاجات کی وجہ سے غریب و محتاج طبقہ سود دینے پر مجبور ہو جاتا ہے ' وہ پیش ہی نہ آئیں !

فی الحقیقۃ موجودہ زمانے کے وقت کے کاموں میں سے ایک اہم اور ضروری کام فریضہ زکواۃ کی تعمیل ' اور اسکے جمع و خرج کے انتظامات کی باقاعدہ تشکیل بھی ہے' اور اس عاجز کے بعض پیش نظر کاموں میں اسکی تحریک بھی داخل ہے : و کل امر مرھون باوقاتھا -

دراصل یہ تمام مصیبتیں اسلیے ہیں کہ " امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کے سلسلۂ حقہ کا عملاً سد باب ہوگیا ہے - علما اپنے قدرتی فرائض کو بھلا چکے ہیں ' اور دار الشفا کے طبیب خود ہی بیمار اور محتاج اطباء ہیں - ایسی حالت میں کس کس بات پر روئیے ' اور کس کس کا ماتم کیجیے !

تن ہمہ داغدار شد ' پنبہ کجا کجا نہی ؟

---

(۱) آجکل عربی میں یورپ کی لیبر پارٹی کیلیے " حزب العمال " کا لفظ رائج ہے ' اور مزدوروں کیلیے عمال ہی کا لفظ زیادہ تر لکھا جاتا ہے -

(۲) دولت کی " مرکزیۃ " یعنی دولت کا کسی ایک ہی جماعت اور سوسائٹی کے طبقے میں جمع ہوجانا ' اور دیگر حصص و طبقات کا بالکل محروم رہنا - یہ حالت تمدن اور سوسائیٹی کیلیے سخت ضرر رساں ہے - رومۃ الکبری کے انقراض و تباہی - اسباب اولی میں سے ایک سبب یہ بھی تھا - اسلام کا قانون توریث اور تقسیم ورثہ اسی مصلحۃ حکیمانہ پر مبنی ہے -

مولوي صاحب کي يه سعي مستحق هزار تحسين هے که امر بالمعروف و تبليغ احکام شريعت ميں مصروف هيں - اسطرح کے رسائل و مطبوعات کي جسقدر اشاعت هو ' داخل عبادت ' بل افضل از هزار نافلۂ و تهجد هے -

---

بعض حديث الاشاعه جرائد و مجلات (۱)

— * —

آ ز ا د

کانپور - قيمت سالانه ۳ - روپيه - ايڈيٹر مسٹر نگم بي - اے -

رسالۂ " زمانه " کانپور اردو کے مشہور رسائل ميں سے هے - اسي کے دفتر سے يه هفته وار اخبار جاري هوا هے -

صوبجات متحده ميں بمقابله پنجاب کے اخبارات کم هيں - اور عمده اخبارات کي جگهه تو هر صوبے ميں ابهي بہت کچهه خالي هے -

مسٹر نگم ايک مقبول رسالے کے ايڈيٹر هيں ' اسليے پبلک کيليے انکے اخبار کا مطالعه پہلا تجربه نہيں هے - اس وقت تک ميں نے ايک دو نمبر جو اسکے ديکهے ' تو خبروں کے جمع کرنے ' وقت کے معاملات پر بحث کرنے ' اور حتی المقدر هر طرح کي دلچسپي کا سامان مہيا کرنے ميں ساعي پايا - ضخامت بهي پنجاب کے بعض اخبارات کي طرح غير معمولي هے ' اور چهپائي لکهائي عام حالت کے لحاظ سے بري نہيں - پوليٹکل امور ميں شايد اس نے اپني پاليسي " هندوستاني " لکهنو کي مثال ديکر واضح کي هے ' اور ميرا هميشه سے يه خيال هے که هندوستاني کي پاليسي بہت مفيد ' معتدل ' اور اتحاد و تاليف حکام کے ساتهه ' مصالح ملکي کے تحفظ کے اصول پر ' بہت اچهي هے -

البته اعتدال کے معني درمياني راه اور توسط کے هيں - يه معني نہيں هيں که انسان دونوں راهوں ميں سے کسي ايک راه سے اسقدر قريب تر هوجاے ' که اگر بال برابر بهي آور بڑهے تو درمياني حصے کي جگهه ' سرحد کو عبور کرجائے !

اردو پريس کيليے ايک مشوره

" آزاد " کے ذکر ميں نئے اخبارات کا ذکر آگيا هے تو هم اپنے چند خيالات بطور مشورے کے ظاهر کردينا چاهتے هيں -

نئے اخبارات جو نکلے هيں ' يا شائع هونے والے هيں ' بہتر هے که ان ميں مندرجۂ ذيل امور کا لحاظ رکها جاے :

(۱) يورپ ميں روزانه ' هفته وار جرنل ' ماهوار اور سه ماهه کي جو ترتيب اور مضامين و مقاصد کي تقسيم هے ' اسکو ضرور پيش نظر رکهنا چاهيے - ايک وقت تها که ملک ميں اخبار بيني کا مذاق بہت کم تها ' اسليے تقسيم عمل اس بارے ميں ممکن نه تها ' اور ضرورت اسکي تهي که جيسے کچهه هوں ' مگر اخبارات نکالدیے جائيں ' مگر اب حالت بدل چکي هے ' پس ضرور هے که رفته رفته اردو پريس کو صحيح اصول تقسيم کار ' اور ترتيب و نظام عمل پر لايا جاے ' اور يه طوائف الملوکي اور بے راهه روي نهو که هفته وار اخبار ' روزانه اخبارات کا مواد فراهم کر رهے هيں ' اور هفته وار ماهوار رسائل کے سے مضامين کي تلاش ميں هيں - نتيجه يه هے که کوئي ايک صنف بهي موجود نہيں - نه روزانه ' روزانه هيں ' نه هفته وار ' هفته وار !

(۲) تصاوير اور کارٹون عمدۂ اجزاء اخبار و رسائل ميں سے هيں ' اور موجب ازدياد اثر ' و رونق اخبار ' و وسيلۂ حسن تفهيم و تسهيل مطالب و مسائل ' ليکن کسي کام کے کرنے کيليے ' آسے کرديدا هي شرط نہيں هے ' بلکه اسطرح کرنا ' جس طرح دنيا ميں کيا جاتا هے - ليتهو کي چهپائي ميں تصاوير کا انتظام ممکن نہيں اور اگر ممکن هے تو اسقدر اعلی درجه کا کام ' جسکے مصارف کا تحمل ممکن نہيں - پهر اس سے کيا فائده که چند سياهي کے دهبوں سے صفحات سياه کر کے مذاق سليم و حسن نظر کو زخمي کيا جاے ؟

البته کارٹون ممکن هيں ' ليکن ياد رهے که آجکل کا رٹونوں کو وضع کرنا ' اور پهر انکو بنانا ايک مستقل فن لطيف و دقيق هے ' جسکے يورپ ميں خاص خاص ماهرين فن هوتے هيں ' اور ان پر هزارها روپيه صرف کيا جاتا هے - اسکے ليے دقت خيال ' نزاکت تخئيل ' سرعت فهم ' مواد شاعري ' اور قوت مصوري کے ايک هي دماغ ميں جمع هونے کي ضرورت هے - پهر ايسے قابل مصوروں کي ' جنکے سامنے کارٹون کے تمام اجزا لفظوں ميں پيش کردیے جائيں ' اور وه اسطرح انهيں جامۂ تصوير پهنا ديں ' گويا اسکے سوا اور کوئي لباس انکے ليے موزوں هي نه تها ! !

مجهکو خود بارها کارٹون کا خيال هوا ' اور کئي بار بعض لطيف و نازک خاکے ذهن ميں آئے - اسکا سامان بهي اور تمام مقامات سے بہتر موجود تها ' مگر ميں نے بہتر نه سمجها که کسي کام کو کياجاے ' اور ايک صاحب فن کي حيثيت سے نه کيا جاے -

پس اردو اخبارات يا تو کارٹون کا صيغه بالکل چهوڑ ديں ' يا اسکي ذمه داريوں کو پيش نظر رکهيں - يه محض تمسخر نہيں هے ' بلکه موجوده ترقي يافته پريس کا ايک رفيع اور اهم کام هے -

---

مســاوات

اله اباد - قيمت سالانه ۳ - روپيه - اڈيٹر : مسٹر نذير احمد (عليگ)

يه اخبار حال ميں شائع هوا هے - صوبجات متحده ميں ابتک علي گڈه گزٹ اور البشير وغيره کے سوا مسلمانوں کے هاتهه ميں با وقعت اخبارات بالکل نه تهے - پچهلے دنوں لکهنو سے مسلم گزٹ نکلا ' اور اب خوشي کي بات هے که اسطرف تعليم يافته اصحاب کو توجه هونے لگي هے - چنانچه " مساوات " اسي سلسلے ميں قابل ذکر هے -

اسکا ايک پرچه ريويو کي غرض سے ميں نے اٹهاليا هے - ضخامت ۱۶ - صفحه کي هے جو کافي هے - کاغذ عمده لگايا جاتا هے ' اور شايد اس لحاظ سے اپنے صوبے کے تمام اخبارات ميں ممتاز هے - خبروں کے انتخاب ' اور اهم واقعات اور کونسل کے ضروري مباحث وغيره کے تراجم و تذکرے کا بالعموم اهتمام کيا جاتا هے -

صوبجات متحده ميں ابهي اردو اخبارات کي بہت کمي هے ' اور پبلک ميں روز بروز اخبار بيني کا مذاق بڑهتا جاتا هے - اسليے نئے اخبارات جس قدر شائع هوں بہتر هے - اميد هے که اله اباد کے اس تنہا اردو اخبار کو ' جو صوبے کے دار الحکومت سے نکلا هے ' ترقي و کاميابي کے وسائل بہت جلد حاصل هو جائيں گے -

قيمت اگر صرف ۳ - روپيه کردي جاے تو بہتر هوگا ' کيونکه مسلم گزٹ اور ازاد وغيره نے انتہائي قيمت يہي رکهي هے اسطرح اشاعت ميں بهي بہت جلد ترقي هوجاے گي -

---

(۱) ماهوار رسائل کيليے شام کے مشہور اديب شيخ خليل يازجي نے " مجله " کا لفظ منتخب کيا ' اور تمام ملک نے قبول کرليا يه کوئي نئي اصطلاح نہيں هے ' بلکه جاهليت عرب کي زبان ميں بهي قريب قريب اسي مفہوم کيليے بولا جاتا تها (منه)

شئون عثمانیہ

حادثۂ ادرنہ

(مقتبس از جرائد استانۂ علیہ)

(۱)

ادرنہ کا بطل عظیم غازي شکري پاشا مسلسل پانچ مہینہ تک ایک ایسي فوج گراں کے مقابلہ میں' جواپنے دونوں بازؤں میں ھزاروں بلغاریوں اور سرویوں اور صدھا زود کار اور انسان پاش توپوں کو لیے ھوے تھي' جما رھا' اور آل عثمان کے سروں کو بلند' انکي امیدوں کو زندہ' اور انکے صفحۂ تاریخ کو روشن کردیا -

یہ بطل عظیم ابھي عرصہ دراز تک سلسلہ حملۂ و مدافعت جاري رکھسکتا تھا' بلکہ محاصرہ کو اٹھا دیتا' اگر مرحوم ناظم پاشا' خائن ملۂ کامل کے فریب میں نہ آگیا ھوتا اور التواء جنگ کے وقت اس عظیم الشان شہر تک رسد رساني کي اجازت کي قید لگا دي ھوتي' اور چتلجا میں جنگ جاري رکھي ھوتي - یعني وہ منحوس التواء جنگ منظور ھي نہ کیا ھوتا' جسکي بدولت بلغاریوں کو خطوط محاصرہ و قلاع استحکام کا موقع ملا -

محاصرہ کو دو دن کم پانچ مہینے ھوے - اسوقت تک اس بطل ھمام کا عزم بالجزم تھا کہ راہ مدافعت میں اپنا اور اپني فوج کا آخرین قطرۂ خون بہادینگے اور اگر مغلوب ھونگے' اور دشمن کي طاقت نطاق محاصرہ کو چیرتي ھوئي قلب شہر تک پہنچ جائیگي' تو اپنے پاس کا تمام سامان جنگ ضائع کردینگے ! !

مگر حکومت سابقہ نے اسکے ساتھہ وہ اعتناء و اھتمام نہیں کیا جسکا وہ مستحق تھا - حکومت نے اسکے اس مقصد شریف سے اتفاق نہیں کیا اور کامل پاشا برابر اس عار انگیز صلح کے درپے رھا' جو دولۂ عثمانیہ کے شرف و حیات' بلکہ اسلام کے شرف و وجود ھي کا خاتمہ کردینے والي تھي -

بطل ادرنہ کو جب محسوس ھوا کہ حکومت اسکے اس مقصد جلیل سے متفق نہیں' تو اس نے تسلیم شہر کي صورت میں شہر کو اڑا دینے کي باب عالي کو دھمکي دي - بطل موصوف' جیسا کہ اسکے سوانح حیات سے معلوم ھوتا ھے' صاحب عزم راسخ اور شدید الراے شخص ھے - وہ جب کسي کام کا ارادہ کرتا ھے' تو کسي قسم کے پس و پیش کے بغیر اس کو کر گذرتا ھے' پس اگر شہر حوالے کردیا جاتا' تو بھي ادرنہ کا حشر وھي ھوتا جو اسوقت ھوا - کیونکہ تسلیم کي صورت میں غازي شکري پاشا نے جو کچھہ کہا تھا' اسکو ضرور پورا کرکے چھوڑتے -

اب صرف اس حیثیت سے بحث کرنا باقي ھے کہ تسلیم ادرنہ کي صورت میں کیا نتائج مرتب ھوتے؟ اور اب کیا مرتب ھونگے؟

یہ بات تو معلوم ھے کہ سلانیک بغیر مدافعت و مقاومت کے' صرف اس امید پر حوالے کردیا گیا تھا کہ باشندگان شہر و سرحد کا خون نہ بہایا جائیگا' مال و متاع نہ لوٹا جائیگا' اور عورتوں کے ننگ و ناموس پر حملہ نہ کیا جائیگا -

مگر کیا اسکا نتیجہ یہ نہیں ھوا کہ یہ تمام جھوٹي امیدیں بیکار ثابت ھوئیں' اور وہ ھزار ھا عثماني' جنھوں نے ھتیار حوالے کردیے تھے' فاقہ' برھنگي' امراض' اور سب سے بڑھکر یہ کہ قتل کي بدولت موت و ھلاکت کا لقمہ ھوے؟

کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں ھوا کہ دشمن ھمارے ذخائر و اسلحہ پر قابض ھوگیا' جس سے محاصرۂ یانیا (جنینا) میں اسکو مزید تنگ گیري کا موقع مل گیا؟

کیا اس تسلیم کا نتیجہ یہ نہیں ھوا کہ جان' مال' آبرو' اور جائداد (جس کي حفاظت کا وعدہ کیا گیا تھا) دشمنوں اور مسیحي غارتگروں کیلیے مباح سمجھہ لي گئي اور ھر ممکن تصرف و حشیانہ و بربرانہ' جو انساني ظلم کر سکتا ھے' بے دریغ کیا گیا؟

سلانیک میں دشمن نے اب اپنے شرف و وقار اور عہد و پیمان کا پاس کیا' جو ان پر ادرنہ کے باب میں اعتماد کیا جاتا؟ اور اگر اعتماد کیا جاتا تو یہ دانستہ انخداع اور دولت علیہ اور اسلام کے ساتھہ خیانت نہ ھوتي؟

سلانیک کي محافظ فوج نے تسلیم سلانیک سے دشمن کے قدم جمادیے کیونکہ قلعہ وغیرہ تمام سامان مدافعت و استحکام انکو ملگیا' لیکن اس بطل تاریخ (شکري پاشا) نے وہ جلیل و شریف فرض ادا کیا' جو اس کے عہدے کي حیثیت سے اس پر عائد ھوتا تھا - پس اس نے نہایت دانشمندي کي' کہ آخر وقت تک جنگ جاري رکھي' اور جب دشمن نے اندر داخل ھونے کا قصد کیا تو جو کچھہ برباد کرسکا برباد کردیا - اب ادرنہ وہ شاندار جنگي شہر نہیں ھے جو پہلے تھا - اب وہ ایک سنسان کھنڈر اور وحشت کدہ ھے !

یہ امر محال ھے کہ بلغاري ایک عرصہ دراز سے پہلے ادرنہ کي سابق جنگي اھمیت کو دوبارہ پیدا کرلیں' کیونکہ صرف قلعہ (مرعش) سالہا سال میں تیار ھوا تھا اور اسکي مزید تحصین و استحکام میں کئي سال اور صرف ھوگئے تھے' جب جا کے وہ اسدرجہ مستحکم ھوا کہ بلغاریوں کو اسکي فتح میں سنگین نقصانات اٹھانا پڑے - ایسے سنگین نقصان' جو آج نہیں جبکہ وہ نشۂ فتح میں سرشار ھیں' بلکہ چند دنوں کے بعد انہیں معلوم ھونگے -

بیشک بطل ادرنہ نے اپني آخر تک مدافعت اور آخر میں ذخائر' اسلحہ' اور عمارتوں کے برباد کر دینے سے عساکر چتلجا کي ایک خدمت جلیلہ انجام دي -

ایسے انتہائي مدافعت کے بعد سقوط ادرنہ ایک تاریخي واقعہ ھے جو ثناء عظیم و تمجید کثیر کا مستحق ھے - اس دعوے کي سب سے بڑي دلیل یہ ھے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو ایک حادثہ جلیلہ قرار دیا ھے' اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں شمار کیا ھے' جن کي مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے مل سکتي ھے -

اس سلسلہ میں ھم چند عثماني و اجنبي اخبارات کے اقوال ایندہ ھفتے نقل کرینگے -

---

الہلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جایئے -

مراسلات

نماز جمعـــہ اور تعطـــیل عام

—:○*○:—

از جناب مولوی نواب علی صاحب - ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

گورنمنٹ کی موقت اور محتاج اعادہ اجازت نماز جمعہ کے عوض عام تعطیل طلب کرنے کی تحریک ' اگرچہ عام طور سے مسلمانوں میں پسند کیجائیگی ' لیکن واقعات پر بھی ہمکو غور کرنا چاہیے -

—○:*:○—

خـــروش یـــاس

پھـــر ایک ستـــم تـــازہ ہے اور کاہش جـــاں ہے * دل سینـــہ ماتـــم زدہ میـــں نوحـــہ کنـــاں ہے

اُجـــڑے ہوے گلشن میں کہاں زمزمـــہ عیش ؟ * کُبـــہ نالـــہ و فـــریاد ہے کُبـــہ آہ وفغـــاں ہے

مستقبل مجهـــول ہو کیـــا باعث تسکیـــں ؟ * کچھـــہ حوصلـــہ افزا نہیـــں جو حال عیـــاں ہے

مذهب کی حـــرارت کے بھـــڑکتے نہیـــں شعلے * ہـــاں آتش خـــاموش کا تھـــوڑا سا دھـــواں ہے

سنتـــا نہیـــں اک سمت سے بھی حرف تسلی * دل حلقـــۂ ماتـــم میـــں بھـــر سو نگـــراں ہے

اے شـــان جلالی ! تری غیـــرت کـــو ہوا کیـــا ؟ * مٹ جـــائینگے مسلم ' یہ حریفـــوں کا گمـــاں ہے !

کیـــا رحـــم کے قابل نہیں اســـلام کی حالت ؟ * اے عادت بیضـــا کے نگہبـــاں تو کہـــاں ہے ؟

وحشت ہے اور آهنـــگ نـــوا ہـــاے جگـــردوز

یـــہ طـــائر مجـــروح عدث بـــال فشـــاں ہے

رضا علی (وحشت)

—*—

عـــروس لیـــگ

—:○*○:—

ز راہ لطف کہـــا کانگـــریس نے لیـــگ سے یہـــہ : * " کہ ایک راہ میں رہرو ہیں میں اور آپ ' جنـــاب !

سفـــر میں خوب نہیـــں ساتھیـــوں سے بے ربطی * یہـــہ ہمـــرہی ہے غنیمت کہ راستـــہ ہے خـــراب

نہیـــں یہـــہ رســـم رفاقت ' حجـــاب دور کـــرو * اتار دو رخ زیبـــا سے " سیوٹ ایڈیـــل " کا نقـــاب "

کہا یہہ لیـــگ نے ہنسکر " ابھی میں کمسن ہوں * نہیـــں حجـــاب مجھ' ہے یہہ انتظـــار شبـــاب "

ایک منتظر شباب

ہفتہ میں ایک دن آرام لینے کی رسم قدیم سے جاری ہے - سامی قوموں میں یہ رسم مذہبی حیثیت رکھتی ہے - یہود سبت (شنبہ) کے دن کوئی کام نہیں کرتے - حضرت عیسی نے اگرچہ اسقدر تشدد نہیں فرمایا مگر سبت کو شعائر دین سے سمجھتے تھے کیونکہ آپ نے صاف فرما دیا تھا کہ " میں توریت کے احکام منسوخ کرنے نہیں آیا ہوں " لیکن واقعہ صلیب کے بعد عیسائیوں میں یہ عقیدہ خاصکر سینٹ پال کی تعلیم سے پھیل گیا کہ یسوع مسیح تیسرے دن (یکشنبہ) کو مردوں میں سے جی اٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا اسلیے اتوار کا دن یوم العید ہوگیا -

ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ . ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۹ | کلکتہ: چہار شنبہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 14, 1913.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداري (اگر کوئي ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا - (منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک هفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکي اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ہوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاهے کسي اشتہار کي اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھي دفتر کو پیدا ہو، کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئي صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسي قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Propriet & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۹ — کلکتہ: چہار شنبہ ۷ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 14, 1913.

فہرس

تصاویر

شذرات

من انصاری الی اللہ ؟؟

نفائس دل و دین می دہم بہ نیم نگاہ!

ببین معاملۂ کن، کہ راست گفتارم!

اکثر حضرات کو درخواست کے فارم کی کمی کی شکایت تھی، اسلیے ابکے پھر چار فارم حاضر ہیں - جن حضرات کو اور زیادہ مطلوب ہوں، "عارضی ادارۂ نظمیۂ حزب اللہ" سے دفتر الہلال کے ذریعہ طلب فرمالیں - ۲٥، ۲٥، فارموں کی کتابیں مع مضامین دعوت و تبلیغ متعلقہ بھی چھپ رہی ہیں - العجل! العجل! العجل!! فان الساعۃ آتیۃ، لاریب فیہا، والعاقبۃ للمتقین!!

شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

اور

مسئلۂ "الندوہ"

(۳)

اس مسئلے کی نسبت مراسلات و مکاتیب کی کثرت کا یہ حال ہے کہ روزانہ ڈاک کی ہر تقسیم میں آٹھہ دس مراسلات اسی کی نسبت ہوتی ہیں - انکی کثرت سے الہلال کے صفحات گھبرا جائیں، مگر اس عاجز کا دل مطمئن ہے - ان سے ضمناً ثابت ہوتا ہے کہ قوم کی حرکت اور دفع جمود کی نسبت جو نئی امیدیں دلوں میں پیدا ہوگئی ہیں، اور جو کبھی کبھی بعض واقعات و حوادث مخالف کے ظہور سے متزلزل ہوجایا کرتی ہیں، فی الحقیقت صحیح،

مستحق نشو و نماء فکر و دماغ هیں - فالحمد لله علي لطفه وکرمه وهو علی کل شي قدیر!

اُن تمام مراسلات میں' جو اب تک اس عاجز کي تحریر کي نسبت ادارہ میں پہنچ چکي هیں ' صرف سات مراسلات اور ایک خط مخالفت میں هے ' اور باقي تمام موافقت ' و اظہار طمانیة و حسن ظن بزرگانه ' و مزید تشکر و امتنان پر - ان مراسلات میں تقریباً تمام بزرگوں نے اسکا اعتراف کیا هے که اس وقت تک موافق و مخالف ' جس قدر تحریریں اس مسئلے کي نسبت لکھي گئیں ' کسي تحریر میں اس جامعیت ' اور ناطرفدارانه وآزادانه طریق پر بحث نہیں کي گئي' اور مسئلے کے تمام قریب و بعید' وگرد و پیش' اور نتائج و عواقب پر نظر نہیں ڈالي گئي ' جیسي که اسمیں کي گئي هے - اس راے کیلیے اُن بزرگوں کا شکرگذار هوں ' اور سمجھتا هوں که مضمون لکھتے هوے اسکي سعي میں نے ضرور کي تھي ' اور انسان اپني طاقت سے زیادہ کچھه نہیں کر سکتا -

سات مخالف تحریرات میں سے پانچ مراسلات مولانا شبلي نعماني کي تائید میں لکھي گئي هیں - ایک مراسلة طول طویل هے اور اسمیں واقعات کو دھرا کر ثابت کرنا چاها هے که ابتدائي مجلس نے جو کچھه کار روائي کی ' اور مولانا نے بمشورہ مولانا عبد الحی اور مسٹر ظہور احمد ' مولوي عبد الکریم صاحب کو ایک دو دن کي معطلي کي جو سزا دي " وہ مضمون کے اثر ' ندوہ کي حالت ' اور اسکے مقاصد کے حفظ کے لحاظ سے بالکل حق بجانب تھي " اور اگر ایسا نه کیا جاتا تو " کل کو دارالعلوم کي حالت کا ذمه دار کون هوتا ؟ " نیز یه که کسي ضروري اور متعلق گورنمنٹ کارروائي کي حکام کو نقل بھیجدینا " اپني آزادي اور پابندي اصول کے منافي نہیں " - یه ایک " ضابطه کي احتیاط هے " اور اس سے یه لازم نہیں آتا که انہیں مداخلت کي دعوت دي گئي هو' جیسا که " بغیر سونچے سمجھے اور انصاف و عقل سے کام لیے الہلال نے لکھدیا هے "

مگر افسوس هے که میں اس سے متفق نہیں هو سکتا - مانا که اس مضمون کي اشاعت مقاصد ندوہ کے خلاف تھي ' لیکن پھر بھي ایک مضمون تھا ' جو ایک مذهبي مسئله کي نسبت شائع هوا ' پس کونسی ایسي ناگزیر ضرورت آپڑي تھي که اسکي نسبت اپني کارروائي کي نقل ڈپٹي کمشنر صاحب کو بھیجي جاے ؟ اگر آپ کسي کام کو اپنے کسي اصول کي بنا پر کرتے هیں ' تو صرف اصول هي کیلیے کیجیے - یه کہاں کي احتیاط هے که اسکي اطلاع دوسروں کو دیجیے ؟ باقي رهي دارالعلوم کي ذمه داري ' تو یه سچ هے' مگر اسکو کیا کروں که میرے اعتقاد میں اصول کي عزت اس سے بالاتر هے که کوئي عمارت سر سے لیکر پیر تک ڈھا هي کیوں نه دي جاے ' اور اس سے زیادہ تو گورنمنٹ کچھه نہیں کر سکتي تھي -

البتہ ان مراسلات میں دو باتیں بالکل نئي معلومات پیش کرتي هیں ' جنمیں سے ایک کو میں اپنے سلسلۂ تحریر میں ظاهر کرنے کیلیے محفوظ رکھتا هوں ' اور ایک کو یہاں لکھکر اپني بے اطمینانی ظاهر کرتا هوں - کیونکه صاحب مراسله خود اسکي نسبت کوئي معتبر اور باقاعدہ ثبوت نہیں پیش کرتے - یعني وہ لکھتے هیں که :

" ۹ - مارچ کو پانچ ارکان مقامي و معتمدین کا جلسه هوا ' جسمیں یه تمام امور طے پاے ' لیکن آپکو معلوم نہیں که خود اس جلسے کے انعقاد اور علامۂ شبلي نعماني کی شرکت سے پہلے هي منشي احتشام علي صاحب ڈپٹي کمشنر صاحب سے مل چکے تھے اور اس مضمون کي اشاعت کي اطلاع به نیت اظہار تقرب دے چکے تھے - افسوس هے که اس طرح کي ملاقاتیں همیشه مخفي هوتي هیں ' اور انکي نسبت باقاعدہ ثبوت دینا مشکل هوجاتا هے - تاهم مجھکو ایک پرائیوٹ مگر موثق ذریعه سے یه حال معلوم هوا هے اور اُسي وقت اسکا ذکر لوگوں سے کر چکا هوں "

لیکن تعجب هے که جب صاحب مراسله اسکا باقاعدہ ثبوت نہیں رکھتے تو اخبار میں شائع کرنے کیلیے کیوں بھیجتے هیں ؟ هم لوگ تو صرف واقعات اور قرائن صحیحۂ عقلیۂ و غالبه هي پر بحث کر سکتے هیں ' اور اُنھي کا ساتھه دیسکتے هیں - چونکه اسکا ثبوت باقاعدہ نہیں هے' اسلیے اسکو سلسلۂ بحث میں شامل کرنے سے مجبور هوں اور تصدیق نہیں کر سکتا - البته جلسے کے بعد انکي حکام سے ملاقاتیں اصل مبحث هے اور وہ آگے آتا هے -

دو مراسلات مولانا شبلي نعماني کي مخالفت میں هیں ' اور اُن میں ظاهر کیا گیا هے که وہ الہلال کي تحریر سے خوش نہیں ' اور نیز یه که اصل معامله اور مخالفت کے مضامین پر غور کي نظر نہیں ڈالي گئي ' اور مسئلے کے تمام پہلوؤں پر بحث نہیں کي گئي -

ایک خط منشي اعجاز علي صاحب کا هے ' جنہوں نے از راہ عنایت اپنے اُس مطبوعه خط کي نقل بھي بھیجدي هے ' جو انہوں نے ارکان کی خدمت میں بھیجي تھي -

ان تمام موافق و مخالف حضرات کي خدمت میں ملتمس هوں که اس معامله میں میري فہم و بصیرت نے جیسی کچھه اور جہاں تک میري رهنمائي کي ' میں نے اپنے خیالات ظاهر کردیے هیں - اور وہ عالم السرائر ' اور بینندۂ خفایاے قلوب جانتا هے که اس معاملے پر بحث کرتے هوے کسي ایک فریق کي طرفداري یا ادنی جانب داري کا تصور بھي میرے قلب میں نه تھا ' اور اپنا جو کچھه عقیده اس بارے میں هے ' وہ آزمایش کیلیے جن پیش آنے والے مقامات کو دیکھه رها هے' وہ اِن هیچ و بے اثر معاملات کي سطح سے الحمد لله که بہت بلند و ارفع هیں' اور شاید اس قدر ارفع ' جہاں تک میرے نکته چینوں کا فہم و ادراک بھي نہیں پہنچ سکتا ' چه جائیکه عمل و ولولۂ عمل فرمائي -

میں نے بحث کے پانچ ٹکڑے کردیے ' اور اصول درایت و نقد سے هر هر ٹکڑے پر بحث کي - میں نے وہ غلطي نہیں کي' جو کسي غلطي میں لوگوں کو شریک ثابت کرکے لوگ کیا کرتے هیں' اور کسي کام میں فرد واحد کي جگه جماعت کے هاتھه کا هونا ' انکے نزدیک اس کام کي قرین صواب هونے کي دلیل هوتا هے - پس پانچویں بحث میں بصورت تسلیم شرکت جماعت ' پھر بھي مولانا شبلی نعمانی کي ذمه داري کو ظاهر کیا اور بلحاظ توقعات کے انکے وجود کو زیادہ قابل توجه قرار دیا - یہي طریق بحث هے ' اور اتنا هي هے جو میں کرسکتا تھا - میرا ضمیر اس بارے میں مطمئن هے' اور اپنے اعتقاد اور آزادي و صداقت کو به هیچ وجه ' و به هیچ گونه فرض صداقت کے آگے شرمندہ نہیں پاتا - با ایں همه ممکن هے که یه تمام خیالات بھي میرے نفس کا کوئي دھوکه هوں ' اور میري حسیات مجھکو فریب دے رهي هوں - اگر آپ کو اسکا یقین واثق هے تو اسکا علاج صرف یه هے که میرے حق میں دعا فرمایے که اس حالت سے نجات پاؤں ' کیونکه میں اپنے ضمیر و فکر ' اور حسیات قلبیه کي طاقت سے زیادہ تو اور کچھه نہیں کرسکتا ؟ ولا یکلف الله نفساً الا وسعها -

ساتھه هي دونوں فریق موافق و مخالف سے خواستگار معذرت هوں که اس ذخیرۂ تحریرات و مراسلات کے لیے الہلال میں گنجایش نہیں نکال سکتا - اور نه کوئي نیا باب خاص اس مسئلے کیلیے وضع

کرسکتا ہوں - مذاکراۃ علمیہ کے متعدد اہم مضامین ہفتوں سے پڑے ہیں ' کتابوں پر ریویو لکھنے کی جگہ نہیں ' شئون عثمانیہ کے نہونے کی وجہ سے لوگ سخت شاکی ہیں - اسئلۃ و اجوبتہا کی سرخی کے بیسیوں سوالات اہم اور مفید پڑے ہیں ' جنکے جواب کیلیے صفحات نہیں ملتے - پھر آجکل سب سے اہم تو خود الہلال کی تبلیغ دعوت ہے - ایسی حالت میں اب اس معاملے کیلیے ایک نیا معرکہ زار کہاں سے لاؤں ؟ پچھلے ہفتے جناب خواجہ رشید الدین صاحب کی مراسلت کا بقیہ حصۂ اصلی درج ہونے سے رہگیا تھا ' لیکن اب اسکی اشاعت بھی اسی مجبوری سے روک دی ' اور انسے بھی خواستگار معافی ہوں -

البتہ صرف اب ضرورت اس امر کی باقی رہگئی ہے کہ شرکاء جلسۂ ارکان خمسہ کی زبانیں کسی طرح کھلیں ' اور وہ اپنی شان تبرقع و حجاب فرمائی کی جلوہ فروشی کی مدت ختم کرکے قوم کے سامنے تشریف لائیں - یہ چونکہ ضروری اور معاملے کا اصلی نقطۂ انفصال ہے ' اسلیے میں اسکے لیے پوری کوشش کرونگا ' اور اگر ایسا ہوا تو بکمال ممنونیت انکی تحریروں کو شائع کردونگا -

بقیـــۂ بحـــث

بسلسلــۂ اشاعت گــذشتــہ

کار روائی کے دیگر جزئی امور میں ایک واقعہ رزرلیوشن کے الفاظ میں تنسیخ و ترمیم' اور لفظ " قابل نفرت " سے مضمون کی تعبیر ہے -

مولانا کی تحریر مطبوعۂ زمیندار سے معلوم ہوتا ہے کہ رزرلیوشن صاف کرکے انہوں نے دفتر میں بھیجدیا تھا ' اور اسکے الفاظ مولانا عبد الحی وغیرہ کے علم کے بعد اور تمام معتمدین کے دستخط سے بھیجے گئے تھے -

اس پر مولانا عبد الحی کی شرکت و سکوت کی بحث چلی - بعض معاصرین کہتے ہیں کہ مولانا عبد الحی طبیب ہیں' اور فن طب رجوع خلائق و ہجوم مرضی ' و کثرت واردین و حاضرین کا مقتضی ' پس ایسی حالت میں ایک طبیب عہدہ دار پر کسیطرح کی ذمہ داری عائد نہیں ہوسکتی ' کیونکہ مشغلۂ طبابت کی وجہ سے یقیناً بیماروں اور شاگردوں کا ہمیشہ ہجوم رہے گا ' علی الخصوص صبح کو کہ یہی وقت اداے فرض عہدۂ معتمدی کا ہوتا ہے اور اسی وقت مریضوں کا بھی ہجوم ہوتا ہے - اس کشمکش فرائض کے بحران عظیم میں انسان نبض و قارورہ کو دیکھے یا تجویزوں اور کاغذات کے الفاظ و احکام و عبارت کو ؟

یہ توجیہہ معاملات ندوہ کے بعض جدید وکلا کی ہے ' لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خود مولانا عبد الحی اس تمسخر انگیز دفاع سے ایک لمحہ کے لیے بھی فائدہ اٹھانا پسند نہ فرمائیں گے - کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس عجیب مقدمے میں اکثر وکیلوں سے انکے موکل زیادہ عقلمند اور فہمیدہ ہیں -

بہر حال اس سے اصل مسئلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا - میری راے اس بارے میں وہی ہے ' جو یقیناً ہر شخص کی اس بارے میں ہونی چاہیے - یعنی اس مسئلہ کے دو پہلو ہیں - پہلا مسئلہ نفس تغیر و تبدل الفاظ کا ہے ' اور دوسرا لفظ " نفرت انگیز " سے تعبیر کرنے کا -

پہلے کا جواب صاف اور ایک ہی ہے - ایک تجویز جو چند شخصوں نے مشترک طور پر کسی مجلس میں قرار دی ہو ' اسمیں ان نے تغیر و تبدل کا بھی کسی کو اختیار نہیں ' اور اگر قصداً کیا جاے تو یقیناً دیانت داری کے سخت خلاف ہے -

رہا لفظ " قابل نفرت " یا " نفرت انگیز " تو یہ کہنا اور اس پر بار بار زور دینا کہ " نفس مسئلۂ اسلامیۂ جہاد " یا ایک " مجموعۂ آیات قرانیہ و احادیث نبویہ " کو مولانا نے قابل نفرت کہا ' ایک ایسی کھلی سفیہانہ و معاندانہ کذب بیانی ہے ' جس کو کوئی ذی عقل تسلیم نہیں کرسکتا - یہ بالکل ظاہر ہے کہ مضمون سے جو اختلاف کیا گیا تھا (قطع نظر از صحت و عدم صحت اختلاف) وہ نہ اصل مسئلۂ جہاد یا آیات کلام اللہ کی نسبت نہ تھا ' بلکہ اس خاص استدلال یا نتیجۂ بحث کی نسبت' جس کو مضامین میں دفعہ (۱۰) وغیرہ سے تعبیر کیا گیا ہے' اور جسکا مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ " غیر مسلم حکومت کے ما تحت مسلمانوں کیلیے رہنا کسی حالت میں جائز نہیں " پس بنا بریں " قابل نفرت " کا اطلاق بھی ہر حال میں صرف اسی نتیجۂ بحث اور مخصوص استدلال کے متعلق ہوگا ' نہ کہ اصل مسئلۂ جہاد اور آیات کلام اللہ کے متعلق -

ہر شخص جو اس معاملے میں فریقانہ دماغ نہیں رکھتا ' تسلیم کریگا کہ یہ ایک بالکل کھلی اور صریح بات ہے - جو لوگ اس مسئلہ کی بدولت مفت میں آزادی و حریت کے وکیل بل ابو الاباء بن بیٹھے ہیں ' انکی ذاتی عداوت و تعاند کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ ایک ایسی صاف بات کے سمجھنے سے اپنے تئیں قاصر ظاہر کرتے ہیں ' اور عوام و جہلا کو یہ کہکر بھڑکاتے ہیں کہ دیکھو مولانا نے قران مجید کو " قابل نفرت " کہدیا ! کبرت کلمۃ ' تخرج من افواہہم ' ان یقولون الا کذبا -

غازی پور میں ایک مرتبہ ایک واعظ اور ایک عالم میں مباحثہ ہوا تھا ' واعظ صاحب (جیسا کہ واعظین کا بالعموم حال ہوتا ہے) علم و قابلیت سے محروم تھے - انہوں نے اپنے حریف سے پوچھا کہ " لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ ہے یا نہیں ؟ " اس بیچارے کو حقیقت معلوم نہ تھی - اس نے صاف کہدیا کہ " نہیں ' الکلمۃ لفظ وضع لمعنی مفرد " واعظ صاحب نے اپنے معتقدین اور مریدین کی طرف دیکھکر واعظانہ غل مچایا کہ بحث کا خاتمہ ہے ' کیونکہ ہم مسلمان ہیں ' ہمارا دین و ایمان کلمہ ہے ' اور اسی لیے سب سے پہلے میں نے پوچھا کہ کلمہ کو کیا کہتے ہو ؟ اسکے جواب میں یہ کہتا ہے کہ کلمہ کچھ نہیں ' پس یقیناً یہ مرتد ہوگیا !

بالاخر لوگوں نے واعظ صاحب کی فتح یابی کا اعتراف کیا - یہی حال ان لوگوں کا بھی ہے ' جاہلوں کو یہ کہکر مشتعل کر رہے ہیں کہ مولانا شبلی نے اس مضمون کو قابل نفرت کہدیا ' حالانکہ تم اچھی طرح دیکھ لو کہ ایک نہیں پچاسوں آیتیں اور بڑی بڑی حدیثیں اسمیں موجود ہیں - بھلا جو شخص قران کی آیتوں اور حدیثوں کو قابل نفرت کہتا ہے ' اگر ہم صرف حق اور اسلام کی خاطر اسکی مخالفت نہ کریں تو کیا کریں ؟

پس یہ بات تو ظاہر ہے اور مزید بحث کی محتاج نہیں کہ " قابل نفرت " کے لفظ سے مقصود ' محض کوئی خاص نتیجۂ بحث یا استدلال ہوگا ' ورنہ آجکل کے ملاحدہ و متفرنجین بھی ایسی صراحت کے ساتھ اپنے دلی نفرت کا اظہار نہیں کرسکتے ' چہ جائیکہ مولانا شبلی قرآن و حدیث اور مسئلۂ جہاد کو " قابل نفرت " کہیں گے ؟

تا ہم یہ ضرور ہے کہ :

(۱) مولانا کو اصل تجویز کے حذف و اضافہ کا سبب بتلانا چاہیے - قطع نظر اس کے کہ کیا تبدیلی ہوئی ؟ خود اصل تبدیلی قابل اعتراض ہے -

(۲) اگر مضمون کے کسی حصے یا حاصل مبحث کو غلط یا قابل اختلاف تسلیم کر لیا گیا تھا ' تو اسکے اظہار کیلیے اور بیسیوں لفظ موجود تھے - قابل نفرت کا لفظ لکھنا ہرگز مناسب نہ تھا - اسمیں جو شدت انکار و برئت پائی جاتی ہے ' وہ میرے عقیدے میں اپنے اندر ایک سخت کمزوری اور مرعوبیت رکھتی ہے - اگر کوئی چیز سیاسی حیثیت سے غلط بھی ہو ' تو اسکی غلطی کا اعتراف صرف ضروری اور بقدر کفایت لفظوں میں کردینا چاہیے - اعتراف میں تشدد و اغراق ہی سے ہماری تمام کمزوریوں کی بنیاد پڑتی ہے ' اور یہ ایسی بات ہے ' جس کو اوروں سے بہتر خود مولانا سمجھتے ہیں - تعجب ہے کہ اس معاملے میں کیوں انسے ایسی صریح غلطیاں ہوگئیں ؟

(۲)

بحث کا یہ پہلو سب سے زیادہ توجہ طلب ہے ' اور اس وقت تک جس قدر مضامین لکھے گئے ہیں ' متعجب ہوں کہ کسی نے اس پہلو پر نظر نہیں ڈالی -

جو مضامین مخالفت میں لکھے گئے ہیں ' انکی نسبت حسن ظن کا سد باب ہوجاتا ہے ' جب سوچا جاے کہ کیوں اس پہلو کو کہ نقطۂ معاملۂ یعنی مولوی عبد الکریم کیلیے اصل مسئلہ تھا ' بالکل پبلک کی نظروں سے پوشیدہ رکھا گیا ؟

پھر ساتھہ ہی اسکے جب دیکھا جاتا کہ جن لوگوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی ہے ' انکا اس بارے میں عجیب حال ہے وہ سب کچھہ گوارا کر سکتے ہیں لیکن انہیں یہ گوارا نہیں کہ اصل معاملہ پر زور دیکر ' دیگر شرکاے کار کی طرف بھی نظر اٹھائی جاے ' اور وہ اس بارے میں اپنے کسی اندرونی جذبۂ مخفی سے اس درجہ مجبور اور لاچار ہیں کہ دیگر شرکاء کار کا نام لینا ' انکے لیے ایک نوک نشتر کی چبھن رکھتا ہے - وہ سنتے ہی بے تابانہ چیخ اٹھتے ہیں ' اور اپنے اضطراب والتہاب کو چھپا نہیں سکتے ' تو اس وقت تسلیم کر لینا پڑتا ہے کہ جو کچھہ اوپر نظر آ رہا ہے ' صرف اتنا ہی نہیں ہے ' بلکہ اسکے نیچے بھی کچھہ اور چھپا ہوا موجود ہے -

لیکن جنکو ذاتی و شخصی بغض و عناد ہے ' وہ شاید اسکے لیے کچھہ وجوہ رکھتے ہوں گے ' لیکن ہر شخص سے تو یہ امید بیجا ہے کہ وہ بھی انہی کا سا دل اپنے پہلو میں پیدا کرلیگا - مجکو بحث صرف اصل معاملے سے ہے ' اور میں مجبور ہوں کہ ہر اُس شخص کو الزام دوں ' جسکا تعلق اس سے ثابت ہو ' اور اس طرف سے بے رحمانہ آنکھیں بند کرلوں کہ کون خاک پر لوٹتا ' اور کون درد و کرب سے کراہ رہا ہے ؟

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ پہلی مجلس نے جو ایک دو روز یا ایک دو ہفتے کی سزا خود مولوی عبد الکریم کو دی تھی ' جلسہ انتظامیہ نے اسکو منسوخ کردیا - پھر مدعیان حریت و آزادی کی رگ جہاد و قتل فی سبیل اللہ پر یہ کیوں فالج گر گیا کہ ایک دن کی اپنی قرار دادہ سزا منسوخ کرنے ' چھہ ماہ کی سرکاری سزا چپ چپاتے دیدی ' اور غریب مولوی کو اسکے بعد معطل بھی کردیا ؟

ہفتۂ جنگ

۱۰ - کرسٹنچی کا تار تھا کہ حکومت جبل اسود نے اپنے وکلاء متعینۂ میڈرا کو اطلاع دیدی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ پر بین القومی فوج کے سپہ سالار نائب امیر البحر کو شہر حوالہ کردیں -

۱۳ - کا روما کا تار ہے کہ بین القومی فوج میڈرا میں اتر گئی - امید کیجاتی ہے کہ اتوار تک سقوطری پہنچ جائیگی -

البانیہ

پرنس بسمارک نے سچ کہا تھا : کہ " بلقان ایک کوہ آتش فشاں ہے " اور گو اسکی کسی چنگاری نے ابھی تک اتحاد دول کے تار عنکبوت میں آگ نہیں لگائی مگر ہر ہر چپہ پر خیال ہوتا ہے کہ کہیں یہیں دہانۂ آتش فشاں نہو - مسئلۂ سقوطری نے آسٹریا کا مقیاس الحرارت انتہائی درجہ تک پہنچا دیا تھا - اگر روس کی تہدید آمیز نصیحت نے عین وقت پر تدارک نہ کر لیا ہوتا تو عجب نہ تھا کہ وہ وقت آجاتا جسکے تصور سے یورپ لرز اٹھتا ہے - مسئلۂ سقوطری گو ختم ہوگیا ہے مگر بلقان کی نزاع انگیزیاں ابھی ختم نہیں ہوئیں اور شاید عرصہ تک ختم نہ ہوں -

البانیا سے اطالیا ' آسٹریا ' اور یونان کے مصالح و اغراض وابستہ ہیں جنمیں باہم تعارض و تقارب بھی ہے ' اسلیے اس نے سقوطری کی جگہ لے لی -

یاد ہوگا کہ آسٹریا میں جب قبضۂ سقوطری کے لیے جنگی تیاریاں ہو رہی تھیں تو اطالیا کے نیم سرکاری اخبار ٹریبونا نے لکھا تھا : " اطالیا آسٹریا کو تنہا کارروائی نہیں کرنے دیگی بلکہ خود بھی شریک ہوگی " ممکن ہے کہ سطحی دماغوں نے اس کو شدت مودت و ائتلاف پر معمول کیا ہو ' مگر حقیقت نیوشوں کے لیے ایک صدا تھی جو تضارب اغراض و تعارض مصالح کی خبر دے رہی تھی -

۹ - مئی کو ریوٹر اس خیال کی ان پر احتیاط لفظوں میں تائید کرتا ہے " یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اطالیا البانیا کے لیے ایک پروٹیسٹنٹ بادشاہ چاہتی ہے ' اور آسٹریا ایک کیتھولک - یہ تصادم اغراض کیا ایک جنگ و جدل کی صورت اختیار کریگا ؟ بہتر ہے کہ اسکے جواب کو واقعات کے لیے چھوڑ دیا جائے -

خانہ جنگی

جذبۂ کشورستانی ایک سیلاب ہے جسکی حریف وہ سخت بنیاد عمارتیں بھی نہیں ہو سکتیں ' جنکو مذہب یا اخلاق کے ہاتھہ بناتے ہیں ' پس جس عمارت کی بنیاد جوش سیلاب پر ہو ' اسکی پختگی معلوم -

موجودہ اتحاد کی بنیاد " آزادی " پر تھی یا کشورستانی پر ؟ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جسکو واقعات نے نا قابل تردید طور پر طے کر دیا ہے - ایسے اتحاد کا جو حشر ہونا چاہیے تھا وہی ہوا -

اتحاد کا مشن ابھی مکمل بھی نہیں ہوا تھا کہ خانہ جنگی شروع ہو گئی اور جو تلوار اس نے نیام سے نکلی تھی اسنے کافروں (ترکوں) سے یورپ کی زمین کو پاک کرکے ' خود پاک نژاد مسیحیوں ہی کو اپنا تختۂ مشق بنالیا !

۱۱ - مئی کا تار ہے کہ یونانیوں کی ایک کثیر تعداد مقدونیہ میں بلغاری مظالم کی شاکی ہے - اسکے بعد شکایتوں کا ایک دفتر ہے - یہ دفتر گو اس شرمناک خونچکاں مظالم نامہ کے مقابلہ میں کچھہ بھی نہیں ' جو نصرانی تیغ نے انہی مقامات پر حال میں کافروں (مسلمانوں) کے خون سے لکھا تھا مگر تاہم وہ یورپ کی انسانیت دوستی کے لیے نہایت قلق انگیز ہے ' اور یہ صرف اسلیے کہ ان مظالم کی مشق یسوع کی امت پر کی گئی ہے -

ان مظالم کے علاوہ حلفاء میں باہم معرکہ آرائیاں بھی ہوتی رہی ہیں - اس سلسلہ میں وہ معرکہ قابل ذکر ہے جو حال میں یونانیوں اور بلغاریوں میں بمقام لیفیژا ہوا ہے - تفصیل ہنوز غیر معلوم اور نہ ایندہ توقع -

یونانی نقصانات کی تعداد ۹۰ - اور بلغاری نقصانات ۴۹ - بیان کی گئی ہے ' ور ان کہہ سکتا ہے کہ اصلیت کیا ہے ؟

شئون عثمانیہ

داستان خونین

یعني مظالم وحشت کارانۂ اقوام مسیحیۂ فرنگ ' و روایات موثقۂ شہداء جنگ و مراسلہ نگاران جرائد

(۱)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پچھلے دنوں قسطنطنیہ میں " مجلس دفاع ملي " کے قیام کي اطلاع الہلال کے کالموں میں دي گئي تھي -

اس مجلس نے ایک سب کمیٹي اس غرض سے بھي قائم کي تھي کہ جنگ بلقان میں جو مسیحي مظالم خونین یورپین ترکی کے مسلمانوں اور غیر محارب باشندوں پر کیے گئے ہیں ' اور جو چشم دید بیانات اور روایات موثقہ ' مراسلہ نگاران جنگ کے ذریعہ مشتہر ہو چکي ہیں ' انکو ایک رسالے کی صورت میں جمع کر کے مختلف السنۂ یورپ میں شائع کرے ' تاکہ یورپ کے ادعاء انسانیت و نوع پروري کا ایک آخري امتحان ہوجاے -

اس سب کمیٹي کي یہ مستعدي قابل تحسین ہے کہ تھوڑے ہي عرصے کے اندر اس نے اپنا کام پورا کردیا - چنانچہ پچھلي ڈاک سے ہمارے پاس شائع کردہ روداد مظالم کا ایک نسخہ آگیا ہے جو انگریزي میں ہے ' اور بہت ضروري ہے کہ اسکا ترجمہ اردو میں شائع کردیا جاے ' تاکہ جو ہاتھ آج ماتم کیلیے اٹھے ہوے ہیں ' انکو پہلے اپني خانماں بربادیوں کا پورا علم ہوجاے -

رسالے کے ابتدا میں سر آدم بلاک (Sir Adam Block) نے ایک مختصر اور سنجیدہ دیباچہ لکھا ہے - آج کي اشاعت میں اسکا ترجمہ شائع کرتے ہیں - اسکے بعد اصل رسالے کا مسلسل ترجمہ شائع ہوتا رہے گا ' اور پھر ایک رسالے کي شکل میں جمع کردیا جائیگا -

بہتر ہو اگر معاصر دہلي (کامریڈ) اسکو بجنسہ نقل کرنا شروع کردے - (الہلال)

— * —

اس رسالے کے دیباچہ لکھنے کي مجھ سے فرمایش کي گئي ہے - اس امر کا خوف تھا کہ ملي اور جنسي عداوتیں جو گذشتہ ربع صدي میں مقدونیہ کے اندر برانگیختہ ہوئیں اور جنکا ذمہ دار صرف ترکي سوء انتظام ہي نہ تھا ' اس جنگ کے چھڑنے پر بڑھجائیں گي - ایک بالکل نو آموز شخص بھي بلقان کي درخواست کے ناگزیر نتائج کي تلوار سے پیش بیني کرسکتا تھا -

یقیناً گذشتہ چند ماہ میں مقدونیہ کا اس سے زیادہ نقصان ہوا ' جتنا کہ سالہا سال میں ترکوں کي بري حکومت کے اندر ہوسکتا تھا -

جنگ کي خوفناکیوں پر ' جنمیں ہزارہا آدمي ہلاک ہوے ' مقدونیہ کے مسلمانوں کي علمي نابودي کا بھي اضافہ کیا گیا !

اس جنگ میں موجودہ متمدن جنگ آرائي کے مسلمہ اصول کا خیال نہیں رکھا گیا - ایسي اصول شکني کي متمدن سلطنتوں کي جدید جنگوں میں نظیر ملنا آسان نہ ہوگا -

فاتح کا قتل و ظلم ' اور دباء کے روکنے کے نا قابل ہونا ' اسکي عزت کے لیے نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا ' اور گو میں " مسلمانوں کي بیخکني کی سونچي سمجھي ہوئي پالیسي " کو انکي طرف منسوب کرنا نہیں چاہتا ' مگر عملي طور پر ایسا ضرور ہوا -

حامئ بلقان افسوس کریںگے کہ بڑي حد تک انہي کے قصور کي وجہ سے اب مقدونیہ " انڈے کا ایک خالي چھلکا " اور آتش و تیغ کي بربادي کي ہوئي صرف ایک ایسي زمین رہگئي ہے ' جس سے مسلم آبادي ' اسکي کاشت کرنے والي مصیبت اور تکلیف کے ساتھہ بالکل نکالدي گئي ہے !

" مجلس دفاع ملي " قسطنطنیہ کي سب کمیٹي ' جس نے مظالم بلقان کي روداد شائع کي -

جنگ اور کشورستاني ' دونوں جائز قرار دیجا سکتي ہیں ' لیکن صرف اسي حالت میں ' کہ وہ مقبوضہ مقامات کي آبادي کے لیے خوشي اور فوائد لائیں -

یہ ممکن ہے ' مگر کسیطرح یقیني نہیں ' کہ حکام کا تغیر مقدونیہ کي مختلف عیسائي قوموں کے لیے مفید ہو ' مگر یہ امر تو نصف النہار کي طرح روشن ہے کہ جنگ مسلمان باشندوں کے حق میں مفید ہونے کے علاوہ کوئي اور چیز ہي ثابت ہوئي ' اور انکي بربادي ' ملک کي آیندہ سرسبزي پر ہمیشہ ایک مصیبت انگیز اثر رہیگي -

میں ایک منٹ کے لیے بھي یہ دعوی باطل نہیں کرتا کہ گذشتہ زمانے میں ترک جرموں اور زیادتیوں سے معصوم رہے ہیں ' یا گذشتہ چند ماہ میں خون ریزي کے الزام سے وہ بالکل بري تھے -

تاہم دو پیمانے اور دو بٹکھرے نہیں ہوسکتے - یورپ اور متحدہ حکومت کا وہ دباؤ ' جسکو ترکوں پر سخت سے سخت ملامت (اندیمینشن) کے پاس کرنے میں بھي کبھي باک نہوا ' اس موقع پر یقیناً سخت حیرت انگیز طور پر خاموش رہا ہے -

اہل مشرق اور خصوصاً ہندوں نے ہمیشہ انگریزوں کي عزت ' اور

ان پر اعتماد کیا ہے - کیونکہ وہ ایک منصف مزاج مشہور ہیں - مجھے خوف ہے کہ یہ یقین اب رخصت ہو رہا ہے -

صرف ان کمبخت واقعات کی مناسب تحقیقات' اور مجرم کی سزا پر اصرار ہی کے ذریعہ سے یہ ممکن ہے کہ " نا انصافی " کا احساس شدید جو اسوقت ترکوں کے دلوں میں کھٹکرہا ہے' جڑ سے اکھیڑا جاسکے -

مجھے اعتماد ہے کہ میں غلطی کر رہا ہوں مگر میری راے ہے کہ اگر اس طرح کے واقعات کو' جیسے کہ اس اشاعت میں شائع کیے گیے ہیں' بغیر اسکے کہ ان پر توجہ اور ملامت کیجائے' گذر جانے کا موقع دیدیا گیا ' تو ہمارے' اور ہمارے ہم زندگی مسلمان رعایا کے درمیانی تعلقات ' بالاخر ایک سنگین معاملہ ہو جائیگا -

میں نے ان دریافتوں اور تفتیشوں میں حصہ نہیں لیا ہے جو اس روئداد کی اشاعت کا باعث ہوئی ہیں - وہ تفصیل کی صحت کی بابت خواہ کتنا ہی شک کیوں نہ ظاہر کیا جائے' تاہم اس امید کیلیے کافی مقدار رکھتی ہے کہ یورپ' جس نے ترکوں کی بد کاریوں کے روئداد پر نہایت آسانی اور تیزی سے اعتبار کرلیا تھا ' ان واقعات کو ایک طرف نہ ڈالدیگا جواب اسکے سامنے رکھ جائینگے -

زخم رسیدہ مسلمان آبادی کے مصائب کسی طرح ختم نہیں ہوے - ارخبیل کے بندر گاہ سے رہی غمگین افسانے ان فاقہ زدہ اور محتاج مہاجرین کے پہنچ رہے ہیں' جنکے لیے سرمایہ کی سخت ضرورت ہے تمدن ترکی حکام کوشش کر رہے ہیں انکی موجودہ کوشش صرف اسلیے ہے کہ اس جگہ کے عوض ' جسکو وہ لاعلاج طور پر ضائع کر چکے ہیں' گھروں کی تلاش کرنے کے لیے وہ کسی طرح ایشیاء کو چک پہنچ جائیں -

گذشتہ کی تلافی تو اب قریباً خارج از سوال ہے - مردے تو ہمیشہ کے لیے گئے - لیکن اگر دول یورپ میں ایک یا ایک سے زیادہ سلطنتیں ان لوگوں کی نسبت' جو ان خوفناک ایام کے بعد مہینوں زندہ رہے ' کوئی اہم دلچسپی لینے کے لیے تیار ہیں' تو بڑی حد تک ماضی کی تلخی اور گذشتہ کے زخموں کو اچھا کرسکتے ہیں - نیز مشرق و مغرب اور ہلال و صلیب کی مصالحت کا راستہ اس سے ہموار کیا جا سکتا ہے -

حادثۂ ادرنہ

(مقتبس از جرائد مختلفۂ [illegible])

(۲)

تصریحات جرائد

انتہائی مدافعت کے بعد ادرنہ کا سقوط ایک ایسا تاریخی واقعہ ہے جو شدۂ عظیم و مجد دائم کا مستحق ہے - اس دعوے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ دنیا کے تمام اخبارات نے اس واقعہ کو حادثۂ جلیلۂ عالم قرار دیا ہے ' اور تاریخ کے ان نادر واقعات میں سے شمار کیا ہے' جن کی مثال گذشتہ صدیوں میں مشکل سے ملتی ہے -

اس سلسلہ میں ہم چند عثمانی اور اجنبی اخبارات کے اقوال نقل کرتے ہیں :

(صباح) قسطنطنیہ لکھتا ہے :

یہ خبر پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ ادرنہ ' جس نے اپنی محافظ فوج سے کئی چند زیادہ فوج کے مقابلے میں اپنے ثبات سے تمام عالم کو حیرت میں ڈالدیا تھا ' بلغاریوں کے ہاتھوں ساقط ہو گیا - بیشک اس خبر نے ہمارے دلوں سے خون' اور آنکھوں سے آنسو بہاے ! !

مگر کیا کیجیے - یہ قضا و قدر کا حکم تھا جو رد نہیں کیا جا سکتا -

ادرنہ چہار شنبہ کے دن ساقط ہوا -

ادرنہ کے بطل عظیم شکری پاشا نے (جنہوں نے عثمانی تاریخ عسکری میں شرف عظیم کے ایک صفحۂ طلائی کا اضافہ کردیا ہے) حکومت کو ایک تار بھیجا تھا - اسمیں لکھا تھا " دشمن آگے کے استحکامات پر آگیا ہے - ہماری فوج قلعہ کی طرف ہٹ آئی ہے - میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ سرکاری اور فوجی عمارتوں کے ڈھانے ' توپوں کے خراب کرنے ' ذخائر کے جلانے ' اور اسی قسم کی تمام ضروری کار روائیوں کے بعد اپنی زندگی کے اخری نفس حیات تک لڑونگا ' تاکہ اگر میں مغلوب ہوں اور دشمن داخل ہو جائیں' تو ان کو با عظمت ادرنہ کی جگہ محض ایک چٹیل میدان ملے ' جسمیں نہ ڈھانے کیلیے عمارتیں ہوں' نہ بے حرمتی کیلیے مساجد "

اس تار کے بعد ہمیں جسقدر معلومات ملی ہیں' انکا سرچشمہ صوفیا ہے - ان معلومات سے قائد جلیل شکری پاشا کے اخری تار کی حرف بحرف تائید ہوتی ہے - بہرنوع ابھی حقیقت حال پوشیدہ ہے کیونکہ اس بارے میں روایتیں مختلف ہیں - کل یہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ شکری پاشا نے خودکشی کرلی - اسکے بعد کے تاروں نے اسکے برعکس بیان کیا - سچ یہ ہے کہ سقوط کی اصلی روداد کے لیے ہم کو ابھی دو تین دن انتظار کرنا چاہیے "

(صباح) ایک دوسرے افتتاحیہ میں لکھتا ہے :

ان اخری حوادث اور ان درد انگیز مصائب کے باوجود جو سقوط ادرنہ کی بدولت ہم پر نازل ہوے ہیں' ہم اپنے آپ کو ایک معزز نام کے ذکر کے سامنے پاتے ہیں' جو تا ابد محفوظ رهیگا - وہ کون ؟ غازی شکری پاشا ! ادرنہ کی مشہور مدافعت اور خوارق شہامت و حمیت' جو ایک عظیم الشان مقاومت' اور ایک حیرت انگیز ثبات کے سلسلے میں ظاہر ہوے ہیں' ہماری آنکھوں کے سامنے مجسم کھڑے ہیں ! ادرنہ نے اپنے اس شاندار کارنامے سے جیش عثمانی کی تاریخ شجاعت میں ایک درخشاں اضافہ کیا ہے ' اور یہ اسلام کی معجزات بسالت کا ایک مزید روشن ثبوت ہے - شکری پاشا نے مسلمانوں کے لیے ایسا نام پیدا کیا ہے' جسکو زمانہ ابھی نہیں مٹا سکتا -

ہاں ادرنہ ساقط ہوگیا ' لیکن شرف عثمانی بڑھگیا - اس کے دامن عزت اور رداے عظمت کا داغ مٹ گیا -

ادرنہ کی محافظ فوج لڑی' حتی کہ گلی کوچوں تک میں ! ! اور یہ تمام تر صرف ایک شخص' یعنی بطل عظیم ادرنہ ' شکری پاشا کی ہمت کی بدولت ! !

پس اے بطل عظیم تو کہاں ہے ؟ اور اے پیکر احترام و عظمت ! تجھے کیا ہوا ؟ آہ ! کس کو حقیقت حال معلوم ہے !

لوگ کہتے ہیں کہ سرکاری اور مذہبی عمارتوں کے ڈھانے' اور توپوں کے خراب کرنے کے بعد شکری پاشا نے دشمنوں کے دیکھنے پر خودکشی کو ترجیح دی' اور اسطرح مرحوم علمدار کی پیروی کی' کہ جب وہ ینگ چراوں کے نرغے میں گھر گئے تھے ' تو انھوں نے بھی اپنے اعدا کے دیکھنے پر موت کو ترجیح دی تھی - اگر یہ خبر صحیح ہے تو پھر بھی شکری پاشا کی کارروائی عجائب و خوارق میں شمار کیجائیگی ' اور مسلمانوں پر فرض ہے کہ جب انکا نام لیا جائے تو تعظیم کے لیے سر جھکا دیں ' اور اس بطل عظیم کے اعمال و خدمات کی اسی طرح قدر کریں ' جسطرح کہ مغربی قومیں اپنے ابطال مشاہیر کی کرتی ہیں -

لیکن ہم صمیم قلب سے امید کرتے ہیں کہ یہ روایت غلط ثابت ہوگی ' کیونکہ اسوقت وطن عزیز کو شکری پاشا ایسے مخلصوں کی سخت ضرورت ہے' جنکو اپنے وطن مقدس کی ترقی کے علاوہ اور کوئی فکر نہیں (مگر الحمد للہ کہ خودکشی کی خبر غلط ثابت ہوئی)

تصویر افکار لکھتا ہے :

" بیشک سقوط ادرنہ کا دن تمام عثمانی قوم کے لیے ماتم کا دن

ہے - ہم کو چاہیے کہ اس دن کو یاد رکھیں اور ہمیشہ ماتم کریں -

اس مصیبت کی عظمت کے اظہار کے لیے ہم کو چاہیے کہ علامات حزن و الم وضع کریں ، تا کہ وہ ہم کو یاد دلاتے رہیں کہ ہم کو اپنے دشمنان شرف سے بدلہ لینے کے لیے ہمیشہ تیار رہنا چاہیے -

یہ علامات حزن گو ایک عرصہ تک ہمارے زخمہاے دل کو ہرا ، اور درد و سوز کو تازہ رکھینگی ، لیکن اسکی انتہا اس پر ہوگی کہ ہم اپنے وعدوں کو پورا ، اور فرائض کو ادا کرینگے ، اور اپنے شرف کو ان داغہاے عار سے پاک کرسکینگے ، جن سے افسوس کہ وہ اسوقت آلودہ ہو رہا ہے - اور پھر اس مسجد و ملک کو واپس لے سکیں گے ، جنکو ہم اسوقت کھو بیٹھے ہیں -

گو دوران سقوط میں ادرنہ کی اصلی سرگذشت کا ہم کو علم نہیں ، لیکن تا ہم ان جستہ جستہ اقوال سے جو یورپ سے ہمارے دار السلطنت میں آئے ہیں ، معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بہادر سپاہی دشمن سے رو در رو سفید اسلحہ سے لڑے ، اور جب دشمن شہر میں داخل ہوا تو سڑکوں ، گلیوں ، بلکہ گھروں تک میں ہر ہر قدم پر لڑے ، اس درجہ کشت و خون کے بعد دشمن کو کیا ملا ؟ مٹے ہوے کھنڈر ، اجڑے ہوے گھر ، جنمیں آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے ، اور منتشر پتھر ، جن پر زمانہ کا دست ہلاکت دراز ہوچکا تھا ! !

ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ ہمارے حقیقی دشمن کون ہیں ؟ کیا صرف بلغاری ، یونانی ، اور سروی ہی ہیں ؟ اس واقعہ کی سنگینی نے ہمارے دردوں کو ہمارے ضبط پر غالب کردیا ہے - پس آج ہم ایسی چیزوں کا اعلان کرتے ہیں ، جن کو ہم کل تک چھپاتے تھے - آج ہم پر واجب ہے کہ ہم علی الاعلان کہدیں کہ ان دشمنوں کے علاوہ اور دشمن بھی ہیں ، جنھوں نے سقوط ادرنہ میں مدد دی - فرانس اور روس نے پوشیدہ اور علانیہ ، دونوں طور پر ، اور (انگلستان) نے صرف پوشیدہ طور پر سقوط ادرنہ میں مدد دی - فرانس اور روس نے توپیں اور کمک تک محاصرین تک پہنچائی - اگر یہ اتحاد ثلاثہ مدد نہ دیتا ، تو کیا ممکن تھا کہ بلقان کی یہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہمارے سامنے ٹھہر سکتیں ؟ ان ریاستوں کا ہمارے سامنے ٹھہرنا کیا اس امر کی کافی دلیل نہیں ، کہ فرانس اور روس ادبی اور مادی ، دونوں طریقوں سے ، اور انگلستان صرف ادبی صورت میں ان سلطنتوں کو مدد دیتا رہا ؟

کیا ان واقعات کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ جنگ صرف ریاستہاے بلقان اور عثمانیہ میں تھی ؟ نہیں ، یہ جنگ دولت عثمانیہ اور ریاستہاے بلقان میں نہ تھی ، بلکہ عثمانیہ اور اتحاد ثلاثہ میں تھی ، جو مجموعۂ انگلستان ، روس ، فرانس کا نام ہے -

اثناء گفتگوے صلح میں ایک فریق کا خیال تھا کہ مساعی صلح میں اصلی رخنہ انداز فرانس ہے - وہ چاہتا ہے کہ سقوط ادرنہ کے بعد صلح ہو - آج ہم کہتے ہیں کہ یہی فریق حق پر تھا "

(جون ترک) فرانسیسی لکھتا ہے :

سقوط ادرنہ کی بابت دو دن سے جو منحوس افواہیں مشہور ہو رہی تھیں ، وہ صحیح ثابت ہوئیں - یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچگیا کہ یہ عظیم الشان شہر ضرب المثل مدافعت کے بعد دشمنوں کے ہاتھوں ساقط ہوگیا -

خبر رساں ایجنسیوں کے پاس آئے ہوے تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ شکری پاشا نے شہر تسلیم نہیں کیا ، اور جو کہا تھا وہی کر دکھایا - چنانچہ انھوں نے دشمنوں کے ہاتھہ شہر حوالہ کرنے پر ، اُسے آگ اور لوہے کے ڈھیر میں دفن کردینے کو ترجیح دی ...... وطن مقدس شکری پاشا کی تعظیم و تکریم کا حق ادا نہیں کرسکتا - حسن رضا پاشا نے اشقودرہ ، اور اسعد پاشا نے یانیا میں بیشک قابل فخر شجاعت و اخلاص کا ثبوت دیا ہے ، لیکن مرقع ابطال میں شکری پاشا کی تصویر

باب المراسلة و المناظرة

دعوت " البلاغ "

ایک بزرگ از رامپور

حضرت مولانا السلام علیکم - آپکے اخبار مورخہ ۱۵- جمادی الاولی میں جو ایک پر جوش مضمون اور ایک عام ندا ہے کہ (کوئی ہے جو میرے ساتھہ چلنے کے لیے طیار ہو ؟) اسکے متعلق مجھے ایک اختلاج ہے - اسکو ظاہر کرتا ہوں - امید کہ اسکو میری نیک نیتی پر حمل کر کے بددعا نہ فرمایئے گا - یہ زمانہ چونکہ نہایت افسوں و عیاری کا زمانہ ہے - اسلیے طرح طرح کے شبہات بعض اوقات پیدا ہو جاتے ہیں - اپنے خداے عالم الصدور کو حاضر و ناظر سمجھکر سچ سچ کہیں کہ یہ جو کچھہ آپنے ارقام کیا ہے خلوص و صداقت سے کیا ہے ، یا اسمیں کوئی راز ہے ، اور کسی کی تعلیم سے کیا ہے تا کہ مسلمانوں کی حالت کا امتحان کیا جاے اور دیکھا جاے کہ اسوقت اسلام سے اُنکو کہاں تک تعلق اور اسلام کی حمایت کا کہاں تک خیال رکھتے ہیں ؟ اگر امر اول ہے اور خدا کرے یہی ہو ، تو آپ سب سے پہلے اپنے ساتھہ چلنے والونکی فہرست میں میرا نام درج کرلیجیے -

الهلال

یہ قومی بدبختی کی انتہا ہے کہ ہر کام کے متعلق شبہات و وساوس ہمارے دلوں میں پیدا ہوں !

ظہور حضرت مسیح کے وقت یہودیوں کی ایسی ہی حالت ہوگئی تھی - مگر سچ یہ ہے کہ شبہ کرنے والے بے قصور ہیں ، اور بد قسمتی سے ہماری حالت ہی ایسی ہوگئی ہے کہ جسقدر شبہات پیدا ہوں ، کم ہیں -

کہنے کی بات نہیں ، اور نہیں کہیے تو کس کی نسبت کہئے ؟ مگر میں اُن لوگوں سے واقف ہوں جو قوم میں مقدس علما و واعظین کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں - ہر آن و ہر لمحہ قال اللہ و قال الرسول انکی زبانوں پر ہے ، یا بڑی بڑی مسجدوں کے پیش امام اور خطیب ہیں ، لیکن ان اعمال الہیہ کے ساتھہ اپنے اندرونی اعمال شیطانیہ بھی جاری رکھتے ہیں ، اور جاسوسی و مخبری جیسے ملعون و خبیث مشغلۂ غداری سے انھیں باک نہیں - فلعنہم اللہ فی الدنیا و الاخرہ ، و اعد لہم عذاباً الیما !

ان حالات میں اگر بعض نادانوں کو فقیر کی نسبت یہ خیال پیدا ہوا ، تو انھیں بالکل معذور سمجھتا ہوں - اور اسقدر عرض کردینا کافی سمجھتا ہوں کہ میرے نام عام کاموں سے مختلف ہیں ، اور الحمد للہ وہ اپنے اندر اپنے نشو و نما اور تکمیل کی قوتیں اسطرح ہی رکھتے ہیں ، کہ ایک بڑھنے والے درخت کی طرح بڑھیں گے ، ایک زندہ جسم کی طرح نشو و نما پائیں گے ، اور اگر خلوص و صداقت سے محروم نہیں ہیں تو انکی پرورش کرنے والا خود ہی انکی پرورش کریگا -

---

بقیہ پچھلے کالم کا

دوسرے دونوں مدافعین کی تصویروں کے سروں پر آویزاں ہوگی - شکری پاشا کا عظمت مآب نام شہرت کے آسمان عظمت پر شرف و احترام کا آفتاب بنکر درخشندہ ہے اور دنیا ایک نئے شخص کو دیکھہ رہی ہے ، جس نے دولت عثمانیہ کے صحیفۂ مجد میں ایک نئی آیۃ کرامت اضافہ کی ہے - اس عمل جلیل نے ہمیشہ کے لیے اس عار و شین کو مٹا دیا ، جس سے دولت عثمانیہ کا دامن شرف تسلیم سلانیک کے بعد آلودہ ہوگیا تھا "

جہد حریۃ اور ایک نکتۂ لطیف

از لارڈ میکالے

(مترجمہ مولوي محمد مسلم عظیم آبادي)

گو اکثر انقلابات کي ابتدا نہایت خراب دیکھي جاتي ھے مگر قوم جب تک آزادانہ زندگي بسر نہ کرلے وہ آزادي کے صحیح استعمال سے واقف بھي نہیں ھوسکتی - انگورستانوں کے باشندے عموما شرابي نہیں ھوتے' اور جہاں شراب نایاب ھوتي ھے' وھیں بادہ خواري کي کثرت بھي ھوتي ھے - نو آزادوں کي حالت اُس لشکر کي سي ھوتي ھے جو رائن اور زیریز میں (جہاں شراب کي کثرت پیداوار ضرب المثل ھے) خیمہ زن ھو - کہا جاتا ھے کہ جب فوجي سپاھیوں کا بے روک ٹوک ایسي نایاب اور گراں بہا وسیلۂ تعیش پر دسترس ھوتا ھے ' تو بادہ خواري اُن کے آٹھوں پہر کا مشغلہ بن جاتي ھے - اُنھیں نشہ اور بدمستي کے سوا کچھہ سوجھائي نہیں دیتا - آخر رفتہ رفتہ افراط اور کثرت ' تمیز اور ھوش کي آنکھوں کو کھول دیتي ھے ' اور جب شراب ایک آدہ مہینہ تک روزانہ صبح و شام کي غذا ھو چکتي ھے تو وہ اپنے قیام وطن کے ایام سے بھي زیادہ کم نوش اور بہ اعتدال ھو جاتے ھیں - پس حریت کے آخری اور مستقل ثمر' تمیز' اعتدال ' اور رحم ھوتے ھیں ' پر وقتي اثرات بالعموم وحشیانہ اقدام ' ناسزا غلطیاں' اظہر من الشمس معاملات میں شک و اشتباہ ' نہایت نازک معاملات میں خود رائي' اور بسا اوقات ھٹ دھرمي ھوا کرتے ھیں -

ایسے ھي نازک وقت میں دشمنان حریت اس کے معائب گنانے لگتے ھیں - یعنی تعمیر ابھي ادھوري ھي ھے اور وہ مچان کھول ڈالنے پر آمادہ ھیں - گرد و غبار کے اوپر سے گرنے ' اور ٹوٹے کواٹ سے اٹے ھوئے کمرے ' اور تمام مکان کي وحشت انگیز بے ترتیبي کا رونا لے بیٹھتے ھیں اور طنز سے پوچھتے ھیں کہ جس شان و شوکت اور جس امن و جمعیت کا وعدہ تھا ' وہ کہاں ھے ؟ اگر ایسي ھي افسوسناک اور غلط منطق پھیل جائے تو دنیا میں کبھي کوئي نفیس مکان یا عمدہ حکومت تیار نہ ھو سکے -

اریوسٹو ایک اطالوي شاعر نے ایک پري کي کہاني لکھي ھے جو اپنے سحر کے زور سے خاص خاص زمانوں میں نہایت کریہ منظر اور زھریلي ناگن کي شکل میں نکلتي تھي - جو لوگ اس ھیئت میں اُس کو تکلیفیں پہنچاتے ' وہ اُن تمام راحتوں سے محروم کردیے جاتے ' جو وہ بعد کو لوگوں کو پہنچایا کرتي تھي - مگر جو لوگ باوجود اُسکي اس مکروہ صورت کے ' اُس پر رحم کرتے اور حفاظت کرتے ' وہ بعد کو اُن پر اپنے اصلي حسن و جمال اور دلربائي کے ساتھہ جلوہ نما ھوتي ' اُن کے ساتھہ رھتي ھے - اُن کي تمام خواھشیں پوري کرتي ' اُن کے گھرونکو دولت سے بھر دیتي ' اور پھر عشق میں اُن کو فائز المرام ' اور جنگ میں فتحمند بنا دیتي - حریت بھي ایک ایسي ھي پري ھے - بعض وقت یہ نفرت انگیز کیڑے کي شکل اختیار کرلیتي ھے ' رینگتي ھے - پھنکار مارتي ھے ' نیش زني کرتي ھے - حیف ھے اُن کي قسمت پر جو بد حواسي میں اُس کا سر کچل دیں ' اور مبارک ھیں وہ ' جو اُس کے ذلیل اور ھیبتناک ظہور میں بھي اُس کا جوش و احترام سے خیر مقدم بجا لائیں اور پھر اسکے حسن کے زمانے میں اُس کا اجر عظیم حاصل کریں ! !

تازہ حریت کے پیدا کردہ نقصانات کا ایک ھي علاج ھے - اور وہ خود حریت ھي ھے - جب کوئي قیدي پہلے پہل تنگ و تاریک تہہ خانہ سے چھوٹتا ھے ' تو روز روشن کي چمک برداشت نہیں کرسکتا - نہ وہ رنگوں میں تمیز کرسکتا ھے ' نہ چہرے پہچان سکتا ھے - مگر اس کا علاج اُس کو پھر تہہ خانے میں بند کردینا نہیں ھے ' بلکہ اُس کو آفتاب کي شعاعوں سے مانوس بنانا ھے - حق اور حریت کي تابش اُس قوم کو پہلے پہل خیرہ نظر کرکے اندھا کردے سکتي ھے ' جو قید غلامي میں رھتے رھتے نیم کور ھوگئي ھو ' مگر ذرا ان کي آنکھیں کھلي رھنے دو - وہ بہت جلد اس کو برداشت کرنے کے قابل ھوجائیں گے - تھوڑے ھي دنوں میں لوگ عقل سے کام لینا سیکھہ جاتے ھیں - رایوں کي پر جوش تیزي معتدل ھوجاتي ھے - متضاد خیالات مل جل کر ایک دوسرے کو صحیح کردیتے ھیں - سچائي کے منتشر عناصر باھمي لڑائي اور جد و جہد چھوڑ کر اکھٹا ھوجاتے ھیں - اور آخر کار انھي پریشان اجزاء سے انصاف اور صلح کا نظام شکل پذیر ھوتا ھے -

ھمارے زمانے کے اکثر مدبر اس امر کو ایک مسلم الثبوت مسئلہ کي حیثیت سے پیش کردیا کرتے ھیں کہ کسي قوم کے لیے اُس وقت تک آزاد ھونا مناسب نہیں ' جب تک کہ وہ اپني حریت کے صحیح استعمال کے لائق نہ ھوجائے - یہ مقولہ اس احمق کي زبان سے زیادہ موزوں معلوم ھوگا ' جو پُراني روایت کے مطابق پیرنا سیکھے بغیر پاني میں قدم رکھنا نہیں چاھتا تھا - پس اگر قوم حریت کے لیے اتنے دنوں تک انتظار کرے کہ پہلے حالت غلامي ھي میں پوري عاقل اور ذکي ھوش بن جائے ' تو اُس کو تا ابد صرف انتظار ھي کھینچنا پڑیگا - وہ دریا میں اترنے کیلیے شناوري کے سیکھنے کا انتظار کریگی ' اور شناوري بغیر دریا میں اترے تا قیامت نہ آئیگی ! !

[بقیہ مضمون صفحہ ١١ کا]

الہلال آغاز اشاعت سے اس وقت تک جو کچھہ کہہ رھا ھے ' اور جو کچھہ کر رھا ھے ' ایک صاحب بصیرت شخص کیلیے خود اسي میں بہت سي نشانیاں ھیں - ایسي الہي نشانیاں ' جو سونچیے تو آپکے ھمارے درجۂ فکر و قوت سے بہت اونچي تھیں - پس اگر سوجھ سکتے ھو تو سونچو ' اور سمجھہ سکتے ھو تو سمجھو - اگر سمجھہ معطل ' اور وساوس و خطرات کا ھیجان ھے ' تو میري طرف نہ آؤ ' بلکہ خدا کي طرف متوجہ ھو ' تاکہ وہ تم پر حقیقت منکشف کر دے -

انسان سب کچھہ کر سکتا ھے ' پر اپني نیت اور مقصد کے کھوٹ کو چھپا نہیں سکتا - آج نہیں تو کل پیشانیاں دل کي مخبري کردیںگی : وتلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون في الارض علوا و لا فسادا ' والعاقبۃ للمتقین -

میرے عزیز بھائي ! معاف کرنا ' اصل یہ ھے کہ تمھاري پیاس ھي سچي نہیں - اگر سچي ھوتي تو میں اگر فریب سے سراب دکھلاتا ' تو تم پاني یقین کرکے بے تابانہ دوڑ اٹھتے - ایک تین دن کے بھوکے پیاسے سے کہو کہ فلاں مقام پر روٹي بٹ رھي ھے ' وہ سنتے ھي دوڑیگا - اسکي بھوک اور پیاس اسکي مہلت ھي نہ دیگي کہ اصول روایت و درایت اور قیاس و تحقیق سے اس خبر کو پہلے جانچ لے - (عرفي) نے اس نکتے کو سمجھا تھا :

زنقص تشنہ لبي داں ' بعقل خویش مناز
دلت فریب گر از جلوۂ سراب نخورد

بھائي ! میں نے پاني کي صدا بلند کي ھے - اور مجبور ھوکر کي ھے ' جبکہ کسي طرف سے صدا نہیں آٹھي - پس جسکو پیاس ھوگي ' خود بخود دوڑیگا ' اور جسکو نہوگي وہ دانشمندانہ تحقیقات ' اور عاقبت بیني کي تفتیشات و تذبذب میں رھیگا - واللہ یعلم سري وعلانیتي ' وھو علی ما اقول شہید !

انتقاد

نقاد

آگرہ - قیمت سالانہ ۳ - روپیہ - ایڈیٹر سید نظام الدین شاہ دلگیر -

ایک نیا ماہوار ادبی رسالہ ہے - ضخامت ۴۵ - صفحہ - کاغذ متوسط درجہ کا - چھپائی آگرہ کی مشہور ہے -

میں سمجھتا ہوں کہ یہ پرچہ مقبول ہوگا' کیونکہ آجکل کے اخبار و رسائل کے اہل قلم اسمیں ابتدا سے مضامین لکھتے' اور اسکی ترقی سے دلچسپی رکھتے ہیں - آگرہ جو فی الحقیقۃ عہد اسلامی کے دور عروج کا دار الخلافہ' اور اردو کی ترقی اور نشو و نما میں بھی ایک حصۂ وافر رکھنے والا' نیز میر و غالب کا مولد ہے' ضرور ہے کہ اردو رسائل کی پیدائش اور نشو و نما کیلیے بھی اچھا وطن ثابت ہو -

جدید رسائل کیلیے چند مشورے

چند باتوں کا خیال رکھنا چاہیے :

(۱) موجودہ وقت صرف اسلیے ہے کہ کام کیا جاے - ہر شعبے میں صرف اسی کی ضرورت ہے - پس مختلف عنوانوں پر چند مضامین کا اکٹھا کردینا' گو ایک رسالے کی تشکیل صوری کیلیے کافی ہو' مگر معناً کافی نہیں - ضرورت اسکی ہے کہ آجکل نئے رسالے جو شائع ہوں' وہ علاوہ جمع مضامین و تحشیۂ مولفانہ کے کوئی خاص مقصد بھی اپنے سامنے رکھتے ہوں - اردو زبان کی نظم و نثر میں ابھی کام کے تمام گوشے خالی ہیں -

(۲) پبلک کا مذاق ارباب صحائف و رسائل کے رحم کا طالب ہے - اب کچھہ نہ کچھہ اردو پریس کی سطح بلند ہونی چاہیے - پیشتر سے جو رسالے نکل رہے ہیں' انکی محض تقلید کچھہ بلند نظری کی بات نہیں - ہر شخص کو اپنے کاموں کیلیے کوئی نئی بلندی ڈھونڈھنی چاہیے - سطحی اور بد مذاق مضامین کی اشاعت سے خود ارباب قلم کے سامنے پست نمونے پیش ہوتے ہیں' اور پبلک کا ذوق سلیم زخمی ہوتا ہے - رسالوں کی ضخامت نصف کردی جاے تو حرج نہیں' لیکن ہر طرح کے رطب و یابس سے کیا فائدہ ؟

(۳) نقاد کا صرف نمبر ۴ - میں نے دیکھا - اسمیں ایک مضمون " ریڈیم " کے عنوان سے درج ہے' اور اسکے نیچے ایڈیٹر الہلال کا نام ہے' حالانکہ میں نے نقاد کیلیے کوئی مضمون نہیں لکھا' بلکہ اسکی اشاعت کی بھی خبر نہ تھی - در اصل وہ مضمون الہلال میں شائع ہوا ہے' اور اسی سے نقل کر لیا گیا ہے - ایسی صورت میں ایڈیٹر کے نام کی جگہ الہلال کا نام درج کرنا تھا - اسکو محدثین اپنی اصطلاح میں تدلیس کہتے تھے' اور افسوس کہ اسکی مختلف اشکال اجکل عالمگیر ہیں -

بعض لوگ ہمیشہ فریاد کرتے رہتے ہیں کہ انکے اخبارات سے مضامین بغیر حوالہ نقل کر لیے جاتے ہیں - مگر میں تو اس فریاد کو تمسخر انگیز سمجھتا ہوں - آجتک بیسیوں اخبارات نے بغیر حوالہ مضامین الہلال سے نقل کیے' مگر میں بجاے معترض ہونے کے خوش ہوا - کیونکہ اصل شے خیالات کی اشاعت ہے - پس اگر بغیر حوالہ محض نقل کرلیا جاے تو چنداں شکایت نہیں - لیکن یہ تو نہ کیجیے کہ مضمون نقل کیا جاے اخبار سے' اور پبلک کو یقین یہ دلایا جاے کہ اسکے ایڈیٹر نے خاص طور پر رسالے کیلیے لکھا ہے !

(۴) آجکل یہ عادت بھی عام ہے کہ لوگ کوئی کتاب لکھتے یا رسالہ نکالتے ہیں' اور پھر اسکی نسبت ہر قام و سیاهی سے کام لینے والا جو کچھہ لکھدیتا ہے' کمال فخر و مباہات کے ساتھہ نقل کیا جاتا ہے' اور بعض اخبار و رسائل میں تو اسکے مستقل باب رکھے جاتے ہیں ! !

لیکن میرے خیال میں یہ ایک بہت ہی چھوٹے درجے کی بات ہے' اور اس سے انسان کی ہمت' اور منتہاے فکر کا پیمانہ بہت ادنے ثابت ہوتا ہے - اول تو اصولاً اصل شے کام کی خوبی ہے' اور کوئی تعریف خواہ کیسی ہی بڑے سے بڑے قلم سے نکلی ہو' اسپر اضافہ نہیں کرسکتی - پھر یہ کونسی خوشی کی بات ہوئی کہ فلاں اخبار والے نے آپکی تعریف کردی' اور فلاں ایڈیٹر نے کہدیا کہ بہت اچھا اور دلچسپ ہے ؟ شاید جس ملک میں مستند اقلام و افکار' نقد و تقریظ کا فرض انجام دیتے ہوں' وہاں انکا نقل کرنا موزوں ہو (اور وہ بھی تجارتی اغراض والوں کیلیے) مگر ابھی اردو پریس کیلیے تو یہ وقت نہیں آیا -

اپنی ہمتوں کو بلند کرو - لوگوں کی تعریف و ستایش سے ہماری سطح فکر کو بلند تر ہونا چاہیے - یہ دماغ کا افلاس ہے کہ وہ دوسرے دماغوں کے دسترخوان پر اپنے لیے غذا ڈھونڈے - پھر وہ کون لوگ ہیں' جنکی تعریف و ستایش پر " فخر و مباہات " کے الفاظ کا اسراف بیجا کرتے ہو ؟

المؤید' الجریدہ' الزہرہ' اتحاد و ترقی' البرہان' المنار' الہلال قاہرہ' چہرہ نما' شہباز' تصویر افکار' السلام' وغیرہ وغیرہ ممالک اسلامیہ کے جرائد و رسائل نے الہلال کی نسبت جو کچھہ لکھا ہے' میں نے تو اسکا بھی کبھی ذکر نہیں کیا -

سیکڑوں ضروری خطوط اخبار میں اسلیے نہیں شائع کرتا کہ انمیں جس طریقہ سے مجھے مخاطب کیا جاتا ہے' اور شخصی طور پر بحث کی جاتی ہے' اسکا میں اہل نہیں -

بعض نئی چیزیں

تاج گیسو دراز روغن

قیمت فی شیشی ۱۲ - آنہ سے ۱ - روپیہ تک - مہری دروازہ - دہلی -

عورتوں کے سر میں لگانے کیلیے خوشبودار تیل آجکل بہت فروخت ہوتے ہیں - پچھلے زمانے میں جن لوگوں کو خوشبو سے زیادہ بالوں کے حجم و طول کی خواہش تھی' وہ ادویہ کا مصالحہ کسی کم قیمت تیل میں ڈالکر استعمال کرتی تھیں' اور تکلف کی انتہا یہ تھی کہ قنوج یا جونپور سے چمیلی کا تیل منگوا لیجیے - شعرا کو بھی زلف مشکیں' اور گیسوے معنبر کے کھلنے پر خوشبو آتی تھی تو یاسمن ہی کی -

لیکن اب نیا مذاق گھر گھر پھیلتا جاتا ہے - اسمیں اتنی ترقی تو ابھی نہیں ہوئی کہ محض آجکل کی عطریات مالیہ پر اکتفا کرلی جاے' جو شیرۂ حسن پروران فرنگ ہے - البتہ آجکل کے بنگالیوں نے ہندوستانی عطریات کو ملحوظ رکھکر جو بعض تیل نکالے ہیں' انکا استعمال " عصر ترقی کی مہذب خواتین " کیلیے ایک جزو لاینفک تہذیب و ترقی سمجھا جاتا ہے -

یہ تیل کا کارخانہ بھی اسی مقصد سے کھولا گیا ہے کہ تمام ہندوستانی پھولوں کی خوشبو سے نئے قسم کے تیل بناے جائیں - صاحب کارخانہ نے نمونے کی شیشیوں کا ایک بکس بھیجدیا ہے'

جنمیں متعدد قسم اور خوشبو کے تیل ھیں ' اور اسمیں شک نہیں کہ خوشبو ھر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے - علاوہ خوشبو کے ایبل پر ظاھر کیا گیا ہے کہ مقوی دماغ اور بالوں کی مضبوطی اور افزایش کا ذریعہ ہے - جناب حاذق الملک نے اسکی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے اور بعض دیگر حضرات کی سندات بھی موجود ھیں - پس ضرور ہے کہ اسکی تصدیق کی جاے -

رھی خود اپنی راے ' تو صاحب کارخانہ نے تیل تو بھیجدیا لیکن تجربۂ ذاتی کیلیے سر و بال کہاں سے لاوں ؟

دماغ عطر پیراھن نہیں ہے
غم آوارگی ھاے صبا کیا ؟

المنتہ کے کارخانوں کا تیل بکثرت فروخت ھوتا ہے - لیکن بہتر ھوگا کہ لوگ اس نئے کارخانے کی ھمت افزائی کریں - شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانے میں نہیں بنتے اور پھر اسقدر ارزانی بھی نہیں - یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھہ ملک میں اس طرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ھماری ھمت افزائی کا مستحق ہے -

ترکي کے کارخانے کي ٹوپیاں

شیخ سلطان محمد صاحب - هوشیار پور - جالندھر

ترکی ٹوپیوں کا استعمال اب اس درجہ بڑھگیا ہے کہ کچھہ عرصے کے بعد یہ بھی ھندوستان کی ایک مخصوص و وسیع تجارت سمجھی جائیگی ' مگر یورپ نے صرف ھمارے اجسام و افکار ھی کو غلام نہیں بنایا ھے' بلکہ ھماری ضروریات اور مایحتاج پر بھی اسی کی حکومت ہے !

یہ کیسی بد بختی ہے کہ جو چیز ترکوں کے لباس کا جزو لاینفک ھو' وہ اٹلی اور اسٹریا سے لی جاے !

میری معلومات ترکی میں کسی ایسے کارخانے کے وجود سے ھمیشہ بے خبر رھی ' جہاں عمدہ ترکی ٹوپیاں بنتی ھوں - سلطان عبد الحمید نے ایک کارخانہ قائم کیا تھا مگر معمولی ٹوپیوں کا ' جو صرف سپاھیوں کے کام آتی تھیں ' یا خستہ خانۂ ھمایونی کے یتیم بچوں کو دی جاتی تھیں -

پچھلے دنوں جب اطالی مصنوعات سے نفرت کے جذبات لوگوں میں پھیلے' تو اکثر لوگوں کو خاص ترکی کے کارخانے کی بنی ھوئی ٹوپیوں کی تلاش ھوئی - شیخ صاحب نے اسی زمانے سے خط و کتابت شروع کردی تھی - اب انکو ایک کارخانے سے انتظام کا موقعہ ملگیا ہے ' اور انکا بیان ہے کہ جو ٹوپیاں انکے اسٹاک میں آئی ھیں' وہ خاص قسطنطنیہ کے ایک کارخانے کی بنی ھوئی ھیں -

اگر یہ بات ہے ' تو واقعی انھوں نے نہ صرف ایک عمدہ تجارت کا دروازہ کھولا ' جسکے فریقین تجارت مسلمان ھیں ' بلکہ ایک وقت کی نہایت ضروری خدمت انجام دی -

ایک ٹوپی انھوں نے بطور نمونے کے بھیجدی ہے -

ترکی ٹوپیوں کا میں صاحب تجربۂ و نقاد نہیں ' کیونکہ کبھی اوڑھنے کا اتفاق نہیں ھوا' لیکن بظاھر انکی عمدگی کیلیے یہ امور ضروری نظر آتے ھیں کہ اندر کپڑے کی بناوٹ نہو ' کاٹنے تو بالکل بانات کی سی اندرونی ساخت نکلے ' قماش نرم ھو ' اور دبازت زیادہ نہو ' سطح کی پشمینہ دار جلد بالکل مسطح اور مثل ریشم کے ھو -

کرسٹی کی پانچ روپیہ اور اس سے زیادہ قیمت کی ٹوپیاں ایسی ھی ھوتی ھیں - اور اسٹریا سے بہتر شاید کہیں نہیں بنتی - اس ٹوپی کی قیمت ۲ - روپیہ ہے - اسلیے اسکا درجہ متوسط قیمت سے بھی گرا ھوا ہے - اس قیمت کے لحاظ سے اوصاف بالا جس درجہ ھونا چاھئیں ' اسمیں موجود ھیں -

البتہ اسکی رنگت زیادہ سرخی مائل ہے اور اچھی رنگت کسی قدر سیاھی مائل ھوتی ہے - لیکن انکا بیان ہے کہ ھر رنگت کی انکے ھاں آئی ھیں -

پس اگر یہ واقعی ترکی کے کسی کارخانے کی بنی ھوئی ہے تو اس قیمت میں غیر عثمانی ٹوپیوں سے کسی طرح بری نہیں ' اور اگر بری بھی ھوتیں تو بھی لوگوں کو کسی قدر ایثار سے کام لیکر اسی کو ترجیح دینا تھا -

امید ہے کہ شیخ صاحب نے اسکا اطمینان کرلیا ھوگا کہ یہ واقعی ترکی کے کارخانے کی بنی ھوئی ھیں -

البتہ ایک امر قابل توجہ ہے - بمبئی اور کلکتہ کی طرح ٹوپیوں کے قالب اور مقامات میں رائج نہیں ' اور عمدہ ترکی ٹوپی بغیر قالب پر چڑھی ھوئی آتی ہے - جو لوگ منگوائیں گے وہ قالب پر چڑھانے کا کیا بندوبست کرینگے ؟ بہتر ھو اگر ایک قالب بھی منگوا لیا جاے ' اور اسپر چڑھا کر اور بکس میں رکھکر خریداروں کے پاس بھیجا جاے - کلکتہ میں قالب پر چڑھانے کی اجرت ایک آنہ ' اور دھلائی کے دو آنہ لیتے ھیں - کچھہ حرج نہیں کہ قیمت میں ایک آنے کا اضافہ کردیا جاے -

توحید

چھاونی میرٹھہ - قیمت سالانہ ۳ - روپیہ - اڈیٹر خواجہ حسن نظامی دھلوی

خواجہ صاحب کے مضامین نہایت کثرت سے مختلف اخبارات و رسائل میں نکلتے رھے ھیں ' اسلیے مزید تقریب کی ضرورت نہیں -

یہ اخبار حال میں میرٹھہ سے شایع ھوا ہے ' اور بہترین نام ہے ' جو اختیار کیا گیا ہے - کاغذ نہایت اچھا - ڈیمائی سائز کی پوری نصف تقطیع پر نکلتا ہے ' اور لکھائی چھپائی اتنی اچھی ہے جو ھفتہ وار اخبارات میں کم دیکھی گئی ہے - ان حالات کے ساتھہ قیمت یقیناً ارزاں ہے -

میرٹھہ ایک ممتاز شہر ہے - وھاں سے آجکل کوئی اخبار نہیں نکلتا تھا - یہ بہت ضروری ہے کہ کم از کم ھر شہر سے اک دو اردو کے اخبار جاری ھوں -

امید ہے کہ اس نئے اخبار کو ترقی و ثبات کے وسائل بہت جلد حاصل ھوجائینگے -

الھلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو' بنگالہ ' گجراتی ' اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الھلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

مراسلات

اختلال دولۃ عثمانیہ

اور

مصائب اسلامی

انقلاب وزارت ' موجودہ عثمانی حکومت ' مرکز اسلامی ' اور قرض حسنہ کی نسبت

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب پنسنر دپٹی کلکٹر کلکتہ

حضرت مولانا - السلام علیکم - مضمون بعنوان بالا بقلم مسٹر احتشام الحق نظر سے گذرا - آسے بار بار پڑھا اور سونچتا رہا کہ " الہلال " جیسے با عظمت و موقر رسالے کا صفحہ ایسے مضمون سے کیوں سیاہ کیا گیا ؟ میرے ایک مشفق نے جو اسوقت میرے پاس موجود تھے فرمایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ مولانا اپنے اخبار کے ذریعہ ہر شخص کو راے زنی کا موقع دیتے ہیں گو وہ خیالات اخبار کی پالیسی کے خلاف ہی کیوں نہوں ؟ واقعی یہ آپکی فیاضی طبع تھی کہ آسے شایع کردیا ورنہ اسکا اہل نہ تھا - آپکے گرانقدر مضامین کو اسلامی دنیا نہایت شوق اور غور سے پڑھتی ہے - مناسب تھا کہ بطریق توضیح اپنی راے سے بھی " الہلال " کے ناظرین کو مطلع فرماتے -

غور سے دیکھا جاے تو اپکے نامہ نگار صاحب ' جنہوں نے اپنی غلط فہمی سے لاکھوں مسلمانوں پر اپنے ہم خیال ہونیکی تہمت لگائی ہے ' در حقیقت کسی مسلمان کے ہمخیال نہیں - بالتشریح بحث کی ضرورت نہیں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ الہلال کے بیش بہا اوراق کو ان باتونسے پر کیا جاے - مختصراً چند سطریں آپکے نامہ نگار کے جواب میں لکھتا ہوں - امید ہے کہ الہلال میں جگہہ دیکر ممنون فرماوینگے -

وہ لکھتے ہیں کہ " قرق کلیسہ کے فتح کے بعد اسلام کا نام و نشان یورپ سے مٹگیا " مگر یہ کسی مسلمان کا خیال نہیں اور نہ ادرنہ کے سقوط کے بعد بھی ایسا خیال ہے - اسلام کو یورپ میں ابھی بہت کچھہ کرنا ہے - اسکے مشن کی تکمیل باقی ہے - زمانہ نے ایک ہی پلٹا کھایا ہے - دوسرے پلٹے کا انتظار ضروری ہے - گو ہم اسے نہ دیکھیں مگر آیندہ نسلیں دیکھیں گی - ترک یورپ سے نکالدیے جائیں مگر خداے واحد کے پرستارونکا سر زمین یورپ سے نام و نشان کیوں مٹنے لگا ؟ بوسنیا میں اسلامی آبادی موجود ہے - روس کی سر زمین میں بھی مسلمان آباد ہیں اور بقول حضرت ایڈیٹر المنار " سارے دنیا کے مسلمانوں سے اچھے مسلمان ہیں ' جنکی مذہبی روح ہمارے جوش سے زیادہ قوت رکھتی ہے " -

مغربی افریقہ ' جہاں کوئی اسلامی مشن پہنچا ہی نہ تھا ' کس خوشی سے اسلام قبول کر رہا ہے ؟ اشاعت اس درجہ ترقی پر ہے کہ ایک موقع پر قیصر جرمنی گھبرا اوٹھا ' اور آسکے روکنے کے وسائل پر توجہ دلائی ! لیکن :

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست ؟

حکومت کے جانے سے اگر اسلام مٹ جاتا تو ہندوستان میں اسوقت دس کڑور مسلمان نہ ہوتے اور آج مسٹر احتشام الحق بھی نہوتے - تاریخ اسلام میں ایسی شکست کوئی بڑی بات نہیں - اللہ اکبر ! کیسی کیسی برباد کن شکستوں کے بعد بھی اسلام کی شان میں کوئی ! فرق نہیں آیا ! بغداد کی سر زمین ابتک اس بات کی شاہد ہے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين - ان يمسسكم قرح فقد مس القوم قرح مثله ' و تلك الايام نداولها بين الناس -

آپکا نامہ نگار ترکوں کی مالی تنگی پر روتے ہوے اچانک ناظم پاشا کے قتل کو ترکونکے نفاق کا نتیجہ قرار دیتا ہے - واقعات اسکے بر عکس ہیں - جس عز و شان سے ناظم پاشا مدفون کیے گئے وہ ثابت کرتا ہے کہ پاشاے موصوف کا قتل ایک اتفاقی حادثہ تھا ' جسکا ترکوں کو بھی افسوس ہے - یہ سخت بہتان ہے کہ ترکی گورنمنٹ کا کوئی محکمہ عام خرابی نظم و نسق سے آزاد نہیں - مسٹر مشیر حسین قدوائی کا وہ خط جو بطریق چشم دید واقعہ کے کچھہ عرصہ ہوا پانیر میں شایع ہوا تھا ' ظاہر کرتا ہے کے ترکی محکمہ کا انتظام قابل تحسین اور یوروپین سپاہیوں کی شکایتیں بالکل غلط ہیں - پروفیسر (وامبیری) جو ترکوں کے باب میں ایک زبردست سند مانا گیا ہے ' ترکوں کی ترقی پر بحث کرتے ہوے کہتا ہے کہ پارلیمنٹ کے افتتاح سے ترکونکو بہت فائدہ پہونچا - ترک ہر طرح سے اپنی ترقی کے لیے کوشاں ہیں لیکن آے دن یورپ کی دست اندازی سے آنکو موقعہ نہیں ملتا کہ ترقی کے زینہ پر پاؤں رکھہ سکیں - تاہم اس تھوڑے عرصہ میں جو کچھہ کر دکھا یا ہے ' (بقول موسیو لوتی کے) یورپ کے لیے ایک سبق ہے ' اور مسٹر بلنٹ (مدیر اجپٹ) کے قول کے مطابق تمدن کا تقاضا ہے کہ یورپ اسمیں ترکونکی مدد کرے - افسوس ! مدد کے بدلے ترکونکو مٹانے کے لیے سارے عیسائی دنیا ملگئی ہے اور شک ہے کہ ترکونکو ایشیا میں بھی چین لینے دیگی - چنانچہ ماہ گذشتہ کے (Nineteenth Century and after) میں سرھاری - جونسٹن ترکونکی آیندہ زندگی پر بحث کرتے ہوے یہ منصوبہ ظاہر کرتا ہے کہ سائپرس ' سینا ' اور مصر انگریزوں کو دیدیا جاے ' شام اور لبنان فرانس کے زیر اثر ہو - شام و صیدیا ایک یہودی سلطنت بنادی جاے - عرب خود مختار ہو - طرابزون اور ارمنیا روس کے ماتحت ہو - رودسٹر اٹلی کو دیدیا جاے - اور باقی حصہ (بشرطیکہ کچھہ بچے) سلطان کے لیے چھوڑ دیا جاے - مگر یہاں بھی بیرونی معاملات جرمنی کے سپرد ہونگے !

ایسی حالت میں اطمینان کب ہو سکتا ہے ؟ تعجب تو یہ ہے کہ قوم فروش مسلمان بجاے ہمدردی کے ' الزامات کا بوچھاڑ ترکوں پر کر رہے ہیں - ترکونکا یہ عزم ' کہ ایک انچ زمین بھی بغیر لڑے نہ چھوڑیں گے ' قابل تحسین ہے - اور وہ جبتک اس بات پر ثابت قدم ہیں ' اسوقت تک ہر دیانت دار مسلمان کے لیے فرض و لازم ہے کہ انکی ہمدردی و تائید کو اپنا وظیفۂ دینی و ملی یقین کرے -

جب آپکا نامہ نگار مقاطعہ پر بحث کرتا ہے اور بعض سر برآوردہ اسلامی اخبارون میں اس امر کی تحریک پر تعجب کرتا ہے تو مجھے اسکے تعجب پر بے اختیار ہنسی آتی ہے - آپ فرماتے ہیں :

" ممکن ہے کہ بعض امراء قوم بعض اشیاء یورپ کا استعمال چھوڑ دیں مگر اس سے یورپ کیا صدمہ محسوس کریگا ؟ کام وہ کرنا چاہیے جو ممکن ہو " مقاطعہ کی ضرورت ہے کہ نہیں ؟ یہ بات اب صاف ہوگئی ہے کہ ہندوستان میں صنعت و حرفت کی ترقی ہونی چاہیے اور اسکی کامیابی کی صورت یہی ہے کہ ہم یورپ کی ساختہ کی چیزیں خریدنا چھوڑ دیں - لارڈ منٹو نے تعلیم صنعت و حرفت

پر بحث زور دیا تھا ' مگر اس بات کو نظرانداز کردیا - اسکی وجہ ظاہر ہے - حالانکہ مقاطعہ و ملکی صناعت و حرفت کا ترقی پانا ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہے - سر جیمس مسٹن نے گورکھہ پور کی اسپیچ میں فرمایا تھا کہ مقاطعہ کے خلاف میری جتنی قوت ہے ' میں صرف کرونگا ' لیکن ایسی بے معنی باتیں تو اکثر سننے میں آتی ہیں - مدعا میرے لکھنے کا یہ ہے کہ باشندگان یورپ پر اسکا کیا اثر پڑ رہا ہے اور اسکی کامیابی انکی بربادی کا باعث ہے یا نہیں ؟ مسٹر احتشام الحق اگر کلکتہ میں ہوتے تو انکو میں دکھلاتا کہ یہاں کے " در لکھی سیل " بند ہو جانیسے مانچسٹر اور لنکا شایر کے کارخانے دو ہفتہ تک بند رہے - دنیا میں ہر کام ممکن ہے ' لیکن کوشش شرط ہے - ایک چیز جو چین کے لیے کامیاب ہو' ترکوں کے لیے کارگر ہو - وہ ہندوستان میں کیوں نہیں مفید ہوگی ؟ شاید یہ خیال گذرتا ہو کہ گورنمنٹ اسے روکیگی ' لیکن یہ اسوقت ممکن ہے ' جبکہ اسکی عملی تائید میں بے عنوانی کیجاے ' اور وہ موجب خلل رفاہ عام و نظم و امن ہو - میرے دلکو کوئی نہیں بدلسکتا - اگر میں دیسی چیزوں کو لوں اور یورپین ساخت کی چیزیں نہ لوں ' تو اس سے سرکار بہادر کیوں ناراض ہوگی ؟ بہر کیف میں مسٹر موصوف سے فقط یہی سننا چاہتا ہوں کہ اگر مقاطعہ ممکن ہے تو وہ اسکے حامی ہیں یا نہیں ؟ امرا اس کام کو شروع کریں - عوام الناس ضرور متابعت کرینگے -

اسکے بعد ایکا نامہ نگار (قرض حسنہ) پر بحث کرتے ہوے' یوں رقمطراز ہے کہ " میری راے ڈانوا ڈول ہے " ...... اسکی وجہ یہ ہے کہ انتظام سلطنت قابل تحسین نہیں " اور " وہ روپیہ بعض غدار اہلکاران سلطنت کے پرائیوٹ خزانے میں پہونچ جائیگا اور انکے لیے مزید عیش و عشرت کا سامان مہیا کرے گا " اور شکست کی وجہ یہ ہے کہ " ترک مزے سے میٹھی نیند سو رہے تھے " -

برین عقل و دانش بباید گریست

ایکا نامہ نگار اگر "کیپٹل" (Capital) کا " H. E. " " ای - ایچ " نہو تو کم سے کم اسکا ہم خیال معلوم ہوتا ہے - ترکی انتظام سلطنت پر میں اوپر بحث کر چکا ہوں اور زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ' لیکن دوسرے امر کی نسبت مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ کیا آنکا کانشنس ایسے بہتان عظیم کے لکھنے سے مانع نہوا ؟ وہ ترکی سلطنت جو کہ آئے دن دشمنوں کے شکنجوں میں پھنسی ہوئی ہے - وہ ترکی سلطنت ' جسے چاندی کی زنجیروں میں دشمنوں نے جکڑ لیا ہے - وہ' جسے ایک منٹ کی فرصت بھی نہیں دی جاتی کہ اپنی حالت کو درست کرے - وہ ' جو حفظ اسلام کے لیے اپنی رعایا کی خون کی ندیاں بہا رہی ہے' اور وہ آخری دولۃ اسلامیہ ' جسکے فرزند تمام دشمنان اسلام کے مقابلے میں تنہا سینہ سپر ہیں اور اپنی جان و مال کو قربان کر رہے ہیں ' کیا ہندوستان کے چند لاکھہ روپیہ کو غصب کرلیں گے ؟ حیف صد حیف مسٹر موصوف کی سمجھہ پر - وہ فی الحقیقت اپنے دل میں اسلام کا اچھہ درد رکھتے تو انکے قلم سے ایسی بات ہرگز نہ نکلتی - قرض دینا ہمارا فرض ہے - حساب لینا خدا کے ہاتھہ میں - ہمیں اسکی پروا ہی نہیں کہ روپیہ کیسے خرچ ہو؟ ہم کو تو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے -

" ترک میٹھی نیند سو رہے تھے " - کاش یہی ہوتا کہ ترکوںکو تھوڑے عرصہ تک میٹھی نیند سو لینے دیا جاتا ' تو آج یہ نتیجہ نہ نکلتا - انکو تو صدیوں سے ایک لمحہ کی بھی راحت نصیب نہیں -

آخر نامہ نگار موصوف سلطان المعظم کی خلافت پر شک کرتا اور پوچھتا ہے اور وہ بھی نہایت پر معنی سادگی اور بھولے پن سے کہ "کیا یہ صحیح ہے کہ قسطنطنیہ عرش خلافت ہے اور سلطان روم خلیفۃ المسلمین ہیں ؟ کیونکہ خلافت صرف تیس برس تک قایم رہی " لیکن میں یہ کہنے کیلیے مجبور ہوں کہ نامہ نگار موصوف غلط فہمی میں مبتلا ہے - وہ خلیفۃ الرسول اور امیرالمومنین کو ایک سمجھتے ہیں - خلیفۃ الرسول کا زمانہ تیس برس تک رہا لیکن امیر المومنین سلاطین اسلامیہ کو علما نے لکھا ہے اور کل کا اسپر اتفاق ہے - تمام اسلامی دنیا سلطان معظم کو امیر المومنین تسلیم کرتی ہے اور علماء اسلام اس میں متفق الراے ہیں - خطبوں میں اس نام کو دعا دی جاتی ہے' اور کل خاص و عام آمین کہتے ہیں - کیا (ترمذی) کی حدیث نامہ نگار موصوف کی تشفی کے لیے کافی نہیں کہ من اہان سلطان اللہ فی الارض' اہان اللہ ؟ سلطان المعظم کو امام المسلمین کل مسلمان مانتے ہیں - اور ایسا ماننا واجب ہے - حدیث میں وارد ہے : من مات و لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ - امام مسلمانوں کا مسلمان ہی ہونا چاہیے - اس سے کسیکو انکار نہیں ہوسکتا : ما جعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا - پھر جب مسلمانوں کا قید امام میں رہنا طے پا چکا' تو آج سواے سلطان المعظم کے کون اسکی قابلیت رکھتا ہے ' اور مستحق ہوسکتا ہے ؟ خادم حرمین شریفین کے سوا کسیکو نہیں پہونچتا کہ وہ امیر المومنین یا امام المسلمین کہلاے -

مذہبی پیرایہ کے علاوہ سیاسی نظر سے دیکھیے ، یہ زمانہ نہایت نازک ہے - ہمارے لیے کسیکو اپنا خلیفہ ضرور مان لیں اور رشتۂ اتحاد قایم رکھیں ورنہ کوئی مرکز سیاسی پیدا نہوگا - انکا یہ بیان کہ " کعبہ مقدس جب خدا کا گھر ہے تو خدا اپنے گھر کی آپ حفاظت کرلیگا " قریب قریب اس قسم کی گفتگو ہے ' جو بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کی تھی کہ : فاذہب انت وربک فقاتلا ' انا ہاہنا قاعدون !! الحمد للہ کہ یہ مسلک کسی مسلمان کا نہ کبھی تھا اور نہ قیامت تک ہونیوالا ہے - کعبہ تو کعبہ ہے - اگر خدام کعبہ پر غنیم کی زیادتی ہو تو کل مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنی جان و مال نثار کردیں اور اللہ کیلیے اٹھہ کھڑے ہوں -

آخرمیں میں قوم کو ایسے لوگونسے متنبہ کیے دیتا ہوں ' کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی خود غرضی سے ایسے موقعہ پر کچھہ مضامین شایع کرکے اپنی سرخروئی حاصل کرنا چاہتے ہیں - جسوقت کہ جنگ طرابلس ہوئی تو پنجاب سے بھی ایک ایسی ہی صدا اٹھی تھی -

میرے ایک دوست جو امرتسر میں تھے ' انہوں نے اسکی نسبت لکھا تھا :

" آپنے مسٹر ...... کا خط پانیر میں ملاحظہ کیا ہوگا - اسکی وجہ اسکے سوا اور کچھہ نہیں کہ مسٹر موصوف سرکاری ملازمت کے خواہاں ہیں اور حال میں انکی درخواست مع سفارش کے گورنمنٹ کی خدمت میں جا چکی ہے - " !!

مراسلۂ آستانہ

اولین ہئیۃ ہلال احمر ہندیہ

مسٹر سید حسن عابد جعفري آنريري سكرٹري اولين ہلال احمر ہندوستان قسطنطنیہ

یہ چند سطور پبلک کي اطلاع کي غرض سے ارسال خدمت ہیں - براہ کرم ان کو اپنے اخبار میں جگہ عنایت فرمائیگا -

مجھکو افسوس ہے کہ چند ہندوستانی اخبارات و نیز چند دیگر حضرات نے " غریب مسلمانان بمبئي کے طبي مشن " کو " اول ہندوستان ہلال احمر " کے نام سے مخاطب کیا ہے - میں اِس ناجایز پالیسي کي تردید پہلے کرچکا ہوں لیکن مجھے خوف ہے کہ ہندوستان کے بعض مسلمان ابھي تک پورے حالات سے مطلع نہیں ہوے ہیں - لہذا میں دوبارہ اِطلاع دیتا ہوں -

" غریب مسلمانان بمبئي کا طبي مشن" ہمارے طبي مشن کے بعد قسطنطنیہ میں وارد ہوا ' اور ہم سے کئي ہفتوں کے بعد اُس نے کام شروع کیا - ہمارا مشن جسکا نام " اول ہندوستان ہلال احمر " ہے' لندن سے آیا - اِس کے باني مسٹر سید محمد حسین - بي - اے - (آکسن) ہیں - اور ڈائرکٹر مسٹر سید آل عمران جینیز کالج (اکسفورڈ) ہیں - ہمارے مشن نے حیدر پاشا خستہ خانہ میں کامیابي کے ساتھہ خدمات انجام دیں - اور ہم کو عثماني ہلال احمر نے " برنجي ہندوستان ہلال احمر ہیئتي" کا نام دیا ہے اور تمام خط وکتابت میں اسي نام کا ہمیشہ لحاظ رکھا ہے - علاوہ ازیں ترکي اخبارات' و نیز سرکاري و نیم سرکاري کاغذات ' ورجسٹر وغیرہ وغیرہ میں بھي انھي اصول پرکار روائیاں عمل میں آئي ہیں - ایسي صورت میں اگر کوئي طبي مشن اِس بات کا دعوی کرے کہ وہ " برنجي (۱) ہندوستان ہلال احمر ہیئتي " ہے' تو بالکل غلط ہوگا - اور ہم کو مجبوراً ایسے مشن کے خلاف قانوني کارروائي کرني پڑیگی -

یہ بات یاد رکھنے کي ہے کہ ہمارے مشن نے نام و نمود کي خواہش کبھي نہ کي - ہم ہندوستاني طالب علم انگلستان کي درسگاہ آکسفورڈ میں مقیم تھے - لیکن ٹرکي کے مصائب کي کیفیت سے بیتاب ہوکر اور اپني تعلیم و جملہ دنیاوي خواہشات پر لعنت بھیجکر خدمت اسلام کي خاطر قسطنطنیہ میں آے ' اور مجھے اس امر سے مسرت ہے کہ ہماري مشن کا نمبر اول رہا - ہم نے زمانۂ قیام استنبول میں کسي سے اپني إمداد نہ چاہي ' اور نہ اپني مقاصد کے انجام دینے کے لیے دست سوال دراز کیا - جو کچھہ بھي ہم مسلمان طالب علموں سے ممکن تھا ' وہ ہم نے اپنے ذاتي روپیہ سے کیا ' اور ترک مجروحین کي خدمت میں حتي الوسع کوشش کي - اگر میں اپنے مشن کے پورے حالات سے اطلاع دوں تو مضمون نہایت طولاني ہو جائیگا - میں عنقریب اپنے مشن کي رپورٹ شایع کرونگا ' اُس کے ذریعہ مفصل حالات پبلک تک پہونچ جائیں گے -

مقام شرم و حیرت ہے کہ بعض مسلمان اخبار اور بعض ہم وطن مسلمان ہماري خدمات کا اعتراف کرنا بھي عار سمجھتے ہیں اور بجاے اظہار مسرت کے زہر آلود نا پاک نگاہوں سے ہماري کوششوں کو دیکھتے ہیں - مجھکو ان باتوں کے لکھنے کي ضرورت نہ تھي ' لیکن سخت نا انصافي ہوگي اگر میں اپنے مشن اور اپني شیر دل نوجوان مسلمان ممبروں کے حقوق کو نظر انداز کردوں - جن حضرات کو طبي مشن کے بنانے اور بھیجنے کا تجربہ ہے' وہ خوب جانتے ہیں کہ اِس سے زیادہ دشوار اور ہمت آزما کام کم ہوے ہیں اور ایسي خدمات عموماً پبلک چندوں کے ذریعہ سے انجام دي جاتي ہیں - لیکن یہ فخر صرف " برنجي ہندوستان ہلال احمر " ہي کو حاصل ہے کہ سب سے پہلا ہندوستاني مشن ہے اور محض' چند نوجوانوں کے سرمایہ سے بنا ہے' اور پھر ان نوجوانوں نے صرف روپیہ ہي سے إمداد نہ کي' بلکہ خود استنبول آئے اور مجروحین کے علاج و تیمارداري میں ہمہ تن مصروف رہے !!

اگرچہ ہمارے دل مصائب اسلامیہ و نیز تکالیف مجروحین کے باعث غم سے چور ہیں اور ہم سر بکف خدمت اسلام کے لیے تیار ہیں اور انشاء اللہ تا دم آخر رہیں گے' لیکن یہ تو ہمیں کسي طرح منظور نہیں کہ ہمارے ہي ہم مذہب اور ہمارے ہي ہم وطن ہمارے کوششوں پر خاک ڈالیں اور شرمناک طریقہ پر ہمارے اول ہونیکے فخر جائز کو ہم سے چھیننے کي کوشش کریں ! ہم کسي صلے یا انعام کے خواہش مند نہیں ہیں - ہم کسي عزت مزید یا اقتدار کے حاجت مند نہیں ہیں - ہم مسلمان ہیں ' ہماري محنتوں اور کاوشوں کا نعم البدل صرف رضاء الہي ہے (بس اسي کو پیش نظر رکھیے - الہلال)

مسلمان متعلمین انگلستان کي " ہئیۃ طبیۃ ہلال احمر "

نواب سید محمد حسین - بي - اے - آکسن (حیدر آباد دکن) - ڈاکٹر عبد الخالق سلیم (قاہرہ) - سید حسن عابد جعفري (آرہ) - مسٹر عبد الحق (حیدر آباد) - مسٹر آل امام (پٹنہ) -

(۱) " برنجي " ترکي زبان میں فارسي کے " نخستین " کے معني میں آتا ہے - یعني " پہلا " (الہلال)

لہذا میں اطلاع دیتا ہوں کہ " برانچ ہندوستان ہلال احمر ہیئتی " " غریب مسلمانان بمبئی کے طبی مشن " کا نام نہیں ہے اور نہ وہ مشن اس نام کا کسیطرح حقدار ہے' جیسا کہ عثمانیہ ہلال احمر فیصلہ کرچکی ہے - علاوہ اُن زبردست شہادتوں کے جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے' غالباً یہ بے موقع اظہار نہ ہوگا کہ پرسوں شب کو بسیم عمر پاشا افسر اعلی عثمانیہ ہلال احمر نے ہماری دعوت کی تھی' اور اس میں علاوہ ڈاکٹر انصاری ڈائرکٹر آل انڈیا میڈیکل مشن - و مولوی ظفر علیخاں اڈیٹر زمیندار کے' طلعت بے - اسد پاشا - کمال عمر بے - و دیگر حکام ترکی بھی شامل تھے - اس موقع پر بھی ہم کو " برانچ ہندوستان ہلال احمر " کے نام سے مخاطب کیا گیا تھا اور طلعت بے و چند دیگر بزرگوں نے ہماری حقیر کوششوں کا اعتراف فرمایا تھا -

مجھے یقین ہے کہ میرے ہم ملک بھائیوں تک میری یہ تحریر پہنچیگی اور وہ آیندہ غلطی نہ کریں گے - ہم نے ڈاکٹر محمد حسین مدراسی ڈائرکٹر (غریب مسلمانان بمبئی مشن) کو تحریری نوٹس دےدیا ہے کہ جو نیا نام اُنھوں نے بمبئی مشن کو دینے کی کوشش کی ہے' وہ ناجایز ہے اور اس سے اُن کو احتراز کرنا چاہیے ورنہ ممکن ہے کہ معاملہ طول کھینچے - ڈاکٹر موصوف نے ہمارے نام کے فارم و نیز مہریں وغیرہ بھی تیار کرالی ہیں - اُن کو یا کسی دوسرے کو اس فعل کا کوئی حق نہیں ہے - بلکہ جہانتک مجھے معلوم ہے ڈاکٹر موصوف نے یہ حرکت بلا اجازت ٹرسٹیان بمبئی مشن کی ہے' اور بعض بیرونی اشخاص انکو اپنے اغراض شخصیہ کیلیے اس طرح کی اشاعات کی ترغیب دیتے ہیں اور خود اس مشن کے سکریٹری اور دیگر ممبر بھی انکے اس فعل کے مخالف ہیں - یہ تحریر محض بغرض اطلاع اخوان ملة شایع کی جاتی ہے - ہندوستان کے اسلامی اخبارات نقل فرمالیں تو موجب شکریہ ' ورنہ شکایت بھی نہیں -

الہــــلال

ارسالیات طبیۂ ہند

اور ہماری ایک نئی قومی رسوائی

آپنے تحریر بھیجی' نیز اپنے مشن کا مرقع ' دونوں شائع کردی جاتی ہیں ' لیکن مجھے معذور رکھیے اگر اپنے خیالات کے اظہار سے اس موقع پر باز نہ رہسکوں کہ کوئی اواز آج میرے کانوں میں ایسی نہیں آتی' جو میرے دل مجروح کیلیے ایک نشتر زخم نہو !

(۱) آپکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اور آپکے با ہمت پُر جوش ساتھی " مسئلۂ عجیبۂ اولیت و آخریت " کی بعض اشاعات و مساعی کی وجہ سے یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ہندوستان میں آپ لوگوں کے اسلام پرستانہ اقدام و اعمال کی بے وقعتی کی جارہی ہے ' اور اس خیال سے بہت ملول ہیں ' لیکن میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ واقعیت اسکے خلاف ہے - ہم لوگ آپکی سعی و مجاہدة کے مداح ' اور اس جوش خدمة مجاہدین اسلام کے تہ دل سے معترف ہیں - جبکہ ہندوستانی متعلمین فرنگ کی نسبت برسوں سے ہماری معلومات پُر غم ' اور اطلاعات و نتائج یاس انگیز تھے ' ہم نے مسرت و انبساط کے عالم میں سنا کہ آپ لوگ اپنے تمام اشغال کو ترک کرکے ' نقصان مال و ترک راحت جسم گوارا کرکے ' بغیر اعانۃ خارجی' محض اپنے جوش و ولولہ سے قسطنطنیہ پہنچے ' اور خدمت گذاری اخوان مجاہدین میں مصروف ہو گئے ! فجزاکم اللہ تعالی عن الاسلام و المسلمین خیر الجزاء ! وکثر اللہ امثا لکم ' و ثبت اللہ اقدامکم -

(۲) لیکن معاف فرمائیگا ' میں اس امر کے سمجھنے سے بالکل قاصر ہوں کہ جو لوگ اپنے " پہلے " اور " دوسرے " ہونے کی بحث میں پڑے ہیں ' اور اس کے پیچھے اپنی بہترین قواء عمل کو بے دریغ خرچ کر رہے ہیں ' انکی اس سعی میں ' اور اس جوش و مستعدی میں ' جس نے انکو قسطنطنیہ کے شفاخانوں میں پہنچایا ' کیا فرق ہے ؟ ہم دیکھتے ہیں کہ جس شوق و مستعدی سے آپ ' ممبران بمبئی مشن ' اور ممبران ڈاکٹر انصاری مشن خدمت اسلامی میں حصہ لینے کیلیے دوڑے تھے' تقریباً اتنے ہی جوش سے بدبختانہ بحث اولیت و عدم اولیت ' و ترجیح و افضلیت ' و منافست و مسابقت ' و باہم دگر تعاند و تباغض' و تحقیر و تفضیح و شناعت کیلیے بے تابانہ و بے اختیارانہ دوڑ رہے ہیں ! پھر فرمائیے کہ ہم بدبخت' اور اپنی بد بختی کے ان مناظر شنیعۂ و محزنہ دیکھنے والے بد بخت مسلمانان ہند' کس جوش کو اپنے سامنے لائیں' اور کس کو نظر انداز کریں ؟ کس کو یاد رکھیں' اور کس کو بھلادیں ؟ کس کی داد دیں' اور کس پر تبرا بھیجیں ؟ فاین تذہبون ؟

عزیزان من ! یہ کیا بد بختی ہے ' جو ہم کو کسی عالم میں بھی نہیں چھوڑتی ؟ اگر دشمن ہم کو زندہ رہنے کا اب مستحق نہیں سمجھتا تو کیوں اس فیصلہ پر تم برہم ہو ؟ تم کیوں دنیا میں زندہ رہو' جبکہ خود تمہارے اعمال کا یہ حال ہے ؟ ایک طرف تو لاکھوں فرزندان اسلام کی گردن سے خون کے فوارے بلند ہو رہے ہیں ' اور دوسری طرف تم لوگوں کے حلق سے خود پرستی اور خود نمائی غرور و ادعا ' اور نمایش و مباہات کا ایک سیلاب غلیظ ہے ' جو کسی طرح بند ہی نہیں ہوتا ! ایک مشن جاتا ہے مگر تین تین آدمی اسکی ملکیت کے مدعی بن بیٹھتے ہیں ' اور اس زور و شور سے اپنے دعاوی پیش کرتے ہیں' گویا پوری ایک صدی کی موروثی جائداد تھی جو ان فدائیان اسلام سے چھن گئی ! اسکے بعد قسطنطنیہ پہنچکر' ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے ہیں ' جوتیوں میں دال بٹتی ہے ' اور ایک دوسرے کو الزام دیتے ہیں - پھر عین اس وقت جبکہ ایڈریا نوپل کے سقوط اور مسجد سلیم کی محرابوں کے نیچے ملاعنۂ بلغاری کے پہنچنے کی ہم خبر سنتے ہیں' یہ بشارت اسلامی بھی سننے میں آتی ہے کہ خیموں کے اندر لڑنے جھگڑنے کے بعد اب ترکی کی عدالتوں میں بھی معاملہ پہنچنے والا ہے اور ڈاکٹر انصاری کو نوٹس دیدیا گیا ہے - گویا اب تک تو شاید خیموں کے اندر باہم لڑتے جھگڑتے تھے اور پھر بھی کسی ترک افسر کے آنے کی خبر سنکر لوگ آدمی بنکر بیٹھ جاتے تھے' لیکن ' اب ترکی عدالت میں علانیہ مسلمانان ہند کی عظمة اسلامی ' اور جوش دینی' و غیرت ملی کے نمونے پیش کردیے جائیں ! !

اس پر بھی بس نہیں کیا جاتا - ایک کہتا ہے کہ زیادہ نہ بولو ورنہ میں تمہارا پردہ فاش کردونگا ' دوسرا کہتا ہے کہ ذرا ٹھہر جاؤ - عدالت کی بینچ کے سامنے ہو رہیگا ' جو کچھہ ہونے والا ہے - ایک کہتا ہے کہ میرے خیمے کے آگے ایک سرخ جھنڈا لہراتا ہے ' اور یہ ایک شرف جلیل اور فوز عظیم ہے ' جو بلا شرکت غیرے مجھکو حاصل ہوا - ترکوں کے غول غول آتے ہیں ' اور اسکے نیچے برکت حاصل کرنے کیلیے رکوع و سجود کرتے ہیں - دوسرا کہتا ہے کہ مان لیجیے کہ یہ سچ ہے ' مگر اس سے ہوتا ہی کیا ہے کہ " عمر کوئی " کی جگہ " ہندوستان کوئی " کے نام کے قرار دینے کی فتح مبین تو ہمارے ہی دست حق پرست پر ظہور میں آئی - پہلا اسپر بگڑتا ہے کہ یہ دوسری مداخلۃ بیجا اور غصب نا جائز ہے - اس واقعہ کی صداقت سے انکار نہیں' مگر یہ بھی تو ہمارے ہی صحیفۂ فتوحات آستانہ کی ایک سطر جلی ہے ! !

ایک کہتا ہے کہ تم لڑتے جھگڑتے تھے ' مگر شکر الہي بجا لاؤ کہ ہم نے اپني جماعت سے ایک سالار لشکر تمہیں مرحمت فرمایا - دوسرا کہتا ہے کہ یہي تو تمہارا دسیسۂ مخفي ہے - مگر یہ تو بتلاؤ کہ جبکہ آسمان کے نیچے آوارہ گرد دشت غربت و مصائب تھے ' اور لندن کے بھیجے ہوے وہ خیمے ' جنکے انتظامات اور مصارف عظیمہ پر تمہیں فخر و غرور تھا ' تمہارے لیے بالکل بیکار ہوگئے تھے ' تو پھر اُس وقت کون تھا ' جس نے تمہارا ہاتھہ پکڑا ' اور اپنے خیمے دیکر ایک تاریخي کار نامۂ عظیم انجام دیا ؟

ہماري بدبختي کے جو خال و خط اس شریفانہ اوضاع و خصائل کے مرقع سے نمایاں ہوتے ہیں ' انسے قطع نظر ' صرف اسي بات کو دیکھیے کہ جو بد بخت و زبوں طالع قوم لاکھوں روپیہ ہمیں اِن کاموں کیلیے بے غل و غش دیدیتي ہے ' اسکے لیے یہ حالات کیسے درد انگیز ہونگے ؟

جب ہندوستان سے مشن جا رہے تھے ' تو میرے ایک عزیز دوست نے پیشین گوئي کے لہجے میں کہا تھا : " یہ بہت اچھي بات ہے ' لیکن چشم تصور سے کام لیتا ہوں تو اپنے تئیں قسطنطنیہ کي سڑکوں پر پاتا ہوں ' اور دیکھہ رہا ہوں کہ ہندوستاني مشنوں کے ممبر باہم دگر ایک دوسرے سے گتھے ہوے ہیں - منہہ سے فحش و دشنام و سخط ' ہاتھہ حریف کي گردن پر جما ہوا ' اور سر سے پیر تک خاک و گل میں آلودہ ! "

میں ہنسا اور کہا کہ خدا نخواستہ اسکي نوبت کیوں آنے لگي ؟ وقت کے جذبات اور مصائب کي حسیات نے اب ہمیں بدل دیا ہے -

اسمیں شک نہیں کہ خدا نخواستہ کسي ایسي صورت کي خبر تو اب تک نہیں آئي ہے اور خدا نکرے کہ آے ' لیکن باہم تخالف وتعاند اور چارہ جوئیے عدالت تک کے حالات تو سامنے آگئے ہیں -

(۳) خیر ' یہ حالات تو اُن وفود کے ہیں جو ہندوستان اور انگلستان سے باعانۃ ہندوستان گئے - پھر یہ آپ کو کیا ہوگیا ہے کہ آپ بھي ان بحثوں میں اپنا وقت ضائع کرنے لگے اور عدالت کي چارہ جوئي کا ذکر کرکے ' ہماري بد بختیوں کو اور زیادہ درد انگیز کردیا ؟

خدا کیلیے اب آپ ان واقعات میں اور ایک کا تو اضافہ نہ کیجیے - پیشتر ہي سے ان مشنوں کي بدولت ہماري رسوائي کا کافي سامان ہوچکا ہے -

(۴) میں اسکو پورے طور پر تسلیم کرتا ہوں کہ آپ واقعي سب سے پہلے ترکي پہنچے ' اور ابھي یہانکا کوئي مشن نہیں پہنچا تھا کہ اپکا خط مجھے ترکي سے ملا ' لیکن اگر کوئي نادان آدمي اسکو ایک بہت بڑا تمغۂ افتخار سمجھکر آپکے سینے سے اتارنا چاہتا ہے تو خود ہي اتار کر پھینک دیجیے - یہ کونسي دولت عظمی اور سعادت کبری ہے کہ اپکو مفلس ' اور اسکو قارون بنادیگي ؟ جانے دیجیے - آپکو بغیر بحث ' و تعقیب ' صرف اپنے کاموں کي ایک سنجیدہ رپورٹ شائع کر دیني چاہیے اور بس ' ہر شخص دیکھہ لیگا - لوگوں کے پاس عقل اور سمجھہ ابھي کچھہ نہ کچھہ باقي ہے -

(۵) آہ ! آپ لوگوں کے اول اور دوم ہونے کو کیا سونچیں کہ اپني نسبت معلوم نہیں ' اب جو کچھہ گذر رہا ہے ' یہ آخري ہے ' یا اپني بربادي کي پہلي قسط ہے ؟

ایک ایسے نازک موقعہ پر ہندوستانیوں کي ایک جماعت وہاں موجود ہے - اگر کام کرنا مقصود ہوتا تو کیسے کیسے عظیم الشان امور انجام پاسکتے ؟ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے مضطرب ہیں اور بارہ بارہ صفحوں کے خط ہر ڈاک میں بھیجتے ہیں - ان لوگوں کیلیے کام ہوتا تو اِن بحثوں کے سونچنے کي مہلت ہي نہ نکلتي -

آج اگر ترکي میں ہندوستان کا ایک کارکن فرد موجود ہو ' تو کیا کہوں کہ وہ کیا کچھہ کر سکتا ہے -

(۶) اِس وقت کي ڈاک میں " شہبال " پہنچا - اسمیں بھي آپ لوگوں کا وہ گروپ چھپ گیا ہے ' جسکي ایک کاپي آپنے مجھے بھیجي ہے - اسکے نیچے جس طریق پر آپکے کاموں کا ذکر کیا گیا ہے وہ توصیف و تعریف میں ڈوبے ہوے ہیں - پس کام کیجیے اور صرف کام کیجیے - اِن بحثوں سے کچھہ حاصل نہیں - مطمئن رہیے کہ ہم لوگ آپکي خدمات کے معترف ' اور آپ لوگوں کي اس خدمت جلیل کے تہہ دلسے شکر گذار و مداح ہیں -

دعوت الهــــلال

کي اشاعــة عمومي

از جناب حکیم غلام غوث صاحب طبیب یوناني خان پور (بہاول پور)

السـلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتـہ -

الهـلال کي وقعت و عظمت جو لوگوں کے دلوں میں بیٹھي ہوئي ہے ' وہ اظہر من الشمس ہے - کمال کي قدر زمانہ خود بخود کرتا ہے ' اور صداقت کو رحمت الہي سے بـلا واسطہ نشو و نما ہوتا ہے - جہاں تـک دیکھا جاتا ہے ' الهـلال نیک نیتي اور خلوص کے ساتھہ عظیم الشان کام کررہا ہے ' آپ في نفسہ اپنے لیے لوگوں کي ستایش کو پسند نہیں کرتے ' اور میں بھي جانتا ہوں کہ حدیث شریف میں ہے : احشوا التراب في وجوہ المداحین - یعني مـدح کننـدگاں کے منہ میں مٹي ڈالي جائیگي ' لیکن ساتھہ ہي اسکے مجھکو علم ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے : من لم یحمد الناس ' لم یحمد اللہ یعني جو شخص آدمي کي ستایش نہیں کرتا ' خدا کي ستایش بھي نہیں کریگا -

میرے عقیدے میں الهـلال کا شکریہ ادا کرنا خدا ہي کا شکر بجالانا ہے کہ اس سے عقاید صاف ہونے لگے ' کفر کي آلودگي اور بدعت کا زنـگ جاتا رہـا ' غـلامي کے جال سے نـکلنے کا احساس ہوا ' جمود دفع ہوگیا ' اسلامي حرارت جوش میں آئي ' اور خمود جاتا رہا - فالحمد للہ علی ذالـک -

الهلال کي توسیع اشاعت وغیرہ کے متعلق ارباب بصیرت کي راے اکثر نظر سے گذرا کرتي ہے - جن دنوں جناب کا ارادہ روزانہ الهـلال اور ماہوار البیان جاري کرنے کا ظاہر ہوا تہـا ' تو ایک صاحب نے راے دي کہ روزانہ کے ارادہ کو ملتوي کیا جائے اور البیان نـکالا جائے ' تاکہ آپ زیادہ مشکلات میں نہ پھنسیں اور ممکن ہے کہ کثرت اشغال سے الهـلال هفتہ وار پھیکا پڑجاے - میں نے اس راے سے اتفاق کیا تھا -

اُن دنوں ایک صاحب نے الهـلال کے عام کر دینے کي تحریک کي ہے ' اور یہ تجویز پیش کي ہے کہ تصویر سے معرا ' معمولي کاغذ پر عام لوگوں کے لیے بھي چھپا کرے اور قیمت کم کر دي جاے ' تاکہ کم استطاعت لوگ بھي فایدہ اوٹھا سکیں - گویا دو قسموں میں تقسیم ہوا کرے : ایک خاص ' دوسرا عام -

افسوس ہے کہ میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا - وجہ یہ کہ میرے ذہن میں یہ بیٹھا ہوا ہے کہ الهـلال کي وقعت کا سبب ' معنوي خوبیوں کے ساتھہ صوري حسن کا جزو لاینفـک بھي ہے - مانا کہ :

حاجت مشاطـہ نیست روے دلآرام را

لیکن ابھي ملک میں علمي مذاق نے یہاں تک ترقي نہیں کي کہ حقیقت شناسي کا مادہ صورت پذیر ہو چلا ہو - ہنوز دلي دور ہے -

میں جہاں تک خیال کرتا ہوں الہلال کی وقعت کے اسباب صوری اور معنوی محاسن کے ساتھہ ساتھہ' گرانی قیمت بھی ہے اور وہ ناگزیر ہے - ہر چیز جو مشکل سے ہاتھہ آتی ہے' عزاز بھی ہوتی ہے -

اگر عام کردیا جائے تو بجاے اسکے کہ شوق سے پڑھا جائے اور جلد بندھوا کر رکھا جاے' عام اخباروں کی طرح بازار میں عطاروں کے یہاں کاغذات ردی کے نرخ پر فروخت ہونے لگے گا -

چونکہ مذاق علمی نے ابھی دلوں میں جڑ نہیں پکڑی ہے' سب لوگ ارزاں قیمت کیطرف جھک پڑینگے' اور یہ لطف نہیں رہیگا - با اینہمہ قیمت موجودہ کچھہ بھی گراں نہیں ہے - بلکہ میرے نزدیک تو:

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

میری راے یہ ہے کہ الہلال کو اسی آب و تاب میں رکھا جاے اور کسی قسم کی تبدیلی نہ کی جائے - البتہ البیان کے جاری کرنے میں جلدی کیجائے - الہلال میں خبروں اور مباحث و آراء سیاسیہ کے عنوان بڑھاے جائیں - اور البیان کو تحقیق معقول و منقول اور اسلامی تاریخ اور علوم کے زندہ کرنے کیلیے وقف کردیا جائے - تقطیع چھوٹی اور موزوں کتابی ہیئت میں رکھی جاے - نیز روزانہ الہلال کے ارادہ کو سردست ملتوی کردیا جاے -

آرزو ہے کہ جس مہینہ سے البیان جاری ہو' اس مہینہ کے نام سے مجھکو اطلاع بخشیں - خریداری کی بابت میں نے پیشتر عرض کردیا ہے کہ بلا پرسش وی - پی روانہ ہو - مگر مہینہ کے نام سے آگاہ کرنے کی ضرورت یہ ہے کہ ایک افتتاحی مضمون لکھونگا - جسکا عنوان مادہ تاریخ سے رکھونگا - پھر درج ہونا نہونا پسندیدگی پر ہے -

امید کہ اس ناچیز عریضہ کو الہلال میں کہیں جگہ ضرور عنایت فرما لینگے' تاکہ ارباب راے کو اس تحریک میں راے دینے کا موقع ملے - والسلام - (اینده فقل جواب عرض کرونگا - ایڈیٹر)

منشی احتشام علی صاحب سکریٹری مال ندوۃ العلما

(جناب ضیاء الحسن صاحب علوی - مقیم مرسیدکورٹ - علی گڈہ کالج)

تسلیم - آپنے اپنی گذشتہ اشاعت میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے تازہ واقعہ پر بحث کرتے ہوے ایک موقعہ پر جناب منشی احتشام علی صاحب قبلہ کے متعلق یہ تحریر فرمایا ہے کہ عشرۂ محرم میں بمجبوری انہیں لکھنؤ چھوڑنا پڑا ہے - غالباً جن ذرائع سے یہ علم آپکو ہوا ہے' انکو واقعات کے متعلق غلط فہمی ہوئی' ورنہ یہ ایک بالکل بے بنیاد بات ہے - مجھے امید ہے کہ آپ اس جملہ کی تردید کرینگے اور بمصداق " صاحب البیت ادری بما فیہا " میرے بیان کی توثیق فرما لیں گے -

الہلال

میں نے تو اس امر کو بطور تعریض نہیں بلکہ بطور تعجب لکھا تھا کہ ان حالات کے ساتھہ ایسی کمزوری کا اظہار موجب حیرت ہے رہا اس واقعہ کا غلط ہونا' تو اگر غلط ہے تو مجھے اسکی غلطی کے تسلیم کر لینے میں کوئی عذر نہیں - میں نے بعض موثق اشخاص سے سنا تھا - اب آپ نے اسکی تغلیط کردی تو غلط یقین کرتا ہوں یقیناً آپ کا بیان اس بارے میں زیادہ مستحق توثیق ہے - کیا اچھا ہو اگر منشی صاحب اصل بحث کی طرف متوجہ ہوں -

فہـــــرست

زر اعانــــۂ دولت علیۂ اسلامیـــــہ

(۲۱)

ان اللہ اشتری من المومنین انفسہم و اموالہم ' بان لہم الجنہ

فہرست چندہ موضع پاکاں ضلع فیروزپور

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب حسین خاں حاجی الدین صاحب	•	•	۲۵
جناب کیمان صاحب	•	•	۱
جناب بہانا ماچھی صاحب	•	•	۱
جناب حاجی عبد اللہ صاحب	•	۴	•
جناب سکہریرا صاحب	•	•	۱
جناب سرجا صاحب	•	•	۱
جناب عبد الغنی صاحب	•	•	۱
جناب سمیان صاحب	•	۸	•
جناب کیماند صاحب	•	۸	•
جناب مہر الدین صاحب	•	•	۱
جناب قمر الدین صاحب	•	•	۱
جناب امیر صاحب	•	•	۱
جناب نامان صاحب	•	•	۱
جناب رحمان صاحب	•	•	۱
جناب حاجی متہد صاحب	•	•	۱
جناب محمد صاحب	•	•	۱
جناب ڈوگر صاحب	•	•	۱
الہ دتا صاحب	•	•	۱
بندا صاحب	•	•	۱
جناب محمد صاحب	•	۳	•
لقمان صاحب	•	۸	•
پیرا صاحب	•	•	۱
قطب الدین صاحب	•	•	۵
مانی ماچھی صاحب	•	۱۰	•
محمود صاحب	•	۴	•
محمد صاحب	•	۴	•
اسماعیل کالیا صاحب	•	•	۱
سبہا خرجہ صاحب	•	۸	•
جامون خرجہ صاحب	•	۸	•
میاں فضل الدین صاحب	•	•	۱
ہامان صاحب	•	۸	•
کریم کالیا صاحب	•	•	۱
نظام صاحب	•	۸	•
ممان صاحب	•	•	۱
جہانا صاحب	•	•	۱
	•	۱	۵۱

مقـــوی باہ گـــولیـــاں

ڈاکٹر برمن کي تیار کردہ قوت کی گولیاں چھہ عدد امتحانا نمونہ کیواسطے بلا قیمت دیجاتي ہیں - استعمال کے اول ھي روز اپنا فائدہ دکھلاتي ھیں - ضرور امتحان کیجئے - اگر آپ امتحان کرنا چاھیں تو الھلال کے حوالہ سے آج لکھئے واپسي ڈاک سے آپکو نمونہ ملیگا - یہ گولیاں ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں مشھور ھو رھي ھیں طاقت دینے والي مشھور دوائیں فاسفورس - اسٹکنیا - ڈمیانا ملاکر یہ بني ھیں - ریزہ - رگ اور خون کو طاقت دینے والی ھیں - مریض کو اول ھي روز سے فائدہ معلوم ھوتا ھے - چہرہ پر رونق اور ضعف کي حالت کو دور کرتي ھیں - دوبارہ طاقت لاتي ھیں - قیمت ۳۰ گولیونکي شیشي ایک روپیہ محصول پانچ آنہ -

یہہ موقع ھاتھہ سے نہ دینا چاھئے قوت کي گولیوں کا نمونہ جلد منگواکر ازمائش کیجئے ایک خوراک میں فائدہ معلوم ھوگا -

نوٹ - ھماري کافوري جنتري جسمیں پوري فہرست ادویات اور سارٹیفکٹ درج ھیں بلا قیمت موجودہ درخواست آنے سے روانہ ھوتي ھیں -

ڈاکٹر - ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

المكتبة العلمية الاسلامية في علي گدہ

— * —

اس کتب خانہ میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعہ مصر ' شام ' بیروت اور قسطنطنیہ وغیرہ فروخت کے لیے موجود رھتي ھیں اور نہایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانہ کي جاتي ھیں — خاصکر مكتبة المنار کي کتابیں ' حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبدہ اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں ھر وقت مہیا رھتي ھیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتھہ کي جاتي ھے - کتب خانہ کي جدید فہرست تیار ھو گئي ھے جو آدہ آنے کے ٹکٹ وصول ھونے پر مفت روانہ کي جاتي ھے *

رسالہ المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بہترین عربي رسالہ تسلیم کیا گیا ھے) اس کي گذشتہ ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فہرست مضامین موجود ھیں - قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے ھیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے ھیں *

یہہ کتب خانہ رسالہ المنار کا کل ممالک ھندوستان میں سول ایجنٹ ھے ' او جن اصحاب کو اس رسالہ کي خریداري منظور ھو چندہ سالانہ مبلغ ۱۵ روپے ھمارے پاس روانہ فرمائیں ' روپیہ وصول ھو نے پر رسالہ براہ راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا *

المشتـــــــہر منیجر المكتبة العمية الاسلامية ' مدرسة العلوم ' علي گدہ

حمیدیہ ھـــوٹـل

—:o*o:—

نمبر ۱۳۱ لور چیت پور روڈ - کلکتہ

ھمارے ھوٹل میں ھر قسم کي اشیاے خوردني و نوشیدني ھر وقت طیار ملتي ھیں نیز اسکے ساتھہ مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور عمدہ کمروں کا بھي انتظام کیا گیا ھے جو نہایت ھوادار' فرنشڈ اور بر لب راہ واقع ھیں جن صاحبوں کو کچھہ دریافت کرنا ھو بذریعہ خط و کتابت منیجر ھوٹل سے دریافت کر سکتے ھیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جملہ تصویریں ھماري ھوٹل میں فروخت کے لیے موجود ھیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیرہ -

المشتـــــــہر شیخ عبـــد الـکریم مالک حمیـدیہ ھوٹل

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ : ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۴ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 21, 1918.

ادرنہ مدافع بہادر شکری پاشا

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت ہو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئیں یا پانچ آنے کے وی - پی کی اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) منی آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداری (اگر کوئی ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ ـــــ مندرجہ بالا شرائط کی عدم تعمیل کی حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئی پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ ہوگا -

(منیجر)

شرح اجرت اشتہارات

—*—

میعاد اشتہار	فی صفحہ	فی کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	½۷ روپیہ	۸ آنہ فی مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئی اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگی -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدی زائد ہوگی -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھی طیار ہوتے ہیں جسکی قیمت ۸ آنہ فی مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکی فرمایش کے مطابق آپکو جگہہ دیں، البتہ حتی الامکان کوشش کی جاے گی -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہی کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرنی ہوگی اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگی ہمیشہ لی جائیگی اور وہ کسی حالت میں پھر واپس نہوگی -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشی مشروبات کا، فحش امراض کی دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکی اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسی حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprieto & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان للتلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱٤ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 21, 1913.

اشاعۃ خصوصی بہ تذکار بطل ادرنہ :

غازی شکری پاشا !

حادثۂ سقوط ادرنہ کی نسبت الہلال میں بہت کم لکھا گیا تھا ' اور عام جرائد و صحائف اردو
میں بھی صحیح تفصیلی حالات بہ ترتیب و اجتماع مناسب بہت کم آے تھے
اسلیے اس ہفتے کا نمبر مخصوص طور پر اس واقعہ کی یادگار میں
شائع کیا جاتا ہے - قلت گنجایش سے بعض ضروری چیزیں
پھر بھی رہگئی ہیں - مثلاً غازی شکری پاشا
کی سوانح عمری ' جو امید ہے کہ
آیندہ پرچے میں شائع ہو -

فہرس

تصاویر

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں!!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ ! ! !

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار ' اور ڈاکٹر مصداق کے پہنچے ہیں کہ "خدا کیلیے یوروپین ترکی کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مدد اب کو یاد کرو ' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں ' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھربار چھوڑنا پڑا ' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کردیں ' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بدنصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوارا گذریں کہ ہلال احمر کا چندہ ہو چکا ہے ' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے ' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پونڈ یعنی ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاھتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب دل اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ ' ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاھتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آگے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے ' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تاکہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال دو ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے '** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جائے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے ' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہو جایگا - اس طرح دو ہزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہہ ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے ' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رہنا ' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے ' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یوروپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیہ کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے ' جو یورپ اور ترکی کے اعلے درجہ کے با تصویر ' پر تکلف ' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران ' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں ' اسکا باب " شذون عثمانیہ " ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - " ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان " اسکی ایک با تصویر سرخی ہے ' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں ' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات ' مذاکرۂ علمیہ ' حقائق و دقائق ' المراسلة و المناظرہ ' اسئلة و اجوبتھا ' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جائے ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جائے -

من انصـــاری الـــي الله ؟ ؟

الا ‘ ان حـــزب اللـــه هم الغالبـــون !

جب وہ قدیر و حکیم اپنے بندونکے دلوں کوکسي کي صدا کے استقبال کیلیے کھولدے ‘ تو پھر کون روک سکتا ھے ؟ الحمد للہ کہ اسکی توفیق کار ساز شامل حال ‘ اور اسکا لطف و کرم دعا نواز و اجابت فرما ھے - یہ نہیں کہتا کہ میں پانی سے سیراب ھو چکا ھوں ‘ بلکہ پیاسوں کا متلاشي ھوں کہ ھم سب ملکر دریا کے کنارے پہنچیں ‘ اور جو نشان کہ مل چکا ھے ‘ اسکو دلیل راہ بنا کر چل کھڑے ھوں - یہ نہیں کہتا کہ میں پاني ھوں تاکہ تم سیراب ھو جاؤ ‘ بلکہ کہتا ھوں کہ پاني کے متلاشي میري سنیں کہ اسکا نشان پاچکا ھوں ‘ اور اسکے سوا تشنگي کي سیرابي کي کوئي راہ نہیں - پس جس کو پیاس ھے وہ اٹھے ‘ اور جسکا حلق سوکھہ رھا ھے ‘ وہ پاني کي پکار پر لبیک کہے ! و تلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون !

رسالۂ دعوت و تبلیغ مع فارموں کے علحدہ چھپ رھا ھے - ایسے حامیان دعوت الهي کي ضرورت ھے ‘ جو بہت جلد اسکے متعدد نسخے منگوا کر ان لوگوں تک پہنچادیں ‘ جنکو خود اس راہ کي تلاش و جستجو ھو - اسکے لیے صرف اطلاع کافي ھے - ٹکٹ وغیرہ بھیجنے کي ضرورت نہیں - و باللہ التوفیق و ھو حسبي بالدارین و خیر رفیق -
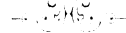
اعـــانۂ مہـــاجـرین عثمـــانیـه

موجودہ خـریداران الهـلال سے علی الخصـــوص ‘ اور عـــام ناظرین کرام سے بالعمـوم التمـاس ھے کہ وہ موجودہ مصـائب کے متعلق صدھا چندوں میں شریک ھو چکے ھیں ‘ مگر بے خانمان مہاجرین کي امداد ‘ ھلال احمر اور تمسکات ‘ دونوں سے زیادہ اھم اور مقدم ھے - خدا را ایک نظر ان ھزارھا بچوں اور مظلوم عورتوں کے غولوں پر ڈالیں ‘ جو گھر کے عیش و راحت سے ناگہاں محروم ھوکر موت و حیات کي کشمکش میں مبتلا ھیں - بحالت موجودہ جو کچھہ اور جتني کچھہ اعانت قلیل و کثیر انکے امکان میں ھو ‘ اس سے دریغ نہ فرمائیں - یہ خیال افسوس ناک ھے کہ ھم کہاں تک مدد کریں ؟ عزیزان ملت ! اگر ھم مسلمان ھیں ‘ اور رشتۂ اخوۃ اسلامي میں منسلک ‘ تو اس سے چھٹکارا ڈھونڈھنا عبث ھے - اگر ھم آخر تک اور یکے بعد دیگرے مدد کرتے نہ رھیں گے تو کیا کرینگے اور کہاں جائینگے ؟ اسلام کا دروازہ تو اسي وقت تک ھم پر کھلا ھے ‘ جب تک ا[illegible] فرزندوں کا ھمارے دل میں درد ھے - اگر سو مرتبہ تمهارے آگے [illegible]ے بھائي ھاتھہ پھیلا چکے ھوں ‘ جب بھي تمهارے مال و [illegible] انکا حق باقي ھے - تم جو خدا کے آگے ھزار مرتبہ بھي [illegible]یں شرماتے ‘ اسکے بندوں کے بار بار سوال سے کیوں [illegible] مسلمان ھو تو تم کو اپنے بھائیوں کي مدد سے کبھي [illegible] انسان ھو تو انسانوں کي مصیبتوں پر ھمیشہ رونا [illegible] علي الارض ‘ یرحمکم من في السماء ! !

اگر برادران ملت اعانت مہاجرین کیلیے ایک مرتبہ اور اٹھہ کھڑے ھوں اور تھوڑي تھوڑي رقم بھي اور فراھم کردیں ‘ تو یہ مشکل آسان ھو جا سکتي ھے - ساتھہ ھي " الهلال " کے خریدار بہم پہنچا کر بھي کم از کم في خریدار ساڑھے سات روپیہ جمع ھو جا سکتا ھے - اور اشاعت دعوت حق ‘ و تبلیغ اسلامي کا اجر اسکے علاوہ : ذالکم خیـر لکـم ‘ ان کنتـم تعلمـون !

اردو پریس علي گـڈہ کي ضمـــانت

بالآخر ھز آنر سر جیمس مسٹن نے اپنے عمل سے قول کي تصدیق کردي !

تعزیر جرم عشق ھے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ھے اور ذوق گنـہ یاں سـزا کے بعد

مبارک ھے وہ حکومت ‘ جو اپنے نفساني ھیجان استبداد و جور کے ضبط پر قادر ھو ‘ اور خسران عاجل ھے اُس حکومت کیلیے ‘ جو جور و تسلط کي آب پاشي سے ‘ ملکي امیدوں کے بیج کو وقت سے پہلے سرسبز کردے :

تو ھم شب را بسر کے مي بري اے شمع کم فرصت !
گـرفتـم سوختـي پـروانـہ آتش بجـانی را !

ملکوں اور قوموں کي آزادي کي پوري تاریخ سے قطع نظر ‘ سب سے قریب تر مثال کو دیکھو جو اس قانون طبیعي اور ناموس انقلاب عالم کي تصـدیق کرتي ھے - ھر شخص جانتـا ھے کہ موجودہ بنگالي زندگي اور وطني قوت کا اصلي باعث صرف لارڈ کرزن کا پنج سالہ عہد حکومت تھـا ‘ اور پھر اسکے جانشین کي وہ ابتدائي پالیسي ‘ جسکي سخت گیري نے پھانسیوں کے تختے ‘ جیل خانوں کے کمرے ‘ اور عدالت کے کٹھروںسے کام لینا شروع کیا تھا - اگر ایسا نہوتا ‘ تو یقیناً بنگالیوں کي زلزلہ انداز تخت وزارت ھند تحریک ‘ اور ملک کي دہ سالہ وطني زندگي کم از کم ایک چوتھـائي صدي کیلیے ملتوي ھو جاتي -

لیکن لارڈ مارلے اور لارڈ منٹو کي وہ یادگار دانشمندي قابل داد ھے ‘ جس نے تالیف قلوب کي پالیسي عین وقت پر شروع کردي اور پھر اسي کا نتیجہ نکلا کہ ملکي تحریک ایک زمانۂ ممتد کیلیے پیچھے رھگئي -

پھر کیا اب ھز آنر سر جیمس مسٹن کا دربار نادري ‘ وطني شورش کي جگہ اسلامي تحریک کے مقابلے میں ‘ ایک نئے تجربے کا خواھشمند ھے ؟

اسکا جواب واقعات نہیں بلکہ واقعات کے نتائج دینگے -

❋ ❋ ❋

گورکھپور میں ھز آنر نے فرمایا تھا کہ میں بائي کاٹ کي تحریک کو حاکمانہ روکونگا - جو شخص اپنے قول اور عمل کو یکساں ثابت کردے ‘ اس کي اس شریفانہ انساني خصلت کي ضرور تعریف کرني چاھیے - اگرچہ پہلا اقدام ظلم ‘ اور دوسرا اسکا وقوع ھو - اسکا اعتراف کرنا چاھیے کہ ھز آنر ایک شریف آدمي کي اس نہایت ضروري خصلت کو اپنے اندر ثابت کرنے میں یقیناً کامیاب ھوے ھیں -

(اردوے معلی) علي گڈہ کي تازہ اشاعت سے ھز آنر کي اس اخلاقي فتح مندي کي سر گذشت معلوم ھوتي ھے - سید فضل الحسن حسرت موھاني کچھہ عرصے سے مسلمانوں میں موجودہ

مصائب اسلامي كي تحريكوں ميں خاص طور پر حصه لے رهے تھے - على الخصوص علي گدھ اور بعض ديگر مقامات ميں انكي سعي مشكور سے ملكي صنعت و حرفت اور مصنوعات كي تحريک مسلمانوں ميں جگه پكڑ رهي تهي - چونكه يه واقعه هزانر كي اُس شاهنشاهانه اور مطابق العقائد تهديد كے خلاف تها ' اسليے اُسكو " روكنے " كيليے ضرور تها كه حربهٔ حكومت حركت كرتا -

چنانچه رسالهٔ اردوے معلى كے پريس سے يكايک تين هزار روپيه كي ضمانت طلب كي گئي هے ' اور چونكه هر شخص جانتا هے كه اسكا فقير و بوريه نشيں مالک تيس هزار كي جگه دس روپيے كے تين نوٹ بهي ايک وقت ميں نهيں دے سكتا ' اسليے اسكا لازمي نتيجه يهي هونا تها كه پريس بند هوگيا -

⁂ ⁂ ⁂

هم كو اس واقعه پر ذرا بهي تعجب نهيں اور نه افسوس هے - هم نے خبر سنتے هي پهلا كام يه كيا كه ايڈيٹر اردوے معلى كو تبريک و تهنيت كا ايک تار بهيجا ' كيونكه همارا عقيده هے كه صداقت و حريت كيليے پوري ايک صدي كي زباني اور قلمي جد و جهد بهي وه كام نهيں كرسكتي ' جو ايک لمحے كے جابرانه احكام ايسے موقعوں پر كر جاتے هيں ' اور ايسا هونا دنيا كي گذشته تاريخ حريت كے لازمي اور قدرتي واقعات ' اور هندوستان كے سفر حريت كے ناگزير منازل هيں - كوئي حكومت اُس فاتح و مسلط حكومت سے بڑهكر اپنے ليے مهلک ' اور ملک كيليے حيات پرور نهيں هے ' جو اس طرح كے احكام و اعمال مستبده كي عادي هو ' اور در حقيقت جبر و قهر هي كا پاني وه آب حيات هے ' جو آزادي كے بيج كو جادوگروں كے تماشے كي طرح منٹوں اور لمحوں ميں بارآور كرديتا هے - پس يه جس قدر زياده هو بهتر هے ' اور اسميں جسقدر زياده سختي هو ' رحمت هے - يهي چيز هے جس نے همارے هم وطنوں كو خواب غفلت سے چونكايا ' اور يهي نعمت هے ' جسكے ليے هم كو ترسنا چاهيے كه هماري پيش آنے والي زندگي كيليے ' اگر وه زندگي هوگي ' تو اس جنس گرامي و محبوب كي سب سے زياده مانگ هے !

هم كو اسپر بهي كچهه تعجب نهيں هوا كه بغير كسي قانوني گرفت كے اور بغير كسي صريح استدلال پريس ايكٹ كے ايسا كيوں كيا گيا ؟ كيونكه هم كو معلوم هے كه پريس ايكٹ اسليے عالم وجود ميں نهيں آيا كه وه ايک زنجير هو جو مجرموں كے پاوں ميں ڈالي جاے ' بلكه صرف اسليے ' تا كه وه ايک تيز آله هو ' جو ناگهاني استيلا و هلاكت كيليے تلوار كا قايمقام ثابت هو - قانون رعايا كے هاتهه ميں بيشک وسيلهٔ طلب انصاف هے ' مگر جابر حكومتوں كيليے تو ايک بهانهٔ ظلم سے زياده نهيں - اُس كے نفاذ كيليے جرم قانوني كي نهيں ' بلكه جرم حق پرستي و صداقت كي ضرورت هے كه :

وجودک ذنب ' لا يقاس به ذنب

جو لوگ اس طرح كے واقعات پر داد و فرياد كي صدائيں بلند كرتے هيں ' اور حق و انصاف كي بے سود دهائي ديتے هيں ' مجكو هميشه اُن پر هنسي آئي هے - ايک اخبار كيليے در حقيقت اس جرم سے بڑهكر اور كون سا سنگين جرم هو سكتا هے كه وه ظلم كي چوكهٹ كا پرستار نهيں هے ' اور حق اور صداقت كا ساتهه ديتا هے ؟ كيا يه جرم طبيعي بڑي سے بڑي سزا كيليے كافي نهيں كه يه نادان لوگ دوسرے جرموں كو تلاش كرتے اور پوچهتے هيں ؟ البته يه دوسري بات هے كه ارباب ذوق و درد كهيں :

خدا گواه كه گر جرم ما همين عشق ست
گناه گبر و مسلماں به جرم ما بخشند !

پس ان امور پر تو هميں بالكل تعجب نه هوا ' اور نه هونا چاهيے ' البته هم كو تعجب هوگا ' اور صد هزار تعجب هوگا مسلمانوں كے نئے ادعاء زندگي ' اور جديد دور حسيات ملي و اسلامي پر ' اگر اس موقعه پر هم انكے اندر كوئي ثبوت زندگي كا نه پائيں گے - انكي زبانيں خاموش ' انكي آنكهيں موت كے سكتے سے پتهرائي هوئيں ' اور انكے جسم ايک ٹهنڈي لاش كي طرح اگر بے حس و حركت هونگے ! فتعسا للمسلمين ' ان يكونوا من القوم المنافقين ! !

يه واقعه حسرت موهاني كا نهيں هے ' بلكه يه صريح مسلمانوں كے جذبات كي پامالي ' اور جديد اسلامي تحريک كو مذبوح كرنا هے - حالانكه سر جيمس مسٹن حسرت موهاني كے پريس كو بند كرسكتے هيں ' ليكن الحمد لله كه انميں يا انكے كسي هم طريقت ميں يه قوت كبهي بهي آنے والي نهيں هے كه وه سات كرور مسلمانوں كے دهڑكتے هوے دلوں كي حركت كو ' جنهيں انكا خداے مصلوب نهيں ' بلكه قاهر و مقتدر اور لايزال ولم يزل خداے توانا ' حركت ميں لا رها هے ' اپني اس سعي باطل سے بند كرسكيں -

هزانر كو ياد ركهنا چاهيے كه وه اپني جگه سے هلنا نهيں چاهتے مگر الحمد لله كه هم هل چكے هيں اور اب همارے قدموں كو وه پيچهے نهيں هٹا سكتے - انكي خوش قسمتي كا وه زمانه گيا ' جبكه غريب حسرت موهاني كو ' اس قتيل حريت اور فدا كار ازادي كو ' اس مجاهد حق و صداقت اور جانفروش راه ملت پرستي كو ' اُس امتحان گاه حريت پرستي كے كوه ثبات ' اور اُس رزمگاه صداقت كے سربكف جاں نثار كو ' پكڑ كے قيد كرديا گيا تها ' اور علي گدھ كالج كے سكريٹري نے اسكے خلاف شهادت دي تهي - پهر اسكا گهر بار لٹ گيا ' اسكي عزيز كتابوں كو مٹي كي ڈهيريوں كي طرح نيلام كيا گيا ' اسكي مسكين و صداقت پرست بيوي اور شيرخوار بچے كو طرح طرح كے جاں فرسا مصائب جهيلنے پڑے ' وه دو سال تک روزانه ايک من گيهوں پيستا رها ' پر اسكي قوم اسكو بهولي رهي اور اسكي ذرا بهي خبر نه لي - اور اس طرح اس نے بدبختانه اپني تاريخ ميں هميشه كيليے ايک يادگار ذلت و نفرت كو اپنے هاتهوں سے ثبت كر ديا !

هاں ' هزانر كو معلوم نهيں تو يه انكي ايک درد انگيز غلطي هے ' مگر هم ايک خيرخواه مشير كي طرح انكو يقين دلاتے هيں كه وه زمانه گيا ' اور شايد هميشه كيليے گيا - اب مسلمان ايسے دس سال پيشتر كے وه مسلماں نهيں هيں ' جنكو حكومت كے بعض سركار ايجنٹوں نے افريقه كے مرض النوم ميں گرفتار كرديا تها ' جنكا دين و ايمان قبلهٔ حكومت كے طرف استقبال و جوه ' جنكا قران فجر صحيفهٔ استعباد و غلامي كي تلاوت ' اورجنكا ذكر و شغل فنا و استهلاک توحيد تعبد حكومت و ارباب حكومت تها ' اور علي گدھ كالج كے اركان طيار رهتے تهے كه جب كبهي كوئي ضرورت مقامي كلكٹر كو پيش آجاے ' تو فوراً گواهي ديكر ' معبد پرستش صاحبان " اولو الامر " كا دوگانهٔ عبادت ادا كرديں :

واتخذوا من دون الله آلهة ليكونوا لهم عزا - كلا ' سيكفرون بعبادتهم و يكونون عليهم ضدا ! (١٩ : ٨٤)

اور اِن لوگوں نے اپنے معبود واحد كو چهوڑ كر دوسروں كو اپنا معبود بنا ركها هے ' تا كه انكے ليے عزت هو ! ليكن ياد رهے كه يه تو كبهي هونے كا نهيں - وقت آيگا جبكه انكے يه معبودان باطل انكي عبادت گذاريوں اور غلامانه بندگيوں سے انكار كردينگے اور عزت دينے كي جگه الٹے انكے دشمن هو جائيں گے !

⁂ ⁂ ⁂

اب مسلمانوں کی آنکھیں کھل گئی ہیں - خود زمانے نے اور زمانے کی صدا و جنبش نے اس عمل السحر کا رد عمل کر دیا ہے ' اور اب وہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں - اب انکو معلوم ہوگیا ہے کہ حسرت موہانی کون ہے اور کیا ہے ' اور اسکے گذشتہ معاملے کو محض ہندوؤں کی معیت کا ایک مسئلہ سمجھنا انکی کیسی درد انگیز غلطی تھی - اب وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حسرت موہانی اس وسیع مملکت ہند میں ' جسمیں سات کرور مسلمان بستے ہیں' اپنی حریت دوستی اور صادقانہ جانفروشی کے لحاظ سے تمام مسلمانوں میں ایک فرد فرید ' اور ایک وجود گرانمایۂ وحید ہے - وہ ' جس نے دنیوی آسائش و لذائذ پر جاں بازانہ حق کی معیت کے مصائب و مہالک کو ترجیح دی ! وہ ' جو آج تمام مسلمانان ہند میں ایک ہی خوش قسمت ہے ' جسکو راہ حریت میں امتحان عزم و ثبات دینے کی لائق صد رشک و حسرت فرصت کی توفیق ملی ! اور وہ ' جسکے مبارک پانوں میں ' مقدس جرم حریت خواہی کے پاداش میں' زندان عقوبت کی زنجیریں ڈالی گئیں ' اور پھر آہ ! وہ زنجیر محبوب ' اور صد رشک و ہزار حسرت اس زندان مقدس و مطلوب پر' جو سبیل حریت و عشق ملت میں رہروان امتحانگاہ حق و صداقت کو نصیب ہوا !!

ترک جاں دررہ آں سرو رواں این همه نیست
عشق اگر نرخ نہد' قیمت جاں ایں همه نیست

* * *

یہ بالکل ایک کھلی ہوئی بات ہے کہ اس ضمانت کا سبب براہ راست اس سعی و جہد کے سوا کچھہ نہیں ہے' جو غریب حسرت نے حال میں اسلامی مصائب جانکاہ سے متاثر ہوکر غیر ملکی مصنوعات کے مقابلے میں کی تھی ' اور بائی کاٹ کیلیے اپنی عملی کوشش سے بعض کامیاب نتائج پیدا کردیے تھے - علی الخصوص علی گڈہ میں کئی دکانیں کھل گئیں' اور باوجود مرکز وحید استبداد و غلامی ہونے کے ' ہلال احمر فنڈ اور جذبات صحیحۂ اسلامیہ کے ابراز مظاہر میں وہ دیگر شہروں کے دوش بدوش رہا - یہ باتیں مہینوں سے کھٹک رہی تھیں' اور کسی فرصت مناسب کا انتظار کیا جا رہا تھا - فرصت قانونی تو نہیں ملی ' مگر اشتداد و ہیجان غیظ و غضب اس درجہ مستولی ہوا کہ وہ قوت ضبط و تحمل' جسکا دلفریب ظہور تقریروں اور سرکاری مواعظ میں ہوا کرتا ہے ' دلی جذبات کے آگے قائم نہ رہسکا' اور ضمانت کا فرمان نادری صادر ہوگیا - پس افسوس اس شکست فاحش پر' جو دماغ حکمرانی کو جذبات قلب انسانی کے مقابلے میں ملی ' اور ہزار اسف اس غلطی پر' جو انشاء اللہ نقصان ہلاکت پہنچانے کی جگہ ' ایک سرچشمۂ آب حیات ثابت ہوگی - وما ذالک علی اللہ بعزیز !

تین ہزار روپیے کی ضمانت پریس ایکٹ کی مقدار مقررۂ انتہائی کے اندر ضرور ہے ' لیکن عملا پانچ سو یا ہزار روپیے سے زیادہ طلب نہیں کی جاتی' اور صرف ایک دو مثالیں دو ہزار کی سنی گئی ہیں - پھر ہز آنر سر جیمس مسٹن بالقابہ کا دربار سطوت و جلال نہیں معلوم اتنی بڑی سنگین رقم ضمانت کیلیے کیا وجہ بیان کرسکتا ہے ؟

گورنمنٹ اس سے بے خبر نہیں کہ اردو پریس اور اسکے مالک کی کی حالت کیا ہے ؟ حسرت موہانی جب قید سے رہا ہوکر آیا تو کوئی چیز اس دنیا میں ایسی باقی نہ تھی ' جو اسکے لیے ذریعہ تقویت مال ہوتی - ڈیرہ دو روپیہ ماہوار کرایے کا ایک جھونپڑا ہے ' جسکے اندر ایک چھوٹی سی صحنچی اور ایک اوتھری ہے ' اور باہر بھی اتنی ہی مکانیت ہے - اندر وہ فقیر حریت مع اپنی کوہ عزم و ثبات بیوی کے خود رہتا ہے ' اور باہر ایک کاٹھہ کا دستی پریس اور دو چار پتھر ہیں - بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ خود اسی نے اپنے ہاتھوں سے اردوے معلی کی کاپیاں لکھی ہیں ' خود ہی پتھر پر جمائی ہیں ' اور خود ہی پریس چلا کر چھاپا ہے !

یہ کل کائنات اردو پریس اور اسکے مالک کی ہے - کوئی دوسرا ذریعۂ آمدنی نہیں ' اور نہ اسکی طبع غیور کسی کی شرمندۂ احسان ہونا پسند کرتی ہے - اردوے معلی کے دو چار سو خریدار ہیں - اسکی قیمت سے شاید چند روپیے مہینے میں بچ رہتے ہیں' اور اسی سے دو وقت کی روٹی کھاکر نشۂ آزادی کی بیخودی' اور دولت لا زوال حق و صداقت کے غذاء غیرفانی سے مست رہتا ہے !

مبیں حقیر گدایان عشق را' کیں قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند

اصلی دولت دل کی دولت ہے' اور غناء فقر کے آگے دنیا کے تمام ساز و سامان ہیچ ہیں - جو فقر و فلاکت کی زندگی حق و حریت کی معیت میں گرد و خاک پر بسر ہو' وہ چاندی سونے کے بنے ہوے ان ایوان تعیش سے ہزار درجہ بہتر ہے' جنکے اندر حق کے چراغ کی روشنی نہو - خدا کے دروازے کا فقیر ہونا' دولت و بندگان دولت کے فقیر ہونے سے کیا بہتر نہیں ؟ یہی تو اس راہ کے منازل امتحان ہیں -

ولولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن لبیوتهم سقفا من فضة ومعارج علیها یظهرون ' ولبیوتهم ابوابا وسررا علیها یتکئون وزخرفا ' وان کل ذالک لما متاع الحیاة الدنیا ' والاخرة عند ربک للمتقین !! (۴۳ :)

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہوجائیں گے تو ساز و سامان دینا تو ہمارے یہاں اس درجہ حقیر و ذلیل ہے کہ جو لوگ منکران حق اور پرستاران دنیا ہیں' انکے گھروں کی چھتیں ہم چاندی کی بنادیتے اور چاندی ہی کی سیڑھیاں ہوتیں ' جن پر چڑھکر وہ چھت پر پہنچتے - اور چاندی ہی کے دروازے ہوتے اور چاندی ہی کے تخت ' جنپر وہ تکیے لگاکر بیٹھتے' اور یہ تو مثال کیلیے چاندی کی قید لگائی گئی' سمجھہ لو کہ چاندی نہیں بلکہ یہ سب کچھہ خاص سونے ہی کا بنا دیا جاتا ' لیکن پھر بھی یہ تمام ساز و سامان اس دنیا کی زندگی کے چند روزہ فائدے ہیں اور آخرت کی کامیابیاں تو اللہ کے پاس صاحبان اتقاء و حق ہی کیلیے ہیں !!

ان حالات کے ساتھہ ایک ایسے فقیر زندگی شخص سے تین ہزار روپیے کی ضمانت طلب کرنا ' یقینا ایک ایسا واقعہ ہے ' جو برٹش انڈیا کی تاریخ میں گورنمنٹ کے اظہار سطوت و اجلال کو ہمیشہ یاد دلاتا رہیگا !

* * *

با ایں همه صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ تین ہزار کی ضمانت ایک سچے خادم ملک و ملت کے جد و جہد کو فنا کردینے کیلیے کوئی کارگر آلہ نہیں ہے - یہ ابھی چند لمحوں اور منٹوں کے اندر ہمارے اختیار میں ہے کہ اس تین ہزار کے لاکھوں پیسے اور دھیلے بنا کر' ایک ایک مسلمان سے وصول کریں ' اور اسکا ڈھیر ہز آنر سر جیمس مسٹن بہادر کے پر ہیبت و جلال قصر حکومت کی ڈیوڑھی پر لگا دیں - تا کہ انکو بھی معلوم ہوجاے کہ انکے تخت فرمانروائی پر قدم رنجہ فرمانے سے پہلے ہی دنیا بدل چکی ہے ' اور اب جو کچھہ حسرت موہانی سے مانگا جا رہا ہے ' وہ حسرت موہانی سے نہیں' بلکہ تمام مسلمانوں سے مانگا جا رہا ہے' اور جو

کچهه اس قدر عداوت کے ساتهه کیا جا رها هے' وه اسکی نهیں ' بلکه اسلامی جذبات کی پامالی هے' اور اسکی چوٹ هر مسلمان کے دل پر براه راست لگتی هے - وه وقت گیا' جب قومی معاملات کو اشخاص کا معامله بنا کر مسلمانوں کو غافل کردیا جاتا تها' اور حق و ازادي کو صرف هندوؤں کے سر باسم بغاوت تهوپ کر' خود همارے قوم هي کے مفسدین و منافقین کو همارے سامنے بهوا کر دیا جاتا تها -

هم نے ان دو دنوں کے اندر هي اس کی تحریک شروع کردي هوتی ' لیکن صرف یه خیال مانع آیا که خود اڈیٹر اردوے معلے کے انتظامی مصالح کو پہلے معلوم کرلینا چاهیے که وه آیندہ مستقل پریس کو مفید سمجهتے هیں' یا کوئي انتظام دوسري طرح کا کرنا چاهتے هیں' تاکه یه دو چار هزار روپیه کیوں حکومت کے خزانے کے سپرد کیا جاے ' اور کیوں نه اردوے معلے کی کوئي عمده تقویت و اصلاح اور انکے کاموں کی ترقی کیلیے صرف هو - هم نے انکو اطلاع دیدي هے که سردست پچاس روپیے کی رقم حقیر الهلال کی طرف سے ایندہ انتظامات کیلیے قبول کریں ' اور ایک امدادی فنڈ کی بنیاد پڑ جاے - جواب کے انتظار کی مهلت نهیں هے که یه آخري فارم پریس هو رها هے - پس ایندہ هفتے تک اس مسئلهٔ اهم کا فیصله هو جاے گا -

هم کو امید هے که صوبجات متحده کی کونسل کی اولین فرصت میں اسکی نسبت سوال کیا جائیگا ، حصول انصاف کیلیے نهیں' بلکه صرف اعلان امر کیلیے - هم اپنے سرگرم دوست جناب انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب کو توجه دلاتے هیں' که وه اس معاملے کی نسبت سب سے پہلے سوال کریں - ایسا نهو که گذشته زمانے کی طرح کونسل هال میں کسي مسلمان ممبر کو اپنے ایک برادر ملت کے مصائب کی نسبت کچهه کهنے کی جرأت نهو' اور ایام زندان کے مصائب کی نسبت سوال کرے بهي تو ایک قابل هندو ممبر' یعنی انریبل گنگا پرشاد ورما !

سید نذیر هاشمي اور علي گڈه کالج

مجهه کو ایک تار کے ذریعه اس واقعه کی اطلاع ملی' اور اب اردوے معلے کی تازه اشاعت میں اسکی تفصیل چهپي هے - مسٹر هاشمي ایک ذهین و قابل اور پر جوش طالب علم هیں' جو کچهه عرصے پہلے تکمیل تعلیم کا خیال چهوڑ کر دفتر همدرد میں آگئے تهے ' اور اسکے بعد کسي سبب سے چلے آئے اور بي - اے کی تکمیل میں مشغول هوگئے - انهوں نے کالج کے اندر مختلف موقعوں میں جنگ طرابلس و بلقان کی نسبت اظهار حسیات و جذبات اسلامیه میں حصه لیا تها' بعض پر جوش نظمیں لکهي تهیں ' اور ان امور کا حس و درد اپنے اندر رکهتے تهے -

بظاهر حالات میري معلومات صرف یهي هیں -

تازه واقعه یه هے که وه کالج کے بورڈنگ سے بجبر نکالدیے گئے ' اور اس عالم مظلومي میں' که رات کا وقت تها' آندهي زور سے چل رهی تهي ' پاني لگاتار برس رها تها ' اور پهر جس طالب علم نے رات کو انهیں کهانا کهلایا ' اسکو بهي بجرم اعانت مجرم نکالدیا گیا -

یه' اور اس سے زیاده افسوسناک واقعات سے مملو مراسلات میرے پاس پهنچي هیں ' - ان میں ظاهر کیا گیا هے که ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب موجوده قائم مقام پرنسپل نے محض انکے اسلامی مسائل پر اظهار جوش کی بنا پر یه سب کچهه کیا - میں نے تحقیق حال کیلیے ڈاکٹر صاحب کیخدمت میں تار بهیجا ' جسکے جواب میں وه واقعات مندرجهٔ اردوے معلے کی تغلیط کرتے هیں - ایسي حالت میں ضرور هے که ڈاکٹر صاحب کے ذاتي بیان کا پہلے انتظار کرلیا جاے - امید هے که انهوں نے تار کے بعد کوئي والا نامه اس بارے میں ضرور ارقام فرمایا هوگا ' اور اسکے بعد میں پهر بتفصیل و تشریح لکهونگا ' جو کچهه اس بارے میں لکهنا هے -

بطل ادرنه غازي شکري پاشا

رجل العالم و رافع منار الاسلام ! !

ثبت ست برجریدهٔ عالم دوام ما !

ایک چراغ سے هزاروں چراغ روشن هو جاتے هیں - آگ کی ایک چنگاري بڑے بڑے آتشکدوں اور تنوروں کو شعلوں سے بهر دیتي هے ' ایک بیج صدها شاخیں ' اور هزاروں پهل پیدا کر دیتا هے - باران رحمت الهی کا ایک شاداب دن ' پوري فصل کو سرسبز کر دینے کیلیے کافي هوتا هے - موتي کا ایک بڑا دانه ' پورے هار کی عزت بڑها دیتا هے - هیرے کا ایک درخشنده ٹکڑا پورے تاج کے حسن و جمال کیلیے بس کرتا هے - کیوڑے کا ایک درخت پورے باغ کے معطر هونے کیلیے ' گلاب کا ایک قیمتي پهول پورے ایوان و منزل کی رونق کیلیے ' اور به تمثیل ساده تر' ایک چراغ پورے کمرے کی روشني کیلیے کافي هوتا هے !

یهي حال قوموں اور ملکوں کا بهي هے - قوموں میں جب زندگي آتي هے تو هزاروں افراد کے ذریعه نهیں ' بلکه همیشه سرچشمهٔ حیات ایک ' یا ایک سے زیاده چند نفوس قلیلهٔ و عدیده هي میں هوتا هے - اس عالم کی زندگي قوموں سے هے ' مگر قوموں کی زندگي صرف اشخاص کے دم سے وابسته هے - سر زمین انسانیة میں جب ایک عمده بیج بارآور هو کر سر اٹهاتا هے' تو اس سے صدها شاخیں پهوٹتي هیں' اور ان میں هزارها تر و تازه پهل لٹکنے لگتے هیں -

پس باغ کی زمین کی طرح' اس سر زمین کی شادابي کیلیے بهی بهت سي خار دار اور بے ثمر جهاڑیوں اور درختوں کی ضرورت نهیں هے ' بلکه صرف ایک هي درخت کی -

ایک هي انسان چاهیے ' جو انسان هو' اور ایک پوري قوم اور ایک پورے ملک کو زنده کردے - اس عالم کی رونق اقوام کے دم سے هے ' مگر اقوام کی زندگي صرف اشخاص هي کے دم سے وابسته هے - قومیں مرتي هیں اور زنده هوتي هیں - لیکن انکی موت و حیات کے یهي معني هیں که پهلي صورت میں اُن نفوس عالیه سے خالي هوجاتي هیں ' جنکے دم سے انکي زندگي وابسته تهي ' اور دوسري حالت میں انکے اندر ایسے وجود قدسیه موجود هوتے هیں' جو اپني زندگي کے سر چشمے سے پوري قوم کے کشت اقبال کو سرسبز و شاداب کردیتے هیں -

کیا نهیں دیکهتے که کتنے ادمي هیں' جنکا مرنا قوموں کا مرنا هوتا هے' اور کتنے هیں' جو اپنے ظهور کے اندر ایک پوري قوم اور ملک کی زندگي کو پوشیده رکهتے هیں ؟

قیس سا پهر کوئي اٹها نه بني عامر میں
فخر هوتا هے گهرانے کا سدا ایک هي شخص !

* * *

یه قاعده طبیعي هے که کوئي زمین خواه کیسي هي بنجر نظر آئے ' اور خواه کتني هي اسباب و وسائل کشت کاري اور تربیت و پرورش ذریعے سے محروم هو' لیکن اگر اسکي قوت نشوونما بالکل معدوم نهیں هوگئي هے' تو اسکا کوئي نه کوئي گوشه سرسبز' اور کبھي نه کسي کونے میں کوئي بیج سربر آور نظر آئیگا ' اور ایسا هونا اس امر کی دلیل سمجها جاے گا' که گو اس زمین کو اپنے خزانه هاے نباتاتي کے ظهور کے وسائل حاصل نهیں' اور اسباب و ذرائع سے محروم هوکر بنجر اور غیر شاداب سي هوگئي هے' تاهم اسکي قوت

نشو و نما اب تک آمادۂ ظہور و ارتقا ہے - اور اگر دہقان کا ہاتھ اور باران رحمت کی نظر مہر میسر آجاے' تو فوراً اسکی حالت میں انقلاب عظیم ہو جا سکتا ہے -

بعینہ یہی حال سر زمین حیات ملۃ کا بھی ہے - گو اسکی تمام سطح سرسبزی و شگفتگی کی جگہ' خشکی و وحشت کا منظر ہو' تاہم اگر کسی ایک گوشے میں بھی چند سبز شاخیں اور پتے نظر آ رہے ہوں' تو نا امید نہ ہونا چاہیے' اور سمجھنا چاہیے کہ اسکی قوت نشو و نما ابھی تک فنا نہیں ہوئی' اور دہقان کی محنت' اور ابر کی بخشش اگر ساتھ دیں' تو کچھ بعید نہیں کہ یہی وحشت کدۂ ارضی' ایک جنت سماوی بن جاے !

* * *

آج صدیوں سے سر زمین اسلام پر جو تنزل و انحطاط قلب و دماغ طاری ہے' اس کا منظر یقیناً درد انگیز ہے' لیکن اس مایوسی میں جو چیز امید دلانے والی ہے' وہ صرف یہ ہے کہ بااین ہمہ' خشک سالی اور قحط کے آثار گو ہر طرف ہیں' مگر زمین اب تک بنجر اور شور ثابت نہیں ہوئی ہے - یہ ضرور ہے کہ وہ زمانۂ شاداب اور وہ موسم نمو خیز اب چلا گیا' جب ہماری سر زمین کے ایک ایک ذرے سے نامورانِ عالم اور ابطال ملت اٹھتے تھے' اور دنیا کی تاریخ کے بڑے بڑے صفحوں پر قابض ہو جاتے تھے - تاہم اب بھی جب کبھی اسباب و وسائل ظہور جمع ہو جاتے ہیں تو کہیں نہ کہیں سے صداے ابطال و امجاد کانوں میں آجاتی ہے' اور عالم اسلامی کا کوئی نہ کوئی گوشہ اوصاف و خصائل گراں مایہ کا نمونہ پیش کر دیتا ہے - اور اسطرح یقین ہو جاتا ہے کہ زمین کی قوت نشو و نما ابتک معدوم نہیں ہوئی' اور یاس و قنوط کے وقت میں ابھی دیر ہے - اب بھی اگر اس زمین کی درستگی کی جاے' اور وسائل زراعت مہیا ہو جائیں' تو اسکا چپہ چپہ گلہاے عطر بیز اور درخت ہاے شاداب سے لہلہا سکتا ہے :

ذالک بان اللہ ہو الحق '	اسلیے کہ اللہ اور اسکی پر اسرار قوتیں
و انہ یحیی الموتی '	برحق ہیں' اور اسلیے کہ وہ مردوں کو
و انہ علی کل شی قدیر !	زندہ کر دیتا ہے' اور نیز اسلیے کہ وہ
(۲۲ : ۷)	ہر مشکل سے مشکل بات پر قادر ہے !

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگراں ہم بکنند انچہ مسیحا می کرد

* * *

موجودہ دور اسلام کا ایک ایسا ہی فرزند جلیل' و وجود نبیل' سرنامۂ صحیفۂ عظمۃ و اجلال' و رافع منار الملۃ و الاسلام - الرجل العالم :

بطـــل ادرنــہ غازی شکـــری پاشا

(متع اللہ المسلمین بطول حیاتہ' وحفظ وجودہ' من شر اعدائہ) ہے -

جبکہ جنگ بلقان کی پوری تاریخ ہمارے لیے درد انگیز و جانکاہ تھی - جب اہ ملکوں پر ملکوں کے نکلنے' اور شکستوں کے تہانے کی خبریں مسلسل و غیر منقطع تھیں - جبکہ مایوسی کی ایک گھٹا تھی' جس نے ہر طرف سے ہمیں گھیر لیا تھا - جبکہ حسرت کے ساتھ تاریخ کے گذشتہ صفحات کو ہم پڑھتے' اور اپنی موجودہ نامردوں کے ساتھ انکا مقابلہ کرتے تھے - جب کہ تاریخ عثمانی کی فتح مند داستانیں ہمیں یاد آتی تھیں' اور ہم متعجب ہو ہو اور ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ اگر آج محمد فاتح' سلیم ثالث' اور بایزید یلدرم دنیا سے نابود ہوگئے ہیں' تو کیا کوئی عمر پاشا' احمد طوسون' اور عثمان پاشا بھی ترکوں میں باقی نہیں رہا ؟ یعنے جبکہ غیروں کی فتح مندیوں نے ہمارے دلوں کو دو نیم' اور اپنی فا مرادیوں نے ہماری عزت ہزار سالہ کو سرنگوں کر دیا تھا' تو پھر جنگ کے آخری ایام میں ایک اسی پیکر شجاعت و بسالت' ستون آہنین عزم و ثبات مدافعۃ' قہرمان دفاع ملی' بلند ساز لواے عزت اسلامی' اسلام پرست ارجمند و غیور' و جانفروش ملک و وطن محبوب کا وجود عظیم و جلیل تھا' جو ظلمت ناکامی میں نیر درخشندۂ حرب دفاع و استقلال' اور ضیاء تابان عظمت و جبروت و اجلال بنکر سماء مجد خالد پر نظر افروز نظارہ گیان عالم ہوا' اور اپنے حیرت انگیز خوارق دفاع' اور محیر العقول عزم و ثبات سے اس دور ناکامی و نامرادی میں عزت اسلامی و مجد عثمانی کو نابود و فنا ہونے سے بچا لیا ! !

فالسلام علیک یا قدوۃ الابطال ! والسلام علیک یا زبدۃ الامجاد ! !

* * *

قوموں کی زندگی اپنے نامورانِ ابطال کی عزت و یاد سے وابستہ ہے - محاصرۂ ادرنہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ باتفاق موافق و مخالف' تمام تاریخ حرب عالم میں درجۂ اعزاز سے نمایاں ہے - تاریخ قریب کے مشہور محاصرے مثل پیرس' سباسٹو پول' پلیونا' لیڈی اسمتھ' اور پورٹ آرتھر ہمارے سامنے ہیں' اور جب تمام حالات و واقعات کا مقابلہ کرتے ہیں' تو یہ آخری محاصرہ' محاصرے کے ہر پہلو' بلکہ عام جزئیات تک میں اپنا نظیر و مماثل نہیں رکھتا -

اس واقعہ کی عظمت نے یورپ کے ارباب بینش وانصاف کی گردنیں جھکا دی ہیں - فرانس اور جرمنی کے فوجی حلقوں اور مشہور اخبارات نے تحریکیں شروع کردی ہیں کہ اس دفاع عظیم کے اعتراف کے ثبوت میں انکے ملک و قوم کے طرف سے غازی شکری پاشا کو تحائف دیے جائیں - مصر میں بھی اسکی تجویز ہو چکی ہے' اور ترکوں نے تو اسکا سامان بھی کر دیا ہے -

تذکار شکـــری پـــاشا

بطـل ادرنـہ کا مسلمانان ہند کی طرف سے اعـزاز و احترام !

ایسی حالت میں ضرور ہے کہ مسلمانان ہند بھی اس موقعہ پر اس اعزاز ملی میں حصہ لیں' اور بطل ادرنہ کی خدمات اسلامیہ کے اعتراف کی کوئی پر اثر یادگار قائم کریں - یہ یادگار صرف "شکری پاشا" کی یادگار نہوگی' بلکہ اسلامی دفاع و جانفروشی کا اس دور آخری میں ایک تذکار عظمت و احترام ہوگا - وہ ایک طرف موجودہ نسل اسلام کے اس فرزند جلیل کی عزت کا اعلان کریگا' دوسری طرف سقوط ادرنہ کے اس داغ کو موجودہ مصائب کے داغہاے گوناگوں اور زخم ہاے بے شمار کے ساتھ' ہمیشہ ہمارے دلوں کی جنبش اور ہماری غیرتوں کی بیداری کیلیے تازہ رکھے گا' جو ہماری غفلت و سرشاری کی بدولت' ہماری عزت کی پیشانی پر' غیروں کے ہاتھوں لگ چکا ہے -

لیکن یہ یادگار کیونکر ہو؟ اسکا بہترین اور مفید طریق کیا ہو؟ کوئی تحفہ ہو جیسا کہ فرانس و جرمنی اور مصر کی جانب سے پیش ہوگا؟ یا کوئی ایسی تجویز ہو' جو خود ہندوستان میں قائم ہو' اور جو کسی اہم ضرورت وقت کو پورا کرنے کے ساتھ بحالت موجودہ سہل و آسان بھی ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ اسکی نسبت ارباب فکر و راے غور فرمائیں' اور اپنی اپنی رائیں صفحات الہلال یا دیگر اخبارات میں شائع کریں - خود میری راے اسکی نسبت قائم ہو چکی ہے' مگر آخری نہیں ہے' اور انشاء اللہ اسکو تمام رایوں کے وصول ہو جانے کے بعد ظاہر کرونگا -

احرار اسلام

ادبیات

عدل فاروقي کا ایک واقعہ

ایک دن حضرت فاروق نے منبر پہ کہا : * " میں تمہیں حکم جو کچھہ دوں تو کروگے منظور ؟ "
ایک نے اُٹھہ کے کہا یہ کہ " نہ مانینگے کبھي * کہ تیرے عدل میں ھم کو نظر آتا ھے فتور
چادریں مال غنیمت میں جو آب کے آئیں * صحن مسجد میں وہ تقسیم ھوئیں سب کے حضور
ان میں ھر ایک کے حصہ میں فقط ایک آئي * تھا تمھارا بھي وھي حق کہ یہي ھے دستور
اب جو یہ جسم پہ تیرے نظر آتا ھے لباس * یہ اُسي لوٹ کي چادر سے بنا ھوگا ضرور
مختصر تھي وہ ردا ' اور ترا قد ھے دراز * ایک چادر میں ترا جسم نہ ھوگا مستور
اپنے حصے سے زیادہ جو لیا تونے ' تو آب * تو خلافت کے نہ قابل ھے نہ ھم ھیں مامور "

گرچہ وہ حد مناسب سے بڑھا جاتا تھا * سب کے سب مہر بہ لب تھے چہ اناث و چہ ذکور
روکدے کوئي کسیکو ' یہ نہ رکھتا تھا مجال * نشۂ عدل و مساوات سے تھے سب مخمور

اپنے فرزند سے فاروق معظم نے کہا : * " تم کو ھے حالت اصلي کي حقیقت پہ عبور
تمہیں دیسکتے ھو اِسکا مري جانب سے جواب * کہ نہ پکڑے مجھے محشر میں مرا رب غفور "

بولے یہ ابن عمر سب سے مخاطب ھو کر : * " اس میں کچھہ والد ماجد کا نہیں جرم و قصور
ایک چادر میں جو پورا نہ ھوا اُن کا لباس * کر سکي اِسکو گوارا نہ مري طبع غیور
اپنے حصے کي بھي میں نے اُنھیں چادر دیدي * واقعہ کي یہ حقیقت ھے ' کہ جو تھي مستور " .

نکتہ چین نے یہ کہا اُٹھہ کے کہ ھاں اے فاروق * حکم دے ھم کو ' کہ آب ھم اُسے مانینگے ضرور

(شبلي نعماني)

غزل

چندے گرہ کشائے خم زلف بودہ ام * تا رفتہ رفتہ کار بہ بند قبا رسید
در کار عشق دیدہ وری شرط بودہ است * ھر کس نظر کشود و تماشا بما رسید
زلفش دکان مشک فروشي کشادہ است * ایں مژدہ ام بگوش ز باد صبا رسید
پیچا رہ دل میان دو قاتل فتادہ است * ناوک کشاد غمزۂ و ناز از قضا رسید
شوخے کہ از غرور بہ خود ھم نمي رسد * عذرش بنہ اگر نتواند بما رسید
قاصد ھزار گونہ سخن ساخت در پیام * بے چارہ گشت چوں بہ سر مدعا رسید

(شبلي نعماني)

حیات بعد الممات

از جناب مولوی نواب علی صاحب ایم - اے - پروفیسر بڑودہ کالج

تمہید

میرے ایک دوست، جنہیں سائنس کے ساتھ خاص شغف ہے، ایک دن مجھسے کہنے لگے کہ دنیا میں جسقدر حقائق دریافت ہوے ہیں وہ سائنس ہی کے ذریعہ سے، ورنہ مذہب تو "واللہ اعلم" کے بیجا تحکم سے کسی مشکل مسئلہ کو حل ہونے ہی نہ دیتا، اور انسان کو ہمیشہ جاہل رکھتا - میں نے کہا : مذہب نے جن امور کو دریافت کیا ہے، انپر انصاف کی نظر ڈالنے سے پہلے ذرا معلومات سائنس کی نوعیت پر تو غور کرو! سائنس کی تمام تحقیقات کا ملخص یہ ہے کہ چند قوانین ہیں جنکے با قاعدہ نفاذ سے کائنات کا کارخانہ چل رہا ہے - نسل انسانی کی طفولیت میں ان قوانین کا جزائی علم حاصل ہوا تھا - اب کلیات کی شکل میں مرتب ہو کر سائنس کے نام سے مشہور ہوا ہے - مثلاً انسان نے پہلے یہ دیکھا کہ آفتاب کبھی تو دیر میں نکلکر جلد غروب ہو جاتا ہے اور کبھی جلد نکل کر دیر تک رہتا ہے - چاند کبھی گھٹ جاتا ہے کبھی بڑھ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - ان روزانہ مشاہدات پر غور کرنے اور اجرام سماویہ کے متعلق اپنی معلومات میں وسعت دینے، اور پھر ان معلومات کو کلیات کی شکل میں ترتیب دینے سے علم ہیئت مدون ہوا -

یا مثلا انسان کو پہلے یہ معلوم ہوا کہ لکڑی آگ سے جل اٹھتی ہے، لوہا پانی میں زنگ کھا جاتا ہے - میوہ عرصہ تک رکھہ چھوڑنے سے سڑ جاتا ہے وغیرہ وغیرہ - ان مشاہدات میں جسقدر ترقی ہوتی گئی، اسیقدر اشیاء کے خواص، ترکیب، اور تحصیل کا علم بھی وسیع ہوتا گیا، اور آخر ان معلومات کے با قاعدہ ترتیب سے کمسٹری (علم کیمیا) کی تدوین ہوئی -

یہی حال سائنس کے بقیہ شعبوں کا سمجھو - لیکن با ایں ہمہ وسعت معلومات، سائنس اب تک اتنا بھی تو نہ سمجھا سکا اور نہ سمجھا سکتا ہے کہ ان قوانین کی اصلیت کیا ہے؟ اور کیوں نافذ ہیں؟ اس دعوے کے ثبوت میں ہم اسپنسر کی مشہور کتاب "اصول اولیہ" سے ایک مثال پیش کرتے ہیں :

" یہ مسلم ہے کہ کشش ثقل کا مسئلہ تحقیقات سائنس کا ایک بڑا کارنامہ ہے اور علمی دنیا نیوٹن کی مرہون منت ہے، جسنے یہ معرکۃ الآرا مسئلہ دریافت کیا - لیکن تھوڑی دیر کیلیے اس مسئلہ کی تاریخ پر غور کرو - قدیم آریہ قوموں کا یہ عقیدہ تھا کہ آفتاب ایک رتھہ ہے، جسپر انکا آسمانی دیوتا بیٹھہ کر سیر کرتا ہے - ابھی اس بحث کو چھوڑ دو کہ یہ عقیدہ فی نفسہ ایسا تھا، بلکہ صرف یہ دیکھو کہ آفتاب کی ظاہری حرکت کی علت سمجھنے کے واسطے اس زمانے کے فہم کے مطابق قدماء نے کیونکر ایک محرک دیوتا کا وجود تسلیم کیا؟ مدت دراز کے بعد جب کپلر نے یہ دریافت کیا کہ سیارے آفتاب کے گرد گردش کرتے ہیں، تو اسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ انکی گردش کی کچھہ علت ہونی چاہیے - اسلیے اسنے یہ راے قایم کی کہ ہر ایک جرم سماوی میں ایک پوشیدہ روح ہے، جسکی قوت سے گردش کا ظہور ہوتا ہے - اس طرح ایک مادی مجسم دیوتا کا خیال تو باطل ہو گیا، لیکن اسکے عوض نفوس فلکیہ کا عقیدہ قایم ہو گیا - آخر میں جب نیوٹن نے اجرام سماویہ کی حرکت کو ایک ہی ہمہ گیر قانون کے دائرہ میں داخل کردیا، تو نفوس فلکیہ معطل ہو گئے اور انکی جگہ قانون کشش ثقل نے لے لی - اس طرح قدماء کے محسوس مادی دیوتا، پہلے نا محسوس نفوس کی شکل میں تبدیل ہوے، اور آخر کار ایک عسیر التخیل اور ہمہ گیر قانون کے پیرایہ میں ظاہر ہوے - کچھہ شک نہیں کہ اس قانون کے دریافت ہو جانیسے اجرام سماویہ ایک با قاعدہ نظام کے تحت میں داخل ہو گئے، جسکو عقل سلیم تسلیم کرتی ہے، لیکن یہ مشکل حل نہوی کہ اس قانون میں نافذ ہونے کی قوت کہاں سے آئی؟ اسی لیے نیوٹن نے کپلر کے نفوس فلکیہ کے عوض، ایتھر کو قایم کیا، جسکی وساطت سے یہ قانون نافذ ہے -

لیکن پھر بھی یہ مشکل کہ خود ایتھر اس قانون کو کیونکر نافذ کرتا ہے؟ حل نہیں ہوتی!" (اصول اولیہ صفحہ ۱۰۳)

اس مثل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مذہب نے جس راز کو پہلے ہی دن ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں افشاء کیا تھا، سائنس نے اسیکو ایک عمر کی کاوش و کاہش کے بعد سمجھایا بھی تو اسطرح کہ :

معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد!

لیکن مذہب کا اعجاز دیکھو کہ دور آخر میں انکی حقیقت ایک امی (روحی فداہ) کی زبان پاک سے کسطرح بیان کی گئی، جبکہ فرمایا کہ :

الشمس و القمر بحسبان	سورج اور چاند حساب سے ہیں اور تارے
والنجم والشجر یسجدان	اور درخت سجدہ کرتے ہیں

شمس و قمر، نجم و شجر، کی کچھہ تخصیص نہیں، تمام کائنات کا یہی حال ہے :

وان من شئ الا یسبح بحمدہ	اور کوئی شے ایسی نہیں جو اسکی تسبیح
ولکن لا تفقہون	و تحمید نکرتی ہو، لیکن تم انکی
تسبیحہم	تسبیح کو سمجھتے نہیں -

یہ تسبیح و تحمید کیا ہے؟ انقیاد، یعنی ایک زبردست مقنن کے ہمہ گیر قانون کی پابندی میں سر جھکا دینا - اس انقیاد کا جلوہ ان تمام پوشیدہ قوتوں میں جنکے واسطے سائنس نے اپنی اصطلاحیں مثلا : میل مرکزی، کشش اتصال، اتحاد کیمیاوی وغیرہ وغیرہ ایجاد کی ہیں، نظر آتا ہے - انقیاد کا رنگ ان تمام قوانین کائنات میں، جنکا علم انسان کو سائنس کے ذریعہ سے ہوتا جاتا ہے، صاف جھلک رہا ہے، مگر تعجب ہے کہ سائنس کے "گروہ معتدین" کو نظر نہیں آتا؟ صدق اللہ العلی العظیم حیث قال :

لاتعمی الابصار ولکن تعمی	آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں لیکن دل جو
القلوب التی فی الصدور	سینوں میں ہیں اندھے ہو جاتے ہیں -

حقیقت یہ ہے کہ سائنس کی روز افزوں معلومات صرف اسیقدر سمجھاتی ہیں کہ کائنات کا کارخانہ کس طرح چل رہا ہے - اسکے سمجھنے کیواسطے آج ایک تھیوری (راے و قیاس) قایم ہوتی ہے کل دوسری، پرسوں

تیسري - اسیطرح انسان کي معلومات ترقي کرتي جاتي هیں' لیکن یه تمام انکشافات ان معلومات کے سامنے' جنکو خاص مذهب نے سمجهایا' محض سطحي معلوم هوتے هیں - وه معلومات کیا هیں ؟ وه یه هیں که یه کارخانه عبث نهیں هے اور اسلیے هم بهي جو اس کارخانے کے ایک جزء هیں' نه عبث پیدا هوے نه عبث مرتے هیں :

ما خلقنا السموت	همنے آسمان اور زمین اور جو کچهه
و الارض و ما بینهما	ان دونوں کے بیچ میں هے' نهیں
الا بالحق	پیدا کیے' مگر حق کے ساتهه' اور ایک
و اجل مسمی	ٹهری هوئي مدت تک -
افحسبتم انما	کیا تمنے یه سمجها هے که همنے تمکو
خلقنکم عبثا	عبث پیدا کیا اور یه که تم همارے
وانکم الینا لاترجعون	طرف لوٹ کر نه آؤ گے ؟

کچهه شک نهیں که حیات بعد الممات کا مسئله انسان کے واسطے ایک مهتمم بالشان امر هے - کیونکه اس تحقیق کے درپے هونا که کائنات کا کارخانه کسطرح چل رها هے' صرف موجوده زندگي تک هي مفید هو سکتا هے - لیکن یه معلوم کرنا که یه کارخانه کیوں چل رها هے اور همکو کیا کرنا هے' حقیقتاً ایسا هے جسپر هماري زندگي اور موت کا انحصار هے اور یهی مذهب کا اصلي کارنامه هے -

اس تقریر کا یه منشاء نهیں هے که سائنس کي معلومات جو درحقیقت دافع اوهام هیں اور سچے مذهب کي موید' حقیر اور عبث هیں' بلکه مقصود یه هے که جن مدعیوں نے اپنے محدود علم کے زعم و غرور باطل میں یه سمجهه رکها هے که :

زعم الناس کفروا ' ان	کافروں کا گمان هے که مرنے کے بعد پهر
لن یبعثوا ' قل بلی	زنده نهونگے ! کهدے کیوں نهیں ؟ قسم هے
و ربی لتبعثن ثم	میرے رب کي که تم ضرور زنده کیے جاؤ گے
لتنبئن بما عملتم	پهر تمکو تمهارے اعمال جتلا دیے جائیں گے
وذلك على الله يسير	اور ایسا کرنا الله پر آسان هے -

وه اپني غلطي پر متنبه هو جائیں' کیونکه ارتقاء گذشته پر ایمان لانا' مگر ارتقاء آینده' یعني معاد سے منکر هو جانا' تعلیمات سائنس کي تکذیب کرنا هے (۱) جسکي وجه اسکے سوا اور کوئي نهیں جسکو شیخ عطار نے شتر مرغ کی لطیف تمثیل میں بیان کیا هے - نفس کي حیله جوئي کے متعلق شیخ موصوف فرماتے هیں :

چوں شتر مرغے بداں ایں نفس را
نے کشد بار و نه پرد بر هوا
گر به پر گویش' گوید اشترم
ور نهي بارش' بگوید طائرم

یهي حال سائنس کے گروه معتقدین کا هے - طبائع جب یه رنگ اختیار کر لیتي هیں' تو قبول حق سے بهر حال دور هو جاتي هیں : نعوذ بالله من شرور انفسنا ' و من سیأت اعمالنا !

(۱) یه بحث آینده آئیگي - (منه)

انجمن خدام کعبه

(از جناب مراسله نگار بهوپال)

حضرت مولانا - السلام علیکم - آپکے اخبار الهلال مورخه ۲۳ - اپریل سنه ۱۹۱۳ میں مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر اٹ لا کي تجویز مجلس خدام کعبه کو میں نے بغور و بخوشي پڑها - اس قسم کي ایک مجلس قائم کرنیکا خیال مجهکو اور نیز میرے دیگر هم خیال احباب کو کئي ماه سے تها - اور اوسکے قواعد و مقاصد پر غور کیا جا رها تها - الحمد لله که یه خیال همیں پر محدود نه تها بلکه یه خیال دوسرے مسلمانوں کو بهي پیدا هوا - اور یه ایک نیک فال هے اور بلاشک اسکو ایک تائید غیبي سمجهنا چاهیے - اس کام میں خداوند تعالی همکو ضرور کامیابي عطا فرمائیگا - جب خداوند تعالی کو یه منظور هوتا هے که کسي قوم کے زمانه ذلت کا خاتمه هو' اور وه بیدار هوکر دنیا میں عروج حاصل کرے' تو اوس کے افراد میں بهبودي کے خیالات خود بخود پیدا کر دیتا هے " اور شاندار مستقبل ' اور قابل حصول مدعا کي مجسم صورت اوس قوم کے سامنے کهڑي هو جاتي هے - نیز اوس سے یاس اور نا امیدي کے جراثیم مهلکه کو دور کرکے' اراده اور استقلال اور سعي کي زندگي اوس میں پیدا کر دیتا هے - تاریخ و تجربه و مشاهده صاف طور پر همیں یه بتاتا هے که جس قوم میں پست همتي و یاس اور نا امیدي کي گمراهیاں پیدا هو جاتي هیں' وه قوم خواه کتني هي ترقي یافته هو' معزول هو کر نیست و نابود هو جاتي هے ' یا ذلت و گمنامي میں زندگي بسر کرتي هے - مگر جس قوم میں اولوالعزمي اور حصول مدعا میں مشکلات کا مقابله کرنے اور سر کرنیکي خوبیاں پیدا هو جاتي هیں' وه ضرور ترقي اور عروج کے آسمان پر مثل آفتاب کے چمک کر رهتي هیں - تاریخ ترقيِ اقوام اس امر کي بهي شاهد هے که قوموں کي ترقي میں اون کے مذهبي پهلو نے همیشه بڑا حصه لیا هے - جس قوم میں مذهبي پابندي کے ساتهه اراده ' اولوالعزمي' اور استقلال شامل رها هے' وه ضرور ترقي و عروج پا کر رهي هے - لهذا هر قوم کي ترقي و عروج کے راز میں اوس کا مذهب همیشه ایک جزو اعظم هوتا هے - مذهب هي ایک ایسي شے هے جو کسی قوم کے مختلف الخیال و مختلف المزاج افراد کو هم خیال بنا سکتا هے' اور جبتک که کوئي قوم هم خیال نه هو جائے ' اوسوقت تک اوسکي ترقي محال هے -

مسٹر مشیر حسین کي تجویز مجلس خدام کعبه بیشک ایک قابل قدر و قابل ستائش تجویز هے ' مگر اس تجویز میں مذهبي پهلو ایک گونه شامل نهیں هے - اس کے جواب میں یه کها جا سکتا هے که حفاظت کعبه و مدینه خود ایک مذهبي مدعا هے اور انجمن کے ممبروں کو همخیال بنانیکے واسطے یهي مدعا کافي هے - لیکن اگر اس مسئله پر خود رائي و هٹ دهرمي کو علحده کرکے ٹهنڈے دماغ کے ساتهه غور و فکر کیا جاے' تو معلوم هو جائیگا که محض حفاظت کعبه و مدینه کا خیال و مدعا همکو ذلت سے نکالکر عروج پر پهنچانے

میں ناکامیاب ثابت ہوگا - یہ ممکن ہے کہ جو قومیں اپنے آپکو عملی صورت میں اسلام کی دشمن ثابت کر رہی ہیں اور جنکا دلی مدعا یہ ہے کہ اسلامی سلطنتوں اور حکومتوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر اسلام کو اسقدر ضعیف اور کمزور کردیا جاے ' کہ پھر اوس میں ابھرنے کی قابلیت نہ رہے ' جب اون قوموں کو اس بات کا علم ہوگا کہ کعبہ و مدینہ کی حفاظت کیواسطے ایک ایسی زبردست انجمن ہے جسکے ممبر حرمین شریفین کی حفاظت میں اپنی جان و مال فدا کرنے پر تیار ہیں اور یہ علم اون قوموں کو ضرور ہوگا ' تو اول تو وہ قومیں اس انجمن کے درہم برہم کرنے کے لیے ہر طرح کے جائز و ناجائز ذریعے عمل میں لائینگی - اگر اونکو اس مقصد میں کامیابی ہوگئی تو اونکے مدعا کے حاصل کرنیکا راستہ صاف ہو جائیگا - اور اگر اونکو ناکامیابی ہوئی تو ممکن ہے کہ بخیال مصلحت ' کعبہ و مدینہ سے کسی قسم کا تعرض نہ کریں ' اور تمام دیگر اسلامی ممالک کو فتح کرکے مسلمانوں کو ذلیل و خوار کردیں ' اور اونکو اپنی غلامی میں داخل کرکے طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں اور اونکو تمام حقوق مذہبی و ملکی سے محروم کردیں ' اور صرف کعبہ و مدینہ کو مسلمانوں کے ہاتھہ میں رہنے دیں -

لہذا محض کعبہ و مدینہ کی حفاظت کا مذہبی پہلو ہمکو ذلت و پستی سے نکالکر عزت و بلندی پر نہیں پہنچا سکتا - میرا مدعا یہ نہیں ہے کہ حفاظت کعبہ و مدینہ کا مدعا ترک کرکے کوئی دوسرا مدعا پیش نظر رکھا جاے - ہرگز نہیں - ہرگز نہیں - یہ مدعا ضرور پیش نظر رہے - نہ صرف حفاظت کعبہ و مدینہ ہی ' بلکہ حفاظت کعبہ و مدینہ و بیت المقدس و کربلاے معلی و دیگر مقدس مقامات اسلامی بھی ہماری انجمن کا مدعا ہونا چاہیے - کیونکہ معاملۂ بیت المقدس عنقریب چھڑنے والا ہے ' جسکی حفاظت کیواسطے صلیبی لڑائیوں میں لاکھوں مسلمان شہید ہوچکے ہیں ' اور بیحد و حساب مال و متاع تصدق کرچکے ہیں اور جس مقدس مقام کے حاصل کرنے کیواسطے یورپ ہر طرح کوشش کر رہا ہے - علاوہ ازیں مجلس خدام کعبہ کے مقاصد میں یہ امر بھی داخل کیا جاے کہ اوسکے ہر ممبر پر پابندی احکام دین اسلام لازمی ہوگی - یعنی کلمہ کا قائل اور صوم و صلواۃ کا پابند ہوگا ' اور بصورت توفیق ذکوۃ دیگا اور حج کریگا - مجلس کے ممبروں اور کل مسلمانوں میں اتفاق واتحاد قائم رکھنے اور پھیلانیکی ہمیشہ کوشش کریگا - بغض و حسد و کینہ - غیبت و عناد و دروغ گوئی - منافقت وغیرہ کی برائیوں کو ترک کرکے کسی مسلمان کو کسی قسم کے نقصان پہنچانیکی صراحتاً یا کنایۃ ہرگز کوشش نہ کریگا ' اور مظلوم مسلمان کی اور اسلام کی جان و مال سے حمایت اور امداد کریگا - پھر یہ عبارت بھی اگر مناسب تصور کیا جاے تو حلف میں داخل کر دیجائے - ہماری غرض اسوقت یہ نہ ہونی چاہیے کہ ممبران مجلس کی تعداد فوراً ایک کثیر تعداد ہوجاے ' بلکہ ہمکو اس قسم کا معیار قائم کرنا چاہیے کہ جو مسلمان اوسپر عہد کرکے ممبر ہو ' اوس کی زندگی قرون اولی کے مسلمانوں کی زندگی کی طرح ہوجاے ' اور اسلام کا عمدہ سے عمدہ نمونہ بن جاے - اور اس قسم کا ممبر بدرجہا بہتر ہے اون ہزار ممبروں سے ' جو احکام دین اسلام کے پابند نہیں ہیں ' اور وہ اکیلا اسلام کے ایک سو دشمنوں پر بھاری ہوسکیگا - اور نیز ہر مسلمان سے انجمن کے ممبر ہونیکی درخواست کیجاے - اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ہمکو اس کا علم ہوجائیگا کہ دنیا میں اسلام پر فی الحقیقت اپنی جان و مال فدا کرنے والے کسقدر مسلمان ہیں اور کسقدر براے نام مسلمان ہیں میرے خیال میں انجمن کے مقاصد اسقدر عمدہ ہیں کہ کوئی مسلمان بھی اوس کے ممبر ہونے اور حلف لینے سے انکار نہیں کریگا اور اگر کوئی بد قسمت مسلمان اس قسم کے عہد سے انکار کرے یا تامل کرے تو سمجھہ لینا چاہیے کہ فی الحقیقت اوس کے مذہبی اعتقاد میں ضعف و کمزوری ہے - اور ایسی حالت میں ہمکو چاہیے کہ اوس سے ہر قسم کا رابط و اتحاد قائم نہ رکھیں - اسکی کسی قسم کی رسم و تقریب میں شریک نہوں - اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور اسکو اسلام کا ' انجمن کا ' اور اپنا دشمن تصور کریں ' اور اسقدر ہوشیار رہیں جسقدر کہ ایک دشمن سے رہنا چاہیے -

الہــلال

جزاکم اللہ تعالی کہہ نہیں سکتا کہ جناب کی تحریر پڑھکر اس قدر طبیعت مسرور ہوئی - جناب نے آغاز تحریر میں لکھا ہے کہ ایک ایسی انجمن کے قیام کا خیال آپکو بھی تھا ' اور اب دوسری طرف سے بھی اسکی صدا سنکر نہایت مسرت ہوئی کہ اس خیال نے اوروں میں بھی اپنا گھر کرلیا ہے - آپکی تحریر پڑھکر بعینہ یہی حال اس فقیر کا بھی ہوا - یہی خیالات ہیں جنکو اسی قدر زیادہ اضافہ و توسیع کے ساتھہ پیش نظر رکھتا ہوں ' اور اسی لیے محض کسی انجمن کے قیام اور ایک بہت بڑے فنڈ کے مہیا ہو جانے کو اصل کار نہیں سمجھتا ' گو اجزاء ضروریۂ کار ' و منازل ابتدۂ و وسائل تقویت و اعانۃ ضرور ہیں - ہم مسلمان ہیں ' اور دنیا میں صرف کعبے ہی کی حفاظت کیلیے نہیں ہیں ' بلکہ کعبے کے ساتھہ ہوکر تمام دنیا کی حفاظت کرنے والے ہیں - یہ بد بختی ہے کہ ایسا نہیں ہے - تاہم ہم کو اپنا نصب العین ہمیشہ بلند اور وہی رکھنا چاہیے ' جو ہمارے خدا نے ہم کو بتلا دیا ہے -

جس وقت تک مسلمان اس آیۃ کریمہ کے مطابق اپنا حال و قال نہ بنالیں گے ' اس وقت تک کوئی انجمن ' کوئی اسکیم ' کوئی بڑی سے بڑی روپے کی تعداد انکو خاک مذلت سے نہیں اٹھا سکتی : الذین ان مکناہم فی الارض ' اقاموا الصلوۃ و اٰتوا الزکوۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر -

ذرا توقف کیجیے - ہمیشہ کام ترتیب طبیعی سے انجام پذیر ہوتا ہے - الہلال آسی پر عامل ہے - میں بہت جلد یکے بعد دیگرے ان تمام امور کو بالتفصیل و تشریح عرض کرنے والا ہوں - معدے کی طرح دماغ بھی ایک وقت میں غذا کی ایک ہی مقدار ہضم کر سکتا ہے -

جمعیۃ خدام کعبہ

(از جناب مشیر حسین صاحب قدوائی - بیرسٹر ایٹ لا)

جمعیۃ خدام کعبہ کی اسکیم کا خاکہ جو الہلال میں شایع ہوا ' اوسپر اکثر حضرات نے مجھے تحریریں روانہ کیں اور اونمیں کی سب نہایت توقع افزا ہیں - بہت سی جواب طلب ہیں - میں بذریعہ اس اخبار کے سب حضرات کو اطلاع دیتاہوں کہ ابھی دستور العمل زیر غور ہے - جب دستور العمل کا خاکہ حسب صلاح جناب شوکت علی صاحب اور دیگر حضرات طے ہو جائیگا تو پبلک کے پیشکش ہوگا - اور اوسپر رائیں لیکر یہ عالمگیر جمعیت قایم ہوگی -

کام اهم ہے - الله توفیق دے اور حمایت کرے - کامیابی یقینی ہے لیکن اصول اور ضوابط کو مکمل کرلینا ضروری ہے کہ بنیاد مضبوط هو - اور وسعت کی اعتبار سے لنگر کی برداشت کی قوت هو -

جناب مولانا ابو الکلام کے مرکوز خاطر کوئی اهم تحریک ہے - جسکی تمہید بلکه ابتدائی کام بھی بذریعه الهلال پبلک کے سامنے پیش ہے - اوس اسکیم سے بھی فایده اوٹھایا جاویگا - جو راهیں آرهی هیں اور امید ہے کہ بعد کو آئیں' اونسے بھی هم سب لوگ مستفید هونگے - اور انشا الله یه زبردست جمعیت قائم هو جاویگی -

هر هر گاؤں اور هر هر قصبه میں ایک شاخ هونا چاهیے - سب سے بڑی غرض جمعیت کے قائم کرنے سے یه ہے که هر مسلمان کو اسلامی خدمت میں حصه لینے کا ولوله هو اور موقع ملے - ایک روپیه سال خدام کعبه کا چنده هوگا - لیکن کوئی صورت ایسی بھی رکھی جائیگی جس سے وہ علم بر داران توحید اور جاں نثاران بیت الله جو عسرت و فلاکت دنیاوی کے بوریه پر جلوه افروز هیں' محروم نه رهسکیں ' اور ثواب حاصل کرنے کا موقع اونکو بھی حاصل رہے - اکثر حضرات نے دریافت کیا ہے که کیا پین اسلامک انجمن کوئی اور هوگی - یه اور؟

میری حقیر راے یه ہے کہ خدام کعبه کے مقاصد کو محدود رکھنا چاهیے - اور اسی سے ابتدا کرکے پھر انتہا پین اسلامک انجمن تک پہونچا دینا چاهیے - جس سے تمام مسلمان اور اونکی انجمنیں ایک دوسرے سے هم رشته اور آپس کے احوال سے با خبر هوجاویں ' اور اعدا کے مقابلے کے لیے به یک وقت سینه سپر رهیں - یه ابتدائی کام جمعیت خدام کعبه کا درپیش ہے - یه جمعیت ولوله افگن هوگی - لوگوں کو نظم و نسق کا عادی کریگی - هر هر گھر میں اسلامی خدمت کا چرچه پیدا کریگی - اور انشاء الله العزیز دشمنوں کے دلوں میں دهشه اور اونکے خیالات میں زلزله پیدا کردیگی -

وہ جزء جسکی مسلمانوں میں کمی هوتی جاتی ہے' یعنی اسلامی روح ' پھر عود کرآئیگی -

اسطرف اسلامی اخبارات نے بڑا کام کیا ہے - توقع ہے کہ اب عملی کام کے کرنے میں بھی وہ حصه لینگے - هر اخبار سے توقع ہے که وہ بار بار اس جمعیت پر اظہار آراء کرینگے - اور جمیعت خدام کعبه کا پیغام هر هر قریه میں پہنچا دینگے -

اگر دنیاے اسلام اب بھی ایک رشته میں منسلک هو جاے - اگر اب بھی مسلمانان عالم اپنے حال سے باخبر اور اعدا کے ارادوں سے واقف هو جاویں ' تو کیا تعجب ہے که مسلمانوں کی ترقی و عروج کا دریا پھر اوسی طرح تموج پر آجاوے جسطرح آجکل عیسائیوں کا ہے -

دیگراں هم بکنند انچه مسیحا میکرد

اگر هم غافل رہے تو نه صرف هم مسلمانوں کا بلکه ایشیاء کا خاتمه ہے - اور سب ایشیائی اقوام اور مذاهب مغلوب هوکر رهینگے -

چین میں مصالح ملکی نے جو عیسائیت کا ولوله پیدا کیا ڈالا ہے وہ بہت هی اندیشه ناک آثاروں میں سے ہے -

مسلمان اگر اپنی حالت درست نه کرینگے تو سب سے اهم الزام اونپر یه هو گا که دنیا کو ضلالت کی طرف پہنچنے میں اونھوں نے حصه لیا - تعلیم وحدانیت سے لوگوں کو متنفر کیا -

مسلمان هرگز اپنی حالت نهیں درست کرسکتے جبتک وہ کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله پر سب کے سب مجتمع نه هو جاویں - جب تک اُنکا رخ ایک خدا کی طرف اور ایک قبله کی طرف نه پھر جاے -

جمعیت خدام کعبه کا مقصد یهی ہے - اور یهی اولین مقصد ہے - اسی مقصد پر کام شروع هونا چاهیے - جمعیت کی تکمیل میں ابھی پانچ چھه ماه کا عرصه لگیگا مگر هیولی تیار هو رها ہے - ترتیب میں هر شخص کی راے سے فایده اوٹھایا جاویگا -

میرا شاید یه لکھدینا مناسب هوگا که مجھے ایک ایسے اولو العزم شخص کا انتظار ہے جو بسم الله کہکر ' خلائق سے علحده هوکر' کمر همت چست باندھ کر آگے هو - میں اوسکے پیچھے چلنے کے لیے دامن سنبھالے بیٹھا هوں - کوئی عالم با عمل یا رند بلاکش آگے هو پھر اسکا میں ذمه دار هوں که اوسکا ایک مقتدی تو ایسا ضرور هونگا جو دنیا و ما فیها سے بیخبر هوکر دامے' درمے' سخنے' قدمے بلکه دل و جان سے خدمت کے لیے مستعد هونگا - اس کام کے متعلق ابھی میری حالت حافظ (رح) کے اس شعر کے مصداق نهیں هوئی ہے :-

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعهٔ فال بنـام من دیوانه زدنـد

بیشک میں ایک فینٹیک (Fanatic) (دیوانه) مسلمان هوں - مگر ابھی قرعه فال میرے نام پر نهیں گرا - نه ابھی کسی آسمانی شکوه پر اس کا تجربه هوا که وہ اوٹھا سکیگا یا نهیں - خود میری شناخت میں دو چارگراں پایه حضرات ایسے هیں جو ظاهرا اسے اوٹھانے کی طاقت رکھتے هیں - الله اونکو حوصله دے - استقلال دے - قوت دے - اور اوسی کے ساتھه تھوڑی سی چاشنی جنون یا یورپ کی زبان میں فینا ٹیسزم (Fanaticism) کی بھی عطا کرے - اسلیے که :-

ناز پرورده تنعم نه برد راه به دوست
عاشقی شیوهٔ رندان بلاکش باشـد

هاں اس کام میں پیش راه هونے کے لیے کسی امیر کو نهیں چاهتے - کسی والی ملک کو نهیں چاهتے - کسی قارون کو نهیں چاهتے -

هماری حالت خراب ہے - هم پر بلاؤں کا نزول ہے - همارا جهاز گرداب میں پڑا ہے - الغرض :

اندهیرا ہے - تلاطم ہے - هواے تند ہے - لیکن -
همیں ڈر اے محمد کیا - همارے نا خدا تم هو -

ارض حجاز کا قریشی چوپان اب بھی هماری گله بانی کو کافی ہے - محمد (صلعم) عربی کے نقش قدم واضح هیں' اور هم کو نزول مقصود تک پہونچانے کے لیے دلیل راه بنسکتے هیں - همارے لیے قران کریم کی هدایت کافی اور بالکل کافی ہے - همارے جهاز کا اگر ناخدا کوئی بھی نه هو' تب بھی هم کو یه دعوی هوگا :

ما خدا داریم مارا ناخدا درکار نیست

هم کوئی سرغنا نهیں چاهتے - رهنما نهیں چاهتے - هم صرف ایک خادم الخدام چاهتے هیں -

کوئی خدا کا بنده مل هی کر رهیگا - یه خدا کا کام ہے - اور خدا کا کام بند نهیں رهتا - وہ اپنا کام جوان اور بڈھے سب هی سے لے سکتا ہے -

اگر کسی صاحب کے ذهن میں کچھه خاص نام ایسے هوں جو ان کاموں کے لیے مناسب معلوم هوں اونسے بھی مطلع کریں - اتنے گراں بها موتی هیں جو صدف کے اندر هی رهجاتے هیں - میں چاهتا هوں که یوں نه هو تو اِکس ریز (Xrays) سے کام لیکر هر هر صدف میں در بے بها کی تلاش هو - کوئی نه کوئی گوهر ایسا مل هی جایگا جسپر خاقان هفت اقلیم کو بھی ناز هو -

الاتحـــاد الاســـلامـــي

اثر خامهٔ حضرت کاتب قدیر: جـلال نوري بک

اتحاد اسلامي ' خلافت ' اور مسئله مصریه کی بابت میرے خیالات' میرے ان اقوال سے معلوم هوچکے هیں جو اخبار اللواء نقل یا اقتباس کیا کرتا تها' مگر آج پهر یه مضمون اسلیے لکهرها هوں که مجهکو ان خیالات دیرینه کو اپنے مصري اور ترکي بهائیوں کے سامنے پیش کروں' کیونکه ان خیالات کو شاهي رعایا کے رشتهٔ الفت کے استحکام اور بقیه قواء سیاسیهٔ اسلامیه کے ثبات کے لیے سودمند سمجهتا هوں -

یورپ صرف انهي لوگوں کو پسند کرتا ہے ' جنکا نشوو نما مغربي اصول یعني وطنیت و جنسیت کي تقدیس پر هوا هو - لیکن عربوں' ترکوں' مصریوں ' هندوستانیوں ' افریقیوں ' غرض اسلامي قوموں میں سے کهیں بهي اختلاف جنسیت کا اثر نهیں - کیونکه اسلامي تعلیم میں نه جنسیت کي بنیاد ہے اور نه اسکا اثر - اسلام نے تو یه کہا ہے که تمام مسلمان ایک قوم هیں - اگر بعض اجنبي سلطنتوں کے مسلمان خلیفة المسلمین کي تقدیس اور اقرار بیعت کے باوجود اپنے آپ کو ایک جداگانه قوم سمجهنا چاهتے هیں ' تو یه انکي سخت غلطي ہے جسکي وجه اسکے سوا اور کچهه نهیں که وه تعلیم اسلامي کي روح سے نا واقف هیں -

اسلام (جیسا که رنیان کہتا ہے) " ایک ولوله انگیز و محیر العقول طاقت ہے' جو لغت ' جنسیت ' وطنیت ' طبیعت ' اور مزاج کے اختلاف کے با وجود' اپنے حلقه بگوشوں کو ایک کر دیتي ہے - " بنابریں میں کہتا هوں که یورپ کا مذهب استعمار جہاں تک هوسکے دنیا میں پهیلے اور عام هو' اور دول یورپ ایشیاء ' افریقه ' اور اوقیانوس کے ممالک میں سے جسقدر چاهیں فتح کرلیں - پر یه تمام فتح و استعمار مسلمانوں کے رشتهٔ اخوت و الفت کو منقطع نهیں کرسکتا - بلکه اسکے بر عکس ان سلطنتوں کا ظلم و ستم جسقدر زیاده' اور تعدي و توهین جسقدر گراں هوگي' اسیقدر عالم اسلامي کي بیداري اور احساس' دونوں زیاده هونگے - پولینڈ نے' جسکو جماعتوں کے باهمي اختلافات و منازعات نے اسدرجه پاره پاره اور پامال کردیا تها که وه اپنا اتحاد قومي اور جذبهٔ وطني تک بهولگیا تها ' اسیوقت اپنا گم کرده احساس دوباره پیدا کیا' اور رشتهٔ ملي و وطني کي حقیقت اور قدر و قیمت سمجهي' جب روس ' آسٹریا ' اور پروشیا نے اسکو باهم تقسیم کرلیا - اسوقت تمام پولینڈ مدافعت کے لیے اٹهکهڑا هوا اور هوا' جو کچهه که هونا تها -

پس انگریزوں کا مصر میں احتلال ' فرانس کا تونس اور الجزائر پر قبضه اور مراکش کو نگلجانا (گو حلق میں پهنسگیا ہے) اطالیا کا دولت عثمانیه کے مقابلے میں اعلان جنگ ' طرابلس اور بنغازي کو بزور اسلحه زیر کرنے کے لیے' وغیره وغیره' وه مصائب هیں' جنهوں نے عالم اسلامي کو بیدار کردیا ہے - حتی که مراکش کے قبائل ' جو همیشه تاخت و تاراج میں مصروف رهتے تهے' جنکے دلوں میں اپنے همسایوں کو زک دینے یا نقصان کي فکر همیشه پوشیده رهتي تهي' جو ان امور کے علاوه کسي اور امر پر غور کرنا جانتے هي نه تهے' اب ترقی کے شائق هیں اور ملي و قومي رابطه اتحاد کو مستحکم کرنے کي کوشش کر رهے هیں -

بیشک نصارا میں رومي ' قبطي ' فرانسیسي ' ارمني ' انگریز وغیره وغیره ' مختلف جداگانه قومیں هم کو ملینگي ' مگر اسلام میں اس جنسي تقسیم کا اثر نهیں - ایک رومي ایک فرانسیسي کو اجنبي سمجهتا ہے تو سمجهے' مگر ایک هندوستاني مسلمان ایک افریقي مسلمان کو اپنا بهائي سمجهتا ہے - یاد رکهنا چاهیے که پیرس یا مارسیلز کا باشنده جس نظر سے لیون یا نانس کے باشندے کو دیکهتا ہے ' اسي نظر سے ایک ترکي مسلم ایک قوقازي یا جاوي مسلم کو دیکهتا ہے' بلکه اس سے زیاده محبت آمیز و اخوت آگین نظر سے -

اسلام تمام اعتبارات سے برتر ہے - اسلام اقوام عالم میں ایک عالمگیر برادري یا اخوت ہے - بلاد اسلامیه میں نصراني سلطنتوں کے مکائد و دسائس خواه کتنے هي پهیلیں ' اور انکے اموال و مصنوعات کتنے هي رائج هوں' مگر یقیناً یه چیزیں اس رشتے کو نه توڑ سکینگي -

جلالتمآب سلطان المعظم کا مرتبه بحیثیت خلیفة المسلمین کے انکے اس مرتبه سے صدها درجه زیاده ارفع و اعلی ہے ' جو ان کو بحیثیت شاهنشاه دولت عثمانیه هونے کے حاصل ہے - مقدم الذکر صورت میں وه تمام عالم اسلامي کے بادشاه هیں - یه ایک ایسي طاقت ہے - جسکا هر شخص اعتراف و احترام کرتا ہے - اس طاقت کا فرض ہے که آجکل ظاهر هو اور ایسے عملي نظام و تنسیق کے ساتهه' جو اسکے مناسب هو' تا که اگر یورپ اپنے مادي مصالح کا پاس کرنا چاهے تو اس کا فرض هو که دولت عثمانیه کي مخالفت سے اجتناب کرے - میں پوري جرات سے کہتا هوں که آینده خلافت اسلامیه کی حفاظت کا کوئي طریقه اس سے بہتر نهیں ملسکتا -

یورپ کا خیال ہے که مشرق میں عموماً اور عالم اسلامي میں خصوصاً ' ایسا عام کوئي اثر نهیں ' مگر یه اسکي غلطي ہے - بیشک یه صحیح ہے که سیاسی جماعتوں کے اختلافات یہاں اسقدر عظیم الشان نهیں هوتے ' جتنے که اور جگه هوتے هیں - مگر جب که مذهبي اختلاف هو اور بحث و نزاع میں مذهب کي عزت کا سوال پیدا هو جاے تو افریقه کا حبشي بهي (جو تمدن میں کمترین درجه سمجها جاتا ہے) اپنے مذهب عزیز کي مدافعت میں آواز بلند کرنے لگتا ہے -

دولت عثمانیه اتحاد اسلامي کا محکم ترین ستون ہے اور اسکا فرض ہے که اس سے جائز طور پر مستفید هو - خود عالم اسلامي سے خود دولت عثمانیه کو شوکت و قوت حاصل هوتي ہے .

مصر جو اپنے آپ کو آزاد کرنے' اپني سرسبزي سے متمتع هونے' اور اپني گذشته عظمت کو دوباره حاصل کرنے کے لیے کوشش کررها ہے' دولت عثمانیه کا ایک جزو غیر منفصل ہے - اسکو هم دولت عثمانیه کے لیے منجمله اسباب ترقي و رفعت شان کے سمجهتے هیں -

افسوس ہے که بعض نوجوان ' جنهوں نے واقعي اپني عزت کو محسوس کیا ہے' ان خیالات سے ناواقف هیں' جو انکے متعلق یورپ کے حلقوں میں دائر و سائر هیں - یورپ چاهتا ہے که اپنے تمدن کي بوقلموني سے انکو اپنے آپ میں جذب کرلے اور حقیقت سے اندها

کر دے - ہمارا کمال و تقدم ہر مشرقی سے نفرت ' اور ہر مغربی کی تقلید کے ساتھہ وابستہ نہیں ' بلکہ ہماری خوش بختی اور کامیابی ایسی اشیاء میں مضمر ہے جو مشرق اور اہل مشرق کی ترقی کا باعث ہوں -

اگر ہم اپنے قومی عادات و خصائل کو چھوڑ دینگے تو ہم صفحہ ہستی سے متعدم ہو جائینگے - لیکن اگر ہم اپنے قومی عادات کو مضبوط پکڑے رہینگے ' سنتوں کے ساتھہ اپنے اخلاق کے پابند ہونگے اور اپنے مذہبی تمدن کی تعلیمات کی طرف رجوع کرینگے تو ہمیں ہماری گذشتہ عظمت پھر حاصل ہو جائیگی ' اور ترقی یافتہ قوموں کی صف میں داخل ہو جائینگے -

ولایات متحدہ امریکہ اور جاپان ' جنکا رشتہ اتحاد وطنیت ہے ' مغربی نفوذ کی حلقہ بگوشی اور مذہب کے تذلل و انکسار کی وجہ سے دول عظمی میں شمار نہیں کی گئیں ' بلکہ اسکے برعکس ان دونوں سلطنتوں کو یہ مرتبہ صرف مغربی کورانہ تقلید اور اسکے نفوذ کی حلقہ بگوشی سے نفرت کی بدولت حاصل ہوا -

عالم اسلامی آج اس قابل نہیں کہ دول یورپ کو نقصان پہنچاسکے - اسلیے اسکا اہم ترین فرض یہ ہے کہ اپنا دینی و علمی پایہ بلند کرے اور یورپ کی ممانعت و معاندت کے علی الرغم تمدن میں اسکا مقابلہ کرے - اگر ۴۰ - یا ۵۰ - سال تک عالم اسلامی پوری طرح کوشش کرتا رہا تو اسمیں ارباب فکر اور اہل کمال پیدا ہونے لگینگے اور اسوقت یورپ جو اسوقت ہمارے ساتھہ ہر ممکن خشونت و درشتی کے ساتھہ برتاو کر رہا ہے ' اس طاقت کے آگے گھٹنوں کے بل جھک جائیگا -

جو قوم اپنے شرف و وقار کو پہچانتی ہے ' اپنے فرزندوں کی ذہانت و جودت پر قناعت اور اپنے عمدہ اخلاق پر اعتماد کرتی ہے ' محال ہے کہ کسی وقت بھی ' کسی قوت کے سامنے بھی ' اسکی عزت مٹ سکے - مصائب کتنے ہی مسلسل و متواتر ہوں ' مظالم کتنے ہی شدید ہوں ' مگر ضرور ہے کہ ایک دن آئے ' جسمیں اسکی ظفر مندی کا اعلان کیا جاے -

اسلحہ کا اثر مادیات پر ہے ' معنویات پر نہیں - توپیں اور بندوقیں سنگ و خشت کے قلعوں ' کو فتح کرسکتی ہیں ' اور اسکی فوج کو قتل کرڈالتی ہیں ' مگر نہ دل کے قلعوں کو فتح کرسکتی ہیں اور نہ اسکی فوج یعنی احساسات کو قتل کرسکتی ہیں - اصلی قلعہ یہی ہے جسکو ہمیں مستحکم کرنا چاہیے ' اور اصلی فوج یہ ہے ' جسکی تعلیم و تربیت ہمیں کرنی چاہیے - اسی لیے جب سے دولت عثمانیہ میں حریت کا آفتاب طلوع ہوا ہے میں اس خیال کی خدمت کر رہا ہوں اور اسکو عالم اسلامی میں پھیلانا چاہتا ہوں - ممکن ہے کہ میری مساعی کامیابی کا تاج زیب فرق کرسکیں -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں ' تو اپنے شہر کیلیے اسکے ایجنٹ بن جائیے -

افسانۂ دفاع و سقوط ادرنہ

گاہ گاہے باز خواں ایں دفتر پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغہاے سینہ را

لقد کان فی قصصہم عبرة لاولی الالباب !

وداع ادرنہ !!!

مقتبس از طنین (قسطنطنیہ)

کیا ؟ ......کیا وہ داخل ہوگئے ؟ کیا ادرنہ ساقط ہوگیا ؟ کیونکر ؟ اور کس طرح .... ؟

وقت آگیا کہ ہم میں سے ہر شخص ایک دوسرے سے ' پرنم آنکھوں ' کانپتی ہوئی آواز ' اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے یہ سوالات کرے - اخوان وطن ! ادرنہ - آل عثمان کا قدیم دار السلطنت ' ابطال عثمانیہ کی آرامگاہ ' عثمانی مدافعت کا مطلوب ' امۃ اسلامیہ کا محبوب ' یعنی ادرنہ ساقط ہوگیا ! ہاں ساقط ہوگیا ! ہماری نظروں کے سامنے ساقط ہوگیا اور ہم ' ہم بدبخت زندہ ہیں ! ! فیاللادرنہ ! و یا للادرنہ ! !

یہ سانحہ ' دلدوز سانحہ ' جو ہر عثمانی کے مخیلہ پر مرتسم رہیگا ' مہینوں اور سالوں تک نہیں ' بلکہ اسوقت تک ' جب تک کہ اسکی رگوں میں عثمانی خون گردش کرتا ہے ! !

سہ شنبہ کو فیصلہ کن حملہ شروع ہوا ' حال نے مستقبل کی بابت پیشین گوئی کی ' اور ایسے روشن دلائل کے ساتھہ ' جسمیں تکذیب کی گنجایش نہ تھی -

اب ادرنہ کے افق سے امید کی روشنی مفقود ہوچکی تھی ' نومیدی کی گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی - یہ حالت تھی جسمیں بطل ادرنہ نے لاسلکی (وائرلیس) کے ذریعہ باب عالی کو اطلاع دی : " دشمن نے سخت حملہ کیا ' شدید جنگ ہو رہی ہے "

یہ آخری اطلاع تھی جو بطل موصوف نے بھیجی - ... ایک مدت کے بعد سنائی دی توپوں کی گرج ... ہتیاروں کی کھڑکھڑاہٹ ... داخل ہونے والوں کا خروش ... جوش فتح سے بد مستوں کے نعرے ... امید کا چراغ گل ! یاس کا استیلا ! شکری پاشا پر ہجوم غم ' وفور حیرت - نہیں جانتے کہ مرجائیں اور ذلت گرفتاری سے نجات پائیں ' یا زندہ رہیں ' اور وطن عزیز اور ملت بیضاء کے لیے اپنا لہو پانی کریں - خیالات میں تلاطم ' جذبات میں ہیجان ' مرگ و زیست کے لیے خود داری ' اور وطن عزیز کے لیے کشا کش ....

دشمن کے نعرے ... موسیقی کے نغمے ... فوجوں کی حرکت ...... دروازہ کھلتا ہے - ایک شخص زرد و سفید ریش ' بلند پیشانی والا داخل ہوتا ہے ' اور کہتا ہے :

" اے قائد جلیل و اے فخر تاریخ حرب ! دشمن ہوں مگر قدر شناس - تیری بسالت اور پامردی کا معترف اور مداح - پس قدر کر اپنی ' کہ دشمن تک تیری قدر کرتے ہیں - میں تجھہ سے تلوار لینا نہیں چاہتا کیونکہ تجھہ ایسے قائد شجاع سے تلوار لینا ' تلوار کو عزت

سے محروم کرنا ہے - پس اب ہم کو سفر کے لیے تیار ہو جانا چاہیے کہ وقت قریب ہے " -

شکری پاشا اسکی طرف مڑتے ہیں - اسکے اعتناء و التفات کا شکریہ ادا کرتے ہیں -

دده اغاج ... ایک ہل چل ... ٹرین روانگی کے لیے تیار - فوجیں سلامی دینے کے لیے مستعد ' شکری پاشا مع رفقا کے ٹرین کی طرف روانہ ہوتے ہیں - فوج سلامی دیتی ہے - شکری پاشا ٹرین میں بیٹھے ہیں - کھڑکی ' سے گردن نکالتے ہیں ' شہر پر پر حسرت نگاہیں پڑتی ہیں جو کہتی ہیں :

" ادرنہ ! آہ اے عزیز ادرنہ ! تو مجھے ماں کی طرح محبوب و محترم اور بیوی کی طرح عزیز و پر ناموس تھا - میں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک دم میں دم ہے' تیرے لیے مدافعت کرونگا - شب و روز مسلسل جاگا ' استحکامات و خطوط کی نگرانی کی ' خائنوں نے تسلیم کرنا چاہا تھا مگر میں نے کہدیا کہ اگر تو دشمنوں کے حوالے کیا گیا تو میں انکے پامال کرنے سے پہلے اپنے ہاتھہ سے تجھے تودۂ خاکستر بنادونگا - آخر وقت تک لڑا ' پر افسوس کہ تمام کوششیں نا کام ثابت ہوئیں - تو بالآخر ان ہاتھوں میں چلا گیا ' جن سے بچانے کے لیے ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانیں قربان کی تھیں ؟

میں نے اپنی قسم کی تمام باتیں پوری کردیں - البتہ میں خود زندہ ہوں - مگر اپنے لیے نہیں ' ورنہ میری تلوار میرا فیصلہ کر چکی ہوتی ' بلکہ اپنے وطن عزیز اور امۃ محبوب کے لیے ' کیونکہ وہ دشمنوں سے گھری ہوئی ہے - اسکی مصیبتوں کا ابھی خاتمہ نہیں ہوا ہے - اسے ابھی جنگ کی آگ میں سلگنا ہے - ممکن ہے کہ میں اسوقت کام آ سکوں - یہ سچ ہے کہ تو ساقط ہوگیا ' اور میں زندہ ہوں - لذائذ حیات کے لیے نہیں ' بلکہ اس جسم کے لیے ' جسکا تو ایک ٹکڑا ہے - اس تاج کے لیے ' جسکا تو ایک گوہر ہے ' اور اس قوم کے لیے ' جسکے ابطال کی تو آرام گاہ ہے !

فالوداع الوداع ! یا ادرنہ ! الوداع الوداع یا محبوبی و یا مطلوبی ! ! السلام علیک و علی من فیک من الابطال الامجاد ! ! !

....

....

حول سقوط ادرنہ

مقتبس از لندن ٹائمس و منچسٹر گارجین

نامہ نگار جنگ ادرنہ سے لکھتا ہے :

قلعہ سے نہایت سخت تکلیف کے ساتھہ میں ادرنہ پہنچا - سب سے پہلا کام میں نے یہ کیا کہ شہر کے حالات دریافت کرنے کے لیے اپنے چند دوستوں کے پاس گیا جو شہر میں موجود تھے - اہل ادرنہ آغاز جنگ میں تو گھبراے ' مگر بعد کو عادی ہو چلے تھے - غذا کی ذرا بھی تکلیف نہیں ہوئی - سرکاری گودام کے دروازے انکے لیے التواء جنگ کے آخر تک کھلے رہے تھے -

چونکہ غذا کی طرف سے اطمینان ہوگیا تھا ' اسلیے لوگوں کی ٹولیاں جمع ہونے اور جنگ کے متعلق گفتگو کرنے لگیں - آغاز جنگ میں بلغاری توپوں نے شہر کو بس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا کہ قیتیق اور سلطان سلیم نامی دو محلوں کی چند عمارتیں منہدم ' نیز ۵۰ - آدمی قتل کیے - بہتر تو یہ تھا کہ منحوس التواء جنگ نہ ہوا ہوتا ' لیکن اگر ہوا تھا تو ادرنہ میں رسد رسانی کی شرط ضرور لگادی گئی ہوتی - افسوس کہ سابق وزارت نے اسکی طرف توجہ نہ کی ' جسکا خمیازہ آخر کو بھگتنا پڑا - جب دوبارہ جنگ شروع ہوئی تو سامان غذا کا بڑا حصہ صرف ہو چکا تھا پھر بعض بعض چیزیں بالکل ختم ہونے لگیں - جنمیں نمبر اول نمک کا تھا -

شہر میں گرانی سرعت کے ساتھہ بڑھنے لگی - امراء شہر نے ایک حد تک گرانی کا تدارک فقراء کو مالی امداد دیکر کیا ' لیکن مشکل یہ تھی کہ گرانی کے ساتھہ فقراء کی تعداد بھی بڑھتی جاتی تھی - شکری پاشا کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے اسکا نہایت عمدہ انتظام کیا اور پھر حکومت کی طرف سے روزانہ ایک وقت ہر فقیر کو روٹی ملنے لگی -

گرد و نواح کے باشندے مع اپنے مویشی و دیگر ضروریات کے شہر چلے آئے تھے - باشندے توپوں کی آواز سنتے سنتے عادی ہوگئے تھے ' اور اب ان آوازوں سے انمیں کوئی بیچینی پیدا نہیں ہوتی تھی - باشندوں کے آرام و راحت کے لیے شکری پاشا ہر طرح کی کوشش کرتے تھے - پولیس رات دن شہر میں پھرتی رہتی تھی ' تا کہ کوئی شخص کسی کی راحت میں خلل انداز نہ ہو سکے - اوقات تقسیم غذا کے علاوہ ' کسی دوسرے وقت کسی طرح کا بھی شور و غل نہیں ہوتا تھا -

باشندوں کی حالت دیکھنے کے لیے شکری پاشا موٹر پر شہر میں گشت لگاتے تھے ' اور شہر ہی سے استحکامات جاتے اور ضروری احکام دیتے تھے - جیسا کہ لوگوں کا بیان ہے ' غذا کی مقدار وافر موجود تھی -

گولے شہر پر گر رہے تھے ' جس سے آتش زدگی کے کئی واقعات ہوے ' مگر آگ بجھانے کے آلات موجود تھے ' اسلیے جہاں آگ لگی ' فوراً بجھادی گئی اور زیادہ نقصان نہیں ہونے پایا - ایک گولہ ارمنی گرجے پر گرا ' جس سے گرجے کا صرف اسقدر نقصان ہوا کہ دو یا تین دن میں اسکی مرمت ہو گئی - ایک طرف تو شہر میں سامان غذا کم ہو رہا تھا ' جسکی وجہ سے گرانی بڑھرہی تھی ' دوسری طرف عام لوگوں کے پاس روپیہ ختم ہوگیا تھا - اسلیے آخر میں غربا کو سخت تکلیف اٹھانی پڑی -

حملۂ عام شروع ہوا تو تمام لوگوں پر سخت ہیبت چھا گئی - لوگ خانہ نشیں ہوگئے - راستے اور گلیوں میں سپاہیوں کے سوا اور کوئی نظر نہیں آتا تھا - گولے راستوں میں گرتے تھے اور پھٹتے تھے - اہل شہر سمجھگئے تھے کہ اب محاصرہ بر سر اختتام ہے ' اسلیے اکثر تو شہر کے باہر چلے گئے ' اور بعض جو نہ جا سکے ' وہ گھروں میں بند ہو کے بیٹھہ رہے - شکری پاشا نے جب دیکھا کہ مقابلہ کامیاب ہوتا نظر نہیں آتا تو باب عالی کے حسب الحکم توپوں ' گوداموں ' اور تاریخی عمارتوں کے مسمار کرنے کا حکم دیدیا - توپوں کے دہانے ادھر پھر گئے اور گولے برسنے لگے - تین دن تک شب و روز گولہ باری ہوتی رہی - اسکے بعد معلوم ہوا کہ بلغاری مشرق کی طرف سے شہر میں داخل ہوگئے ہیں ' مگر دیگر اطراف کی فوج ابھی کامیابی کے ساتھہ مقابلہ کر رہی ہے - اسکے بعد توپیں خاموش ہوگئیں ' اور شکری پاشا نے آخری مایوسی کے بعد ہتیار ڈالدیے - ایک دن کے بعد فرڈیننڈ شاہ بلغاریا آئے ' اور پھر شکری پاشا صوفیہ روانہ ہوگئے - اسکے بعد اہل شہر میں سے جو لوگ گھروں میں چھپے ہوے تھے ' دوسرے دن نکلے - بلغاری فوج نے عثمانی امیروں کی تفتیش شروع کردی -

اس خیال سے کہ بلغاری جامع سلیم کی توہین نہ کریں ' علما و مشائخ مسجد کے دروازہ پر آ کر جمع ہوگئے تھے ' مگر انکی ایک نہ چلی ' اور بلغاریوں نے وہ سب کچھہ کیا جو کرنا چاہتے تھے - تفتیش کا سلسلہ تین دن تک جاری رہا ' جسقدر اسلحہ بر آمد ہوے گرفتار کر لیے گئے -

بعد سقوط

ادرنہ کی درد انگیز مظلومی !

منقول از ڈیلی ٹیلی گراف لندن

فیگرو (صوفیا) کا نامہ نگار ادرنہ سے لکھتا ہے :

ادرنہ کی اسوقت یہ حالت ہے کہ ہر دیکھنے والے کو رونا آتا ہے ' اور دل پاش پاش ہوجاتا ہے - میں نے اکتوبر میں مصطفی پاشا کو دیکھا تھا - اسوقت اسکی حالت نہایت درد انگیز تھی ' مگر جو شخص اسوقت ادرنہ کو دیکھیگا ' وہ مصطفی پاشا کو بھول جائیگا - ایک طرف عثمانی مقتولین کا ایک پہاڑ لگا ہوا ہے ' دوسری طرف عثمانی مجروحین ہزاروں کی تعداد میں پڑے دم توڑ رہے ہیں ' تیسری طرف مریضوں کی ایک جماعت کثیر کراہ رہی ہے ' راستے میں چلو تو بندوقوں کی آوازوں کے سوا ' جو غالباً باشندوں پر سر کیجاتی ہیں اور " رحم کرو " کی صداؤں ' مظلوموں اور ستمزدوں کے نالوں کے علاوہ ' جو دلوں کو ہلادیتی ہیں ' اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی ! !

سقوط کے بعد قریباً دو ہفتے تک یہی حالت رہی - ادرنہ کو ایک نظر دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ بلغاریوں کی سنگدلی اور توحش کے متعلق دنیا غلطی میں نہیں ہے -

اسوقت بلغاری فوج اس درجہ فتح سے بدمست ہے ' کہ ایک نامہ نگار نے جب ایک بلغاری افسر کی توجہ ان کے انسانیت سوز مظالم کی طرف منعطف کرنا چاہی ' تو اس نے جواب دیا : " جب ہم کو لوگ وحشی اور ظالم سمجھتے ہیں ' تو پھر ہم کیوں اپنے جذبات کی تشفی نہ کریں ؟ "

سقوط ادرنہ کے بعد اخبار ماتاں نے موسیو ہوگ اور کو ادرنہ اس غرض سے بھیجا کہ وہاں کے چشمدید حالات سے اطلاع دیں - چنانچہ ۱۵ - اپریل کے پرچے میں انکی رپورٹ شائع ہوگئی ہے - موسیو مذکور لکھتا ہے :

" ادرنہ جسوقت ساقط ہوا ہے ' اسوقت شہر میں ۸۰ - ہزار باشندے اور ۶۰ - ہزار فوج تھی - یہ انسانوں کی تعداد عظیم بلغاریوں کے ظالم ہاتھوں میں آگئی - انکے علاوہ ۳۵ - ہزار وہ لوگ تھے ' جو گرد و نواح سے آکے شہر میں پناہ گزیں ہوے تھے - خود بلغاری فوج جسوقت داخل ہوئی ہے ' ۴۰ - ہزار تھی - غرض سقوط کے بعد ادرنہ میں انسانوں کی مجموعی تعداد سوا دو لاکھ تھی -

بلغاری حکومت خواہ کتنے ہی پر زور لہجہ میں دعوی کرے ' مگر وہ یا یقین نہیں کر سکتی کہ اس تعداد عظیم کے کھانے کا انتظام وہ کر سکی ہوگی - اسکا قدرتی نتیجہ یہ تھا کہ اس جم غفیر کا ایک بڑا حصہ بھوکا رہتا ' اور یہ ظاہر ہے کہ عثمانی قیدیوں کے علاوہ اس حالت کے لیے اور کس کا قدرتی انتخاب ہوسکتا تھا ؟ - چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ ہزاروں عثمانی قیدی عین اس وقت ' جبکہ بلغاری پیٹ بھرے عمدہ غذائیں کھا رہے تھے ' بھوکے مرگئے ! !

نہر طونہ پر ایک جزیرہ ہے ' عرصہ ہوا میں وہاں گیا تھا - اسوقت وہ ایک جنت تھا ' جسمیں مسلمان عورتیں ' جو ہمیشہ پردہ میں رہتی ہیں ' آتی تھیں ' آزادی سے پھرتی تھیں ' اور پھولوں کے گلدستے گھر لیجاتی تھیں - مگر آہ ! اب میں نے جاکے دیکھا تو وہ ایک وحشت انگیز قبرستان ہے ' جسمیں عثمانی قیدیوں کی لاشیں بے گور و کفن پھینکدی گئی ہیں ! !

اسوقت جزیرے کا منظر اس قدر عبرت انگیز اور درد ناک ہے ' کہ دیکھنے والے کو بیساختہ رونا آجاتا ہے -

سقوط کے آخری دن

بطل ادرنہ کی تصریحات

(از نیر ایسٹ لندن)

شکری پاشا ۱۵ - اپریل کو اپنی فرودگاہ (اسپلینڈ پیلس ہوٹل کے کمرہ) میں متعدد اخبارات کے نامہ نگاروں سے ملے ' اور انکے سوالات کے جواب دیے - شکری پاشا نے بیان کیا کہ مشرقی حصے کی گرفتاری کے ۴ - گھنٹے کے بعد ' سرویوں نے قلعہ حیدر لق پر قبضہ کیا - اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے مجھے گرفتار کیا تو میں زور کے ساتھ کہتا ہوں کہ واقعہ صرف وہی ہے جو میں نے بلغاری مرکز عام میں بیان کردیا ہے - اس بیان کے ضمیمہ کے طور میں یہ کہسکتا ہوں کہ کرنل مار شولف بلغاری محافظ شاہی پہلے حیدر لق آئے ' اور انکے اس اعلان کے بعد کہ میں قیدی ہوں ' ہم لوگ بارک گئے ' جہاں ہم جنرل دازف سے ملے - واپسی میں انھوں نے مجھے پولیس کی چوکی پر چھوڑ دینا چاہا ' مگر میری فرمایش پر مجھے میری قیامگاہ لے گئے - جب ہم وہاں پہنچے تو دو یا تین گھنٹے کے بعد بلغاریوں نے مجھے گرفتار کیا - میں نے وہاں ایک سروی میجر اور ایک سروی کرنل کو موجود پایا جو مجھہ سے باتیں کرنے لگے -

اس سوال پر کہ " آیا انھوں نے سروی افسروں کو اطلاع دی تھی کہ اب وہ بلغاری اسیر ہیں ؟ " پاشا موصوف نے فرمایا : " نہیں اسکا مجھے خیال بھی نہیں آیا - کسی نے مجھے قید کیا ہو ' میرے لیے سب برابر تھے - مجھے وہم بھی نہ تھا کہ ایک دن اس سوال پر مناقشہ ہوگا " ایک اور سوال کے جواب میں شکری پاشا نے کہا : " میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا صرف سروی حملہ قلعے کو خطرہ میں ڈال سکتا تھا - مگر جسوقت میں گرفتار کیا گیا ہوں اسوقت تک مغربی حصہ گرفتار نہیں کیا جا سکا تھا "

ادرنہ کے ایام آخری

شکری پاشا نے بیان کیا کہ جسوقت قلعہ ساقط ہوا ہے ' اسوقت ترکوں کے پاس چار یا پانچ روز کی رسد باقی تھی - آخر میں سپاہیوں کے پاس بد ترین قسم کے آٹے کی ۲۰۰ - گرام روٹی بھی موجود تھی - انکو یقین نہیں کہ رسد کی معقول مقدار شہر میں کہیں چھپی ہوئی تھی ' کیونکہ اچھی طرح تفتیش کرلی گئی تھی - انھوں نے اس امر کا خیال رکھا کہ اہل شہر کو فوج سے بہتر غذا ملے ' کیونکہ محصورین کی اصلی حالت کے متعلق اجانب کی شہادت کی تصدیق دنیا جلد کردیگی - شہر میں گھوڑوں اور بھیڑوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی ' مگر نمک کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ ممکن نہ تھا کہ سپاہیوں کو ' جو پیچش میں مبتلا تھے ' کھانے میں گوشت بھی دیا جاتا - ایک مادہ سیال جو نمکین پنیر سے نکالا جاتا تھا ' نمک کے بدلے روٹی میں ڈالدیا جاتا تھا - رہا سامان جنگ ' تو اسکی اتنی مقدار وافر موجود تھی کہ سال بھر تک چلتا اور پھر بھی بچ رہتا -

شکری پاشا نے بیان کیا کہ جنگ کی آخری منزلوں میں انکے پاس صحیح طور پر صرف ۳۰ - ہزار آدمی تھے -

اس سوال پر کہ " آیا دو مہینے کے التواء جنگ نے فوج کی اخلاقی حالت کو نقصان تو نہیں پہنچایا " شکری پاشا نے کہا : " نہیں ' مگر

میرے آدمیوں نے جب یہ دیکھا کہ بلغاروں کے لیے نارنگیوں سے لدی ہوئی ٹرینیں جا رہی ہیں اور وہ ضروریات زندگی تک سے محروم ہیں تو وہ یقیناً شکستہ دل ہوگئے " ان سے دریافت کیا گیا کہ " کیا یہ صحیح ہے کہ اپنی فوج کو بھاگتے ہوے دیکھکے آپ نے کہا تھا کہ ایسی فوج کے ساتھہ لڑنا ناممکن ہے ؟ " اسکے جواب میں انھوں نے بہت زور سے کہا : " نہیں ' ہرگز نہیں ' ممکن ہے کہ مجھہ سے کہیں غلطی ہوئی ہو ' مگر میری فوج نے اپنا فرض پوری طرح ادا کیا "

پھر ان سے دریافت کیا گیا : " کیا آپ کو اولی برغاس کی فیصلہ کن جنگ کا علم تھا ؟ اپنے اختیار میں ۸۰ - ہزار فوج رکھتے ہوے آپ نے کیوں نہیں خروج کیا ؟ " پاشا موصوف نے جواب دیا کہ " بالکل شروع میں ہم نے متعدد بار خروج کیے مگر میں نہیں کہسکتا کہ وہ تمام خروج کیوں نا کام رہے ؟ یہ کہ اولی برغاس میں جنگ ہو رہی تھی ' مجھے اسکا علم نہ تھا " پاشا موصوف نے کہا کہ " انھوں نے ریل کا پل اڑا دیا کیونکہ یہ اُنکا فرض تھا ' مگر تسلیم کے بعد انھوں نے کوئی عمارت نہیں اڑائی - یہ غیر شریفانہ حرکت ہوتی - انھوں نے گھوڑوں کو بھی ضائع کردیا ' کیونکہ ہر ایسی شئ کو ضائع کردینا جو دشمن کے استعمال میں آسکے ' انکا فرض عام تھا - مگر انھوں نے عام عمارتیں انسانیت کے خیال سے نہیں اڑائیں ' کیونکہ قرآن (حکیم) کہتا ہے کہ سب کا ایک ہی خدا ہے ! "

آخر میں انھوں نے فرمایش کی کہ ایک جرمن جرنل کی اس رپورٹ کی تردید کر دیجاے کہ انکے افسروں میں اور خصوصاً انمیں اور محافظ شہر اسماعیل پاشا اور انکے اسٹاف کے چیف منیجر فواد بے میں شکر رنجی تھی - اور یہ کہ یہ شکر رنجی غیر قانونی اسباب سے بڑھگئی تھی -

صوفیا میں بطل ادرنہ

کا

ورود

۲۸ - مارچ کو موسم نہایت خوشگوار تھا - صوفیا کا اسٹیشن مختلف قسم کی جھنڈیوں سے اراستہ کیا گیا تھا - اسٹیشن پر بلغاری اعیان میں سے کرنل کانشف ' قائمقام یونف ' لفٹنٹ ستوالف ' ستوایانف ایڈی کانگ وزیر جنگ ' اور معززین و رؤساء شہر کی ایک تعداد عظیم موجود تھی - ساڑھے چار بجے تھے کہ اسپشل ٹرین جسمیں شکری پاشا اور انکے رفقا کے بارہ عثمانی افسر تھے ' اسٹیشن پر پہنچی - ان عثمانی اسیروں میں سے شکری پاشا کے علاوہ کسی کے کمر میں تلوار نہ تھی - عثمانی جنرل گو جوان تھے مگر اُنکے بشرے ان مصائب کے اثار کو چھپا نہیں سکتے تھے ' جو انھوں نے اثناء محاصرہ میں برداشت کیے تھے - رنگ زرد تھا ' چہرے مرجھائے ہوے تھے ' اور آنکھیں بیٹھی ہوئی تھیں - شکری پاشا گو معمر ہیں ' چنانچہ انکی عمر اسوقت ۵۹ - سال کی ہے ' مگر انکے چہرے سے علم و وقار کا نور چمک رہا تھا ' اور انکھوں سے تجربۂ و فراست کی نہایت تیز شعاعیں نکل رہی تھیں -

سب سے پہلے وہ یوز باشی جو شکری پاشا کی خدمتگذاری کے لیے متعین کیا گیا تھا ' اترا - اسکے بعد شکری پاشا اترے اور اپنے رفقاء کو اشارہ کیا کہ اترو - چنانچہ وہ بھی اتر گئے - بلغاری افسروں نے فوجی سلام کیا - ملکی (سویلین) افسروں نے ٹوپیاں اتھالیں - کرنل کانشف شکری پاشا کی طرف بڑھا اور فرانسیسی میں تاثر سے کانپتی ہوئی آواز میں کہا : خوش آمدید ! تمام عالم ' ادرنہ کے غالب و مغلوب ' دونوں کی شجاعت سے حیرت میں ہے - بلغاری ادرنہ کے بطل عظیم کی خدمت میں اپنا احترام و اجلال پیش کرتے ہیں - اے بطل عظیم ! آپ یقین کریں کہ اس مایوسی کے عالم میں آپ نے جس بسالت و شجاعت کا اظہار کیا ' اس پر بلغاروں کو استعجاب ہے ' اور اپکی ذات عالیہ کا وہ مخلصانہ طور پر احترام کرتے ہیں "

شکری پاشا کرنیل مارشولف کی طرف متوجہ ہوے ' اور پست اور رکتی ہوئی آواز میں ان جذبات کا شکریہ ادا کیا ' جو بلغاریوں نے انکے استقبال میں ظاہر کیے تھے - اسکے بعد کرنل کانشف نے قائمقام یونف کا شکری پاشا سے تعارف کرایا - اور اُس نے شکری پاشا کو اپنی حفاظت میں لے لیا -

موٹر اور دو گاڑیاں ان اسیران عثمانی کے انتظار میں کھڑی تھیں - موٹر میں شکری پاشا اور یونف پہلو بہ پہلو بیٹھے ' اور گاڑیوں میں باقی جنرل - اور اسپلینڈڈ پیلاس ہوٹل کی طرف ' جوانکے لیے فرود گاہ تجویز کیا گیا تھا ' روانہ ہو گئے -

تصریحات شکری پاشا

تفصیل و تشریح بعض امور مبہمہ ' و تغلیط مکذوبات

غیر ملکی اخبارات کے نامہ نگاروں نے صوفیا میں شکری پاشا بطل ادرنہ سے اثنا ملاقات میں جو سوالات کیے ' اور پاشا موصوف نے اونکے جو جوابات دیے ' اخبار نیو فری پریس کا نامہ نگار صوفیا حسب ذیل بیان اسکے متعلق شائع کرتا ہے :

ہم مختلف ممالک کے ۱۳ - نامہ نگار شکری پاشا کے کمرہ میں گئے - کپڑوں کی کھونٹی میں پاشاے موصوف کی معمولی تلوار آویزاں تھی ' کمرے کے ایک گوشے میں ایک چھوٹی سی لائبریری تھی ' جسمیں کتابیں اور بعض اخبارات تھے - ہم لوگ جب کمرے میں داخل ہوے ' تو پاشاے موصوف نے ہم سے مصافحہ کیا - اس تمہید ملاقات کے بعد ہم نے متعدد سوالات پیش کیے - سلسلۂ جواب شروع کرتے ہوے پاشاے موصوف نے فرمایا :

" حالت قید میں نامہ نگاران ممالک اجنبیہ سے ملاقات میرے لیے ایک نہایت افسوس ناک واقعہ ہے ' لیکن بہر حال آپ جو چاہیں پوچھہ سکتے ہیں - جواب کیلیے طیار ہوں -

(س) شریف بہادر : کیا آپ بتا سکتے ہیں ' کہ آپ نے اپنے کو بلغاریوں کے حوالے کیا تھا یا سرویوں کے ؟

(ج) میں آخری ایام میں حضراق کے مورچے میں تھا - بلغاریوں کا دعوی میری گرفتاری کی نسبت صحیح ہے ' کیونکہ میں نے اپنے کو بلغاری کرنل مارکوف کے سپرد کیا تھا جو دو جنگی افسروں کے ساتھہ میری ملاقات کیلیے آیا تھا - اس بنا پر تسلیم ادرنہ کے متعلق بلغاری مرکز حربی عمومی نے جو اعلان شائع کیا تھا وہ بالکل صحیح تھا - وزیر خارجیۂ سرویا سے اس بیان کو سنکر مجھے نہایت تعجب ہوا ' کہ میں نے اپنے اپکو سرویوں کے حوالہ کیا تھا -

واقعہ یہ ہے کہ پہلے بلغاری کرنل ماکولوف میرے پاس آیا ' جس سے ۱۵ - منٹ تک میں نے گفتگو کی اور اوسکے بعد اوسکے ساتھہ ایک گاڑی پر سوار ہو کر ایک مقام تک آیا ' جہاں میں نے کمانڈر داڈوف کو پایا ' اور وہاں سے ہم سب ایک موٹر پر سوار ہو کر کمانڈر کانوف کے پاس آئے ' جہاں پہونچکر میں نے خواہش ظاہر کی ' کہ میں بالفعل اونہیں مورچوں میں قیام کرنا چاہتا ہوں - افسروں نے

رضامندي ظاہر کي' اور میں اپنے مستقر پر واپس آگیا - اس واقعہ کے دو گھنٹے بعد دوسرے افسر آئے ' جنکو میرے اور بلغاریوں کے گذشتہ واقعات کي کچھہ اطلاع نہ تھی - یہ افسر میري نسبت بعض تعریفي فقرے کہکر واپس چلے گئے - انہوں نے تسلیم ادرنہ کے متعلق ایک حرف بھي مجھسے نہیں کہا -

(س) کیا جناب نے سرویوں کو اس سے مطلع کیا کہ بلغاري یہاں پہلے آ چکے ہیں ؟

(ج) (مسکرا کر) نہیں ' کیونکہ اسکي ضرورت نہ تھي - میں صرف یہ جانتا تھا کہ میرے سامنے جو فوج ہے' وہ متفقہ ریاستوں کي ہے - مجھکو سرویوں اور بلغاریوں کي باہمي منافست کا بالکل علم نہ تھا ' اس بنا پر خواہ میں اپنے کو سرویوں کے حوالہ کرتا یا بلغاریوں کے ' دونوں ایک ھي بات تھي - اسوقت میں نے آپ لوگوں سے حقیقت حال بیان کردي کہ میں نے اپنے کو بلغاري کرنل کے حوالے کیا تھا -

(س) یہاں یہ متواتر افواہیں پہنچیں کہ جناب نے مار کولوف سے جب ملاقات کي اور اوسنے درخواست کی کہ آپ اپني تلوار حوالے کردیں' تو جناب نے جواب میں فرمایا کہ میں اپنے پاس تلوار نہیں رکھتا -

(ج) میں یقین کرتا ہوں کہ پستول جسکو برابر میں اپنے ساتھہ رکھتا ہوں' تلوار سے زیادہ کار آمد ہے' اسي لیے اوسوقت بھی تلوار کي جگہ پستول ھي میرے پاس تھا -

(س) کیا سرویوں نے مورچوں میں سب سے زیادہ نقصانات پہونچاے ؟

(ج) سرویوں نے جو حملہ کیا ' اوسکا نتیجہ صرف یہ ہوا کہ وہ بعض اگلے مورچوں پر قابض ہو گئے - اونکا توپخانہ گو نہایت سخت بارش کر رہا تھا ' لیکن میں یہ سمجھہ گیا تھا کہ حملہ آوروں کا حقیقي ہدف صرف مشرقي جانب ہے' اور سرویوں کے یہ حملے فوج محصور کو محض دھوکھا دینے کیلیے نمائشي ہیں' لیکن میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ اونہوں نے ہر حملے میں بہادري ظاہر کي -

(س) کیا قلعہ میں سکون اور خاموشي تھی ؟

(ج) پاشا نے یہ سنکر اپني جیب سے فرانسیسي اخبار (طان) کے ۱۰ - اپریل کا نمبر نکالا جسمیں لکھا تھا : " کامل پاشا کے سقوط وزارت کے وقت ادرنہ میں اتحادي جنگی افسروں کي ایک جمعیت مشکل ہوئي - اس جمعیت کے مقابلے میں شکري پاشا عاجز رہے اور آخر ان سے یہ کہدیا گیا کہ تمہارا جو دل چاہے وہ کرو "

پاشا نے اسکے بعد فرمایا : یہ واقعہ شائبۂ صحت سے بالکل خالي ہے - تمام فوج آخر تک صادق' وفادار' اور اطاعت گذار رہي ' اور کوئي باہمي تفرق یا جمعیت مختلفہ وہاں نہ تھي -

اسکے بعد نامہ نگاروں نے جنگ کے متعلق سوالات کا ارادہ کیا ' لیکن پاشا نے اونکے جواب دینے سے انکار کردیا ' اسلیے گفتگو کا دوسرا سلسلہ شروع ہوا :

(س) کیا تمام ایام محاصرہ میں' روزانہ جناب آستانہ سے گفتگو کرتے رہتے تھے ' اور کیا آستانہ نے جناب کو قرق کلیسا ' یا اسکي لولہ برغاس ' اور بنار حصار کی ہزیمتوں کي اطلاع دي تھي ؟

(ج) بیشک' مگر یہ ضرور تھا کہ بے تار کي تار برقي کے آلات اچھے نہیں ہیں' اسلیے چند روز تک ہمیں کوئي اطلاع نہیں ہوئی - اسکے بعد پاشا نے ایک ٹھنڈي سانس لي اور فرمایا :

ایسے شہر کي مدافعت میں' جو ان تمام سامانوں سے خالي ہو' میں آپلوگوں کو کیا بتاؤں کہ کن کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا ؟ اگر میں بہ تصریح تمام واقعات بیان کروں ' تو آپ حیران ہو جائینگے - حقیقت یہ ہے کہ وقعۂ مدافعت ادرنہ دنیا کي تاریخ کا ایک عدیم النظیر واقعہ ہے -

اس سے پہلے جسوقت صلح منعقد ہوئی تھی ' بجز اسکے اور کوئي اثر ہم پر نہ پڑا کہ ان طویل ایام صلح میں ہمارا ذخیرۂ خوراک نہایت کم ہو گیا - اوسوقت جب چتالجہ کی فوج کو روزانہ خوراک تقسیم ہوتي تھی ' میري فوج روزانہ ۳۵ - گرام کے نان بے نمک پر قناعت کرتي تھی - کچھہ دنوں کے بعد ۳۵ - گرام سے گھٹکر صرف ۲۵۰ - گرام کی مقدار رہ گئی ' اوراسے کاش اگر پوري خوراک ملتي ---

(س) - کتنے عرصہ تک قلعہ اور مقاومت کرسکتا تھا ؟

(ج) - تین دن تک ' کیونکہ خوراک میرے پاس اس زیادہ دن کی نہ تھي - عام باشندگان شہر کے پاس بھی کھانے کي کوئي چیز نہ تھي - ہم نے اکثر گھروں کا ملاحظہ کیا ' اور ضروري چیزیں فوج کیلیے حاصل کیں' لیکن با این ہمہ غیر ملکی اشخاص، اور عیسائیوں کے پاس کچھہ نہ کچھہ کھانیکی چیز ضرور تھي ' لیکن بیچارے مسلمانوں کي حالت نہایت خراب تھي - یہ ان حیوانات کا گوشت کھاتے تھے جو جنگ میں بیکار ہو جاتے تھے - قلعہ میں بے نمک کي روٹی اور حیوانات کے گوشت کے کھانے سے ٹیز انڈیا کي بیماري عموماً پھیل گئي تھي - آخري دنوں میں تو فوج کو جو کی روٹی تقسیم ہوتي تھي - اوسمیں بھي نصف حصہ مٹي کا ہوتا تھا ! !

(س) جناب قلعہ میں کب داخل ہوے ؟

(ج) - میں بعض امور کي تحقیقات کی غرض سے قرجانہ میں مقیم تھا ' اور وہاں دو مہینے تک اقامت کی ضرورت ہوئي - میں اس اثنا میں نہایت سخت بیمار تھا کہ مجھکو ادرنہ کے تقرري کي اطلاع دي گئي - ڈاکٹر نے مجھکو مشورہ دیا کہ میں قرجانہ چھوڑکر بغرض علاج آستانہ چلا جاؤں ' لیکن میں اس مشورۂ طبي کو اسلیے قبول نہ کرسکا کہ میرے نزدیک اداے فرض ہرشے پر مقدم ہے - انہیں حالات کے ساتھہ ' میں شہر میں اعلان جنگ سے صرف پانچ روز پہلے داخل ہوا ' لیکن با این ہمہ ہمارے پاس اتنا سامان ضرور تھا ' جو ایک سال تک کفایت کرتا -

(س) کیا یہ صحیح ہے کہ جناب آخري ایام میں اپني فوج سے ناراض تھے ؟

(ج) اس خبر کي کوئي بنیاد نہیں - میں اوس فوج سے کیونکر ناراض ہوسکتا تھا ' جو جو روزانہ ضروري خوراک کا بھي صرف تہائي حصہ پاتي تھي ؟

ہماري شکست کا تنہا سبب بھوکھہ کا سخت و شدید حملہ تھا ' جسکي مدافعت کا ہمارے پاس کوئي سامان نہ تھا ' علاوہ بریں تیس ہزار قلیل التعداد فوج اوس فوج گراں کا مقابلہ کیونکر کر سکتي تھی' جو ایک لاکھہ بتیس ہزار بلغاریوں ' اور چالیس ہزار سرویوں سے مرکب تھي ؟ اس تیس ہزار میں سے بھي نصف مجروح اور مریض تھے ! !

(س) جناب نے ادرنہ کے پل کے انہدام اور حیوانات کے قتل کا حکم کیوں دیا ؟

(ج) - اسلیے کہ آستانہ سے مجھکو بھي حکم پہونچا تھا ' اور اس لحاظ سے بھی کہ میں ایک مسلمان سپاہي ہوں' تو افسران بالا کا امتثال امر میرے لیے فرض ہے - علاوہ بریں جنگي مصلحتیں بھي اسي کي مقتضي تھیں - اسي بنا پر خوراک کی وہ قلیل مقدار' جو میرے پاس بچ رہي تھي' اوسکو بھي میں نے جلا دیا ' اور یہ حکم مجھکو آستانہ سے سقوط ادرنہ سے پہلے ھي پہنچ چکا تھا ' جسکي میں نے پھر تعمیل کر دي :

همارے خزینۂ اقبال کے آخری جواهر

یورپین ترکی کا خاتمہ

(۱)

عظیم الشان ادرنہ

مختصر حالات

نام اور حدود اربعہ

رومیلی (یورپین ترکی) میں ایک صوبہ ہے' جسکی حد بندی شمال کی طرف سے امینہ طاغ اور بلقان' مشرق کی طرف سے بحر اسود' جنوب کی طرف سے آستانۂ علیہ' بحیرۂ مرمرہ' درۂ دانیال' جزائر ارجذیل' اور مغرب کی طرف سے دستیو طاغ کرتا ہے - رقبہ ۸۸' ۷' ۶۲ - کیلو متر ہے - ۳۶ - ضلع اور ۵ - قسمتیں هیں - قسمتوں کے نام یہ هیں :

(۱) ادرنہ (۲) قلبہ (۳) اسلمہ (۴) تکفورطاغ (۵) گلی پولی

کل آبادی ۵۹ ' ۷۰ ' ۵۳ ' ۲- ہے - صوبے کا دار الحکومت ادرنہ ہے - پہلے اس صوبے کا نام ثرافت (تھرافت) تھا' مگر اب یہ اپنے دار الحکومت کے نام سے موسوم ہے -

مناظر طبیعی

یورپ میں یورپین ترکی' اور یورپین ترکی میں ادرنہ ' ان مقامات میں سے ہے ' جن کے لیے قدرت نے کشادہ دستی کو زیادہ کام فرمایا ہے - دامن هاے کوہ (جنکی اس صوبے میں کمی نہیں) لذیذ میووں' عطر بیز پھولوں' اور خوش منظر درختوں کے کنج' اور نظر کش و باصرہ افزا مرغزاروں سے معمور هیں - پہاڑوں سے گرنے والے لطف انگیز و نغمہ طراز آبشاروں کے علاوہ ' شیریں' خوشگوار ' اور شفاف پانی کی نہروں کا ایک روپہلی جال ہے' جو تمام صوبے میں بچھا ہوا ہے' اور هر هر گوشے کو سیراب و شاداب کرتا رهتا ہے - ہوا بھی معتدل مگر لطیف و خوشگوار ہے - مختصراً یہ کہ یہاں کے مناظر طبیعی بے حد صحت پرور ' فرحت انگیز' اور لطف آگیں هیں -

پیداوار

خاک ادرنہ جسطرح فرحت پرور اور نظر نواز ہے' اسی طرح مایہ دار اور زر ریز بھی ہے - نباتات میں روئی ' افیون ' بادام ' فندق ' کاہی ' سیب ' ناشپاتی ' خربزہ ' اور جمادات میں پشمینہ ' لوہا اور سنگ مرمر پیدا ہوتا ہے - ان خدا داد سرچشمہ هاے دولت کے علاوہ یہاں تمول کا وہ ذریعہ بھی ہے' جو گنج عالم کی کلید اور قدرت کی فیاضیوں سے محروم ممالک کا مدار زندگی ہے - میری مراد اس سے صنعت ہے - اصناف صنعت میں سے یہاں پشمینہ و پنبہ بافی اور اسلحہ سازی زیادہ رائج هیں - تینوں قسم کے کارخانوں کی ایک تعداد موجود ہے جو کامیابی کے ساتھ چل رهی ہے - یہاں کی مصنوعات میں سے جا نمازیں ' پردے ' اور عبائیں اپنی گلکاری ' خوش رنگی ' اور پائداری کی وجہ سے مشہور هیں - غرض کہ ادرنہ ایک شاداب ' سیر حاصل ' اور مایہ دار صوبہ ہے ' اور اسی لیے یورپین ترکی میں قسطنطنیہ کے بعد اسی کا نمبر ہے - شاید اب کہنا چاهیے کہ " تھا " !

ادرنہ بلحاظ دار الحکومۃ ہونے ' نیز طبیعی اور صناعی' دونوں حیثیتوں سے اس صوبے کا واسطۃ العقد ہے - یہ قسطنطنیہ سے شمال و مغرب ۱۳۰ - میل دور اس سنگھم پر واقع ہے جہاں مریح ' طبخہ' اور اردا ' تین نہریں هم آغوش هو کر' ایک نظر ربا عریض سطح آب پیدا کرتی هیں - شہر کے گرد ایک پرانی شہر پناہ ہے - جس سے سنگھم کی موجیں ٹکراتی هیں - تمام شہر دلکش باغوں' اسلامی اور غیر اسلامی تاریخی عمارتوں سے معمور ہے' جو زبان خاموشی سے اسلاف کی جنگ آرائی ' نفاست دوستی ' رفعت پسندی ' اور شکوہ نمائی کی داستان سناتی هیں - یہیں وہ قصر بلند ہے' جسکو (اسکی سراے) کہتے هیں - اسی قصر میں بیٹھکے عثمانی سلاطین سنہ ۷۶۸ - هجری میں " باب مسیحیت " پر' جسے سب سے پہلے ایک صحابی نے اپنی شمشیر جہاد سے کھٹکھٹایا تھا ' جانبازانہ و مسلسل حملے کرتے رهے - یہاں تک کہ سنہ ۸۰۸ - هجری میں وہ کھلگیا ' اور اسلام کی دیرینہ آرزو پوری هوگئی -

شہر ادرنہ میں ۴۰ سے زاید مساجد هیں ' جنمیں ۹ - خاص سلاطین عثمانیہ کی بنوائی هوئی هیں -

جامع سلیم

ان مساجد میں سب سے زیادہ قابل ذکر جامع سلیم ہے - جیسا کہ اسکے نام سے معلوم هوتا ہے' جامع سلیم کا بانی سلطان سلیم ثانی تھا - جو خاندان عثمانیہ کا گیارهواں تاجدار تھا اور ۰۷۴ سے ۹۸۲ - هجری تک حکمراں رها - اس مسجد کی رفعت کا اندازہ اس سے هو سکتا ہے کہ یہ جامع ایا صوفیا سے ۲۰ - قدم بلند تر ہے - اسمیں ایک عظیم الشان گنبد ہے' جو سنگ سماق کے دو ستونوں پر ٹھکا ہوا ہے - چار منارے هیں - هر منارے میں ایک زینہ ہے' جس سے موذن سر مانذنہ تک جاتا ہے - صحن کے تین گوشوں میں قبے هیں' جو مسجد کی عظمت و جلال کو افزوں تر کرتے هیں - اپنی عظمت ' استحکام ' اور خوشنمائی کے لحاظ سے' جامع سلیم کا شمار عثمانی فن تعمیر و تمدن کے بہترین نمونوں میں ہے -

ان مساجد کے علاوہ دو بہت بڑے بازار هیں' جنمیں سے خوشنما تر وہ بازار ہے' جسکو علی پاشا کہتے هیں - یہ اسقدر طویل ہے کہ ایک متوسط رفتار آدمی ۱۵ - منٹ سے کم میں پورے بازار کا چکر نہیں لگا سکتا -

دیگر عمارات

ادرنہ میں بڑے فندق (هوٹل) ۵۲ - هیں - نہر طبخہ پر ایک پل بھی ہے - ان عمارتوں کے علاوہ متعدد حمام' مدارس ' قہوہ خانے اور شفا خانے هیں - ایک مطبع بھی ہے - سرکاری پارچہ بافی کے کئی کارخانے هیں' جنمیں ریشمی اور اونی کپڑے بنے جاتے هیں -

گلشن آباد عالم !

زمین نہایت درجہ سرسبز و زر خیز ہے - باغوں کی یہ کثرت ہے کہ ادرنہ گلشن آباد هو رہا ہے - صرف نہر مریح کے ساحل پر ۵۰۰ باغ هیں ! ان میں سے اکثر صرف گلاب کے لیے وقف هیں - گلاب کی اسدرجہ کثرت کی وجہ غالباً یہ ہے کہ یہاں عرق کشی کے کئی کارخانے هیں ' جنمیں صرف عرق گلاب کشید کیا جاتا ہے ' اور اسکے لیے ادرنہ مشہور ہے - یہاں کا عطر روح گلاب تمام دنیا میں اول درجے کا تسلیم کیا جاتا ہے -

آبادی

آبادی ۱۵۰۰۰ - ہے - جنمیں ایک ثلث بلغاری و یونانی ' بقیہ دو ثلث میں یہود ' ترک ' ارمنی ' اور عام فرنگی هیں

قدیم تاریخی معرکے

فن تاریخ کا یہ ایک راز آشکارا ہے کہ جن مما[illegible] کرم زیادہ برستا ہے ' ان میں خون کی بارش

باب المراسلة و المناظرة

سیرت نبوي اور نقد روایات و اثار

از جناب مولوي محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ

الهلال کي اشاعات گذشتہ میں سیرۃ نبوي کے دیباچے کے جو بعض اجزا شائع هوے هیں' ان میں بعض اصول نقد روایات سیرۃ کو بیان کیا گیا ہے - اسکي نسبت چند گذارشات هیں :

روایت کے ساتھہ درایت کي پلہ بپلہ نگاهداشت ' ایک ایسا ضروري امر ہے ' جس سے غالباً کسیکو اختلاف نہوگا - اسلیے کہ درایت ' نقد روایت کے لیے ایک کسوٹي ہے' جس سے جید کو ردي سے امتیاز کیا جاتا ہے - علماے ربانیین نے اس سے جھوٹوں کا ناطقہ بند کردیا - لیکن اسکا اسطرح استعمال' جس سے قلب موضوع هو جاے ' اور جس غرض کے لیے اسکا ایجاد هوا ' اوسي کو قلع و قمع کردے ' انصاف کا خون کرنا ہے -

" راوي میں قید عمر هونا چاهیے یا نہیں " فاضل ناقد نے اسمیں گفتگو کرتے هوے ' سیرت نبوي کا اکثر رواۃ غیر بالغین سے روایت هونا دکھا کر ' فرمایا ہے کہ " وقائع عالم ملکوت چونکہ اس عالم سے بالا تر هیں اور وہ واقعات اسدرجہ کے امور هیں کہ اونکي ادا پر هر ایک قادر نہیں - رواۃ غیربالغین نے نہیں معلوم اسطرح سے سنا ' کیسا ادا کیا ' اور بتدریج کتنا کچھہ تغیر آگیا ؟ اسکا کون اندازہ کرسکتا ہے - معمولي وقائع کے لیے نفس ثقاهت اور ضبط و امتیاز کافي هو سکتا ہے' لیکن واقعہ غیر معمولي کے لیے معمول سے زاید اتقان و ضبط و ثقاهت ضروري ہے ورنہ تغیر و تبدل سے امن معرض خطر میں ہے "

هم نہیں سمجھتے کہ وقائع عالم ملکوت کے لیے معمول سے زاید ثقہ و ضابط اور عادل هونیکي کیا حد ہے - اصول حدیث میں فقہاء صحابہ کو (اگرچہ اونمیں بھي تفاوت مراتب ہے اور بعض کي خاص شان ہے) طبقہ علیا میں مانا گیا ہے اور بجا مانا گیا ہے - بدایت وحي کي حدیث صحیحین میں بطرق مختلفہ مروي ہے - اسکي نسبت غایت استبعاد ظاهر کیا ہے کہ " سید المرسلین کو حضرت جبرئیل نظر آوایں - اونکو دیکھکر آپ کانپتے هیں - اپنے آپکو پہاڑ سے گرا دینا چاهتے هیں - حواس کي نسبت شبہہ هوتا ہے - پھر ایک عیسائي تسکین دیتا ہے - تب کہیں جا کر تسکین هوتي ہے " اسکے راوي حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا هیں - اونکا حفظ اور ضبط مستغني عن البیان ہے - في الاصابہ صفحہ (۶۹۲) جلد م - قل عطاء ابن ابي رباح : کانت عایشہ افقہ الناس و اعلم الناس و احسن الناس رایا في العامة : -

چھہ صحابي جو کثیر الروایت شمار کیے جاتے هیں' اونمیں سے ایک حضرت عائشہ بھي هیں - یہ مسلم ہے کہ بدء وحي کے وقت یہ پیدا نہیں هوئي تھیں - في الاصابہ صفحہ (۶۹۱) عایشہ بنت ابي بکر الصدیق ولدت بعد المبعث باربع سنین او خمس الخ - لیکن اونکي روایات اکثر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے هیں اور بعض دیگر چند صحابہ - في الاصابہ صفحہ (۶۹۱) : روت عایشہ عن النبي صلي اللہ علیہ کثیر الطیب و روت ایضاً عن ابیها و عن عمر و فاطمہ و سعد بن اسید بن حضیر و جدامة بنت وهب وحمزۃ بنت عمر - کا شبہہ جو ناقد علامہ کو پیش آیا ہے' تو وہ نہیں معلوم برقت ادا - برقت ادا تو هو نہیں سکتا کہ عروہ جو اونکا بھانجا اور تابعي ہے' اون سے روایت کرتا ہے - یہ زمانہ بعد زمانۂ وفات نبوي صلي اللہ علیہ وسلم ہے ' اور حضرت کے وفات کے وقت عایشہ صدیقہ ۱۸ - برس کي تھیں اور عروہ سے اس حدیث کا بیان کرنا یقیناً اس کے بعد هوگا - رها وقت تحمل ' خواہ حضرت صلي اللہ علیہ وسلم سے سنا هو جیسا کہ ظاهر ہے' یا کسی اور صحابي سے' بہر حال اوسوقت اونکے نابالغہ هونیکا کیا ثبوت ہے ؟ جبتک تحمل کے وقت نا بالغہ هونا ثابت نہ کیا جاوے ' صرف بعض احتمالات کي بنا پر یہ کہدینا کہ " سیرت نبوي کے نہایت اهم واقعات جو آجتک معرکۃ الاراء هیں اور جن پر ارباب اراء کے مختلف گروہ قائم هوگئے هیں اکثر اون راویوں سے منقول هیں جو سن بلوغ کو نہیں پہونچے " نا کافي ہے - فاضل ناقد کو اول یہہ ثابت کرنا چاهیے کہ بروقت سننے کے حضرت عایشہ کم عمر تھیں - و دونہ خرط القتاد - فاضل ناقد کو جو ان واقعات کے متعلق استبعاد هوا ہے اور اسکو درایت کے خلاف سمجھا ہے ' اوسپر غور کرنے سے واضح هوتا ہے کہ یہہ امور کچھہ بھي درایت کے خلاف نہیں هیں - انبیاء علیهم السلام آخر بشر تھے : ان نحن الا بشر مثلکم ولکن اللہ یمن علی من یشاء من عبادہ - اور نہ لوازم بشریہ اونسے منفک هوسکتي هیں اور نہ طبیعت بشري بدل سکتی ہے - انسان کی فطري عادت ہے کہ جب وہ کسي غیر مالوف وغیر مانوس چیز کو' جس سے کبھي سابقہ نہ پڑا هو' دفعة دیکھتا ہے تو مرعوب اور خوف زدہ هوجاتا ہے - اور پھر کسي انیس اور معتمد کے تسلي آمیز کلمات سے تشفي پانا بھی ایک امر طبعی ہے -

باقي آیندہ

[بقیہ صفحہ ۱۹ کا]

صوبہ ادرنہ پر قدرت کي اسدرجہ کرم گستري کا یہ لازمي نتیجہ تھا کہ وہ آماجگاہ جنگ هوتا - رومیوں کے زمانے سے لیکے اسوقت تک صدها هولناک جنگیں هوئیں' اور بارها خون کے سیلاب ' بکھرے هوے اعضاء ' اور خون آلود انساني پیکروں سے ادرنہ کے دلکش مرغزاروں کو ایک ایسا لالہ گوں نقش زار بنادیا ' جسے دیکھکے دل فگار اور آنکھیں خونبار هوتي تھیں - سنہ ۳۲۴ - میں قسطنطین اور لیکنیوس میں ایک خونریز معرکہ هوا ' جسمیں هزار ها انسان کام آئے - سنہ ۳۷۸ - میں پھر میدان کار زار گرم هوا - فریقین جنگ گاتھہ اور شاهنشاہ فالنس تھے - میدان گاتھہ کے هاتھہ رها - سنہ ۵۵۱ - میں پھر آتش جنگ روشن هوئي - سلافي اور بیزنطیني سپاہ معرکہ آرا بھي هوئي - لیکن بیزنطیني فوج کو شکست هوئي - سنہ ۵۲۲ - میں بلغاریوں نے فوج کشي کي' اور بزور شمشیر شہر میں داخل هوگئے - سنہ ۱۱۸۹ - میں انگریز داخل هوے مگر چلے گئے - سنہ ۱۲۰۵ - میں بور ڈین نے حملہ کیا - اسوقت شہر ادرنہ بلغاریوں کے قبضے میں تھا - میدان کار زار آراستہ هوا ' مگر حملہ آور فوج نے مدافع فوج کو شکست دي ' اور بادشاہ کو قید کر لیا - سنہ ۱۳۶۱ میں خاندان عثمانیہ کے تیسرے تاجدار سلطان مراد اول نے اسے فتح کیا اور وہ مشہور محل شاهي بنایا ' جسکا ذکر عمارات کے سلسلہ میں آچکا ہے - سنہ ۱۲۴۵ - میں روسي فوج داخل هوئي مگر بعد کو معاهدہ ادرنہ کے بموجب روسیوں نے شہر خالي کر دیا تھا -

اب اسکا حسرت انگیز حال سامنے' اور مستقبل مجہول ہے !

[قلت گنجایش کي وجہ سے فہرست چندہ نہ دیکھاسکي انشاء اللہ تعالی آیندہ هفتہ میں دیکھائیگي]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 MO'

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں، اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر، اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلاطبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے، اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار، جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو، یا وه بخار، جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے، اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے، اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے، نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں، بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل ازوقت بال سفید نهیں هوتے درد سر، نزله، چکر، اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

المشتهر ریپروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ - ۷۳

کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکه و جاپان وغیره ممالک میں زنده مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیه السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فهمیاں پهیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یهي ایک پرچه هے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجها هے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رائں کا اقتباس حسب ذیل هے :-

البیان لکهنو - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچه هے جس کو خالص اخلاقي پرچه کهنا صحیح هے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بهتر پرچے کسي زبان میں شایع نهیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز هے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا هے - همارے نبي کریم صلے الله علیه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نهایت هي فاضلانه مضمون اس میں لکها گیا هے - جس سے عمده مضمون آج تک همارې نظر سے نهیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکه - میں یقین کرتا هوں که یه رساله دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نهایت زبردست طاقت هوگي - اور یهي رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعه هوگا - جو جهالت سے سچائي کي راه میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زنده مذاهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهتے هیں چاهیے که ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یه رساله بڑے پایه کا هے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور عمیق هوتي هے - جیسي که اس زمانه میں درکار هے سالانه قیمت انگریزي کاپرچه ۴ روپیه - اردو پرچه ۲ روپیه - نمونه کي قیمت انگریزي ۴ - اردو ۲ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهیئیں ●

درد سر و درد ریاح کي دوا

ریاحي درد لحظه میں پہاڑ هو جاتا هے - یه دوا لحظه میں اسکو پاني کردیتي هے - درد ریاح جیسے ٹیک - چمک - ٹیس - رگوں میں لهرکن کني سے چاهے جسقدر تکلیف هو - اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع هوتي هے درد سر کے واسطے بهي اس دوا کا ایساهي فایده هے - نصف سر میں هو یا تمام سر میں کسي وجه سے کیساهي درد هو اس دوا سے رفع هو جاتا هے صرف یهي نهیں اگر سر کٹا جاتا هو پهٹا جاتا هو - اڑا جاتا هو - اس دوا سے فوراً بند هوتا هے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں میں سر دکهایا کرتے هیں کام میں یا مفت کي باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں سر پر آجاتي هیں - اور هاے رے درد سر پکارا کرتے هیں ڈاکٹر برمن کي دوا ایسے لوگوں کے لیے هے - دوا کے استعمال سے فورا درد بند هوتا هے - اسلئے هر خاص و عام کو یه دوا اپنے پاس رکهنا لازم هے -

(قیمت ۱۲ ٹکیوں کي ایک شیشي (۶ آنه) محصول ڈاک ایک سے چهه ڈبیه تک ۵ آنه)

ڈاکٹر - ایس کے - برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

المکتبة العلمیة الاسلامیة في علي گڈه

— * —

اس کتب خانه میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعه مصر ، شام ، بیروت اور قسطنطنیه وغیره فروخت کے لیے موجود رهتي هیں اور نهایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانه کي جاتي هیں — خاصکر مکتبة المنار کي کتابیں ، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبده اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں هر وقت مهیا رهتي هیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتهه کي جاتي هے - کتب خانه کي جدید فهرست تیار هو گئي هے جو آده آنے کے ٹکٹ وصول هونے پر مفت روانه کي جاتي هے *

رساله المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بهترین عربي رساله تسلیم کیا گیا هے) اس کي گذشته ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فهرست مضامین موجود هیں - قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے هیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے هیں *

یه کتب خانه رساله المنار کا کل ممالک هندوستان میں سول ایجنٹ هے ، او جن اصحاب کو اس رساله کي خریداري منظور هو چنده سالانه مبلغ ۱۵ روپے همارے پاس روانه فرمائیں ، روپیه وصول هونے پر رساله براه راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا *

المشتــــــهر منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة ، مدرسة العلوم ، علي گڈه

حمیدیه هوٹل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لوور چیت پور روڈ - کلکته

همارے هوٹل میں هر قسم کي اقسام کے طعام حوردني و نوشیدني هر وقت طیار ملتي هیں نیز اسکے ساتهه مسافروں کے قیام کیلیے پر تکلف اور بلا مدہ کمروں کا بهي انتظام کیا گیا هے جو نهایت هوادار فرنشڈ اور بر لب راه واقع هیں جن صاحبوں کو کچهه دریافت کرنا هو بذریعه خط و کتابت منیجر هوٹل سے دریافت کر سکتے هیں - جنگ ترکي و اٹلي اور جنگ بلقان کي جمله تصویریں همارے هوٹل میں فروخت کے لیے موجود هیں مع تصویر شیخ سنوسي وغیره -

المشتـــــــــهر شیخ عبد الکریم مالک حمیدیه هوٹل

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچہ نہ پہنچے، تو تاریخ اشاعت سے دو ہفتہ کے اندر اطلاع دیں، ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کي تبدیلي کي ضرورت ہو تو مقامي ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں، اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا ہو تو دفتر کو ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام ہمیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام، پورا پتہ، رقم، اور نمبر خریداري (اگر کوئي ہو) ضرور درج کریں -

نوٹ — مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور ہے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع ہوجائیں تو دفتر اسکا ذمہ دار نہ ہوگا (مینیجر)

شرح اجرت اشتہارات

— * —

میعاد اشتہار	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	نصف کالم سے کم
ایک ہفتہ ایک مرتبہ کے لئے	۱۵ روپیہ	۱۰ روپیہ	۷½ روپیہ	۸ آنہ في مربع انچ
ایک ماہ چار مرتبہ "	۵۰ "	۳۰ "	۲۰ "	۷ آنہ " " "
تین ماہ ۱۳ " "	۱۲۵ "	۷۵ "	۴۵ "	۶ آنہ " " "
چھہ ماہ ۲۶ " "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۷۵ "	۵ آنہ " " "
ایک سال ۵۲ " "	۳۰۰ "	۲۰۰ "	۱۲۵ "	۴ آنہ " " "

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہ نکال کر دیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رہیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد ہوگي -

(۳) ہمارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار ہوتے ہیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ ہے - چھاپنے کے بعد وہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور ہمیشہ انکے لئے کارآمد ہوگا -

---

شرائط

(۱) اسکے لئے ہم مجبور نہیں ہیں کہ آپکي فرمایش کے مطابق آپکو جگہ دیں، البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں، چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں، اور سہ ماہي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني ہوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي ہمیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نہوگي -

(۳) منیجر کو اختیار ہوگا کہ وہ جب چاہے کسي اشتہار کی اشاعت روک دے، اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) ہر اس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل ہو، تمام منشي مشروبات کا، فحش امراض کي دواؤنکا اور ہر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقي و مالي نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا ہو، کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ — کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کي زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن نہیں -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الکریم)

AL-HILAL

Propriete & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۱ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲۱ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, May 28, 1913.

فہرس

تصاویر

اتقو اللہ ایہا المسلمون !

ولا تکونوا ، کالذین نسوا اللہ ، فانساہم انفسہم ، اولائک
ہم الفاسقون (۵۹ : ۲۰)

منکر نتواں گشت اگر دم زنم از عشق
این نشہ بمن گر نبود با دگرے ہست

(۱) حکمۃ الہیہ اپنے کاموں میں ابتدا سے کچھ اس طرح کي واقع ہوئي ہے کہ اسکا اولیں کام آزمایشوں اور امتحانوں سے خالي نہیں ہوتا : احسب الناس ، ان یترکوا ان یقولوا آمنا ، وہم لا یفتنون ؟ (۲۸ : ۲۰)

(۲) دعوۃ " من انصاري الی اللہ " میں بھی اولین آزمایش یہ تھي کہ بغیر اظہار و تعیین کار کے لوگوں کو اپني شرکت کے طرف بلایا گیا ، اور پھر جنکے دلوں میں سچي طلب تھے ، وہ بغیر فکر ایں و آں ، امادۂ رفاقت ، اور مستعد اعانت ہوگئے : وہم الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون -

(۳) جماعۃ " حزب اللہ " کے مقاصد و اغراض کا مضمون بھی آج کل میں چھپنے کیلیے دیدیا جائیگا اور پھر بصورت رسالے کے طبع ہوگا -

(۴) چونکہ رسالہ مضامین تبلیغ و دعوت کے ساتھہ ھي یہ رسالہ بھي قریب الاختتام ہے ، اسلیے اب علاحدہ اشاعت کي جگہ دونوں کو یکجا شائع کرنا ھي مناسب معلوم ہوا -

(۵) پھر جنکو پیاس ہے ، انہیں کیا ہوگیا کہ " العطش " کي صدا نہیں لگاتے ؟ اور جو روشني کے متلاشي تھے ، یہ کیا ہے کہ وہ روشني کو روشني سمجھنے میں متامل ہیں ؟ پس جلدي کرو ، جلدي کرو کہ عجب نہیں اس جلدي ھی میں تمہارے لیے اصلی آزمایش پوشیدہ ہو - ان ارید الا الاصلاح ما استطعت ، واللہ یہدي من یشاء الی صراط مستقیم -

لاکهوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹهہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور دارالفنون صباح سے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکی کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کی ناگہانی مصیبتوں کی وجہ سے یکایک اپنا گھربار چھوڑنا پڑا' اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھی زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمی ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر موت سے بدتر ہیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئی اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھی جاری ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسی کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کی رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسری جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکی اطلاع آج ہی ترکی میں بھیجدی گئی ہے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کی جگہہ' خود ہی اس رقم کو اپنی جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکی صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اسے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیدیتے' تا کہ میں دیدوں ؟

(٤) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کی تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کی دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروری اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقی ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاری کردیا جائے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھی (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاری ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کی جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپنی تمام آمدنی اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئی ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھی' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں ہی کے آگے ہاتھہ پھیلائے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپنی جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلی مثال ہے' لیکن اسکی کامیابی اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداری بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

یورپین ترکی کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

(٦) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکی کے اعلی درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے - محققانہ علمی و دینی مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکی کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکی ایک با تصویر سرخی ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرة' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاۓ' اور کارڈ کی پیشانی پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاۓ -

شذرات

اردو پریس علیگدہ کی ضمانت

گذشتہ دو سال کے اندر اسلامی مصائب کے ظہور نے مسلمانان ہند میں جوش و حرکت کا ایک نیا دور پیدا کردیا - جدید اخبار رسائل کی تاسیس' مضامین مہیجہ و معرکہ کی اشاعت' مجالس کا قیام' اور حس و بیداری کے مظاہر نہ صرف بڑے بڑے شہروں' بلکہ قصبوں اور دیہاتوں تک میں پوری سرگرمی سے ظاہر ہوے اور اسکا سلسلہ اب تک جاری ہے -

یہ زمانہ مسلمانوں کے مصائب کے شدید ترین دور کا آغاز تھا' اور اسلام کی خانہ ویرانی جیسی اب ہوئی' صدیوں سے نہیں ہوئی تھی - غفلت کے بعد ناگہانی ہشیاری' اور خواب کے بعد اچانک بیداری' ہمیشہ خطروں سے پر ہوتی ہے' اور دل سے اٹھے ہوے جذبات دماغ کی دانشمندیوں کے تابع نہیں ہوتے' ایسی حالت میں کچھہ بعید نہ تھا کہ جوش و خروش میں ہر طرح کی بے اعتدالیاں ہوتیں' اور امن و سکون میں قسم قسم کی خلل اندازیاں پیدا ہوجاتیں - تاہم برٹش انڈیا کی تاریخ میں یہ واقعہ ہمیشہ یادگار رهیگا کہ با ایں ہمہ حالات عقل براندار' و حوادث ہوش افگن و شکیب ربا' راس کماری سے لیکر کشمیر تک' تمام مسلمانان ہند نے کوئی حرکت امن و قانون کے خلاف نہیں کی' اور اگر ایجی ٹیشن کا کچھہ ظہور بھی ہوا' تو وہ بھی مجلس ارائیوں اور رزولیوشنوں کے پاس کرنے میں' یا چند لمحوں کی گرم تقریروں' اور مجامع و مجالس کی گاہ گاہ اٹھنے والی سرد آہوں میں -

ہم سب کچھہ سنتے تھے' اور سب کچھہ جانتے تھے - ہم یورپ کے وزارت خانوں سے بے خبر نہ تھے' اور انگلستان کی موجودہ وزارت خارجیہ کے نظارے سے بھی انکھیں بند نہ تھیں - جنگ کی خوں ریزیاں' اور صلح کی امن جویانہ دھمکیاں' دونوں ہمارے سامنے تھیں - ہم نے اُن خونچکاں لاشوں کو بھی دیکھا' جنکا خون جنرل کذبوا کی شمشیر برہنہ سے ٹپک رہا تھا' اور پھر ہم نے اُن جلے ہوے گھروں' اُن تودۂ خاکستر آبادیوں' اور اُن تڑپتی ہوی لاشوں پر بھی نظر ڈالی' جس سے جنگ بلقان کے حدود ارضی کے مختلف گوشے نظارۂ گیان عالم کیلیے جگر پاش اور زہرہ گداز تھے' تاہم ہم کو جواب دیا جاے کہ ہم نے کیا کیا؟ اور ہم کو بتلایا جاے کہ ہم نے کیا چاہا؟ وہ وسیع مجمع انسانی' جسکی تعداد سات کرور سے متجاوز بتلائی جاتی ہے' کیا ممکن نہ تھا کہ اس موقعہ پر اپنے تئیں انسان قرار دیکر' جذبات طبعی سے مجبور انسانوں کی طرح' کچھہ نہ کچھہ بے عنوانیاں کرگذرتا؟ مگر سواے اُس درد حسرت و ماتم کے' جو کبھی کبھی اس مجمع سے اٹھا' اور سوا اُن صداہاے فغاں سنج و الغیاث کے' جو لاحاصل و ناکام اس آبادی کی وسعت سے بلند ہوئیں' کوئی صداے قانون شکن' کوئی حرکت بغاوت آمیز' کوئی سعی مخالفت حکومت' ایسی ہوئی' جو سامنے لائی جا سکتی ہے؟

میں بلا خوف تغلیط کہتا ہوں کہ انسانی مجامع کے غم و اندوہ اور اضطراب و اضطرار کی اگر کوئی تاریخ مرتب کی گئی ہو' تو مسلمانان ہند کے گذشتہ دو سالہ سکون و امن اور خاموشی و قانون پرستی کی اسمیں شاید کوئی نظیر نہیں ملے گی -

قوم اور ارکان حکومت' دونوں اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ الہلال اپنے اصلی دلی خیالات کے بے کم و کاست اظہار میں نہایت مسرف ہے' اور اسمیں اور عام مسلمانوں میں یہی فرق ہے کہ انکے دل میں وہ ہے' جو اسکے زبان پر ہے' پر انکی زبان پر وہ نہیں ہے' جو اسکے قلم پر ہے - اسلیے مجھے یہ کہدینے میں کوئی باک نہیں کہ اس تمام عرصے میں مسلمان ہند کی خاموشی و امن دوستی حد تفریط تک پہنچ گئی ہے - اور وہ قانون کے احترام اور امن کے ساتھہ رهکر جو کچھہ کرسکتے تھے' افسوس کہ انہوں نے نہیں کیا -

پھر یہ حکومت اور رعایا' دونوں کیلیے ایک نہایت ضروری سوال ہے کہ اس عجیب و غریب حالت کے اسباب کیا تھے اور کیا ہیں؟ کل کی بات ہے کہ لارڈ کرزن کے زمانے میں دبی ہوئی وطنی شورش نے ظہور کیا' اور چند سالوں کے اندر ہی اندر خطرناک جوش و خروش اور خوں ریزانہ اقدامات تک معاملہ پہنچ گیا' اور اب تک قائم ہے - حالانکہ اسکے لیے بظاہر جوش و خروش پیدا کرنے کے ایسے اسباب قوی نہ تھے' جو پچھلے دو سالوں کے اندر مسلمانان ہند کو پیش آے' اور جسکے نتائج معزنہ ابھی انکے سامنے سے هٹے نہیں ہیں -

یہ کیوں ہے کہ اس تمام عرصے میں ایک مسلمان ہاتھہ بھی کسی خلاف قانون حکومت عمل کا مجرم نہیں ہوا؟

یہ ایک سوال ہے' جسکے جواب پر غور فرمانے کی ہزاکسلنسی سر جیمس مسٹن بالقابہ کی گورنمنٹ کو سب سے زیادہ ضرورت ہے -

میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اسکا سبب صرف ایک ہی ہے' اور سبب اصلی و قوی ہمیشہ ایک ہی ہوا کرتا ہے - دنیا میں اسطرح کے واقعات ہمیشہ گذرے ہیں' اور انکے حالات و نتائج نے ہمارے لیے بحث و راے کا راستہ صاف کردیا ہے - اُن پر نظر ڈالیے' اور ان سے بھی قریب تر خود ہندوستان کی گذشتہ دہ سالہ تاریخ کو دیکھیے - صاف صاف نظر آئیگا کہ اس کا سبب اصلی اسکے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا کہ لارڈ ہارڈنگ کی دانشمند و مدبر' اور کاردان و حوادث اندیش گورنمنٹ نے اس تمام زمانے میں روک ٹوک اور جا و بیجا سختی و پرسش کی پالیسی پر عملدر امد نہیں کیا' اور مسلمانوں کو انکی اصلی حالت پر چھوڑ دیا - انکے کاموں میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں ڈالی' انکے مجامع و مجالس میں کوی علانیہ مداخلت نہیں کی گئی' اور ہر موقعہ پر گورنمنٹ نے اپنے تئیں ان تمام امور پر بے توجہ ظاہر کیا' اور اگر جوش و خروش کے ظہور میں بعض سخت گیر کار فرمائیں' اور حلقہ ہاے احتساب کو کوئی بات قابل گرفت نظر آئی بھی' تو اسکی بنا پر کوی کارروائی نہیں کی گئی -

یہ ایک قدرتی بات ہے کہ انسانی قلوب کا جوش' دبانے سے اچھلتا' اور پٹخنے سے کودتا ہے - اسکی مثال ایک ابلتے ہوے چشمے' یا اچھلتے ہوے فوارے کی سی ہے' کہ جسقدر اسکی راہ میں رکاوٹ ڈالی جاتی ہے اتنا ہی وہ زیادہ قوت اپنے اندر حاصل کرلیتا ہے - پس اس دانشمندانہ اور مستحق تحسین پالیسی کا نتیجہ یہ نکلا کہ جوش و خروش اور حسیات و جذبات کو زیادہ ابھرنے اور زیادہ قوت و طاقت حاصل کرنے کا موقعہ نہیں ملا' اور وہ مثل ایک ایسے درخت کے ہوگیا' جسکو تخم اور زمین تو میسر آگئی تھی' لیکن آفتاب کی تپش اور پانی کی رطوبت میسر نہیں آئی - کیونکہ دلوں کے جوش و خروش کیلیے سختی اور سخت گیری مثل حیات بخش پانی کے' اور مثل نامیہ افزا تپش و حرارت کے ہے - اسکو اگر دبانا مقصود ہے تو پانی نہیں دینا چاہیے - پر اگر پانی دیا گیا تو وہ پھلے پھولیگا' اور اسکی جڑیں زمین

لاکھـــوں بے خانمـــاں مـــہاجـــرین

قسطنطنیـــہ کـي گلیـــوں میں !!!

الهـــلال کلکتہ - سالانـــہ قیمت مع محصـــول صرف آٹھـــہ انـہ !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں کہ " خدا کیلیے یوروپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ هلال احمر کا چندہ هر جگهہ هو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچهہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا ہے' کیونکہ هلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیجدي گئي ہے -

اس بارے میں جو صاحب دردِ اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهہ' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس هزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باهر ہے' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس هزار روپیہ جو اُسے مل رها هو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - هزار روپیہ دیتے' تا کہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الهـــلال چار هـــزار الهـــلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹهہ روپیـــہ قیمت سالانہ الهـــلال کي دفتر میں بهیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹهہ آنہ ضروري اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹهہ آنے میں سال بھر کیلیے الهلال بھي (جو جیسا کچهہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري هوجایگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیہ فراهم هو سکتا ہے اور دفتر الهلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کي جگہ' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهہ پهیلاتے رهنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یوروپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین جامع ایاصوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلى درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الى القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرۃ' اسئلۃ و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹهہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

کے اندر ' اور شاخیں اسکے اوپر دور دور تک پھیل جائیں گی ؟

گورنمنٹ کی یه ایک اصلی دانشمندی اور ٹھیک ٹھیک قابلیت حکومت فرمائی کا استعمال تھا ' اور ھمارے عقیدے میں اگر ایک طرف لارڈ هارڈنگ کے کارناموں کی تاریخ میں انکا مشہور و مراسلۂ تاریخی ' تقسیم بنگال کی تنسیخ ' اور پھر حادثه دهلی کے بعد تحمل و ضبط کا قابل تعریف ظہور ' یادگار رهیگا ' تو اسی کے ساتھه یه دانشمندانه طرز عمل بھی تعریف و توصیف کے ساتھه یاد کیا جائے گا ' جو انھوں نے جنگ طرابلس کے بعد سے اس وقت تک اسلامی جوش و خروش کے متعلق اختیار کیا -

یه اسکا درحقیقت وہ قدرتی اور طبیعی سبب اصلی ہے ' جس کی قوموں اور ملکوں کی گذشته تاریخ اور موجودہ حوادث سے تصدیق هوتی هے ' لیکن اسکے بعد اسکے ذیل میں بعض اور اسباب بھی قرار دیے جاسکتے هیں ' اور انمیں اولین وجه مسلمانوں کی یه نمایاں قومی خصلت بھی هے که وہ صبر و تحمل کے عادی اور فتنه و شر سے گریزاں رهتے هیں ' اور اپنی اسی خصلت کی بے اعتدالانه تفریط کے نتائج هیں ' جو مقدونیا میں حاصل کرچکے هیں -

یقیناً اس گذشته دو سال کے اندر انھوں نے یه بھی ثابت کردیا که خواہ اضطراب و جوش کا کیسا هی هجوم هو ' مگر حزم و احتیاط اور امن و سکون کا سررشته انکے هاتھوں سے نہیں چھوٹ سکتا -

* * *

یه حالت تھی ' مگر نہایت افسوس کے ساتھه اب مسلمان دیکھیں گے که صوبجات متحدہ کی گورنمنٹ اس پالیسی کو هاتھه سے دے رهی هے ' اور اسکا بہت بڑا عملی نمونه اردو پریس علی گڈہ کی ضمانت هے -

اردوے معلی کے مضمون پر گرفت نہیں کی گئی ' اسمیں پولیٹکل مباحث کا حصه عرصے سے نادر اور کالمفقود هے -

اسکے ایڈیٹر کا صرف یہی جرم نظر آتا هے که اس نے اسلامی حسیات و جذبات کے اظہار میں حصه لیا ' اور اخری دنوں میں ملکی مصنوعات کے طرف توجه ' اور غیر ملکی مصنوعات سے احتراز دلانے کیلیے کوشش کی - اسکا نتیجه یہی هوگا که مسلمان ' جو صرف اپنے مسلمان بھائیوں کی اعانت ' اپنے مستقبل ' اور اصلاح حال میں مصروف تھے ' اور حکومت کے طرف سے بالکل مطمئن تھے که وہ انکی پر امن مساعی و حرکات سے کوئی تعرض کرنا نہیں چاھتی ' یکایک محسوس کریں که شاید واقعۂ نفس الامر ایسا نہیں هے ' اور یه انکے جوش کیلیے ایک قوت افزا روک کا کام دے - پھر انکا جوش بڑھے ' اور جذبات میں ایک نئی حرکت پیدا هو - حکومت کو غور کرنا چاهیے که اس نئے جوش کی ذمه داری کیا پالیسی کے اس تغیر ' اور سختگیری پر نہوگی ؟

کیا اسکی ضرورت نہیں هے که لارڈ هارڈنگ کی دانشمند گورنمنٹ اس مسئله پر توجه کرے ؟

هفته جنگ — مبادی صلح پر ابھی تک دستخط نہیں هوے هیں - حلقه هاے سیاسیه میں یه التواء " پر اسرار " سمجھا جارها باعث التواء کون هے ؟

کل کی تاربرقی سے معلوم هوتا هے که یه بھی ابھی عالم اسرار میں هے ' مگر ابتدائی تاربرقیوں میں سب سے پہلے اس باب میں جسکا نام لیا گیا تھا ' وہ سرویا تھی -

٢١ - کو ریوٹر نے اطلاع دی تھی که سرویا کی راے هے که اسکے متعلق بعض اهم معاملات میں دول کا فیصله کافی طور پر لازمی نہیں - وہ دستخط سے قبل ضمانت چاهتی هے - اسی تاریخ کے دوسرے تار میں جو یہاں ٢٢ - کو موصول هوا ' یه بیان کیا گیا تھا که حلفاء بلقان کی طرف سے سرویا نے سر ایڈورڈ گرے سے ان ترمیمات کے متعلق مراسلت کی ' جو صلحنامه میں وکلاء بلقان نے ایک جلسے میں تجویز کیے هیں - اس جلسے میں ڈاکٹر ڈنیف وکیل بلغاری بھی شریک تھا - مگر اس نے ایک تجویز بھی ان ترمیمات کی بابت پیش نہیں کی - ان ترمیمات کا جو حصه ظاهر کیا گیا هے وہ یه هے که پیرس کے مالی کمیشن میں بلقانی وکلا کی وهی حیثیت هو جو دیگر وکلاء دول کی هوگی - نیز یه که جنگ سے پہلے کے عہد نامے اسوقت نافذ رهیں ' جب تک که ایک دوسرا وسیع عہد نامه تیار نه هوجائے -

ریوٹر کا یه بھی بیان هے که ترکی اور بلغاری وکلاء نے سر ایڈورڈ گرے سے کہا هے که یه دول کا فرض هے که وہ بقیه حلفاء بلقان کے دستخط حاصل کرنے کے لیے کوئی تدبیر اختیار کریں - اور یه که دول نے انکو فہمایش کی هے ' اور یه کہا هے که اگر انھوں نے اصرار کیا تو عجب نہیں که وہ ان فواید کو ضائع کردیں جو انکو عدم اصرار کی صورت میں حاصل هوسکتے تھے -

خانه جنگی — حلفاء بلقان کے تعلقات کی حالت دیکھیے کب تک درست رهتی هے ؟ بلغاریا کے خلاف ' سرویا اور یونان میں ایک معاهدہ کے وجود میں اب کوئی شک نہیں رہا - ٢٦ - کو سالونیکا کا تار هے که کیوالا سے کسی قدر فاصلے پر بلغاری اسکویڈرن نے یونانیوں پر آتشباری کی - اسکے علاوہ پیگھین میں بھی جنگ هوئی - سرکاری طور پر بیان کیا گیا هے که اس جنگ میں یونانی نقصانات کی تعداد ٣٩ - مقتول اور ١٣٧ - مجروح هیں -

طرابلس الغرب

بنغازی سے ١٩ - کا تار هے که سیدی غربی اور اسیلانی کے مرکزوں پر کل اطالوی فوج کا سیلاب نہایت زور کے ساتھه امنڈا ' جسکو عربوں نے پیچھے هٹا دیا - اسکے بعد عربوں نے اطالویوں پر ایک غیر مترقبه حمله کیا ' مگر کمک پہنچنے کے بعد عربی حمله بھی پسپا کردیا گیا - اطالوی نقصانات کی مقدار ٧ - افسر ٧٢ - سپاهی مقتول ' اور ٢٩ - افسر اور ٢٥٠ - سپاهی مجروح هے -

٢٣ - مئی کے روما کے تار میں بیان کیا گیا هے که پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں صیغه جنگ کے انڈر سکریٹری نے یه تسلیم کیا که ٣ - توپیں ضائع هوئیں لیکن اسکے ساتھه یه بھی کہا که تسلیم سے قبل وہ بیکار کردی گئی تھیں - اس نے بتایا که موجودہ زمانے میں عہد قدیم کے تعصبات کے برخلاف ' توپوں کے مقابله میں انسان زیادہ قابل ترجیح سمجھے جاتے هیں !!

اسی تاریخ کو سینٹ میں وزیر مال نے اعلان کیا که اس سال فاضلات مبلغ ٩٥ - ملین لیر (ایک اطالی سکه) هیں جن میں سے ٤٢ - ملین ان مصارف کی ادائگی کے لیے رکھے گئے هیں جو جنگ طرابلس کی وجه سے هوئے - اور ١٩ - ملین بیڑے کی ترقی میں -

سقوطری میں بین الاقوامی قبضه هوگیا - فوج بارکوں میں مقیم کی گئی هے -

باشندوں کی حالت اچھی هے - ڈ سلکی (والرلیس) اور دیگر امور نافعه (پبلک ورکس) کے لیے کوشش کیجارهی هے -

۲۱ - جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری

فتنه مي بارد ازیں طاق مقرنس بر خیز !

أأمنتم من في السماء ان يخسف بكم الارض فاذا هي تمور ؟ - ام امنتم من في السماء ان يرسل عليكم حاصبا فستعلمون كيف نذير ؟ (٦٧ : ١٣)	خدا جو آسمان میں ہے کیا تم اُس کے جلال سے نڈر ہوگئے ہو کہ زمین میں تم کو دھنسا دے اور وہ یوں جھکولے کھایا کرے ؟ یا جو آسمان میں ہے تمہیں اُس کے غضب کا خوف نہیں رہا کہ تم پر پتھراؤ کرے ؟ عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا ڈرانا کیسا تھا ؟

سنه ۱۰۶۴ - ع - کا واقعہ ہے کہ جزیرۂ صقلیہ (سسلی) پر توحید کی حکومت تھی - بحر ابیض متوسط کے تمام سواحل میں اللہ اکبر کے نعرے گونج رہے تھے - سنه ۸۳۶ ع میں یہ علاقے علم اسلام کے زیر سایہ آئے تھے - اس واقعہ کو ۲۲۸ - برس گزر چکے تھے ' اور اس مدت مدید میں اسلامی تمدن نے سسلی میں اچھی طرح جڑ پکڑ لی تھی - سسلی کا طبی کالج تمام یورپ کا مرجع و مآب بن رہا تھا' پلرمو کی عظیم الشان درسگاہ سے مغربی دنیا تہذیب و شایستگی کا سبق لیتی تھی - تعلیم عام بھی تھی اور مفت بھی - تربیت کا ایسا اچھا انتظام تھا کہ ہمارے بورڈنگ سسٹم (نظام اقامت) سے اب تک ایسے نتایج پیدا نہو سکے - ہمارے کالج و یونیورسٹی تو آزاد بھی نہیں ہیں اور دائرۂ اثر بھی محدود ہے ' مگر سسلی کی عربی درسگاہیں اس خصوصیت میں اس حد تک ترقی کرگئی تھیں کہ یورپ کی متعجبانہ نگاہوں میں یہ باتیں ایک طرح کا جادو نظر آتی تھیں - یہ سب کچھ تھا اور ترقی کے بیشتر ذرایع فراہم تھے ' لیکن جیسا کہ موسیو سیدیو نے خلاصہ تاریخ العرب (صفحہ ۱۷۷ و ۱۸۱) میں تشریح کی ہے' مسلمانوں میں بڑی کمی یہ تھی کہ نہ اُن کو اپنی حالت کا احساس تھا ' اور نہ اُن میں کوئی مرکزی وابستگی تھی - ہر ملک کے مسلمان اپنے اپنے حال میں مگن تھے - اسی کو اسی سے اتنا بھی تعلق نہ تھا جتنا چین کے ایک بہت ہی معمولی یوروپین کے رنج و راحت سے سر ایڈورڈ گرے کی نظارۂ خارجیہ کو ہوسکتا ہے - بے حسی کا یہ عالم تھا کہ جزائر بلیارہ کے مسلمان ذبح کر ڈالے گئے' جزیرۂ قندیہ چھن گیا ' جنوبی اطالیہ کے بیشتر علاقے صلیب کے زیر حکومت چلے گئے ' مگر کسی درد مند دل میں ٹیس بھی نہ اٹھی - نتیجہ یہ ہوا کہ سنه ۱۰۶۸ ع سے سنه ۱۰۷۱ ع تک میں توحید کے تمام مقبوضات تثلیث نے غصب کرلیے - سنه ۱۰۹۸ ع میں جزائر مالطہ کی شامت آئی - سنه ۱۱۲۵ ع میں سواحل افریقیہ کی نوبت پہونچی - سنه ۱۱۴۸ ع میں صفاقس و سوس و مہدیہ و قیروان و تونس جاتے رہے ' اور بحر ابیض متوسط میں اسلامی حکومت کا بالکل ہی خاتمہ ہوگیا - موحدین نے بعد میں کچھ علاقے واپس لے لیے ' اور تعمیر حکومت کی داغ بیل بھی پڑگئی - مگر یہ تعمیر بھی عام بے حسی و عدم مرکزیۃ کی برکت سے میرزا غالب کی اُس تعمیر سے کم نہ تھی - جسکی نسبت خود اُن کو شکایت تھی :

ہیولی برق خرمن کا ہے خون گرم دہقاں کا !

گیارھویں صدی کے انھیں واقعات کا اعادہ آج بیسویں صدی میں ہو رہا ہے - جنگ بلقان نے یورپ سے اسلامی حکومت کا خاتمہ کر ہی دیا - ایشائی ممالک باقی رہے تھے' جن میں عرب و مضافات عرب کو مخصوص اہمیت حاصل تھی - لیکن ۱۴ - مئی سنه ۱۹۱۳ ع کو' جس کی تفصیل لندن ٹائمز نے ۱۷ - مئی کی اشاعت میں درج کی ہے - اس میں بھی گھن لگ گیا -

(۱) عرب کے مشہور ساحل جزیرہ " کویت " پر برطانیہ عظمی کا باقاعدہ شاہی اثر تسلیم کرایا گیا - باب عالی کی صرف نام کی سیادت رہ جائیگی - جزیرے کے استقلال ' شئون حکومۃ ' معاملات داخلیہ ' اوضاع سیاست - ولایت عہد ' غرضکہ ہر ایک بات سے ترکی سلطنت بے تعلق ہوگی' اور برطانیہ و کویت کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے' اس کو نافذ الاثر سمجھیگی -

(۲) جزائر بحرین و مسقط و القطر سے باب عالی کے شاہی حقوق معدوم ہوگئے اور نشر نفوذ کا حق انگلستان کو حاصل ہوگیا - خلیج فارس میں روشنی کرنے - منقذات (جان بچانے والی کشتیوں) اور خضراء (پولیس محافظ) کا نظم و نسق بھی اُسی سے متعلق ہوگا -

(۳) شط العرب میں انگریزی اثر غالب ہوگا - دریاے دجلہ و فرات میں جہاز رانی کے لیے برطانیہ عظمی کو خاص حقوق و مراعات حاصل ہونگے -

(۴) ایک عثمانی کمیشن کے ذریعہ سے جس کی وضع و ترتیب میں برطانیہ کو طاقتور حصہ ملیگا ' شط العرب میں جہاز رانی ' اور بندرگاہوں میں حکومت کے مسائل طے کیے جائینگے - عام انگریزی راے اس باب میں یہ ہے کہ کمیشن کے معاین و مہندس ' دونوں شاخوں کے اعلی افسر انگریز ہونے چاہئیں - ورنہ انگریزی فوائد کے حصول میں خاطر خواہ کامیابی نہوگی -

(۵) بصرہ و بغداد کے مابین تاسیس ریلوے کا آخری حق برطانیہ کو حاصل ہوگا - بغداد ریلوے کی نظارت (ڈائرکٹرون کی مجلس) میں کم ازکم دو انگریز افسر ہونگے ' جن کے ذریعہ سے خرید و فروخت پر نگرانی اور مالیہ کے انتظام میں امتیازی سلوک روا نہ رکھنے کے فرائض انجام پا سکینگے - اس معاہدہ کو گویا مکمل سمجھنا چاہیے - ۱۷ - مئی کو معاہدہ کے اُس حصہ پر جو مسئلہ کویت و حدود بصرہ سے متعلق ہے دستخط ہوچکے ہیں - بقیہ ہنوز غیر موثق ہے - اُن پر بھی کچھ مدت کی گفت و شنفت کے بعد دستخط ہو ہی جائینگے ' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار سے اسلامی حکومت کے خاتمہ کی تحریک کے لیے ایک غیر متوقع سبیل نکل آئیگی - اس معاہدہ کی تکمیل سے انگریزوں کو جو نفع ہوگا رائٹر ایجنسی نے ۱۷ - مئی کے تلغرافات میں اُس کی یوں ترجمانی کی ہے کہ " مشرق اوسط میں تجارتی فوائد برطانیہ کی ترقی و تقویت کے لیے یہ معاہدہ ایک نہایت اہم واقعہ ہوگا " اور ترکوں کو جو ضرر پہونچیگا اُس کا اندازہ ۱۵ - مئی سنه ۱۹۱۳ ع پایونیر کے اُس فقرہ سے ہوسکتا ہے جو اُس نے مشہور یوروپین اخبار " جرنل " سے نقل کیا ہے کہ " ان معاہدوں کو ایشیائی روم کی تقسیم کا آغاز خیال کرنا چاہیے "

فرانس نے ارض شام پر قبض و دخل کی پیشرفت کے لیے مطالبات کیے ہیں (۱) مدارس (۲) ریلوے (۳) بنادر (۴) اور اُن

تمام معاملات میں جن کو فرانس سے کسی قسم کا بھی تعلق ہو سکتا ہے' مخصوص رعایتیں مانگی ہیں - اور مطالبۂ مراعات کو زور دار بنانے کے لیے ۱۸ - مئی کو جنگی طیاریوں کی تکمیل کے نام سے ۴۲ - کرور فرنک کا زائد خرچ بھی فوج کے لیے منظور کیا ہے تاکہ ترک ان طیاریوں کی دھمکی میں آکر' مطالبات منظور کرلیں -

اس نازک وقت میں صرف ایک جرمنی ہے جو عثمانیوں کی معیۃ کا دم بھر رہی ہے - مگر امریکن رسالہ " لٹریری ڈائجسٹ " کا بیان اگر صحیح ہے تو اناطول میں وہ بھی دوستانہ طریق پر جرمن اثر بڑھانے کے درپے ہے -

یہ تو اغیار و اجانب کی پیدا کی ہوئی مشکلیں ہیں - لیکن مسلمان بھی اس مشکل آفرینی میں ہیچھے نہیں - عثمانی ممالک میں لا مرکزی کے اصول پر ہر ایک صوبہ کو خود مختار کردینے کے لیے مصر میں بے وقت ایک مرکزی انجمن قائم کرائی گئی ہے - یکم مئی سنہ ۱۹۱۳ ع کو اس کا جلسہ تھا' جسمیں فرانس کو توجہ دلائی گئی کہ ترکی میں مداخلت کرکے لا مرکزی کی بنیادیں مستحکم کرادے (!!!) ولایت بصرہ کی اصلاح کے لیے باب عالی نے نئے نظم و نسق کا اعلان کیا تھا - کامل پاشا کی تحریک لا مرکزی جوش پھیلانے میں کامیاب ہوھی چکی ہے - المؤید پہلے ھی سے شیوخ بصرہ کی تائید میں تار شائع کرچکا ہے - باب عالی کا اعلان اصلاح اظہار فساد کا ایک بہانہ بن گیا - اہل بصرہ بگڑ اٹھے ہوے - انگریزی جنگی جہاز " سلوپ ایلرٹ " مداخلت کی تاک میں منتظر تھا - حفاظت عامہ کے نام سے ساحل پر لنگر ڈالدیے - ۳ - مئی سے اب تک وہیں گرد آوری کر رہا ہے -

ارض مصر میں بھی ترکوں کی رہی سہی حالت خرخشہ سے خالی نہیں - یہاں ترکی سلطنت کی جانب سے ایک ہائی کمشنر رہتا ہے - آجکل یہ عہدہ رؤف پاشا سے متعلق ہے - لارڈ کچنر کو اصرار ہے کہ آیندہ کے لیے یہ عہدہ باقی نہ رہنے پائے - باب عالی نے رؤف پاشا کا ایک دوسرا قائم مقام تجویز کیا تھا' مگر بقول المؤید وغیرہ لارڈ ممدوح کے اشارہ سے مصری گورنمنٹ رضامند نہوئی' اور یہ مسئلہ یوں ھی رہگیا - حال میں خدیو مصر نے ایک عام دعوت کی تھی' جس میں تمام سفرا و قناصل طلب کیے گئے تھے - لیکن عثمانی کمشنر کی خبر تک نہ لی گئی (؟!)

دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مسلمانوں پر بڑی مصیبتیں ہیں - پچھلے مہینے میں فرانس نے طنجہ کے ایک مسلمان اخبار نویس کو محض اس جرم میں حبس دوام کی سزا دیدی ہے کہ مسلمانان مراکش کو بیدار کرنے والے مضامین اس نے کیوں شائع کیے؟ تونس کا ملک اس وقت فرانس کے ماتحت ہے - اس میں اور اس کے ہمسایہ الجزائر میں عموماً عربوں کی آبادی ہے - پچھلے سال تونس میں پندرہ لاکھ ۱۹ - ہزار ۷۸۵ - ایکڑ زمین عربوں کے زیر کاشت تھی - پیدا وار میں عشر کا طریقہ رائج ہے' جس سے گورنمنٹ کو ۱۷ - ملین فرنک کی آمدنی ہوئی - فرانسیسیوں اور فرانسیسی یہودیوں کے قبضہ میں نو لاکھ ۹۴ - ہزار ۱۴۰ - ایکڑ اراضی ہے' مگر وہ ہر طرح کے محصول سے معاف ہیں - فرانس کو ان سے ایک پائی بھی وصول نہوئی - عربوں نے اور ان کے قائم مقام اخباروں نے جب اس پر قانونی اعتراض کیا' تو ان سے ضمانتیں طلب ہوئیں اور دو ہفتہ کے لیے ایک اخبار کی اشاعت روک دی گئی - پیریس کے نیم سرکاری اخبار " طان " نے نمبر ۱۸۵۶۱ (۱۷ - اپریل سنہ ۱۹۱۲ ع) کی اشاعت میں اصول استعمار پر بحث کرتے ہوے جمہوریۂ فرانس کو مشورہ دیا تھا: " حکام کا فرض ہے کہ فرانسیسی مستعمرات کے باشندوں میں جس قدر ممکن ہو وجوہ عداوت و ذرایع مخالفت پیدا کرتے رہیں' کیونکہ خیریت اسی وقت تک ہے کہ مسلمان باہم دست و گریبان رہیں " الجزائر میں اس مشورہ کی خصوصیت کے ساتھہ قدر کی گئی اور مسلمانوں میں طرح طرح کے منازعے پیدا کیے گئے' مگر جنگ بلقان و طرابلس نے عام اسلامی مصائب کا احساس اس قدر وسیع کر رکھا تھا کہ تمام نزاعیں فراموش ہوگئیں' اور فرانسیسیوں کا یہ جادو بھی کارگر نہو سکا - نائن ٹینتھہ سنچوری کی تازہ اشاعت میں موسیو فیلپ میلیٹ لکھتے ہیں: " الجزائر بھی اب بیدار ہو رہا ہے - انگلستان کو مصر میں جو زحمتیں پیش آئی ہیں' وہی دقتیں فرانس کو یہاں پیش آنے والی ہیں - الجزائر کے عرب بھی استبداد و اضطہاد کے نتایج محسوس کرنے لگے ہیں' اور ان میں بھی حقوق انسانیت کے مطالبے کے جذبات پھیل رہے ہیں - الجزائر کی حکومت نام کو آئینی ہے مگر اس کا پرداز عمل بالکل ہی استبدادی ہے - باشندوں کو ہر قسم کے ٹیکس دینے پڑتے ہیں' مگر فرانسیسیوں کو یہ سب معاف ہے - کسی عرب پر کیسا ھی ظلم ہو' فرانسیسی کے مقابلے میں اس کی کوئی آواز نہیں سنی جائیگی' بلکہ اور اسے قانونی شکنجہ کی کشاکشی برداشت کرنی پڑیگی - یہ ناقص نظام حکومت اب دیر تک قائم نہیں رہسکتا - فرانسیسی پارلیمنٹ کو مسلمانوں کے لیے بھی مساوات و انصاف کے حقوق دینے ہونگے - ان کے فوائد بھی ملحوظ رکھنے پڑینگے' اور حکمرانی میں ان کو بھی شریک کرنا ہوگا "

ایران و ایشیاے کوچک پر نظر ڈالو تو ان کو سب سے زیادہ سو مشق ستم بنانے کی کوشش ہو رہی ہے - ریویو آف ریویوز کے اپریل کے نمبر میں " ایشیاے کوچک کی مشکلات " پر موسیو اوٹو وان گرسٹرز کا ایک مبسوط مضمون شائع ہوا ہے' جو اصل میں آسٹریا کے مشہور اخبار " آسٹریسز راند شو " سے ماخوذ ہے - اس مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ " روس اپنی سلطنت کو وسط ایشیا و سائبریا میں وسیع کرنے کے لیے صدیوں سے کوشش کر رہا ہے' جس کی خاص غرض یہ تھی کہ روسی گورنمنٹ کے لیے سمندر میں ایک نہ ایک مرکزی بندرگاہ مخصوص ہو جاے - لیکن ابھی تک نہ یہ کوشش بار ور ہوی نہ کوئی ثمرہ نکلا - سوال یہ ہے کہ فارس و ایشیاے کوچک میں روس کے فوائد کیوں پامال رہیں؟ شہنشاہ پطرس اعظم نے دربند و بادکوبہ (باکو) کے علاقے جس طرح ایران سے لیے تھے - سنہ ۱۸۲۸ ع میں ایرانی صوبۂ اریوان جن شاطرانہ چالوں سے روس کے قبضہ میں آیا - ترکوں نے شمالی ارمینیا کے علاقے جن وجوہ سے روس کی نذر کیے - سنہ ۱۸۳۸ ع میں اضلاع قارص و باطوم جس حکمت عملی سے پطرسبرگ کی حکومت میں شامل ہوے - اسی دور کا تسلسل اب بھی کیوں نہ رہے - اور رفتار سیاست منحرف کیوں ہو جاے؟ روس نے اپنے اغراض کی تکمیل کے لیے جو دقیق روش اختیار کر رکھی ہے' اس پر غور کرتے ہوے انسان محو حیرت بن جاتا ہے - سنہ ۱۹۰۷ ع کے معاہدۂ روس و انگلستان نے شمالی ایران کی قسمت روس سے وابستہ کر رکھی ہے - ایک روسی سرمایہ دار کو گورنمنٹ ایران کی جانب سے اجازت مل چکی ہے کہ تجارتی کشتیوں کے لیے ارومیہ میں ایک اسٹیشن قائم کرلے - اس اجازت کا مدعا اس وقت صاف ہو جاتا ہے جب ان امتیازات پر نظر پڑتی ہے جو روس نے اصفہان سے تبریز' تبریز سے قزوین - اور اصفہان سے ارومیہ تک ریلوے لائینیں جاری کرنے کے لیے حاصل کیے ہیں - اور جن سے شمالی مغربی طہران کے ڈیڑہ سو کیلو میٹر مربع کے علاقے اس کے زیر اثر آگئے ہیں - با ایں ہمہ هنوز کسی مرکزی بندرگاہ کے حصول میں کامیابی نہیں ہوئی - نہ

خلیج فارس ہي میں کار برآري ہوئي اور نہ بحر ابیض متوسط ہي میں کام نکلا - ایران کي آٹھہ سو کیلو میٹر مربع زمین پر اس وقت روس قابض ہے - لیکن جس سلطنت کے مقبوضات یورپ کے ڈانڈے ایشیاے کوچک سے ملے ہوں - جس کي دس ہزار کیلو میٹر کي لانبي ریلوے لائن نے مشرق و مغرب کي حدیں ایک کردي ہوں - ایسي بے سود و بے نتیجہ نمایشیں اُس کے لیے کیا مفید ہو سکتي ہیں ؟ "

اس ترغیب و ترہیب کا مفاد ظاہر ہے - ایران کي آزادي سلب ہوگئي - جنوب و شمال کي طوفاني ہواؤں نے بنیادیں ہلا دیں ' زندوں کي جانیں قربانگاہ استبداد پر بھینٹ چڑھائي گئیں ' اور مُردوں کي ہڈیوں سے چیل کوؤں کو دعوت دي گئي - یہ سب کچھہ ہوا اور ہورہا ہے - مگر مضمون نگار کي راے میں ابھي یہ کافي نہیں - وہ چاہتا ہے کہ کل کو آنے والي قیامت ابھي اور آج ہي کیوں نہ آجاے ؟ طہران میں حکومت کے مٹتے ہوے خط و خال کیوں باقي رہیں ؟ اور کیوں نہ خلیج فارس میں ایک مرکزي بندرگاہ کے بہانے احمد کي سلطنت نکولس کے لیے ایک خوشنما و خوش سواد مستعمرہ (کالونی) کی شکل میں تبدیل نہ ہوجاے ؟

دوسري صورت یہ بتائي گئي ہے کہ " اسکندرونہ " پر قبضہ کرلینے سے روس کي وہ غرض پوري ہو جائیگي جس کا خواب دیکھتے ہوے مدتیں گزر گئیں - یہ مقـام جو اس وقت ترکوں کے زیر حکومت ہے ' بحر ابیض متوسط کا ایک نقطۂ مرکزي ' بغداد ریلوے کا ایک اسٹیشن ' اور جزیرۂ قبرص (سائپرس) کے بالمقابل واقع ہے - اسکندر اعظم کي نظروں میں اس بندرگاہ کي بہت بڑي اہمیت تھي ' اور اُسي کے نام پر یہ مشہور بھي ہے - لیکن مشکل یہ ہے کہ اس پر سکہ بٹھانے کے لیے ہولناک خونریزیاں کرني پڑینگي ' اور باشندگان " وشزل " اور " اودیل " کے مابین بڑے معرکہ کا رن پڑیگا - آجکل تو یہ شہر صرف جرمني کے دائرۂ اثر میں واقع ہے ' لیکن اس کا مستقبل صاف بتا رہا ہے کہ آگے چل کر ایک مشہور جرمن بندرگاہ اور بحر ابیض متوسط کا دوسرا ہمبرگ ہو جائیگا " یعني روس اگر اسکندرونہ پر قبضہ کرنے میں نا کام بھي رہا ' جب بھي یہ علاقہ ترکي حکومت سے جدا ہوجائیگا ' اور جرمنی اس کو مشرق ادنی کے لیے اپنا ایک حربي مستقر بنالیگي - یہی نہیں بلکہ یورپ کي رفتار سیاست کا صحیح اندازہ کرنے کے بعد " آسٹریسز رانڈ وشو " اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ " ایشیاے کوچک کا عنقریب تجزیہ ہوجائیگا - ترکي حکومت یورپ کی پیچیدگي سلجھانے میں منہمک ہے - اُس کو علم بھي نہونے پائیگا کہ اُس کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائیگي ' اور اُس کے مقبوضات منقسم ہوجائینگے - سواحل بحر مرمر و ایشیاے کوچک میں بے شمار یوناني موجود ہیں - تحریک انقسام کي راہیں صاف کرنے میں اُنسے طبعاً مدد ملیگي - شام پر فرانس کا تسلط پہلے ہي سے لگ چکا ہے - یہ ملک جمہوریۂ فرانس کا ایک مشرقي جزو ہوکر رہیگا - لیکن اسکندرونہ و خلیج ادالیہ کے مابین ایک علاقـہ ہنوز بے تعلق ہے - روس ہمیشہ موقع کا منتظر رہا ہے - مناسب و موزوں وقت پیش آنے پر ادھر رخ کرنے میں اُسے کیا امر مانع ہو سکتا ہے ؟ اس میں تو انگریزوں سے مصادمت یا جرمني سے مقابلہ کا بھي خطرہ نہیں - ارمني قوم کي آزادي کے لیے اسے نہایت سنجیدگي و متانت سے کام کرنا ہوگا - گو یہ سچ ہے کہ ترکي ارمینیا میں اس قوم کو خواہ ذبح کرڈالیں ' یا روسي ارمینیا میں تاتاري اس کو سر مشق ستم بنالے رہیں ' روس کي نظروں میں دونوں برابر ہیں - تاہم اسکي ہمدردانہ کارروائیوں نے اگر شمالي سواحل بحر اسود کے ارمنیوں کو ترکي حکومت سے آزاد کرالیا تو باسفورس و دردانیال کي پر لطف آرزوئیں بر آنے میں کیا بات باقي رہ جائیگي ؟ دول یورپ کا کچھہ یوں ہي سا کھٹکا ہے - وہ بھي اسي حد تـک ' کہ یورپ میں موجودہ حالت بر قرار رکھنے کي کوشش ہوگی ' اور میدان جنـگ ایشیا کو منتقل کردیا جائیگا " ان تصریحوں کو معمولي نہ سمجھو ' یہ صرف باتیں ہي باتیں نہیں ہیں ' ان پر عمل درآمد کي طیاریاں بھي شروع ہو چکي ہیں - ۱۳ - مئي سنہ ۱۹۱۳ کو ارمني وفد نے باب عالي میں جو معني خیز یاد داشت پیش کي ہے - ارمینیا کي اصلاح پر زور دیا ہے - مسلمان مہاجرین کو اضلاع ارمینیا میں آباد کرنے پر اعتراض کیا ہے - عیسائیوں کي مصیبتیں کم کرنے ' قتل و غارتگري کو روکنے ' اور غیر مسلم اقوام کو جبراً مسلمان بنانے کے انسداد کي جانب توجہ دلائي ہے - صدر اعظم عثماني (شوکت پاشا) نے اس کا جواب جس طرحکے ہمدردانہ الفاظ میں دیا ہے ' اور اجراے اصلاحات کي نسبت جو محکم وعدے کیے ہیں ' ان کي صداقت و استواري کا پارلیمنٹ انگلستان تـک کو یقین ہے کہ " ترکي ارمینیا میں گذشتہ خوفناک مظالم کے مکرر وقوع کا مطلق اندیشہ نہیں - اس امر کي شہادت مل چکي ہے کہ مطالبات اصلاح پر عمل درآمد ہو رہا ہے " مگر کیا مقدونیہ و طرابلس کے باب میں انہیں مبادي کا اعادہ نہیں ہوچکا ہے ؟ ملک گیري کا سر آغاز عمل یہی ہے کہ اسلامي حکومتوں سے نہایت ملائم لہجہ میں اصلاح کا مطالبہ کیا جاے - کچھہ روز کے بعد نفاذ اصلاح میں خود دخیل بن بیٹھیں - اور جب اس مداخلت کي بنا پر اصلاحي کارروائیوں میں کھنڈت پڑجاے تو مظلوموں کي حمایت کے نام سے سلسلۂ جنگ شروع کردیں -

پھر روس کا ارادہ ظاہر ہے ' صرف تکمیل کے طریقے تلاش کرنے باقي ہیں - اُن کي نسبت دیوان عام (ہاؤس آف کامنس) میں مسٹر آکلینڈ ۸ - مئي کو سر ایڈورڈ گرے وزیر خارجـۂ برطانیہ کي نیابت میں اعلان کرچکے ہیں کہ " معاہدۂ صلح پر دستخط ہوجانے کے بعد حتی الامکان اس امر کا خیال رکھا جائیگا کہ ارمینیہ میں باقاعدہ نظم و نسق قائم کرنے کے مسئلہ پر کامل غور کیا جاے " اس غور و خوض کے کیا نتائج نکلینگے ؟ اس کے جواب کے لیے یورپ کي تاریخ استعمار کا مطالعہ کافي ہے - ممدوح کي یہ پر مغز تشریح بھي یاد رکھنے کے قابل ہے کہ " تمام دول یورپ کي یہ دلي آرزو ہے کہ دولت عثمانیہ کو عمدہ موقع دیاجائے کہ وہ اپنے بقیہ مقبوضات کو ترقي کے پیمانہ پر لاسکے (ترکوں کي مخالفت میں) جب کوئي مسئلہ پیدا ہو تو برطانیہ اس امر کا خیال رکھیگي ' اور دول یورپ کو بھي خیال رکھنا چاہیے کہ وہ مسئلہ تمام سلطنتوں کي طرف سے اجماعي تحریک کے ساتھہ پیش ہو ' اور کسي قسم کي انفرادي کار روائي نہ کي جاے " اس موقعہ پر برطانیہ عظمي کي اُس سیاسي مسابقت پر بحث کرنے کي ضرورت نہیں ہے جسکي ذیل میں زبان سے تو بقیۂ مقبوضات عثمـانیہ کے لیے ترقي کے بہترین مواقع بہـم پہنچانے کے وعدے کیے جاتے ہیں ' مگر یہ وعدے وفا اس طرح ہوتے ہیں کہ سواحل عرب و خلیج فارس کے ترکي علاقوں پر انگریزي نفـوذ باقاعدہ سرایت کر جاتا ہے ' اور ترک اپني عافیت اسي میں سمجھتے ہیں کہ براے نام سیادت کے علاوہ ہر قسم کے اختیارات فرمان روائي سے دست بردار ہوجائیں ! بحث طلب امر یہ ہے کہ تجزیۂ ترکي یا آزادي ارمینیہ کي تحریک پیش کرنے کا انحصار جب دول یورپ ہي کے اجماع پر ٹھرا تو یہ کیا بڑي بات ہے ؟ ان سلطنتوں کے فوائد و مصالح میں ہزار تناقض سہي ' لیکن تناقض میں بھي تو آئے دن وحدتیں ہوا کرتي ہیں ' پھر تجزیہ عثمانیہ کي تحریک میں ہر ایک کا متحد ہوجانا کیوں مستبعد ہونے لگا ؟

دولۃ بنی امیہ اور الہلال

الله الله في اصحابي - خیر القرون قرنی - بدعات و محدثات امویہ -
خلفاء راشدین ' او ر ملک عضوض - و ما یناسب ذلک -

از جناب مولانا عبید اللہ صاحب (امجھر)

جناب کي نئے انداز کي انشا پردازیوں ' خصوصاً عالمانہ ارشادات اور قرآني استشہادات نے ہم لوگوں کے دلوں میں اپکي جو عظمت پیدا کردي ہے ' اور اپکي ذات سے ہم بد قسمت مسلمانوں کي جو امیدیں وابستہ ہوگئي ہیں ' وہ بیان سے باہر ہیں ' اور حق یہ ہے کہ اپکا وجود اور اپکي تحریر اس دعوی کیلیے برہان قاطع ہے کہ اس قحط الرجال میں بھي بعض نفوس قدسیہ پاے جاتے ہیں جنھیں بلا مبالغہ " لا یخافون لومۃ لائم " کہا جاسکے - آپ امر بالمعروف ونہي عن المنکر کا وعظ فرما رہے ہیں ' یا اپني معجز بیانیوں سے احیاء اموات کر رہے ہیں ؟ یہ کیا سحر اور کیا اعجاز ہے ؟ آنکھیں خیرہ ' کان سن ہیں - نہ ایسي تحریریں کبھي دیکھیں نہ ایسي تقریریں سني ہیں -

لیکن افسوس کہ ان باتوں کے احساس کرنے والے قلوب بھي یہ دیکھکر محو حیرت بلکہ غرق ندامت ہوجاتے ہیں کہ جناب اپني دراز دستیوں سے (بي ادبي معاف) اس چودھویں صدي کے ادعائي لیڈروں کو شہید اداء حق پرستي فرماتے ہوے ' جوش اعجاز نمائي میں حقیقي لیڈروں یعني صحابۂ کرام تک کو مجروح ناحق شناسي فرما جاتے ہیں -

---

[بقیہ صفحہ ۸ کا]

ان تمام واقعات کو پڑھو اور غور سے پڑھو اور پھر سوچو کہ دنیا ہمارے فنا و زوال کے لیے کیسا کیا تدبیریں کر رہي ہے ' اور ہم کس بے خبري و بے حسي کے عالم میں ہیں ؟ قزاقوں کا ہجوم دروازے پر پہنچ گیا ہے ' اور گھر کے سونے والے کس طرح خواب غفلت میں سرشار ہیں ؟

اے مقیمان تہ سقف سپہر غدار
تا بہ کے حسرت فرزند و زن وشہر و دیار ؟
آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار پڑھو
ہو خرابے پہ اگر قصر ادرنہ کے گذار
کبھي قرآن کا ظاہر تھا یہاں جاہ و جلال
کبھي اسلام کا لگتا تھا یہاں پر دربار
آج تثلیث نے اس کا یہ بنایا عالم
کہ نہ توحید ہے باقي نہ کہیں اسکا مزار

ذلک بما قدمت ایدیکم ' و ان اللہ لیس بظلام للعبید (۸ : ۵۷)

یہ تمام بربادیاں تم نے خود اپنے ہاتھوں مول لیں ' ورنہ اللہ تو اپنے بندوں کیلیے کبھي ظالم نہیں -

پھر کیا وقت نہیں آ گیا ہے کہ " من انصاري الی اللہ " کي صدا عالم میں بلند ہو ' اور دین الہي کے آخري انصار " لبیک لبیک ! اللہم لبیک " کہتے ہوے اٹھ کھڑے ہوں ؟ فاین تذہبون ؟ ؟

جناب نے " بني امیہ کا استبداد اور امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن " (الہلال نمبر ۱ - ج - ۲) کي بني امیہ کے سفک بیجا اور خون ناحق سے شرابور سرخي ' (گستاخي معاف) بے وقت قائم کرکے بني امیہ کي قوم کو ' خواہ وہ حضرت عثمان رسول علیہ السلام کے داماد ' یا حضرت معاویہ محمد علیہ السلام کے صہر ہوں ' یا سلیمان بن عبد الملک ' یا حضرت عمر بن عبد العزیز ہوں ' علیہ السلام ' بلا استثنا ظالم ' فساق ' اور فجار کے الفاظ سے مخاطب فرما رہے ہیں - جناب کي ان تلخ کلامیوں نے قوم رفاض (کذا فی الاصل - الہلال) کي یاد تازہ کردي - اسلام میں یہي ایک فرقہ ہے جسنے صحابہ رضي اللہ عنہم کو سب و شتم کرنا اپنا پیشہ بنالیا ہے ' اور اکابر اسلام کو گالیاں دینا جزو مذہب سمجھہ رکھا ہے - مکرما ! بني امیہ بقول جناب کے ہزار برے سہي ' پھر بھي اپنے بعد والوں سے بحکم صادق مصدوق " لایاتي علیکم زمان الا الذي بعدہ اشر منہ حتی تلقو ربکم " (بخاري) لاکھہ درجہ اچھے تھے ' اسلیے انکے بعد والونکو خصوصاً اس صدي کے مسلمانوں کو انھیں برا کہنے کا کوئي حق نہیں - پہلے یہ اپنے گریبان میں منھہ ڈالکر اپني سیہ کاریوں کو دیکھیں اور بتائیں کہ اگلوں کو گالي دینے کے سوا اور انکے پاس کیا رکھا ہے ! ! امر بالمعروف کے واعظ کو شارع علیہ الصلوۃ کي یہ پر مغز و انفع وصیت اپنا نصب العین بنانا چاہیے کہ " لیحزک عن الناس ما تعلم من نفسک " (مشکوۃ) بني امیہ کي فتوحات اسلامیہ کو ٹھنڈے دل سے دیکھیے تو وہ خود علي رضي اللہ عنہ تک کے زمانہ میں مفقود نظر آئینگي - بقیہ بني ہاشم کا کیا ذکر ہے ! میں بني امیہ کے چند افراد کي افسوسناک سیئات سے بے خبر نہیں ' لیکن ساتھہ ہي دیگر افراد کے حسنات سے چشم پوشي بھي نہیں کیجا سکتي - انکے بعض افراد نے مسلمانوں پر صاف و صریح خون رلانے والے ظلم کیے ہیں ' تو دوسرے افراد نے اسلام کے حدود کو قابل تعریف طریقہ سے وسعت بھي دي ہے ' اسلیے ہمیں انکے ساتھہ ان الحسنات یذہبن السیئات کا انصافانہ سلوک کرنا چاہیے - آپ قیامت کے دن فساق و فجار کي صف بندیاں کرکے اور بني امیہ کو صف اول میں جگہ دیکر اپني تئیں حق بجانب سمجھ رہے ہیں تو کوئي وجہ نہیں اگر نسل بني امیہ کا کوئي فرد ان صفوف کے سائق وقائد ہونے کا فخر نبي ہاشم کو بخش دے تو آپ چیں بجبیں ہوں ' کیونکہ خارجین علي الامام اور بغاۃ وفساق کي اس قوم میں بھي کمي نہیں اور جو چیز جتني اجلي ہوگي ' اوسیقدر اوسکے دھبے نمایاں بھي ہونگے -

جناب نبي امیہ کو ملزم قرار دیتے ہیں کہ " اسلام کي جمہوریت کو غارت کرکے شخصي حکومت کي بنیاد ڈالي " نبي امیہ کا پہلا فرد جو رسول اللہ علیہ الصلوۃ کا بجا طور سے جا نشین بنا ' وہ حضرت ذي النورین رضي اللہ عنہ تھے - انکي خلافت بھي بمشورۂ و اتفاق مہاجرین و انصار منعقد ہوئي - یہ پہلا دن تھا کہ خود جمہوریت اسلام نے نبي امیہ کو بر سر اقتدار و تسلط بنایا ' اور انکے بر سر اقتدار آتے ہي فتوحات اسلامیہ کا ایک دریا تھا جو امنڈ آیا - جسکي لہریں عرب و افریقہ کے آتش فشاں صحرا کو طے کرتي ہوئي ہند تک

آپہنچیں ! پھر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن تھا ؟ (میں عرض کرتا ہوں - الہلال)

افسوس اسلام کی بدقسمتی اب اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جن قرون اولی کی خیریت و فضیلت خود سرور کائنات علیہ التحیات نے بیان فرما دی ہو (صحیحین و سنن) آپ ایسے اسلام کے فدائی اور برگذیدہ ارباب علم انہیں قرون میں بدعات و محدثات و معاصی کا بازارگرم کر رہے ہیں ' اور صحابہ رضی اللہ عنہم' جنکے لیے آقاے اسلام " فانہم خیارکم " کی شہادت فرماتے ہوے " اکرموا اصحابی " (نسائي) کا حکم فرما رہے ہوں' اور جن بزرگوں کے لیے ایسے صریح الفاظ میں تہدید فرما دی ہو کہ " اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ في اصحابي ! لا تتخذوهم غرضا من بعدي " اور " من اذاهم فقد اذانی " (ترمذي) آپ انہی بزرگوں کے ایک محترم فرد بلکہ امیرالمومنین (بخاري احمدي) حضرت معاویہ علیہ السلام کا لا ابا لانہ انداز سے ذکر فرماتے ہیں اور پھر ستم تو یہ ہے کہ جناب انکے اسی ضرب المثل حلم اور ساٹھہ برس کی بڑھیا کے هفوات سے درگذر فرما جانے کوخدا جانے کن نگاہوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں -

و اخو العداوة لا يمر بصالح
الا و يلمزه بكذاب اشر

الہلال

اللہ تعالی جب اپنے کسی عاجز و ناتوان بندے پر اپنا لطف وکرم مبذول فرماتا ہے' تو اسکی نسبت اپنے بندوں کے دلوں میں حسن ظن و میلان و الفت پیدا کر دیتا ہے - اور پھر خواہ وہ' اور اسکے کام کتنے ہی حقیر و ذلیل ہوں' لیکن اسکے بندوں کی نظروں میں عزاز و محبوب ہو جاتے ہیں : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو فضل العظیم -

جناب' اور جناب ایسے بزرگان حسن ظن فرما کی نسبت ہمیشہ اس عاجز و ھیچ میرز کا یقین ایسا ہی رہا ہے - یہ اُسی کا فضل ہے کہ وہ آپ ایسے بزرگوں کے دلوں کو میری جانب مائل کر رہا ہے - پس اللہ کا احسان' اور جناب کے حسن ظن بزرگانہ کا تشکر' و استدعاء دعاء حصول استقامت و ثبات کار' و الی اللہ ترجع الامور -

جناب نے اس بارے میں جو کچھہ ارقام فرما یا ہے حیران ہوں کہ اسکے جواب سے کیونکر عہدہ برا ہوں ؟ اگر تفصیل سے کام لیتا ہوں تو ایک دفتر طویل مطلوب ' پھر نتیجہ کچھہ نہیں - اور اگر اجمال پیش نظر رہتا ہے' تو اول تو بحث صاف نہیں ہوتی' اور دوسرے طبیعت بھی نہیں مانتی - بہر حال مجبوراً آخری ہی صورت اختیار کرتا ہوں ' اور بر سبیل اشارہ چند معروضات ضروریہ کے اظہار ہی پر قناعت کر لیتا ہوں :

تو خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل
اللہ اللہ في اصحابي !

(۱) میرا عقیدہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اس سماء دنیا کے نیچے وہ ایک ہی جماعۃ قدسیہ ہے' جو انبیاء کرام علی نبینا و علیہم السلام کے بعد تکمیل انسانیۃ' اور اخلاق و اعمال الہیہ کا اکمل و اجمل ترین نمونہ و اُسوہ تھی' اور نہ صرف تاریخ اسلام میں' بلکہ تاریخ جمیع ازمنۂ ماضیۂ عالم میں انبیاء کرام کے مستثنی کر دینے کے بعد انسانوں کا کوئی گروہ' اور انسانیۃ کبری کا کوئی اعلی سے اعلی ظہور بھی انکے مقابلے میں پیش نہیں کیا جاسکتا - بلکہ انہی میں وہ نفوس ذکیۂ و عظیمہ تھے' جو اپنے مظاہر اعمال کے اندر بعض اولوالعزم انبیاء بني اسرائیل سے بھی زیادہ ظہور صفات الہیہ کے تشبہ و تخلق کا رکھتے تھے' اور جنکي زبان حال " جئنا بحراً ' وقف الانبیاء علی ساحلہ " کی صداے حقیقت سے غلغلہ انداز عالم ملکوت تھی - کیونکہ " لقد کان لکم في رسول اللہ اسوة حسنۃ " انکا دستور العمل ومحور جمیع اعمال وافعال تھا' اور اسلیے وہ سرچشمۂ " مقام محمدی " کے فیضان سے بہرہ یاب تھے' پس اس مقام اور مقامات انبیاء گذشتۂ عالم میں جو فرق تھا' وہ انکے اندر بھی نمایاں تھا کہ المرء مع من احب :

عن المرء لا تسئل و سل عن قرینہ

و لنعم ما قیل :

جمال ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

یہی وہ لوگ تھے کہ " یحبہم و یحبونہ " انکا مرتبۂ اختصاص تھا' اور " رضي اللہ عنہم و رضوا عنہ " کے مقام محبت و محبوبی و عشق و عاشقی سے فائز المرام تھے ! اللہ اللہ ! انکے مقامات عالیہ ' جنکے وصف و تمجید پرکلام الہی نے شہادت دی : اشداء علی الکفار رحماء بینہم' تراهم رکعا سجداً یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا' سیماهم في وجوههم من اثر السجود : (۴۹ : ۲۹)

یہ وہ لوگ تھے' جنھوں نے شمع نبوت سے براہ راست اپنے دلوں کو روشن کیا' جو خلوت و جلوت میں صحبت اندوز حضرۃ رسالت ہوے - یہ وہ خوش نصیب تھے' کہ جس آب حیات کا ایک قطرہ هزاروں قبور و اموات کو زندہ کردینے کیلیے کافی ہے' اسکی بارش انکے سروں پر ہوئی' اور جس آب زلال کے ایک جرعے کیلیے تشنگان عالم مضطر و متحسر ہیں' اسکے دریاے بیکراں کے کنارے انھوں نے مدتوں زندگیاں بسر کیں - وہ اس وجود الہی کے جلیس تھے' جو خلوت " ابیت عند ربي هو یطعمني و یسقیني " کا شب گذار' اور درس گاہ " ادبني ربی فاحسن تادیبی " کا درس آموز لیل ونہار تھا - فہم جلساء اللہ' لا یشقي جلیسہم - و للہ در ما قال :

غالب ندیم دوست سے آتی ہے بوے دوست
مشغول حق ہوں بندگی بو تراب میں !

سبحان اللہ ! یہ کون لوگ تھے کہ دن کے غزا و جہاد في سبیل اللہ و دعوت حق و اعلان معروف ہی میں شریک کار اور معین راہ نہ تھے' بلکہ اُس مخاطب نداء محبت " یا ایہا المزمل " کی راتوں کی خود فروشانہ عبادت گذاریوں' اور عاشقانہ و والہانہ اعمال مخصوصہ میں بھی شریک خلوت تھے' اور اسکی شہادت خود خدا نے دی کہ :

ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفہ و ثلثہ' وطائفۃ من الذین معک' واللہ یقدر اللیل والنہار' علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم' فاقرؤا ما تیسر من القرآن' علم ان ان سیکون منکم مرضی و اخرون یضربون في الارض یبتغون من فضل اللہ' و اخرون یقاتلون في سبیل اللہ (۷۳ :)

اے پیغمبر! تمہارا پروردگار واقف ہے کہ تم راتوں کو اللہ کی یاد اور ذکر کیلیے جاگتے ہو - کبھی دو تہائی رات کے قریب' کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی - اور ایک جماعت تمہارے ساتھیوں کی اس شب بیدارانہ عبادت میں تمہارے ساتھہ شریک رہتی ہے - رات اور دن کے (تمام اشغال و اعمال) کا اللہ ہی اندازہ کرسکتا ہے - اُس کو معلوم ہے کہ تم (بوجہ انہماک عبادت اور کمال محویت وخود فروشی) وقت کو محفوظ نہیں کر سکتے - اسلیے اسنے تمہارے حال پر از راہ لطف رحم کیا اور وقت کی قید اٹھادی - پس اب جس قدر بآسانی قران پڑھسکتے ہو پڑھلیا کرو ! اُس کو یہ بھی

معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار پڑیں گے ' بعض تلاش معاش و تجارت میں سیر و سیاحت کر رہے ہونگے ' اور بعض خدا کی راہ میں دشمنان اسلام سے لڑتے ہونگے - بہرحال ایسی صورت میں اب صرف یہی حکم ہے کہ شب کو جسقدر قران (تہجد کی نماز) میں بآسانی پڑھا جا سکتا ہے پڑھو ' اور اپنے نفس و جسم پر بہت زیادہ بار نہ ڈالو -

انصاف فرمائیے کہ جس شخص کا اعتقاد صحابۂ کرام کی نسبت یہ ہو ' یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جناب اسکو صحابہ کے فضائل سنانے کیلیے مخاطب بناتے ہیں ' اور انکے سب و شتم سے روکتے ہیں ' اور پھر تلاش احادیث ' و جمع مرویات کی زحمت لا حاصل گوارا فرماتے ہیں ؟

ان هذا من اعاجیب الزمن !

(۲) جناب کا یہ ارشاد نہایت تعجب انگیز ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی بد زمرۂ ظالمین شمار کیا ! میں نے ملوک و امراء بنی امیہ کی نسبت اپنا خیال ظاہر کیا تھا ' نہ کہ خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نسبت - حضرت عثمان گو خاندان بنی امیہ سے تھے ' مگر انکا شمار خلفاء اربعہ میں ہے ' نہ کہ خلافت مروانی کے بانیوں اور اس سلسلے کے پادشاہوں میں - پھر بنی امیہ کے ذکر سے یقیناً انکے مخصوص اعمال مراد ہیں اور ہر وہ شخص اس سے مستثنے ہے ' جسکے اعمال انکے سے نہ تھے - یہ امر اسدرجہ ظاہر و بین ہے کہ جناب کا اس سے تغافل موجب کمال تعجب و تحیر ہے -

یخرج الحي من المیت

(۳) پھر کیوں نہ وہ لوگ مستثنی ہوں کہ ایسے ہی مستثنی لوگوں میں سے وہ بزرگ حق ' مجدد شریعۃ الہیہ ' محي السنۃ السنیہ ' قامع بدعات مروانیۂ و بنی امیہ ' یعنے حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالی عنہ تھے ' جنکو حامۃ الہیہ نے اسی خاندان میں پیدا کیا ' تا کہ انکے دست حق پرست پر شریعۃ اسلامیہ کا احیاء ہو ' اور " ملک عضوض " کے اباطیل و محدثات کا استیصال فرمائیں - پس اس وجود گرامی نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تجدید کی ' اور ایک ایک کرکے بنی امیۂ و آل مروان کی پیدا کی ہوئی ان محدثات و بدعات و منکرات شنیعہ کا انسداد کیا ' جنھوں نے خیر القرون کی شریعت خالص کو آلودۂ ومکدر فسق و معاصی شتی کردیا تھا - اور اس طرح سنت شیخین جلیلین کی (کہ سنت رسول اکرم تھی) حیات بعد الممات ہوئی ! نور اللہ مضجعہ ' و شکر اللہ مساعیہ -

تاریخ اسلام میں تبرے کی بنیاد

بنی امیہ نے ڈالی اور شیعہ انکے متبع ہیں

(۴) ازانجملہ بنی امیہ و آل مروان کی ایک سب سے بڑی ہادم شریعت اور پر معصیت و فسق و عدوان بدعت شنیعہ وہ تھی ' جسکا انتقامانہ اتباع برادران شیعہ نے شروع کیا ' اور افسوس ہے کہ بدبختانہ شاید آجتک کرتے ہیں - یعنے سب سے پہلے سرزمین اسلام میں ' جو رحم و محبت اور صلح و اخوۃ ہی کی تخم ریزی کیلیے بنی تھی ' سب و شتم اور لعن و تبرے کا تخم انھوں نے بویا ' مقدس مساجد اسلام میں ' جو صرف عبادت و طاعت الہی ' و اذکار و اشغال مقدسہ کیلیے بنائی گئی تھیں ' اپنے اغراض نفسانیۂ منکرۂ سیاسیہ سے اہل بیت نبوت اور حضرت امیر علیہ السلام پر علانیہ لعنت بھیجنی شروع کی ' اور جمعہ کے خطبۂ ثانیہ میں اس فعل شنیع و منکر کو (کہ نہیں جانتا اسکو کن لفظوں سے تعبیر کروں ؟) داخل کردیا - چنانچہ تکبیر و تسبیح کی صداؤں میں خطیب منبر پر چڑھتے تھے ' اور تحمید و تقدیس و صلوۃ و تسلیم کے بعد آخر میں حضرت علی علیہ السلام پر علانیہ لعنت بھیجتے تھے ' اور پھر شمشیر ظلم سے لوگوں کی زبانوں کو اس طرح لرزاں و ترساں رکھتے تھے کہ کسی کو اس صریح فسق عظیم ' و معصیۃ کبرے ' و ہتک شریعۃ الہیہ کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں ہوتی تھی - الا ماشاء اللہ ' و هم الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون -

لیکن تاریخ اسلام حضرت عمر بن عبد العزیز کی ہمیشہ رہین منت رہے گی کہ انہوں نے تخت خلافت پر قدم رکھتے ہی اس بدعۃ کا انسداد کیا ' اور مساجد اسلام کو انکی چھنی ہوی عزت و حرمۃ واپس دلا دی - چنانچہ لعن و تبرے کی جگہ خطبہ ثانیہ میں " ان اللہ یامر بالعدل و الاحسان ' و ایتاء ذی القربی ' و ینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی ' یعظکم لعلکم تذکرون " داخل کیا - یہ آیۃ کریمہ آجتک خطبہ جمعہ کا جزو آخری ہے ' اور ہر ہفتے سئیات بنی امیہ ' اور حسنات عمر ابن العزیز پر گواہی دیتی ہے - و قال فیہ کثیر عزۃ :

ولیت ولم تسبب علیاً ولم تخف
مریباً ' ولم تقبل مقالۃ مجرم
و صدقت القول الفعال مع الذی
اتیت ' فامسی راضیاً کل مسلم
فما بین شرق الارض و الغرب کلھا
مناد ینادی من فصیح و اعجم
یقول امیر المومنین ظلمتنی
باخذک دیناری و اخذک درھمی
فاربح بها من صفقۃ لمبایع
و اکرم بها من بیعۃ ثم اکرم

اس بزرگ جلیل اموی کا یہ ایک ایسا عمل عظیم تھا کہ سادات عظام اور دودمان حضرۃ خیر الانام نے بھی اسکا اعتراف کیا - چنانچہ علامہ شیخ شریف الرضی الموسوی رحمۃ اللہ علیہ انکے مرثیے میں لکھتے ہیں :

یا ابن عبد العزیز لو بکت العـ
ـین فتی امیۃ لبکیتک
انت انقذتنا من السب والشـ
ـتم فلو امکن الجزاء جزیتک
غیر انی اقول انک قد طبـ
ـت وان لم یطب ولم یزک بیتک
دیر سمعان لا عدتک الفوادی(۱)
خیر میت من آل مروان میتک

(۵) ازانجملہ بنی امیہ کا سب سے بڑا ظلم جو انھوں نے اسلام پر کیا ' یہ تھا کہ خلافۃ راشدۂ اسلامیہ کو ' جسکی بنا اجماع و مشورۂ مسلمین پر تھی ' حکومت شخصی و مستبدہ ' و سلطۃ ملکیہ و سیاسیہ میں تبدیل کردیا ' اور حکومت کی بنیاد شریعت پر نہیں رکھی ' بلکہ محض قوت اور سیاسۃ پر - اور تاریخ اسلام کے تمام صغار و کبار ' و اعالی و ادانی اسپر متفق ہیں ' اور تمام اہل سنۃ و جماعۃ کا اسپر اتفاق ہے کہ یہ ایک سخت بدعۃ تھی ' اور مطابق ارشاد صادق و مصدق علیہ الصلوۃ و السلام " ملک عضوض " کا اغاز تھا - یہی ہے کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سد باب کا پہلا دن ہے ' اور یہی دن ہے کہ تاریخ اسلام ہمیشہ اسپر ماتم و فریاد کریگی - و القصۃ بطولها ' فعلیکم النظر علی التاریخ و الاسفار -

لیکن محسنات جلیلۂ عمر ابن عبد العزیز میں ایک واقعہ یہ

---

(۱) حضرت عمر ابن العزیز نے سنہ - ۱۰۱ - میں بمقام دیر سمعان انتقال کیا - اسی کے طرف اشارہ ہے - [منہ]

بھی ہے کہ اُنھوں نے سنت خلفاء اربعہ کو زندہ کیا ' اور اپنے اولین خطبۂ خلافت میں فرمایا :

ایها الناس ! انی ابتلیت بهذ الامر من غیر رئی مني فیه ' ولا طلبة ' ولا مشورة من المسلمین - و انی قد خلعت ما فی اعناقکم من بیعتی ' فاختاروا لانفسکم غیري (یعنے لوگو ! میں اس حکمرانی میں مبتلا ہوگیا بذریعہ جانشینی اور بیعۃ فوری کے ' اور اسمیں نہ حسب حکم شریعۃ و سنت خلفاء راشدین ' مشورہ ہوا ' اور نہ مسلمانوں کی رائیں لی گئیں - اور یہ نہ میری خواهش تھی ' اور نہ اسکا آرزومند تھا - پس میری گذشتہ بیعۃ کا جو بار تمہاری گردنوں پر ہے ' اس سے میں تمھیں رہا کیے دیتا ہوں ' اور اس مقام سے اپنے تئیں الگ کردیتا ہوں ' پس اس وقت تم جمع ہو - اپنے لیے باہمی مشورہ و اجماع سے کسی خلیفہ کو منتخب کرلو ! !)

لیکن یہ سنتے ہی تمام مسلمانوں نے بالاتفاق پکارا : قد اخترناک یا امیر المومنین و رضیناک امیرنا بالیمن و البرکۃ - ہم نے بس آپ ہی کو انتخاب کیا اے امیر المومنین ! اور ہم سب آپسے راضی اور خوشنود ہیں ! (طبری ' اور پورے خطبے کیلیے دیکھو ابن اثیر ' ابو حنیفه ' ابن قتیبه و دمیری وغیرہ)

(٦) جناب ارقام فرماتے ہیں کہ : " آپ بلا استثنے بنی امیہ کو ظالمین کے الفاظ سے مخاطب کرتے ہیں اور انتہاے غصہ میں رسول علیہ السلام کی قرابت داریوں کو بھی بھول جاتے ہیں "

استثنے بر بناء اعمال صالحہ ہر حال میں قدرتی طور پر موجود ہے ' اور حکم اکثر پر ہوتا ہے - حضرت عثمان خود بخود مستثنے ہوگئے ' جب کہ خلفاء راشدین سے الگ بنی امیہ کا ذکر کیا گیا - اور حضرت عمر ابن العزیز اپنے اعمال غیر امویہ ' و اتباع سنت شیخین جلیلین کی بنا پر - یہ امر ایسا نہ تھا کہ موجب اعتراض ہوتا -

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی قرابت داری کی نسبت جو فرمایا ' تو اگر آپ کے حکم سے اسکا ہر حال میں لحاظ رکھوں اور اسی کو محور منقبت و منقصت قرار دوں ' تو آن مشکلات کا کون ذمہ دار ہوگا جو دو چار قدم کے بعد ہی پیش آنا شروع ہو جائیں گی ؟ شاید اسکا جناب کو خیال نہ رہا -

حسن ز بصرہ ' بلال از حبش ' سہیل از روم
زخاک مکہ ابو جہل ' ایں چہ بوالعجبیست !

(۷) " لا یاتي علیکم زمان " الخ کا اگر مطلب یہی ہے تو آپ عمر ابن عبد العزیز پر بلحاظ تقدم زمانی ' مروان بن الحکم ' اور شمر و زیاد کو ترجیح دیں - فهم سابقون في الاسلام و العهد والزمان ! ! میں تو اس حدیث کا مطلب حفظ تقدم فضیلت اعمال ' و اتباع شریعۃ ' و عمل بالقرآن و السنۃ کی تطبیق کے بعد قرار دیتا ہوں ' اور در اصل قرار دیا جا چکا ہے - کما لا یخفی علی ارباب النظر و العلم - و ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم -

فضائع و فضائل

(۸) بحث کے مختلف مواقع ' و حکم ہر موقعہ بلحاظ اطراف بحث - ائمہ اہل سنت و جماعت نے اسکا فیصلہ کر دیا ہے - بنی امیہ کے حسنات سیاسیہ و ملکیہ سے کسی کو انکار نہیں - مثلاً فتوحات ممالک ' و اشاعت تمدن و علوم ' و تاسیس برید ' و تدوین دفاتر و دیوان وغیرہ و کان لهم من الوزراء و ابطال الجند و الاعوان ' من تغلبوبهم علي الزمان - و افتحوا بسیوفهم البلدان ' و حفظوا لهم الملک من الاعداء بحد الحسام - فصفوۃ القول فیهم ان ها اولاء الملوک مع ما کانوا فیهم من الترف و الانصراف الی الملذات و الشهوات ' و عدم اتباع الشریعۃ و الانحراف عن جادۃ السنۃ السنیۃ , و اعمال الدینیه ' کانوا علی جانب عظیم من الذکاء والدهاء والدرایۃ و الحزم و حسن العزیمۃ و فضل السیاسۃ - و کذلک لم یحل اشتغالهم بنفوسهم عن النظر في شئون الحکومۃ و ترقیتها ' والعمل علی زیادۃ نموها و عمرانها ' و التوسع في املاکها و ردغارات الاعداء عنها - پس ہم انکی سئیات دینیہ کی برائی کرنے میں باک نہیں رکھتے ' اور اسی طرح انکے حسنات ملکیہ و سیاسیہ کے اعتراف میں بھی بخیل نہیں - لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ زید کے ذہین و طباع ہونے کے صلے میں ' اسکے شرب خمر و ظلم و فسق کی بھی تعریف کریں ' یا چونکہ ایک شخص خوش تقریر ہے لہذا کوئی مضائقہ نہیں ' اگر تارک صلوۃ بھی ہو ! !
مقصد اصلی یہ ہے کہ بنی امیہ نے خلافۃ دینی کو ' جسکا عمود کار اتباع شریعۃ تھا ' محض حکومت و سیاسۃ کی صورت میں مبدل کردیا ' اور جو بنیاد خلفاء راشدین نے رکھی تھی ' اسکو اپنے اغراض نفسانیہ و ہواء شخصیہ پر قربان کرکے منہدم کردیا - ظلم و منکرات کا بازار گرم ہوگیا - مشورہ کا سد باب ہوگیا ' ازادی راے کو بزور شمشیر بند کرنا چاہا - اور علی الخصوص سب سے پہلے تاریخ اسلام میں احکام شریعۃ پر اپنے اغراض نفسانیہ و سیاسیہ کو مقدم کرنے ' اور حسب ضرورت اسمیں تحریف توجیہہ نما کرنے کی بنیاد رکھی - یہی بنیاد تھی ' جسپر بعد کو آنے والوں نے بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کیں ' اور ہمیشہ کیلیے تاریخ اسلام اپنے ابتدائی سی سالہ عہد اصلی کو ماتم و حسرت کے ساتھہ یاد کرتی رہی !

میں نے آغاز تحریر میں لکھدیا ہے کہ معروضات محض اجمالی بر سبیل اشارہ ہونگی ' اسلیے افسوس کہ ہر قدم پر ہجوم دلائل و واقعات کو جبراً بڑھنے سے روکتا ہوں - ورنہ یہ ایک دفتر طویل و افسانۂ طولانی ہے -

اسفار آثار و تاریخ کو اٹھائیے اور ایک ایک واقعہ پر آنسو بہائیے -

دور اوائل اور ظہور منکرات

(۹) آپ متعجب ہیں کہ میں نے اس ابتدائی عہد کو دور محدثات و بدعات کہا - لیکن شدت تعجب و وفور حیرانی سے میں اسکے جواب پر قادر نہیں - فیا للعجب ! یہ جملہ لکھکر جناب نے تاریخ اسلام کے نہیں معلوم کتنے ضخیم ابواب و فصول کو دنیا سے نابود کردینا چاہا - یہ آپ کہاں ہیں اور کیا فرما رہے ہیں ؟

عہد بنی امیہ سے بھی بلند تر دیکھیے - کیا شہادت حضرت عثمان کا فتنہ ایک اشد ترین بدعت نہ تھی ؟ پھر کیا زیاد بن سمیہ کا استلحاق اور اسکے لیے مجلس شہادت مقرر کرنی ایک اولین بدعۃ اسلام میں نہ تھی ؟ حالانکہ یہی زیاد تھا کہ جب اسنے حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں بشارت فتح پر خطبۂ فصیح دیا ' تو ابو سفیان اور حضرت امیر علیہ السلام ممبر کے قریب بیٹھے تھے - ابو سفیان نے کہا کہ " انه ابن عمك " یعنے یہ تو میرا بیٹا ہے - " انا قذ فته في رحم امه سمیه " اسپر حضرت علی نے کہا کہ پھر اسکو ظاہر کیوں نہیں کرتے ؟ ابو سفیان نے حضرت فاروق کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ " انا اخاف هذا الجالس علی المنبر " یہ شخص جو منبر پر بیٹھا ہے ' ڈرتا ہوں کہ اس ادعاء خلاف شریعۃ پر برہم ہوگا ! ! (عقد الفرید جلد ۳ - صفحہ ۲۱۱) (۱)

یہ ایک مشہور اور تفصیل طلب واقعہ ہے - عام ناظرین کی واقفیت کیلیے اسقدر لکھدیتا ہوں کہ (سمیہ) جاہلیۃ کی ایک زانیۂ و فاحشہ عورت تھی - ابو سفیان اسکے پاس رہا تھا ' اور اسی سے (زیاد) پیدا ہوا تھا -

لیکن اغراض سیاسیہ سے اسکا پھر استلحاق کیا گیا ' اور اسکو اپنا بھائی قرار دیا - اسکے لیے ایک خاص مجلس شہادت بھی منعقد ہوئی تھی ' جس میں گواہوں کے اظہارات لیے گئے تھے - ازانجملہ ایک گواہ ابو مریم الخمار تھا ' جس نے ابوسفیان کیلیے " سمیہ " کو مہیا کیا تھا : فقال اشهد ان ابا سفیان حضر عندي و طلب مني

(۱) لیکن اس مکالمے کو بعض مورخین نے عمر ابن عاص اور ابو سفیان کے درمیان لکھا ہے ' اور حضرت امیر نے کہا ہے کہ " اسکت یا ابا سفیان ! فانك لتعلم ان عمر لوسمع هذا القول منك ' لکان الیك سریعاً (الفخری صفحہ ۱۰۰ -) منه

بغياً ' فقلت له ليس عندي الا السميه ' فقال هاتها علی تذرها و رضرها ' فاتيت بها - فخلا معها ' فخرجت من عنده و انها لتقطر ...... ايسي **شہادتوں سے بالآخر** غريب زياد بھي شرما گيا ' اور چيخ اٹھا : **مهلاً يا ابا مريم !** فانما دعيت شاهدا ' و لم تدع شاتما ! !

يه واقعه تمام تاريخوں ميں مسطور هے : و كان هذا اول ما ردت به **احكام الشريعة** ' فان رسول الله صلی الله عليه و سلم ' قضی بالولد **للفراش** ' و للعاهر الحجر -

اسي واقعه كي نسبت عبد الرحمن بن حسان نے كہا تھا :

و ترضی ان يقال ابوک زان ! اتغضب ان يقال ابوک عف

پھر كيا آپ اس سے انكار كرينگے كه يه بدعت نه تھي ؟ خير يه **تو ايک خاص** واقعه تھا اور اُس زمانے ميں لوگوں نے اسكي تاويليں **بھي كيں - ليكن ميں** پوچھتا هوں كه كيا خلافة علی منهاج النبوة كو **حكومت اور** ملک عضوض ميں بدلدينا بھي بدعة نه تھي ؟ كيا **مشورے كا سد** باب ايک اشد شديد بدعة في الدين نه تھي ' حالانكه **حضرت** فاروق كا يه جمله هم كو معلوم هے كه لا خلافة الا من شورة ؟ **كيا مسلمانوں** پر جنگ ميں پاني كا روكدينا بھي بدعت نه تھا ؟ **جبكه دوسرا** فريق غالب هوكر بھي نہيں روكتا ؟ كيا سخت سے **سخت** مكر و خدع سے كام لينے ميں بھي باک نہونا ' خفيه **دسائس** سے مسئله حكمين كا فيصله كرنا ' اپنے اغراض سياسيه **كو هر موقعه** ميں شريعت پر ترجيح دينا اور اسكے ليے لوگوں كو **خفيه و علانيه** بيت المال سے روپيه دينا (جيسا كه خود كہا كه " **كنت احب الی** قريش منه [ای من علي] لاني كنت اعطيهم و كان **يمنعهم ' فكم** سبب من قاطع و نافر عنه - استيعاب) شخصي طور **پر** بزور و جبر اپنے لڑكے كو ولي عهد بنانا ' عجمي شان و شكوه **اور علو و رفعت** سے دربار آرائي كي اساس اولين قائم كرنا ' مسجد **ميں اپنے** ليے عام مسلمانوں سے الگ مقصورہ بنا كر نماز پڑھنا ' **اور شمشير** برهنه نگہبانوں كے حصار كے اندر سجده كرنا ' اور اسي **طرح كي** بيسيوں محدثات كو بھي بدعت تسليم نہيں كيا جاے گا ؟

فهو اول من جعل ابنه ولي العهد خليفة بعده ' و اول من اتخذ ديوان **الخاتم** و امر بهدايا النيروز و المهرجان ' و اتخذ المقاصير فی الجوامع ' **و اول من** قتل مسلما صبرا و حجراً و اصحابه ' و **اول** من اقام علی **راسه حرسا** ' و اول من قيدت بين يديه الجنائب ' و اول من اتخذ **الخصيان في الاسلام** ' و كان يقول انا اول الملوک (ملخص از استيعاب حافظ ابن عبد البر جلد اول صفحه ۲٦۳ وغيرها)

اور پھر يه تو خود امير معاويه كے زمانے كے حالات هيں - آگے چلكر جو كچھه هوا اسپر نظر ڈاليے - ميں نے بدعات و منكر امت كا لفظ عام طور پر حكومت امويه كي نسبت لكھا تھا نه كه كسي خاص شخص كي نسبت -

خلافـــة مرتضـــوي

(۱۰) آپ فرماتے هيں : " بني اميه كي فتوحات كو ديكھيے تو **خود حضرت علي** كے زمانے ميں مفقود نظر آئيں گي "

فتوحات ممالک و بلدان ' و توسيع حكومت اسلام يقيناً ايک ايسي **شے هے** ' كه اس تيرہ سو برس ميں جن جن هاتھوں پر اسكا ظهور **هوا** ' انكي خدمات كا اعتراف همارا فرض هے ' ليكن ميں تو اپنے **مضمون ميں** " امر بالمعروف و نهي عن المنكر " كے سلسلے كي تاريخ **لكھه رها تھا** ' نه كه تاريخ فتوحات اسلاميه - پھر وهاں مجھے اس سے كيا **غرض** كه كن كے هاتھوں زياده فتوحات هوے هيں ' اور كون اس سے **قاصر رهے هيں** ؟ بحث كے مواقع اور مختلف پہلو هوتے هيں - رها **حضرت** امير كے زمانے ميں فتوحات خارجه كا نہونا ' تو ميں نہايت **رنج و غم** سے اس غلط فهمي كو ديكھه رها هوں ' جو آجكل كے نئے مذاق **سياسي** نے پيدا كردي هے ' اور اسكا ظهور جناب كے اس ارشاد ميں **بھي هوا هے** - عام طور پر كہا جاتا هے كه حضرت امير كا زمانه ايک نہايت نا كام زمانه تھا - حكومت و سياست كيليے وه بالكل موزوں نه تھے ' انكے زمانے ميں اسلام كيليے كوئي نئي فتح ' اور كوئي نه نئي ملكي و ارضي توسيع نہيں هوئي ' اور پھر اسكو اصول و معيار **بحث** قرار ديكر نہايت شديد غلطياں اس بارے ميں كي جاتي هيں ' مگر يقين فرمائيے كه يه خيال بالكل غلط ' اور اصلاً حقيقت نہيں ركھتا ' اور نہايت افسوس ناک سطح بيني اور تاريخ كي بے خبري پر دلالت كرتا هے - وقت اور موقع تشريح كا نہيں هے - نہايت ضروري هے كه ايک مبسوط و جامع سوانح حضرت امير عليه السلام كي لكھي جاے ' اور اس غلط فهمي سے لوگوں كو نجات ملے - اگر الله نے توفيق دي تو انشاء الله يه ايک اهم خدمت تاريخ اسلام هے جسكو انجام دينا هے - يہاں اس بارے ميں اختصار ممكن نہيں اور تفصيل متعذر -

(۱۱) آپ لكھتے هيں :

" اگر نسل بني اميه كا كوئي فرد ان صفوف فساق و فجار كے قائد هونے كا فخر بني هاشم كو بخشدے تو آپ چيں بجبيں هونگے "

گذارش هے كه جناب نے يه مفت كا شرف مجھكو عطا فرمايا ' حالانكه اسكي ضرورت نہيں ديكھتا - اگر كوئي فخر دو دمان مروان و وليد آج بني هاشم كو صف اولين فساق و فجار ميں قرار دے ' تو ميں كيوں چيں بجبيں هونے لگا ؟ اگر چيں بجبيں هونگے تو اشرف ترين خاندان بني هاشم يعني (محمد) بن عبد الله عليه الصلوة و السلام هونگے - اور پھر جس كو ايسا كرنا هے كرلے - معامله مجھه ميں اور اسميں نہيں هے -

غالباً جناب يه جمله جلدي ميں لكھه گئے ' اور خيال نه فرمايا كه بات كہاں تک پہنچتي هے ؟

طبري نے حضرت فاروق اور حضرت ابن عباس (رضي الله عنهما) كا مسئله خلافت كے بارے ميں ايک مكالمه نقل كيا هے - اسميں ايک موقعه پر حضرت فاروق نے ضمن كلام ميں افسوس كيا تھا كه بني هاشم كے دلوں سے پرانے رنج نہيں گئے ' اور يه جس لحاظ سے كہا تھا بالكل صحيح تھا ' مگر حضرت ابن عباس بول اٹھے كه " رسول الله (صلعم) بھي تو هاشمي هي تھے ؟ "

حضرت فاروق نے فرمايا كه اب اس بحث كو جانے دو (طبري صفحه - ۲۷۷۱ -)

حضرت ابن عباس نے تو بني هاشم كي نسبت اتني سي معمولي بات پر اسطرف توجه دلائي تھي ' اور حضرت فاروق نے اس سے متاثر هوكر ترک سخن كو ترجيح دي تھي - ليكن اگر آج بني هاشم كو بانتقام بني اميه صفوف فجار و ظالمين ميں جگه دي جاتي هے ' تو دينے والے شوق سے ديں ' اسميں ميرے چيں بجبيں هونے كا لحاظ نه فرمائيے -

(۱۲) پھر تمام ارشادات سابقه سے عجيب تر بلكه اعجب العجاب قول جناب كا يه هے :

" اسلام كي بد قسمتي اس سے زياده كيا هوگي كه جن قرون اولی كي خيريت و افضليت سرور كائنات نے بيان فرما دي ' اپ ايسے اسلام كے فدائي انهي قرون ميں بدعات كا بازار گرم كر رهے هيں "

اور پھر ساتھه هي صحيحين و سنن كا حواله بھي جناب نے ديديا هے ' كاش اگر وه حديث آپ نقل فرما ديتے تو اعتراض كے ساتھه ميري جانب سے جواب كا فرض بھي ادا هو جاتا !

براه كرم مجھكو اُن احاديث سے اطلاع ديجيے ' جنميں دور بني اميه و قرون مروانيه كي " خيريت و افضليت " كي شهادت دي گئي هے - افسوس هے كه ميري محدود معلومات حديث اس بارے ميں مجھے كچھه مدد نہيں ديسكتيں ' بلكه افسوس هے كه اس دور كي " خيريت و افضليت " كي جگه محدثات و منكرات ' جبر و تسلط ' اور فساد و فتن كي خبر ديني والي احاديث كو اپنے سامنے پاتا هوں - و شتان بين " "

نماز با جماعت

نماز پنجگانہ جماعت کے ساتھہ پڑھنا نہایت ضروری ہے - اسکی نسبت متعدد احادیث منقول ہیں - بڑی تاکید اس امر کی ہے کہ جماعت ترک نہ کیجاے - اہمیت اور ضرورت اسکی اہل بصیرت سے پوشیدہ نہیں - بسبب تاکید کے علماء دین نے اِس خیال سے کہ مسلمان ثواب سے محروم نہ رہیں جماعت کے مسائل میں آسانی اور سہولت پیدا کردی' یعنی دس بیس مسلمان موجود ہیں اور وہ کام میں مصروف ہیں' صرف تین آدمی کے جمع ہونے سے جماعت ہوگئی' اور پھر دو شخص بھی شامل ہوکر نماز پڑہ لیں تو جماعت کا ثواب ملگیا - حضرت شارع علیہ السلام نے جسقدر اہمیت اور ضرورت اسکی پیش نظر رکھی تھی' وہ ان مبارک تاکیدات سے ظاہر ہے جو احادیث میں موجود ہیں - اگر مجھے راے دینے کا موقع ہوتا تو میں ضرور یہ کہتا کہ جس مقام پر پندرہ بیس مسلمان ہوں اور وہ کسی دوسرے کام میں مصروف ہوں' اذان کے ساتھہ ہی نہ آئیں اور اپنے کاروبار میں لگے رہیں' تو ایسے موقع پر تین شخصوں سے جماعت نہیں ہوتی' دس پندرہ آدمی جمع ہوکر نماز ادا کرنی چاہیے - جو لوگ پہلے سے تیار ہوں اِس مبارک اور مفید سنت کے ادا کرنے کی غرض سے دوسروں کے آنے کا قدرے انتظار کریں - اس زمانہ میں فی صد پانچ آدمی بھی نماز ادا نہیں کرتے ہیں - جماعت کجا - الہلال میں میں نے مضامین دیکھے' جن میں زور دیا گیا ہے کہ جب تک ہمارے لیڈر پانچوں وقت با جماعت نماز ادا نہ کرینگے تو ہم اونکو اپنا لیڈر نہ سمجھیں گے - سبحان اللہ کسقدر عمدہ بات ہے - ہر مسلمان کیلیے یہ لازمی کردنا جاے کہ جسقدر آدمی اوسکے مکانمیں ہوں' اونکے ساتھہ نماز با جماعت ادا کرے - اسکی اسقدر سختی سے پابندی ہونی چاہیے' کہ بلا عذر شرعی کوئی نہ چھوٹے - جسطرح ہر شخص کو اپنے مکان کی حد تک جماعت کی پابندی لازم ہوگی - اگر شہر ہے تو اہل محلہ کیلیے بھی پانچوں وقت محلہ کی مسجد میں جمع ہوکر نماز ادا کرنیکی پابندی ہونی چاہیے - اگر کار و بار دنیوی کا لحاظ کیا جاے تو محلے کی مسجد کے متعلق چند نمازوںکی رعایت دی جاے - مگر جہاں کام کرتے ہوں' نوکر ہوں' جسقدر لوگ ہوں' رہیں سب کو جماعت کی پابندی کرنی چاہیے - ان امور کی پابندی اور نگرانی کیلیے ہر شہر ہر تو دو شخص میر محلہ مقرر ہوں - اگر کوئی کارخانہ یا مل ہے' تو دو یا چار شخص لیڈر مقرر ہوں اور وہ نماز جماعت کی پابندی کرائیں - اسیطرح اب اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ بجاے اسکے کہ ہر محلے کی مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کیجاے' اور محلہ کے مسلمان جمع ہوں' اگر قصبہ ہے' آبادی کم ہے' تو ایک ہی مسجد جامع میں جمعہ کی نماز ادا کریں - شہر ہے' آبادی زیادہ ہے تو چار یا تین مساجد جمعہ کی نماز کیلیے منتخب کی جالیں انتخاب کیلیے ہر محلہ کے میر محلہ اور شہر یا قصبہ کے قاضی و خطیب کی کمیٹی بنائی جاے' اور اونکی راے سے بلحاظ آبادی وضرورت و فاصلہ' مساجد منتخب کی جالیں اور اسکی پابندی میں سر مو فرق نہو - سلف کے مسلمانوں میں انہیں جماعتوں کے اندر جملہ امور سدگین طے ہوا کرتے تھے - ہر مسلمان کو راے دینے کا موقع ملتا تھا - مسلمانوں میں جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں وہ بلاے جالیں' اونپر سختی نکیجائے بلکہ نہایت نرمی سے بتلایا جاے' کہ نماز پڑھیں اور جماعت کے ساتھہ پڑھیں - یقین ہے کہ جسقدر مسلمان ہونگے' سب شریک ہو جائیں گے - اِس پابندی کی فضیلت اور اہمیت صاحبان تفکر سے پوشیدہ نہیں - میں نے اِسکی بنا ڈالدی ہے' ہر مسلم کا فرض ہے کہ اِسمیں جسقدر کامیابی ہو اوسکی فہرست مرتب کر رکھے - فہرست میں ہر مسلم کے دستخط لے رکھیں - میر محلہ اپنا فرض ادا کریں اور صدر کمیٹی کے لوگ اپنا فرض ادا کریں - اس طریقہ سے ہر مقام کیلیے ایک معقول جماعت مرتب ہوجائیگی - ضرورت کے وقت بھی لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں گے' اور جو کام کرینگے نہایت عمدگی سے انجام دینگے - اور نماز نہایت شاندار طریقہ سے ادا ہوا کریگی - امامیہ طریق کے لوگوں کو بھی غالباً جماعت کی پابندی میں کوئی عذر نہوگا - وہ خود بھی پیش نماز کے عقب با جماعت نماز پڑھتے ہیں' اور مسایل کے لحاظ سے شاید یہ ممکن ہے کہ اہل تشیع بنیت فرادہ جس کے عقب میں ہوں نماز پڑھسکتے ہیں فقط -

م ع

الہلال

جزاکم اللہ - زادنا اللہ و ایاکم حمیة الاسلام - مسئلہ پابندی نماز' و پابندی جماعت' و شرکۃ اوقات خمسۃ مساجد' ایک اہم ترین اور مقدم ترین مسائل وقت میں سے ہے' اور اسکا عملی طریق پر انتظام اقدم و الزم - اسکے متعلق اس عاجز نے بعض امور پر غور کیا ہے - انشاء اللہ بہ ضمن " جماعت حزب اللہ " یہ تمام امور آجائیں گے - عنقریب اپنے خیالات کو پیشکش ناظرین کرونگا -

فرضیۃ صلوۃ خمسہ کے ساتھہ الدوام جماعت بھی فی الحقیقۃ فرض' و از جملۂ اسرار و مصالح فرضیۃ صلوۃ ہے - یہ ہماری سب سے بڑی بد بختی ہے کہ باہمی اتحاد و تعاون و اتحاد کلمہ کیلیے نئی انجمنیں بناتے ہیں' مگر اپنی قدرتی انجمنوں کو بھول گئے ہیں - آج مسلمانوں کیلیے کسی کام میں تاسیس و ایجاد کی ضرورت نہیں ہے' بلکہ صرف تجدید و احیاء امور و احکام کی - ہمارے لیے کچھہ ضرورت نہیں ہے کہ نئے گھروں کی تعمیر کیلیے مضطرب الحال ہوں' بلکہ ضرورت صرف اسکی ہے کہ اپنے اجڑے ہوے گھروں کو آباد کریں - یہی اصولی اختلاف ہے جو اس عاجز کے اصول عمل اور ابناے عصر کے طریق کار میں ہے' اور غور کیجیے تو یہ ایک بہت بڑا نکتہ تھا' جسکو میں نے سرسری طور پر عرض کر دیا -

دعوت " انصار اللہ " کا اصل یہی اصول ہے ' اور انشاء اللہ تشریح کا وقت دور نہیں -

الہلال کي اشاعۃ عمومي

اور

کم استطاعۃ اشخاص

(از جناب مولوي محسن صاحب)

میں اُن کم لیاقت اشخاص میں سے ہوں جنکو کسي رهنما کی ضرورت هوتي ہے - خوبي قسمت سے جس دن که الهلال میري نظر سے گذرا ' اُسي روز سے دل میں یه خیال جاگزیں هوگیا که بس اسي کو اپنا مقتدا سمجھنا چاهیے - مگر قسمت نے کچھه ایسے مصائب میں مبتلا کر رکھا ہے که فی الحال بوجه زیادتی چندہ اسکي خریداري کي جرأت نه کرسکا - میرا خدا نخواسته اس سے یه مطلب نہیں که الهلال کا چندہ اُسکي حیثیت سے زیادہ ہے' بلکه بخدا میرا خیال پخته ہے که اسکا چندہ دس گنا بهي کردیا جائے تو بهي حق بین نگاهوں کے آگے کچھه گراں نہیں ٹهیر سکتا - گذشته اشاعت میں کسي صاحب نے (افسوس که فایل کے نه هونے کي وجه سے میں اُنکا نام نامي نہیں تحریر کرسکا) بهوپال سے اسکي قیمت میں کمي کر دینے کے چند وجوہ تحریر کیے تهے' جس سے ایک امید هوگئي تهي که اب میري آنکهیں بهي بلا امداد غیرے اسکي زیارت سے مشرف هوا کرینگي - مگر افسوس صد افسوس' که اس هفتے کي اشاعت میں جناب حکیم غلام غوث صاحب کا مضمون دیکھکر اُس تازہ اُمید پر ایک اوس سي پڑگئي -

حکیم صاحب موصوف نے چند مصائب اُن لوگوں کے تو ضرور دکهلا دیے جنکے دلوں میں علم کي کوئی وقعت نہیں' مگر افسوس که اُن لوگوں کا مطلق خیال نه ایا جوکه علم دوست اور کم استطاعت هیں - کاشکے جناب حکیم صاحب کے دل میں بجاے اس خیال کے یه خیال پیدا هوتا ' که دفتر الهلال میں ایک فنڈ کهولا جائے' جسکي اعانت ذي مرتبه اشخاص کے ذمه هو' اور اُسکي غرض یه هو که کم استطاعت لوگوں کو یه پرچه نصف قیمت پر دیا جائے ' اور خود اُسمیں ایک بہت بڑا حصه اپنے ذمه لیکر ایک کثیر جماعت کو اپنا ممنون و مشکور بناتے - حیف صد حیف که اس زمانے میں بهي ذي مرتبه اشخاص غربا کو کسي بات کے اهل هونیکے قابل هي نہیں خیال کرتے' اور فرماتے هیں که (هنوز دهلي دور ست) مسلمانو! یه زمانه خود داري و خود پسندي کا نہیں ہے' بلکه تمکو چاهیے که هر کہه و مه کو اسلامي مشنري کا ایک با کار پرزہ خیال کرو' اور چهوٹے پرزونکا زیادہ خیال رکهو ' کیونکه ' کثرت استعمال سے اُسکا جلد خراب هوجانا ممکن ہے -

اعلان

ضروری اطلاع

عالیجناب شمس العلماء مولوي نواب امداد امام صاحب بہادر اثر بالقابه کا دیوان مطابع سرکاري ریاست رامپور میں زیر طبع ہے - جمله شاعران با کمال کیخدمت میں گذارش ہے که براہ مہرباني قطعات تاریخ سنین حال بہت جلد راقم کے نام ارسال فرما کر ممنون فرمایا جاے ' تاکه دیوان موصوف کے همراہ طبع هوسکیں - تمام قطعات تاریخي ۱۵ - جولائي سنه حال تک آجانا چاهئیں -

راقم مصطفی علیخاں

هوم سکرٹري ریاست رامپور - یو - پي

باب المراسلۃ و المناظرہ

سیرت نبوي اور نقد روایات آثار

از جناب مولوي محمد اسحاق صاحب مدرس مدرسه عالیه کلکته

(۲)

حضرت موسی علی نبینا و علیه الصلوۃ و السلام جو نبي مرسل اور اولوالعزم پیغمبر هیں' بدء وحي کے وقت وادي مقدس میں شرف همکلامي سے مشرف هیں ' اور " وما تلک بیمینک یا موسی " وغیرہ لطف آمیز خطابات سے مخاطب' اس عین حضوري کیوقت جب عصا ڈالنے کا حکم هوا اور عصا سانپ بنکر هلنے لگا تو موسی علیه السلام حسب مقتضاء بشري مونهه پهیر کر بهاگے - جب خدا تعالی نے تسلي دي' تب جاکر سکون هوا - قال الله تعالی : فلما رآها تهتز کانها جان' ولي مدبرا و لم یعقب' یموسی لا تخف اني لایخاف لدي المرسلون - واقعۂ کلیم الله علیه السلام او روانعه وحي نبوي علیه السلام نوعیت کے اعتبار سے بالکل یکساں هیں - البته وہ قرآن سے ثابت ہے' اور یهه حدیث صحیح سے - پس اگر روایت بدء وحي تعجب انگیز ہے تو واقعه موسی علیه السلام اعجب ہے - اس بنا پر حضرت نبوي صلی الله علیه و سلم کا اول اول جبریل علیه السلام کو اونکی اصلي صورت میں جو ٦۰۰ پروں کے ساتهه ظاهر هوے تهے' دیکهکر گهبرا جانا اور بوجه شدت ثقل وحي کے (جسکا ثقل قرآن سے ثابت ہے : انا سنلقي علیک قولا ثقیلا اور مشاهدہ صحابه سے ثابت ہے - حدیث صحیح میں وارد ہے که اگر اتفاقا آپ ناقه قصواء پر سوار رهتے اور اوسوقت وحي آنیکا اتفاق هوتا ' تو غایت ثقل سے ناقه قصواء گهٹنے کے بل بیٹهه جاتي - اور زمانۂ سرما میں بوجه شدت وحي آپ پسینه پسینه هوجاتے -) مرعوب هو جانا اور بدن ناسوتي پر لرزہ پڑ جانا ' کسیطرح منصب نبوت اور شان پیغمبري کے خلاف نہیں' اور نه موجب قدح روایت ہے - اور پہاڑ سے گرنیکا قصد معاذ الله بوجه فتور حواس نہیں بلکه جب وحي چند روز کے لیے موقوف هوگئي' اوسوقت بسبب غایت شوق و ذوق اسکا خیال هوتا ' جیسا غایت اشتیاق کے وقت جان دیدینا هر آدمي کي فطرت میں داخل ہے - فی البخاري بروایۃ معمر عن الزهري : ثم لم ینشب و رقة ان توفي و فتر الوحي فترة حتی حزن النبي صلی الله علیه وسلم فیما بلغنا حزنا غدا منه مرارا کی یتردي من رؤس شواهق الجبال - فکلما اوفی بذروة جبل لکی یلقي نفسه . تبدي له جبریل فقال یا محمد انک رسول الله حقا فیسکن لذلک جاشه و تقر نفسه . فیرجع فاذا طالت علیه فترة الوحي غدا لمثل ذلک فاذا اوفی بذروة جبل تبدی له جبریل' فقال له مثل ذلک الخ - علی هذا ورقه سے آپکو اطمینان هوا تو یهه بهی امر طبعي ہے - جب کوئي شخص کسي فن کا ماهر هو' اور اوسکے گرد و پیش کے حالات اور معاملات اطمینان بخش هوں تو اوسکي بات بهي طبعا موجب تشفي هوتی ہے - کثرت ادله سے مزید اطمینان کا هونا منافي نبوت نہیں ہے - ابراهیم علیه السلام کے واقعه سے (ولکن لیطمئن قلبي) یه ثابت هوتا ہے - در حقیقت آپکو اطمینان تو اول هي هوچکا تها' اس سے اور زاید اطمینان هو گیا -

الغرض شواهد عقلیه اور قواعد نقلیۂ قطعیه اسپر دال هیں که بدء وحي کي روایت بوجوہ مذکورہ مظنه اشتباہ نہیں - اصول درایت سے کسیطرح ان روایات پر تنقید نہیں هوسکتي - هذا ان اصبت فمن الله و الا فمني و من الشیطان و الله اعلم وعلمه اتم و احکم -

جماعۃ حزب اللہ

اور

مسلمان خواتین

از صالحہ خاتون صاحبہ بنت سید محمد صالح مرحوم (آرہ)

آپکی دعوت " من انصاری الی اللہ " کی پُر اثر آواز پردہ میں بھی پہنچی ' اور ہمارا اور مثل ہمارے اکثر ہماری بہنوں کا دل بیقرار ہوگیا ' کہ اس انجمن میں ہم بھی کسیطرح سے شریک ہوں - چونکہ حضور نے فرقۂ نسوان کی شرکت کی نسبت صراحت سے کچھہ نہیں لکھا ' پس نہیں معلوم کہ ہماری جنس کو ' جس کا اس زمانے میں کوئی پُرساں حال اور سچا ہمدرد نظر نہیں آتا ' شرکت کا شرف حاصل ہوگا یا نہیں ؟ یہ لکھنا عبث ہے کہ ہماری شرکت اس مبارک انجمن کے حق میں کسقدر مفید ثابت ہوگی ؟ دنیا میں کوئی کام بغیر مرد اور عورت ' دونوں کی شرکت کے اچھی طرح انجام نہیں پاتا - لڑائی تک میں ' جو خاص مردونکا کام ہے ' عورتیں بیماروں اور زخمیوں کی خبرگیری اور تیمار داری کا اہم کام کس خوبی سے انجام دیتی ہیں - اسی طرح عبادت میں بھی وہ اپنے برادران دین کے ساتھہ جسطرح زمانہ قدیم میں شریک ہوتی تھیں ' اب بھی شریک ہو سکتی ہیں - غرضکہ کوئی کام ایسا سمجھہ میں نہیں آتا کہ جو مردوں ہی کے فایدے اور اونہی کی ترقی کے واسطے مخصوص ہو ' اور عورتوں کو اوس سے کوئی سروکار نہو - چونکہ حضور نے کوئی تخصیص کسی کام کی نہیں کی ہے ' ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کام ہمارے حسب حال اور کرنے کے قابل ہوگا یا نہیں -

اگر پردہ کا خیال کیا جاے تو اسکے دو جواب ہیں : ایک یہ کہ زمانہ قدیم میں عورتیں کیا کرتی تھیں ' اور ایسے مبارک کاموں میں شرکت کرتی تھیں یا نہیں ؟ اگر کرتی تھیں تو ہمارے واسطے بھی مثل اونکے شرکت میں کوئی مضایقہ نہیں - دوسرے یہ کہ رسمی پردہ فی زماننا خود کم ہوگیا ہے ' اور روز بروز اوٹھتا جاتا ہے - بہت سی عورتیں تعلیم یافتہ اور نیم تعلیم یافتہ ایک ضروری اور شرعی پردہ کے ساتھہ سب کچھہ کرسکتیں ہیں ' اگر کرنا چاہیں ' اور اونکے " قوامون علی النساء " بھی اونکو اجازت دیں - بہرنہج یہ معاملہ بہت ضروری ہے ' اور امید ہے کہ حضور بھی اسکی نسبت اپنی زبان فیض ترجمان سے کچھہ ارشاد فرمائینگے - ہم اتنا ضرور عرض کرینگے کہ اس زمانے میں ہر شخص ہمارا مخالف ہی مخالف ہے ' کوئی اپنا اور ہمدرد نہیں - بعض صلاح کار حضور کے سامنے پردہ کی شق پیش کرینگے ' بعض اوسکو غیر مناسب اور خلاف مصلحت بتلائیں گے ' مگر حضور اِن ریا کاروں کے کہنے سننے میں نہ آویں ' اور جیسا مناسب سمجھیں خود تصفیہ کریں ' مگر ہمارے حقوق پامال نہوں -

الہلال

آپ اور مثل آپکے دیگر اسلام پرست و با غیرت و حمیت بہنوں کا یہ جوش دینی ' انکی قدیمی روایات ملیہ کو تازہ کرنے والا ' انکے جنس اشرف کے جذبات و عواطف کے احترام کو زندہ کرنے والا ' اور مستحق ہزار تحسین و صد ہزار حوصلہ افزائی ' و نیز موجب شکر حضرت عز اسمہ ہے - اللہ تعالے توفیق رفیق اور استقامت و ثبات ہم سب کے شامل حال فرماے -

دعوت " انصار اللہ " کا مقصد حقیقی اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بننے کی دعوت دی جاے ' اور ایک جماعت پیدا کی جاے جو اپنے تمام اعمال و افعال میں تعلیم اسلام کے خود فروشانہ و مجاہدانہ اتباع کا نمونہ ہو ' اور اپنی زندگی کو ہر طرف سے ہٹاکر ' صرف اللہ کے ماتحت کردے - پس ظاہر ہے کہ اگر اسلام و قران کی دعوت میں مرد و عورت کی تفریق نہیں تو اس میں بھی کیوں ہونے لگی ؟ اگر مسلمانوں کو مسلمان بنا چاہیے تو مرد و عورت ' دونوں کیلیے ہے - اور اسلام جو تمام عالم میں عورتوں کو انکی اصلی عزت و حقوق دلا نے والی ایک ہی قوۃ الہیۂ وحیدہ ہے ' وہ کب کسی چیز میں امتیاز و تفریق کو پسند کرتی ہے ؟

پس اگر ایک عورت مسلمہ ' اللہ اسکے احکام کی مخاطب ہے ' اگر مومنین و مسلمین کے ساتھہ مومنات و مسلمات بھی صداے الہی کے مخاطب ہیں ' اگر شریعۃ الہیہ اور احکام اسلامیہ اعمال حسنہ کی تمام انسانوں کو دعوت دیتے ہیں ' اور اگر اللہ کے بندے صرف مرد ہی نہیں بلکہ بالکل انہی کی طرح عورتیں بھی ہیں ' اور اگر اسکا دروازہ ہر اپنے چاہنے والے کا منتظر ہے ' تو پھر کیا امر مانع ہے اسکے لیے کہ دعوت انصار اللہ کی صدا پر وہ اپنے محترم دلوں کے اندر ولولۂ مقدس پائیں اور لبیک نہ کہیں ؟

پھر یہ ایک امر ظاہر و مسلم ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے انقلابات بعیدۂ و قریبہ کا اگر تفحص کیا جاے تو اسمیں اس جنس اشرف و محترم کے مساعی کا ایک بہت بڑا سلسلہ نظر آے گا - یہی ہیں جنکو اللہ تعالی نے اپنی مخلوقات کی مجازی ربوبیت کا منصب عطا فرمایا ہے ' اور انسانی قلب و دماغ پر حکومت بخشی ہے - یہی ہیں جو اگر چاہیں تو گھر کے اندر رہکر وہ عظیم الشان انسانی تبدیلیاں پیدا کردیں ' جو باہر کے مجمعوں اور مجلسوں میں بڑے بڑے مصلحین و واعظین نہیں کر سکتے - یہ ماں کی صورت میں انسان کی طبیعت پر حاکم ہیں ' اور اسکی فطرۃ ثانیہ انکے ہاتھوں میں ہے - اور پھر بیوی کی صورت میں معیشۃ منزلی کی ملکۂ فرماں رواں ہیں ' اور جس رنگ میں چاہیں ' انسانوں کو رنگ دے سکتی ہیں -

زیادہ تفصیل کی گنجایش نہیں - مقصد یہ ہے کہ آج ہم میں تبدیلی پیدا کرنے کیلیے ایک بہت بڑی اصولی اور بنیادی شے یہ ہے کہ ہمارے گھروں کے اندر تبدیلی پیدا ہو ' اور ہماری عورتیں اُس صدا کو گھروں کے اندر یاد دلالیں ' جنکو گھر سے باہر ہم سنتے ہیں ' اور پھر بدبختانہ بھلا دیتے ہیں -

اگر وہ دن آجاے کہ ہماری عورتیں آمادۂ عمل ہو جائیں ' تو اللہ اللہ ! اُس دن کی عظمت و بزرگی ' اور اسکے نتائج مدھشۂ و جلیلہ کا کیا پوچھنا ؟

یقین کیجیے کہ پھر ہم سب بدل جائیں ' اور ہم بدل جائیں تو دنیا کو بھی بدل جانا پڑے -

امید ہے کہ اب آپ کی تشفی ہوگئی ہوگی ' اور میں اطلاعاً ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ علاوہ اپنی جماعت مخصوص مقامی کی ' باہر سے بھی اس وقت تک بہت سی خواتین غیور و اسلام پرست شریک دعوت و معین راہ ہوچکی ہیں - رہا پردے کا سوال ' تو اسکو اس مسئلے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے - خدا کا ہر بندہ اپنی جگہ پر رہکر اپنے خدا سے ملسکتا ہے - اسکے لیے باہر نکلنے کی ضرورت نہیں - و نسال اللہ تعالی ان یرزقنا کمال الحسنی ' و سعادۃ العقبی ' و خیر الاخرۃ و الاولی -

الاتحاد الاسلامی

از حضرت کاتب قدیر: جلال نوری بک

(۲)

عالم اسلامی پر تفرق یورپ کا راز دو باتوں میں مضمر ہے :

(۱) علوم و معارف میں عالم اسلامی کا تنزل -

(۲) مستعمرات اسلامیہ میں اشاعت مدنیۃ حدیثہ اور منع انتشار علوم و معارف کے لیے یورپ کی سعی -

پس اگر عالم اسلامی چاہتا ہے کہ یورپ کے غالب پنجے سے ان حقوق کو واپس لیلے ' جن پر یورپ نے اپنی شجاعت و بسالت یا آتشیں و سفید اسلحہ سے نہیں ' بلکہ اختراعات و اکتشافات ' صنائع و تجارات دہاء و حزم ' اور خدع و دروغ بافی سے قبضہ کرلیا ہے ' تو اسکا اولین فرض یہ ہے کہ وہ اپنے تمام جوش و خروش ' ولولہ و حوصلہ ' سعی و کوشش ' اور ہمت و وقت کو اس ایک مرکز پر جمع کردیں : جب تک یورپ اپنے حوصلہ و علم سے ہماری زمینوں اور اپنے مصنوعات و اختراعات سے ہماری جیبوں کو خالی کر رہا ہے ' اسوقت تک ہمارے لیے نہ انقلابات سیاسیہ و اضطرابات داخلیہ مفید ہونگے ' اور نہ موتمرات اصلاحیہ و موازنات دولیہ - کیونکہ ہماری موجودہ گونہ گوں غلامیاں علم کی شاخ سحر کا عمل ہیں ' جسکے رد کے لیے بھی اسی شاخ سحر کی ضرورت ہے - پس عالم اسلامی کو یہ نکتہ اچھی طرح سمجھہ لینا چاہیے کہ اگر وہ اس کار زار ہستی میں آزادی کے ساتھہ زندہ رہنا چاہتا ہے ' تو اسکو لازم ہے کہ اس تیغ و سپر سے فوراً مسلح ہو جاے ' جو حریت و حیات کے بقاء کے لیے ناگزیر ہیں - یہ تیغ و سپر کیا ہیں ؟ علوم و معارف -

خطر اصفر (Yellow Peril) یورپ کے لیے خواب خوف آگیں (نائٹ میر) ہے ' جسے دیکھہ کے چیخنے والے کی آواز پر نہ صرف ایوان سیاست کے زود ترس سونے والے ' بلکہ بندروں کے مہاجن اور بازاروں کے خوانچے والے تک چیخنے لگتے ہیں - اسلیے ارباب دانش و سیاست عرصے سے اس کوشش میں ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہوسکے جراثیم کو قتل کر ڈالا جاے - یورپ کا خیال ہے کہ ان جراثیم کے توالد و تناسل ' و تضاعف و تزاید کا سبب وحید ' اتحاد اسلامی کا تخیل ہے ' اور اس اتحاد اسلامی کا عروۃ الوثقی وحدت لغت یعنی زبان کا ایک ہونا ہے - پس جہاں مسلمانوں نے خود اپنی لغۃ ملیہ کو چھوڑ دیا ہے ' اور بغیر قہر و اکراہ کے ' نہ صرف بنظر ضرورت ' بلکہ بخیال تفرنج ' و بر سبیل مباہات ' فرنگی زبانیں اختیار کرتے جاتے ہیں ' وہاں تو ضرورت ہی نہیں ' مگر جن مقامات کے مسلمان ابھی اس رشتہ اتحاد اسلامی کو اپنی انگلیوں میں مضبوط پکڑے ہوے ہیں ' اور اسوقت تک چھوڑنا نہیں چاہتے ' جب تک کہ گردنیں اپنی جگہ سے نہ سرک جائیں ' وہاں ہر ایسی شرمناک فرنگیانہ تدابیر سے اسکے چھڑانے کی کوشش کیجارہی ہے ' کہ السانیت کی زبان ارباب تدابیر کی تحقیر کے بغیر نہیں رہسکتی - مشرق کا ایک معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ قریباً ہر ملک میں دو زبانیں ہوتی ہیں : ایک لغۃ فصحہ کہ ایک ہی ہوتی ہے ' اور خطابت و کتابت اور خواندہ طبقہ میں عام طور پر استعمال کیجاتی ہے - دوسری دارجہ کہ متعدد ہوتی ہیں ' اور زیادہ تر ناخواندہ و باشندگان قصبہ و دہ میں مستعمل ہوتی ہے - دارجہ کا تعدد و تشتت لغۃ فصحہ کی وحدت پر موثر نہیں ہوتا - اہل دارجہ خواہ صحبت و معاشرۃ ' خواہ تعلیم و تربیت سے جب اس قابل ہوجاتے ہیں کہ زبان فصحہ استعمال کرنے لگیں ' تو دارجہ کو چھوڑ کے فصحہ اختیار کرلیتے ہیں - کردی کی زازا ' عثمانی کی اذری ' اور بربری کی عربی سے وہی نسبت ہے ' جو فالقی ' باسقی ' اور برو فانسالی کی فرانسیسی سے ہے -

اس توطیہ و جیزہ کے بعد میں اپنے مقصود کی طرف متوجہ ہوتا ہوں - افریقہ کی دارجہ بربری ہے - رومیوں کے عہد میں تمام قبائل شمالی افریقہ کی یہی زبان تھی ' مگر جب اسلام آیا تو اپنے ساتھہ مدنیت اسلامیہ کے دیگر اجزاء کی طرح لغت اسلامیہ یعنی عربی بھی لایا - جسطرح کہ عالم اجسام میں ناموس (تنازع للحیاۃ) (و بقاء الاصلح) جاری ہے ' اسی طرح عالم السنہ میں بھی جاری ہے - بربری اور عربی میں تنازع و تصادم ہوا - بربری تاب مقابلہ نہ لاسکی - اعلی طبقہ کو چھوڑ کے جہلا اور عامہ میں پناہ گزیں ہوگئی کہ وہ ہمجیت و توحش کی یادگاروں کے لیے ایسی پناہ گاہیں ہیں ' جہاں تک مدنیت و ارتقاء کا ہاتھہ نہیں پہنچتا ' اور اگر پہنچتا بھی ہے تو بہت عرصہ کے بعد - غرضکہ صرف سر انگشت کتابت و خطابت ' اور اعلی و خواندہ طبقہ پر عربی نے قبضہ کیا ' اور یہ حالت ہوگئی کہ تمدن و شایستگی کا ذریعہ (کہ زبان اسلوب ' بلکہ مخارج تک ہیں) عرب کے مخارج کی نقل و محاکات سمجھی جانے لگی ' بعینہ اسیطرح ' جسطرح کہ ایک اناطولی دہقانی جب قسطنطنیہ میں چند دن رہتا ہے تو اپنا کرخت اور درشت لہجہ چھوڑ کے قسطنطنیہ کا شیریں و نرم لہجہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے - یا ایک باشندۂ نو آبادی پیرس میں چند دن رہتا ہے تو اپنے وحشیانہ لہجہ کو چھوڑ کے پیرس کے شستہ ' شائستہ ' اور طرب انگیز ' لہجہ کو اختیار کرلیتا ہے - پس گو افریقہ کی اصلی زبان بربری تھی ' مگر جب عربی آئی تو اس نے کچھہ تو دامن ملت و خلافت سے وابستگی کی وجہ سے ' اور زیادہ تر اپنی حوش آہنگی ' مایہ داری ' اور قدرت تعبیر سے بربری کے قلمرو ادب کو (جو خطابت و کتابت ' تصنیف و تالیف ' مراسلہ و مکالمہ پر مشتمل تھا) اپنی وسیع شاہنشاہی میں شامل کرلیا -

پس اگر فرانس لغت ' جنس ' اور وطن میں افریقہ سے مختلف ہونے کے باوجود افریقہ کے استعمار کو جائز سمجھتا ہے ' تو کوئی وجہ نہیں کہ عربی کے اس استعمار کو " غصب " یا تداخل نا جائز قرار دیا جائے اور افریقہ سے اسکے نکالنے کی کوشش کیجائے - حالانکہ اہل افریقہ سے عربی بنسبت فرانس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ انکی زبان ملی اور صدیوں سے زبان ادبی ہے - مگر یورپ ' یہ پیکر مصالح پرستی ' یہ مجسمہ خود کامی ' یہ مرقع اجماع حرص

و استبداد ' اس اثر اسلامی ' اس مذ،ر ماضي اور اس رشتهٔ اتحاد اسلامي كو فنا كرديني كي هر ممكن كوشش كر رها هے - اور اسكي جگه اس زبان كو زنده كرنا چاهتا هے ' جسكا نام بربري يورپ كي تمام زبانوں ميں اپنے مفهوم وحشت كے لحاظ سے بدترين دشنام هے -

اس كارروائي ميں فرانس سب سے پيش پيش هے - اس عدل سوز مقصد كے ليے فرانس نے كيا كيا تدابير اختيار كي هيں ؟ افسوس هے كه داستان طويل اور نطاق مقاله تنگ ' مختصراً يه كه بربري زبان كے زنده اور عربي كے مرده كرنے كے ليے تيغ و زر' دونوں سے كام ليا جا رها هے ' اور بعض حصوں ميں يه مساعي شنيعه اس حد تك كامياب هوگئي هيں كه كل تك جنكي زبان كے ليے عربي' جوے سلسبيل تهي' آج انكے كانوں كے ليے وه پگهلا هوا سيسه هے ' جو دوزخ ميں مجرموں كے كانوں ميں ڈالا جائيگا -

عربي كا ذكر عرضاً آيا تها ' مگر موضوع تفصيل طلب تها' اور گو ميں نے ايجاز كي كوشش كي مگر ايجاز بهي اتنا بڑها كه بجاے خود اطناب هوگيا - مجهے كهنا يه هے كه علم' زبان ' صنعت ' تجارت' سپگهري' غرض ان تمام اسلحه هجوم و دفاع سے عالم اسلامي تهيدست هے' جو اس رزمگاه هستي ميں كسي قوم كو پامالي سے بچا سكتے هيں - ليكن با اين همه تهيدستي و بے ساماني ' ايک هتيار هے جو تيغ بهي هے اور سپر بهي - وه دشمن كے وار روک بهي سكتا هے' اور خود انكے چركے بهي لگا سكتا هے - يه سلاح مقدس حبل الله في الارض " الاتحاد الاسلامي " هے -

پس اب مسلمانوں كو صرف دو كام هي كرنے هيں :

(۱) اس رشتهٔ اتحاد كو مضبوط پكڑنا ' اور اسكے استحكام كي كوشش كرنا - اسكے ليے ضرورت هے كه ايک بين الملي زبان هو جسكے ليے بحمد الله عربي موجود هے - پس چاهيے كه اسكي توسيع و ترقي' نشر و اشاعت' اور اسميں نبوغ و كمال پيدا كرنے كي كوشش كيجاے' اور هر ايسے خطے ميں جهاں مسلمان هوں' ايک ايسي جماعت هو' جو عربي ميں اپنے افكار و آراء ظاهر كرسكے اور اسطرح هر اسلامي ملک دوسرے اسلامي ملک كے حالات سے باخبر هو ، اور انكے رنج و راحت ميں شريک اور ايكدوسرے كي مشوره و راے سے مدد كرے -

علوم و معارف اور خصوصاً عمليه پر خاص طور پر توجه كيجاے - اور ملكي مصنوعات و تجارت كو فروغ دياجاے - كيونكه يورپ كي طاقت كا مدار دولت پر هے ' اور دولت كا مدار ايشياء كي جيبوں پر - پس اگر ايشيا كي جيبوں كے منهه يورپ كے ليے بند هوگئے تو پهر يورپ آج كا يورپ نه رهيگا -

داستـــان خـــونين

(۲)

سلسلے كيليے نمبر (۱۹) ملاحظه هو

باوجود رياستهاے بلقان كي كوششوں ' يوروپين پريس كي زرخريده خاموشي' اور يوروپين وزارتوں كي سازشوں كے' كچهه حصه ان مظالم كا ' جو رياستهاے متحده نے مسيحيت كے نام سے اس لڑائي ميں كيے هيں' آخر اشكارا هو هي گيا :

جو چپ رهيگي' زبان خنجر لهو پكاريگا آستيں كا

هزاروں قيديوں كے هاتهه پاوں كاٹے گئے يا بيرحمي سے ته تيغ هوے' غير جنگجو لوگوں كي پوري آباديان' جنميں بڈهے ' عورتيں' بچے ' سب شريک تهے ' زنده جلا دي گئيں - هزاروں عورتيں اور كم عمر لڑكياں سنگدلي سے بے عصمت كيگئيں - اس طوفان خونخواري اور بهيميت ميں جو مظلوم مقدونيا پر نازل هوا ' سب سے بڑا قهر يه هوا كه زخمي مرد اور بے بس عصمت دريده عورتيں اكثر زنده دفن كردي گئيں ! !

يه افسانه مظالم جو نهايت معتبر ذرايع سے هم تک پهنچا هے' من و عن شايع نهيں كيا جا سكتا ' كيونكه اول تو اوسكے تفصيلي حالات اسقدر درد انگيز هيں كه انساني طبيعت اسكي سماعت كي متحمل نهيں هو سكتي - دوسرے اسكا خوف هے كه اوسكے راوي محض واقعات كي صفائي اور بلاكم و كاست هونيكي وجه سے پهچان ليے جائينگے ' اور وه خونخوار درندے' جو مقدونيا پر اب قابض هيں' اونسے ضرور انتقام لينگے -

واقعات كے انتخاب ميں همنے پوري كوشش كي هے كه بهت مختصر كرکے لكهے جائيں -

هماري محنت ٹهكانے لگ جاے ' اگر وه واقعات جو همنے اس رسالے ميں بيان كيے هيں' اور جو اوس پورے مواد كا عشر عشير بهي نهيں هيں ' جو همارے پاس موجود هے' اونكو پڑهكر تمهارا دل پسيجے اور تم لوگ اپني گورنمنٹوں كو سمجهاؤ كه اب اوس سكوت و جمود سے (جو سازش سے كسيطرح كم نهيں) بازآئيں' جو اونكا لڑائي كے پيشتر سے وتيره رها هے - اور ان مظالم كو روكيں' كيونكه يه اب تک جاري هيں - اور اگر يه نه روكے گئے تو اوسوقت تک جاري رهينگے' جب تک كه روميليا كي پوري اسلامي آبادي مٹ نه جائيگي - هم سے هر روز وعدے كيے جاتے هيں اور اسكا ثبوت ملتا رهتا هے كه دول يورپ مسئله بلقان كي نسبت تقريباً متفق هيں' اور اونكے افعال سے ظاهر هوتا هے كه يورپ كے فريب كار سياست كم سے كم ايک مرتبه تو ضرور سچ بولے -

مگر يقيناً انسانيت كے ساده مسايل پاليٹكس كے پيچيده مسايل سے كهيں آسان تهے' مگر ابتک اس معاملے ميں كسي كوشش كا نه كيا جانا' كيا اسكا كافي ثبوت نهيں هے كه دول يورپ قتل و خونريزي كے واقعات سے بالكل پنبه بگوش هيں ؟ مگر اوسي حد تک جب تک كه اون واقعات كا تعلق مسلمانوں سے هے -

اس رسالے كو سياسي مسئله بلقان سے كوئي تعلق نهيں' مگر پهر بهي اسكے درد انگيز مطالب پوري طرح سمجهنے كيليے ضرور هے كه ناظرين مسئله مذكور سے مختصراً آگاه كرديے جائيں -

قطع نظر البانيا كے ' جهاں مسلمانوں كي تعداد هميشه سے غالب رهي هے ' مقدونيا كي آبادي بهي ابتدا سے ايک مخلوط آبادي هے ' جسميں مختلف نسلوں اور متعدد مذاهب كے مخلوط هو جانے سے كوئي صحيح تقسيم و تفريق ممكن نهيں - مثلاً اكثر مسلمان' سربي يا بلغاري ' هيں اور بهت سے وه لوگ' جو يوناني كهے جاتے هيں' دراصل الباني ' يا ولاخ ' (روماني) هيں - اور وه جو بلغاريا كے نقشجات مردم شماري كے مطابق بلغاري كهے جاتے هيں ' دراصل يوناني هيں ' جنهوں نے ڈر كے مارے تبديل مذهب كرديا - اسيطرح اكثر بلغاريوں نے بهي خوف سے كليساے يونان قبول كرليا هے - چنانچه مقدونيا كي آبادي مجملاً يه بتلائي جاتي هے :

مسلمان	۴۰ - فيصدي
عيسائي	۶۰ - فيصدي

مگر يه تعداد بلغاريوں كے حساب كے مطابق هے - ترک اپنے حساب سے مسلمانوں كي تعداد بهت زياده بتلاتے هيں - يعنے كم ازكم دس لاكهه - مگر خواه كسي حساب سے هو' مسلمانوں كي تعداد ديگر

قوموں سے کہیں زیادہ (اس واقعه کو ضرور یاد رکھنا چاهیے جسکو افسوس هے که یورپ اکثر بھلا دیا کرتا هے) اور پورے مقدونیا میں پھیلی هوئي هے - قواله اور اوسکے اس پاس کے تین اضلاع بالکل اسلامي شہر هیں - انکے علاوہ یہود (سفردیم) بھي کثرت سے آباد هیں - صرف ایک شہر سالونیکا میں انکي تعداد اسي هزار سے کم نہیں جو دیگر فرقوں سے نہیں زیادہ هے - یه لوگ اون لوگوں کي نسل میں هیں' جو سنه ۱۴۹۳ع میں کلیسا اور سلطنت' دونوں کے هاتھه سے گھایل' اور مقدس انکویزیشن کے مظالم وتشدد سے بھاگ کر ترکوں کے پاس پناہ گزیں هوے تیے - ترکوں نے اونکے ساتھه همیشه ایک بے تعصبانه اور همدردانه برتاؤ کیا - المختصر " یوناني " گوشه جنوب مغرب اور مقامات ساحل میں' اور " بلغاري " مشـرق میں ' اور " سربي " شمال میں آباد هیں -

هم سلطنت عثماني کو اوس الزام سے بالکل بري الزمه نہیں کرنا چاهتے' جو مقدونیا کي بدنظمي کے معاملے میں اوس پر عاید هوتا هے - ترکوں نے اس معامله میں بیشک غفلت اور سهل انگاري سے کام لیا' اور ریفارم (اصلاح معاملات) میں ضرور اونھوں نے سستي کي - مگر اونکے همسایوں کا طرز عمل اس سے بالکل جدا تھا - اونکے واسطے بد نظمي بہت ضروري تھي' کیونکه اونکے شیطاني منصوبوں کي پرورش صرف اس بد نظمي کے گہوارہ هي میں هوسکتي تھي - اگر ترک اصلاح میں صرف سستي کے گنہگار تیے' تو یه لوگ اوسي اصلاح کے جاني دشمن اور سخت مخالف تیے - اسکے علاوہ اس مخالفت کي تجویز میں ریاستہاے بلقان کے علاوہ اور لوگ بھي شریک رہے هیں ' جنکا دانت همیشه سے البانیا اور سالونیکا پر لگا تھا -

صدها طریقوں سے مخالفت کي آگ بھڑکائي گئي' مگر اونمیں سے صرف چند همارے اس رسالے سے تعلق رکھتے هیں - یه یاد رکھنا چاهیے که یه نفرت صرف ترکوں هي تک محدود نه تھي - " یوناني " اور " بلغاري " بسبب اختلاف قوم و مذهب آپس میں اسدرجه عناد رکھتے تیے که اوسکے آگے ترکوں کي منافرت مات هوگئي تھي -

اصلاح کے سوا اور کسي چیز سے ان متضاد عناصر میں ایک غیر طبعي اتفاق و اتحاد کا پیدا کرنا ممکن نه تھا ' مگر اصلاح کے معنے تیے ایک متحدہ اورمطمئن مقدونیا' مگر مقدونیا کے اتحاد سے یونانیوں اور اسلافیوں کي تمام حوصله مندیاں خاک میں ملجائیں -

مسئلـــه ارمینیــا

روسي اخبار باکو نے ارمینیا کے متعلق سینٹ پیٹر سبرگ کے ایک مدبر کا مضمون شائع کیا هے - مضمون نگار لکھتا هے :

اس امر کا تصور بھي ممکن نہیں که دول کي مخاصمت کا نشانه بنے بغیر روس اراضي کوہ قاف سے زیادہ وسیع زمین حاصل کرسکے - کیونکه اس صورت میں وہ مجبور هوگا که ان تمام مقامات میں ' جن پر وہ قابض هوا ' اتني بڑي فوجي طاقت رکھے' جتني که وہ کوہ قاف میں بھي جمع نه کرسکا هے' اور اگر خونیں رستخیز کے بعد چھه همسایه اناطولي صوبوں کو روس نے مشغول کرلیا' تو دول عظمی کے سامنے وہ اس جوابدهي کا ذمه دار هو جائیگا ' جسکي اسمیں طاقت نہیں -

صوبه هاے مذکور میں انتظامي خود مختاري کي بنیاد انهي ارمینوں کے لیے اس سے زیادہ مضر هے ' جتني که مفید هے - وهاں اکثریت اسلام کو حاصل هے - پس انتخاب میں اقلیت (منارتي) انهي کي طرف هوگي -

ارمنیوں کے لیے مفید ترین شے اصلاحات کا نفاذ هے - مسئله شرقیه پر بحث کرنے والے تمام ارباب سیاست اس امر میں میرے هم آهنگ هیں که ارمنیه کي خوشحالي صرف ان اصلاحات سے ممکن هے' جو (یورپ کي کفالت پر) دولت عثمانیه نافذ کرنا چاهتي هے -

ان خوابوں کو پورا کرنا غیر ممکن هے' جو بعض ارمني ارباب هوس دیکھه رهے هیں - اگر هم غور کرینگے تو معلوم هوگا که دولت عثمانیه کي مشکوک حالت هي نے ارمنیوں کو اس خیال سیاسي اور ان پر افراط مطالبات کے غاروں میں گرادیا هے - اور بعض نے تو وہ بے سود حرکتیں کي هیں' جنکو مستقبل کي اصلاحات سے کوئي تعلق نه تھا -

موجودہ جنگ بلقان کو ارمینیه کے مستقبل سے کوئي تعلق نہیں' یه ناممکن هے که ریاستہاے بلقان کي فتوحات کا اثر مشرقي اناطول پر پڑے - دول عظمی نے (اپنے مصالح کي بنا پر) بالاتفاق طے کرلیا هے که ابھي اناطول ترکي هي کے هاتھه میں رهے - ترکي پر موجودہ جنگ کے نتائج کا اثر خواہ کچھه هي پڑے' مگر اسکو مسئله ارمینیه سے ذرا بھي مس نہیں - اگر وهاں دول عظمی میں سے کسي کے فوائد پامال نه کیے گئے' تو روس یا کوئي طاقت بھي شدائد جنگ کي طرف ایک قدم نه اٹھائیگي - پس اگر ارمني ترکي کے ساتھه اپنے تعلقات خوشگوار رکھینگے تو یه انهي کے لیے بہتر هوگا - انکو چاهیے که یورپ کا دروازہ کھٹکھٹا نے کے بدلے اپني هي حکومت کي طرف رجوع کریں که انکي امیدوں کے حصول کے لیے یه کفیل تر و قریب تر صورت هے -

تصریحـــات شاہ یونان

جارج متوفي شاہ یونان اور ڈاکٹر هولدت سے جو سالونیکا میں زخمیوں کے معالج هیں' موجودہ جنـگ کي بابت بارها گفتگو هوئي - چونکه جنگ برسر اختتام تھي' اسلیے شاہ متوفی نے بعض ان امور کے اظہار میں تردد نہیں کیا' جو اب تک اس نے ظاهر نہیں کیے تیے -

جارج نے کہا که یونانیوں کے شدید ترین دشمن بلغاري هیں' یونانیوں اور بلغاریوں میں ایک شدید جنگ کا هونا ناگزیر هے -

۱۴ - برس سے هم اس جنگ کے لیے تیار هو رهے تیے' جس سے آج فتحمند نکلے هیں - اس تمام مدت میں هم کو وثوق تھا که کسي نه کسي دن ضرور منزل مقصود تـک پہنچینگے - اسلیے هم نے بہت سے رنجدہ امور کو برداشت کیا - هم نے بتحقیق یه معلوم کرلیا تھا که هم میں نه تو قوت کي کمي هے' اور نه صبر و فرصت شناسي کي' لیکن هم ترکي تخت کو نه الٹ سکے اسلیے هم نے اسوقت کا انتظار کیا جبکه وہ اندروني اور بیروني جنگوں میں مشغول هو - موجودہ وقت ایسا هي تھا ' اسلیے هم نے اسکے ساتھه وہ جنگ شروع کي ' جسکا انجام هماري فتحمندي پر هوا - اب یونان کو استراحت کي ضرورت هے' مگر نه اسطرح که یه بھولجاے که اسکو ایک اور جنگ کے لیے تیار رهنا هے اور تین چار سال کے بعد جس سے بچنا نا ممکن هو جائیگا - بلکه میري راے میں عجب نہیں که عنقریب هو -

ممکن هے که دشمن (نام کي تصریح نہیں) جب اپني طاقت جمع کرلے تو هماري قوت سے تعداد میں بڑھجاے - مگر ایک سپاهي اور دوسرے سپاهي میں جو فرق هے' وہ اس عدم توازن کي تلافی کردیگا - هماري بہادر فوج پر جوش هے' اور بخلاف بلغاري فوج کیونکه اسکي قوتیں گري هوئي هیں - مجھے اپني فوج پرا اعتماد هے ' اگرچه اسکي تعداد اسوقت صرف ایک لاکھه ۸۰ هزار رهے مگر هم ضرورت کے وقت اسمیں اهم اضافه کرسکتے هیں - میں ایک بات اور کہتا هوں - جسطرح که هم کو اس جنـگ میں مددگار ملے هیں اسیطرح آیندہ جنگ میں بھي هم کو معین ملجائیں گے -

ناموران غزوۂ بلقان

شهادة بطل الحريه

رحمة الله عليک يا نيازي بک !!

شہيد راہ ملة و وطن ' و فقيد الامة

حادثۂ ملي

ناظرين نسل عثماني کے موجودہ مجمع ابطال کے مشہور برگذيدہ رکن ' اور دستور عثماني کے اولين مجاهد ' يوز باشي (نيازي بک) کو ابهي بهولے نہونگے ' جس کا ذکر صفحات الہلال هي پر نہيں ' بلکہ حوادث و واقعات عظيمۂ عالم کے قراطيس شہرت پر بارها جالب انظار مغرب و مشرق هوچکا ہے -

غزوۂ طرابلس کے زمانے ميں غازي انور بے کے و رود طرابلس کے بعد انکا بہ تبديل لباس مصر پہنچنا اور پهر افشاء راز کے بعد واپس جانا ' اور پهر انقلاب عثمانيه آخري ميں جانفروشانه عزائم کے ساتهه شريک هونا ' وہ تازہ واقعات هيں ' جو کل تک همارے زبانوں پر تهے -

ممالک اسلاميه کي تازہ ترين ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ عين اپني بد نصيب ملة کے دور کہولة ' مگر خود اپنے عنفوان جواني کے عالم ميں ' يه فداء ملة ' خود البانی اعداء ملک و وطن کے هاتهوں حدود البانيا کے اندر شہيد هوگيا ! انا لله و انا اليه راجعون -

شہيد راہ ملة و وطن : رسنہ لي نيازي بک

در حقيقت يه حادثۂ فاجعه صرف مملکت عثمانيه کا هي خسران نہيں ہے ' بلکہ ايک مصيبۂ ملي ہے ' جسکے غم ميں تمام عالم اسلامي کا حصہ ہے - ناموران و ابطال کا فقدان زندہ قوموں کيليے بهي ايک ماتم کبري هوتا ہے ' پهر اُس قوم کيليے کيوں نہو ' جو اپنے دور انحطاط و تنزل کے دن گن رهي هو ' جسکے تمام خزانے لٹ چکے هوں ' جسکے تمام قواء نشو و نما مضمحل هوگئے هوں ' اور جسکا هر آنے والا دن ' بظاهر گذرے هوے دن سے بد تر هو ؟

ايک دولت مند کي اشرفيوں کا صندوق بهي کهو جاے تو اسکے ليے چنداں غم و حسرت کي بات نہيں هوتي ' کيونکہ اگر ايک صندوق ضائع جاتا ہے تو صدها صندوق خزانے ميں موجود هوتے هيں ' اور نئي دولت و حشمت کي افزايش و ترقي کا سلسله جاري هوتا ہے ' ليکن اگر ايک فقير دريوزہ گر جسکي تمام متاع اسکي پهٹي هوي جيب کے چند کهوٹے سکے هوں ' ايک تانبے کا حقير و ادني سکه بهي کهو ديتا ہے ' تو شدت غم و مايوسي سے اسکا دماغ چکرا جاتا ہے ' اور اپني بيکسي و محتاجي پر زار قطار رونا شروع کر ديتا ہے - کيونکہ دولت مند کيليے اشرفياں بهي کچهه نه تهيں ' پر اس بدبخت کيليے تو ايک کهوٹا سکه بهي کم از تخت قيصر و تاج سکندر نہيں !!

يهي حال قوموں اور ملکوں کا بهي ہے - زندہ قوموں کا خزانۂ خصائل و کمالات انسانية ' طرح طرح کے طلائي سکوں اور قيمتي و نادر لعل و جواهر سے لبريز هوتا ہے - اور روز بروز انکي دولت ميں افزايش ' اور انکے خزانے کے حدود ارضي ميں وسعت هوتي رهتي ہے - ان ميں هر صنف و فضيلة انساني کے ارباب کمال موجود هوتے هيں ' اور ايک جاتا ہے ' تو دس اسکي جگہ آ موجود هوتے هيں - پس کاملين و ابطال کا فقدان گو في نفسه درد انگيز هو ' ليکن انکے ليے چنداں موجب خسران و نقصان نہيں هوتا ' ليکن جو قوميں کہ اپنا دور اقبال کهو ديتي هيں ' اور عروج و ارتقاء کي جگہ ادبار و تسفل کے زمانے ميں مبتلا هوتي هيں ' انکي مثال اسي کنگال فقير کي سي هوتي ہے - پس انکو تو اپنا ايک کهوٹا سکه بهي هزار درجه زائد از لعل و گہر محبوب هونا چاهيے - چه جائيکہ وہ لعل درخشاں ' جو فقير کي گدڑي هي ميں نہيں ' بلکہ پادشاہ کے تاج و تخت کيليے بهي زيور هو !!

هم لٹ گئے هيں - همارا خزانه تاراج ادبار هوگيا - اور همارے اُجڑے باغ کے پهولوں سے آج غيروں کے کا شانه و ايوان معطر هو رهے هيں - ايسي حالت ميں هم کو اپني بچي کهچي پونجي کے ايک ايک ذرہ کا عشق هونا چاهيے ' اور اگر اوروں کو اپنے پهولوں کے لٹنے کا خوف ہے ' تو هم کو اپنے گهر کے خس و خاشاک کے ضائع هوجانے کا غم هونا چاهيے !!

* * *

جب يه حال هو تو پهر آج هم (نيازي بک) کے فقدان پر جسقدر ماتم کريں کم ہے -

هم اشاعت آئيه ميں انکي سوانح عمري شائع کرينگے ' جو انکي خود نوشته سوانح (خواطر نيازي) سے ماخوذ هوگي -

جنگ بلقان کے چهڑتے هي يه ملت پرست غيور مصروف خدمات اسلاميه هوگيا تها - اس نے فوج سے الگ هو کر مجاهدين کي ايک خاص جماعت قائم کي تهي ' اور اپنے دوست و همراز يوسف صبري بک کے ساتهه مصروف دفاع وطن ' اور جهاد في

سبیل الله تها - آخري زمانے میں اس نے البانیا کے طرف رخ کیا که وهاں کے حالات زیاده نازک اور اعانة طلب تهے - وهانکے کئي معرکه هاے شدیده میں شریک کار و رزم رهے ' اور اس شجاعت و بسالت سے اپني مختصر جماعت کو لڑایا که یونانیوں کو کئي سخت شکستیں دیں - بالاخر مقام (اولنیا) کو فتح کرکے فاتحانه اسمیں داخل هوگیا ' اور یونانوں کي قوت عاجز آکر مجبور به فرار هوئي -

لیکن خائن ملت اور وطن فروش البانی ' جنکے افعال اثیمه و ملعونه درحقیقت اس جنگ کے اسباب میں سے شمار کیے جائیں گے ' دشمنوں سے ملے هوے تهے - انهوں نے تمام جنگ کے زمانے میں عثماني افواج کے ساتهه خیانت هي کي - نیازي بک نے یونانیوں کو شکست دي تهي ' لیکن ان گهر کے دشمنوں کو کیا کرتا ؟ یکا یک آستانے میں خبر آئي که البانیوں نے ایک موقعه پر دهوکا دیکر نیازي بک کو قتل کر ڈالا هے ' اور اسکي جماعت گرفتار مصیبت و مهالک هے : فسیعلم الذین ظلموا ' ای منقلب ینقلبون !

فرحم الله فقیدنا الجلیل العظیم ' رحمة واسعة - وانا لله و انا الیه راجعون -

فهـــرست

زر اعانـــۀ دولت علیۀ اسلامیـــه

(۲۲)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

فهرست چنده موضع نباواله تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور بقیه فهرست ۱۲۵ - روپیے کي جو سید حسین شاه صاحب کے ذریعه وصول هوئي ' اور جس میں سے ۱۰۵ روپیه کي تفصیل ۱۹ نمبر میں شائع هوچکي هے :

نام	پائي	آنه	روپیه
میاں سلیمان درویش	•	•	۴
میاں احسان	•	•	۱
نظام الدین	•	•	۲
گهونا	•	•	۱
کهیون صاحب	•	•	۱
محمد صاحب	•	•	۱
گهنا صاحب	•	•	۱
سلطان صاحب	•	•	۱
جوریا صاحب	•	•	۱
عنایت صاحب	•	•	۱
پهلو صاحب	•	•	۲
رحمت صاحب	•	•	۱
سائیل صاحب	•	•	۱
میاں حمید صاحب	•	•	۱
جگا صاحب	•	•	۱
بدهو صاحب	•	•	۱
میاں بهادر صاحب	•	•	۵
جمال الدین صاحب	•	•	۱۵
رمضان صاحب	•	•	۱
فرید صاحب	•	•	۱
دلو صاحب	•	•	۱
سبحان و رمضان صاحبان	•	•	۱
حسین صاحب	•	•	۱
غلام رسول صاحب	•	•	۱
نور محمد صاحب	•	•	۱
بدده صاحب	•	•	۱
حافظ صاحب	•	۱	•
حافظ سجاده صاحب	•	۱	•

نام	پائي	آنه	روپیه
میاں بهانا نجار	•	•	۱
نور الدین صاحب	•	۸	•
ملا صاحب	•	•	۱
میاں عیسی صاحب	•	۸	•
والده عیسی صاحب	•	۱	•
سبحان صاحب	•	۱	•
سید حسین شاه	•	۴	۴۰

نام	پائي	آنه	روپیه
اهلیه عبد الله صاحب دفتري مرحوم رقم مهر	•	۴	۳
خدا بخش صاحب	۳	۱	•
محبت علیصاحب	۹	۴	•
مسماة امیرن بي بي بانکي پور	•	•	۴
میر واحد علي صاحب ولد بدري انسپکٹر پرتابگڈھ	•	•	۵

نام	پائي	آنه	روپیه
بذریعه محمد عبدالله خانصاحب بزرگان بکراسي ضلع بلند شهر	•	•	۱۰۵
ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب بانکي پور	•	•	۳
جان محمد صاحب کلو - برهما	•	•	۱۶
محمد رفاق صاحب شیخ پور	•	•	۵
جان محمد صاحب ٹونجي - برهما	•	•	۳
غلام مرتضی صاحب - شجاع آباد - ملتان	•	•	۵
عبدالخالق صاحب رسولي - بارہ بنکي	•	•	۵
مولانا محمد یحیی صاحب مفتي بهوپال	•	•	۱۲۵
حبیب الرحمن صاحب اسپتال مظفرپور	•	•	۱
معین الدین احمد صاحب قدوائي ندوي	•	•	۱۵
چودهري نجم الحسین صاحب سلہٹ	•	۱	۱۴
احمدا لله خانصاحب	•	۴	٦۵
ایس - ایم - پیارے صاحب - مخدوم پور - گیا	•	•	۱۵

بذریعه جناب خاں صاحب مولوي محبوب عالم صاحب گوجرانوالا

(به تفصیل ذیل)

نام	پائي	آنه	روپیه
بابو عبد الغني صاحب سب اورسیر	۳	•	۵۳
متفرق	۹	۱۵	۱۵٦

نام	پائي	آنه	روپیه
بذریعه محمد یوسف صاحب پنجابي	•	•	۵
بذریعه سید فضل شاه صاحب جهت پت	•	۱۲	۱۸

(بتفصیل ذیل)

نام	پائي	آنه	روپیه
سردار میر مٹها خاں بگٹي	•	•	۲
سردار نور محمد خاں بگٹي	•	•	۲
غلام محمد محرر	•	•	۱
معلوم بگٹي	•	•	۱
پیرهان بگٹي	•	•	۱
توجه	•	•	۱
رحم علي	•	۸	•
پٹهان	•	۸	•
نواب چاکراني	•	۴	•
نور خان	•	۴	•
لونگ	•	•	۱
میرخاں کهري	•	•	۱
سبزي کهري	•	•	۱
هما رب	•	•	۱
محمد	•	•	۱
رمضان	•	•	۱
میرا	•	•	۱
ملا حسین	•	•	۱
چاندر	•	•	۱
امیر خلیفه	•	•	۱۰
فیس مني آرڈر	•	۴	•
کل میزان	•	•	۱۹

[بذریعه جناب ضامن علي صاحب گرداور و به سعي ممبران مسلم کلب اودے پور میواڑ ۳ - سو - ۴۳ - روپیه ایک آنه ۳ - پائي وصول هوچکا هے - فجزاهم الله - تفصیل اینده درج هوگي -]

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE 7/1 MCLEOD STREET CALCUTTA.

مسیحا مکسچر

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ھے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ھے - ھمنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالھا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ھے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارھا شیشیاں مفت تقسیم کردي ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے - مقام مسرت ھے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کي جانیں اسکی بدولت بچي ھیں اور ھم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ھر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي ھو - سردي سے ھو یا گرمي سے - جنگلي بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھي ھو - کالا بخار - یا آسامي ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي ھوگئي ھوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ھو - اُن سب کو بحکم خدا دور کرتا ھے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ھے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتی ھے' نیز اُسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي ھے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلي رھتي ھو - کام کرنے کو جي نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتي ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ھوجاتے ھیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ھے

تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتي ھے

المشتہر وھولسیل ڈپو

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۴

کراوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

ریویو آف ریلیجنز - یا مذاھب عالم پر نظر

اردو میں ھندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذھب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیہ السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائي گئي ھیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے والا یہي ایک پرچہ ھے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھتا ھے - اس رسالے کے متعلق چند ایک راؤں کا اقتباس حسب ذیل ھے :-

البیان لکھنؤ - ریویو آف ریلیجنز ھي ایک پرچہ ھے جس کو خالص اخلاقي پرچہ کہنا صحیح ھے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسي زبان میں شایع نہیں ھوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ھے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ھوا ھے - ھمارے نبي کریم صلے اللہ علیہ وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاھل عیسائي الزام لگایا کرتے ھیں - ان کي تردید میں نہایت ھي فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ھے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ھماري نظر سے نہیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ھوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذھبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ھوگي - اور یہي رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ھوگا - جو جہالت سے سچائي کي راہ میں ڈالي گئي ھیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذھب اسلام کے زندہ مذھب ھونے کے مضمون سے دلچسپي رکھتے ھیں چاھیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاھور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ھے - اس کي نعقیدات اسلام کے متعلق ایسي ھي فلسفیانہ اور عمیق ھوتي ھے - جیسي کہ اس زمانہ میں درکار ھے سالانہ قیمت انگریزي پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کي قیمت انگریزي ۳ - اردو ۲ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاھیئیں ●

درد سر و درد رياح كي دوا

رياحي درد لعظه ميں پہاڑ هو جاتا هے - يه دوا لعظه ميں اسكو پالي كرديتي هے - درد رياح جيسے ٹيك - چمك - ٹيس - رگوں ميں لهركن كني سے چاهے جسقدر تكليف هو - اس دوا كے استعمال سے فوراً رفع هوتي هے درد سر كے واسطے بهي اس دوا كا ايسا هي فايده هے - نصف سر ميں هو يا تمام سر ميں كسي وجه سے كيساهي درد هو اس دوا سے رفع هو جاتا هے صرف يهي نهيں اگر سر كٹا جاتا هو پهٹا جاتا هو - اُڑا جاتا هو - اس دوا سے فوراً بند هوتا هے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں ميں سر دكهايا كرتے هيں كام ميں يا مفت كي باتوں ميں فكر و تردد ميں عيش و عشرت ميں دن كو رات اور رات كو دن بنانے ميں كل شكايتيں سر پر آجاتي هيں - اور هاے رے درد سر پكارا كرتے هيں ڈاكٹر برمن كي دوا ايسے لوگوں كے ليے هے - دوا كے استعمال سے فورا درد بند هوتا هے - اسلئے هر خاص و عام كو يه دوا اپنے پاس ركهنا لازم هے -

(قيمت ۱۲ ٹكيوں كي ايك شيشي (۶ آنه) محصول ڈاك ايك سے چهه ڈبيه تك ۵ آنه)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

المكتبة العلمية الاسلامية في علي گڈه

— * —

اس كتب خانه ميں مختلف علوم و فنون كي كتابيں مطبوعه مصر، شام، بيروت اور قسطنطنيه وغيره فروخت كے ليے موجود رهتي هيں اور نهايت مناسب و معتدل قيمت پر شائقين كي خدمت ميں روانه كي جاتي هيں — خاصكر مكتبة المنار كي كتابيں، حضرت الاستاذ الامام شيخ محمد عبده اور حضرت السيد الامام سيد رشيد رضا كي تمام تصنيفات اس كتب خانے ميں هر وقت مهيا رهتي هيں - فرمائشوں كي تعميل مستعدي كے ساتهه كي جاتي هے - كتب خانه كي جديد فهرست تيار هو گئي هے جو آده آنے كے ٹكٹ وصول هونے پر مفت روانه كي جاتي هے ●

رساله المنار (جو تمام دنيائے اسلام ميں بهترين عربي رساله تسليم كيا گيا هے) اس كي گذشته ۱۵ سال كي ۱۵ جلديں مكمل مع فهرست مضامين موجود هيں - قيمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے هيں مگر دوسري جلد كي قيمت پچاس روپے اور تيسري جلد كي قيمت پچيس روپے هيں ●

يهه كتب خانه رساله المنار كا كل ممالك هندوستان ميں سول ايجنٹ هے، او جن اصحاب كو اس رساله كي خريداري منظور هو چنده سالانه مبلغ ۱۵ روپے همارے پاس روانه فرمائيں، روپيه وصول هونے پر رساله براه راست ان كي خدمت ميں جاري كرا ديا جائيگا ●

المشتهر منيجر المكتبة العمية الاسلامية، مدرسة العلوم، علي گڈه

حميديه هوٹل

—:○*○:—

نمبر ۱۳۱ لور چيت پور روڈ - كلكته

همارے هوٹل ميں هر قسم كي اشياے خوردني و نوشيدني هر وقت طيار ملتي هيں نيز اسكے ساتهه مسافروں كے قيام كيليے پر تكلف اور عمده كمروں كا بهي انتظام كيا گيا هے جو نهايت هوادار، فرنشڈ اور بر لب راه واقع هيں جن صاحبوں كو كچهه دريافت كرنا هو بذريعه خط و كتابت منيجر هوٹل سے دريافت كر سكتے هيں - جنگ تركي و اٹلي اور جنگ بلقان كي جمله تصويريں هماري هوٹل ميں فروخت كے ليے موجود هيں مع تصوير شيخ سنوسي وغيره -

المشتهر شيخ عبد الكريم مالك حميديه هوٹل

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں ! ! !

الهلال کلکته - سالانه قیمت مع محصول صرف آٹھ آنه ! ! !

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کیلیے یورپین ترکي کے ان لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگهاني مصیبتوں کي وجه سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیاده درد انگیز هے - جو مرگئے انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زنده' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران هے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے که هلال احمر کا چنده هر جگهه هو چکا هے' اور تمسکات کا کام بھي جاري هے - مجبوراً جو کچھه خود اسکے اختیار میں هے' اسي کیلیے کوشش کرتا هے -

(۱) کم ازکم وه ایک ماه کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مهاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا هے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا هے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیجدي گئي هے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجره علی الله '

ورنه وه دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکي صورت یه هے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر هے' مگر یه تو ممکن هے که تیس هزار روپیه جو آسے مل رها هو' وه خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تاکه میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا هے که **دفتر الهلال چار هزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھه روپیه قیمت سالانه الهلال کي دفتر میں بهیجدینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آٹھه آنه ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیه وه اپنے مظلوم و ستم رسیده برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھه آنے میں سال بھر کیلیے الهلال بھي (جو جیسا کچھه هے' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاري هوجائیگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا هے اور دفتر الهلال آسے خود فائده اٹھانے کي جگه' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا هے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں هے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهه پهیلاتے رهنا' بهتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پهلي مثال هے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف هے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائده اٹھا کر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مهاجرین جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پهلا هفته وار رساله هے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر هے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براه راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه هے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي هے جسکے نیچے وه عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیه' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرة' اسئلة و اجوبتها اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹھه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مهاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad

7-1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12.

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۲ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۸ جمادی الثانیہ ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta : Wednesday, June 4, 1913.

فہرس

تصـــاویر

شـــذرات

مـــن انصـــاری الـــی اللـہ ؟ ؟

در رہ منزل جاناں کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشي

(۱) جو حضرات بغیر کسي تحریک کے محض اپنے ذاتي جوش اور قلبي وارلے سے اس دعوت کي تبلیغ میں سعی مشکور فرما رہے ہیں ' اور فارموں کو طلب کرتے ' رسائل کي اشاعت کیلیے اپنے تئیں پیش کرتے ' اور والہانہ و بیقرارانہ اس بارے میں خط و کتابت فرما رہے ہیں ' نہیں سمجھتا کہ کن لفظوں میں انکا تذکرہ کروں ؟ اگر میرا ذاتي کام ہوتا تو انکا شکر گذار ہوتا ' لیکن اس معاملے میں کسي کي سعي کے شکریہ ادا کرنے کا اگر کسي کو حق ہے ' تو صرف اسلام کو ' یا اُس خداے اسلام کو ' جس نے آج مدعیوں کي آزمایش کیلیے اپنے دین محبوب کو اسکي غربت اولی میں چھوڑ دیا ہے ' اور [illegible] اوران خدمت و جاں سپاري کیلیے ایک میدان امتحان کھولدیا ہے کہ کون بڑھتا ہے ' اور کون ہے ' جو خدمت ملت کي اس دولت عظمي سے فائز المرام ہوتا ہے ؟

(۲) اسطرح کے بزرگوں کے جوش ایماني اور وارلۂ ملي کو تائید الہي کے اس سلسلے کا پہلا ظہور یقین کرتا ہوں ' جو الحمد للہ کہ میرے سامنے ہے ' اور جسکي نسبت ایقان کامل اور طمانیۃ واثق کي صدا روز اول هي سن چکا ہوں - وہ ' جسکا دست مخفي ہر ظہور صداقت ' اور ہر دعوت حق و ہدایت کے تخم کي آب پاشي کرتا ' اور ہر اپنے اوپر بھروسہ کرنے والے کا ساتھہ دیتا ' اور اسکے اندر سے اپني

صداء الہي سناتا اور بلند کرتا ہے ' آج بھي اپني نصرت غيبي کے معجزات دکھلانے پر ويسا ھي قادر ہے ' جيسا کہ ہميشہ سے رہا ہے ' اور ہميشہ رہيگا - پس ضرور ہے کہ اسکي قدرت و حکمت کے مخفي خوارق و عجائب ظاہر ہوں ' اور يقيني ہے کہ اسکا ساتھہ دينے والے اسکي معيت کي فتح يابياں اور کامرانياں بہت جلد اپنے سامنے ديکھليں : الله ولي الذين امنوا ' يخرجهم من الظلمات الى النور ' والذين كفروا ' اولياءهم الطاغوت يخرجونهم من النور الى الظلمات ' اولائك اصحاب النار ' هم فيها خالدون (۲ : ۲۵۷)

(۳) جن صاحبان ايقان ' اور جان نثاران اسلام نے محض ايک مبہم و مجمل صداء دعوت سنکر ' اپنا نام بلا تامل بھيجديا ' اور ان تمام خطرات و وساوس سے مرعوب نہ ہوے ' جو ايسے موقعہ پر قدرتي طور پر نفس انساني ميں پيدا ہوتے ہيں ' انہوں نے في الحقيقت راہ جاں سپاري و فدويت کا پہلا امتحان ديديا ' اور اس طريق دعوت ميں في الحقيقت ايک بہت بڑي حکمت يہي پوشيدہ تھي - اس سے يہي مقصود تھا کہ سچي پياس رکھنے والے ' اور جھوٹے مدعيان تشنگي ميں تميز ہو جاے - جنکو سچي پياس ہوگي ' وہ پاني کا نام سنتے ھي دوڑيں گے ' اور پياس کي شدت انہيں اسکا موقع ھي نہ ديگي کہ عاقبت بينيوں اور مصلحت انديشيوں ميں مبتلا ہوں -

پس جن بزرگوں نے بلا تامل قدم بڑھايا ' وہ الحمد لله کہ پہلي منزل امتحان سے کامياب گذر گئے ' اور بعد کي آنے والي منازل سے گذرنے کا اپنے تئيں مستحق ثابت کر ديا - انکے جوش کي مثال مقدس ' اور انکي سبقت و پيش قدمي کي عظمت قابل احترام ہے - ليکن جو متامل ہوے اور جنکے ولولہ قلبي نے خطرات نفساني سے شکست کھالي ' انہوں نے سبقت و آزمايش کي بہترين فرصت کھودي - تائيد الہي عنقريب اس دعوت کو ايک عظيم الشان جماعة کي صورت ميں ظاہر کرنے والي ہے ' ليکن جبکہ اغراض و مقاصد کي اشاعت ہو جائيگي ' تو پھر ياد رہے کہ اسکي طرف سبھي بڑھيں گے ' ليکن انکا اجر ان لوگوں کا سا تو نہيں ہوسکتا ' جنھوں نے خطرات و خدشات کے ہجوم ميں اسکا ساتھہ ديا ہے - اور يہ ايک بہت بڑي معني توفيق الہي ہے ' جس کو ملنے والي ہے ' اب بھي مل رہيگي ' اور جس کو محروم رہنا ہے ' محروم رہيگا : و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء ' و الله ذو الفضل العظيم -

(٤) رسالہ اغراض و مقاصد زير طبع ہے - انشاء الله ۱۵ - جون سے اسکي روانگي شروع ہو جاليگي - مضمون بہت بڑھگيا ہے ' اسليے چھپنے ميں زيادہ وقت صرف ہو رہا ہے - و ما توفيقي الا بالله ' عليه توكلت و اليه انيب -

اعانۂ مہاجرين عثمانيہ

کسيکہ محرم باد صباست مي داند
کہ باوجود خزاں بوے ياسمن باقيست

الحمد لله کہ اعانت مہاجرين عثمانيہ کيليے الہلال کي صداے الغياث بيکار نہ گئي ' اور الله تعالى کے فضل و کرم ميں سے سب سے بڑا احسان کسي بندے پر يہ ہے کہ وہ اسکي آواز ميں اثر ' اور اسکي آہ ميں درد بخشدے -

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ ؟
دو اشک بھي بہت ہيں اگر کچھہ اثر کريں !

اگرچہ عاجز نے اعانت کيليے صرف ضمناً اشارہ کيا تھا ' اور جو کچھہ اپني بساط ميں اس موقعہ کيليے تھا ' صرف اسي کے پيش کرديني پر قناعت کرلي تھي ' ليکن عام طور پر معاونين کرام اور احباب و مخلصين نے جس طرح اسپر توجہ گرامي مبذول فرمائي ' اور جس جوش و خروش سے امادہ اعانت ہوگئے ' سچ يہ ہے کہ وہ ميري توقع سے بہت زيادہ ہے - ميں ديکھہ رہا تھا کہ دو سال سے اعانت مجروحين طرابلس و بلقان کيليے چندوں کا سلسلہ برابر جاري رہا اور ابتک جاري ہے - پس مجھکو خوف تھا کہ شايد لوگ اب کسي نئي تحريک کے سننے کيليے طيار نہوں ' اور چندوں کي صداؤں سے اکتا گئے ہوں - اسليے بہتر نظر آيا کہ بجاے عام تحريک و صداء اعانت طلب کے ' خود اپنے اختيار ميں جو کچھہ ہے ' اسي کيليے کوشش کروں ' اور ناظرين کو اس بارے ميں کوئي زحمت تازہ نہ دوں - گو اس زحمت کو اپنے عقيدے ميں حيات دنيوي کي ہزار نعمتوں سے بہتر سمجھتا ہوں -

پھر يہ خيال بھي ہوا کہ جس دعوت کا سب سے پہلے خود اپنے نفس کو مخاطب نہيں بنا سکتے ' ہميں کيا حق ہے کہ اسکے تخاطب کا دوسروں پر بار ڈاليں ؟ اسکے ليے کونسي دليل بتلائي جا سکتي ہے کہ کسي کام کيليے مسلمانوں کو مال و دولت لٹانے کي تعليم دي جاے ' اور خود باوجود ادعاء اسلام ' اپنے تئيں مستثنى کرليا جاے ؟ يا ايها الذين آمنو ! لم تقولون ما لا تفعلون ؟ كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون -

يہ ضرور ہے کہ پريس کي موجودہ مالي حالت ' اور نقصان جاري و قائم کے لحاظ سے چار ہزار پرچوں کا ايک سال تک مفت جاري کرنا ايک ايسا امر ہے ' جو اگر کوئي بڑي جرات نہ سمجھي جاے ' تو کم از کم ايک ايسا ارادہ تو ضرور ہے ' جسکي تعميل مشکلات سے خالي نہيں - تاہم اپني نظر ميں يہ کوئي ايسي بڑي بات نہيں ہے ' جس پر لوگوں کو توجہ دلائي جاے - اداء فرض اسلامي کي ايک حقير و ادنى ترين کوشش ہے ' اور جس قدير و مقتدر نے اسکا ارادہ دل ميں ڈالديا ہے ' وھي اسکي تکميل کا سامان ' اور اسکے تحمل کي طاقت بھي بخشديگا ' : و من يتوكل على الله فهو حسبه -

اس بارے ميں بعض ارباب ہمت کو الله تعالى نے جيسي کچھہ توفيق بخشي ہے ' ميں چاہتا ہوں کہ اسکا اعلان ہوتا رہے - اور اسي ليے آجکي اشاعت ميں (اعانۂ مہاجرين) کے عنوان سے بعض خطوط کا اقتباس شائع کيا جاتا ہے ' اور آئندہ بھي شائع ہوتا رہے گا - ان ميں بعض خطوط ايسے ہيں ' جن ميں ظاہر کيا گيا ہے کہ وہ الہلال کي اپيل کو پڑھکر اشکبار ہوگئے ' ليکن ميں اپني وہ آنکھيں انہيں کيونکر دکھلاؤں ' جو انکے خطوط کے پڑھتے وقت انسے کم اشکبار نہ تھيں ؟ الله الله ! اس دور تنزل و غفلت ' اس ہجوم نا اميدي و مايوسي ' اس حصار نامرادي و ناکامي ميں ايسے نفوس قدسيہ ابھي موجود ہيں ' جو اپنے برادران ديني کے مصائب کا افسانہ سنکر اپني خواتين کا اسباب آرايش ' اور اپني زندگي کي آخري پونجي تک ديديني پر طيار ہيں ! اور اب بھي ممکن ہے کہ تاريخ اسلام کي گذشتہ روايتيں دلوں اور دماغوں کي صورت ميں مجسم ہوکر اسلام کے ابتدائي انصار و خدام کے کارنامہ ہاے مقدس و عظيم کو زندہ کرديں !! اگر ايسا ھي ہے ' تو ابھي نا اميدي و قنوط کا آخري وقت نہيں آيا ' اور گو چولھا شعلوں کي بھڑک سے محروم ہے ' مگر چنگاريوں کي حرارت مفقود نہيں :

کسيکہ محرم راز صباست ' مي داند
کہ با وجود خزاں بوے ياسمن باقيست

٢٨ - جمادی الثانیه ١٣٣١ هجری

خم گو سر خود گیر که خم خانه خراب است

مسلمانان هند اور گورنمنت کي تعليمي حکمت عملي

وما انخفضوا کم یرفعوکم' و انما
رأوا خفضکم طول الحیاة لهم رفعا

والـذين کفـروا اعمالهـم کسـراب بقيعـة يحسبـه الظمـان مـاء' حتـی إذا جـاءه' لـم يجـده شيئـاً' و وجـد اللـه عنـده فوفـاه حسـابه' و اللـه سريـع الحسـاب (٢٤ : ٣٩)

جو لوگ منکر هيں' اُن کے کام ايسے هيں جيسے چٹيل ميدان ميں ريت' که پياسا اُس کو دور سے پاني سمجهکر دوڑتا هے' مگر جب اُس کے پاس آيا تو کچهه بهي نه پايا' پايا تو الله کو اپنے قريب پايا جس نے اُس کا حساب چکا ديا' اور الله جلدي حساب کر دينے والا هے -

" تعليم صحيح ايک ايسے درخت کے مشابه هے جو کسي نهر کے کنارے اپني اماوري وسطبري و سرسبزي کي بهار دکها رها هو - يه درخت کس چيز سے پيدا هوا هے ؟ ايک ننهے اور حقير سے بيج نے اس کو درخت بنايا هے' جو درخت کے تمام افعال و خواص پر حاوي هے' اور جو اس وقت خاک ميں چهپا هوا هے - انسان بهي اسي درخت کے مشابه هے - بچوں ميں ديکهو' وهي تمام قوتيں مخفي و مستور هيں' جو اُس کي زندگي ميں نماياں هوتي هيں - انسان کي تهذيب صرف ادبي و اخلاقي حالت کا نتيجه هے - اور کچهه نهيں "

(هنري بستالوتسي)

هندوستان کي تعليمي رفتار نے دماغي قوي پر جو ناگوار اثر ڈالے هيں' طبيعتيں جس طرح کند هوگئي هيں' اُبهرنے والي فطري طاقتوں پر جو گراں بار دباؤ پڑا هے' دواعي ذهنيه کي پامالي ميں جيسي دست درازياں اُس نے کي هيں' اُس کي خارجي نظير اگر کوئي هو سکتي هے' تو " رابرٹ جسکرڈ " اور اُس کے بهائي " راجـر " کي وه حکمت عملي' جس کے زور سے ايک طرف تو سنه ١٠٧١ ع ميں جنوبي اطاليه کي عربي سلطنت پامال کرکے اسلامي دنيا سے عربوں کے تعلقات هميشه کے ليے منقطع کر ديے گئے' اور دوسري طرف اس خيال سے که ملک کي تمدني و صناعي و علمي اهميت کے اجزاے عظمى اُن دنوں صرف عرب تهے' اُن کو يه امتيازي رعايتيں بهي دي گئيں که مسيحي گورنمنت کي نگراني ميں اُن کي تعليمگاهيں برقرار رهيں' جن ميں ان کي اولاد کو ايسي تعليم' جو منشاے حکومت کے مطابق هو' سرکاري خرچ پر دي جاے - اُس وقت تو ان مراعات کي قدر و قيمت کا عام اعتراف هوا تها ليکن حکومت نے جو سياسي بندشيں ان کے ساتهه وابسته کر رکهي تهيں' قومي ترقي کے ليے وه اس قدر مهلک ثابت هوئيں' که قوميت ميں روز بروز اضمحلال آتا گيا اور آخر يه حالت هوگئي که تهوڑے هي زمانے ميں عرب يا تو بالکل هي فنا هوگئے يا کچهه رهے بهي تو نصرانيت کي تهذيب نے اُن کو اپنے اندر مدغم کر ليا !

همارے ملک ميں اصلاح تعليم کا خيال تو گورنمنٹ کو اب هوا هے اور خاصةً مسلمانوں کے متعلق ابهي ٢ - مئي سنه ١٩١٣ع کو تعليمي سرکلر شائع کيا گيا هے' ليکن يورپ ميں اس کي ابتدا انيسويں صدي کے سر آغاز سے شروع هوتي هے - هنري بستالوتسي متوفي سنه ١٨٢٦ ع (جس کے الفاظ اس مضمون کے طغراے عنوان هيں) تهذيب نظام درس کے عوامل معرکه ميں پهلا شخص تها - وه ايک مقام پر لکهتا هے :

" آجکل تعليم کے جو طريقے رائج هيں اُن کے اتباع نے يورپ کو بڑي سخت غلطي ميں مبتلا کر رکها هے - غلطي هي نهيں وه آپ اپنے سامان هلاکت ميں هے - ايک طرف تو وه اعلى درجه کے علوم و فنون و صنايع ميں ترقي کے فلک العرش پر پهونچ گيا هے' اور دوسري جانب تعليم طبيعي کي وه بنياد هي کهو بيٹها هے جس کا مدعا يه هے که سب کو ايک تعليم ديني چاهيے' اور سب کي تعليم اُن کے ذوق طبعي کے موافق هوني چاهيے - مجهے معلوم نهيں که يورپ کي طرح دنيا کا کوئي اور حصه ترفع کے اس درجه تک بلند' اور پهر هبوط کے ايسے قعر ميں گر گيا هو - همارے بر اعظم کي يه حالت اُس مجسمه کے مشابه هے جس کي تصوير پيغمبروں نے کهينچي تهي که اُس کا سر تو سونے کا هے مگر پاؤں (جس پر يه سر قائم هے) ٹهيکري کے بنے هيں ! يورپ نے اپنے ان تعليمات کے ذريعه سے قوم کو محبت و الفت و دانائي و حکمت و مدرکات و جذبات کے لباس سے برهنه کرکے' اُس کے دماغ ميں اُنس پسندي سے وحشت' ايمان سے تنفر' اور توهمات و خرافات سے دلچسپي پيدا کر رهي هے - اس خلل کا سد باب ميري راے ميں يه هے که سطحي تعليم کو ترک کرکے عقلي و ذهني تعليم کو ترقي دي جاے' اور حقيقي معرفت کے مصدر و منبع کي جانب رجوع هو "

يه وه الفاظ هيں' جو يورپ کي تعليمي حالت کے متعلق کهے گئے تهے' جس کي علمي ترقي اُس زمانه ميں بهي مسلم تهي' مگر صد حيف هے هندوستان پر' جو اس طويل و عريض انگريزي عهد حکومت ميں علم کے صحيح مفهوم تک سے آشنا هونے نه پايا ! !

حال ميں تعليم کي نسبت جو سرکاري سرکلر شائع هوا هے' اس نے مسئله تعليم و اصلاح کو از سر نو چهيڑ ديا هے -

مسلمانوں کي قوميت کے آجکل جو مخصوص ترکيبي عناصر هيں' اُن سب ميں شکر گزاري و ممنونيت کا عنصر هر ايک پر غالب هے' اور يهي وجه هے که سرکلر ميں گورنمنٹ کي جانب سے جس سلسلۀ احسان کا اعلان هوا هے' اُس کي منت پذيري کے جذبات سے تمام قوم کے سينے لبريز هو رهے هيں - يه احساس واقع ميں قابل تعريف هے اور بهبود عامه کي ذيل ميں حکومت کا جو قدم آگے بڑهے' رعايا کا فرض هے که اسکا خير مقام بجا لاے' اور اُس کي قرار واقعي عزت کرے' ليکن جب اس کي اشاعت سے خود گورنمنٹ کا مدعا يه هے که نفاذ احکام سے پيشتر استشاره و استصواب کرکے مسئله کو منقح کر ليا جاے' تو کوئي وجه نهيں که اس باب ميں آزادي سے بحث نه هو' اور عام راے کو اصلي معنوں ميں آشکارا نه کيا جاے ؟

عہد قدیم کے ایک گنوار عجمي نے ایک نامور عرب (حنظلہ بن صفران) سے ایک مرتبہ پوچھا تھا کہ " حسن اور حسین (یعنے حضرت امام حسن و امام حسین رضي اللہ عنہما) اس پیغمبر کی لڑکیاں تھیں ؟ " اس نے جواب دیا کہ " خدا کے لیے اس ایک جملہ میں کوئی ایک بات تو درست کی ہوتي " یہ بحث ضروري نہیں کہ اس زمانہ میں اور موجودہ سوالو میں اس حد تک مماثلت موجود ہے ؟ البتہ اس حقیقت کو بے نقاب کردینا ضروري ہے کہ سوالوں کي خامیاں پختہ مغزان نقد و نظر کے لیے نہایت مایوسي کا باعث ہوئي ہیں -

(۱) اسلام اور تعلیم میں قدرتي لزوم ہے ' اس لیے ہر ایک مسلمان کي یہ خصوصیت ہوني چاہیے کہ وہ سب سے پہلے تعلیم یافتہ ہو - عہد رسالت میں صرف اظہار ایمان ہي پر قناعت نہ تھي ' بلکہ یہ بھي تقید تھا کہ ہر ایک مسلمان بقدر میسور قرآن کریم کي تعلیم بھي ' کہ اس زمانہ میں وہي ایک تعلیم تھي ' حاصل کرے - اس کے لیے اتنے ترغیبي احکام تھے کہ ضروریات زندگي کے اہم اوصاف ' حتی کہ بیع و شری اور مہر نکاح تک میں اداے معاوضہ کي ایک صورت یہ بھي تھي کہ قرآن کي تعلیم دینے سے یہ حق ادا ہوجاتا ہے - اس خصوصیت پر غور کیجیے اور پھر یہ دیکھیے کہ اعلی تعلیم تو معدوم ہے ہي ' ابتدائي تعلیم میں بھي مسلمان کتنے پیچھے ہیں ؟ باایں ہمہ سرکلر میں بیان کیا جاتا ہے کہ ابتدائي تعلیم میں مسلمانوں کي جماعت ہر طرح فوقیت رکھتي ہے -

(۲) ہندوستان کے عام طبقات و عناصر میں اگر زبان اردو کي عمومیت کو بحث میں نہ بھی لایا جاے ' جب بھي اس قدر ماننا پڑیگا کہ تمام اقطاع کے مسلمانوں میں اردو سمجھي جاتي ہے ' علمي پہلو سے ہر جگہ اسي زبان کي حکومت ہے ' اور جہاں دوسري بولیاں رائج ہیں وہ بھي اصل میں زبان نہیں ہیں ' بلکہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ زبان کے لہجے ہیں ' اور ان میں بھي اردو دخیل ہے - پھر بھي گورنمنٹ کي راے ہے ' کہ " بہت سے اقطاع ایسے ہیں جن میں مسلمانوں نے اردو کا استعمال بالکل ترک کردیا ہے "

(۳) یہ درست ہے کہ اردو کے علاوہ دوسري زبانوں کے ذریعہ سے انگریزي تعلیم حاصل کرنے میں مسلمانوں کو سخت سے سخت زحمتیں برداشت کرني پڑتي ہیں ' اور یہ بھي سچ ہے کہ غلب تعداد کے مدارس ثانویہ (سیکنڈري اسکولوں) کا انتظام بہت کم مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے ' لیکن اس کا علاج صرف یہ بتایا گیا ہے کہ " مسلمانوں کے لیے خاص خاص کالج و اسکول قائم کرنے سے یہ دقتیں جاتي رہینگي " سوال یہ ہے کہ ان مخصوص درسگاہوں کا سلسلہ اتنا وسیع تو ہوگا نہیں کہ تمام اسلامي آبادي کے لیے کافي ہوسکے ' لا محالہ عام درسگاہوں کے ذریعہ سے یہ کمي پوري کرني پڑیگي - پھر ان درسگاہوں میں یہ مشکلیں کیوں کر آسان ہونگي ؟

(۴) مدرسۂ عالیہ کلکتہ ' اسلامي کالج لاہور ' اور اسلامي اسکولوں کي اصلاح کي تجویز پیش کي گئي ہے ' جو نہایت عمدہ بات ہے - اگر اس تجویز پر قابل و تجربہ کار مصلحوں کي اعانت سے عمل درآمد ہوا ' اور تعلیمي و انتظامي معاملات میں مسلمانوں کي آزادي سلب نہوئي ' تو بے شبہہ یہ ایک بہت ہي کامیاب و معقول صورت ہوگي ' مگر خوزندہ پبلک کے اس اعتراض کا کیا جواب ہے کہ ہوگلي کالج ' حسین آباد اسکول ' اور میرزا محسن مرحوم کے وقف اسٹیٹ کے لیے بھي ابتدا میں تحریک اصلاح ہي پیش ہوئي تھي ' مگر اصلاحي مداخلت نے تھوڑے ہي دنوں میں ان سب کے نظم و نسق سے مسلمانوں کو بے دخل کردیا - نیشنل اسکول اعظم گڑھ اور کاظمین اسکول لکھنؤ اسي بہانہ سے ٹوٹتے ہیں ' اور اسي مادہ کي اصولي صورت گري ہے جس نے مدرسۃ العلوم کي حکومت میں غیروں کو مسلمانوں کي جگہ صاحب نفوذ و حکومت بنا رکھا ہے -

(۵) پرائیویٹ انتظام کے ذریعہ سے اسلامي ہوسٹلوں کي تجویز نہایت مبارک ہے ' لیکن کیا حقیقت میں یہ ہوسٹل غیر سرکاري مسلمانوں کے ہاتھ میں ہونگے ؟ کیا واقع میں اسلامي خصوصیات کے مطابق یہاں تہذیب نفس کا انتظام ہوگا ؟ اور کیا بغیر ان باتوں کے ہوسٹلوں سے کسي مفید و سودمند نتیجہ کي امید حق بجانب ہوسکتي ہے ؟

(۲)

اب ان اصلاحات کا مقابلہ یورپ کي تعلیم و طرز تعلیم سے کیجیے جس کو ہندوستان کي تعلیمي زندگي کے لیے مثال و نمونہ کے طور پر ہمیشہ پیش کیا جاتا ہے ' اور یونیورسٹي کے ہر ایک کانووکیشن میں ہندوستانیوں سے اسي کے اتباع کي خواہش کي جاتي ہے - اس تعلیم کے خاص خاص اصول یہ ہیں :

(۱) تعلیم اس خارجي ترقي کا نام نہیں ہے جو انشا و لغت و ادبیات کي سطحي معلومات پر قائم ہو ' اصل میں تعلیم ان مخفي قوتوں کے اظہار کا نام ہے جو فطرت نے انساني طبیعت میں ودیعت کي ہیں - علم النفس (سائیکالوجي) کے اصول پر آج یورپ میں جس تعلیم کا رواج ہے اس کا مدعا یہي ہے کہ ان خیالات کو علمي صورتوں میں لاکر درسگاہ عمل کا ایک جز بنادے -

(۲) تعلیم کا پہلے یہ انداز تھا کہ علم کو محنت و کوشش سے حاصل کیا جاے اور انسان کو محنت و کوشش کا خوگر بنا یا جاے - اب یہ اسلوب ہے کہ تعلیم کا نقطۂ مرکزي صرف نفع ستاني و نفع رساني ہے -

(۳) تعلیم کي بنیاد یہ ہے کہ نقد و اختبار و توسیع معلومات کے ذریعہ سے انساني قویٰ کو ترقي دیجاے -

(۴) درسگاہوں میں طرز تعلیم کي اصلاح کي جاے اور درس دینے والوں کو نمونۂ تہذیب بنا یا جاے ' تاکہ وہ اپنے فرایض کو نہایت کامیابي سے ادا کرسکیں -

(۵) تلامذہ کے ساتھہ مہرباني کا برتاؤ ہو ' ان کي ذہني وعقلي و دماغي حالتیں ملحوظ رہیں ' اور درس میں ہر ایک متعلم کي منفعت و مذاق طبیعت کو زیر نظر رکھا جاے -

(۶) ابتدائي تعلیم کا پورا پورا اہتمام ہو -

(۸) تعلیم کا مقصد افراد کو ترقي یافتہ بنانا ہو -

(۸) تعلیم کے لیے فرض ہے کہ ایسے طرز و طریق پر دي جاے کہ دنیا کا ہر ایک فرد اپني عقلي مقدرت و طبعي استعداد کے مطابق خاطر خواہ ترقي کرسکے -

کیا کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں کہیں بھي ان باتوں کا نام و نشان ہے ؟ وہ تعلیم جسکي بنیاد محض گورنمنٹ کي مخصوص ضرورتوں کے لیے پڑي ہو ' جس کے نصاب حقیقت میں ' وضع و انتداد میں ' اسلوب و پرداز میں ' استعباد کا جوہر ہر ایک چیز پر غالب ہو ' جسکا منشاے عمل ہي یہ ہو کہ تعلیمي ڈگریاں ' غلامي کي ذلیل زندگي بسر کرنے کا آل تمغا ثابت ہوں ' جو افراد کے دماغي تنزل کو ترقي دینا چاہتي ہو ' جو عقلي مقدرت و طبعي استعداد کے دباے رکھنے کي حامي ہو ' جس کے حکام فیصلہ

کرچکے ہوں کہ ہندوستان کے لیے پرائمری ایجوکیشن کا لزوم سود مند نہیں ہے ' جس کے ذریعہ سے انشا و لغت و ادبیات کی سطحی معلومات میں بھی کامیابی نہوتی ہو ' جس کا خاص نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ فطرت انسانی کی مخفی طاقتیں کسی حالت میں بھی ظہور پذیر نہو سکیں ' جس کے انداز درس میں نقد و اختبار و توسیع معارف کی گنجایش ہی نہ رکھی گئی ہو ' جہاں درس دینے والے اپنے فیشن کے لحاظ سے بہترین نمونۂ تہذیب ' اور اپنے کیرکٹر کی بنا پر بد ترین تمثال بربریت و وحشیت نظر آئیں ' جو اساتذہ کو تلامذہ کے ساتھہ ذلت آفریں خشونت کا برتاؤ سکھاتی ہو ' جو ایک عجیب و غریب معنی میں اصول مساوات کی اس شدت سے پابند ہو کہ طلبہ کی ذہنی و عقلی و دماغی حالتیں خواہ کیسی ہی مختلف ہوں ' اور ہر ایک کے ذوق طبیعت میں چاہے کتنا ہی تباین محسوس ہوتا ہو ' مگر سارے گلے کو ایک ہی لٹھہ سے ہنکایا جاے ' اور تمام طبقات مختلفہ کو ایک ہی قسم کی بے نمک تعلیم دیدی جاے ' ایسی تعلیم اور اس تعلیم کا اصلاحی منشور (سرکلر) ' اگر کسی قوم کی کامیاب زندگی میں معاون ہو سکتا ہے ' تو ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کہ قدرت نے نتائج میں غلطی کی ' ورنہ محکوم مسلمانان سسلی کے لیے وہاں کی مسیحی گورنمنٹ کو فرمان مراعات کو اصل میں آیۂ رحمت ثابت ہونا چاہیے تھا !!

(٣)

یورپ میں طرز تعلیم کے کیا اصول ہیں ؟ اس کا معیار حقیقت یوں قائم کیا گیا ہے :

(١) طرز تعلیم میں اصلی چیز نقد و نظر ہے -

(٢) ہر ایک شاخ میں درس کی ابتدا سادہ و سرسری اصول سے کرکے دقیق مسائل تک اُس کو بہ تدریج پہونچانا چاہیے -

(٣) مسئلہ جب تک منقح ہوکر متعلم کے ذہن نشین نہو جاے معلم کو آگے نہ بڑھنا چاہیے -

(٤) طرز تعلیم کو صرف عقل کے ترقی دینے والے مسائل کے دائرہ میں محدود رہنا چاہیے - مباحث علمیہ کے دوران میں دماغوں پر غیر علمی تسلط بٹھانا ' یا علمی اصول میں مذہبی تحقیق کو خلط ملط کردینا ' دماغ کے لیے ایک تشویش آفریں چیز ہے -

(٥) تلامذہ کی شخصیت قابل احترام ہے -

(٦) تعلیم کا یہ نتیجہ ہونا چاہیے کہ انسان میں جو قوتیں مخفی ہیں ' وہ آشکارا ہوجائیں - یہ نتیجہ نہونا چاہیے کہ دل میں نئی قوتیں ڈال دی جائیں -

(٧) قوت کو معلومات ' اور عادت کو تعلیم سے آمیزش دینی چاہیے -

(٨) معلمین و متعلمین کے مابین جو بزرگانہ تعلقات ہوں اُن کی عمارت اُس داغ بیل پر تعمیر ہونی چاہیے ' جس کی بنیاد دراصل تعلیم رسالت نے ڈالی تھی کہ " لیوقر کبیرکم و لیرحم صغیرکم " (تم میں جو بڑے ہوں اُن کی بزرگ داشت کی جاے ' اور جو چھوٹے ہوں اُن کے ساتھہ مرحمت و مہربانی کا برتاؤ ہو)

(٩) طرز تعلیم کی خاص غرض تہذیب نفس سمجھنا چاہیے -

سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ کی نظارۂ معارف (سررشتۂ تعلیم) میں کیا اسی طرز پر تعلیم دی جاتی ہے ؟ اور کیا موجودہ اصلاحی منشور اس دل آویز و خوشگوار توقع کی ضمانت ہوسکتا ہے کہ اسکولوں اور کالجوں میں اب انہیں اصول پر تعلیم دیجا یا کریگی ؟ سرکلر میں جب ان توقعات کی تکمیل کا نام و نشان ہی نہیں ہے ' جب طرز تعلیم میں نقد و نظر سے علاقہ ہی نہیں رکھا گیا ' جہاں مسائل کے افہام و تفہیم کے لیے کوئی اسلوب تدریج ہی نہو ' مباحث درسی کو طلبہ سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر درسگاہ کی حاضری پوری ہوجاے ' مدرسین کا صرف یہ فرض ہو کہ مقدار مقررہ تک کے لیے اپنے روزانہ لکچروں کا وظیفہ پورا کردیا کریں ' عقلی ترقی کے محرکات سے علاقہ نہو ' تلامذہ کی شخصیت کا احترام غیر ضروری سمجھا جاے ' کوشش کی جاتی ہو کہ اس طرز تعلیم سے متعلمین کی بہترین مخفی قوتیں مخفی تر ہوجائیں ' اُن کے دلوں میں نئے نئے قسم کے قواے استعداد پیدا ہوں ' تہذیب نفس کی غرض تدنیس قلب سے آلودہ رہے ' متعلمین و معلمین کے مابین اکثر اوقات میں خاص قسم کے تعلقات رہا کریں ' تو پھر ان حالات میں یہ اصلاحی نمایشیں کیا مفید ہوسکتی ہیں ؟ اور ان پر شکریہ کے رزولیوشن پاس کرنے کے کیا معنی ہیں ؟

یورپ کی بیشتر مسیحی طاقتوں نے دنیاے اسلام کو جن ہولناک و ہلاکت افزا مصائب کا آماجگاہ بنا رکھا ہے ' اس کے زخم ایسے اوچھے نہیں ہیں کہ معمولی مرہموں سے مندمل ہوجائیں - وہ قوم جس کو فنا کرنے کی علانیہ تدبیریں ہو رہی ہوں ' اگر ترقی اصلاح کی سرسری تجویزیں ہی اُس کو پامال ہونے سے بچاسکتی ہیں ' تو کوئی شک نہیں کہ شیخ شیرازی کی

" خانہ از پاے بست ویران است "

والی حکایت میں :

" خواجہ در بند نقش ایوان است "

کی مینا کاری ' مکان کو انہدام سے محفوظ رکھنے کی سب سے اچھی ترکیب رہی ہوگی -

(٤)

یہ وہ اصول ہیں جن پر ممالک یورپ کی ہر ایک درسگاہ میں عمل در آمد فرض ہے ' اور جن کے طریق عمل میں بہت کم اختلافات پیدا ہوے ہیں ' لیکن اب کچھہ دنوں سے فرعیات میں بعض اور اصلاحیں شروع ہوگئی ہیں ' جن کے اہم پہلو یہ ہیں :

(١) تعلیم و طرز تعلیم سے خاص غرض یہ تھی کہ تلامذہ کے قواے عقلیہ آراستہ ہوجائیں ' لیکن اس کی کوئی سہل الوصول ترکیب متعین نہ تھی - اب اس کی یوں تحدید کی گئی ہے کہ صرف اعمال درایہ سے اس میں کامیابی ممکن ہے -

(٢) مصلحین نے اب تک طبیعیات کی تعلیم مقدم رکھی تھی ' یہ تقدم تو اب بھی یک گونہ مسلم ہے ' اور عملی دنیا میں سب سے زیادہ فزیکل سائنس ہی کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا ہے ' مگر اہل نظر کی راے میں قومیں عموماً زبان کی ترقی یا تنزل سے بنتی بگڑتی ہیں ' اس لیے ادبیات کی تعلیم کو طبیعیات پر ترجیح حاصل ہے -

(٣) پہلے جغرافیہ و حساب و سائنس کے درس پر زیادہ اصرار تھا ' لیکن اب اس کی جگہ زبان و ادب و تاریخ کو ملی ہے -

(٤) اب تک تعلیم نفسی کی حمایت کی جاتی تھی ' قدیم فلسفۂ عقلیہ کی تعلیم سے انکار تھا ' لیکن اس کی قائم مقام کوئی اور چیز نہیں رکھی گئی تھی - اب یہ جگہ فزیکل سائنس سے معمور کی گئی ہے ' جسکے لیے پہلے صف اولین میں ممتاز گنجایش نکالی گئی تھی -

یہ اصلاحیں اصولی و عمومی حیثیت سے یورپ میں تسلیم کرلی گئی ہیں ' اور اب ایک مدت سے یورپ کے تمام اسکولوں ' کالجوں ' اور یونی ورسٹیوں میں یہی اصول زیر عمل ہیں ' اور انہیں کے وہ

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ٣ ملاحظہ ہو]

دولة بني اميه اور الهـــلال

الله الله في اصحابي - خير القرون قرني - بدعات و محدثات امويه - خلفاء راشدين ، ملک عضوض - و ما يناسب ذلک -

(۲)

حديث " خيـــر القـــرون "

آپنے چونکه قرون اولی کا لفظ لکها هے ' اس سے معلوم هوتا هے که غالباً وهي مشهور حديث مراد هے ' جس کو امام مسلم اور ترمذي نے عمران بن حصين سے باختلاف بعض الفاظ روايت کيا هے که : " خير الناس قرني ' ثم الذين يلونهم ' ثم الذين يلونهم " ترمذي کي روايات ميں " خير الناس قرني " اور " خير القرن الذي بعثت فيهم " بهي هے ' اور بعض ميں " خير القرون قرني "

حاصل سب کا يه هے که انحضرت نے فرمايا " بهترين زمانه ميرا زمانه هے ' پهر اسکے بعد کا ' اور پهر اسکے بعد کا "

قرن کے مفهوم کے تعين ميں محدثين نے غور و خوض کيا هے- ليکن چونکه دوسري حديث " الخلافة بعدي ثلاثون سنة " (خلافت ميرے بعد صرف تيس برس تک هے) موجود هے ' اسليے يقيناً اس حديث ميں قرن سے مراد دس برس کا زمانه مراد هے ' اور مقصود يه هے که بهترين ده ساله دور آنحضرت کا تها ' اسکے بعد دوسرا عشره ' اور اسکے بعد تيسرا ' جسکے بقيه چهه مهينے حضرت حسن بن علي عليهما السلام کي خلافت سے پورے هوگئے اور پهر زمانه شر و فتن کا شروع هوگيا -

پس گذارش هے که جس زمانے کي نسبت ميں نے محدثات و بدعات کي ابتـدا لکهي هے ' اس سے خيرون القرون کي شهادت کو کيا تعلق ؟ آپ مجهے اس طرح کے خلط بيان سے کيوں تعجب و تحير ميں مبتلا کرتے هيں ؟ کهاں خير القرون کا زمانهٔ خيريت و افضليت ' اور کهاں دور امويه و مروانيه کے قرون جبر و تسلط و ملک عضوض ؟ خير القرون کا عهد ميمون تو بني اميه کي حکومت سے پيشتر هي ختم هوگيا تها ' اور في الحقيقت وهي دور اســلام کي تعليم کا اصلي نمونـه ' اور اسکي عمـر کا حاصل و مآل زندگي تها -

ميں يقيناً اس زمانے کو امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے سد باب کا پهلا دن ' اور محدثات و بدعات کي گرم بازاري کا آغاز عهد قرار ديتا هوں ' جسکي نسبت اسي حديث کے بقـيه ٹکڑے ميں سرور کائنات نے پيش آنے والے امور کي خبر دي تهي ' اور جس کو جناب نے غالباً بخيال ايجاز و اختصار چهوڑ ديا ' مگر ميں (که با وجود ارادهٔ و سعي اختصار ' مبتلاے اطناب هو چکا هوں) آسے چهوڑ نهيں سکتا ' چنانچه جيسا که اوپر گذر چکا هے ' فرمايا که بهترين زمانه ميرا اور اسکے بعد کا هے - مگر اسکے بعد :

ثم ياتي من بعـد هـم قوم ' يتسمنـــون و يحبــــون السمـــن ' (ترمذي جلـد ۲ - ابواب الفتن)

ايک قوم آئيگي جو محض کثرت مال و جاه و اکل و شرب ' اور عيش نفس ' اور ادعا و نمايش ميں مبتلا هو جائيگي -

اس حديث کا راوي اول عمران بن حصين هے ' اور آگے چلکر مختلف رواة نے مختلف الفاظ ميں روايت کي هے - چنانچه ايک دوسري روايت ميں بعض الفاظ زايد هيں -

مثلاً : " يشهدون ولا يستشهدون ' و يخونون ولا يوتمنون ' و يفشو فيهم السمن " - ترمذي نے اپني اصطلاح ميں اسکو " حسن صحيح " لکها هے -

اور مسلم کي روايت ميں ان الفاظ کے بعد " و ينذرون ولا يوفون و يظهر فيهم السمن " بهي هے ' اور اس سے علاوه نفس پرستي ' عيش پسندي ' اور دولت و جاه و نمايش کے تبذر و انهماک کے ' عدل و امانت اور ايفاء عهد و اخلاق حسنه کا بهي اس جماعت ميں نهونا ثابت هوتا هے -

پس يهي جماعت هے ' جو خير القرون کے سي ساله عهد کے بعد نمودار هوئي ' اور يهي دور بنو اميه هے ' جو " امر بالمعروف کے سد باب کا پهلا دن " تها ' اور يهي وه دور محدثات و بدعات ' و فتن و قلاقل ' و شر و فساد امور کا هے ' جسکي حضرت صادق و مصدوق (روحي فداه) نے اسي حديث ميں ' جو جناب کے استشهاد و استدلال کا عروة الوثقى هے ' صاف صاف الفاظ ميں اطلاع ديدي تهي ' اور پهر غالباً يهي هے ' جسکي اطلاع کلام الهي نے بهي " واتقوا فتنة ' لا تصيبن الذين ظلموا منکم خاصه " فرماکر ديدي هے : فصدق الله العلي العظيم ' و صدق رسوله النبي الکريم ' و نحن على ذلک من الشاهدين !!

اخبار ظهور فتن و منکرات

اصل يه هے که اخبار ظهور فتن ' و تحديد ازمنهٔ خير و فضيلة کي نسبت اگر شرح و بسط کے ساتهه لکها جاے ' تو اتنا وافر ذخيره هے ' اور اسکے متعلق بعض ايسے اهم مباحث هيں که ايک پورا رساله چاهيے - اسکي مهلت کهاں اور پهر ضرورت بهي نهيں - آپنے ذکر کرديا ' تو کيا کروں ؟ با وجود ارادهٔ اختصار و اجمال ' خود بخود بحث بڑهتي جا تي هے -

اس بارے ميں جو احاديث صحاح اور ديگر اسفار حديث ميں مروي هيں ' اور آثار صحابهٔ و تابعين ميں اسکي جو تطبيق و تصديق کي گئي هے ' ان سب پر نظر ڈالکر علماء سلف نے اس مسئله کو تقريباً حل کرديا هے - انکا بيان هے که سب سے زياده صحيح اور صاف پيشين گوئي اس بارے ميں " خير القرون " والي حديث هے ' جسکو اس مبحث کا اساس و بنياد قرار ديتے هيں - اسميں انحضرت نے اپنے عهد رسالت ' اور اسکے بعد دو زمانوں کو يکے بعد ديگرے بهترين زمانه قرار ديا ' اور يهي زمانه " خلافة على منهاج النبوة " اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کا عهد طلائي تها - يه زمانه امير معاويه کي خلافت سے پہلے ختم هوگيا ' اور اسکي تصديق ان احاديث سے هوتي هے ' جنميں بتصريح اسکي اطلاع دي گئي هے -

چنانچه " خير القرون " والي حديث کے مطالعه کے بعد اس حديث کو ديکهيے جسکو صاحب مشکواة نے باب " الانذار و التحذير " کي تيسري فصل ميں درج کيا هے :

عن ابن بشير عن حذيفه قال : قال (صلعم) تكون النبوة فيكم ماشاء الله، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء الله ان تكون ، ثم يرفعها الله ، ثم تكون ملكا عاضاً فيكم ما شاء الله ان يكون ، ثم يرفعها الله ، ثم تكون ملكا جبريه فيكون ماشاء الله ان يكون ، ثم تكون خلافة على منهاج النبوة - قال حبيب : فلما قام عمر ابن عبد العزيز كتبت اليه بهذ الحديث اذكره اياه و قلت ارجوان تكون امير المومنين بعد الملك العاض و الجبريه

آنحضرت (صلعم) نے فرمایا : جب تک الله کو منظور ہے ، تم میں وجود نبوت باقي رہے گا ، اسکے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگي ، اور جب تک الله چاہیگا قائم رہیگي اور پھر اٹھالي جائیگي - اسکے بعد جور و ظلم کي پادشاهت شروع ہوگي اور جب تک منظور الہي ہے ، رہیگي - اسکے بعد محض جبر و تسلط کي حکومت ہوگي ، اور وہ بھي مشیۃ الہی کے مطابق رہیگي - لیکن اسکے بعد پھر ایک دور خلافت نبوت کے دور کا آئیگا -

حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر ابن عبد العزیز تخت خلافت پر بیٹھے ، تو میں نے یہ حدیث انکو لکھکر بھیجي ، اور لکھا کہ مجھے امید ہے کہ آپ اس حدیث کي خبر کے مطابق " ملک عضوض و جبر " کے بعد محض پادشاہ هي نہیں بلکہ امیر المومنین ہونگے !

اسمیں زمانے کي قید نہیں ہے ، مگر ترمذي کي حدیث میں جسکو امام موصوف نے دوسري جلد کے باب الفتن میں درج کیا ہے ، زیادہ تصریح ہے :

عن سعيد بن جمهان - قال ثني سفينه : قال قال (صلعم) الخلافة في امتي ثلاثون سنة ، ثم ملك بعد ذالك ثم قال لي سفينة: امسک خلافة ابی بکر ، ثم قال : و خلافة عمر ، و خلافة عثمان - ثم قال : امسک خلافة علي ، فوجدناها ثلاثين سنة قال سعيد : فقلت له ان بني اميه يزعمون ان الخلافة فيهم ، قال كذبوا بنو الزرقاء ، بل هم الملوک من شر الملوک (تامل)

سعید سے روایت ہے کہ سفینہ نے انحضرت کے اس قول کو روایت کیا کہ " خلافت میري امت میں صرف تیس سال رہیگي ، پھر اسکے بعد محض حکومت اور پادشاهت ہے -

اسکے بعد سعید کہتے ہیں کہ مجھسے سفینہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر کا زمانۂ خلافت شمار کرو ، میں نے کیا - پھر کہا کہ حضرت عمر و عثمان و علي کا عہد خلافت شمار کرو ، میں نے سب کو جمع کیا تو کل تیس سال ہوے - پھر میں نے کہا کہ یہ تو سچ ہے لیکن بني امیہ جو سمجھتے ہیں کہ ہم بھي خلیفہ ہیں ، یہ کیسي بات ہے ، حالانکہ بموجب اس حدیث اور تمہاري بیان کردہ تطبیق کے خلافت قبل از بنی امیہ ختم ہوگئي ؟ اسپر سفینہ نے کہا کہ زرقا کي اولاد نے (یعني بني امیہ نے) کذب بیاني اختیار کي - وہ خلیفہ کہاں ہیں ؟ وہ تو شریر ترین پادشاہوں میں سے پادشاہ ہیں "

ان تمام احادیث کي تطبیق سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ بہترین قرن انحضرت کا تھا - اسکے بعد شیخین کي خلافت کا - اسکے بعد حضرت عثمان سے لیکر عام الجماعہ تک کا ، جبکہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے خلافت سے کنارہ کشي فرمائي - اور پھر اسکے بعد محض " ملک عضوض " اور " ملک جبریہ " کا عہد فتن و فساد شروع ہوگیا ، اور وهي دور بني امیہ ، اور " امر بالمعروف کے سد باب کا پہلا دن " تھا -

یہ امر یہاں ظاہر کردینا ضروري ہے کہ ان احادیث اور نیز انکے ہم مطالب احادیث کي نسبت اس عاجز نے اپنے خاص پیش نظر مباحث سے اس موقع پر کچھہ کام نہیں لیا ہے - چونکہ جناب نے " خیر القرون " کي حدیث کے طرف اشارہ کیا ، اور ان احادیث سے جا بجا استشہاد فرمایا ، اسلیے ضرور ہوا کہ جناب کو احادیث هي کي طرف توجہ دلائي جاے -

پھر یہ کیسي عجیب بات ہے کہ ان احادیث پر جناب نے نظر نہیں ڈالي ، اور اس عاجز کے اتنا لکھدینے پر ، کہ " بني امیہ کے عہد میں بدعات و محدثات کا بازار گرم ہوا " سقدر متالم و متاذي ہوے ؟ کیا جس عہد کي نسبت یہ تصریحات موجود ہیں ، اسکي نسبت ضمناً کسي موقعہ پر کچھہ اشارہ کردینے کا بھي آج کسي قلم کو حق نہیں ؟ اور کیا ان احادیث سے بالکل غض بصر کرلینے کي علۃ دریافت کرنے کی اس عاجز کو اجازت ملیگي ؟

یہ وہ مشہور ترین احادیث تھیں ، جنکو مشکوۃ وغیرہ میں ہر شخص دیکھہ سکتا ہے - لیکن کیا وہ حدیث بھي جناب کو یاد ہے ، جسکو ترمذي ابواب الفتن کے " باب ما جاء في الشام " میں لائے ہیں ؟ اور جس کو ابن قرہ نے بایں الفاظ روایت کیا ہے کہ " اذا فسد اهل الشام فلا خير فيكم " ؟ اور نیز یہ کہ ان احادیث کے معاملہ ، تابعین و تبع تابعین و محدثین نے کیا قرار دیے ہیں ، جن میں ظہور فتن و فساد کي بکثرت خبر دي گئي ہے ، اور جسے اسفار حدیث کے ابواب فتن بھرے ہوے ہیں ؟ مثلاً " سيكون فتن ، القاعد فيها خير من القائم ، والقائم فيها خير من الماشي ، و الماشي خير من الساعي " (متفق علیہ)

براہ کرم اس بارے میں کنز العمال کے ابواب فتن ، یا کتب دلائل و خصائص ، مثل خصائص سیوطي وغیرہ کے ابواب اخبار پر ایک نظر ڈال لیجیے ، اور خدارا اسپر تعجب نہ کیجیے کہ بدعات و محدثات کي گرم بازاري دور بني امیہ میں کیونکر تسلیم کي جاسکتي ہے ؟

اگر طبراني و حاکم اور بیہقي اور ابو نعیم اصفہاني وغیرہ کي مرویات پر بھي نظر ڈالي جاے ، تو دور بني امیہ ، حتی کہ بعد از شہادت حضرت فاروق فتنہ و فساد و منکرات و بدعات کے متعلق ایک ذخیرۂ دفاتر و مواد مجلدات کثیرہ موجود ہے (۱)

آگے چلکر اس قدر پر غیظ لہجے میں ارشاد ہوتا ہے :

" بني امیہ لاکھہ برے سہي پھر بھي اپنے بعد والوں سے لاکھہ درجہ اچھے تھے ...... آجکل کے مسلمانوں کو انہیں برا کہنے کا کوئي حق نہیں "

---

(۱) احمد و بیہقي اور طبراني نے عروہ بن قیس سے روایت کي ہے : قال الخالد بن وليد ، ان الفتن قد ظهرت ، قال اما و ابن الخطاب حي ، فلا انما تكون بعده -

حافظ سیوطي نے خصائص کبری اور جمع الجوامع میں ایک خاص باب اس عنوان سے باندھا ہے کہ " اخباره (صلعم) بالفتنة و ان مبداها قتل عمر " یعني آنحضرت کي خبر دهي فتنہ کي نسبت ، اور یہ کہ اسکا مبدء حضرت عمر کا شہید ہونا ہے - اس باب کي بنیاد تو بخاري و مسلم کي حذیفہ والي حدیث ہے جو مشہور ہے ، لیکن اسکے علاوہ دیگر سنن و مسانید و معاجم کي حدیثیں بھي بکثرت جمع کي ہیں ، جنسے گویا استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر کي وفات کے بعد هي فتنہ شروع ہوگا ، اور انکا وجود ایک دیوار درمیان امن و فتن کے ہے - غور کیجیے تو شہادت حضرت عثمان اور پھر جنگ صفین وغیرہ کے وہ مقاتلات ، جناني دس کم سو لڑائیوں میں بروایت مشہور ستر ہزار صحابہ و مسلمین قتل ہوے ، اور جنمیں ۲۰ سے زیادہ صحابۂ شرکاء بدر بھي تھے ، در حقیقت اسلام کے ابتدائي عروج کیلیے ایسا شدید فتنہ تھا ، جس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے ؟ یورپ کے مورخ حیران ہیں کہ باوجود ایسے مقاتلات عظیمہ کے کیونکر اپنے عہد ابتدائي میں اسلام کي فاتحانہ قوت قائم رہي ، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف تائید الہي و نصرت غیبي کا اعجاز تھا - (منہ)

مخدوما ! ان دو سطروں میں کئی غلطیاں هیں - اول تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعده اشر منه " کا یه مطلب هرگز نہیں هے که هر مقدم موخر سے افضل هو - مقصود من حیث القوم اور من حیث الاکثر هے ' اور اسمیں کوئي شک نہیں که بني امیه کے زمانے میں جمیعة اسلام اور ممالک اسلامیه اپنے بعد کے زمانے سے هزار درجه بہتر تھے - عرب کي اصلي سادگي اور ازادي هر شے کے اندر نمایاں تھي - صحابه ؤ تابعین و تبع تابعین کا گروہ عرصے تک موجود رها - عام خاندان اهلبیت مطہرہ اور ائمۂ اهل بیت علیهم السلام یکے بعد دیگرے موجود رهے - مسلمانوں کے اندر ولوله اسلام اور جوش فتوحات بالکل تازہ اور عروج پر تھا ' وغیرہ وغیرہ - لیکن چونکه فتنه و فساد کے جراثیم پیدا هوچکے تھے ' اسلیے وہ بتدریج بڑھتے گئے ' اور هر آنے والا زمانه گذشته زمانے سے بدتر هوتا گیا - یہاں تک که جو هونے تھا هوا ' اور آج جو حالت هے وہ ظاهر هے -

پھر " برا کہنے " کے حق کي نسبت بھي حدود مقرر کرنے چاهئیں ' ورنه سیاہ و سفید کي تمیز اٹھه جایگي - " الحب فی اللہ و البغض فی اللہ " تمام اعمال و افعال میں مسلمانوں کا محور اعمال هے ' اور اچھے اعمال کو اچھا سمجھنا ' اور برائي کو خواہ وہ کسي عهد میں هوئي هو ' برا یقین کرنا ' ایک ایسي شے هے ' جسکا خود همارے اعمال و خصائل پر اثر پڑتا هے - اشخاص کي بحث خود بخود پیدا هوجاتي هے ' جبکه اعمال پر نظر ڈالي جاتی هے - یزید کے مظالم پر بعد کو آنے والے کیوں فریادي هیں ' حالانکه آپکے اصول کے مطابق تو " لا یاتي علیکم زمان الا الذي بعده اشر منه " ؟ ؟

اطلاق لفظ فسق و ظلم نسبت بني امیه

(۹) بہت زیادہ تاسف جناب کو اُس مضمون کي " خون سے شرابور سرخي " پر هے ' اور اسپر ' که بني امیه کي طرف ظلم و فسق کو کیوں نسبت دي گئي ؟ خیر ' اور تمام باتوں کو جانے دیجیے - آپ ترمذي کي اُس حدیث کي نسبت کیا کہتے هیں ' جو اوپر گذر چکي هے ' اور جسمیں سفینه کا بني امیه کي نسبت یه قول نقل کیا هے که " بل هم ملوک من شر الملوک " ؟ ؟

قاتلیـــن عمـــار بن یاســـر

پھر اُن احادیث مشهورہ (اور بقول سیوطي متواترہ) کي نسبت کیا ارشاد هوتا هے ' جنمیں حضرت عمار بن یاسر کي شهادت کي خبر دي گئي تھي ' جو جنگ صفین میں اهل شام کے هاتھوں شهید هوے ' اور جنمیں انکے قاتلوں کي نسبت " فئة الباغیه " کا وصف فرمایا گیا تھا ؟

عن ام سلمه و ابي قتادہ ان رسول اللہ (صلعم) قال لعمار : تقتلك الفئة الباغیه (بخاري و مسلم)	ام سلمه اور ابو قتادہ سے روایت هے که انحضرت (صلعم) نے فرمایا : اے عمار ! میں دیکھتا هوں که تجکو ایک باغي گروہ قتل کریگا -

حافظ سیوطي اس حدیث کو نقل کرکے لکھتے هیں :

" هذ الحدیث متواتر ' رواہ من الصحابه بضعة عشر ' کما بینت ذلك فی الاحادیث المتواترہ " (خصائص کبری - جلد ۲ - صفحه ۱۴۰)

یه تو صحیحین کي حدیث هے ' لیکن امام احمد و حاکم اور طبراني نے عمر ابن العاص سے روایت کي هے که " سمعت رسول اللہ (صلعم) یقول : اللهم اولعت قریش بعمار قاتل عمـار و سالبه في النار "

یه احادیث صفین کے اهل شام کي نسبت قرار دي جاتي هیں ' پھر انصاف فرمائیے که میں نے اگر عام حکومت بني امیه کي نسبت ظلم کي نسبت دي ' تو میرے اس جرم کے دیگر شرکاء کو کیوں فراموش کر دیا جاتا هے ؟

جناب نے فقه حنفي کي مشهور کتاب هدایه تو قطعاً پڑھي هوگي - قضا کے ابواب میں کوئي اس قسم کي عبارت بھي جناب کو یاد هے ' جسکے الفاظ یه هیں ؟

یجـوز تقـلد القضاء من السلطان الجایر ' کما یجـوز من العـادل ' لان الصحابة تقلدوا من معاویه ...... والتـابعین تقلدوا من الحجـاج (هدایه مطبوعـه لکھنو جلد ۳ - صفحه ۱۱۷ -)	ظالم پاد شـاہ کے طرف سے قضا کا عهدہ قبول کرنا جائز هے ' چنانچه صحابه نے معاویه کي جانب سے قبول کیا تھا - نیز حجاج سے تابعین نے -

صاحب هدایـه کے اس " لا ابا لانـه " طریق ذکر کي نسبت جناب کا کیا خیال هے ؟

(۱۰) جناب نے یه بھي ارقام فرمایا هے که :

" آپکي ان تلخ کلامیوں نے " رفاض " کي یاد تازہ کر دي جنھوں نے صحابه کو سب و شتم کرنا اپنا پیشـه بنا لیا هے "

لیکن اگر اعمال مروانیه کو ظلم و جور کے لفظ سے تعبیر کرنا رفض هے ' تو میں بکمال مسرت و ابتهاج وهي کهونگا ' جو امام شافعي کي طرف منسوب هے که :

فلیشـهد الثـقلان اني " رافضي " ! !

اور خوش هونگا که یه ایک ایسا " رفض محبوب و مطلوب " هے ' جسمیں الحمد للہ ' میرے ساتھه وہ وہ لوگ شریک هیں ' جنکا نام آج دنیاء اسلام بغیر دعا و تحیة کے نہیں لیتي :

نازم بکفر خود که بایمان برابر ست !

رها تبرہ اور سب و شتم ' تو افسوس هے که اس بدعة شنیعه کي بنیاد اولین بھي بنو امیه هي نے رکھي ' جو علانیه بر سر منبر ذکر خدا و رسول کے ساتھه حضرت امیر پر لعنت بھیجتے تھے ' اور اسي کا اتباع هے ' جو شیعي دنیا بدبختانه کر رهي هے -

و فـد بـکارة الهـلالیـه علي معاویـه

(۱۱) جناب نے آخر میں الهـلال کے مضمون زیر نقد کے ایک جملے کي طرف اشارہ فرمایا هے اور لکھا هے :

" ستم تو یه هے که جناب انکے اسي ضرب المذ حلم ' اور ساٹھه برس کي بڑھیا عورت کے هفوات سے درگذر فرما جا . کو خدا جانے کن نگاهوں سے ملاحظه فرماتے هیں ؟ "

جناب کا یه اشارہ الهـلال کے مضمون زیر نقد کي اس عبارت کي طرف هے :

" اگرچـه طـرح طـرح کي بـدعات و محـدثات کا بازار (خلفاء راشـدین کے بعد) گرم هوگیا تھا ' تاهم چونکه عهد نبوت کا فیضان روحاني اور تعلیم قراني کا اثر ابھي بالکل تازہ تھا ' اسلیے پھر بھي " امر بالمعروف " کي اواز کي گرج کوفـۂ و دمشق کے ایوان و محل کو لرزا دیتي تھي - ساٹھه برس کي ایک بڑھیا عورت بر سر دربار بلائي جاتي تھي ' اور امیر معاویه کے سامنے بے دھڑک اپنے وہ اشعار جوش و خروش کے ساتھه پڑھتي تھي ' جن میں نه صرف حضرت امیر علیه السلام کے مناقب هوتے تھے ' بلکه کھلے کھلے لفظوں میں بني امیه کے فظائع و مثالب بیان کیے گئے تھے - الخ " (الهـلال جلد ۲ - نمبر - ۱ - صفحه ۶ -) -

اب اس وقت یاد نہیں آتا که اس مضمون میں کس عورت کي جرأت و دلیري و حق گوئي کي طرف اشارہ کیا گیا تھا ' جو جناب کے لفظوں میں " هفوات " سے ملقب هونے کي مستحق قرار پائي هے ؟ امیر معاویه کے سامنے اس طرح کي محب

اهل بیت اور صداقت پرست و جرأت فرما عورتوں کے آنے، سوال و جواب میں خطبات بلیغۂ و موثرہ دینے، اور اپنے اشعار مدحیۂ حضرت امیر سنانے کے متعدد واقعات تاریخ و مختارات ادبیه میں منقول هیں، اور فی الحقیقت عرب کی ازادي، اسلام کي تعلیم حریة، اور قرون اولی کے امر بالمعروف کي تاریخ میں، ان میں سے هر عورت، شرف و احترام اور عظمت و کمال کا ایک درجۂ مخصوص و ممتاز رکھتي ھے -

صاحب عقد الفرید وغیرہ اور امام ابوالفضل ابن طاهر نے " بلا غات النساء " (۱) میں سودہ بنت عمارہ، زرقاء بنت عدي، بکارة الهلالیه، عکرشه بنت الا طش، اور ام البراء بنت صفوان کا ذکر کیا ھے، جنھوں نے جنگ صفین میں شرکت کي تھي، اور حضرت امیر کی نصرت و حمایت میں جانبازانه حصه لیا تھا - پھر امیر معاویه کے تسلط کے بعد یه لوگ مختلف تقریبات میں اسکے سامنے پیش هوے هیں، اور انکو امیر معاویه نے وہ زمانه یاد دلایا ھے - اسپر نہایت بے باکانه و حق گویانه حضرت امیر کے فضائل بیان کیے هیں، اور تمام اهل دربار کو اپني عظمت حق گوئي سے متحیر و متعجب بنا دیا ھے !!

از انجمله (بکارة الهلالیه) کے وفد کا واقعه نہایت موثر ھے، اور غالباً اس مضمون میں، میں نے اُسي کي طرف اشارہ کیا تھا -

صاحب بلاغات النسا نے لکھا ھے کہ بکارة الهلالیه بالکل بڑھاپے اور ضعف و ناتواني کے عالم میں ایک مرتبه امیر معاویه کے دربار میں گئي - وہ اسقدر ضعیف تھي کہ دو عورتیں در طرف سے آسے تھامکر لائي تھیں - وهاں مروان بن حکم اور عمرو ابن عاص بھي موجود تھے - انھوں نے امیر معاویه سے کہا کہ " آپنے اِسے پہنچانا ؟ یه وہ عورت ھے جس نے جنگ صفین میں هم لوگوں سے مقابله کیا تھا اور یه ا شعار پڑھ پڑھکر لوگوں کو سناتي تھي :

اتری ابن هند للخلافة مــالکا
هیهات ذاک، ومــا اراد بعید
منتک نفسک فی الخلاء ضلالة
اغراک عمرو للشقاء وسعیــد
فارجع با نکد طائـر بنحوسهــا
لاقت علیا اسعد وسعــود !

سعید بھي موجود تھا - اسنے کہا کہ اتنا هي نہیں، بلکه یه اشعار بھي اسي کے هیں :

قد کنت آمل ان اموت، ولا اری
فوق المنــابر من امیة خاطبــا
فا الله اخــر مدتي، فتطــاولت
حتی رایت من الزمان عجائبا
في کل یوم لا یــزال خطیبهــم
وسط الجمــوع لآل احمد عائبــا

یعنے میري ارزو تھي کہ مجھے موت آجاے، مگر اُس وقت کو اپني انکھوں سے نه دیکھوں، جبکه بني امیه کا کوئي فرد ممبر پر خطیب نظر آے ! مگر افسوس کہ یه ارزو پوري نه هوئي، اور الله نے میري موت کے وقت کو بڑھا دیا - یہاں تک کہ آج میں زمانے کے انقلابات کے عجیب عجیب رنگ دیکھه رهي هوں، مسجدوں کے ممبروں پر بني امیه کے خطیب چڑھتے هیں، اور آل محمد پر علانیه لعن وطعن کرتے هیں !! "

بکارہ نے ان بیانات کو سنکر امیر معاویه سے کہا :

" تیرے یه کتے مجھپر حمله کر رهے هیں، اور میرا عصاء دفاع ضعیف ھے کہ انکو هنکا نہیں سکتي - بیشک ان اشعار کي میں هي مصنف هوں - میں پسند نہیں کرتي کہ اس سے انکار کروں - اب میں واپس جاتي هوں - سچ یه ھے کہ امیر المومنین علي کے بعد زندگي میں کوئي خوشي نہیں " (بلاغات النساء صفه - ۴۰)

اسي طرح سودہ بنت عمارہ رحمها الله کا واقعه بھي مسلمانوں کیلیے حق گوئي اور صدق لہجه کي ایک مثال عظیم اور اسوا حسنه ھے - یه جب امیر معاویه کي تخت نشیني کے بعد اسکے سامنے آئي تو امیر نے پوچھا :

" کیا تو وهی عورت نہیں هیں، جس نے ایام جنگ صفین میں یه اشعار کہے تھے ؟

شمــر کفعــل ابیک یــا بن عمــارة
یــوم الطعــان و ملتقی الا قــران
وانصــر علیــا والحسیــن ورهطــه
واقصــد لهنــد وابنهــا بهــوان
ان الامــام اخــو النبــی محمــد
علــم الهــدی ومنــارة الایمــان
فقــه الحتوف وســر امــام لوائــه
قــد ما بابیــض صــارم وسنــان

سودہ نے کہا :

" اے والله ! میں ان لوگوں میں سے نہیں هوں، جو حق سے وقت پر پھر جاتے هیں، اور کذب گوئي کیلیے حیله طرازیاں کرتے هیں - بیشک میں هي هوں جس نے یوم صفین میں یه اشعار کہے تھے "

امیر نے کہا : " کیا شے تھي، جس نے ان اشعار کے کہنے پر تجھکو امادہ کیا " ؟

سودہ نے بے باکانه و مسلمانه کہا :

" حب علي علیه السلام، واتباع الحق - حضرت علي کي محبت، اور حق کي پیروي " !! (ایضاً صفحه - ۳۶)

(الهلال) میں (احرار اسلام) کا باب تاریخ اسلام کے ایسے هي امثال جلیله کے احیاء ذکر کیلیے تھا، مگر افسوس کہ هجوم اشغال نے مہلت نه دي کہ ایک ادمي کیا کیا کرے ؟

بهر حال اس مضمون میں یا سودہ کے طرف اشارہ تھا، یا بکارة الهلالیه رحمهما الله تعالی کي طرف - آپ اسکو " ایک بڑھیا کے هفوات " سے تعبیر کرکے شاید کوئي خوشي حاصل فرماتے هونگے، مگر یقین کیجیے کہ آپکے الفاظ پڑھکر میري آنکھوں سے تو انسو نکل پڑے - فسبحان من لا یتغیر !! ایک زمانه تھا کہ هم میں سے بڑھیا عورتوں کے اندر اسلام کا ایسا سچا اتباع، حق اور حریت کے ایسا گرانمایه امثال، امر با لمعروف کا ایسا سچا ولوله، اور ازادي و صداقت کي ایسي غیر متزلزل محبت تھي - اور ایک زمانه آج کا ھے، جب کہ مردان اسلام، اور رجال علم و فضل، ایسي مثالوں کا پیش کرنا ایک طرف رها، انکو " هفوات " کے لفظ سے تعبیر کرتے هیں !!

الله الله ! اُس مقدس مسلمه و مومنه کا مقام عالي اور مرتبه ارفع ! جسکے دل کو خدا نے خاندان نبوت کي محبت و عشق کا کاشانه بنایا، جسکو حق کي معیت کي توفیق عظیم ملي، جس نے اهل بیت محمد صلی الله علیه وسلم کي حمایت و نصرت میں اپنے سیف لسان کے جوهر دکھاے، اور جسکي حریت و ازادي، اور حق پرستي و صداقت پژوهي کو تخت دمشق کي

(۱) بلاغات النسا امام ابوالفضل احمد بن ابي طاهر بغدادي متوفي سنه ۲۸۰ - کي ایک نہایت دلچسپ کتاب ھے، جس میں جاهلیة و صدر اسلام کي مشهور عورتوں کے اقوال و خطبات اور بلاغات و نوادر کو بطرز احسن و به تقسیم مواد و ترتیب ابواب جمع کیا ھے، اور اس بارے میں اسکا مطالعه عقد الفرید و اغاني وغیرہ سے زیادہ مفید اور دلچسپ ھے - مصر میں چھپ گئي ھے - (منه)

شوکت قیصري اور ابہت عجمي مرعوب نہ کرسکي ! آپ اسکے کارنامۂ حق پرستي کو هفوات و ترهات کے لفظ سے تعبیر کرتے هیں - کیجیے ' لیکن مجکو تو اگر اپني تمام زندگي میں ان " هفوات " کي ایک مرتبہ پیروي کرنے کي بهي سچي توفیق ملجاے ' تو اپني قسمت پر ناز کروں ' اور یقین کروں کہ میري بخشش کا سامان هوگیا !!

تو و طوبي و ما و قامت دوست
فکر هرکس بقدر همت اوست

مخدوم من ! معاف فرمائیگا ' عقائد نسبي هي کے اندر سب کچھہ نہیں ہے ' اس سے باهر بهي ذرا اپني نظر وسیع فرمائیے - حق کي بحث فریقانہ تعصبات سے ارفع و اعلی ہے ' اور اهل حق کا مسلک عدل و اعتدال ' اور افراط و تفریط سے اجتناب هونا چاهیے - آپ کو میري اُس تحریر میں " رفاض " کے سب و شتم کا طریقہ نظر آیا کہ بنو امیہ کي بدعات کا ضمني تذکرہ بهي آپکے خیال میں مشرب " رفاض " ہے - نہیں سمجھتا کہ اس بارے میں کیا عرض کروں ؟ تاهم اتنا عرض کیے بغیر نہیں رهسکتا کہ الحمد للہ ' اهل بیت نبوت کي محبت سے فائض المرام و ایمان اندوز هوں ' اور اس عالم میں هوں کہ حب خدا کے حضور میں عبادت کیلیے جاتا هوں ' تو میري نماز بهي اُس وقت تک پوري نہیں هوتي ' جب تک کہ آل محمد پر درود و سلام و تحیۃ کا هدیہ پیش کش بارگاہ حضرت تبارک و تعالی نہ کرلوں کہ " اللهم صل وسلم علی سیدنا محمد و علی آل محمد ' کما صلیت و سلمت علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انك حمید مجید :

یا اهل بیت رسول اللہ حبکم
فرض من اللہ فی القران انزلہ
کفاکم من عظم القدر انکم
من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ !

میں تشہد میں درود کو اصطلاحي واجب نہیں بلکہ حقیقي واجب یعنے فرض سمجھتا هوں ' فنسال اللہ تعالی ان یجعلنا علی اتباع الکتاب و قرنائہ اهل بیت النبی الکریم ' علیہ و علی آلہ و اصحابہ الصلوۃ و التسلیم -

(۱۲) آخر میں یہ عرض کردینا ضروري سمجھتا هوں کہ اس قسم کے مباحث و مذاکرہ کي نسبت ارباب عصرکي مختلف رائیں هیں - بعض حضرات اتو اس درجہ اهم اور اقدم سمجھتے هیں ' کہ دین و دنیا کا کوئی خیال اور اسلام و مسلمین کي کوئی مصلحت انکی نظروں میں انسے اهم تر نظر نہیں آتی ' اور انکے عقیدے میں اب مسلمانوں کیلیے اسکے سوا دنیا میں کوئی کام باقی نہیں رها ہے کہ گذشتہ منازعات و مناقشات کی نسبت تصنیف و تالیف و جرح و تعدیل کا بازارگرم کیا جاے ' اور قوم وملت اپنی زندگی کو اسکے مطالعہ کیلیے وقف کردے !!

ان بزرگوں کے ساتھہ ایک دوسرا روشن خیال ' اتحاد دوست اور " مصلحت " فرما طبقہ ہے ' جسکا خیال ہے کہ اس طرح کے تمام مباحث چونکہ اسکي مطلعہ " مصلحت وقت " کے خلاف هیں ' اسلیے بہتر ہے کہ همیشہ کیلیے انکو مدفون مقبرۂ ذهول و نسیاں کردیا جاے ' اورکبهي انکي طرف اشارہ بهي نہو -

گویا اس خیال کے بزرگوں کے نزدیک سیاہ و سفید ' حق و باطل ' صدق وکذب ' نور و ظلمت ' اور معروف و منکرکي بنیاد حقیقت نہیں ' بلکہ " مصلحۃ " ہے ' اور تمام تاریخي اسفار ' اور مجلدات آثار دنیا سے نابود کردینا چاهئیں ' کیونکہ وہ " مصلحت وقت " کے خلاف هیں !!

لیکن اس عاجز کا مسلک ان دونوں مذاهب سے مختلف ہے - میں دونوں جماعتوں کو افراط و تفریط میں دیکھتا هوں - اپني تمام قوت علم و دین کو محض تاراج مجادلہ و مکابرہ کرنا ' اور امور متنازعہ کو خواہ نخواہ زندہ کرکے امن و اتحاد و جمعیۃ کلمہ میں خلل انداز هونا ' عقل و شرع ' دونوں کے لحاظ سے مضر ہے ' لیکن ساتھہ هي میں اس " مصلحت اندیشي " کا بهي قائل نہیں ' جسکے معنے یہ هیں کہ تاریخي مباحث و تحقیقات کا سد باب کردیا جاے ' تصحیح خیال ' و تعدیل اعتقاد ' وتمجید اعمال حسنہ ' و ذم افعال سئیہ کو روک دیا جاے ' اور دفاتر اخبار ' واسفار اثار کے دروازوں پر یک قلم قفل چڑها دیا جاے -

تا هم بحالت موجودہ میں اسکي بالکل ضرورت نہیں دیکھتا کہ ان مباحث میں اپنا اور ناظرین کا وقت صرف کروں - وہ وقت ' کہ همارے فرصتیں قلیل ' اور ضرورتیں لا تعد ولا تحصے هیں ' اور پھر یہ بحثیں تو هماري زندگي سے وابستہ هیں ' لیکن پیش آنے والے حالات تو وہ هیں ' کہ هماري زندگي هي کو مشکوک ' اور هماري هستي هی کو مفقود کر دینے والے هیں -

الہلال کی گذشتہ جلد کے اختتام ' اور نئي جلد کے فاتحہ میں "امر بالمعروف و نہی عن المنکر " کی (کہ اصل مقصود دعوت الہلال ہے) تاریخ کی طرف مختصر سا اشارہ کیا گیا تها ' اور اس فضل مخصوص امۃ مرحومہ کی طرف توجہ دلائی تهی کہ هر زمانے میں حکمۃ الہیہ نے احیاء شریعۃ و امر بالمعروف کیلیے برگذیدگان امت کو منتخب کیا ' اور انکے ذریعہ حق کا اعلان ' اور باطل کا استیصال ظهور میں آیا - اسی ضمن میں یہ ذکر بهی آگیا تها کہ اسلام کا اصلی دور زندگی ابتدائی عہد راشد تها ' اور پهر اسکے بعد هی بدعات ومحدثات کا سلسلہ شروع هوگیا تها - وهاں نہ بنی هاشم اور بنی امیہ کے منازعات کا ذکر تها ' اور نہ جمل و صفین کا - نہ تعین تهی ' اور نہ تشخص - لیکن جناب نے اس طرف توجہ مبذول فرمائی ' اور اسکو رسم سب و شتم ' و اتباع " رفاض " و سب صحابۂ کرام [رضوان اللہ علیهم] سے تعبیر کیا - ایسی حالت میں ضرور تها کہ بر سبیل اجمال اپنے خیالات ظاهر کردوں - یہ کیونکر ممکن ہے کہ واقعات سے بالکل چشم پوشي کرلی جاے ' اور یہ کیا استبداد و قهر ' اور حکم بندش قلم و لسان ہے کہ ضمناً بهی کهیں صاحبان اعمال خیر کی مدحت ' اور موسسین بدعات و محدثات کی طرف اشارۂ منقصت نہو ؟

(۱۳) پس یہ اسباب تہے ' جنکی وجہہ سے الہلال کے چند صفحات اس ذکر کی نذر هوگئے - نیز اس لیے بهی کہ اس بارے میں جناب کا اصرار شدید تها ' ورنہ قارئین کرام پر واضح رہے کہ اس عاجز کے قلم و دماغ کے لیے امویۂ و عباسیہ کا مبحث نہیں ' بلکہ اب تو اسلام کا سوال درپیش ہے ' اور تاریخ اسلام کا حفظ نہیں ' بلکہ نفس اسلام کے حفظ کی مہم سامنے ہے - اب اسوقت " صفین " اور " جمل " کے واقعات پر غور کرنے کی مہلت کہانسے لائیں ' کہ یوم " بدر " اور " احزاب " کے واقعات تازہ هو رہے هیں !!

مرحوم غالب نے اس بحث کا فیصلہ کردیا ہے :

بحث و جدل بجاے ماں ' میکدہ جوے ' کاندران
کس نفس از جمل نزد کس سخن از فدک نخواست

ناموران غزوهٔ بلقان

شهـــادة بطـل الحــرية ! !

رحمة الله عليک یا نیازي بک !

حادثـــهٔ ملي

(٢)

یورپین ترکي کے بهترین بلاد جمیله اور مقدونیا کي حسین ترین آبادیوں میں تیسرا نمبر (مناستر) کا هے - وہ مغربي سرزمین میں مشرقي اوضاع و اطوار کے اختلاط کا (جو یورپین ترکي کي خصوصیت هے) ایک نهایت دلکش نمونه هے - موسم کي خوبي ' قدرتي منـاظر کي دلفریبي ' پهاڑوں کي قطاریں چشموں کي روانیاں وہ سرمایهٔ روح پرور هیں ' جنکي نعمت سے وهاں کا هر باشنده ' دنیا میں آتے هي متمتع هونے لگتا هے -

اسکے اطراف و جوانب میں دور تک چهوٹے چهوٹے قصبے اور دیهات هیں ' جنمیں سے اکثر دامن کوہ میں واقع هیں ' اور وهاں کے باشندے اب تـک بـدویت اور حضریت کي درمیانی زندگی کے آثار اپنے اندر رکهتے هیں - مقدونیا کے وہ پهاڑي عصابات (جرگے) جنکے قتل وغارت اور باهمی جنگ وجدال نے اس صوبے کو همیشه حکومهٔ عثمانیه کیلیے مصـائب انگیز رکها ' انهیں دیهاتوں اور انکے قرب و جوار کي وسیع پهاڑیوں میں بستے هیں -

انهیں قصبوں میں ایک بڑا قصبه ' اور اضلاع کی فوجي چوکیوں کا صدر و مرکز ' رسنه نامي مقام هے -

یهي (رسنه) نیازي بک کا مولد و منشاء هے - یهیں وہ پیدا هوا ' یهیں اپنی فوجی زندگی کا ایک بڑا حصه صرف کیا ' یهیں سے اُس نے اپنی ملکی جاں نثاري کی حرکت شروع کی ' لیکن افسوس که یهاں کی آخري خاک اُسے نصیب نهیں هوئی - حالانکه اُسے رسنه بهت محبوب تها - وہ رسنه ' جسکے ایک جهونپڑے میں اُس نے اپنی ملة و وطن کی راہ میں قربانی کا آخري عهد و میثاق باندها تها ' اور

جسکی ایک رات اس عالم میں بسر کی تهی ' که صبح کو اپنی جماعت کے ساتهه عام حریت کا اعلان کرنے والے تها ' جسکا نتیجه مجهول تها ' اور اسکی نوجوان بیوي ' جسکے ساتهه شادي کے بعد صرف دونا تمام موسم بسر کرسکا تها ' شیر خوار بچے کو گود میں لیے هوے اسکے وداعی الفاظ سن رهی تهی ! !

لیکن آہ اے نیازي بک ! اے پرستار ملت و وطن ! ! تیرا وطن محبوب بهي همارے هاتهه سے گیا ' اور اسکے بعد تو نے بهی هم سے کنارہ کشي کي ! کیا اس لیے که اپني ملـة کی ذلت و نـکبت تجهسے دیکهی نه گئي ؟ اور کیا اسلیے که تیري غیرت عشـق نے گوارا نه کیا که وطن کے جانے کے بعد ' وطن کے نام لیوا دنیا میں باقي رهیں ؟

آہ ! تو ' اور تجهه ایسے شهداے ملـة ' خوش نصیب هیں که آنے والے وقت سے پہلے هي دنیا سے چلے گئے ' اور اپني ملت عزیز اور وطن محبوب کي هونے والي ذلتیں دیکهنے کیلیے باقي نه رهے ' لیکن بتلا که هم بدبخت کہاں جائیں ؟ هم که زنده هیں ' اور اسلیے زنده هیں که اپني بربادیوں اور غیروں کي کامرانیوں کو ابهي کچهـه دنوں اور دیکهه لیں ! ! ....
....

* * *

انقـلاب دستور کے بعد دنیا اُن لوگوں کو جاننے کیلیے نهایت مضطرب تهي ' جنهوں نے بظاهر چند ماہ کے اندر ملـــک میں رهکر ملـک کو بدلڈالا تها - اُسي زمانے میں نیازي بک نے اپنـا روز نامچهٔ انقلاب دستور " خواطر نیازي " کے نام سے ترکي میں شائع کیا ' جسکا انـگریزي خـلاصـه مسٹر ایي - اِف - نائٹ نے لکها ' اور پهر ولي الدین بک نے عربي میں شائع کیا - اسمیں مرحوم نے اپنے ابتدائي حالات مختصر طور پر لکهے تهے -

نیازي بـک کی ابتدائي حیثیت محض ایک عام سپاهي کي تهي ' سب سے پہلا امتیازي وصف جو اس سے ظاهر هوا ' وہ جنـگ یونان کا موقعـه تها ' اور اس نے ایک طرف تو فوجي حلقوں کو اسکي طرف متوجه کیا ' اور دوسري طرف ارباب حکومت کي اصلاح

نیازي بے اعلان دستور کے زمانے میں

طلب بے عنوانیوں کا پہلا نقش اسکے دل پر بیٹھ دیا - جنگ کے ایک پرخطر موقعہ میں اس نے تنہا ۱۸ - یونانیوں کو قید کرلیا تھا ' اور ان میں بعض نہایت ممتاز یونانی فوج کے افسر تھے - وہ اپنے اسیروں کو لیکر خوشی خوشی قسطنطنیہ روانہ ہوا کہ سلطان کے حضور میں پیش ہوکر اپنی خدمت کو پیش کرے - راہ میں امراے یلدیز میں سے ایک امیر کا لڑکا ملا ' اور اسکو معلوم ہوگیا کہ نیازی بک کے ساتھہ یونانی اسیر ہیں - قبل اسکے کہ نیازی قسطنطنیہ پہنچے ' مابین ھمایونی سے ایک فرمان شائع ہوگیا ' جسمیں ۱۸ - یونانیوں کو تنہا قید کرلینے کے کارنامے کو اُس امیر زادے کے طرف منسوب کیا گیا تھا ' اور پھر اسکے صلے میں ترقی مراتب و مدارج کا اعلان تھا !

نیازی بک کہتا ہے کہ " یہ پہلا واقعہ ہے ' جس نے میری آنکھیں کھولیں ' اور مجھکو اپنے ملک کے حکام ' اور مرکزی بد نظمی کی نسبت علم ہوا "

سنہ ۱۹۰۳ - کے اواخر میں یوروپین ترکی کے اندر بلغاری جرگوں کی بغاوت اور شورش کا ہمسایوں نے انتظام کیا ' اور تمام مقدونیا میں آتش فساد بھڑک اٹھی - یہ کوھستانی اطراف اور دیہات و قصبات کے قبائل تھے ' جنھوں نے مختلف جرائم پیشہ سرغناوں کی سر کردگی میں اپنی اپنی جماعتیں بنالی تھیں ' اور پھر باھم ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے تھے ' اور دیہاتوں اور قصبوں کو لوٹتے تھے - یہ بغاوت سنہ ۱۹۰۸ - تک قائم رہی ' جبکہ دستور عثمانی کا پہلا اعلان ہوا -

* * *

حکومت نے جن لوگوں کو بلغاریوں کے مقابلے' اور سرکوبی کے لیے متعین کیا تھا ' ان میں نیازی بک بھی تھا - وہ پانچ سال تک اپنی رجمنٹ کے ساتھہ مقدونیا کے جرگوں کا مقابلہ کرتا رہا ' اور اس عرصے میں اس نے اپنی شجاعت و بسالت ' ایثار نفس و جوش خدمت ملک و ملت ' اور نوع پرستی و انسانی ہمدردی کی نہایت نمایاں مثالیں پیش کیں - اسکا وجود تمام اطراف رسنہ و مناستر کیلیے ایک رحمت الہی تھا - اُس نے بلغاری اشرار کے حملوں اور لوٹ مار سے تمام اپنے قرب و جوار کی آبادی کو بالکل محفوظ کردیا تھا ' اور بڑے بڑے مشہور بلغاری ڈاکو اور سرغنے اسکے نام سے ڈرتے اور اسکی شجاعت و کاردانی کا اعتراف کرتے تھے - اسکی ہمدردیوں نے بلا اختلاف مذہب و ملت تمام اطراف و جوانب کے لوگوں میں اسکے وجود کو محبوب القلوب بنادیا تھا - اسکی موجودگی کا یقین راتوں کو تاریکی میں امن و امان کی روشنی تھا' جوگھروں کے اندر عورتوں اور بچوں کو اطمینان کی نیند بخشتا تھا ' اور بوڑھوں اور معذوروں کو بلغاری وحوش و برابرہ کے حملونسے بے پروا کردیتا تھا -

ایک ذکی الحس اور حقیقت جو طبیعت کیلیے دنیا کے تمام حوادث و واقعات عبرت و بصیرت کا درس ہوتے ہیں - صدھا عام سپاہی اور فوجی افسر نیازی کی طرح اس کام میں مصروف تھے ' لیکن نیازی بک جو کچھہ کرتا ' اور جو کچھہ دیکھتا تھا ' وہ کسی کو میسر نہ تھا - وہ گو اب تک انقلاب و اصلاح کی کسی تحریک میں شامل نہیں ہوا تھا ' اور اسکے خیالات میں کوئی انقلاب انگیز جنبش فکر پیدا نہیں ہوئی تھی ' باہر کے اخبارات کی ملک میں اشاعت مسدود تھی اور علی الخصوص ترکی فوجی زندگی تمام دنیا سے بے خبری اور بے فکری میں کٹتی تھی - تاہم چونکہ اسکا دل محب ملک ' [illegible] اسکا دماغ [illegible] تھا ' اسلیے وہ جو کچھہ کرتا تھا ' محض فوجی فرض ' اور حق تنخواہ کے جذبے سے نہیں ' بلکہ اپنے ملک کی محبت ' اسکو فتنہ و فساد سے محفوظ کرنے کی آرزو ' اور خلق اللہ کے امن و رفاہ کیلیے -

لیکن اس فوجی خدمت کے اثنا میں اسپر نئی نئی باتونکا انکشاف ہوا ' اور اُس نے حیرت اور غم کے ساتھہ دیکھا کہ اسکے ملک اور ملکی حکومت کی حالت ویسی نہیں ہے ' جیسی کہ وہ بچپن سے سمجھتا آیا ہے -

* * *

وہ لکھتا ہے :

" سب سے بڑھکر جس واقعہ نے اس زمانے میں مجھپر اثر ڈالا' وہ یہ تھا کہ میں اپنے وفادار ساتھیوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالکر' راتوں کی نیند اور دن کی راحت سے اپنے تئیں یک قلم محروم کرکے' طرح طرح کی مصیبتوں اور طرح طرح کی مشکلات کے بعد' کسی مشہور بلغاری سرغنے ' یا کسی مشہور کوھی ڈاکو کو گرفتار کرتا ' اور اسکے خونی جرائم اور حملوں سے مظلوم انسانی آبادیوں کو نجات دلاتا ' لیکن جب اسکو مناستر بھیجدیتا ' اور وہاں سے اسکا معاملہ (یلدیز) کے ہاتھوں میں پہنچتا ' تو چند دنوں کے بعد حیرت و تعجب سے سنتا کہ " فلاں یوروپین حکومت کے سفیر نے انکے معاملے میں مداخلت کی ' اور وہ فوراً باعزاز و اکرام رہا کردیے گئے " !!

یا درمیانی حکام کو رشوتیں ملگئیں ' اور تیسرے چوتھے دن ہی وہ پھر اپنے قبائل سے آملے !!

اسکے ساتھہ ہی میں دیگر فوجی افسروں کو دیکھتا ' جو میری ہی طرح بلغاری باغیوں کے مقابلے کیلیے متعین تھے ' اور دیگر اطراف مقدونیا سے تعلق رکھتے تھے - نہ انکو غریب دیہاتیوں کے لٹنے کا کچھہ غم تھا ' اور نہ باغیوں کی تادیب و تنبہ کی کچھہ فکر تھی - نہ انھوں نے اُن خطرناک جرگوں سے مقابلہ کرکے انہیں اپنا دشمن بنایا ' اور نہ کبھی انکو گرفتار کرنے کی کوشش کی - اپنے اپنے مقاموں پر پڑے رہتے ' اور جب کبھی کسی جگہ کے لٹنے اور تاراج قتل و غارت ہونے کی خبر آتی' تو دوسرے تیسرے دن معائنے کیلیے چلے جاتے ' اور اپنے روز نامچے میں لکھدیتے کہ " غارتگروں کا کچھہ سراغ نہ لگ سکا " !

تاہم وہ مجھسے زیادہ محبوب و عزیز تھے - !!

میں نے سونچا کہ الہی یہ کیا معاملہ ہے ؟ کیا بچپن سے اعتقاد و فکر کی جس جنت میں مقیم ہوں ' وہ محض ایک دھوکا اور فریب ہے ؟ کیا ابتک میں نے جو کچھہ سنا ' اور جو کچھہ سمجھا ' وہ واقعیت اور صداقت سے خالی تھا ؟...... ؟

کیا یہ سچ نہیں ہےکہ دنیا کی حکمران قوموں کی طرح ہم ایک عظیم الشان حکمران قوم ہیں ' اور ہمارا سلطان دنیا کے پادشاہوں میں ایک بڑا پادشاہ ہے ؟ اگر یہ سچ ہے تو یہ کیوں ہے کہ جن مجرموں نے ہمارے ملک کی عافیت کو تاراج کر دیا ہے ' ہم انکو پکڑتے ہیں ' لیکن ہماری حکومت کو اتنا حق بھی حاصل نہیں کہ اپنی مرضی سے انہیں سزا دے ' اور وہ محض ایک یوروپین سفیر کے اشارے پر بلا تامل چھوڑ دیے جاتے ہیں ! چھوڑ دیے جاتے ہیں تاکہ وہ پھر آکر ہماری سرزمین کو قتل و غارت اور نہب و سلب سے بھر دیں ! تاکہ مظلوم انسانوں کی عورتیں بیوہ ' اور تاکہ انکے شیر خوار بچے یتیم ہوں !! ...... یا للعجب ! و یا للاسف ......

اگر ہماری حکومت کا یہی حال ہے ' تو پھر ہماری جانوں کو انکے مقابلے کیلیے کیوں معرض ہلاکت میں ڈالتی ہے ؟ ....

کیا یہ سب کچھہ اس لیے ہے کہ ہم ذلیل و حقیر ہوگئے ہیں ' اور اپنے آپکو سنبھالنے پر قادر نہیں ؟ کیا ہماری حکومت کا انتظام'

اور اسکے ارکان و اعضا ویسے نہیں ہیں ' جیسے کہ پہلے تھے - اُس وقت ' جس کی روایتیں بچپنے سے میں سنتا آیا ہوں ...... پھر اگر ایسا ہی ہے تو خدایا یہ کیا بد بختی ہے' اور تیرے ہاتھہ کو کیا ہوا کہ ہمیں نہیں پکڑتا ؟ .... "

مقدونیا میں ایک آور نیا سامان تنبه اور اعتبار کا پیدا ہوگیا تھا ' اور نیازي اور اسکے بعض ساتھیوں کي دیدۂ عبرت کیلیے اسکے نظارے نے بھی سرمۂ بصیرت کا کلم دیا -

مسئلۂ مقدونیا کی قبل از دستور آخري پیچیدگی اس طرح سلجھائي گئی تھی کہ دول سته نے اپنے ہائی کمشنروں کا ایک کمیشن متعین کر دیا تھا ' اور انکے ماتحت ترکی فوج کا ایک حصه دیدیا گیا تھا ' جنکا مقصد بظاہر بتلایا جاتا تھا کہ سعی اجراے اصلاحات اور قیام امن ہے -

یہ ترکی فوج جو باہر کے افسروں کے ماتحت رہتی تھی' انتظام و راحت کے لحاظ سے تمام عثمانی فوج کیلیے رشک انگیز تھی - چونکہ اسکا انتظام یوربین طاقتوں کے کمشنروں کے ماتحت تھا ' اسلیے وہ اسکو باقاعدہ تنخواہیں دلاتے تھے' عمدہ وردیاں پہناتے تھے ' انکے جوتے ٹوٹے ہوے' اور انکے کوٹ پھٹے ہوے نہیں ہوتے تھے' اور ترکی زندگی کی محبوبات ' یعنے قہوہ اور تمباکو کیلیے ترستے نہ تھے -

اِن سپاہیوں کا وجود مقدونیا کی عام عثمانی فوج کیلیے ایک تازیانہ عبرت ہوگیا - وہ انکو دیکھتے اور اپنی حالت سے مقابلہ کرتے - اور پھر سونچتے کہ یہ کیا بدبختی ہے' کہ انہی کے بھائی انہی کے سے سپاہی ' انہی کی سر زمین کے فرزند ' چند غیروں کے ماتحت رہکر عزت و خوشحالی کی ایسی رشک انگیز زندگی بسر کرتے ہیں ' اور خود وہ اپنے ملکی افسروں کے ماتحت رہکر اور اپنے ملک کی پرستش کا عہد باندھکر' ذلت و نکبت ' افلاس و ناداري ' عسرت و تنگی' اور پریشانی و پریشان حالی میں مبتلا رہتے ہیں ؟

غیروں کو کیوں یہ عزت و عظمت حاصل ہے ' اور انکے ملک کیلیے کیوں ذلت و نکبت کے سوا کچھہ نہیں ؟

نیازي بک لکھتا ہے کہ " میں جب کبھی مقدونیا کے کمشنروں کے ماتحت سپاہیوں کو دیکھتا تو اپنے ہمراز دوست یوسف صبري سے گھنٹوں اس اختلاف حالت کے اسباب و نتائج پر بحث کرتا - "

* * *

اسی زمانے سے نیازي بک کے خیالات میں تغیر شروع ہوگیا - اسکے احساسات بدل گئے ' اسکے مشاہدات نے ایک نئی چادر اوڑھلی ' اور اسکے کانون قلب میں " خدمت ملک و وطن " کی وہ مخفی آگ روشن ہوگئی ' جو اگر ایک بار روشن ہو جاے ' تو پھر اسکا بجھنا دشوار ہوتا ہے -

اس نے بغیر کسی مرشد و رہنما کے حیات ملکی و ملی کے سر مخفی کو معلوم کرلیا ' اور اسکو یقین ہو گیا کہ ہمارے جسموں کے اندر روح نہیں ہے - کشتی پانی سے بھرتی جاتی ہے ' اور بستر مرض روز بروز مایوسی سے قریب تر ہوتا جاتا ہے -

اسکے کانوں میں ایک فرشتہ غیبی کی ہروقت صدا آنے لگی کہ " کوئی انسان اس خاکدان ارضی' اس سماء دنیا کے نیچے زندہ نہیں رہسکتا' جب تک کہ روح حریۃ اسکی رگوں کے اندر نہ دوڑ رہی ہو' اور مملکۃ عثمانیہ کا مرض اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ ایک صدي کے اندر اسکے چاروں طرف کی دنیا پلٹ گئی ہے' لیکن وہ ابتک اپنی جگہ پر پڑي ہے "

اب نیازي بک وہ نیازي بک نہ تھا ' جو چند مہینے پہلے اپنی بارک کے فوجی قہوہ خانے میں بیٹھکر اپنے اطراف و جوانب

اعانۃ مہاجرین عثمانیہ

قبلہ مد ظلہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - الہلال ابھي ابھی مجھے ملا ہے - آپکا چھوٹا سا اپیل دربارہ امداد مہاجرین پڑھنے میں آیا - آپکي ہمت پر جوش اور رشک کے آنسو نکل پڑے - اللہ تعالی آپکو اس سے بھي بڑھکر توفیق عنایت فرماے اور مجھے بھي - لیکن میں اپنے پاس ایسی جیب کہاں سے لاؤں جسکي وسعت اسیقدر ہو' جتني ان بے خانماں بھائیوں' بہنوں ' اور ماؤں کي امداد کي ضرورت ہے ' یا جسمیں الہلال کي سی قابلیت ہو کہ وہ ایک عظیم الشان ایثار کے ساتھہ اتني بڑي رقم اپنے اندر سے اگال دے - ادھر تنگي حوصلہ ملاحظہ ہو کہ جي نہیں چاہتا کہ آپ پر بار بنوں ' یا جو قلیل رقم آٹھہ روپیہ کي دوں وہ بھي میرا ایثار نہو' بلکہ جناب کا - اور اگر محض ایک خریدار هي پیدا کروں تو پھر میں نے تو کچھہ بھي ندیا - اللہ میري مٹھي کو تنگ نکرے ' اور نہ میرے حوصلہ کو پست - لہذا میں اپنی طرف سے نہیں بلکہ اپني بیوي کي طرف سے (اور کسقدر مقام شرم و غیرت ہے کہ آج میري بیوي جسے میرا نصف ہونا چاہیے تھا' مجھسے بڑھگئي ہے) ایک جوڑي طلائي بندوں کي پیش کرتا ہوں - میں نے یہ جوڑي اپنے دوست .... کو دیدي ہے - وہ فروخت کرکے قیمت آپکو ارسال کردینگے - ...... میں چونکہ زیور کي قیمت اچھي پڑتي ہے اسلیے اسے وہیں فروخت کرنا مناسب سمجھا - اس ادني سي رقم کو آپ اس چندہ میں راقم الحروف یا اسکي بیوي کي طرف سے شمار کرلیں ' لیکن ساتھہ ھي عرض ہے کہ ہرگز میرا نام آپکي فائل میں ظاہر نکیا جاوے -

پس جسوقت رقم پہنچ جاوے فقط اتنا لکھدیجئیگا کہ ایک بدنصیب مسلم جسے بہت کچھہ دینے کي تمنا تھي ' لیکن جو بباعث کچھہ نہ رکھنے کے اپنے دل کے ارمان نکال نہیں سکتا "

[الہلال - ذلک' فلیتنا فس المتنافسون]

[از جناب شیخ محمود صاحب جفت فروش - اکوٹ ضلع اکولہ ملک برار]

السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ - اعانہ مہاجرین کے متعلق آپ نے جس ایثار اور مالي قرباني سے کام لیا ہے میں جہاں تک خیال کرتا ہوں عملي دنیا میں یہ پہلی نظیر ہے - کاش طبقہ امرا بیدار ہوتا اور مالي اعانت میں کوشاں ہوتا تو یہ آفات کي گھٹا جو مسلمانان عالم پر چھائي ہوئي ہے پرزے پرزے ہوکر رہجاتي - وہ مقلب القلوب انکے دلوں کو اسلام کے درد اور مسلمانوں کي ہمدردي سے بھر دے -

میرے دل نے اسبات کو گوارا نہ کیا کہ اتني بڑي رقم کا بار آپ کی ایک واحد ذات پر ڈالا جاے - اس بنا پر نیازمند نے آٹھہ روپیہ کي حقیر رقم اعانہ مہاجرین کي مدد میں بذریعہ مني آڈر خدمت اقدس میں ارسال کي ہے - اس رقم کو آپ اخبار کي قیمت تصور نہ فرمالیں - کیونکہ اخبار کا چندہ ختم ہونے پر اخبار کي مقررہ قیمت برابر ادا ہوتی رہیگی -

[بقیۂ مضمون پہلے کالم کا]

کے دشمنوں کی گرفتاري کی تدبیریں سونچتا تھا - اب اسکے سامنے آن عظیم الشان دشمنوں کی صفیں تھیں ' جنکے حملے روز بروز اسکی قوم اور اسکے ملک کو برف کی طرح پگھلا رہے ' اور خشک سالی کے چشموں کی طرح سکھا رہے ہیں -

وہ اب شب و روز ایک عشق غیر معلوم ' اور ایک تلاش و جستجوے مجہول کی فکر میں مستغرق رہنے لگا ....

از جناب مولوي يعقوب صاحب هيد مولوي اسكول جموي ضلع مونگير

مخدومنا الاعظم جناب المكرم مولانا ابوالكلام آزاد - ادام الله شموس افاضتكم ساطعة على راس المومنيـــن رجعلنا الله سبحانه و اياكم من انصار المسلمين - السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - اعانت مهاجرين بے خانمان ترک کے ليے مبلغ آٿهه روپے ارسال خدمت هيں - ربنا تقبل منا انـك انت السميع العليم -

حيثيت کے بدل جانے سے حکم بهي بدل جاتا هے ' اب جناب والا کے الهلال نے بحکم : الذين ينفقون اموالهم ابتغاء مرضات الله صد هزار بدر کامل کو بے نور و صد هزار متاع دونين کو هيچ کرديا - ان هذا كان لكم جزاءً و كان سعيكم مشكورا - ميرا خيال هے که تيس هزار کي رقم خطير کے ايثار سے دليل راه بننے کي مثال آپ سے پہلے کوئي اخبار هندوستان کا شايد نہيں هوا هے - اسکي مقبوليت کي کافي دليل آية مذکور هے - کيونکه ابتغاء مرضات الله سے افضل ترين دوسري کوئي چيز نہيں هوسکتي - يه امتياز جناب والا کا لوجه الله هے کسي مداح کے مدحت سے اچها اورکسي حاسد کے چشم پر فتن کے ديکهنے سے برا نہيں هوسکتا انما نطعمكم لوجه الله لا نريد منكم جزاءً ولا شكورا -

جناب والا نے غازي شکري پاشا متع الله المسلمين بطول حياته کے خدمات اسلاميه کي ياد گار قائم کرنے کا خيال جو ظاهر فرمايا هے گو کسي حيثيت سے محمود متصور هو ' مگر بنفسه به چند وجوه يه ياد گار قابل اعتراض هے -

(۱) کيا يه خيال صحيح هے که قوم ترک کے افراد ميں بطل ادرنه غازي شکري پاشا سے زائد اسلام پرستي و ملک و وطن کے ليے جانفروشي کرنے والا دوسرا کوئي فرد اس جنگ بلقان ميں ثابت الاقدام نظر نه آيا ؟ اگر يه خيال صحيح هے تو اونکي ياد گار کے ليے يه کافي هے که اشداء على الكفار کي صفت سے عامه مسلمين ياد کيا کريں - تاريخ ميں اون کے ليے يه صفت باعث صد افتخار و مکرمت هے - بشق ثاني اگر ايک کے ليے کوئي ياد گار قائم هو اور دوسرے کے ليے نہيں ' تو ترجيح بلا مرجح هے - يقين جانيے که اس دور ناکامي و نامرادي ميں بهي هر مسلمان سپاهي جوش همت وعزم و ثبات ميں خالد وقت هے ' پهر ايک کے ليے يادگار قايم کيجاے اور دوسريکے ليے نہيں ' کيا يه راے صائب هوسکتي هے ؟

صـــوفي بالكـل مفت

از جناب محمد الدين صاحب اڈيٹر صوفي پنڈي بہاؤ الدين ضلع گجرات

تصوف کا بے نظير رساله جو پنڈي بہاؤ الدين ضلع گجرات سے ماهوار شائع هوتا هے - ان صاحبان کي خدمت ميں سال بهر تک بالكل مفت روانه کيا جاليگا - جو اسکي سالانه قيمت ايک روپيه ۸ - آنه خزينه اعانهٔ مهاجرين عثمانيه ميں بنام اڈيٹر صاحب الهـلال کلکته بذريعه مني آرڈر بهيجديں - اور رسيد مني آرڈر جو ڈاکخانه سے ملے وه معه اپنے پته کے دفتر صوفي ميں ارسال فرمارايں - رساله سال بهر تک انکے نام جاري رهے گا - [الهلال - جزاکم الله تعالے خير الجزاء]

تصحيـــح ضـــروری

از جناب شرف الدين احمد صاحب رياست رام پور

آپ نے اپنے معزز پرچه " الهلال " مورخه ۷ مئي سنه ۱۹۱۳ ع ميں ميرے ناچيز ترجمهيے يعني " جهنم سے پہلے اور دوسرے خط " پر جو ريويو فرمايا هے اوس ميں دو غلطياں هيں اگر براه کرم آپ اون کي صحت فرماديںگے تو ميں شکرگذار هونگا -

(۱) تقريباً دو سال سے ميں هيڈ کلرک جيل نہيں هوں بلکه اب هوم ڈپارٹمنٹ ميں عالي جناب صاحبزاده محمد مصطفى علي خانصاحب بهادر هوم سکريٹري کي عنايت آميز ماتحتي ميں اپنا فرض منصبي انجام ديتا هوں -

(۲) اصل کتاب ميں تيس خط هيں - آپ نے ۲۰ - خطوط لکهے هيں ۳۰ - ميں سے صرف دو خطوں کا ترجمه ابهي شائع هوا هے تيسرا زير طبع هے -

مـــدرسه بجـــاے مکتـــب

از جناب نصير خاں صاحب جلال آبادي

احتشام الملک سلطان الدوله جناب احمد عليخانصاحب بهادر مرحوم شوهر بيگم صاحبه بهوپال جلال آباد ضلع مظفر نگر کے رهنے والے تهے - والي عهد بهادر رياست بهوپال اور اُن کے بهائي کرنل محمد عبد الله خان بهادر جلال آباد کے رئيس اعظم محمد ولايت عليخانصاحب کے يهاں منسوب هيں -

ان تعلقات نے بهوپال اور جلال آباد ميں وابستگي پيدا کر رکهي هے - جلال آباديوں کا اراده تها که هرهائنس بيگم صاحبه بهوپال سے ايک هائي اسکول کے ليے درخواست کيجاے - يه اراده عملي صورت ميں ظهور پذير هونے بهي نه پايا تها - که ايک دو اصحاب نے درخواست پيش کي - که سرکار عاليه کيجانب سے جلال آباد کے مسلمان بچوں کي تعليم کيليے ايک حافظ قرآن کا تقرر منظور فرمايا جاے - وهاں کيا تها - دس روپيه ماهوار پر ايک حافظ صاحب مقرر هوگئے - جلال آباد کي آبادي چار هزار هے - اسميں بڑي کوشش سے ۱۵۰ طلبه تعليم پاتے هيں - ايک سرکاري مڈل اسکول هے جس ميں متعلمين کا شمار اب سے دو ماه پيشتر ڈيڑه سو تها - اب اس مکتب کے طفيل ميں روز بروز تعداد کم هونے لگي - سررشتهٔ تعليم سے جواب طلب هوا - اسوقت تو کچهه يوں هي سا جواب ديديا گيا هے ' ليکن تابکے - يهي حالت رهي تو کمي تعداد طلبه کي وجه سے اسکول دوسري جگه منتقل هوجاليگا - پهر آپ سمجهه سکتے هيں که اهل شهر اور مضافات کے باشندوں کو کسقدر نقصان هوگا - هرهائنس بيگم صاحبه کي توجه سے بمنظوري صاحب کلکٹر ضلع مظفر نگر اگر بجاے علحده مکتب قرآني کے مڈل اسکول هي ميں مذهبي

تعليم کے ليے - ايک مولوي کي اجازت ملجاے تو بہت مناسب ہے - يہ نيک نظير ناموري کا باعث ہوگي کہ سرکاري اسکول ميں ايک فرماں رواے اسلام کي طرف سے مذہبي تعليم کا انتظام ہوا - اسکول کو بھي مقابلۃً زيادہ رونق ہوگي - مسلمان طلبہ مذہبي تعليم سے مستفيد ہونگے - ہيڈ ماسٹر مڈل اسکول - ہر وقت نگراں رهيگا -

قانون ازدواج بيوگان کي تحريک

از جناب نثار احمد خاں صاحب کاکوري

بيواؤں کے عقد ثاني کا مسئلہ اس قدر ضروري و اہم ہے کہ کوئي دور انديش و معاملہ فہم دل و دماغ اس کي اہميت سے انکار نہيں کرسکتا - ميري راے ميں اسکے ليے امپيريل ليجسليٹو کونسل ميں ايک خاص قانون وضع کرنے کي پرزور تحريک ہوني چاہيے - جس کا ابتدائي مسودہ يوں ہوسکتا ہے -

دفعہ (١) صاحب کلکٹر يا سيشن جج يا اونکے همرتبہ عہدہ داران رياست کو بذريعہ درخواست با ضابط بيوہ کے حالات و متعلقات کي اطلاع ہونا چاہيے -

دفعہ (٢) ہر ايسي درخواست ميں بيوہ کي تخميني عمر - اسباب عدم نکاح ثاني مع ان وجوہ کے جو والدين مربيوں يا سرپرستونکي طرف سے کہ مانع نکاح ثاني ہوں درج کرنے چاہئيں -

دفعہ (٣) ہر ايسي درخواست کے گذرنے پر عہدہ دار خود يا اپنے کسي ماتحت افسر کو خواہ وہ آنريري ہوں يا ملازم سرکاري بغرض تصديق بيانات عرضي گذار کے مامور کرکے عذرات مندرجۂ درخواست کي تصديق کرائيگا -

دفعہ (٤) درخواست تصديق شدہ چند معزز مقامي باشندونکے پاس مزيد تصديق و تحقيق کي غرض سے بهيجدي جاے ' اور ان کي سفارشي رپورٹ پر مناسب لحاظ کيا جاے -

دفعہ (٥) اگر شادي ہونيکے ليے سفارش ہو تو بيوہ جس شخص کي سر پرستي يا نگراني ميں ہو اُس کو مناسب رقعہ و مہلت ديکر بيوہ کے عقد ثاني کي ہدايت کرني چاہيے -

دفعہ (٦) مناسب مہلتوں کے بعد بھي اگر تکميل نہو تو ايسي حالت ميں مقامي معززين کو ولي و سر پرست مقرر کرکے تکميل عقد کرنيکے ليے ہدايت کي جاے -

دفعہ (٧) بحالت بالغ ہونے بيوہ کے حسب سفارش مقامي معززين و بشندوں کے تکميل عقد کے ليے مناسب ہدايات کي جائيں ' جن کے عمل در آمد نہونے پر برادري کے ہر قسم کے رسوم ميں شرکت کرنيسے اُسے روک ديا جاے - خود اسکے يہاں کي تقريب غمي و شادي ميں اہل برادري وغيرہ کي شرکت ممنوع قرار دي جاے - عدول حکمي کي سزا اخلاقي و ميعادي ہونا چاہيے -

دفعہ (٨) خاص عمر کي اور مريض اور ايسي بيوائيں جو صاحب اولاد ہوں اور جنکے عقد کرنيسے انکي اولاد کي بربادي کا انديشہ ہو مستثنی قرار دي جائيں -

دفعہ (٩) بيوہ ترکۂ شوہر اول سے محروم نکي جاے - نفاذ قانون کا اثر عقد اول سے عقد ثاني تک رہے - مکرر بيوہ ہونے پر اُسے نکاح کے ليے مجبور نہ کيا جاے -

هندو بيواؤں کے ليے بھي بہ نظر ہم وطني و همدردي انساني کوئي ايساهي قانون جاري ہونا چاهيئے -

کيا عرب سے اسلام کي حکومت مٹ جائيگي ؟

ميرا خيال ہے کہ هندوستان کے اردو اخباروں ميں آپ هي کا ايک اخبار ايسا ہے ' جو اسلامي معاملات پر آزادي سے بحث کرتے ہوے اپني آواز کو قسطنطنيہ کے باب عالي اور دهلي کے ايوان حکومت تک پہنچا سکتا ہے - اور گو ميري ناچيز تحرير اسکے زرين کالموں کے ليے عيب ہے - مگر ميں ان خيالات کو اظہار کيے ہوے بغير نہيں رهسکتا ' جو مجھکو عرصے سے پريشان کر رہے هيں - اگرچہ مجھے يقين ہے کہ وہ اخبار کے کالموں ميں شائع ہونے کا شرف نہيں پاسکتے - ليکن اس اميد پر کہ ممکن ہے اپ ميري راے سے اتفاق کرتے ہوے اپنے قلم فصاحت کو جنبش ديں وهو المقصود -

موجودہ رفتار سياست کو ديکھتے ہوے يہ سوال پيدا ہوتا ہے کہ آيندہ عرب و حجاز کا حاکم اعلی کون ہوگا - يہ سوال گو بظاهر ايک سرسري بات ہے - مگر موجودہ و گذشتہ واقعات ايک آنيوالے خطرے سے مجھکو ڈرا رہے هيں' اور ميں چاهتا هوں کہ جسطرح ممکن هو ان خطروں کا ذکر مفصل کروں - ميں جس خطرناک شہنشاہ عرب کا وحشتناک خواب ديکھہ رہا ہوں - اسکي تعبير ربوٹر ايجنسي نے ترکي و انگريزي معاهدہ خليج فارس کو ظاهر کرتے ہوے - کردي ہے -

عرب کے موجودہ پالیٹکس کو سمجھنے کے ليے بہتر هوگا کہ تاريخ عرب ميں ترکي اور انگريزي اقتدار کے ماجراے سياست پر بحث کرتے ہوے معاهدۂ خليج فارس و مسئلۂ و مصر پر راے زني کي جاے :-

" عرب ميں ترکي حکومت شريف جعفر " اول سے شروع ہوئي سليمان صاحبقران (١٥٢٠ - ١٥٦٦) کے عہد ميں عثماني سلطنت منتہاے عروج پر تھي - اسوقت تمام عرب ترکي ايشيا ميں شامل تھا - مگر انيسويں صدي کے شروع ميں مدت تک ترکي حکومت عرب ميں متزلزل رهي - سنہ ١٨٢٠ع ميں ترکي حکومت کا دوبارہ اعلان ہوا - اور عبد المطلب مکہ کے شريف اعظم مقرر ہوے - ليکن شريف اور پاشا ميں منافسۃ کے باعث عبد المطلب کو معزول کرکے محمد بن عون کو حاکم مشہور کيا گيا - ١٥ - جون سنہ ١٨٥٨ع کو جدہ ميں انگريزي قونصل کے قتل هو جانے کي وجہ سے انگريزوں اور حجاز کے فرمانرواؤں ميں لڑائي ہوئي - جدہ پر گولہ باري کي گئي' اور اس شرط پر جھگڑا رفع ہوا کہ انگريزوں کو تاوان ديا جاے اور قاتلوں کو سزا ديجاے - نہر سويس کے اجرا سے ترکي کا تعلق مکہ سے قريبي ہوگيا - جدہ بحر قلزم کے سلسلہ تار سے ملاديا گيا - بعد ازاں مکہ کو تار پہونچنے لگے - طائف ميں تار پہونچاديا گيا - شرفاے حجاز کے ليے مخالفانہ کارروائي کا موقع نہ رہا - جنگ روس و روم ميں مکہ سے سپاهيوں کے ايک رجمنٹ بھرتي کرنے کي کوشش کي گئي -

سنہ ١٨٦٩ ميں مدينہ ' جدہ ' مکہ اور طائف ميں عثماني دفاتر اور محکمے قائم ہوے - مکہ ميں عبد اللہ ايک ہر دلعزيز شريف تھا - اسکے بعد اسکا بھائي مقرر ہوا جو سنہ ١٨٨٠ع ميں قتل کرديا گيا - اوسي سال عبد المطلب دوسرے مرتبہ شريف ہوا - گو کہ اُسنے انتظامات تو اچھے کيے مگر طبيعتيں پہلے هي سے اُس کي جانب سے متنفر ہوچکي تہيں - عزل کي درخواست کي گئي -

عثمان پاشا نے آکر اس مسن و معمر شريف کو معزول کرديا ' اور شہر کي حکومت خود سنبھال لي - ١٨٨٢ ميں حسين کا بھائي عون الرفيق شريف مقرر ہوا ' اس دو عملي سے بدويوں نے بغاوت کردي - رفيق مدينہ بھاگ گيا - اور عثمان پاشا

کي معزولي تـک واپس نه آیا ' عثمان پاشا سے اهل مکه ناراض تھے - کیونکه اسنے شریف کے بچوں اور غلاموں کو قتل کرکے شهر میں ان کے سروں کي تشهیر کرائي تھي - صفوة پاشا اسکے جانشیں نے بغاوت فرو کي - حجاز اور یمن کے درمیان عسیر کا علاقه هے ' یہاں کے لوگ قدیم سے بہادر اور آزادي پسند هیں ' زیدي مذهب کے پیرو هیں - سنه ۱۸۱۷ سے ۱۸۲۲ تـک ترکي افواج نے ان کوهستانیوں سے ٦ لڑائیاں کیں - مگر هر مرتبه شکست هوئي - سنه ۱۸۳۳ و ۱۸۳۴ میں پھر لڑائي جاري هوئي - اگست ۱۸۳۴ ع میں بڑے معرکے کي لڑائي هوئي - جسمیں ترکوں کي فتح هوئي - مگر عرب ترکي قلعوں پر چھاپے مارتے رهے - اور ستمبر میں ترک پھر شکست کھا کر واپس گئے - سنه ۱۸۳٦ میں پھر حمله کیا گیا - مگر پہلے سے زیاده نقصان اٹھانا پڑا -

سنه ۱۸۳۰ میں عربوں نے ترکوں سے یمن کو جبراً خالي کرالیا - مگر ۱۸۷۲ - میں ترک پھر صنعاء یمن میں داخل هوگئے - کیونکه امام یمن قبائل کي غارتگري کا انسداد نہیں کرسکتا تھا - اسلیے مخه کے سوداگروں نے ترکوں کو حکومت کے لیے دعوت دي - مارچ سنه ۱۸۷۲ میں احمد مختار پاشا کے زیر کمان بیس هزار جرار ترکي فوج براه جده بھیجي گئي - جو ۵ اپریل کو صنعاء میں داخل هوئي - اهل شہر نے بغیر لڑائي دروازے کھول دیے - فوجیں صنعاء کے شمالي و جنوبي علاقوں میں هر سمت پھیل گئیں - جب یه فوج سلطان لحج کے علاقه کي طرف بڑھي - جسنے انگلستان سے عهد نامه کیا تھا ' تو عدن کے انگریزي رزیڈنٹ نے جنگي توپ خانه اور رساله بھیجا - اور گورنمنٹ انگریزي نے بابعالي میں اعتراضات پیش کیے - حتی که دسمبر سنه ۱۸۷۲ میں ترکي فوج واپس آگئي - سنه ۱۸۷۵ میں یمن کي جنوبي سرحد پر یورش هوئي - جو فرو کردي گئي - فوج نے صنعاء پر قابض هوکر امام یمن کو معزول کردیا تھا - مگر مذهبي اثر کي وجه سے اسکو شہر میں رهنے کي اجازت تھي - اور عثماني سلطنت کے وفاداري کي شرط پر اس کو پنشن بھي عطا هوئي - اسکي وفات پر یحیي حمید الدین زیدیوں کا امام اور باب عالي کا وظیفه خوار قرار پایا ' سنه ۱۸۹۲ میں چار سو ترکي فوج بني مروان سے جده کے شمالي ساحل پر ٹیکس وصول کرنے گئي - عربوں نے حمله کرکے اس کو نیم جان کر ڈالا - اور حمید الدین کو زبردستي سپه سالار بناکر تمام قبیلے جهاد کے لیے آماده هوگئے - یمن میں صرف ۱۵ - هزار ترکي فوج تھي - صنعاء سے امام بھاگ گیا - اور باغیوں نے شہر پر قبضه کرلیا - مناخه ' طائر ' پیرم پر بھي تسلط هوگیا - صنعاء - حدیده اور شمال کے دو چھوٹے شہروں کے سواے تمام یمن باغیوں کے هات آگیا - اور فیضي پاشا گورنر سابق کي سر عسکري میں حدیده کو کمک بھیجي گئي ' جو مناخه کو فتح کرتے هوے آگے بڑھي - تیس میل پر اسکي مزاحمت کي گئي - باغي باره روز تـک سیدي المهوالي کے زیر کمان ایک تنگ درے میں مزاحم رهے - آخر پسپا هوکر پہاڑوں میں بھاگ گئے اور ترکي فوج بڑھکر صنعاء پر قابض هوگئي - جنوري سنه ۱۸۹۳ کو تمام شہر مسخر هوگیا - سڑکیں کھل گئیں - بغداد پر ترکوں نے سنه ۱٦۳۸ میں قبضه کیا - جو آجتـک صوبه کا پایۂ تخت هے - سنه ۱۸۸۴ میں بصره بغداد سے علحده کیا گیا - القطیف اور الحسا پر ترکوں کا قبضه سنه ۱۸۷۱ میں هوا - الحسا آجکل ولایت بصره کا ایک حصه سمجھا جاتا هے - اور هفـ میں نجد کا متصرف پاشا رهتا هے - جزیره نماے القطر میں ترکي فوج کا قلعه هے ' بحرین اور کویت کے شیخ ترکي کے باجگذار هیں -

انگـــریـــزي اثـــر

فرماں رواے عمان کو انگریزوں سے وظیفـــه ملتـــا هے عدن برٹش مقبوضات میں ایک اهم جزیره هے - یه یمن - بحیرۂ قلزم اور تمام مغربي عرب کا راسته هے ' پہلے پہل سنه ۱٦۰۹ میں کپتان شاور کے ایسٹ انڈیا کمپني کا جهاز لیکر عدن گیا تھا وهاں اسے قید کرکے فدیه لے کر رها کیا گیا - اس جهاز کے دو انگریزوں نے روپیه دینے سے انکار کیا - انکو صنعاء میں پاشا کے پاس بھیجدیا گیا - سنه ۱٦۱۰ ع میں ایـک اور انگریزي جهاز سے دغا کي گئي - سنه ۱۸۲۰ ع میں بحریۂ هند (انڈین نیوي) کے کپتان هنس عدن گئے - سنه ۱۸۲۹ ع میں کورٹ اف ڈائرکٹر نے عدن کو کوئله کا اسٹیشن بنانا چاها - مگر پھر اس خیال سے باز رهے - لیکن سواحل عدن میں جب ایک جهاز کے ٹوٹ جانے پر بدویں نے مسافروں اور ملاحوں پر دست درازي کي تو گورنمنٹ بمبئي نے عدن پر سنه ۱۸۳۸ میں ایک مهم بھیجي - اور لکھا که عدن همارے حوالے کردیا جاے - سنه ۱۸۳۹ میں تین سو یوروپین اور چار سو هندوستاني فوجوں نے جهاز والگا سے گوله باري کي اور اسکو مسخر کرلیا - عربوں نے براه خشکي چار مرتبه عدن لینے کي کوشش کي ' مگر هر مرتبه نقصان کے ساتھ ناکامیاب رهے - اسکي بیٹریاں ' دمدمے سڑکیں - قلعے بہت مستحکم هیں - هر سال حفاظت کے لیے نئي تعمیرات کي جاتي هیں - اور پراني کو مضبوط کیا جاتا هے - یه مقام جو تجارت کا ایک بڑا مرکز اور دنیا میں اول درجے کا کوئلے کا اسٹیشن هے احاطۂ بمبئي کے زیر حفاظت هے - ایک ریزیڈنٹ اور دو اسسٹنٹوں کے هات میں عدن انتظام هے ' نهر سویس کے اجرا سے تجارت بڑھتي جاتي هے - عدن اپنے نواح کي چھوٹي چھوٹي عربي ریاستوں کے استحکام کا بھي ذمه وار هے - جزائر سقوطره اور جزائر کوریا موریا بھي عدن سے ملحق کردیے گئے - اور افریقه کا ساحل سومال بھي - سقوطره کا رقبه ۱۳۸۲ میل مربع سے زائد هے - اور آبادي دس هزار کے قریب - سنه ۱۸۸٦ میں سلطان سقوطره سے اسکي حفاظت کا عهد نامه هوا - کوریا موریا کے پانچ جزیرے سلطان مسقط نے بحیرۂ قلزم کا سلسلۂ تار قائم رکھنے کے لیے انگریزوں کو دیے تھے جو بہت زر خیز هیں - حدیده کے شمال بحیرۂ قلزم میں طولاً ۱۵ - میل اور عرضاً ۵ - میل جزیرۂ قمران (کامران) واقع هے - یه بھي مقبوضات انگریزي میں خیال کیا جاتا هے - یہاں حجاج کو قرنطینه میں رهنا پڑتا هے - جزائر بحرین پر بھي انگریزوں کا اثر هے - موجوده سردار شیخ عیسی کو سنه ۱۸٦ میں انگریزوں هي نے تخت نشیں کیا - اور اپني حفاظت میں لیا - سنه ۱۸۷ - میں اسکو باقاعده حکمراں بناکر دوسرے مدعیوں کو هندوستان میں جلاے وطن کردیا - بو شہر کا انگریزي ریزیڈنٹ ان جزائر کي نگراني کرتا هے - تاهم یه سلطان کے مقبوضات سمجھے جاتے هیں -

بحیرۂ قلزم کے سرے پر جزیره پیرم سنه ۱۷۹۹ ع میں ایسٹ انڈیا کمپني کے قبضه میں آیا - اور بمبئي سے وهاں فوج بھیجي گئي - مگر چند هي روز میں واپس بلالي گئي - سنه ۱۸۵۷ میں پورا پورا انگریزي دخل هوگیا - سنه ۱۸٦۱ میں لائٹ هاوس کي تکمیل هوئي ' اور قلعه میں مستقل فوج متعین کي گئي - مصر کے عربي مقبوضات پر بھي انگریزي حفاظت رهتي هے - جزیرۂ نماے سینا - اور بحیرۂ قلزم کا ساحلي علاقه نهر سویس کے گورنر جنرل کے زیر حفاظت هے - خلیج فارس اور بحیرۂ روم کو ملانے کے لیے فرات سے بصره تک اور پورٹ سعید سے مشرق هوکر بصره تک ریلوے بنانے کي تجویزیں هیں - مجوز انگریزي و مصري حکومت هے - انگلستان سنه ۱۸۷۲ سے بري راستے سے ریل بنانا چاهتا هے مگر ابھي عملي صورت میں نہیں لا سکا -

باسفورس کے ایشیائي ساحل سے انقرہ (انگورہ) کو جو ریل آئي ہے وہ جرمن کے ایک سنڈیکیٹ کے زیراهتمام ہے - اس لائن کے بغداد تک وسیع ہو جانے کي تجویز ہے - عرب میں انگلستان کے دو حاکم رهتے هیں - ایک بو شہر کا برٹش رزیڈنٹ جو قونصل جنرل کے نام سے مشہور ہے - دوسرا عدن میں اوسی نام سے رهتا ہے - بو شہر کے رزیڈنٹ کی نسبت لارڈ کرزن نے لکھا ہے کہ " اسکو اگر خلیج فارس کا بادشاہ بے تاج کہا جاے تو درست ہے - اس کے ماتحت ایک دو مسلح جہاز رهتے هیں - ایراني اور عرب اپنے جھگڑوں میں اسکو سرپنچ بناتے هیں - ایک جہاز خاص اسکي ضرورت کے لیے رهتا ہے "

اس شاهي اثر کا قائم کرنیوالا کرنیل راس اور اسکا پیشرو سر لولس بیلي تھا - بحرین کے سرداروں سے بحري امن کے قیام اور دول غیر کي مزاحمت اور انسداد غلامي کے لیے عهد نامے هوچکے هیں - القطر کے جنگجو عربوں سے بھی عهد نامے کیے گئے - سنه ۱۸۵۳ میں دیگر قبائل سے اس شرط پر دائمي عهد نامه هوا تھا کہ بحري لڑائي نه کیجاے - تمام جھگڑے برٹش رزیڈنٹ سے فیصل کرائے جاتے هیں - اسکے علاوہ ایک خاص عهد نامے کے رو سے شیخ بحرین نے اس مجمع الجزایر کو انگریزي حفاظت میں دیدیا ہے - سواحل العسا و القطر کے عرب قبائل ترکی حکومت کے مطیع هیں - مگر انگریز اُن کے منازعات میں بھي دخل دیتے هیں - القطیف سے بصرہ تک ترکي علاقه پایا جاتا ہے ملک گیري کي هوس عرب کو اپنے ماتحت بنانے کی بیحد خواهشمند ہے - اور جبکه ترکی سلطنت میں ضعف کے آثار پائے جاتے هیں تو یه تخیّل بالکل بجا ہے کہ مصر کي طرح بصرہ و بغداد میں بھي هماري قوت زور پکڑے گي - اور مقدس سرزمین کے هم وارث هونگے - ان صد بروں نے کا غذي لڑائی شروع کردي ہے - بري و بحري عساکر سے امداد کا وعدہ لیا ہے - امیر البحر نے خلیج فارس میں بحري قوت مستحکم کی ہے - پولیٹکل افسروں کے اسٹاف و سلسلۂ تلگراف کي توسیع هونے کو ہے - کویت کا جزیرہ ترکی سلطنت کے ماتحت ریاست ہے مگر مجراے سیاست جو چاہے انقلاب پیدا کر دے - ترکوں کا فرض ہے کہ اس سیاسي کشمکش کو جہانتک آنکو فرصت اجازت دے دور کرنے پر جلد متوجه هوں - اور اپنے حقوق هي کی نہیں بلکہ در اصل اسلام کی حفاظت کریں - مغصوبه ممالک کو اگر واپس لینے کي طاقت نہیں رکھتے تو کم سے کم اپنے بچي هوئي املاک کو تو بچالیں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو منتظر رهیں کہ :

" قومے از غیب برون آید و کارے بکند "

اطـــلاع

دفتر الهلال کے ذریعه پریس کا تمام سامان ' اور لیتھو اور ٹائپ کي مشینیں ' نئي اور سکینڈ هنڈ ملسکتي هیں -

هر چیز دفتر اپني ذمه داري پر دیگا -

سردست دو مشینیں فروخت کیلیے موجود هیں :-

(۱) ٹائپ کي ڈبل کراؤن سائز ' پین کي مشین ' جو بہترین اور قدیمی کارخانه ہے - اس مشین پر صرف دو ڈھائي سال تک معمولي کام هوا ہے - اسکے تمام کیل پرزے درست اور بہتر سے بہتر کام کیلیے مستعد هیں -

ابتدا سے الهلال اسي مشین پر چھپتا ہے - دو هارس پاور کے موٹر میں سوله سو في گھنٹه کے حساب سے چھاپ سکتي ہے -

چونکه هم اسکي جگه بڑے سائز کي مشینیں لے چکے هیں - اسلیے الگ کردینا چاهتے هیں -

(۲) ٹیڈل مشین ' جو پانوں سے بھي چلائي جاسکتي ہے ' ڈیمائي فولیو سائز کي - اس پر هاف ٹون تصاویر کے علاوہ هر قسم کا کام جلد اور بہتر هوسکتا ہے -

فهـــرست

زر اعانـــۂ دولت علیۂ اسلامیـــه

(۲۳)

ان الله اشتري من المومنین انفسهم و اموالهم ' بان لهم الجنه

[بذریعه جناب ضامن علي صاحب گرداور و به سعي ممبران مسلم کلب اودے پور میزان ۳ - سو - ۲۳ - روپیه ایک آنه ۳ - پائي

(بتفصیل ذیل)

	پائي	آنه	روپیه
نبي بخش صاحب	-	۱۳	-
شیرخاں صاحب	-	۱۰	۱
جماعت کفش دوزاں	-	۴	۱۶
کریم بخش صاحب	-	۱۰	۱
قاسم صاحب	٦	٦	-
رحیم بخش صاحب	-	۱۳	-
مستري رحیم بخش صاحب	-	-	۵
اسحاق صاحب	-	۱۳	-
قادر بخش صاحب	-	۱۳	-
الله رکھه جي اوستا	-	۱۳	-
نتھي خاں عرف تاهتو	-	۱۳	-
ننو جي	-	۱۰	-
احمد بخش صاحب	-	۱۳	-
عبدالستار صاحب	۹	-	۳
جماعت کہار بوئي	۹	۹	٦
فتح محمد و ابراهیم - فخرالدین صاحبان	٦	۱۳	۱۲

علاوہ ازیں ایک انگشتری طلائي بھي عنایت کي ہے - جو فروخت هوکر جداگانه قیمت دوسرے مني آرڈر کے همراہ روانه کیجاویگي

	پائي	آنه	روپیه
اسلم خاں صاحب	۹	۱۳	-
معراب خاں	۱۰	۱۰	۹
پیش طلب خاں	-	۱۰	۱
خواجو صاحب	۹	۱۰	۱
رمضان خاں صاحب	-	۱۰	۱
معراب صاحب	-	۱۰	۱
میاں نمد پوش صاحب	-	-	۹
منشي محب الله خانصاحب	-	-	۱
جمعدار سندھي سلطان محمد صاحب	-	۳	۱۶
سندھي فقیر محمد صاحب	-	۱۳	-
دفعدار تاج محمد صاحب	-	۷	۲
شمس الدین صاحب	-	٦	۲
رتن لال صاحب	-	۱۳	-
پیر بخش صاحب	-	٦	-
صوبه دار چیوٹي خاں صاحب	-	۱۳	-
امین اسماعیل صاحب	-	۱۳	-
رحیم بخش صاحب	-	۱۱	۲
ایک خاتون	-	۱۳	-
محمد اکبر خانصاحب	-	-	۸
بابت فاتحه سید صاحب	-	-	۴
بابت فاتحه محرم	-	۷	۱۹
از نشان بردار و دفعدار حوالدار	-	۳	۳
الله بیلي صاحب	-	۳	۱۶
میاں کمال شاہ صاحب	-	-	۵
سلیمان صاحب	-	-	۵
داؤد جي سنگ تراش	-	-	۵
حسن بخش جي سنگ تراش	-	-	۴
عظیم جي سنگ تراش	-	-	۱
رحمن بخش جي واني	-	-	۱
الله رکھه جي چوڑیگر	-	-	۳
فضل الدین جي سنگ تراش	-	-	۳
فخرالدین جي سنگ تراش	-	-	۲
ننھاجي فقیر	-	-	۱
امیرخاں جي	-	-	۱
امام بخش جي	-	-	۱
عوض خاں جي	-	-	۱
زمان خانجي حولد	-	-	۱

	پائي	آنه	روپيه
وزیرعلی جي سنگ تراش	•	•	۱
سليمان جي سنگ تراش	•	•	۱
بچو جي سنگ تراش	•	•	۱
بيور جي سنگ تراش	•	•	
سادي گهاسي جي	•	۸	•
ميران بخش جي سنگ تراش	•	۱۴	۱
پيرو جي صاحب	•	۳	•
علي جي صاحب	•	۳	•
قاسي ...	•	۱۵	•
محمد حسين خان صاحب	•	•	۵
دفعدار فضل الهي جي	•	•	۱
سوار گهاسي خانجي	•	۸	•
سوار حكيم علي جي	•	۸	•
سوار شير محمد جي	•	۸	•
نشان بردار سردار خانجي	•	•	۱
گل محمد جي	•	۸	•
عنايت خان سپاهي	•	۸	•
غلام حسين جي سپاهي	•	۸	•
خدا بخش جي سپاهي	•	•	۱
زوراور خانجي سپاهي	•	۸	•
خواجو خان جي سپاهي	•	۸	•
اليار خان جي سپاهي	•	۸	•
كالو جي سپاهي	•	۲	۳
سليمان جي سپاهي	•	•	۱
نور خان جي سپاهي	•	۸	•
دلو جي سقه	•	•	•
منير خان جي سپاهي	•	۸	•
چهتر خان جي سپاهي	•	۴	•
كيرو جي چوڑي ساز	•	۸	۳
دهن جي چوڑي ساز	•	۴	•
تاهنو جي چوڑي ساز	•	•	
حافظ محمد اسماعيل صاحب	•	•	۱
فقير روشن شاه جي	•	•	•
فقير چمن شاه	•	۲	•
پير محمد جي	•	۸	•
كيسر چوڑي ساز			
گلاب صاحب	•	۴	•
بهشتي صاحب	•	۸	•
محمد صديق صاحب	•	۸	•
لال محمد صاحب	•	۳	•
حوالدار غلام رسول صاحب	•	•	۱
جمعدار اكبر محمد صاحب	•	۱۲	•
مبارك صاحب	•	۶	•
اوستا خواج بخش صاحب	•	۲	۷
ابراهيم صاحب	•	•	۴
عبدالرحمن صاحب	•	•	۸
الله علي صاحب	•	۱۳	•
منشي الهي بخش صاحب	۹	۱۰	۱
جمعدار سدا نو خانصاحب	•	۱۳	•
امير صاحب	•	۳	•
قمرالدين صاحب	•	۱۳	•
ولي محمد صاحب	•	•	۱
وزير خانصاحب	•	•	۱
محراب خانصاحب	•	۱۳	•
منشي كريم الدين صاحب	•	۶	•
مربان علي محمد صاحب	•	•	۴
سيد مراد علي صاحب	•	۱۳	•
ضامن علي صاحب	•	۱۰	۱
كريم بخش صاحب	•	۱۳	•
حسن بخش صاحب	•	۱۳	•
حكيم اكبر محمد صاحب	•	۱۳	•
حكيم مشتاق احمد صاحب	•	۱۳	•
ملا رحمن بخش صاحب	•	۱۳	•
وزير خان صاحب	•	۱۳	•
الله بخش صاحب	•	۱۳	•

	پائي	آنه	روپيه
كريم بخش صاحب	•	۱۳	•
كالو شاه صاحب	•	۱۰	۱
پير بخش صاحب	•	۱۳	۱
نور بخش صاحب	•	•	۲
مسماة سكينه بائي	•	۳	•
دائي سكينه بائي	•	۶	•
زوجه بياجي صاحب	•	۱۳	•
مولوي عبداللطيف صاحب	•	۱۳	•
كريم بخش صاحب	۶	۱۳	•
كهيسو صاحب	۹	۶	—
فتح محمد صاحب	—	۱۳	—
شفيع محمد صاحب	—	۱۳	—
قطب الدين صاحب	۶	۶	—
فتح محمد صاحب	—	۱۳	—
اميرالدين صاحب	—	۳	—
مسماة كالي مائي	۶	۶	—
حوالدار شيخ منظور صاحب	—	۱۳	—
منشي ابراهيم خانصاحب	—	۱۳	—
نور محمد صاحب	—	۱۳	—
ابراهيم صاحب	—	—	۲
بهاوج گهيسو جي چوڑيگر	—	۶	—
پاندو صاحب			
كالو صاحب	۳	۳	—
چاند محمد جي اوستا	—	۱۰	۱
مسماة سالار بائي	—	۶	—
علاءالدين صاحب	—	۱۳	—
اسماعيل صاحب	—	—	۱
نتها جي بهشتي	—	—	۱
الهي بخش صاحب	۶	۶	—
كرام بخش جي اوستا	۳	۲	—
كمال صاحب	—	—	۱
ميجر سيد شاه خانصاحب	—	۴	۴
خانسامه صاحب	—	—	۲
محمد يوسف صاحب	—	۸	—
اوستا جلال بخش صاحب	۳	۳	—
اوستا چاند محمد صاحب	—	۸	—
اوستا علي محمد صاحب	۶	۹	—
اوستا چاند محمد صاحب	۶	۱	—
والده سبحان بخش صاحب	۶	۱	—
والده علي جي اوستا	—	۱	—
زوجه قاسم جي اوستا	—	۶	—
زوجه الله بخش اوستا	—	۹	—
همشيره غوث محمد صاحب اوستا	—	—	۱
زوجه غوث محمد صاحب			
گل محمد جي	۶	۱	•
شيخ نبي بخش جي	۳	۳	•
قادر بخش جي	—	۱۳	—
كالو جي	۳	۳	—
گهاسي جي	۳	۳	—
كريم خانصاحب	—	۸	—
الله راكهه جي	۹	—	—
رحيم بخش جي نورگر	—	۶	—
سبحان بخش جي نورگر	—	۹	—
قاسم جي اوستا	۹	۶	—
خواجو جي ميوه فروش	—	۱۳	—
مصاحب خانصاحب	—	—	۱
كل ما تل گذه ميزان	—	—	۳۰

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

درد سر و درد ریاح کي دوا

ریاحي درد لحظه میں پہاڑ هو جاتا هے - یه دوا لحظه میں اسکو پاني کردیتي هے - درد ریاح جیسے ٹیک - چمک - ٹیس - رگوں میں لهرکن کني سے چاهے جسقدر تکلیف هو - اس دوا کے استعمال سے فوراً رفع هوتي هے درد سر کے واسطے بهي اس دوا کا ایساهي فایده هے - نصف سر میں هو یا تمام سر میں کسي وجه سے کیساهي درد هو اس دوا سے رفع هو جاتا هے صرف یهي نهیں اگر سر کٹا جاتا هو پهٹا جاتا هو - اُڑا جاتا هو - اس دوا سے فوراً بند هوتا هے - اندنوں لوگ ذرا ذرا سي باتوں میں سر دکهایا کرتے هیں کام میں یا محنت کي باتوں میں فکر و تردد میں عیش و عشرت میں دن کو رات اور رات کو دن بنانے میں کل شکایتیں سر پر آجاتي هیں - اور هاے رے درد سر پکارا کرتے هیں ڈاکٹر برمن کي دوا ایسے لوگوں کے لیے هے - دوا کے استعمال سے فورا درد بند هوتا هے - اسلئے هر خاص و عام کو یه دوا اپنے پاس رکهنا لازم هے -

(قیمت ۱۲ ٹکیوں کي ایک شیشي (٦ آنه) محصول ڈاک ایک سے چهه ڈبیه تک ٥ آنه)

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

المکتبة العلمیة الاسلامیة في علي گڈه

— * —

اس کتب خانه میں مختلف علوم و فنون کي کتابیں مطبوعه مصر ، شام ، بیروت ور قسطنطنیه وغیره فروخت کے لیے موجود رهتي هیں اور نهایت مناسب و معتدل قیمت پر شائقین کي خدمت میں روانه کي جاتي هیں — خاصکر مکتبة المنار کي کتابیں ، حضرت الاستاذ الامام شیخ محمد عبده اور حضرت السید الامام سید رشید رضا کي تمام تصنیفات اس کتب خانے میں هر وقت مهیا رهتي هیں - فرمائشوں کي تعمیل مستعدي کے ساتهه کي جاتي هے - کتب خانه کي جدید فهرست تیار هو گئي هے جو آده آنے کے ٹکٹ وصول هونے پر مفت روانه کي جاتي هے •

رساله المنار (جو تمام دنیائے اسلام میں بهترین عربي رساله تسلیم کیا گیا هے) اس کي گذشته ۱۵ سال کي ۱۵ جلدیں مکمل مع فهرست مضامین موجود هیں - قیمت عام طور پر في جلد ۱۵ روپے هیں مگر دوسري جلد کي قیمت پچاس روپے اور تیسري جلد کي قیمت پچیس روپے هیں •

یهه کتب خانه رساله المنار کا کل ممالک هندوستان میں سول ایجنٹ هے ، اور جن اصحاب کو اس رساله کي خریداري منظور هو چنده سالانه مبلغ ۱۵ روپے همارے پاس روانه فرمائیں ، روپیه وصول هونے پر رساله براه راست ان کي خدمت میں جاري کرا دیا جایگا •

المشتهر منیجر المکتبة العمیة الاسلامیة ، مدرسة العلوم ، علي گڈه

ایڈیٹر الهلال

کي لکهي هوئي اردو زبان میں سرمد شهید کي پهلي سوانحعمري جسکي نسبت خواجه حسن نظامي صاحب کي راے هے که با عتبار ظاهر اس سے اعلی اور شاندار الفاظ آجکل کوئي جمع نهیں کرسکتا اور باعتبار معاني یهه سرمد کي زندگي و موت کي بحث هي نهیں معلوم هوتي بلکه مقامات درویشي پر ایک مسلسله اور البیلا خطبه نظر آتا هے - قیمت صرف تین آنے -

آئنیوالے انقلابات

کے معلوم کرنیکا شوق هو تو حکیم جاماسپ کي نایاب کتاب جاماسپ نامه کا ترجمه منگا کر دیکهیے جو ملا محمد الواحدي ایڈیٹر نظام المشائخ نے نهایت فصیح اور سلیس اردو میں کیا هے - پانچهزار برس پهلے اسمیں بحساب نجوم و جفر آجتک کي بابت جسقدر پیشینگوئیاں لکهي گئي تهیں وه سب هو بهو پوري اتریں مثلا بعثت آنحضرت صلعم - معرکه کربلا - خاندان تیموریه کا عروج و زوال وغیره وغیره قیمت تین آنے -

المشتهر منیجر رساله نظام المشائخ و درویش پریس ایجنسي دهلي

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کی گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ انہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے هیں که " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کی نا گہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ھے - جو مرگئے' انکو دفن کر دیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بد نصیب زندہ' مگر مردے سے بدتر هیں' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ھے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے که هلال احمر کا چندہ هر جگهه هو چکا ھے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ھے - مجبوراً جو کچھه خود اسکے اختیار میں ھے' اسي کیلیے کوشش کرتا ھے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا ھے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا ھے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بھیجدي گئي ھے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ '

لیکن وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا ھے -

(۲) اسکي صورت یه ھے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر ھے' مگر یه تو ممکن ھے که تیس هزار روپیه جو اُسے مل رها هو' وہ خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نہیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تا که میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ھے که **دفتر الہلال چار هزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ھے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھه روپیه قیمت سالانه الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آٹھه آنه ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیه وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے' اور صرف آٹھه آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھه ھے' پبلک کو معلوم ھے) انکے نام جاري هو جایگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا ھے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کي جگه' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ھے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ھے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کر لیتا ھے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں ھے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کر دیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتھه پھیلاتے رهنا' بہتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پہلي مثال ھے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ھے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا هفته وار رساله ھے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ھے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ھے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا ھے - اُس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه ھے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ھے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیه' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظرہ' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹھه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الہلال

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
7-1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"
Yearly Subscription, Rs. 8.
Half-yearly „ „ 4-12.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنّی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۵ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲
Calcutta : Wednesday, June 11, 1918.

فہرس

شذرات

مسجد " مچھلی بازار " کانپور

کانپور کی مسجد کے انہدام کا مسئلہ اخبارات تک پہنچ چکا ہے - واقعہ کی تفصیل حسب ذیل ہے :

کان پور میں ایک نئی سڑک نکل رہی ہے ' جس کا نام اے - بی روڈ ہے - یہ سڑک کلس بازار اور مچھلی بازار سے ہوتی ہوئی مول گنج جائیگی - کلس بازار میں ایک مندر سڑک کے وسط میں پڑتا تھا - میونسپلٹی نے اسکے متولی سے مندر کے لینے کی بابت گفتگو کی ' چنانچہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ وہ منہدم کردیا گیا -

مچھلی بازار میں بھی ایک مندر بعینہ اسیطرح حائل تعمیر شاہراہ تھا ' اسپر بھی میونسپلٹی نے قبضہ کرنا چاہا مگر اسکے متولی نے صاف انکار کردیا ' اور شہر میں یہ خبر گرم ہوگئی کہ اگر مندر مسمار کیا گیا تو میونسپلٹی کے معماروں کا تیشہ پہلے سروں پر پڑیگا ' اسکے بعد مندر کی دیواروں کی نوبت آئیگی ! پس ایسی حالت میں ضرور تھا کہ اس مندر کی قسمت کا فیصلہ اسکے پیشرو کی طرح نہوتا -

زمانۂ قدیم کے برخلاف موجودہ زمانے کی سیاست کے فیصلے خریدے جاسکتے ہیں - البتہ یہ ضرور ہے کہ انکی قیمت نہایت گراں ہوتی ہے -

جن ہاتھوں میں اسقدر قیمت دینے کی ہمت ہوتی ہے ' وہ اسکے فیصلے خرید لیتے ہیں ' پر جو تہی دست ہیں ' انکو محرومی کی شکایت زیبا نہیں -

غالباً پہلے مندر کی طرح اس مندر کیلیے بھی بالا دست بھی انکی حکومت سے فیصلہ ہوچکا تھا ' مگر ان حالات کے بعد عاقبة الامور -

یہ واقعہ ہز آنر سر جمس میسٹن بالقابہ کے عہد حکومت کا ایک امید افزا اور سبق آموز واقعہ تھا - ہم نے سنا ہے کہ مژدہ تنسیخ سے ہندؤں کو جسقدر مسرت ہوئی' اتنی ہی مسلمانوں کو بھی ہوئی - اولاً تو اسلیے کہ جہاں تک ہمیں علم ہے' کانپور کے ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات نہایت خوشگوار ہیں' ثانیاً اسلیے بھی کہ دنیا کے قانون حیات اجسام اور حکومتوں کے اصول کار کا ایک تازہ ترین تجربہ ہوگیا تھا' اور معلوم ہوگیا تھا کہ اگر مسلمان بھی اپنے شعائر دینیہ اور ناموس ملت کی حفاظت کے لیے استقامت و پامردی کے ساتھہ کوشش کرینگے' اور اسکی مطلوبہ قیمت دینے کے لیے تیار رہینگے تو ضرور انکی خواہشوں کا بھی لحاظ رہا جائیگا -

اس واقعہ کے چند دنوں بعد مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ اس مندر کے مغرب و جنوب میں چند گز کے فاصلے پر جو ایک مشہور و آباد مسجد واقع ہے' اسکا بھی ایک حصہ صرف اسلیے لے لیا جائیگا کہ مجوزہ سڑک کی کجی نکل جائے -

حسن اتفاق سے اسی زمانے میں صوبہ کے ہر دلعزیز لفٹنٹ گورنر دورہ فرماتے ہوئے کانپور تشریف لائے -

بورڈ کے بعض مسلمان ممبروں نے ہز آنر سے مسئلۂ مسجد کے متعلق گفتگو کی - جہاں تک ہم کو علم ہے' ہم یہ لکھنے کیلیے وجوہ پاتے ہیں کہ ہز آنر نے حسب عادت اسپر نہایت ہمدردی ظاہر کی اور اطمینان دلایا کہ مسلمانوں کی مذہبی عمارت کا احترام ہر حال میں ملحوظ رہیگا -

اس سے زیادہ اسی وعدے کیلیے صاف اور صریح الفاظ نہیں ہو سکتے' جو کہے گئے تھے کہ " ہندو مسلمانوں کے معابد میں اسی طرح بھی دست اندازی نہیں کیجائیگی "

صوبے کے سب سے بڑے حاکم کے اطمینان دلانے کے بعد پبلک کو ضرور مطمئن ہونا ہی چاہیے - پھر ایک وعدہ کی حیثیت سے دیکھیے تو اسکا اخلاقی احترام ناگزیر ہے - پس مسلمانان کانپور بالکل مطمئن اور فارغ البال ہوکر بیٹھہ گئے - جو قوم آج تمام مساجد عالم کی طرف سے بے پروا اور فارغ البال ہو' جسکو ان تمام مساجد سے اعظم و اقدس' اس عبادت گاہ الہی اور اولین مسجد اسلام کی طرف سے بھی کوئی بے اطمینانی اور تشویش فکر نہو' جسکا وجود اسکی ہستی ملی و دینی کا حقیقی سرچشمۂ حیات ہے' وہ اگر ایک ملک کے ایک شہر' اور ایک شہر کی بھی ایک مسجد کی فکر سے فارغ و آسودہ خاطر ہو بیٹھے' تو یہ کونسی تعجب کی بات ہے ؟

مسلمانوں کی غفلت تو ضرور قابل تعریف ہے کہ دنیا کی کوئی فکر بھی اسمیں خلل انداز نہیں ہو سکتی' لیکن قدرت کی اس ضد کی بھی داد دینی چاہیے کہ اسنے بھی انکے ہر اطمینان کو اضطراب سے بدلدینے کا پورا تہیہ کر لیا ہے - ہمارے ہر اطمینان کی طرح اس اطمینان کی عمر بھی زیادہ نہ نکلی - تھوڑی ہی مدت کے بعد امپرومینٹ ٹرسٹ کمیٹی نے اس صاف و صریح وعدے کے باوجود' یہ رزلیوشن پاس کر دیا :

" مسجد کا مشرقی حصہ لے لیا جائے اور اسکے عوض میں مسلمانوں کو مسجد کے مغربی حصے میں زمین کا ایک ٹکڑا دیدیا جائے "

کمیٹی کا یہ رزولیوشن جب بورڈ کے جلسے میں تصدیق (کنفرمیشن) کے لیے پیش کیا گیا' تو مسلمان ممبروں نے اسکی [illegible]' اور بالاخر اس جلسے میں اس رزولیوشن کی [illegible] دینی پڑی -

قاعدہ ہے کہ اہم اراضی متنازعہ فیہ کے معائنہ کے لیے مجسٹریٹ ضلع خود آتا ہے - چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کانپور مسجد کے معائنے کیلیے بہ نفس نفیس تشریف لائے اور " بوٹ پہنے ہوے " مسجد کے اندر تشریف لے گئے - معززین شہر اور مقربان بارگاہ میں سے اکثر اصحاب انکے پیچھے پیچھے دست بستہ موجود ہونگے' مگر مجھے اسمیں شک ہے کہ کوئی " مسلمان " بھی انکے ساتھہ تھا یا نہیں ؟

اس معائنہ کے بعد شہر کے سر بر آوردہ مسلمانوں کا وفد کلکٹر ضلع کے در دولت پر حاضر ہوا' اور " اپنی چہل سالہ مسلمہ قومی پالیسی " کے اصول پر بصد عجز و نیاز و الحاح و زاری التجا کی کہ اپنے فرمان واجب الاذعان پر نظر ثانی فرمائی جائے' لیکن ارشاد ہوا کہ قضاء مبرم کے فیصلے میں ترمیم ممکن نہیں !

بورڈ کا جب دوسرا جلسہ ہوا تو اسمیں ایک مسلمان ممبر نے اسکی نسبت تجویز پیش کی' مگر نا منظور کردی گئی -

اس معاملے کی سرگذشت میں سب سے زیادہ اہم اور قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ اس مسئلے میں مسلمانوں کی اعانت کیلیے بورڈ کے انصاف پسند ہندو ممبر بھی مستعد تھے' اور اس سے کانپور کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کی نسبت تعجب انگیز مسرت ہوتی ہے -

بورڈ کے تیسرے جلسے میں ہندو اور مسلمان ممبروں نے متفقہ طور پر ایک اور رزولیشن پیش کیا' جس کا مقصد یہ تھا کہ " مسجد کا کوئی جزو کسی حالت میں بھی نہ لیا جائے' اور اگر بالفرض بورڈ کے کسی ایکٹ کی رو سے ایسا کرنا جائز بھی ہو' تو وہ ایکٹ منسوخ کر دیا جائے " لیکن بورڈ کے تمام انگریز ممبروں نے قاطبۃً اس تجویز سے اختلاف کیا' اور خود چیرمین صاحب نے انکا پوری قوت سے ساتھہ دیا -

تعداد میں ہندو مسلمانوں کی متحدہ تعداد زیادہ تھی - قاعدہ سے اس کو پاس ہو جانا چاہیے تھا' مگر پاس ہونا یا نہونا صرف تعداد کی اقلیت و اکثریت ہی پر موقوف نہیں ہے' اور صرف تعداد کے دیوتا کی پوجا جو آج ہندو مسلمان اپنے تعلقات کے مسائل میں کر رہے ہیں' انہیں کون سمجھاے کہ یہی انکی سب سے بڑی گمراہی ہے - اصل شے قوت ہے' اور ایک قوی وجود بھی ہو' تو وہ ہزارہا انسانوں پر غالب ہوتا ہے - جب یہاں ایک اور ہزاروں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے تو پھر اس مقابلے کی نسبت زیادہ بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں' جس میں ہندو مسلمان ممبروں کے مقابلے میں ایک سے بہت زیادہ افراد حکومت کی صدائیں کار فرما تھیں' اور اگر یہ بھی نہ ہوتا' جب بھی صرف چیرمین صاحب بہادر کی ایک نگاہ گرم ہی کیا کم تھی ؟

بہر حال رزولیوشن منظور نہوا' البتہ ہندو مسلمان ممبروں کے اتحاد اور یک راے ہو جانے کا یہ نتیجہ ضرور نکلا کہ اس رزولیوشن کی جگہ ایک دوسرا رزولیوشن اس مضمون کا قرار دیا گیا کہ بورڈ ہز آنر سے سفارش کرے کہ مسجد کا وہ حصہ منہدم نہ کیا جاے

اسکے بعد بعض حضرات کے مشورے سے یہ طے پایا کہ ہز آنر کی خدمت میں ایک میموریل بھیجا جاے - چنانچہ ایک میموریل تیار کیا گیا' جس پر عمائد' رؤسا' علماء اور اعیان شہر میں سے ۱۲ - ہزار آدمیوں کے دستخط تھے - علماء شہر کا ایک فتوی بھی اسکے ساتھہ منسلک کیا گیا تھا -

" چہل سالہ مسلمہ قومی طرز تحریر " کے مطابق یہ میموریل کمال عجز و تذلل کے " اظہارات اسلامیہ " سے لبریز تھا' اسکا آغاز

اور اتمام ' دونوں دعا پڑھتا ' اور اسکا لفظ لفظ الحاح و منت ' خشوع و خضوع ' ارادات و عقیدت ' و تضرع و ابتہال تعبدانہ میں ڈوبا تھا ! !

تا ہم جو واقعات اخبارات میں شائع ہوے ہیں ' انسے معلوم ہوتا ہے کہ ہز آنر بالقابہ نے مقامی حکام سے مشورہ کے بعد میموریل مسترد کردیا :

برہمن می شدم گر اینقدر زنار می بستم ! !

کانپور کی خصوصیت نہیں - ہر جگہ اس طرح کے کاموں کو عوام انجام دے نہیں سکتے ' اور بد قسمتی سے خواص نے ' جو آج اسلام کے جزو کل کو اپنے ہاتھوں میں رکھنے کے خواہشمند ہیں ' صرف دعاؤں کے اٹھے ہوے ہاتھوں ' اور زمین پر رو بسجود سروں کے رکھنے ہی کی مشق کی ہے - حالانکہ اسطرح عالم کی ادنے ترین موجودات یعنے جمادات تک کا مقابلہ ممکن نہیں ' چہ جائیکہ ذي روح اور دارا ے قوت انسان کا ' جو صرف قوت ہی کا قائل ' اور صرف زور ہی کا بندہ ہے !

یہ سچ ہے کہ حریفانہ طلب حق کی جگہ عجز و تذلل کے ساتھہ التماس معروضات ' زیادہ آسان اور آرام دہ طریقہ ہے ' اور بہتر تھا کہ ہمیں اسی کا عادي رکھا جاتا ' لیکن کیا کیجیے کہ حالات و تجارت اور صد مشاہدات و نتائج اسکے بر عکس ہیں ' اور اگر اپنی گذشتہ اور موجودہ حالت پر قانع نہ رہیں ' تو اسمیں ہمارا قصور نہیں -

اسي کانپور میں ' اسي معاملے سے متصل ' اور اسي مسئلہ کے مماثل ' دو مندروں کا واقعہ موجود ہے - پہلا منہدم ' مگر دوسرا اپنے وجود حي و قائم کے اندر ایک صداے تنبہ ' اور ایک اعلان بصیرت ہے - پھر کیا وہ اس قانون حیات کي شہادت نہیں دے رہا کہ " ہر شے کي زندگي صرف اسکي قوت کے اظہار میں ہے ' نہ کہ تذلل اور عجز انکسار میں " ؟

یہ تو تازہ واقعات ہیں ' گذشتہ واقعات کو بھي اگر سامنے لایا جاے تو اسي کانپور میں نظائر کی کمي نہیں ' مولگنج کے چوراھے پر بھی ایک مسجد واقع ہے - جب ہالسي روڈ نکل رہی تھي تو بعینہ ایسا ھي واقعہ پیش آیا تھا ' یعني مسجد کا ایک حصہ لیے بغیر سڑک صاف نہیں ہوسکتي تھی - اسوقت کلکٹر ضلع ہالسی صاحب تھے - مسلمانوں کا ایک وفد انکے پاس گیا اور اسوقت کے مسلمان شاید اسوقت کے سے مسلمان نہ تھے - اس مسئلے کی بابت گفتگو کی - صاحب موصوف نے شعائر اسلامیہ پر دست درازي مناسب نہ سمجھی ' مسجد کی ایک انچ زمین بھی نہ لی ' اور سڑک کو ویساھی رہنے دیا - چنانچہ آج تک یہ مسجد ۴ - فیٹ سڑک پر نکلی ہوئی ہے ' اور میں خود اُسے دیکھہ چکا ہوں -

وہی حاکم ہے اور وہی قانون - پھر یہ کیا ہے کہ جس عمارت پر آج سے پہلے دست درازي جائز نہیں رکھی گئی تھی ' اس پر آج با ایں ہمہ گریہ و زاري ' تضرع و فغاں سنجی ' اظہار وفا کیشی و دعا گوئی ' بے نیازانہ دست درازي کیجا رہی ہے ؟ یہ زمانہ قوت پرستی کا ہے - اسمیں فغاں سنجی بے سود ' اور اشکباري بیکار سمجھی جاتی ہے - جس قوم کا مبلغ جد و جہد یہیں تک ہو ' اسکو کوئی زندہ تسلیم نہیں کرتا - مردوں کو ٹھکراتے ہیں ' مگر زندہ انسان کی تعظیم کیلیے استقبال کیا جاتا ہے !

بہر حال یہ تو اس مسئلے کي پچھلے سر گذشت تھي - میموریل بھیجنے والوں اور رزولیوشن پاس کرنے والوں کو جو کچھہ کرنا تھا کرلیا ' اور جو کچھہ اسکے نتائج تھے ' سامنے ہیں ' لیکن اب سوال یہ نہیں ہے کہ کل تک کیا ہوا ؟ بلکہ غور اسپر کرنا ہے کہ کل کیا ہوگا ؟

عہد و مواعید ' امید و توقع ' سعي و سفارش ' آہ و زاري ' عرض تمنا ' اور امروز و فردا ' تابکے ؟ اور غفلت و اہمال تا کجا ؟ کچھہ عجب نہیں کہ عمائدین کانپور کو اپني دعا ھاے اقبال دولت ' اور گدایانہ التماسات و معروضات سے فرصت نہ ملے ' اور اسلام کي ناموس و عزت کا جو کچھہ فیصلہ ہونے والا ہے ہوجاے - ہمارا تخاطب اسوقت عمائدین کانپور سے نہیں بلکہ وہاں کي عام پبلک سے ہے - ہم کو تازہ ترین حالات معلوم نہیں ' لیکن آخري اطلاعات تک حالات بدستور تھے - اگر انہیں اپنی مسجد کا بھی وہی حال دیکھنا منظور نہیں ' جو حال میں انکے سامنے ایک مندر کا ہوچکا ہے ' تو خدا را آنے والے وقت کو محسوس کریں ' اور اپنی اور اپنی مسجد مقدس کی عزت کی حفاظت کو ارباب دولت و جاہ و رسوخ کے ہاتھوں میں بالکل چھوڑ دینے کی جگہ ' خود اپنے ہاتھوں میں لیں - کچھہ ضرور نہیں کہ قانون کي خلاف ورزي کي جاے - پورے امن ' اور پورے سکون کے ساتھہ ہم اپنے ہر حق کیلیے اپنے جذبات اور انسکي قوت کا اظہار کر سکتے ہیں - عام باشندگان شہر کو فوراً عید گاہ میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرنا چاہیے - شہر کے علماء اور بزرگان دیني کا فرض اصلي ہے کہ اس معاملے کو غیر متزلزل قوت اور محکم ثبات کے ساتھہ اپنے ہاتھہ میں لیں ' اور تمام مسلمانان شہر کو اس جلسے میں حکماً جمع کریں - اُس دن شہر کي دکانیں بند ہوني چاہییں ' اور ہر کار و باري مسلمان کو اپنے خداے قدوس و ذوالجلال کي عبادت گاہ کی عزت کیلیے ایک دن وقف راہ الہی کر دینا چاہیے - جلسہ پورے سکون اور وقار کے ساتھہ ہو ' مگر اسکی در و دیوار تک سے جوش ملی و جذبۂ اسلام پرستی کی گرمی کے شرارے نکلیں - اسمیں یہ صاف صاف ظاہر کر دیا جاے کہ مسجد کی سوا ہمیں کچھہ معلوم نہیں کہ ہم مسلمان ہیں ' اور ہمارے جسموں سے زندہ گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے ' کٹتي ہولي رگوں اور ٹپکتے ہوے خون کے ساتھہ کاٹ لیے جاسکتے ہیں ' مگر یہ محال قطعي ہے کہ مسجد کي زمین ' اسکي عمارت ' بلکہ اسکي چار دیواري کے اندر کے کسي جزو سے ' ایک انچ ' ایک انگل ' ایک جو برابر بھی کوئی ٹکڑہ الگ کیا جاسکے ! !

تم اپنے اندر قوت پیدا کروگے تو قوت بھي تمہارا ساتھہ دیگي - خدا تعالی نے اپنے مخلص بندوں کي صرف اتني ھي تعریف نہیں کي کہ وہ اللہ کو پکارتے ہیں (ان الذین قالوا ربنا اللہ) بلکہ اسکے ساتھہ یہ بھي کہا کہ " ثم استقاموا " پھر اسپر مظبوطي کے ساتھہ جم بھي گئے ہیں - پس استقامت اصل کار ' اور تمام کامیابیوں اور نصرت یابیوں کا سبب اصلي ہے -

مسجدوں کي جب کبھي بحث چھڑتي ہے تو یہ صرف چند عمارتوں کا سوال نہیں ہوتا ' بلکہ قومي عزت و ذلت ' اور دیني تذلیل و تعظیم کا - ایک نظیر اگر آج قائم ہوتي ہے ' تو کل کیلیے اسکے دامن میں ہزاروں واقعات پنہاں ہوتے ہیں - اس وقت مسجد کے وضو خانے کا سوال ہے - کس کو معلوم ہے کہ کل محراب و ممبر کا نہوگا ؟ اگر مسجدیں ڈھاکر سڑکیں نکالی جا سکتی ہیں ' تو پھر اقلیم ہند کے کسي شہر کی کسی مسجد کي زندگي بھی خطرے سے خالی نہیں -

اگر مسلمانان کانپور نے خود استقامت دکھلائی ' تو وہ مطمئن رہیں کہ تمام مسلمانان ہند انکے ساتھہ ہیں ' اور پھر ضرور ہے کہ ہز انر سر جیمس مسٹن بالقابہ کی دانشمند گورنمنٹ بھي انکی نصاف طلبی کي صدا سے اغماض نہ کریگی - و اللہ عاقبۃ الامور -

فہرست زراعانۂ هلال احمر

زر اعانۂ دولۃ علیہ کی فہرست گذشتہ نمبر میں جہاں تک شائع ہوچکی ہے ' اسکا میزان مجموعی حسب ذیل ہے - ابھی بقیہ فہرست کی اشاعت باقی ہے ' اور سلسلہ برابر جاری رهیگا -

کل رقم مجموعی از ابتداء فہرست ۲۲٬۲۰۱۸ -

روانہ شدہ باسم هلال احمر ۹۳٬۱۱ -

فہرست نمبر (۱) کی مجموعی رقم ۱۱٬۸۰۳ - تھی ' جو هلال احمر کے نام چندے میں شامل کردی گئی - اسکے بعد ۳ - سو باوان فہرست نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ - سے روانہ کیے گئے - پس دونوں کی مجموعی رقم کا یہ میزان ہے -

باسم وزیر اعظم دولۃ علیہ بلا تخصیص هلال احمر ۱۱٬۵۰۰ -

بقیہ .... ۲٬۴۰٬۷

جو فہرست اس نمبر سے شائع ہوگی ' اسکی رقوم اسکے علاوہ ہیں -

ان رقوم کی فراہمی میں جن حضرات نے سعی فرمائی اور نیز جو حضرات آج بھی مصروف سعی ہیں ' بیجا ہوگا اگر الہلال انکا شکر گذار ہو ' کیونکہ انہوں نے جو کچھہ کیا ہے ' اسکی شکر گذاری کا حق کسی انسان کو نہیں - انکا اجر صرف اللہ کے یہاں ہے ' اور رہی بس کرتا ہے -

---

فلسفۂ نظریہ فلسفہ سے حکمت عملی اور حقائق اشیا سے آگاہی مراد ہے - فیلسوف یا فلاسفر کی اصطلاح ایسے لوگوں کے لیے استعمال ہوا کرتی ہے ' جو ہر ایک چیز کو نقد و اختبار کی نظر سے دیکھتے ہوں اور کسی شے کی نسبت سرسری حیثیت سے کوئی حکم نہ دیتے ہوں - یہ بات تو پرانی تھی ' لیکن یورپ کی قوت اختراع نے اب ایک اور فلسفہ ایجاد کیا ہے ' جس کا مدعا یہ ہے کہ کسی چیز کی نسبت فیصلہ کرنے کے لیے حقیقت شناس نظر کی حاجت نہیں - اس فلسفہ کا نام فلسفہ نظریہ ہے ' اور اس کے علم بردار لندن کے فیلسوف پنڈاری (ڈاکٹر ہارٹسن) ہیں - انہوں نے " کنٹمپریری ریو " کی تازہ اشاعت میں ہندوستان کے آداب و اخلاق پر بحث کی ہے ' اور اس ذیل میں ہندوستان کے لیے استقلال اداری (سیلف گورنمنٹ) کے حقوق اس لیے تسلیم نہیں کیے ہیں کہ " محکمۂ پولیس و ریلوے اور بیشتر سرکاری دفاتر کے ہندوستانی اہلکار ' جھوٹے ' رشوت خوار ' غماز ' بے اعتبار ہوا کرتے ہیں - یہ ملک ایسی سوسائٹی پیدا کرنے سے قاصر ہے ' جس کے ایوان وطنیت کے ستون صداقت و عزت نفس اور انصاف و رحم قرار دیے جاسکیں " اس الزام کو ایک حد تک مان لینا چاہیے اور ہر ایک سچے ہندوستانی کو اس کے مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے ' لیکن اگر یہ واقعہ صحیح ہے کہ دو برس ہوے ' مسٹر کیر ہارڈی نے دیوان علم (ہاؤس آف کامنس) میں فرقۂ عمال (لیبر پارٹی) کی اخلاقی کمزوریوں کا ذمہ دار گورنمنٹ کے طرز عمل کو قرار دیا تھا ' اور مسٹر بونر لا کی تقریر بھی اس کی تائید میں تھی ' تو سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے تنزل آداب و زوال اخلاق کا کون ذمہ دار ہے ؟ اور یہ ذمہ داری کیونکر پوری ہوسکتی ہے ؟

ایں سخن را چہ جوابست ' تو ہم می دانی !

فرانس میں استعمال افیون دماغی قوی میں غیر طبعی ولولہ و ہیجان پیدا کرنے کے لیے یورپ نے مختلف قسم کے پر تکلف مکیفات پسند کر رکھے ہیں ' لیکن یہ چیزیں سرور کے لیے کافی نہ تھیں - تکمیل سرخوشی کے لیے پیرس میں اب افیون کا استعمال بھی شروع ہوگیا ہے ' اور وہ بھی عیش پرست فرقہ ہی میں نہیں ' بلکہ جنگی بیڑہ کے افسروں اور ملاحوں میں - فرانسیسی اخبارات اس موضوع پر طویل الذیل مضامین شائع کر رہے ہیں کہ شراب کے استعمال نے سروں سے دستار تو پہلے ہی اچھال دی تھی ' اب افیون کی آمیزش سے دیکھیے سر بھی باقی رہتا ہے یا نہیں ؟ حال میں وزیر بحریہ نے فرنچ اخبار " ماتن " کو اطلاع دی ہے کہ اس کے استیصال کے لیے حکومت مناسب تدبیریں اختیار کرنے کی تحریک منظور کر چکی ہے -

اس واقعہ کو ہندوستان کی حالت سے ملائیے کہ یہاں افیونیوں کا شمار کس قدر وسیع ہے ؟ مگر بجائے اس کے کہ سد باب کے لیے گورنمنٹ کوئی حکم نافذ کرتی ' پندرہ بیس برس پہلے لکھنؤ میں ایک آنریبل ممبر سے استعمال افیون کی تائید و تصویب میں تقریر کرائی گئی تھی ' اور اس سے بھی چالیس پچاس برس پہلے جب چین میں استیصال افیون کی پہلی تحریک ہوئی تھی تو مولف تاریخ چین (جیمس کارکرن) کی تشریح کے مطابق برطانیۂ عظمی کو اس سے جنگ کرنی پڑی تھی کہ ترک افیون کی وجہ سے جب چین میں افیون کی کھپت نہوگی تو ہندوستان کے مالیہ کو نقصان پہونچیگا ! !

پچھلے چند سالوں میں چین کی آہ و زاری سے مجبور ہوکر افیون کے مسئلے پر توجہ بھی کی گئی تو ایسے قیود و شرائط کے ساتھہ ' جنکی وجہ سے برطانیہ کا دست کرم ابھی ایک عرصے تک ہندوستان اور چین میں اس جام مسموم کی بخشش جاری رکھیگا ! !

نزدیکاں دور و دوراں نزدیک ! ! پولنڈ کا ملک ' جسے عربی میں بولونیا کہتے ہیں ' ایک مدت سے جرمنی ' آسٹریا اور روس کے درمیان تقسیم ہو چکا ہے - جرمنی سے جو حصہ متعلق ہے ' اس کی مجلس حرب (جنگی کونسل) کے نائب الرئیس (وائس پریسیڈنٹ) موسیو سیداہ نے ریچسٹاگ (جرمن پارلیمنٹ) کی گذشتہ نشست (سشن) میں ترکی و پولینڈ کے تعلقات پر بحث کرتے ہوے تقریر میں اس پہلو پر زور دیا تھا :

" دولۃ عثمانیہ دوستانہ سلوک اور مہربانی کے برتاؤ کی مستحق ہے - بر اعظم یورپ میں یہی ایک سلطنت ہے ' جس نے اس زمانے میں پولینڈ کی حمایت کی ' جبکہ تمام یورپ اس کا دشمن ہو رہا تھا ' اور خود مسیحی دنیا اس کو پامال کرنے کی فکر میں تھی - پولینڈ تقسیم بھی ہوگیا اور یورپ نے اس انقسام کو تسلیم بھی کر لیا ' مگر ترکی نے اب تک اس کی تصدیق نہیں کی - ایسی شریف سلطنت کے دکھہ درد میں شریک نہونا احسان فراموشی ہے "

اس تقریر کا جرمن قوم پر تو کچھہ اثر نہوا ' مگر پول (اہل پولینڈ) نہایت متاثر ہیں اور ترکوں کے لیے بڑی فراخدلی سے ' چندہ فراہم کر رہے ہیں -

پولینڈ کی نصرانیت کو تو اسلام سے یہ ہمدردی ہے ' مگر ہندوستان میں اسلام بعض ایسی صورتوں کے اندر بھی موجود بتلایا جاتا ہے ' جو ترکوں کی اعانت کے جذبات کو مسلمانان ہند کی قوتوں کی بربادی بتلاتے ہیں ! !

۰ رجب ۱۳۳۱ ہجری

مسئلۂ سود

به تذکرۂ تحریک انریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب

(۱)

یا ایها الذین آمنوا ! لا تاکلوا الربا اضعافاً مضاعفه ' واتقوا الله ' لعلکم تفلحون (۳ : ۱۲۵)

مسلمانوں ! سود کے لینے سے پرهیز کرو کہ وہ (سود در سود کي صورت میں) دگنا چوگنا هوتا چلا جاے ' الله سے ڈرو (کہ ظلم و زیادتي سے اسکا غضب ظهور میں آتا ہے -) عجب نہیں کہ اس طرح تم دنیا میں فلاح پاؤ -

انریبل خواجہ غلام الثقلین صاحب نے پچھلے دنوں مسئلہ سود کے متعلق صوبجات متحدہ کي کونسل میں جو مبسوط تقریر کي تھي ' وہ تمام اخبارات اردو و انگریزي میں چھپ چکي ہے - میں وقت فرصت کا منتظر تھا کہ اسکو پڑھسکوں -

اس تقریر کا اخبارات نے عام طور پر تذکرہ کیا ہے ' لیکن میں اسکو دوسري نظر سے دیکھتا هوں -

سب سے پہلے جناب خواجہ صاحب کو ایک ایسے ضروري اور اهم مسئلے پر ایک مبسوط ' مدلل ' اور پر مغز تقریر کرنے کیلیے تمام قوم کي طرف سے مبارک باد کا مستحق سمجھتا هوں - انهوں نے فی الحقیقت ممبري کے انتخاب کیلیے بہت جلد اپنے تئیں مستحق ثابت کردیا ' اور انکي قابلیت اور قومی خدمات کے قدیمي دلولے اور جوش کو پیش نظر رکھتے هوے ' اس بارے میں جو توقعات کی جاسکتی تھیں ' سچ یہ ہے کہ ان میں ذرا بھي نا کامي نہیں هوئی -

هماري حالت اپنے هم وطن بھائیوں سے بالکل مختلف ہے ' اور حالت مختلف ہے تو هماري تحسین و تقبیح اور جرح و تعدیل کو بھي مختلف هونا چاهیے - ان میں قابلیت اور اداء فرض کا قحط نہیں ہے - وہ مجالس عامہ اور کونسل کے هال ' دونوں میں اپني قابلیت کے بہتر سے بہتر مظاهر رکھتے هیں ' اور موجودہ هندوستان کے چهل سالہ عہد میں انهوں نے اپنے کاموں کي ایک اچھي تاریخ مرتب کرلي ہے - لیکن هماري حالت انسے بالکل متضاد ہے - قابلیت اور اداء فرض ' دونوں میں همارا خانۂ عمل صفر سے زیادہ نہیں - پس ایسی حالت میں اگر هماري قوم کے اندر کوئي چھوٹا سے چھوٹا کام بھی قابلیت اور صداقت کے ساتھہ انجام پاے ' تو اسکو اوروں کے بہتر سے بہتر کام کے برابر سمجھنا چاهیے - جوهریوں کے بازار میں هیرے کے مرصع هار کو بھي کوئي نہیں پوچھتا ' لیکن کسي کوئلے کي کان میں موتي کا ایک دانہ بھي لیکر نکل جائیے ' تو هر شخص کي نظر پڑیگي کہ یہ کیا چیز ہے ؟

کونسل کي تاریخ میں مسلمان ممبرونکا تذکرہ

هندوستان میں مجلس وضع قوانین کي ابتدا کو ایک قرن سے زیادہ زمانہ گذر گیا ' اور رفارم پر بھي کونسل کا ایک پورا عہد انتخاب گذر چکا ہے - لیکن اس تمام عرصے کی پوري تاریخ پڑھہ ڈالیے - یہ کیسی شرم کی بات ہے کہ وہ تمام تر صرف هندؤں کی قابلیت ' ازاد بیانی ' حق پرستی ' اور اداء فرض کے صدها کارنامہ هاے جلیلہ و عظیمہ کی سرگذشت ہے ' اور سواے ایک واقعہ کے ' مسلمانوں کیلیے کوئی تذکرۂ نمایاں اپنے اندر نہیں رکھتی !

ایک واقعہ سے میرا مقصود سید صاحب مرحوم هیں ' جو کونسل کے ابتدائی عہد میں دو بار شامل کیے گئے ' اور جنہوں نے مشہور " البرٹ بل " کے مباحثہ میں یادگار حصہ لیا تھا -

اور رفارم کے بعد صرف مسٹر مظہر الحق کو جانتا هوں ' جنکو مسلمان ممبروں کی عام حالت سے یقیناً مستثنی کردینا چاهیے -

کونسل کے اندر اظہار قابلیت کے متعدد مواقع هیں - سب سے پہلي چیز تو مناسب اور ممکن النفاذ قوانین کا مسودہ پیش کرنا ہے - پھر عام مباحث و مذاکرات میں علم و قابلیت اور اجتہاد فکر و راے کے ساتھہ حصہ لینا ' هر معاملہ اور قانون کے متعلق ملکي مصالح اور اغراض کي حمایت کرنا ' سرکاري تجاویز و خیالات کے بے اعتدالانہ اثر کي اعتدال و قابلیت کے ساتھہ مخالفت کرنا ' بجٹ وغیرہ کے اهم مواقع پر عمدہ اور مفید مباحث و انتقادات پیش کرنا ' ملک کي عام حالت پر نظر رکھنا ' اور اسکے درس و مطالعہ سے کونسل کے کاموں میں مدد لینا ' شمار و اعداد کو هر معاملے کي نسبت خاص طور پر محفوظ رکھنا ' اور هر بحث میں ان سے کام لینا ' مفید اور نتیجہ خیز سوالات کرنا ' اور انکے جوابات سے ملک کي عام معلومات اور راے میں اضافہ ' اور حکومت کي غلطیوں کا انکشاف کرنا - یہ ' اور اسی طرح کے صدها مواقع هیں ' کہ ایک قابل شخص کي قابلیت کیلیے کونسل هال میں آزمایش هو سکتے هیں -

پھر حق گوئي اور راست بیاني ایک جوهر اصلي ہے ' جسکی هر موقعہ پر ضرورت ہے - اور جو ایک روشني ہے ' جس سے کونسل کا هال هي نہیں بلکہ هر جگہ روشن هو سکتي ہے -

لیکن افسوس کہ اس تمام عہد گذشتۂ و رواں میں مسلمان ممبروں نے ' ان تمام امور میں سے کسي ادنی ترین کام کا بھي اپنے تئیں اهل ثابت نہیں کیا -

البتہ ایک چیز ہے ' جسکي قابلیت کا انهوں نے هر موقعہ پر ثبوت دیا - اور ایسا قاطع و مانع ' کہ هندوستان کي کوئي قوم اسکے مقابلے میں اپنے عجز صریح کو نہیں چھپا سکتي - یعنے ملک اور ملکي امیدوں کي تذلیل ' جہل و ناداني کے ساتھہ هر سرکاري خواهش کا استقبال ' اور هر صداے حکومت کے آگے بلا تامل رکوع و سجود - اور یہ وہ صفت ملکوتیہ ہے ' جو ملاء اعلی و کروبیان عالم بالا کیلیے بھي بہترین وصف ہے ' چہ جائیکہ کونسل هال میں انسانوں کیلیے کہ : لا یسبقونہ بالقول ' وهم بامرہ یعملون !! (۱)

اس سے بھی زیادہ درد انگیز بات یہ ہے کہ برائی کے ظہور کی اصلاً دو شکلیں هوتي هیں : ایک نیکی کا عدم ' اور دوسرا بدي پر اصرار - پہلي صورت بہتر ہے ' اگر دوسري صورت پیش نہ آے - ایک شخص کچھہ نہیں کرتا - یہ بري بات ہے - لیکن اس شخص سے تو وہ هزار درجہ بہتر ہے ' جو نہ صرف یہ کہ نیک کام نہیں کرتا ' بلکہ

(۱) سورہ انبیا میں یہ آیۃ فرشتوں کي تعریف میں ہے یعني وہ الله کے احکام پر ایسے عامل هیں کہ اسکے کسي حکم کے خلاف نہیں کرتے - (منہ)

اس سے بھی زیادہ یه که برائیوں پر مصر ہے :

مرا بخیر تو امید نیست ' شر مرساں

مسلمان ممبروں نے اتنا ھی نہیں کیا که اپنے وجود سے کچھه کام نہیں لیا ' بلکه اس سے زیادہ یه ' که جب کبھی کچھه کام لیا بھی تو یہی کیا که ملک کو نقصان پہنچایا ' اور ہمیشه اسکی بہترین امیدوں کیلیے ایک سنگ گراں بنکر حائل راہ رہے - یه ہماری پیشانی پر ایک ایسا داغ سیاہ ہے ' جو افسوس که مٹ نہیں سکتا -

بہر حال یه تو خود ایک مبحث ہے - ضمناً ذکر آجاتا ہے تو خیالات کو روک نہیں سکتا - خواجه صاحب کی تقریر پڑھکر مجھے سب سے زیادہ خوشی یه ہوئی که کونسل ہال میں ایک مسلمان ممبر نے ایک اہم اور ضروری مسئله کی نسبت لب کشائی کی ' اور اسپر قابلیت اور صرف وقت کے ساتھه غور کیا - یه بات فی نفسه گو بہت اہم نہو ' مگر ہمارے بازار میں جس جنس عام کی نایابی ہے ' اسکے ملنے پر خصوصیت کے ساتھه کیوں نه خوش ہوں ' گو اوروں کے ہاں وہ عام ہو -

مسئله سود اور قران کریم

خواجه صاحب نے اپنی تقریر میں (سود در سود) کے اُن نتائج پر قانون کو توجه دلائی ہے ' جس نے تاریخ کے قدیم ترین زمانے کی طرح اس دور میں بھی انسانوں کی آبادیوں کو ویران کیا ہے ' انکی کوشش اور محنت کے نتائج کو بغیر کسی حق طبیعی کے دوسروں کی طرف منتقل کردیا ہے ' اور نہیں معلوم کتنے عالیشان محل ہیں ' جو اسکی بدولت خاک کا ڈھیر بنگئے ہیں ' اور کتنے وسیع قبرستان ہیں ' جنکے اندر اس کی تباہی و ہلاکت کے مجروح پڑے سورہے ہیں !!

میں نے ہمیشه اس امر پر غور کیا که قران کریم نے انسانی معاصی و جرائم کے متعلق طرح طرح کی وعیدیں فرمائی ہیں ' لیکن سود کے متعلق ایک لفظ ایسا کہدیا ہے ' جس سے سخت تر وعید آور کسی سخت سے سخت جرم و معصیت کی نسبت بھی نہیں آئی - اسکا سبب کیا ہے ؟

یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللــه و ذروا ما بقــی من الربوا ' ان کنتــم مومنین - فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللــه و رسوله (۲ : ۲۷۸)	مسلمانو ! اگر تم صاحب ایمان ہو تو الله سے ڈرو اور تمہارے پچھلے لین دین میں جو کچھه سود باقی رهگیا ہے ' اسے چھوڑ دو ! (پھر) اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو اللــه اور رسول کے ساتھه لڑنے کیلیے خبــر دار ہو جــاؤ کــه یه

فی الحقیقت الله اور اسکے رسول سے اعلان جنگ ہے - (۱)

قران کریم نے اس ایت میں سود کے لینے پر اصرار کو " حرب من الله و رسوله " سے تعبیر کیا ہے که اسکے لینے والے الله اور اسکے رسول سے لڑنے کیلیے مستعد رہیں !

بظاہر یه تشدد تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے - انسان کی وحشیت اور ہمجیت نے دنیا میں کیسی کیسی مہیب معصیتیں کی ہیں ' اور وہ جب سبعیت و درندگی پر آجاتا ہے تو اسکے اعمال کس درجه خوفناک ہو جاتے ہیں ؟ لیکن یه کیوں ہے که قران کریم نے کسی انسانی معصیت کو بھی " حرب من الله و رسوله " سے تعبیر نہیں کیا ' اور اس وعید کیلیے صرف سود ھی کو (که محض ایک لین دین اور معاملات کی چیز ہے ' اور زیادہ سے زیادہ انسانی خود غرضی کا ایک ظہور) تمام رذایل انسانیه میں سے منتخب کیا ؟

حــرب مــن الله

انسانی خود غرضی

یہاں اسکی تفسیر مقصود نہیں ہے ' مگر اشارہ ضروری ہے -

سود کے کاروبار کی اگر کوئی تاریخ مرتب کی جاتی تو میں سمجھتا ہوں که اس ایت کی بہتر سے بہتر تفسیر خود بخود ہو جاتی -

جلب نفع اور خود غرضی سے اس دنیا کے عجیب ترین جانور کا (جسکو انسان کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے) کوئی فعل خالی نہیں - اور اگر خالی ہے ' تو صرف وہ فعل ' جو اُس سے به حیثیت مخلوق حیوانی کے صادر نہیں ہوتا ' بلکه اسکے اندر کی وہ روح انسانیۃ کبری اور معنی خلافۃ الہیه کام کرنے لگتی ہے ' جو مقام ملکوتیۃ سے بھی ارفع ' اور در یاب مقام قدوسیت اعلی ہے - مذہب ' قانون ' اخلاق ' سوسائٹی ' اور اسی طرح کی تمام بندشیں صرف اس خود غرضی ھی کے مظاہر شدیدہ کو روکنے کیلیے ہیں - اور اگر اس خوفناک جانور کے پانوں میں اتنی بوجھل بیڑیاں نه ہوتیں ' تو اغراض و استجلاب نفع کا تصادم دنیا کو شیطان کا تخت ' اور

" تو صرف ایک رطل گوشت لے سکتا ہے ' اور عدالت کا فیصله واجب التعمیل ہے "

یعنی شائیلاک یہودی اور اسکے مقروض کا وکیل

شیکسپیر نے اپنے مشہور ڈراما (مرچنٹ اف وینس) میں ایک سود خوار یہودی کی قساوت اور اسکے مقروض کی مظلومی کا جو نقشه کھینچا ہے ' وہ اس درجه مشہور ہے که محتاج تشریح نہیں -

حال میں لندن کے ڈروری لین کے دار التمثیل (تھیٹر ہال) میں اسکی تمثیل (ایکٹ) اچھے ساز و سامان سے دکھلائی گئی تھی - مسٹر فارس نے شایلاک کا ' اور مس گرٹ الیٹ نے مقروض کی بیوی کا پارٹ لیا تھا - یه تصویر اس تمثیل کے اس مرقعه کی ہے ' جبکه مقروض کی بیوی وکیل کے بھیس میں آئی ہے ' اور اس نے خونخوار شایلاک سے کہا ہے که " بہتر ' اپنے قرض کے بدلے ایک رطل گوشت مقروض کے جسم سے کاٹ لے ' مگر شرط یه ہے که صرف ایک ھی رطل ہو "

---

(۱) " فاذنوا بحرب من الله " مفسرین نے مختلف اقوال جمع کیے ہیں که اس سے مقصود کیا ہے ؟ اذنوا کو بعض نے بکسر ذال و مد ہمزہ بر وزن " آمنوا " پڑھا ہے ' اور بعضوں نے بفتح ذال ' لیکن مقصود دونوں سے یہی ہے که معلوم کرلو یا خبردار ہوجاو - حرب من الله سے بعض مفسرین نے حقیقی معنی لیے ہیں ' یعنے جو سود لیں گے ' انسے الله اور اسکا رسول قتال کریگا ' اور وہ اس سے خبردار ہو جائیں ' لیکن فی الحقیقت یہاں حرب سے مراد واقعی جنگ نہیں ہے ' بلکه وعید و عقاب اور تہدید و ترهیب میں مبالغه مقصود ہے ' یعنی اس فعل کو باوجود نہی ترک نه کرنا ' ایک ایسا جرم قرار دیا ہے ' جو گویا الله اور اسکے رسول کے مقابله میں حریف جنگ بننے کے مماثل ہے - اسی لیے ترجمے میں میں نے اسکو واضح کردیا ہے - (منه)

دوزخ کا نمونه بنا دیتا : لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم - ثم رددناه اسفل سافلین ' الا الذین آمنوا و عملو الصالحات فلهم اجر غیر ممنون (۹۶ : ۶)

انساني خود غرضي کا مہیب ترین ظہور

اس خود غرضی کا ایک بد ترین ظہور' جمع و حصول مال کی بھوکھه هے ' جسکو پیاس کہنا چاهیے ' اگر استسقا کی تشبیه اسپر راس آجاے - لیکن اگر غور سے دیکھا جاے تو اعمال انسانیه میں اس مرض کا کوئی ظہور اس درجه انسان کے ملکوتی خصائل کے لیے مہلک' اسکی بہیمیت و سبعیت کیلیے مقوي ' هیئة اجتماعیه اور مجامع انسانیه کی صحت مدنی کیلیے سم قاتل' اور عالم مخلوقات کے اس جمیل ترین مخلوق یعنی انسان کو خوفناک درنده بنا دینے کیلیے ایک عمل السحر نہیں هے ' جیسا که سود' اور سود خواري کی زندگی کی مختلف شکلیں -

اخلاق و خصائل انسانیة کا آبگینه تو اسدرجه نازک هے' که تجارت اور کار و باري معیشت کی زندگی کی ٹھیس کا بھی متحمل نہیں هوتا ' اور همدردي و مروت کا چشمه کچھه نه کچھه مکدر هو هی جاتا هے پھر ظاهر هے که اسکے لیے سود (جس سے بغیر حق محنت حصول نفع کا اصول غیر طبعی قائم هو جاتا هے) کس درجه مضر هوگا ؟

یقیناً تمام انسانی معاصی میں صرف یہی معصیت " حرب من الله و رسوله " هے ' کیونکه اور کسی معصیة میں انسان خدا کے بندوں کیلیے اس درجه بے رحم اور خونخوار نہیں هو جاتا ' جس درجه سود کو اپنا وسیلۂ معاش بنا لینے کے بعد از سر تا پا مجسمۂ شقاوت و قساوت' و غلظت و صلابت هو جاتا هے - اور خدا کے بندوں کے آگے بے رحمی سے مغرور هونا ' فی الحقیقت خدا کے آگے مغرور هو کر آمادۂ جنگ و پیکار هونا هے -

⁂ ⁂ ⁂

انسان کے ان تمام بڑے بڑے جرائم پر' جنکو اسکی خود غرضی کا دیو اسکے اندر سے انجام دیتا هے' اپنے سامنے لاؤ' اور ایک ایک کرکے دیکھو ! بڑے بڑے عادي مجرموں کو تم دیکھوگے که بارها انسانی مظلومی اور بیکسی نے انکی انکھوں کو اشکبار' اور انکے دلوں کو دو نیم کر دیا هے - سخت سے سخت بے رحم ڈاکو اور قاتل کی نسبت بھی تم سن سکتے هو که اس نے عین اپنی بے رحمي و قساوت کے کسی عمل کو انجام دیتے وقت' ایک بڑھیا عورت کی فریاد ' ایک بیکس عورت کی گریۂ و زاری ' اور ایک یتیم بچے کے مضطربانه فغان الغیاث پر اپنی کھینچی هوئی تلوار پھینکدي' اور چند لمحوں کیلیے اسکي بھولی هوئی معنی انسانیة اسے یاد آ گئی - تاریخ اور ملکی روایات نے ان ڈاکوؤں کے حالات قلمبند کیے هیں ' جو ایک طرف تو دولت مندوں کو لوٹتے ' اور مال و دولت سے بھرے هوے قافلوں کو تاخت و تاراج کرتے تھے ' دوسري طرف صدها بیوه عورتیں اور بیکس و مسکین خاندان تھے ' جنکو ایک فیاض طبع دست کریم' اور ایک دریاے بخشش پادشاہ کی طرح امداد و اعانت سے مالا مال کردیتے تھے - انگلستان کے قرون متوسطه اور هندوستان کے گذشته زمانے کے بڑے بڑے ڈاکوؤں کی نسبت هر شخص جانتا هے که انھوں نے قصبات و دیہات کي بیکس عورتوں کیلیے با قاعده وظائف و مشاهرے مقرر کردیے تھے ' اور روم کے ایک مشہور ڈاکو نے ٹیٹس سے کہا تھا : " میرا مجرم هاتھه پادشاہ کے مقدس هاتھه سے زیاده غریبوں اور بیکسوں کي مدد کرتا هے' اگرچه وه پادشاہ اور میں ڈاکو هوں "

یہي حال تقریباً انسان کے تمام بڑے بڑے جرائم کا هے' اور فضیلۃ انسانیة هر بڑي سے بڑي زندگي کي تاریکي میں بھي' کبھي نه کبھي اپني روشني کو بے نقاب کردیتي هے -

لیکن اسکے مقابلے میں ایک سود خوار زندگی کو لاؤ - وه چور نہیں هے ' وه ایک ڈاکو کے نام سے ذلیل و حقیر نہیں کیا جاتا ' لوگ اس سے پناه نہیں مانگتے' بلکه اسکو ڈھونڈھتے هیں - وه پہاڑوں کي غاروں ' اور جنگلوں کے گنجان گوشوں میں مجرموں کي طرح نہیں چھپتا - وه سوسائٹي سے مردود و مطرود نہیں هے - اس نے پادشاہ کے قانون کے توڑنے اور انسانوں کے اداب و مراسم کي حقارت کا کبھي جرم نہیں کیا - وه ایک شہري هے ' جو مثل ایک شریف باشندۂ شہر کے انسانوں میں رهتا ' اور جسم اجتماعي میں عضو صحیح کي طرح شامل هے - با ایں همه' اسکے اعمال کا کیا حال هے ؟ وه ڈاکو سے بڑھکر آبادي کو غارت کرتا ' وه قاتل سے زیاده انساني حیات کو موت سے تبدیل کرتا ' وه عادي مجرم سے زیاده سوسائٹي کو تباه کرتا ' وه ایک درنده سے بھي خوفناک تر خوں آشام' اور بھیڑیے اور جنگلي سور سے بھي بڑھکر حیات انسانی کا دشمن هے - پھر ان سب سے زیاده یه که سخت سے سخت بے رحم ڈاکو کی آنکھوں سے بھي کبھی نه کبھي رحم کا ایک قطرۂ اشک ٹپک پڑتا هے ' پر یه معامل قطعي هے که اسکي قساوت و شقاوت کبھی بھي کسي تڑپتے هوے جسم اور کسي پکارتي هوئي زبان پر ایک لمحے ' ایک دقیقے ' اور ایک عشر دقیقے کیلیے بھي ترس کھاے !!

(شکسپیر) کے ایک (شائیلاک) کا ذکر بے سود هے - دنیا میں اس وقت تک کتنے هزار شائیلاک گذر چکے هیں ' اور کتنے همارے سامنے موجود هیں !!

ایک اهم نکته

اگر ایک شخص چور هے ' ڈاکو هے ' قاتل هے ' تو قانون اسکو قتل کریگا ' اور انساني آبادي اس سے پناه مانگے گي' لیکن ایک سود خوار' جو کہتا هے که " انما البیع مثل الربوا " اسکا علاج کیا هے ؟ اس نے تجارت کي ایک دکان کھولدي هے ' اور ضرورت و احتیاج انسان کے هوش و حواس کو معطل کردیتي هے - ڈاکو سے انسان بھاگتا هے' لیکن " شائیلاک " کے پاس تو اسکا مظلوم قرضدار خود هي دوڑ کر گیا تھا - پس فی الحقیقت قتل و غارت کسي قانون اور مذهب کیلیے اسدرجه سختي کي مستحق نہیں هو سکتے' جسقدر که سود ' اور سود خواري کي مہیب زندگي -

پھر کیا " حرب من الله و رسوله " سے اسکي تعبیر صحیح نہیں ؟ اور کیا تمام مذاهب عالم میں اسلام کي یه سب سے بڑي خصوصیت نہیں که اس نے با وجود جاهلیت عرب کے اس میں غرق هونے کے ' سود خواري کو سب سے بڑا جرم اور معصیة کبیره قرار دیا ؟

تجارت اور لین دین کي بے رحمیوں ' اور عام بے رحمیوں میں بہت بڑا فرق هے - انسان کے تمام مظالم اور بے رحمیاں ایسي هیں که انسانوں کیلیے کوئي دام اور کشش اپنے اندر نہیں رکھتیں - وه از سر تا پا نفرت اور مبغوضیت هیں - لوگ انسے پناه مانگتے هیں - لیکن روپیه کا لین دین ایک ایسي شے هے' که خواه کیسے هي سخت سے سخت عنوان ظلم سے هو' لیکن چونکه احتیاج اور ضرورت کو وقتي اور فوري طور پر دور کرنے والي هے ' اسلیے انسان اس سے بھاگ نہیں سکتا ' بلکه پناه مانگنے کي جگه خود هي اسکي طرف دوڑتا هے - وه جانتا هے که سود خوار ایک بے رحم ڈاکو اور خونخوار درنده هے' لیکن جنگل کے ڈاکو سے نفرت کرتا ' اور اس شہري ڈاکو کے آگے عاجزي سے هاتھه جوڑتا هے' تا که وه اسے اپنے دام ظلم میں پھنسائے

۳

کیلیے چن لے ' اور اسکو مجبور کرے کہ قساوت و بے رحمي کرنے سے انکار نہ کرے ! !

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ اور تمام ہزارہا انسانی بے رحمیاں کسي آبادي کو اسطرح نقصان نہیں پہنچا سکتیں ' جس درجہ پورے شہر میں ایک " سود خوار " کا وجود پہنچا سکتا ہے -

یہی ہے کہ قران کریم اسکو سب سے بڑي وعید الہی کا مستحق قرار دیتا ہے -

اسکي علت اصلي

اصل یہ ہے کہ کسی خود غرضی کے عمل اور بے رحمی کے کام میں اسدرجہ استمرار اور مداومت نہیں ہے ' جیسی کسی کاروباري بے رحمی میں - قاتل ایک شخص کو چند لمحوں میں قتل کر ڈالتے ہیں ' ڈاکو ایک گھنٹے کے اندر ایک قافلے کو لوٹ لیگا ' لیکن سود خوار کا عمل ظلم دائمی ' اور انسانی عمروں ' خاندانوں اور نسلوں تک جاري رهتا ہے - وہ جس شکار کو پکڑتا ہے ' اسکی مظلومی و بیکسی کا نظارہ برسوں تک دیکھتا رهتا ہے ' اور جب تک همیشہ کے لیے اسکے تڑپنے ' لوٹنے ' اور کراهنے کے نظارہ کا تحمل اپنے اندر پیدا نہ کرلے ' وہ سود خوار نہیں بن سکتا - اسی کا نتیجہ ہے کہ اسکی قساوت و بے رحمی سب سے زیادہ سخت ' اور تمام جرائم کے عادیوں سے زیادہ مستقل و محکم ہوتی ہے - وہ چونکہ همیشہ اپنی بے رحمي کے شکاروں کی مظلومی کو دیکھتا رهتا ' اور انکی بیقراریوں کے معائنے کا اپنے دماغ کو عادی بناتا رهتا ہے' اسلیے رفتہ رفتہ اسکے تمام قواے ملکوتیہ پر ایک عالم ممات طاري هوجاتا ہے' اور رحم و همدردي کے جذبات اس طرح بیکار و معطل ہو جاتے هیں کہ کوئی قوي سے قوي محرک بھی انکو زندہ نہیں کرسکتا -

یہ کیا بات ہے کہ ڈاکو رحم کرتا ' مگر سود خوار کی آنکھیں همیشہ خشک رهتی هیں ؟ اسکا سبب یہی ہے کہ ظلم کا استمرار اور بے رحمی کی مداومت ڈاکو کو ویسی نصیب نہیں ' جیسی اور جس درجہ کی بے رحمي میں ایک سود خوار کی تمام زندگی بسر هو جاتی -

قران کریم کي ایک تشبیہ

کیا نہیں دیکھتے کہ اسی حالت مخصوص کی طرف قران کریم نے اشارہ کیا ہے ' جبکہ اس نے سود خواري کی زندگی کا انفاق فی سبیل اللہ کے بعد ذکر کیا ' جو اسکا ضد حقیقی ہے :

الذین یاکلون الربوا ' لا یقومون الا کما یقوم الذي یتخبطہ الشیطان من المس' ذلک بانہم قالوا انما البیع مثل الربوا (۲ : ۲۷۶)	جو لوگ کہ سود کہاتے هیں ' وہ کھڑے نہو سکیں گے مگر اس پاگل کي طرح ' جسکو شیطان کے اثر نے مخبوط الحواس بنا دیا ہو' اور یہ اسلیے ہے کہ وہ کہتے هیں کہ ضرور بیع و شراء بھي مثل سود هی کے ہے -

افسوس ہے کہ عام (متداول) مفسرین نے اس آیت کي تفسیر میں اس امر پر بالکل توجہ نہیں کي کہ سود خوار کي زندگي کو اس تمثیل کے ساتھ کیوں بیان کیا گیا ؟ اور پھر اس تمثیل اور حالت کا سبب " ذلک " کہکر انکے اس قول کو کیوں قرار دیا کہ " بیع بھي مثل سود کے ہے " ؟

اس سے بھي زیادہ تعجب انگیز امر یہ ہے کہ ان بزرگوں میں سے اکثر نے اس بیان حالت کو بعض آثار مرویہ کي بنا پر صرف قیامت کے دن هي کیلیے مخصوص کر دیا ہے ' اور اسکي تفسیر یوں کي ہے کہ " لا یقومون - اي یوم القیامۃ من قبورھم " یعنی یہ حالت صرف قیامت کے دن هي کي نسبت بیان کي گئي ہے - اور سود خوار قیامت کے دن قبروں سے اسطرح اٹھاے جائیں گے ' جیسے کوئي مصروع اور آسیب زدہ پاگل هوا کرتا ہے - اور پھر اسکي مختلف توجیہات قرار دي هیں -

في الحقیقت قران کریم کے حقائق و معارف کے متعلق آج ایک اهم مبحث ارباب نظر کیلیے یہ بھي ہے کہ اسکے اکثر ارشادات و تمثیلات و بیانات ' جن میں اسي دنیا کي زندگي اور انکے اعمال و نتائج کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ' صرف قیامت اور بعد الممات کی زندگي کیلیے مخصوص سمجھہ لیے گئے هیں ' اور سخت ضرورت ہے کہ اس مبحث پر نظر ڈالي جاے -

میں انشاء اللہ ماهوار رسالے میں " سود " کے مسئلہ پر ایک مبسوط مضمون لکھونگا کہ اسکے متعلق بعض خاص مباحث پیش نظر هیں ' اور اس موقعہ کي تفصیل بھي بہتر ہے کہ اسي وقت کیلیے ملتوي کردي جاے ' لیکن یہاں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ درحقیقت اس آیۃ کریمہ کي تفسیر وهي امور هیں ' جنکو اوپر بغیر کسي ترتیب کے لکھہ چکا هوں -

مفسرین صحابہ کي جو روایات اس بارے میں موجود هیں ' وہ یقینا مستحق قبولیت هیں - یہ میرا عقیدہ ہے کہ قران کریم کي تفسیر میں لغۃ عرب اور صحابہ کي تفسیر ' یہي دو چیزیں اصل هیں ' اور اگر صرف انہیں دو اصولوں کو پیش نظر رکھا جاے تو آج تمام مشکلات و غرائب قران کا خاتمہ ہے - لیکن تاهم آخرت کي زندگي اس دنیا کي زندگي هي کا نتیجہ ہے' اور جو نتیجہ کل هونے والا ہے' اسکي مثال آج چشم هاے بصیرت اور دیدہ هاے اعتبار کیلیے همارے سامنے کردي گئي ہے - پھر کیا ضرور ہے کہ هر نتیجۂ عمل کو صرف قیامت هي کے دن پر اٹھا رکھا جاے' اور خود دنیا میں جس شے کا سراغ لگ سکتا ہے' اسکے لیے صرف دنیا سے باهر هي کا نظارہ کریں ؟

ایک تفسیري اشارہ

اصل یہ ہے کہ اس آیۃ کریمہ میں ایک سود خوار زندگي ' اسکے عادات و خصائل ' اسکے اعمال و افعال ' اور انکے نتائج کي جیسي جامع و مانع تشبیہ دي گئي ہے ' وہ گویا اس مسئلہ کی ایک پوري کتاب ہے - اهل عرب کا خیال تھا کہ شیطان اور جن کے ضرب سے انسان مجنون و لا یعقل هوجاتا ہے' اور صرع (مرگي) کي بیماري در اصل ایک طرح کا آسیب هوتي ہے - (مس) جنون کے معنی میں بولا جاتا ہے' اور (ممسوس) پاگل کو کہتے هیں -

خدا تعالی نے اس آیت میں سود خوار زندگي کو ایک آسیب زدہ پاگل ' اور ایک مصروع کے حالات و خصائص سے تشبیہ دي ہے' اور مقصود اسکے وهی حالات هیں' جو اسے دنیا کي زندگي میں پیش آتے هیں -

ایک شخص' جو پاگل هوگیا هو - ایک مجنون' جسکي عقل و دانش بالکل معطل هو - ایک مخبوط الحواس' جسکے هوش و حواس کا کارخانہ بگڑ گیا هو - ایک مصروع ' جو مرگي کے اشتداد سے اپنے اوپر حکومت نہ رکھتا هو - غور کرکے دیکھیے کہ اسکي حالت کیا هوتي ہے ؟ وہ عام انسانوں کے طرح ایک کامل و سالم انسان هوتا ہے - اسکے تمام اعضا و جوارح صحیح هوتے هیں' اسکے تمام امیال و جذبات بالکل ایک تندرست آدمي کي طرح درست هوتے هیں - وہ بظاهر بیمار نہیں هوتا - چلتا ہے' پھرتا ہے' بھوک کا اظہار کرتا ہے ' اور پیاس سے ویسا هي بیقرار هوتا ہے' جیسا کہ دنیا کا هر حیواني مخلوق -

تاهم وہ انسان نہیں ہوتا ' کیونکہ انسانوں میں ایک سب سے بڑي قیمتي چیز ہے جو اسمیں نہیں ہوتي -

یہي حال ایک سودخوار زندگي کا ہے - بظاہر اسمیں کوئي برائي نہیں ہوتي - وہ سوسایٹي کا ایک جزو ' اور شہر کا ایک جائز باشندہ ہوتا ہے - عام تاجروں کي طرح اسکي بھي ایک تجارت ہوتي ہے - وہ مبادلۂ اشیا کي تجارت نہیں کرتا تو کیا ہوا ؟ ایک ہي جنس کو دیتا اور ایک ہي جنس کو لیتا ہے ' تو کیا نقصان لازم آگیا ؟ پھر بھي یہ ایک کاروبار اور بیع و شراء ہي ہے - وہ ڈاکو کی طرح لوٹتا نہیں ہے ' اور چور کی طرح چھپ کر چرانے نہیں آتا - جائز لین دین میں پہلی شرط فریقین معاملہ کا راضي ہونا اور جبر واکراہ کا نہونا ہے ' اور یہ ظاہر ہے کہ وہ جب کبھي معاملہ کرتا ہے تو انھی سے کرتا ہے جو اسکی شرائط کو بخوشی منظور کرتے ' اور اسکے معاملے پر اپني پوري رضا ظاہر کرتے ہیں - وہ تلوار لیکر لوگوں کو نہیں دھمکا تا کہ اس سے روپیہ لیں ' اور اسکي شرائط کے آگے سر جھکا دیں -

پس ایک شریف انسان ' ایک با امن شہري ' ایک جائز کاروباري آدمي میں جو کچھہ ہونا چاہیے ' اسمیں ہوتا ہے ' اور کوئي بات بظاہر اسکے خلاف نظر نہیں آتي -

لیکن ان تمام مظاہر انسانیت و مدنیۃ کے ساتھہ' دوسري طرف دیکھیے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھہ ہے ' مگر ایک شریف انسان اور ایک کاروباري شہري میں سب سے زیادہ ضروری جوہر جو ہونا چاہیے ' اسمیں نہیں ہے - وہ باوجود انسان ہونے کے ایک خوفناک درندہ ہے ' وہ باوجود شریف زندگي ہونے کے رذالت و سفاہت اور وحشیت و بربریت کا ایک پیکر مجسم ہے - وہ باوجود ایک جائز باشندۂ شہر ہونے کے درندوں کے بھٹ اور وحشیوں کے جنگل کا ایک جانور ہے - اس نے گو تجارت کي دکان کھولدي ہے مگر وہ ایک ڈاکو ہے ' جو خود تاجروں کو لوٹتا ' اور بے رحم چوروں کی طرح انکے صندوقوں کو خالی کر دیتا ہے ! !

ایک پاگل آدمي باوجود انسان صورت ہونے کے انسان نہیں ہوتا ' کیونکہ اسکا نظام حواس و ادراک درہم و برہم ہو جاتا ہے ' اور یہی شے انسان کا اصلی جوہر شرف ہے - بالکل اسی طرح ایک سود خوار باوجود ایک جائز باشندۂ شہر اور شریف زندگی ہونے کے ' شریف نہیں ہوتا ' کیونکہ اسکے تمام جذبات و عواطف ملکوتیہ اور فضائل خصائل و اخلاق معطل ہو جاتے ہیں ' اور یہی وہ چیزیں ہیں جو معطل ہو جائیں تو:

فلم یبق الا صورت اللحم والدم !

اور زیادہ اس تشبیہ پر نظر ڈالیے ! ایک مصروع آدمی کھاتا ہے پیتا ہے ' عقل و حواس کی باتیں کرتا ہے ' بالکل ایک بھلے چنگے ادمي کی طرح اپکے ساتھہ دسترخوان پر بیٹھا ہوتا ہے ' لیکن دفعتاً اسکی حالت میں ایک انقلاب عظیم ہوجاتا ہے - اسکے ہاتھہ پاؤں کھینچنے لگتے ہیں ' اعصاب میں تشنج ہونے لگتا ہے ' خون کا دوران جاري و ساري یکایک بند ہو جاتا ہے - بالکل اس مشین کی طرح جسکا انجن یکایک پھٹ گیا ہو ' اسکے ہوش و حواس کے کیل پرزے بند ہو جاتے ہیں ' وہ چکراکر زمین پر گر جاتا ہے ' احتضار موت کی سختیوں کی طرح ایڑیاں رگڑتا ہے ' منھہ سے کف جاري ہوجاتا ہے ' اور دیکھنے والے متحیر و متعجب ہو کر رہجاتے ہیں کہ چند لمحوں کے اندر ایک صحیح و سالم ' مضبوط و توانا ' ذي حس و دارے ہوش و حواس انسان کی حالت میں ' یہ کیا انقلاب عظیم ہو گیا ؟

بعینہ یہی حالت سود خوار کی بھی ہوتی ہے - عالم جذبات و عواطف کی دنیا بھی اجسام و جوارح انسانی کا ایک پرتو ہے - ٹھیک ٹھیک مثل ایک مصروع کے دنیا کے سامنے وہ نمودار ہوتا ہے - اسمیں از فرق تا بقدم کوئي چیز ایسی نہیں ہوتی ' جو ایک شریف اور شہري زندگی کی مخالف ہو - وہ ڈاکوؤں کي طرح جنگل کے پوشیدہ گوشوں اور پہاڑوں کے تاریک غاروں کو تلاش نہیں کرتا ' بلکہ ہر مدني وجود کي طرح شہر اور انسانوں کي آبادي کا خواستگار ہوتا ہے - وہ عین آبادي کے وسط میں مکان بنا کر رہتا ہے - وہ کسي شریف شہري کی طرح بازاروں میں خرید و فروخت ' اور گھر کے اندر ملاقات و صحبت میں مصروف نظر آتا ہے - تم اسکو ہر طرح ایک شریف آدمی کی طرح پاتے ہو - وہ تمہارے ساتھہ نرمی و محبت سے باتیں کرتا ' تمہارے استقبال کیلیے خوش آمدید کہتا ' تم کو لطف و وداد کے ساتھہ اپنے پاس بٹھاتا ' تمہارے ساتھہ کھاتا پیتا ' اور چلتا پھرتا ہے - لیکن با ایں ہمہ ' جب کہ تم ان مظاہر انسانیۃ سے متاثر ' ان علائم امیال و عواطف سے مطمئن ' اور ان ابرازات تمدن و حضریۃ سے خوش وقت ہوتے ہو ' تو یکایک اسکے نظام جذبات و خصائل میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہونے لگتا ہے - صرع کے جن کی طرح سود خواري کا شیطان اسمیں حلول کر جاتا ہے ' اسکی طبیعۃ ثانیہ کے ہیجان کا ابال اسکے دل کے اندر جوش کھا کھا کر ابلنے لگتا ہے - اسکی صورت متغیر ہو جاتی ہے - رحم وانسانیۃ کي لینۃ و نرمي کي جگہ ' وحشیت وسبعیت کے اثار و علائم سے اسکي پیشاني مکروہ بن جاتي ہے - اسکا چہرہ جو چند لمحے پیشتر ایک انسان کي طرح حسین تھا ' دفعۃً ایک خونخوار درندے کي طرح مہیب ہو جاتا ہے - اسکي آنکھوں میں قساوت و بے رحمي کي سرخي پھر جاتی ہے - اسکي ناک کے نتھنے ہیجان غیظ و غضب سے خون آشام درندوں کي طرح پھڑکنے لگتے ہیں ' اسکا دماغ معطل ہو جاتا ہے ' اور تمام جذبات و عواطف انسانیۃ و ملکوتیۃ اسکے صفحۂ ذہن سے یک لخت محو ہو جاتے ہیں - پھر ایک مصروع اور آسیب زدہ مریض کي طرح وہ اپنے قابو میں نہیں ہوتا اور نہ اسکے ہوش و حواس اسکے اختیار میں ہوتے ہیں - اسکے سامنے صرف " سود " کا شیطان ہوتا ہے ' جو اسکو مسمریزم کے معمول کي طرح اپنے قبضے میں کر لیتا ہے - اسکي آنکھہ اور کان ' دونوں انسانیۃ کي حکمراني سے باغي ہوکر صرف شیطان کے تابع فرمان ہوجاتے ہیں - پھر نہ وہ " سود " کے سوا کچھہ دیکھتا ہے اور نہ سود کے سوا کچھہ سنتا ہے - جس طرح ایک آسیب زدہ کسي مجہول و غیر مرئی وجود کو دیکھکر اسکو پکارتا اور اسکي طرف اشارہ کرتا ہے - اسي طرح وہ صرف " سود " ہي کي طرف اشارہ کرتا ' اور صرف "سود" ہي کي آواز کو سننا چاہتا ہے - اسکا صید قہر و ظلم ' اسکے سامنے خاک پر لوٹتے ' زخمیوں کي طرح چیختے ' یا جاں کني میں تڑپنے والوں کي طرح تڑپے ' پر اسکو کچھہ نظر نہیں آتا - وہ مدہوش اور پاگل کي طرح ان سب باتوں سے بے پروا و بے علم ' صرف " سود ' سود ' سود " کہکر پکارتا ' اور اسکے لینے کیلیے اپنا ہاتھہ بڑھاتا ہے ! ! ان الذین یاکلون الربوا ' لا یقومون الا کما یتخبطہ الشیطان من المس ! !

* * *

اس تذکرے کو کہاں تک طول دوں ؟ الہلال کے صفحات ان مباحث کیلیے محل موزوں نہیں - جسقدر زیادہ غور کرتے جائیے گا اور دونوں حالتوں کو اپنے سامنے لائیے گا ' اتنا ہي اس تشبیہ کی جامعیت اور احاطہ کا انکشاف ہوتا جاے گا - یہ صرف سرسري اشارات ہیں ' جنسے ایک فکر سلیم اندازہ کر سکتي ہے کہ امثال

مذاکرۂ علمیہ

و تشبیہات قرآنیہ ابھي ھر مختصر سي مختصر تشبیہ کے اندر بھی مطالب عالیہ ' غوامض حکمیہ ' اور سرائر فطریہ کا ایک بحر بے کنار ' بل اوقیانوس حکم و معارف بیکران ھے - فہم انساني اسکے سراغ میں نکل سکتي ھے ' پر اسکا احاطہ نہیں کر سکتي کہ :

تقاصر عنہ افہام الرجال

اور پھر یہ اسکا فضل ھے کہ جس خوش نصیب کو چاھے ' اپنے کلام حکیم کے چند قطرات معارف سے سیراب کرنے کیلیے چن لے - اسکے لیے محض علم و فضل اور مطالعۂ علوم کا دعوا بیکار ھے : بل ھو ایات بینات في صدور الذین اوتوا العلم ' و ما یجحد بآیاتنا الا الظالمون (۲۹ : ۴۸)

ولو ان ما في الارض من شجرۃ اقلام ' والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ' ما نفدت کلمات اللہ ' ان اللہ عزیز حکیم ! (۳۱ : ۲۶)	یہ زمین پر لاکھوں اور کروروں درخت جو تم دیکھ رھے ھو ' اگر ان سب کی شاخوں کو قلم بنادیا جائے ' اور تمام بے کنار و بیکراں سمندروں سے سیاھی کا کام لیا جائے ' اور وہ بھی اس طرح کہ جب سمندر ختم ھوکر خشک ھو جائیں ' تو ویسے ھی سات نئے عظیم الشان سمندر انکی جگہ آ موجود ھوں ' اور اس طریقے پر اللہ تعالے کی کلمات و آیات کو لکھا جائے ' پھر بھی یقین کرو کہ وہ کبھي تمام نہونگي ' کیونکہ وہ حکیم و عزیز ھے " !

(البقیۃ تتلي)

باب المراسلۃ والمناظرہ

اخلاق و آداب میں موروثي اثر

یعني اولاد میں انکے ماں باپ اور خاندان کے اخلاق و خصائل کا اثر بطور وراثت طبیعي کے ھوتا ھے یا نہیں ؟

از جناب مراسلہ نگار فاضل صاحب امضا

(ایک مخصوص نظر علمي)

قارئین کرام کو یاد ھوگا کہ الہلال نمبر [۱۳] - جلد [۲] میں ایک مضمون [اخلاق] کے عنوان سے درج ھوا تھا - اسمیں اخلاق کے سرچشموں پر بحث کرتے ھوے ظاہر کیا گیا تھا کہ اسکا ایک ذریعہ وراثت بھي ھے -

جناب مولوي محمود صاحب عباسي نے اس سے اختلاف کیا ' اور ایک تحریر بھیجي جو بصیغۂ " مراسلہ و مناظرہ " نمبر [۱۵] میں شائع ھوئي تھي اور اسمیں میں نے وعدہ کیا تھا کہ اس مسئلے پر ایک مستقل مضمون لکھونگا -

پھر میں اپنے حالات میں غرق ھو گیا اور لکھنے کي مہلت نہ ملي - لیکن نہایت خوشي کي بات ھے کہ بعض قابل و وسیع النظر اہل قلم نے اس موضوع پر توجہ کي ھے ' اور ایک مفید مضمون بغرض اشاعت عنایت فرمایا ھے - الہلال ابتداے اشاعت سے تعلیم یافتہ جماعت کي بد مذاقي کا فریادي ھے ' مگر اس قسم کے مضامین کا لکھنا اور الہلال تک پہنچنا اس امر کا ثبوت ھے کہ اب علم دوست طبیعتیں اشغال علمیہ کي طرف متوجہ ھونے لگي ھیں - فالحمد للہ علی ذلک -

آج کي اشاعت میں یہ مضمون شائع کیا جاتا ھے ' لیکن میں نے جس مضمون کا وعدہ کیا تھا ' اسکي ضرورت ابتک باقي ھے اور اسکے متعلق مواد بکثرت سامنے ھے - انشا اللہ پہلي فرصت میں اسکو قلمبند کرونگا - (ایڈیٹر)

۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۳ - کے الہلال میں قابل نامہ نگار مسٹر محمود عباسي نے اس مسئلہ پر بحث کرتے ھوے کہ " اخلاق میں اثر وراثت کو بالکل دخل نہیں " چند قابل التفات جملے تحریر کیے ھیں - مسٹر موصوف نے جو باتیں پروفیسر (کارل پیرسن) کے طرف منسوب کي ھیں ' وہ یا تو غلط فہمي پر مبني ھیں ' یا انسے یہ پایا جاتا ھے کہ حضرت عباسي نے پروفیسر موصوف کي کوئی تصنیف نہیں دیکھي -

عباسي صاحب تحریر فرماتے ھیں :

" بقول کارل پیرسن ' وراثت کا اثر بالکل غلط ھے ' اور جسقدر بھي اخلاقي خصوصیات والدین کی اولاد میں پائي جاتي ھیں ' وہ اس تربیت کا نتیجہ ھیں ' جو اولاد کو اپنے والدین کے ھاتھوں

اب ذرا پروفیسر کارل پیرسن کي بھي تحریر ملاحظہ ہو - وہ (نیشنل لائف فرم دي سٹینڈ پائنٹ آف سائنس National life from the stand point of science) میں اخلاقي وراثت کے اصول پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

" والدین کے چال چلن اور اخلاق و اطوار ' انکی خوبیاں ' انکی برائیاں ' انکی عادات ' انکی بیماریاں - سب کی سب ایک مقررہ نسبت کے ساتھہ انکے بچوں کو ورثے میں ملتی ہیں - آدمی کے سر کی شکل ' اس کی دماغی قابلیت و حالت ' گھوڑوں کی کھال کا رنگ ' افیون کے پھول کی پنکھڑیاں ' پھر اور بہت سی باتیں بغیر کسی استثنا کے موروثی ہیں - قصہ مختصر انسان کے ادنی سے ادنی اخلاق سے لیکر اعلی سے اعلی اخلاق تک ' تمام و کمال موروثی ہیں - "

پھر ہکسلے لیکچرز (Huxley Lectures) (۱) میں پروفیسر کارل پیرسن فرماتے ہیں :

" ایک اخلاقاً نا تندرست سٹاک سے اخلاقاً تندرست سٹاک کا پیدا ہونا از قبیل محالات ہے - اور یہ خیال کرنا کہ یہ محال نہیں ہے ' ایسا ہی لغو ہے ' جیسا یہ خیال کہ چیتے بغیر رنگدار دھبوں کے پیدا ہوسکتے ہیں - ایک بیمار اخلاق کی نسل کو ایک تندرست نسل کے ساتھہ ملانیکا بدیہی نتیجہ یہي ہے کہ تندرست نسل کمزور ہو جائیگي - مثال کے طور پر یہ کہدینا کافی ہے کہ گندھک کے تیزاب میں جسقدر پانی ملاتے جاؤگے ' اتنا ہي وہ کمزور ہوتا جاے گا - اخلاقي و جسماني امراض میں مبتلا نسل سے قوم کو نجات دینے کا صرف یہي علاج ہے کہ اسے آہستہ آہستہ مفقود ہو جانے دیا جاوے - تعلیم اور اصول حفظ صحت ' اور دیگر اثرات انسان کے موروثي اخلاق کو ہرگز ہرگز تبدیل نہیں کرسکتے "

یہ مقولے مشتے نمونہ از خروارے ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں ' تاکہ وہ ملاحظہ فرمائیں کہ مسٹر عباسی کا یہ بیان کہ کارل پیرسن انکے ہم راے ہے ' بے بنیاد اور محض غلط فہمی پر مبني ہے -

اخلاق پر ایک بہت ہي عامیانہ بحث (مجھے معاف فرمایا جاے ' اگر تصحیح بحث کیلیے ایسا کہوں) کرکے عباسی صاحب لکھتے ہیں :

" یہ ثابت ہوگیا کہ وراثت اخلاق میں کوئي دخل نہیں رکھتي ... "

میں حیران ہوں کہ صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں کہاں یہ ثابت کیا ہے کہ وراثت کو اخلاق میں کوئي دخل نہیں ؟ کیونکہ بحث تو وہ کررہے ہیں انفصال و ارادہ کی ' جسمیں وراثت کا ذکر تک نہیں - شاید وہ اس غلط سند کو بھی اپنے خیال میں کافی و شافي ثبوت اپنے دعوی کا خیال کرتے ہونگے - اگر بالفرض یہ مان بھي لیا جاے کہ وہ سند صحیح تھی (حالانکہ نہیں ہے) تو بھي اس ایک فقرہ سے یہ بات کہاں پایۂ ثبوت تک پہنچ گئی کہ اخلاق موروثي نہیں ہیں ؟ بہتر ہے کہ اب ہم اس موضوع پر اپنی طرفسے کچھہ نہ کہیں ' اور صرف مشاہدات و تجارب میں اس مسئلے کے فیصلے کو تلاش کریں کہ کہاں تک اخلاق میں وراثت کو دخل ہے ' اور کس درجہ ہمارے دوست کا دعوا قابل تسلیم ہے ؟

(ولیم پیٹسن) سائنٹفک جرنل میں لکھتے ہیں :

" ہمیں آج تک اس امر میں کامیابي حاصل نہیں ہوئی کہ وراثت کے اثرات کو تبدیل کرسکیں - عورت کے باثمر ہونیکے وقت سے لیکر بچے کے رحم سے باہر آنے تک ' ایک ذرہ بھر ہم بدي کو باہر نکال نہیں سکتے ' اور نہ ایک ذرہ بھر خوبي رحم کے اندر بھیج سکتے ہیں - بچے کے پیدا ہونیکے بعد کسي قسم کي تعلیم یا دواؤں کے ذریعہ اس بچے کے موروثي اخلاق کو ہرگز ہرگز نہیں بدل سکتے - سویٹ پیز (ایک قسم کا پھول ہے) کا پودہ زمین سے پانچ فٹ بلند ہو جاتا ہے ' حالانکہ اس کا ہم نوع سمال پیز زمین سے ایک فٹ بھی اونچا ہونے نہیں پاتا - چھڑي جو سویٹ پیز کو بلند ہونے میں مدد دیتي ہے ' اور بغیر اس کے وہ اس بلندي تک کبھي بھي پہنچ نہیں سکتا ' سمال پیز کو اسی طرح بھي اونچا نہیں کرسکتی - انسان کے لیے تعلیم و حفظ صحت ایسی ہی ہے ' جیسے پیز کے لیے چھڑي - جس بچے میں صلاحیت کا مادہ موجود ہے ' اسے یہ اپنے ظہور تدریجی یا ارتقاء تدریجی (development) میں مدد دیتے ہیں ' اور بغیر ان کے وہ صلاحیت ضائع ہو جاتی ہے - مگر اس بچے کو ' جسمیں وہ صلاحیت موجود ہی نہیں ' ہرگز ہرگز انسے کوئی مدد نہیں مل سکتی " -

اس بہت بڑے اور مستند شخص کے قول سے دو اصول قابل بحث پیدا ہوتے ہیں جن پر ہم ایک سرسري نظر ڈالیں گے :

اول - انسان کے اخلاق کا زیادہ حصہ موروثی ہوتا ہے -

دوم - موروثی اثرات کا دور کرنا موجودہ علم کے مطابق محالات سے ہے - ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ محالات عقلی میں سے ہے ' بلکہ ابھی تک انسان کا علم اس درجہ وسیع نہیں ہوا کہ وہ ان اثرات کے دور کرنے میں کامیاب ہو -

اصول اول کي تحقیق کرتے ہوئے (سر فرانسس گالٹن Sir Francis Galton) علم یوجینکس کے باني مباني حسب ذیل مشاہدات پر پہنچے :

(الف) وراثت کے اثرات میں نصف دونوں والدین کا ' چوتھائي والدین کے چاروں والدین کا ' آٹھواں حصہ تیسري پشت کے آٹھوں اجداد کا ...... و قس علی ہذا ...... ہوتا ہے - (ملاحظہ ہو بحث بر قانون وراثت سر فرانسس گالٹن A debate on Sir Francis G's Law of Ancestral Inheritance)

ہم اس بات کے ماننے کیلیے تیار ہیں کہ اس قانون میں ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ہے ' اور جوں جوں علمي تحقیقات کا دائرہ وسیع ہوتا جائیگا ' یہ قانون بھی خود بخود ایک عملی صورت اختیار کرتا جائیگا - مگر اس بات کے ماننے کے لئیے کہ یہ قانون سرے سے ہی غلط ہے ' ہم ہرگز ہرگز تیار نہیں ہیں ' جب تک کہ ہمارے پاس کوئي کافي معتبر ثبوت موجود نہو -

(ب) اگر جسماني و اخلاقي تندرستي کے مدارج مقرر کیئے جائیں ' اور انمیں سب سے اعلی درجہ خاندان (الف) کا ہو دوم (ب) کا ' سوم (ج) کا ' چہارم (د) کا ' پنجم (ر) کا ' اور ششم (س) کا ' و علی ہذا ' تو تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ اگر قسم (ج) کے ۳۳ - آدمی اپنے سے ایک درجہ ادنی قسم میں شادي کرلیں تو وہ صرف ۲ - بچے قسم (ج) کے پیدا کرسکیں گے ' اور اگر وہ قسم (س) میں شادي کریں تو صرف ایک بچہ قسم (ج) کا پیدا کریں گے - حالانکہ ۳۵۰۰ - جوڑے قسم (س) کے صرف ایک بچہ قسم (ج) کا پیدا کرلیں گے ' اور (س) سے گھٹیا قسم کے جوڑے ایک بھي (ج) کي قسم کا بچہ پیدا نہیں کر سکتے !!

اس کا ماحصل یہ ہے کہ جسماني و اخلاقي کمزوري کے اسباب

(۱) پروفیسر ہکسلے کي یادگار میں بڑے بڑے سائنس داں کسي نہ کسي زیر بحث مضمون پر سال بھر کے اندر ایکدفعہ لیکچر دیا کرتے ہیں - چونکہ پروفیسر کارل پیرسن یوجینکس میں فاضل بے مثل تسلیم کیے جاتے ہیں ' اس لیے انھوں نے اس مضمون پر کئی دفعہ لیکچر دئیے ہیں - ان لیکچروں کے مجموعہ کا نام ہے (ہکسلے لیکچرز بائي کارل پیرسن)

همارے آبا و اجداد کي طرف منسوب هوئے چاهئیں اور وهي انکے ذمه دار هیں -

رائل کمیشن نے (جو سنه ۱۹۰۴ع میں ان معاملات پر غور کرنیکے لیے مقرر هوئي تهي) اپني تحقیقات کا سلسله چار سال تک جاري رکها - اُس نے سنه ۱۹۰۸ع میں تحقیقات کي ایک رپورٹ مرتب کي جواب بلیو بک (Blue Book) کي شکل میں چهپ گئي هے - اس رپورٹ میں صدها مثالیں دیکر یهه ثابت کیا گیا هے که دماغي کمزوري اور جنون عموماً موروثي هوتے هیں - هم اس میں سے ناظرین کي دلچسپي کے لیے چند واقعات کا اقتباس کرتے هیں :

اول - ایک ایسے شخص کا حال جو چند مرتبه چوري کے جرم میں سزا یاب هو چکا تها - اس کے کئي بیٹے تهے - بڑا لڑکا ۱۸ - سال کی عمر سے لیکر ۳۲ - سال کي عمر تک ۳۴ - دفعه سزا یاب هوا - دوسرا لڑکا پندره سال کي عمر سے لیکر ۲۹ - برس کي عمر تک ۱۷ - دفعه اسی چوري کے الزام میں قید هوا !

دوم - ایک چوده سال لڑکے کا حال ' جس نے اس عمر تک پهنچنے سے پہلے تین مرتبه پون تیذول (Pontenville) کے جیلخانه میں سزاے قید کي عقوبتیں جهیلیں - اس کا باپ اسی جیل خانے میں کئی دفعه جا چکا هے ' اور اس کی ماں شارع عام میں شراب پي کر مدهوش هوجانیکے جرم میں سزا پا چکي تهي -

سوم - ایک صحیح و سالم آدمي کا واقعه ' جسنے ایک ایسي عورت سے شادي کي ' جوکه سرقهٔ صغیره کے جرم میں کئي دفعه سزاے قید بهگت چکي تهی - اُسکی نسبت انسپکٹر جنرل جیلخانه جات کي رپورٹ کا ترجمه حسب ذیل هے :

" اس جوڑے کے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا هوئیں - بڑي لڑکی مقامي پاگل خانے میں عمر کا زیاده حصه بسر کر چکي هے - چهوٹي لڑکي ابهی کنواري هے لهذا والد کے زیر حفاظت هے - پولیس ابهی اُسکی نسبت کچهه رپورٹ نهیں کر سکتي -

بقیه دو لڑکوں سے دو کنبے چلے : (م) و (ن) -

پہلے کنبه کا باپ مقامی پاگل خانے میں رہ چکا هے ' اور ابهي تک بڑي غضبناک طبیعت رکهتا هے - اس کی پهلي بیوي سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا هوئیں - لڑکی کی پیدایش کے چهه هفتے بعد وہ مرگئی -

اس کے بڑے لڑکے کا اعمالنامه حسب ذیل هے ' اگرچه اس کی عمر ابهی صرف پچیس برس هی کی هے :

گیاره سال کي عمر میں اسے چوري کرنیکے جرم میں تو بیخ کي گئی - اٹهاره سال کي عمر میں اینڈور Androver میں ایک گهڑي چرانیکي پاداش میں اسے ایک ماه کی قید هوئی - اسي سال ونچسٹر کالج میں فریب دهی کي غرض سے اپنا نام داخل رجسٹر کرانیکے جرم میں اسے ایک ماه کیلیے جیلخانه کی هوا کهانی پڑي - پهر منچسٹر میں چند گهڑیاں چرانیکی جرم میں وہ ایک ماه کیلیے قید خانے میں بهیج دیا گیا - پهر السٹر میں چوري کے جرم میں دو ماه کیلیے قید رها - ۱۹ - سال کی عمر میں ڈاکه مارنے کی سعی کے الزام میں بمقام مین فیلڈ Man field ایک ماه کیلیے بادشاه کا مهمان رها - اسی سال السٹر میں ایک گهڑي چرانیکے جرم میں اسے ایک ماه کی اور قید هوئی - اسی سال پهر سات دن کیلیے بهیک مانگنے کی خاطر بند کر دیا گیا - بیس سال کی عمر میں بمقام نارچ کیس بکس چرانیکی غرض سے ایک ماه کیلیے مقفل کردیا گیا - اسی سال سٹیمفورڈ میں بهیک مانگنے کے جرم میں چوده دن کے لیے پهر قید کیا گیا - پهر ایک ماه السٹر میں چوري کے لیے ' اور تین ماه ڈاکے کے الزام میں شاهی چهار دیواري میں مقید نظر آیا .... چوبیس سال کی عمر میں اسے شارع عام میں بازاري زبان استعمال کرنیکی پاداش میں ۱۰ - شلنگ جرمانه هوا ' اور اسی سال چوري کے الزام میں ۱۵ - ماه کیلیے جیلخانه بهیج دیا گیا !!

دوسرا لڑکا گیاره سال کی عمر میں چوري کے جرم میں گرفتار هوا ' اور اسے چار ماه کیلیے ایک ریفورمیٹري (Reformatory) (یعنے تربیت خانهٔ جرائم و اوارگی - الهلال) میں بهیج دیا گیا - اور اسکے بعد ۵ - دفعه مجسٹریٹ کے سامنے چوري کے الزام میں حاضر کیا گیا -

باقی تینوں بچے ابهی بهت خورد سال هیں " -

یه تو ایک کنبه تها - اب دوسرے کنبے یعني (م) کا حال بهي سن لیجیے :

" دوسرے بهائی کے نو بچے تهے (بخوف طوالت هم اس طول طویل داستان کا لب لباب درج کریں گے) پهلا لڑکا گیاره دفعه چوري کے الزام میں قید هوا - ایک لڑکی پاگل خانه میں هے - دوسري لڑکی ایک شادي شده نوجوان کے ساتهه تعلق ناجائز پیدا کرکے اور اپنے والدین کو چهوڑکر بهاگ گئی ' اور بهت عرصه تک اسی کے پاس رهي " نتیجه جو هوا وہ ناظرین خیال کر سکتے هیں - باقی بچوں کا حال بهی اسی پر قیاس کرلیجیے -

" چهارم - ایک فاحشه عورت نے گیاره حرامي بچے جنے - انمیں سے پانچ لڑکیاں اس فعل بد کی کئي دفع مرتکب هوچکی هیں -

پنجم - ایک کمزور دماغ عورت کو چند شهدوں نے گمراه کرکے بے عصمتی پر آماده کیا ' جسکا نتیجه دو ولد الزنا لڑکیوں کي صورت میں نمودار هوا - بڑي لڑکي کي عمر اس وقت (یعني بر وقت تحقیقات کمیشن) ۱۸ - سال کي هے ' اور وہ دو ولد الحرام بچوں کي ماں هے ' اور چهوٹي لڑکي ناجائز حمل سے هے "

یهه واقعات ایسے نهیں که انکو محض مستثنیات کهه کر نظر انداز کر دیا جاے ' بلکه یهه ایسے واقعات هیں جو هر روز مشاهدے میں آتے رهتے هیں - کمیشن کي رپورٹ میں اپکو ایسے صدها واقعات ملیں گے ' جنکو همنے بخوف طوالت نظر انداز کر دیا - جن حضرات کو زیاده شوق هے وہ اس رپورٹ کو ملاحظه فرما سکتے هیں -

ان تلخیصات علم و تجارب سے وہ دونوں اصول ' جو همنے بیان کیے تهے ' ثابت هوتے هیں ' یعني :

اول - اخلاق کا زیاده حصه موروثی هوتا هے -

دوم - کسي قسم کي خارجي تعلیم یا تربیت ان موروثي اثرات کو بدل نهیں سکتي -

ریفورمیٹري یا پاگل خانے عارضي طور پر انکے فوري اثر کے ظهور کو روک سکتے هیں ' مگر جب بیمار انکی حفاظت سے نکلا ' پهر اپنی فطرت کو لوٹا - واقعه سوم خاص طور پر قابل غور هے - تقریباً سب کے سب لڑکے گیاره سال کی عمر میں چوري کے جرم میں ماخوذ هوے - اور پهر باقی تمام عمر اسی میں مشغول رهے - ریفور میٹري میں چار سال تک اور هر طرح کی تعلیم وغیره کے زیر اثر رهنے کے بعد بهی ایک لڑکے کی چوري کی عادت نه گئی !!

یه خیال کرنا که هماري تحریر کا ماحصل یه ثابت کرنا تها که " تمام اخلاق موروثی هی هوتے هیں " غلط هوگا - همارا ماحصل صرف

نتائج و عبر

استبداد کے نتائج انسان کو دنیا ہی میں نظر آجاتے ہیں یورپ میں روس کی وسعت حکومت سب پر فائق ہے' اور یہ ظاہر ہے کہ مغربی مدنیت کے تماشاگاہ میں اس وسیع رقبۂ حکومت کے فرما نروا کو ایک خاص حیثیت سے تہذیب کا ممثل تسلیم کرنا چاہیے - مغرب کی تہذیب و مدنیت پرکو زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے' اسلیے کہ ادرنہ و سلانیک و مناستر و قوصرہ و طرابلس و مقام رضا (علیہ السلام) میں اس کے اصول عمل اچھی طرح عالم آشکار ہوچکے ہیں' تاہم عجیب بات یہ ہے کہ خود اہل مغرب ان اصول کو مشرق کے مقابلہ میں جائز رکھنے پر بھی ان کے ممثلوں سے نفرت کرتے ہیں' اور سخت اظہار نفرت کے متمنی ہوتے ہیں - نقولا (قیصر نکولس زار روس) کی حکومت نے مسلمانوں کے مدارس بند کردیے' مظلومان بلقان کی اعانت کرنے والوں پر سختیاں کیں' اظہار بے طرفی (نیوٹریلٹی) پر بھی ارسال فوج و اسلحہ و سامان رسد سے جبل اسود (مانٹی نگرو یا قرہ طاغ) کی طرفداری میں حصہ لیتی رہی' اور دول یورپ کے اس اجماع کا باعث ہوئی کہ یورپ کی مہذب سر زمین میں مسلمانوں کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے - یہ سب کچھ ہوا' اور اس کے نتائج سے تمام اہل مغرب مستفید ہو رہے ہیں' مگر نقولا کی جان عذاب میں ہے - آسایش کی زندگی اس کو نصیب نہیں' آزادی کے فوائد اسے حاصل نہیں' پولیس کی حراست میں اس کی عمر کٹتی ہے' اٹھتے' بیٹھتے' سوتے' جاگتے' کسی عالم میں بھی سپاہیوں کا پہرہ اس سے جدا نہیں ہوتا - ولیم قیصر جرمنی کی شاہزادی لویزی کے بزم عقد میں شرکت کے لیے برلین آتا ہے' یہاں فوج کے حصار سے جان تو بچ جاتی ہے' مگر اسٹیشن سے ایوان سلطنت تک کی مختصر مسافت میں تماشائیوں اور راہ گیروں کے نعرہ ہاے تحقیر توپ و تفنگ بن کے اس پر برستے ہیں ! ! اگر اس کی اخلاقی حس پہلے ہی مردہ نہوچکی ہوتی' تو یہ آتش بازی اسکے سوزش جسم و روح کیلیے کافی تھی -

---

[بقیہ مضمون صفحہ ۱۲]

یہ ثابت کرنا تھا کہ " وراثت کو اخلاق میں دخل ضرور ہے "

جن حضرات کو اس مضمون پر ایک مبسوط نظر ڈالنے کا شوق ہے اور انگریزی بھی جانتے ہیں' وہ ان ہر دو کتابوں کے علاوہ' جنکا حوالہ ہمنے اپنے مضمون میں دیا ہے' مندرجۂ ذیل کتب کا بھی ضرور مطالعہ فرمالیں :

اول - Heredity مصنفہ جے - اے - ٹامسن J. A. Thomson

دوم - ہاؤس آف کامنز ڈیبیٹ رپورٹ - مورخہ ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۱۲ - جلد ۳۸ - نمبر ۶۴ -

سوم - رپورٹ رائل کمیشن سنہ ۱۹۰۴ - سنہ ۱۹۰۸ -

چہارم - کرائم اینڈ ان سینٹی - ڈاکٹر مرسیر .Crime and Insanity -

(حقی)

نقولا پر کیا منحصر ہے ؟ یورپ کے کسی مستبد (فرمانروا) کو بھی رعایا کی ہمدردی حاصل نہیں - کہتے ہیں کہ اسلامی دنیا کا قدیم دستور احتساب انسان کی آزاد شخصیت کے حق میں ایک نہایت بدنما قرنطینہ تھا' لیکن سوال یہ ہے کہ ان مستبدین کے رہنے سہنے' کھانے پینے' سونے جاگنے' چلنے پھرنے' بولنے اور چپ رہنے کا جس کاوش سے احتساب کیا جاتا ہے' یہ کیا ہے ؟ وہ انسان کو غلام بناتے ہیں' دنیا میں غلامی پھیلاتے ہیں' قدرت کے بہترین عطیۂ حریت کے استعمال کو' جس سے چڑیاں بھی اپنے گھونسلوں میں اور مچھلیاں بھی اپنے آبخور میں محروم نہیں ہیں' انسان کے لیے حرام بتاتے ہیں' مگر خود ان کی حالت کیا ہے ؟ وہ خود اپنی دار السلطنت میں اپنے ہی محکوم شیخ البلد (لارڈ میر) اور تشریفاتی (چمبرلین) کے غلام ہوتے ہیں - بارہ گھنٹے پہلے جب تک انہیں اطلاع نہ دیں اور ان سے اجازت نہ لے لیں' شہر کے کسی حصے میں نہ آسکتے ہیں نہ جاسکتے ہیں - آزادی کے ساتھ سیر و تفریح وہ نہیں کرسکتے' تماشا گاہوں میں وہ نہیں جاسکتے' کسی عمومی شخص (پبلک مین) سے ملنا چاہیں' کسی کو کچھ لکھنا چاہیں' کوئی بات کرنا چاہیں' سب میں یہی قید ہوگی کہ مجلس مستشار جب اور جس سے ملنے کی اجازت دے' اس کی پابندی کریں' جو مسودہ مرتب ہو' وہی لکھیں' جن امور کی تلقین کی جائے' وہی ان کی زبان سے ادا ہوں - ظاہر ہے کہ ان قیود کے ساتھ ضمیر کی آزادی کیونکر قائم رہ سکتی ہے ؟ ان حالتوں میں اگر انہیں رعایا کے مصائب کا احساس نہو' استعباد کی جفاکاریاں نظر نہ آئیں' مظلوموں کی فریاد سنائی نہ دے' تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے ؟ جس کا نور ایمان (کانشنس) مردہ ہوچکا ہو' جس کے ضمیر کی زندگی موت سے بدل چکی ہو' اس کو زندہ سمجھنا ہی غلط ہے - مراحل زندگی کے طے کرنے میں حامیان استبداد کی جانب سے جو باتیں سنگ راہ ہوں' انہی سے انکی شکایت کرنا بے فائدہ ہے؟ ایک اسٹیچو ہے' ایک کالبد ہے' ایک مجسمہ ہے' جو کسی خاص طاقت سے مردم آزاری کے وظائف ادا کر رہا ہے - اس سے گلہ و شکوہ کیوں کرو؟ اس کے آزار سے محفوظ رہنے کے لیے کوئی معقول و جائز و با اصول ترکیب کیوں نہیں نکالتے ؟ خسرو شعرا مدت ہوئی' اس حقیقت کی ترجمانی کرچکا ہے' جسے اس کی روح حکمۃ شعریہ' بہ تبدیل الفاظ' آج بھی سنا رہی ہے :

رسید نالۂ من از جفاے استعباد
بر آسمان' و شنیدند تیر و کیوانش
اگر بگوش حکومت نمی رسد' زان است
کہ سالہا است کہ از جسم' پارہ شد جانش

عرب میں ایک مثل مشہور ہے : " الحر لا یحتمل الضیم " شریف آدمی سب کچھ برداشت کرلیگا' لیکن کوئی ایسی کارروائی' جس سے اس کی آزادی و عزت نفس کو صدمہ پہونچتا ہو' کبھی بھی برداشت نہیں کرسکتا -

(۱) ولا یقیم علی ضیم یراد بہ
إلا الاذلان عیر الحی والوتد
(۲) ھذا علی الخسف مربوط برمتہ
وذا یشج فلا یرثی لہ احد

---

(۱) کوئی مخلوق جس پر جور و ستم منظور ہو وہ اس حالت کو کبھی گوارا نہ کریگی - بجز دو ذلیل چیزوں کے [۱] قبیلہ کا اونٹ [۲] اور اس کے باندھنے کی میخ -

(۲) یہ [اونٹ] تو بے آب و گیاہ' رسیوں سے بندھا ہوا' سر جھکائے رہتا ہے - اور اس [میخ] پر چوٹ پڑتی ہے تو کوئی اس پر رحم بھی نہیں کرتا -

کارزار طرابلس

لیکن هم هیں که یه سب کچهه دیکھتے هیں' اور یه سب سنتے هیں ' پهر بهي اپنے خاموش و استبداد پسند و بے حس طرز عمل سے مولوي روم کے اس تخیل کا مجسم نمونه بنے هوے هیں که :

چشم باز و گوش باز و این ذکا　　خیره ام بر چشم بندي خدا

تین مهینے هوے مظالمۂ بلقان کے متعلق یورپ سے داد رسي کے توقع پر ترکوں نے ایک انجمن قائم کي تهي ' جس کے میر مجلس غازي احمد مختار پاشا تهے - انجمن نے بلقانیوں کے مظالم کي ایک مفصل و مبسوط رپورٹ (تقریر) مرتب کر کے دول یورپ کے پاس بهیجي تهي' جس پر کہیں کہیں سے جواب تو ملا ' مگر انسدادي کارروائي کسي نے بهی نه کي اور اسکي توقع بهي نهیں - تین هفتے' هوے' ترکي اخبار " صباح " نے اس رپورٹ کے متعلق ایک صافگو فرانسیسي مدبر کا ایک مضمون نقل کیا تها ' جس کا مفاد یه تها که " نادان و نا فہم بچوں کو راحت پہونچانے اور زحمتوں سے بچانے کا تو دستور هے' اور یه دستور کچهه ایسا ناموزوں بهي نهیں ' مگر جو قوم قدرت کي دي هوئي طاقتوں کے استعمال سے بے خبر هو' اور مصائب سے بچنے میں اپني طاقت کا سہارا پکڑنے کي جگه غیروں کے بهرو سے پڑي رهے ' وه هرگز اس قابل نهیں که اسے کسي قسم کي امداد بهی دي جاے " یه ضابطه قابل تسلیم هو یا نهو' مگر ترقي پذیر دنیا کا آج اسي پر عمل هے' اور یهي وه بنا تهي جس پر کئي سال هوے' کوریا کے شاهي ایلچي کو جاپاني حکومت کي شکایت کرنے پر هیگ کانفرنس میں پهانسي دے دي گئي تهي - ان مراتب کو پیش نظر رکهکر سوچو اور سمجهو که جس زوال حریت کا تم مرثیه پڑهتے هو' جس فناے حلالت کا تمهیں رونا هے ' جس بناے قومیت کے انهدام کا رنج و صدمه هے ' کیا کبهي تم نے مناسب و معقول ذرایع سے اُس کے واپس لانے کي بهي کوشش کي ؟ اور اس بات میں جائز طریقوں پر اپني طاقت کا بهي استعمال کیا ؟ نفس میں صحیح طرز پر کام کرنے کا ولوله هي نهیں تو لبوں کي شکوه سنجي سے کیا حاصل ؟

نهو جب دل هي پهلو میں تو پهر مونهه میں زباں کیوں هو ؟

الفانسو فرمانرواے اندلس پر ایک مشهور فوضوي (انارکسٹ) نے ' جس کا نام سانشز هے' کچهه زمانه هوا گولي چلائي تهي - یه شخص اصل میں فرقۂ اشتراکیه (سوشیلا وجسٹ پارٹی) کا ممبر تها اور الفانسو کي حکومت کا استبداد دیکهه دیکهه کے اُس کا دشمن هوگیا تها - ارتکاب جرم کے بعد پولیس نے اُسے گرفتار کرلیا - قاعده تو یه هے که ایسے مجرموں کے مقدمات محکمۂ عرفیه (کورٹ مارشل) میں پیش هوتے هیں' اور جرم کي تحقیقات خفیه اور بالکل هي خفیه کي جاتي هے' مگر ملک کي صحافت (پریس یا اخباري اجتماع) نے ایسے تند و ترش لہجه میں صداے احتجاج بلند کي که' حکومت کو معمولي و آئیني عدالت میں ارجاع مقدمه کي اجازت دیني پڑي ' جس کے علانیه اجلاس هوتے رهے' اور اب تک هو رهے هیں - مجرم کا جواب دعوی یه هے که " الفانسو کي حکومت نے اصول

مدنیة اطالیا

اطالیا اسوقت جس سب سے بڑي اُمید کي جستجو' جس سب سے بڑي منزل کے لیے تکا پو' اور جس سب سے زیاده صحیح راستے کو اختیار کر رهي هے' وه یه هے که لبده اور برقه کے اطراف و جوانب میں اپني هزارها بکهري اور پهیلي هوئي رعایا کو نوآباد' اور ان اطراف کے مذهب کو ایک کردے ' - اور طرابلس میں بربادي اندلس' یعنی اس مصیبت دلدوز' اس آفت اسلام سوز کے احیاء کے ذریعه' تاریخ کو بازگشت کا موقع دے !

اس نے ان ملمع کار الفاظ میں ساده لوحوں کو شه' جاهلوں کو فریب' اور کند ذهنوں سے سخن سازي شروع کي هے که انکو صرف متمدن بنانے ' ان کي حالت کو ترقي دینے' انکے شهروں کو آباد کرنے' اور ان کي ثروت کے پروں کو پهیلانے کے لیے آئي هے' اور یه ایسے وقت میں' که اهل طرابلس کو اطالي برباد کن جهاز نیست و نا بود کررهے تهے ' اطالي تلواریں انکے گلے کاٹرهي تهیں' اطالي توپیں انکے گهر بار اور چهوٹوں بڑوں پر آتش افشاني کر رهي تهیں' اور اطالي فوج عزتوں کو چاک ' اهل و عیال کو قید ' اور مال و دولت کو دست برد کر رهي تهي !

حالانکه ان شهروں میں اس حکومت نے صرف اسلیے احتلال (قبضه) کیا هے تاکه اپنے بکهرے هوے پروں کو اسمیں جمع کرے ' انکے ناکرده گناه اصلي باشندوں کو اپنے آهني پنجه ظلم میں دبائے '

[بقیه مضمون پهلا کالم]

اشتراک کو سخت صدمے پہونچائے هیں ' کار فرماؤں کے مقابلے میں کارکنوں کي کچهه پیش نهیں جاتي - معدلت کے جو اصول هیں اُن میں خود استبداد غالب هے - تمام ظالمانه احکام الفانسو هي کے نام سے نافذ هوتے هیں ' لهذا اُس کے قتل کی کوشش کوئي بے اصول و غیر آئیني کوشش نهیں کہي جاسکتي - جسم کے کسي عضو میں کوئي مہلک خرابي آجاتي هے تو اُسے کاٹ دیتے هیں که دوسرے اعضا بهي اس سے ماؤف نهو جائیں ' انسان کي هیئة اجتماعیه میں بهي یهي کیفیت هے ' اور اُس کي ضرر رساني کا استیصال بهي اسي ضابطه کے تحت میں هونا چاهیے "

خود یورپ کي فضا تو ان صداؤں سے گونج رهي هے' مگر وه مشرق سے چاهتا هے که اسکے سکوت تعبد میں انصاف جوئي اور حق طلبي کي آواز سے بهي خلل نه پڑے !!

قران کریم کی اصطلاح میں یهي چیز اخلاقي " تطفف " هے :

ویل للمطففین '	بربادي و تباهي هو تول میں
الذین اذا اکتالوا	کم دینے والوں کیلیے ' که
علی الناس یستوفون '	جب لوگوں سے خود کوئي شے
و اذا کالوهم او وزنوهم	ماپ کرلیں تو پورا پورا لیں '
یخسرون (٨٣ : ١)	لیکن جب انکو دیں تو کم کرکے دیں !!

طرابلس میں اطالي افسروں نے ایک جرمن پادري کو گرفتار کیا هے - اس جرم میں که اس نے رحم و انسانیت پر وعظ کہا تھا ! !

اور انکے لیے گذشته صدیوں کي وحشیت و درندگي پھر عود کر آے !

هر شخص جانتا هے که اطالیا سواحل بنغازي سے (جہاں تک که اسکے بیڑے کي توپوں کے گولے جاتے هیں) آگے اب تک نہیں بڑھسکي هے - بیس دن هوے که اس کے نفس بد نے اسے سمجھایا که کم از کم (سانیه فقیه محمد بن شتوان) پر' که سواحل بنغازي سے صرف آدھه گھنٹه کي مسافت پر واقع هے ' یلغار کرے - اسکي بزدل فوج استحکامات بناتي' اور سرحدیں مستحکم کرتي هوئي نکلي' اور برابر پیش قدمي کرتي هوئي بڑھتی گئی - یہاں تک که شده شده بیس گھنٹے کي مسافت طے کرگئي - جب ان شیران حریف افگن کے نیستانوں کے قریب پہنچي تو وه ایک بار هي پھرے اور اس زور سے حمله کیا که چند لمحوں کے اندر هي صدها لاشیں تڑپ گئیں ' اور جو بچے' وه اس عالم میں بھاگے' که ساحل بحر سے ادھر ایک لمحه کیلیے بھي کہیں دم نه لیا ! !

مگر مزے کي بات یه هے که ایک طرف تو بنغازي میں اطالیا کي جنگي حالت یه هے' دوسري طرف سرکاري خبریں کہتي هیں که اب تک اطالیا نے ساده لوحان طرابلس سے نرم کلامي کا سررشته هاتھه سے نہیں دیا هے - وزیر مستعمرات (نو آبادي) ان سے وعدے کرتا هے' انہیں امیدیں دلاتا هے ' انہیں پھسلاتا هے' انہیں بہلاتا هے ' کیونکه اسکو یقین هے که ملک داري ' ستمراني ' خانماں بربادي ' عصمت دري ' اور مردم کشي سے نہیں هوتي بلکه نرمي' فریب ' روباه بازي ' اور سیم و زر کے عوض میں دنی الطبع و سفله مزاج دلوں کي خریداري سے هوتي هے ! ! با این همه اسکي فوج میں ایک جماعت هے جو قتل و سفاکي وغیره وغیره سے دلوں کي آگ بھي روشن کرتي رهتي هے - پس اگر اطالیا اپني اس فرنگیانه ستمرانیوں کو نرمي اور حسن سلوک خیال کرتي هے تو الله اکبر ! اُس وقت کیا هوگا جب که سختي ' کینه کشي ' تنگ گیري اسکے اُن خیالات کو پورا کریگي ' جنکو اسکا کینه پرور سینه چھپاے هوے هے ؟ ؟

کل کي بات هے که بنغازي میں ایک غریب الوطن جرمنی کے پادري کو اسلیے قید کردیا گیا تھا' که وه اپنے معمولي مواعظ میں انساني رحم و همدردي کے الفاظ بکثرت کیوں بولتا هے ؟

بعض دیگر ارباب مستعمرات حکومتوں کي پیروي میں ' حکومت اطالیا نے بھي بنغازي کي فوج کے لیے بازار والوں کو (که متوسط طبقه سے تعلق رکھتے هیں) بجبر بھرتي کرنا' اور عوام کے لیے رزق کے دروازے بند کرنا شروع کردیا هے - بالکل مبالغه نه هوگا ' اگر کہا جاے که اسوقت طرابلس کے اطالوي مقبوضات میں احتیاج' فاقه' اور ضرورت کي جو گرم بازاري هے' اسکي نظیر کہیں نہیں ملسکتی -

عرب طرابلس کے ساتھه حکومت اطالیا جو کچھه کرنا چاهتي هے' اسکا اندازه اسکے اعمال و احکام سے هوسکتا هے -

غیر اطالوي مال پر ۵ - فیصد چنگي لگائي گئي هے - اطالوي ممالک میں آلو اور اسي قسم کي دو ایک چیزوں کے سوا پیدا هي کیا هوتا هے ' جو اطالوي تاجر لا کے یہاں فروخت کرینگے ؟ اسکے علاوه شہري عربوں کا مدار زندگي تو اطالوي بوٹوں کے صاف کرنے پر هے - پس اگر اطالوي اسباب راحت و آرام لائے بھي تو یه تہیدست انکو خریدینگے کہاں سے ؟ غرض گراني بڑھیگي اور غریب طبقه' که آبادي کا بیشتر حصه هے' فاقۂ موت کا شکار هوگا -

تمام دیسي تاجر اس خیال سے ایک تنگ بازار میں نظر بند کیے گئے هیں که کہیں ایسا نه هو که یہاں سے اسکندریه تجارت کے بہانے چلے جائیں اور مجاهدین سے ملجائیں !

چند مدارس بھي کھولے گئے هیں اور یه یورپ کا سب سے بڑا شیطاني دسیسه هے - ان میں قران حکیم کے علاوه (جسکي نسبت بیان کیا گیا هے که پڑھایا جائیگا) باقي تمام تعلیم صرف اطالوي زبان میں هوگي جو کچھه شروع بھي هوگئي هے -

ایک معمولي اطالوي کي رپورٹ پر عربوں کو انکي زمینوں سے بیدخل کردیا جاتا هے ' اور وه زمینیں نہایت ارزاں قیمت پر اطالویوں کے هاتھه فروخت کردي جاتي هیں - ان مصائب پر مستزاد یه هے که جب سے اطالوي آئے هیں ' قحط و گراني برابر رهتی هے اور بھوک کا خراج دینے کے لیے وه بدبخت اپني زمینیں اور گھر اطالویوں کے هاتھه نہایت کم قیمت پر خود هي فروخت کر ڈالتے هیں -

دولت عثمانیه نے جو استقلال اداري دیا هے ' اسکي حالت یه هے که نائب السلطان اپنے گھر تک پر عثماني علم نصب نہیں کر سکتا ! -

بنغازي میں بازار کے فقیر الحال لوگوں کو جنمیں بچے اور معذور بھي شامل هیں اسلیے قید کرلیا هے که وه اپنا تمام سامان فوج کے حوالے نہیں کردیتے

مذہب یا سیاست

تم کسی قوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھو ٭ دو ہی باتیں ہیں کہ جن پر ہے ترقی کا مدار

یا کوئی جذبۂ دینی تھا ، کہ جس نے دم میں ٭ کر دیا ذرۂ افسردہ کو ہم رنگ شرار

ہے یہ وہ قوت پر زور کہ جسکی ٹکر ٭ سنگ خارا کو بنا دیتی ہے اک مشت غبار

اسکی زد کھا کے لرز جاتی ہے بنیاد زمیں ٭ اس سے ٹکرا کے بکھر جاتے ہیں اوراق دیار

یہ اسیکا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے ٭ کھیلنے جاتے تھے ایوانکہ کسرا میں شکار

وہ الٹ دیتے تھے دنیا کا مرقع دم میں ٭ جنکے ہاتوں میں رہا کرتی تھی اونٹوں کی مہار

اسکی برکت تھی کہ صحراے حجازی کی سموم ٭ بنگئی دہر میں جاکر چمن آراے بہار

یہ اسیکا تہا کرشمہ کہ عرب کے رہزن ٭ فاش کرنے لگے جبریل امیں کے اسرار

٭ ٭ ٭

یا کوئی جاذبہ ملک و وطن تھا ، جسنے ٭ کر دیے دم میں قواے عملی سب بیدار

ہے اسی مے سے یہ سرمستی احرار وطن ٭ ہے اسی نشے سے یہ گرمی ہنگامہ کار

٭ ٭ ٭

آپ دونوں سے کیے دیتے ہیں ہم کو محروم ٭ نہ سیاست ہے نہ ناموس شریعت کا وقار

مدتوں بحث سیاست کی اجازت ہی نہ تھی ٭ کہ وفاداری مسلم کا تھا یہ خاص شعار

اب اجازت ہے مگر دایرۂ بحث یہ ہے ٭ کہ گورنمنٹ سے اس بات کے ہوں عرضہ گذار

" ہم کو پامال کیے دیتے ہیں ابناے وطن ٭ ڈر ہے ، پس جاے نہ یہ فرقۂ اخلاص شعار

یہ بھی اک گونہ شکایت ہے غلاموں کو ضرور ٭ کہ مناصب میں ہے کم حلقہ بگوشوں کا شمار "

٭ ٭ ٭

اب رہا جذبۂ دینی ، تو وہ اسطرح مٹا ٭ کہ ہمیں آپ ہی آتا ہے اب اس نام سے عار

وضع میں ، طرز میں ، اخلاق میں ، سیرت میں ، کہیں ٭ نظر آتے نہیں کچھہ حرمت دیں کے آثار

آپ نے ہم کو سکھاے ہیں جو یورپ کے علوم ٭ اس ضرورت سے نہیں قوم کو ہرگز انکار

بحث یہ ہے کہ وہ اس طرز سے بھی ممکن تھا ٭ کہ نہ گھٹتا کبھی ناموس شریعت کا وقار

ہم نے پہلے بھی تو اغیار کے سیکھے تھے علوم ٭ ہم نے پہلے بھی تو اس نشہ کا دیکھا ہے خمار

نام لیتے تھے ارسطو کا ادب سے ، ہرچند ٭ تھے فلاطون الہی کے بھی گوشکر گذار

جانتے تھے مگر اسباب کو بھی اہل نظر ٭ کہ حریفوں کو نہیں انجمن خاص میں بار

یعنی یہ بادۂ عرفاں کے نہیں درد شناس ٭ بزم اسرار کے یہ لوگ نہیں بادہ گسار

٭ ٭ ٭

آج ہر بات میں ہے شان تفرنج پیدا ٭ آج ہر رنگ میں یورپ کا نمایاں ہے شعار

ہیں شریعت کے مسایل بھی وہیں تک مقبول ٭ کہ جہاں تک انہیں معقول بتائیں اغیار

٭ ٭ ٭

نہ شریعت ، نہ سیاست ، تو پھر آب کسکے لیے ٭ یہ تگ و دو ہے ، یہ شورش ہے ، یہ غل ہے ، یہ پکار ؟

(شبلی نعمانی)

معــــرکه سینغـــل

الجزائر میں منطقه استنبرلیه کے قریب ایک مقام هے' جو الغدق کے نام سے معـروف هے - اس میں ایـک بازار هے جسکـو (سرق سنیغل) کہتے هیں - ۱۰ - اپریل کو اس بازار میں اس آتش وطن و حریت پرستي کے پهر شعلے بهڑکے' جو آج ایک صدي سے باشندگان مغرب اقصی کے سینوں میں سلگ رهي هے' اور جسکے بجهانے کے لیے بارها اعداء حریت و انسانیة یعنی فرانسیسي ملاعنه کي تلواریں جزائري خون کي نہریں بہا چکي هیں -

اس معرکۂ مقدسه یا کرشمه طرازي حریت و وطن پرستی کي داستان تازه عربي ڈاک سے موصول هوئی هے -

بوبجي اور متالسه کے حریت پرست قبیلوں کے مجاهدین کا ایک جم غفیر سرق سینی غال میں جمع هوا - ان جانبازان راه حریت و وطن کي تعداد صرف ۱۸ - سو تهي' جنمیں ۶ - سو اسپ سوار' اور ۱۲ - سو پیادے تهے -

اس اجتماع کا مقصد یه تها که مرکز نخیله میں فرانسیسي غار تگران حریت پر حمله کیا جاے - (مولوبه) کے بعض مرکزوں نے اسکي اطلاع جنرل آلیکس کو دیدي -

مغرب اقصی کے مشرقي حصے کے فرانسیسي قائد نے یه طے کیا که ان مجاهدین کرام کے آغاز عمل سے پہلے ان پر حمله کرکے' انکا شیراز برهم کردیا جاے - اس قرار داد کی بنا پر اس نے ایک ریجیمنٹ ترتیب دي' جسکي قیادت خود اپنے هاتهه میں لي' اور ۹ - بجے شب کو مراده سے نکل کے روانه هوگیا - صبح هوتے هوتے نخیله کے قریب پہنچا' اور اسکي محاذات میں مقیم هوگیا -

فاس دار الحکومت مراکش کا ایک تاراج شده بازار
حمله فرانس کے بعد

اس تازه فوج کی آمد فرانسیسي محافظ فوج کے لیے ایک مژده جاں بخش تهي' جو ان مجاهدین راه حریت کي تیغ خوں آشام سے انهیں نجات دینے کے لیے آئي تهي - اس نے نہایت گرمجوشي اور مسرت آمیز ازخود رفتگي کے ساتهه استقبال کیا' اور اپني جماعت میں سے بهي چند پلٹنیں بطور مزید کمک کے ساتهه لے لیں -

یه مجموعي فوج دو حصوں میں منقسم هوکے آگے بڑهي - اور کوه زاغ سے اترکے مجاهدین کرام کي منزلگاه کي طرف روانه هوئي - منزلگاه سے جب اسقدر قریب پہنچگئي که خیموں کي چوٹیاں نظر آنے لگیں تو فرانسیسی توپخانه مرکز مناسب کي جستجو کي غرض سے پیچهے رهگیا' اور دونوں رجیمنٹ آگے بڑهیں - صبح کا وقت تها - قریباً ۵ - بجے تهے - دفعتاً ایک آواز سنائي دي - یه آواز ایک مغربي مجاهد کي بندوق کي تهي' جو اس نے فرانسیسي ملاعنه کے سواروں پر سرکي تهي - آواز بمشکل خاموش هوئي تهي که نعره هاے تکبیر بلند هوئي' اور نعروں کے ساتهه هي مختلف اطراف و اکناف سے سواروں کي ٹولیاں آتي هوئي نظر آئیں - گهوڑوں کي باگیں ڈهیلي تهیں' اور سرعت رفتار کي یه حالت تهي که ٹاپیں بمشکل زمین پر پڑتي تهیں - بندوقیں سواروں کے سینوں سے لگي هوئي تهیں' اور دهانوں سے گولیوں کي بارش هورهي تهي - مجاهدین کرام اور جنود ملاعنۂ فرانسیسیه میں چونکه مسافت زائد تهي' اسلیے گولیوں کی زد سے محفوظ تهے - سوار پیادوں کے انتظار میں رک گئے - پیادے جب آگئے تو سب ملکے آگ برساتے هوے آگے بڑهے - مجاهدین نے جو نقشۂ جنگ تجویز کیا تها' وہ یه تها که سواروں کي ٹولیاں مختلف اطراف و اکناف سے نکلیں' اور دشمن کے طرف اس انداز سے بڑهیں' که جب اسکے قریب پہنچ جائیں تو انکا ایک حصار آهنیں

(بقیه صفحه ۱۵)

سرکاري دفتروں کي حالت عجیب و غریب هے - مسلمان ملازموں میں سے ایک شخص بهی ایسا نہیں جو اطالوي زبان اچهي طرح جانتا هو' مگر با ایں همه وه فریب دهي کیلیے رکهے گئے هیں اور انکا کام یه هے که گهروں میں بیٹهے رهیں - قطع نظر اسکے که اس سے بیکاري کي عادت پیدا هوتی هے' هر شخص سمجهه سکتا هے که یه پنشن همیشه نہیں ملیگي اور جلد یا بدیر موقوف هو جایگی' پهر وه نان شبینه تک کو محتاج هو جائیں گے -

ڈاک کے محکمے میں ایسے لوگ رکهے گئے هیں جو عربي حروف تک نہیں پہچانتے ! عدالتوں میں اهل کریت و یونان رکهے گئے هیں' جنهوں نے اطالوي تبعیت کو قبول کرلیا هے - مختصراً یه که جن محکموں سے عربوں کو شب و روز کام پڑتا هے' انمیں ایک شخص بهي ایسا نہیں هے جو عربي پوري طرح جانتا هو -

اس مختصر مضمون میں ان تمام مظالم و مصائب کا استقصاء ناممکن هے جو اس وقت طرابلس میں نازل هو رهے هیں اور جنمیں سے هر ایک' برق خوں و خوں ریزي هے' اور جو اسلیے گرائی جا رهي هے که شهري و ساحلي عربوں کي بیخکني کردي جاے -

چونکه شیخ سنوسي (متع الله المسلمین بطول بقائه) نے اطالیا کے موجوده مقاصد اور آینده کے پوشیده ارادوں کو محسوس کر لیا هے' اسلیے اعلان کر دیا هے که انکا جهاد برابر جاري رکها جائیگا - یہاں تک که الله اسلام اور اسکے دشمنوں میں فیصله کردے -

یه تمام حال ساحلي مقامات اور شہر کا هے - البته اندرون طرابلس اب تک شر لعنۃ مسیحیه سے محفوظ هے' اور یه الله کے هاتهه میں هے که وه اسکے مستقبل کو اسکے حال سے بہتر کردے -

بن جالے - اسمیں دشمن هرچهار طرف سے گهرا هو' اور اسقدر شدید آتشباري کي جاے که تهوڑي هي دیر میں گهوڑوں کي زینیں سواروں سے خالي نظر آنے لگیں ! !

مجاهدین اسلام کا پڑاؤ معرکہ گاہ سے ۴ - سو میٹر کي مسافت پر تها' فرانسیسي انسان پاش توپوں نے اس پر گراں وزن گولے اتارنا شروع کردیے - پڑاؤ قلعه نه تها که اسکي سنگین دیواریں اپنے پناه گزینوں کے لیے سینه سپر هوتیں - فدا کاران حریت نے دیکها که اب تبدیل مقام ناگزیر هے - فوراً اسکے انتظام میں مصروف هوگئے - فرانسیسیوں نے اس مشغولیت کو مغتنم خیال کیا - جنرل الیکس جو اب تک کو زاغ کي چوٹي پر کهڑا' رفتار جنگ دیکهه رها تها' اترا' اور فوج کو لیکے دفعةً مگر انتظام کے ساتهه ٹوٹ پڑا - حمله خطرناک موقع شناسي کے ساتهه کیا گیا تها' جسکا نتیجه عموماً فوج حریف کي پراگندگي' برهمي' اور دیوانه وار گریز کي صورت میں نکلتا هے' مگر یه علم برداران حریت جوش سر فروشي کے ساتهه کمال جنگ آرائي بهي رکهتے تهے - پیادوں میں فوراً ایک انتظام قائم کیا گیا' اور اپنے سامنے کے نشیب و فراز سے پورا فائده اٹهانے کا موقع حاصل کر لیا -

حمله آوروں نے آگ برسانا شروع کردیا - دشمن کے گوله هاے آتشیں شهاب ثاقب تهے که فضا سے زمین پر بکثرت آرهے تهے' مگر سواروں کي بے جگري کا یه عالم تها که نهایت بے پروائي سے هر طرف گهوڑے اڑاے پهرتے تهے' اور برق کي طرح کبهي یهاں تهے اور کبهي وهاں ! !

۵ - بجے صبح سے زوال آفتاب کے ایک گهنٹه بعد تک آتشباري هوتي رهي' اور گو فرانسیسي فوج ایک طرف تربیت یافته اور دوسري طرف فرانس کے جهنمي اسلحه سے آراسته تهي' مگر با ایں همه ان جانباز پرستاران اسلام و وطن کي "بنیان مرصوص" کو اپني جگه سے نه هٹا سکے' اور عاجز هو کے خود هي نخیله واپس چلے گئے - مجاهدین کرام میں بعض نے موخرة الجیش (بالکل آخر کي فوج) پر تهوڑي دیر تک آتشباري کي' لیکن بیشتر حصه کوه و جبال کي طرف چلا گیا -

اس معرکۂ خونریز کے اسطرح انجام پذیر هونے کے بعد مجاهدین غیور' کارزار سے شهداء اور مجروحین کو لائے - تجهیز و تکفین اور معالجه سے فراغت کے بعد اپني جماعت کي رخنه بندي کے طرف متوجه هوے -

مجاهدین سرفروش اور ضروریات جنگ کي فراهمي کے بعد ایک دوسرے فرانسیسي مرکز کي طرف انهوں نے اپنے حملے کا رخ کیا - قائد فالي کي ماتحتي میں تهوڑي سي فوج تهي - ان مجاهدین میں کچهه لوگ ایسے بهي تهے' جو فرط شوق جهاد سے باقاعده جنگ کا انتظار نهیں کر سکتے تهے - دن کو تو نهیں جاتے تهے که مصلحت عامه کے خلاف هوتا - البته رات کو پیٹ کے بل رینگتے هوے قلعه تک پهنچ جاتے تهے - رفتار کا یه انداز اسلیے اختیار کیا گیا تها که دشمن کو انکي آمد کا علم نه هو - قلعه کے قریب پهنچکر بندوقیں سر کرتے تهے جن سے کم از کم اتنا تو هو رهتا که دشمن کے سپاهي اور جانور مرتے' زخمي هوتے' اور کچهه نهیں تو کم از کم انکي تمام شب اضطراب و قلق اور خوف و بیم هي میں گزرتي -

جنرل الیکس نے یه طے کرلیا تها که جو قبیله یا جماعت راه حریت پرستي میں علم جهاد بلند کرے' اسکي تعذیب و تنکیل کے لیے وه مع اپنے انسان صورت بهیڑیوں اور آلات جهنمیه کے فوراً پهنچ جاے' اور اسوقت تک سفاکي و خونریزي جاري رکهے'

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعانۂ مهاجرین

تسلیم - مجهے یقین هے که آپ مجهکو اور میرے لڑکے ...... کو نه بهولے هونگے - سال گذشته میں نے ارزاں ملنے کے لالچ میں برخوردار ... کے نام سے پرچه جاري کرا دیا تها' اور بعد میں آپکو یاد هوگا که میں نے هي یه واقعه لکهکر آپ سے استدعا کي تهي که پوري قیمت آٹهه روپیه روانه کردوں' مگر آپنے یه گوارا نهیں فرمایا که میرے لڑکے سے پوري قیمت لیجاے - اس مرتبه آٹهه روپیه اخبار کي واجبي قیمت سے بهي کم قیمت بهیج چکا هوں - آپ آپنے ۸ - آنه قیمت کا اعلان کیا هے اور ۷ - روپیه ۸ آنه مظلوم ترکوں کے واسطے وقف کردیا هے - میرے پاس والله الفاظ نهیں هیں' جنکے ذریعه آپکي اس فیاضي کا اعتراف کروں' اور آپکو بتادوں که میري ذات پر آپکے اس ایثار نے کیا اثر کیا هے ؟ مگر هاں میں اس نتیجه پر پهونچا هوں که هنوز دنیا میں ابتداے اسلام کا نمونه باقي هے ! !

موقع تو یه ایسا تها که عالم گیر کے استاد ملا جیون صاحب کے اس قصه کو دهرا لیا جاتا' که جب وه سراے میں منزل مقصود پر طویل سفر کرکے پهونچے' تو سستي سواري ملجانے پر پهر مکانکو واپس روانه هوگئے ! پس اسوقت مکرر الهلال خرید لیا جاتا - مگر میں آپسے سچ کهتا هوں - آپکي حالت هر اعتبار سے قابل اعانت هے' اور میرا دل هرگز نهیں گوارا کرتا که آپ جن نقصانات کو برداشت کر رهے هیں' ان سے زیاده آپسے توقع رکهي جاے - بخدا اگر آساني سے ممکن هوتا تو میں

[بقیه مضمون پهلا کالم]

جب تک یه علم مبارک سرنگوں نه هوجائے - قبائل الجزائر کي حالت معلوم هے - وه بے برگ و نوا' بے اعوان و انصار' بے علوم و معارف انسانوں کا ایک گروه هے' جن سے انکي عزیز ترین متاع یعني حریت و استقلال سلب کرلي گئي هے' اور گو اس پر ایک مدت مدید گزر گئي' مگر وه اپني چهني هوئي حریت و حکومت کو نهیں بهولتے - هر وقت ایک آگ سي لگي رهتي هے' اور جب فرانس کے مظالم کا دامن اسکو هوا دیتا هے تو اس سے شعلے بلند هونے لگتے هیں - انکو خون کي بارش' دبا سکتي هے' مگر بجها نهیں سکتي -

معرکه سینغال کے بعد مرکز نخیله کي طرف سکون هوگیا - مگر دوسرے مرکز کے قریب شعلے بهڑک رهے تهے - جنرل مذکور نے اپني مستعدي اور قدرت کے اظهار کے لیے اس کي طرف بهي فرانسیسي بهیڑیوں کا ایک غول بهیجا' مگر تمام نقل و حرکت اور خونریزي و سفاکي کا ماحصل یه هے که اسوقت دونوں مرکز خطرے میں هیں' اور فرانسیسي محافظ فوج هر وقت خوفزده رهتي هے -

مراکش

آخر ترین رپورٹ سے معلوم هوتا هے که تزنیت' ایت یراز' انشیدن' اور ایت عزبوده میں ایک حرکت عام پهیلي هوئي هے - یه بهي بیان کیا گیا هے که الهبا کي جماعت فرانسیسي مقبوضات مراکش پر تاخت و تاراج کر رهي هے : ولعل الله یحدث بعد ذلک امرا -

اس تیس هزار کي رقم میں ایک معقول حصه اپنے ذمه لے لیتا ' مگر میں مجبور هوں - لہذا آج ۸ - روپیه بهیجتا هوں ' اور آپکو اسلام کے خلوص کي قسم دیتا هوں که انکو بلا اجراے پرچه اوس فنڈ میں ڈالدیں ' اور الهلال کے بالعوض صرف ان حقیر روپیوں کے جواب میں ایک خط خاص اپنے قلم کا باطلاع خیریت مزاج مجهے بهیجدیں - کیونکه ایک سال سے مجهے اسکا اشتیاق ہے ' اور سال گذشته سے باوجود میري خط و کتابت کے آپکا دستی خط نہیں ملا ہے - اگر آپنے روپیه لینے میں تامل کیا تو میں خدا کو گواہ کرتا هوں که پهر تابعیات میرے آپکے تعلقات غائبانه بهی نرهینگے' اور آپ ایک مخلص کو کهوکر افسوس کرینگے -

هاں جب تک آپ اپنے قلم خاص سے خیریت لکهکر نه بهیجینگے ' یه روپیه میري ملکیت رهیگا - میري یه تحریر هرگز آپ اخبار میں نه درج فرمائیں ' اور اگر ضرورت هو تو میرا نام نهو -

الهـــلال

آپ اُن لوگوں میں هیں که اپکی ایک نظر شوق ' الهلال کی بہتر سے بہتر قیمت ہے - کیا کیجیے که کوئی کام بغیر بقدر ضرورت روپیے کے قائم نہیں رهسکتا ' ورنه الهلال کی صدا تو فیضي کے الفاظ میں یه ہے :

نفائس دل و دین می دهم به نیم نگاه
بمن معامله کن که راست گفتارم

باقی آپنے اس عاجز کے اس ارادۂ محقرۂ ترسیل اعانه کي نسبت جو الفاظ لکهے هیں ' تو میرے حق میں دعا کیجیے که ان حقیر و نا قابل ذکر امور کي جگه ' کسی واقعی قابل ذکر و یاد خدمت ملی انجام دینے کی توفیق پاوں - یه جناب نے کیا ارقام فرمایا که " دل گوارا نہیں کرتا که اس سے زیاده آپ سے توقع رکهی جاے " ؟ یه بات هی کونسی تهی که قابل توقع هوتی ؟ توقعات کا پورا میدان تو ابهی خالی پڑا ہے ' اور وه پیش آنے والا ہے - اگر آن توقعات کا تهوڑا بہت بهي اهل ثابت هوا ' تو سمجهونگا که زندگی اور زندگی کے ولولے بیکار نه گئے - ورنه جس معبد کی تقدیس کیلیے جان و ناموس کی قربانیوں کی ضرورت ہے ' وهاں ان حقیر مالي نقصانات کی نذر کو کون پوچهتا ہے ؟

در مدرسه کس را نه رسد دعوئ توحید
منزل گه مردان موحـــد سر دار ست

صداے اعانت مشتهرۂ الهلال مورخه ۱۴ - جمادي الثانیه ۱۳۳۱ هجري کے جواب میں اٹهه روپیه میں بهي پیش کرتا هوں - بذریعه قیمت طلب پارسل وصول فرما کر منزل مقصود تک بهجوا دیجیے - باقي رها جناب کا ایک سال کے لیے الهلال بهجوانا ' وه جناب کا اختیار ہے - بهجوائیں یا نه بهجوائیں - الهلال اور آٹهه آنه !

نرخ بالا کن که ارزاني هنوز

خیر' جزاکم الله خیر الجزاء -

مکرر آنکه - مشفقي منشي صوبه خانصاحب برانچ پوسٹماسٹر جهت پٹ بتقریب تولد فرزند سعید خود بجاے اٹهه روپیه کے مبلغ ۱۰ - روپیه اسطرح پر پیش کرتے هیں که دس روپیه کا وي - پي - پرچه الهلال کا ان کے نام بهیجا جاوے - جسمیں سے آٹهه آنه قیمت الهلال براے ایک سال وضع کرکے بقیه ساڑهے نو روپیه داخل فنڈ زر اعانه مجروحین عساکر عثمانیه جمع کیا جاے -

ثالثا - محبي سید فضل شاہ صاحب سب اسسٹنٹ سرجن جهت پٹ جو پہلے سے الهلال کے خریدار هیں' مبلغ سوله روپیه بتقریب تولید فرزند سعید خود اسطرح پیش کرتے هیں که بمجرد رسیدن عریضه هذا ' مبلغ سوله روپیه کا وي - پي - انکے نام بهجوایا جاوے - اسمیں سے پندره روپیه تو داخل فنڈ اعانه مجروحین کیا جاوے ' اور آٹهه آنے میں الهلال ایک سال کے واسطے بخدمت با برکت سیدي و مولائي حضرت شاه ابو الخیر صاحب نقشبندي مجددي بمقام کوئٹه (بلوچستان) جاري فرما دیویں' اور باقي آٹهه آنے میں سید فضل شاہ صاحب یعنی خود معطي کے واسطے الهــلال از ابتداے یکم جولائي سنه ۱۹۱۳ - لغایت - ۳۰ - جون سنه ۱۹۱۴ع تک جاري فرما دیویں - کیونکه ان کا موجوده چنده ۳۰ جون سنه ۱۹۱۳ کو ختم هو جایگا -

---

(جناب عبد الغني صاحب سب اورسیر محکمه نهر دلکي سرحد شمال مغرب)

اعانۂ مهاجرین میں کمترین کے طرف سے ایک نہایت هي ناچیز هدیه ۵۰ - روپیه کا (نوٹ نمبر ۱) منظور فرماویں' نیز چاهتا هوں که الهلال کے دفتر پر کسی طرح کا بوجهه نهو - میں الهلال کي اشاعت کو بهی اعانۂ مهاجرین سے کم نہیں سمجهتا - کیونکه وه اگر جسماني مهاجرین کي اعانت ہے' تو یه اُن روحاني مهاجرین کي اعانت ہے ' جنکے دل سے حب اسلام اور ایمان قریبا هجرت کر چکي ہے - اور اس قوت اور روح اسلامي کو مسلمانوں کے دلوں میں آباد کرنے کے واسطے الهلال کی دعوت ایک غیبي تائید ہے ....

یہاں خدا کے فضل سے هر شخص آپکے مشن بلکه آپکے طریق تبلیغ کو دل سے لبیک کہتا ہے - خدا اپنے فضل اور قدرت کامله سے سرسبز کرے ' حوادث زمانه سے بچائے اور آپکي ذات اور " الهلال " کو باعث تقویت دین و ایمان مسلمانان عالم کرے -
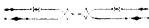
---

کیا هي اچها هو که آپ تمام اردو پریس کے ذریعه یا هینڈ بل کي شکل میں اپنا اشتهار " اعانت مهاجرین " عام پبلک کے هاتهوں میں پهونچانیکي کوشش فرمائیں -

" اعانۂ مهاجرین " کا اشتهار موجوده صورت میں صرف الهلال هي کے ناظرین دیکهه سکتے هیں' مگر اصل مدعا اور اصل غرض تو یه ہے که اس " ایک پنتهه دو کاج " میں عام پبلک شریک هو' اور آپکا هاتهه بٹائے -

الهـــلال

یه درست ہے - اسي غرض سے اسکا اعلان تمام معاصرین کیخدمت میں بهیجدیا گیا تها - بعض حضرات نے بصیغۂ مراسلت' بعض نے بمعاوضه اشتهارات معاصرانه' اور بعض نے پورے ایک صفحه کي اجرت لیکر چهاپا' اور بعض نے شائع هي نہیں کیا - سب کا شکرگذار اور دعا گو هوں - اب علیحده اوراق پر چهپوا لیتے هوں که متفرق طور پر تقسیم هو سکے -

---

جناب محمد مصطفی صاحب (حیدر آباد)

براه کرم بموجب تجویز مذکور ایک پرچه الهلال میرے نام جاري کیجیے' اور پہلا پرچه ۱۵ - روپیه ۸ - آنه کا وي - پي - کرکے بهیجدیجیے - منجمله اس رقم کے ۸ - روپیه الهلال کي قیمت مجرا کرکے حسب تجویز متذکره بالا کارروائي فرمائیے' اور بقیه ۷ - روپیه ۸ - آنه بلا معاوضه الهلال' میري جانب سے اعانت مهاجرین فنڈ میں داخل کرکے مطلع فرمائیے -

جناب محمد تقي صاحب - گونده

گونده ایک بہت چھوٹا مقام ہے ' اور با وجودیکه اُسي مرتبه غریب مسلمانان گونده چنده هلال احمر دے چکے هیں ' لیکن تهوڑي سي امداد ترک مهاجرین کیلیے بهي مرسل ہے - آپکے مضمون سے اوگوںپر کچهه عجیب اثر هوا ہے - یه امر خاص طور پر قابل گذارش ہے که اس چنده میں کسی [illegible] آدمی کا ایک پیسه بهي شامل نہیں ' کل روپیه غریب اور [illegible] حال مسلمانوں کا ہے -

[illegible] محمد سراج الدین صاحب ضلع [illegible]

حسب ارشاد والا اعانت بے خانمان مهاجرین کي صدا پر لبیک کہتا هوا ' ایک خریدار پیش کرتا هوں ' جو آپکے درد میں شریک هوکر پوري قیمت اخبار ادا کرتے هیں ' اور اسیقدر رقم زر اعانت میں بهي دینا چاهتے هیں -

آج الهلال میں ایک مضمون بابت اعانة مهاجرین عثمانیه دیکهکر ایک قسم کی حرکت روحاني پیدا هوئی اور دل دهڑکنے لگا - الله تعالی آپکو جزاء خیر دے که جو هم جیسے خوابیده نفوس و خمار زده اشخاص کو نوم الغفلة سے بیدار فرماتے هیں - بالفعل پانچ روپیه هم دونوں بهائي اپني طرف سے ' اور دو روپیه اپنے ملازم حیدر الدین کیطرف سے ارسال خدمت عالی کرتے هیں - انشاء الله تعالی اور بهي کوشش کرتے رهینگے والسلام -

حکیم فتح محمد " عمدة الحکما " و حکیم عبد القیوم حیدر آباد سنده

جناب من ' السلام علیکم - حسب وعده سات روپیه آٹهه آنه براے اعانة مهاجرین ارسال خدمت عالي کرتاهوں ' کل ایک بهیه زیورات کا جسکا تخمینه پچاس روپیه کا هوگا ' ارسال کیا ہے ' امید ہے که وه بهي پہونچگیا هو - فہرست میں اگر ذکر کیجیئگا تو اسکي تصریح ضرور کردیجیے که غریب عورتوں نے بہترلي ضلع باره بنکي سے اس غرض کیلیے بهیجا ہے -

(معین الدین احمد قدوائي ندوي)

جناب من - مبلغ آٹهه روپیه ارسال خدمت والا کرتاهوں ' مہرباني فرماکے اعانة مهاجرین کے فنڈ میں جمع کر لیجیے - اخبار بهیجنے کي ضرورت نہیں -

(مهدي حسین)

براے " اعانة مهاجرین " حقیر ۸ - روپیے کي رقم پیش کیگئي ہے ' مگر الهلال کي سالانه مقرره قیمت برابر ادا هوتي رهیگي - یه رقم اوسکے علاوه ہے -

(شیخ محمود سوداگر جفت)

مبلغ آٹهه روپیه روانه خدمت هیں - اخبار بهیجنے کی تکلیف نه فرما ویں ' خداوند کریم آپ کی کوششوں کو با برکت فرماے -

(رکن الدین - مري)

رقم ۲۵ - روپیه بتقریب شادي برادرم منشي لطیف الدین کے صاحب براے امداد مهاجرین ترکي ارسال خدمت هیں -

(ضیاے عباسي هاشمي)

فہرست

زر اعانۀ دولت علیۀ اسلامیه

(۲٤)

بسعي جناب حافظ محمد علي اکبر خان صاحب شرواني ایف - اے - حسانپور و سید محمد ریاض الحسن گنگیري و حافظ محمد مسلم خاں صاحب شرواني حسن پور ۳ - سو ٦۱ - روپیه ۹ - ۱ - ۵ -
(بتفصیل ذیل) :

	پائي	آنه	روپیه
والده عبد الجمیل خانصاحب	٠	۴	۲۳
(نقد ۲ روپیه قیمت زیور ۲۱ روپیه ۴ آنه)			
والده حافظ محمد شعیب خانصاحب	٠	۷	۱۵
والده حافظ محمد علي اکبر خانصاحب	٠	٠	۱۵
محمد اسحاق خانصاحب	٠	٠	۱٠
حافظ محمد زکریا خانصاحب	٠	٠	۱٠
والده محمد حامد علي خانصاحب	۳	٦	۷
(نقد ایک روپیه ایک پیسه قیمت زیور ٥ روپیه ٦ آنه)			
محمد اسماعیل خانصاحب	٠	٠	۷
عبد الواسع خانصاحب	٠	٠	۷
والده محمد عبد الواسع خانصاحب	٠	٦	٦
(نقد ایک روپیه قیمت زیور ٥ روپیه ٦ آنه)			
همشیره عبد الجمیل خانصاحب	٠	٠	٥
همشیره حافظ محمد علي اکبر خانصاحب	٠	٠	۴
محمد حامد علي خانصاحب	٠	٠	۴
عبد الجمیل خانصاحب	٠	٠	۲
حافظ محمد مسلم خانصاحب	٠	٠	۲
مسماة مہر بانو	٠	٠	۲
حاجي عبد الرقیب خانصاحب	٠	۱	۱
مداري صاحب	٠	۳	۱
عبد العزیز خانصاحب	٠	٠	۱
والده مدار خانصاحب	٠	٠	۱
ولي محمد خانصاحب	٠	٠	۱
چهدو صاحب	٠	٠	۱
باقر علي صاحب	٠	٠	۱
محمد ادریس خانصاحب	٠	٠	۱
محمد سلیمان خانصاحب	٠	٠	۱
محمد نصیر الله خانصاحب	٠	٠	۲٥
پسر محمد ادریس خانصاحب	۳	٠	۱
منشي اشرف خانصاحب	٠	٠	۱
مداري صاحب	٠	٠	۱
متفرق	۳	٦	۲
متفرق	۹	۱٠	۳
اهلیه حاجي وفاتي خانصاحب مرحوم	٠	۱٠	۱
(نقد ۲ آنه قیمت زیور ایک روپیه ۸ آنه)			
متفرق	۱	۱	۳
نکاجي	٠	۲	٠
نکاجي	۹	٠	٠
متفرق	٠	۹	٠
متفرق	٠	۴	٠

باقي آینده

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاہب عالم پر نظر

اردو میں ہندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذہب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو درست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :—

البیان لکھنو - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامیں پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لور پول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامیں سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر وب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذہبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جو مذہب اسلام کے زندہ مذہب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہیں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتیں ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۴ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۴ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہئیں *

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

قیمت		مقام اشاعت
سالانہ ۸ روپیہ		۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آ[نہ]		کلکتہ

جلد ۲	کلکتہ: چہار شنبہ ۱۲ رجب ۱۳۳۱ ہجری	نمبر ۲٤
	Calcutta : Wednesday, June 18, 1913.	

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیه کي گلیوں میں !!!

الهلال کلکته - سالانه قیمت مع محصول صرف آٹھه آنه !!!

آج دفتر الهلال میں دو تار دفتر تصویر افکار" اور ڈاکٹر مصباح کے پهنچے هیں که " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مهاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں هزارها بیمار عورتیں' اور جاں بلب بچے هیں - جنکو جنگ کي ناگهاني مصیبتوں کي وجه سے یکایک اپنا گهر بار چهوڑنا پڑا' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بهي زیاده درد انگیز هے - جو مرگئے' انکو دفن کردیں' جو زخمي هیں انکو شفا خانے میں لے آئیں' لیکن جو بدنصیب زنده' مگر مردے سے بدتر هیں" انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الهلال حیران هے که اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے که هلال احمر کا چنده هر جگهه هو چکا هے' اور تمسکات کا کام بهي جاري هے - مجبوراً جو کچهه خود اسکے اختیار میں هے' اسي کیلیے کوشش کرتا هے -

(۱) کم ازکم وه ایک ماه کے اندر دو هزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - هزار کي رقم مخصوص اعانۂ مهاجرین کیلیے فراهم کرنا چاهتا هے' کیونکه هلال احمر کے مقصد سے جو روپیه دیا جاتا هے' اسکو خلاف مقصد دوسري جگه لگانا بهتر نهیں - اسکي اطلاع آج هي ترکي میں بهیجدي گئي هے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجره علی الله'

ورنه وه دوسروں پر بار ڈالنے کي جگهه' خود هي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاهتا هے -

(۲) اسکي صورت یه هے که بلا شک نقد تیس هزار روپیه دینا دفتر کے امکان سے باهر هے' مگر یه تو ممکن هے که تیس هزار روپیه جو اُسے مل رها هو' وه خود نه لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - هزار نهیں دیسکتا' لیکن آپ کیوں نهیں مجهے ۳۰ - هزار روپیه دیتے' تا که میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا هے که **دفتر الهلال چار هزار الهلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا هے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹهه روپیه قیمت سالانه الهلال کي دفتر میں بهیجدینگے'** انکے روپیه میں سے صرف آٹهه آنه ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑهے سات روپیه اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا' اور ایک سال کیلیے اخبار انکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑهے سات روپیه وه اپنے مظلوم و ستم رسیده برادران عثمانیه کو دینگے' اسکا اجر عظیم الله سے حاصل کرینگے" اور صرف آٹهه آنے میں سال بهر کیلیے الهلال بهي (جو جیسا کچهه هے' پبلک کو معلوم هے) انکے نام جاري هوجایگا - اس طرح چار هزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - هزار روپیه فراهم هو سکتا هے اور دفتر الهلال آپ سے خود فائده اٹهانے کي جگه' اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا هے -

(۵) اس وقت ماهوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط هے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا هے - دفتر اس وقت تک کئي هزار روپیے کے نقصان میں هے' اور مصارف روز بروز بڑهتے جاتے هیں' تاهم اس تار کو پڑهکر طبیعت پر جو اثر پڑا' اس نے مجبور کردیا' اور جو صورت اپنے اختیار میں تهي' اس سے گریز کرنا' اور صرف دوسروں هي کے آگے هاتهه پهیلاتے رهنا' بهتر نظر نه آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے هزاروں روپیه کار خیر میں دیتے هیں - شاید اردو پریس میں یه پهلي مثال هے' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف هے که برادران ملت تغافل نه فرمائیں اور اس فرصت سے فائده اٹها کر فوراً درخواست خریداري بهیجدیں - ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم

یورپین ترکي کے بے خانماں مهاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الهلال - اردو میں پهلا هفته وار رساله هے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجه کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا هے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران' اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر هے - محققانه علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا هر موافق و مخالف نے اقرار کیا هے - اُس نے هندوستان میں سب سے پہلے ترکی سے جنگ کی خبریں براه راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیه" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحه معلوم کرنے کا مخصوص ذریعه هے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي هے' جسکے نیچے وه عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکهے جاتے هیں' جو اپنے مخصوص نامه نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے هیں - مقالات' مذاکرۂ علمیه' حقائق و وثائق' المراسلة و المناظره' اسئلة و اجوبتها' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین هیں - آٹهه آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نهیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حواله ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مهاجرین " کا لفظ ضرور لکها جاے -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
(القرآن الحكيم)

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
مسلمان ابوالکلام الدہلوی

محل اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ٢٤ — کلکتہ: چہار شنبہ ١٢ رجب ١٣٣١ ہجری — جلد ٢

Calcutta : Wednesday, June 18, 1913.

فہرست

تصاویر

شذرات

دوسری جلد کی اخری اشاعت

تذکار شہداء اسلام

(١) ناموران غزوۂ طرابلس کے سلسلے میں شہداء اسلام کے حالات ایک مخصوص طرز میں لکھے جاتے تھے - ایک مدت سے طبیعت افسردہ ہے - عرصہ گذر گیا کہ شہیدان ملت کی یاد میں کوئی صحبت ماتم منعقد نہیں ہوئی - جس قوم کیلیے اب دنیا میں صرف " ماتم و حسرت " ہی کا ایک شغل باقی رہگیا ہو' اُسے اپنے دنوں تک اپنے اس ایک ہی شغل محبوب سے بے خبر نہیں رہنا چاہیے :

دلا یہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے' کہ آخر
نہ نالۂ سحری ہے نہ آہ نیم شبی ہے

(٢) شہدات بلقان اور جان نثاران اسلام کے حالات و تصاویر کا ایک بڑا ذخیرہ عرصے سے مہیا ہے' مگر لکھنے کی مہلت نہ تھی - ارادہ تھا کہ الہلال کی ایک " خونیں اشاعت " خاص شہداے اسلام کی یادگار اور مخصوص تذکار میں شائع کی جاے -

(٣) حسب ارادہ تو ترتیب مضامین کی مہلت نہیں' ارادہ ہے کہ ائندہ کی دو اشاعتیں خاص طور پر " تذکار شہد میں شائع کی جائیں - عام ابواب مضامین کے علاوہ اس مخصوص مرقعات اور مقالات ہونگے -

(٤) نیز " حزب اللہ " کے مقاصد کی تشر متعلق جن مضامین کا انتظار ہے' وہ بھی عنقا ان میں شائع کیے جائیں گے - رسالے کے مض پیدا ہوتی جاتی ہے - اسکو مکمل کر کے شا کہ پھر بعض دیگر ابتدائی معلومات کیلہ اسی کا بھیجدینا کافی ہو - و ما توفیق

النبــــاء الالــيــــم ! !

والفــزع الاكبــر

ابهي کل کي بات هے که مرحوم (نيازي بک) کي شهادت کے حادثے پر لکهتے هوئے هم نے ایک ماتمي تمهید لکهي تهي ' اور اپني خانماں بربادیوں کو ایک تهي دست فقیر سے تشبیه دي تهي ' جسکو اپني بچي کهچي پونجي کا ایک ایک پیسه ' اشرفیوں اور زر و جواهر سے بهي زیاده محبوب هوتا هے -

لیکن ابهي وه قصهٔ غم ختم نهوا تها که هز ایکسلنسي محمود شوکت پاشا کے ناگهاني قتل هوجانے کي خبر الیم نے ایک تازه زخم کا سامان دلوں کے لیے کر دیا ' حالانکه اگر دلوں کے زخم هي مطلوب هیں تو انکي پیشتر هي سے کیا کمي تهي ؟

لیکن آه ' اب زخموں کے دن گئے ' جسم پر اگر دس بیس زخم هوں تو انهیں زخم کهنا چاهیے ' لیکن جو جسم از فرق تا بقدم زخموں کے سوا کچهه نهو ' وه نئے زخموں کے لیے کهاں سے جگه لائے ؟ اب اسکے لیے زخموں کے استقبال کا انتظار نهیں ' هے ' بلکه زخم سے بهي بڑهکر کسي چیز کا ' یعني موت کي تڑپ اور فنا کے نظارے کا ! !

هو چکیں غالب بلائیں سب تمام
ایک مـرگ ناگهـاني آور هے !

حیران هوں که اس حادثهٔ هائله اور اس فزع اکبر کي تمهید ماتم و تعزیت میں کیا لکهوں ؟

نئي مصیبتوں کي سختي پچهلي مصیبتوں کو بهلا دیتي هے ' اور بیماري کے آخري ایک دن کے شدائد ' مهینے بهر کي مصیبتوں کو فراموش کرا دیتے هیں - همارے گهر کي آتشزدگي کو صدیاں گزر گئیں ' لیکن پچهلے دو سالوں سے تو هر لمحه کسي نه کسي نئي بربادي کے استقبال هي میں کٹ رها هے - مصیبتوں کي جب یه کثرت هو تو ماتم گساروں کي زبانیں فغاں سنجي سے ' اور هاتهه سینه کوبي سے بهي کیوں نه تهک جائیں ؟ حوادث و مصائب کي کثرت کي حد ... که اب ماتم گساروں کو نئے ماتموں کیلیے اظهار غم و اندوه ... بهي نهیں ملتے - کثرت غم سے انکهوں کے آنسو خشک ... هیں ' زبانیں بهي اگر بند هو جائیں تو عجب نهیں ؟

... وه کے فسانوں میں ایسے گهرانوں اور خاندانوں کي ... کي گئي هیں ' جن پر ایک هي وقت میں هزاروں ... ٹ پڑے تهے ' مثلاً کوئي جنگ ' جس نے ایک هي ... افراد کو ته تیغ کردیا - کوئي بیماري ' جس ... گهنٹوں کے اندر سب کے جنازے اٹهه گئے ' ... کا حادثه ' جسکي پاداش میں سب کے ... یه محض افسانے هي نهیں هیں ' بلکه اس ماتم سراے عالم میں نهیں معلوم روز ایسے کتنے حوادث و واقعات هیں ' جو گذرتے هیں ' اور ایک ایک زندگي کے اندر ایک ایک مجسم افسانه پنهاں هے -

غور کیجیے تو یه چند افراد کے مصائب هیں مگر هماري قومي و ملي بربادیوں کا بهي یهي عالم هے - صاف معلوم هوتا هے که همارے کسي فرد هي پر نهیں ' بلکه فرزندان ملت کے پورے گهرانے پر ایک هي وقت کے اندر ساري مصیبتیں گهر آئي هیں - ماتم و حسرت کا ایک جنازه طیار کرتے هیں ' زبانیں فغاں سنجي میں ' اور هاتهه سینه کوبي میں مصروف هوتے هیں ' لیکن ابهي اس پر جي بهر کے رونے بهي نه پاے تهے که ایک دوسرے جنازه کي طیاریاں شروع هو جاتي هیں ! پهر کس کس کا ماتم کیجیے ' اور کس کس پر رو لیجیے ؟

کلیم از دست بیداد که نالیم ؟
به کشت ما گذار لشکر آفتاد ؟

بربادیوں کي یه انتها هے که اگر هماري بچي کهچي دولت غیروں کے هاتهوں جنگ کے میدان میں نه لٹی ' تو شهر کي گلیوں میں خود اپنے هي هاتهوں تاخت و تاراج کي جا رهي هے !

میرا هو آشیانه ' اور آدها جلا هوا ؟
بجهه بهي گئي تهي آگ تو بجلي کو کیا هوا ؟

لب مرگ بیمار اپنا ایک ایک دن گنا کرتا هے ' اور جب سختیوں اور بے چینیوں کا ایک آفتاب غروب هوتا هے تو کهتا هے که ایک دن اور گذر گیا - یهي حال هماري ملت بیمار ' اور امت مریضه کا هے - یه لوگ جو آج جنگ کے میدانوں یا امن کي سازشوں میں تڑپ رهے هیں ' در اصل همارے بقیه ایام حسرت کے چند ایام معدوده تهے ' جو ایک ایک کر کے یکے بعد دیگرے هم سے رخصت هو گئے - مرحوم شوکت پاشا بهي هماري بقیه زندگي کا ایک آخري شاندار دن تها ' اور افسوس که آج وه بهي غروب هوگیا - انا لله وانا الیه راجعون -

مرحـــوم محمـــود شـــوکت پاشـــا

تفصیــل حادثــه

حادثے کے متعلق خبریں بالکل مبهم هیں ' اور خاص تفصیل بهي همارے پاس نهیں پهنچي -

تمام تاروں کا خلاصه یه هے که گذشته بدهه کو مرحوم ایک موٹر کار میں سوار جا رهے تهے - انکے ساتهه ایڈیکانگ موجود تهے - یکایک ایک مقام پر دو آدمیوں نے ریوالور سے حمله کیا اور گولي نشانے پر لگي - وه خود اور ایک ساتهي ' دونوں شهید هوگئے -

پولیس نے اس موقعه پر حیرت انگیز مستعدي اور انتظامي قابلیت دکهلائی - کسي طرح کي بد امني نه هونے دي - فوراً قاتلوں کي تفتیش شروع هوگئي - اب تک کئي گرفتاریاں عمل میں آچکي هیں - ایک شخص توپال قدري نامي زیاده مشتبه هے ' جو مالٹا کے ایک انگریز کے مکان میں پوشیده تها - تاهم قطعي سراغ لگا لیے کا کوئی اعلان نهیں هوا هے -

سلطان المعظم نے فوراً عہدہ صدارت عظمی پر پرنس حلیم پاشا کو مقرر کردیا ' اور نہایت اعزاز اور احتشام سے رسوم تدفین عمل میں آئے -

جو حالات قسطنطینیہ کے پیش نظر ہیں ' انکے لحاظ سے اس واقعہ کی علت تاریکی میں نہیں رہسکتی - یہ قطعی ہے کہ یہ حادثہ انجمن اتحاد و ترقی کے مخالفین کی سازش سے وقوع میں آیا ' جو آخری انقلاب کے بعد سے مصروف کار تھے - لیکن خواہ کچھہ ہو ' ٹرکی کے برباد شدہ خزانے کا ایک سب سے زیادہ قیمتی ہیرا تھا ' اور وہ بھی اسکے ہاتھہ سے نکل گیا !!

آیندہ اشاعت میں مرحوم کے حالات شائع کرینگے ' اور اب ماتم گساران ملت کیلیے اسکے سوا کیا کام باقی رہگیا ہے کہ بربادیوں پر ماتم ' اور تباہیوں پر مرثیہ خوانی کرتے رہیں !

مسئلہ شام و مصر ایشیا میں ترکی سلطنت کے خوشگوار مستقبل کی نسبت چند ہی روز ہوے ' دول یورپ نے کیا کچھہ امیدیں دلائی تھیں ؟ لیکن یہ امیدیں جس انداز سے پوری ہو رہی ہیں' اس کی تشریح معاہدۂ کویت و بحرین کی زبان حال نے اپنے خاموش لہجے میں اچھی طرح کردی ہے -

فرانس نے قبضۂ شام کے لیے مناسب موقع و محل پیدا کرنے کے لیے چند مخصوص رعایتوں کی خواستگاری کی ہے' اس کے واقعات بھی آشکارا ہو چکے ہیں - ایکو دی پیرس نے اب یہ نئی خبر سنائی ہے کہ ایشیاے کوچک میں بھی فرانسیسی مصالح و فوائد کی نگرانی و حفاظت لازمی ہے - سوال یہ ہے کہ کہاں لازم نہیں ؟ دنیا میں جو کچھہ ہو رہا ہے' صرف یورپ ہی کیلیے ہے ' اور جو نہیں ہوتا' اسکے مطالبے کا بھی صرف یورپ ہی کو حق حاصل ہے - آدمی جب مرجاتا ہے تو زمین کے اوپر رہنے کا اُسے کوئی حق نہیں رہتا ' کیونکہ اب اسکے لیے صرف یہی باقی رہگیا ہے کہ چند بالشت زمین' زمین کے نیچے لیکر قانع ہو جاے ' مگر زندہ انسانوں کیلیے زمین کی پوری وسعت وقف ملکیت ہے -

یہی حال قومی حیات و ممات کا بھی ہے - جو قومیں زندہ ہیں' انکو پورا حق حاصل ہے کہ مردوں سے زمین خالی کرائیں - اسمیں شام اور ایشیاء کوچک ہی کے چند بچے بچاے گوشوں کی کیا خصوصیت ہے ؟

وزیر خارجیہ نے اس موضوع کو بہت بڑی اہمیت دی ہے' اور وزیر بحریہ بھی اس کی تائید میں ہے - امید کی جاتی ہے کہ جنگی بیڑہ کا ایک حصہ سواحل مشرق ادنی کی نگرانی کے لیے مخصوص کردیا جائیگا ' تا کہ یہاں بھی فرانس کا سیاسی رسوخ مستحکم ہو جائے -

دوسری جانب مدبرین برطانیہ مصر میں انگریزی افواج کی تعداد بڑھانے پر زور دے رہے ہیں ' اور عذر یہ قرار دیا ہے کہ اگر کسی دشمن نے مصر پر حملہ کردیا' تو کیوں کر مقابلہ ہو سکیگا ؟

فتنۂ اعرابی پاشا کے بعد انگریزی تجارت کی حفاظت کے نام سے مصر و اسکندریہ میں ڈھائی ہزار انگریزی فوج کا قیام ضروری سمجھا گیا تھا ' اور سلطان روم و خدیو مصر سے اسکی اجازت بھی لے لی گئی تھی - مرحوم مصطفی کامل پاشا کی تحریک و جذبات وطنیت میں جب توسیع ہوی ' اور انگریزی قبضۂ مصر کے خلاف آواز بلند کی گئی' تو یہ تعداد پانچ ہزار ' اور پھر چھہ ہزار کردی گئی -

اب اس سے بھی زیادہ بڑھانے کا سوال در پیش ہے' اور مالٹا کی جگہ اسکندریہ کو فوجی مرکز بنانے کا مسئلہ پیش نظر-

بیشک یہ عذر معقول اور تعلیل درست ہے - مصر کے حملہ آوروں کی مدافعت ' ضرور ہے کہ انسانیۃ پرست برطانیہ ہی انجام دے - البتہ وادی نیل کے بدبختوں کو یہ سونچنے کی مہلت ضرور ملنی چاہیے کہ خود برطانیہ کے حملۂ حال و مستقبل سے مصر کی مدافعت کون کریگا ؟

بے طرفی یا طرفداری غزوۂ طرابلس کے سر آغاز ہی میں برطانیۂ عظمی کی جانب سے بے طرفی (حیادۃ یا نیوٹریلٹی) کا اعلان ہوا تھا' اور اس اعلان کی تجدید محاربات بلقان میں کی گئی تھی ' مگر عملی حالت یہ تھی کہ اطالیوں کو باربرداری کے لیے اونٹوں اور خچروں کی ضرورت پڑی تو جزیرۂ عدن سے یہ ضرورت پوری ہوگئی ' لیکن ترکوں کی امداد کے لیے جب مرحوم نیازی طرابلس الغرب کے قصد سے بھیس بدلے ہوے مصر پہنچا ' تو ادعائی بے طرفی نے اُن کو حراست میں لیکر قسطنطنیہ واپس کردیا - ترکی جنگی جہاز (حمیدیہ) نے چند مرتبہ بندرگاہ سعید و اسکندریہ کے چکر لگاے تھے' جہاں اُس کے لیے کوئلے کا ذخیرہ بہم پہونچایا گیا تھا ' " بے طرفی " نے اس کی مخالفت کی اور وہ سلسلہ بند ہوگیا ' مگر یونانی بیڑے نے ۱۸ - اپریل ۱۳ ۱۹ - کو جب سویس کا چکر لگایا ہے تو پورٹ سعید میں اُس کے لیے کوئلے کی فراہمی میں پولیس کی اعانت و امداد' طرفداری نہیں سمجھی گئی !!

انگلستان و ہندوستان میں جنگ بلقان کی عکسی تصویریں یوروپین اخبارات و رسائل کے ذریعہ سے عام ہوچکی ہیں ' مگر جب دھلی کی ایک مسلمان ایجنسی قاہرہ سے یہی تصویریں منگاتی ہے تو اسسٹنٹ کلکٹر کسٹم ہاؤس بمبئی پارسل کو روک لیتا ہے کہ ہندوستان میں تصویروں کا داخلہ قانونی اجازت کے خلاف ہے ! قانون سے غالباً قانون بے طرفی مراد ہوگا اور جس طرز پر یہ پارسل روکا گیا ہے' اُس سے واقعات سابقہ کی تجدید منظور ہوگی - اس طرز عمل میں جو غرابت ہے ' عام راے بے شبہہ اس کو متعجبانہ چشم و ابرو سے دیکھہ رہی ہے ' لیکن غور سے دیکھیے تو اس میں حیرت و غرابت کی کیا بات ہے ؟ جس ملک کی رعایا کو حکمرانی میں شرکت کا حق ہی حاصل نہو' وہاں ایسے شتر گربہ اگر ظہور میں نہ آئیں تو یہ بات البتہ تعجب کی ہوگی -

هفتۂ جنگ سنہ ۱۹۰۸ع سے پہلے البانیہ کی بہادر قوم کو ترکی سلطنت میں مخصوص امتیازات حاصل تھے - مجلس شوری نے حقوق کے لحاظ سے جب اقوام و افراد کے امتیازی مدارج اُٹھا دیے تو گورنمنٹ کے جانب سے البانیوں کی ناز برداری میں قدرۃً کمی ہوئی تھی ' اور طبعاً یہ " حور بعد الکور " گراں گزرنا تھا یورپ نے آزادی کی امید دلائی ' اسماعیل کمال بک کو ' جو سلطان عبد الحمید خاں کا مقرب السلطنۃ اور انقلاب ثانی کے دنوں میں چند روز کے لیے وزیر اعظم و میر مجلس مبعوثان (پریسیڈنٹ ترکی پارلیمنٹ) بھی رہ چکا تھا ' سلطنت البانیہ کی توقع ہوئی - وزیر اعظم فرید پاشا ' جنھیں خاندان سلطانی میں دامادی کا شرف حاصل تھا ' اس آگ پر تیل ٹپکاتے رہے - البانیوں نے اول مطالبۂ اصلاح کی صدا بلند کی' اور پھر بغاوت کردی - باب عالی نے اس کو بزور شمشیر فرو کرنا چاہا ' هنوز

یه قضیه ختم نهوا تها که طرابلس میں جنگ چهڑ گئی - ترک أدهر متوجه تهے' ادهر میدان خالی تها' البانیه میں جمهوریت کا اعلان هوا - اسماعیل کمال بک رئیس الجمهور قرار پائے - جنگ بلقان کے سر آغاز هی میں وعدے هوے تهے که البانیه کی آزاد جمهوریت کو تمام یورپ مصدق مان لیگا - البانیوں نے بلقانیوں کا ساتهه دیا' ترکوں سے هر معرکه میں جنگ هوتی رهی' اور آخر اسعد پاشا نے اشقودره (سقوطری) کو اسی امید پر جبل اسود کے لیے خالی کردیا -

تخلیه کے دوسرے هي دن آتے یورپ کے وعدے مشتبه محسوس هونے لگے' اور نظر آگیا که وهي سلطنتیں جو کامل و مکمل طور پر استقلال البانیه کے وعدے کرچکي تهیں' اب بهري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے اُن کے خیالات کي یوں ترجماني کررهے هیں' که البانیه کي حکومت ترکي سلطنت سے تو آزاد هوگی مگر یورپ کي نگراني سے آزاد نهوگي ! !

لیکن اسعد پاشا خود البانیه کا پادشاه بن بیٹها' اور ایوان شاهي پر ترکي جهنڈا نصب کرکے عثماني سیادت کا اعلان کردیا - اٹلي و آسٹریا نے حمایت کي - انگلستان اس پر رضامند نه تها' اُس نے اپنے دست پرورده مصري شاه زاده (احمد فواد پاشا) کو نامزد کرنا چاها - یه امید ایسي تهي که مصر میں شاه زادے کو جس قدر اعزازي عهدے حاصل تهے' سب سے دست بردار هو جانا پڑا - مگر جب سلطنت کی آرزو بر آنے کا وقت آیا تو قدیم آسماني تعلیم کي حقیقت سمجهه میں آگئی' که آدم (عم) جرأت کرکے شجر ممنوعه کي جانب بڑهے تو تهے' لیکن هاتهه کچهه نه آیا - اُلٹے اپني برهنگي کي ندامت اُٹهاني پڑي !

اشقودره اس وقت یورپ کي حفاظت میں هے' مگر اس حفاظت سے غالبا مسلمانان اشقودره کي عزت اور بهي غیر محفوظ هوگئي تهي - شاید وه آماده هو چلے تهے که قانون کو اپنے هاتهه میں لے لیں - انگلستان کو یه ولوله دبانا تها' جس کے لیے فوجي طاقت سے زیاده اور کیا چیز موزوں هو سکتي تهي ؟ ۷ - جون کي شب میں ویسٹ یارک شائر کے ایک دستهٔ فوج کو روانگی کا حکم ملا - ریوٹر نے یه خبر مشهور هي کي تهي که مظلومان اشقودره کي سرگرمیاں ٹهنڈي پڑ گئیں - البانیه میں جهاں جهاں اسلامي آبادي کم هے وهاں آج کل مسلمانوں کی حالت بالکل هي غیر محفوظ هو رهي هے' لیکن پارلیمینٹ انگلستان میں جب اس کے متعلق سوال کیا جاتا هے تو اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر بهي گورنمنٹ کي جانب سے یهي جواب ملتا هے که " اس باب میں کسي موثر کاروائي کا اعلان ممکن نهیں "

هڈیوں پر میري لڑتے هیں سگان کوی دوست

بلغاریه و سرویه میں مفتوحه ترکي علاقوں کے قبض و دخل کے متعلق اس قدر کشاکش بڑهی که روس و جرمنی اور فرانس کو بڑي سختي سے تهدید کرني پڑي - دونوں سلطنتوں نے روس کي ثالثي تسلیم کرلي هے - بلغاریه کي مجلس وزرا اس مداخلت کو بے اصول سمجهه کر مستعفي هوگئي هے - ڈاکٹر ڈینیف نئے وزیر اعظم مقرر هوے هیں' اور وه جدید وزارت بهی مرتب کر چکے هیں - اس جنگ سے تباهي کا جو خطره تها وه تو رک گیا هے' مگر سرویس کي بلغاري فوج هیضے سے تباه هوتی جاتي هے -

انگلستان کي راے میں " اب اس حالت میں ازسرنو جنگ کا چهڑ جانا انسانیت کے بالکل هي خلاف هے " یعني اس سے قبل کي خونریزي اور مسلمانوں کا قتل عام تو شاید خلاف انسانیت نهو' مگر اب دو فرنگي حکومتوں کي معرکه آرائي سے مسیحیوں کي جان و مال خطره میں پڑ جائیگي' لهذا یه جنگ ضرور خلاف انسانیت هوگي - با این همه رومانیه کو یه فلسفه تسلیم نهیں هے - اُس نے اعلان کردیا هے که مشرقی یورپ کے سیاسي میزان اقتدار میں خلل پڑنے کو وه کبهي گوارا نهیں کرسکتي - ضرورت پڑي تو نهایت کوشش و جاں فشاني کے ساتهه اُس کو تلوار کے زور سے اس معامله میں دخل دینا پڑیگا - وه اپني فوجیں فراهم کرنے کي ضرورت بهي ظاهر کرچکي هے -

عثمانیوں اور بلقانیوں میں صلح کرانے کے لیے لندن میں جو کانفرنس اجلاس کررهي تهي' اُس کي نشستیں پوري هو چکی هیں - اصولاً تو معاهدهٔ صلح پر پہلے هی دستخط هو چکے هیں' تفریع مراتب باقي هے' جسکی نسبت وکلاے مصالحت کي خواهش هے که هر ایک حکومت کے مابین جدا جدا عهد نامے هو جائے تو زیاده آساني کے ساتهه قطعی نتائج نکل سکتے تهے -
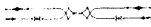
مرحوم شوکت پاشا کامل پاشا کي جماعت نے - جو مصر کو قطعي طور پر' مسٹر ایلفرڈ بلنٹ اڈیٹر اخبار ایجپٹ لندن کے بیان کے مطابق انگلستان کے هاتهوں فروخت کردینے' شام میں فرانس کا قابضانه رسوخ تسلیم کرنے' اور عرب میں انگریزي سلطنت کے زیر اثر ایک جداگانه حکومت قائم کرنے کا فیصله کرچکي تهي - اپنے اغراض کو پورا هوتے نه دیکهکر غالبا (قدري تو پال) کے هاتهوں غازي محمود شوکت پاشا کو شهید کرادیا - قاتل کے تعلقات ایک فرنگي سلطنت کے سفارتخانے سے بهي بیان کیے جاتے هیں' تاهم اسکي تفصیل شاید بعد کو آئے که اس حادثے میں یورپ کے دست سیاست نے کیا کام کیا هے ؟ خونریز جماعت کو اُمید تهي که اس انقلاب کے بعد حکومت اُن کے هاتهه آجائیگي' مگر یه آرزو پوري نهوئي - فوري نظم و نسق کے رو سے شهزاده سعید حلیم پاشا وزیر اعظم مقرر هوے' جنهیں اس سے قبل تک صرف وزارت خارجه کي ریاست حاصل تهی - خاندان خدیویه مصر کے وه ایک مشهور ممبر اور اتحاد و ترقی کے سرگرم کارکن هیں -

شام و عراق میں کامل پاشا کو شورش پهیلانے میں خاطر خواه کامیابي هوچکي هے - شام کي حالت سنبهالنے کے لیے سابق وزیر اعظم (حسین حلمی پاشا) انسپکٹر جنرل مقرر کرکے بهیجے گئے هیں - عراق کا بندوبست بهي عن قریب هوا چاهتا هے' لیکن یه پیشینگوئي کون کرسکتا هے که سلطنت کا اب کیا حال هوگا ؟
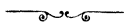
زر اعانهٔ " اردوے معلے "
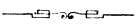
الهلال میں اگرچه کوئی باقاعده تحریک اس بارے میں نهیں کي گئي تهي' کیونکه سید صاحب کا اراده معلوم نه تها' مگر بعض ارباب درد نے بطور خود چند رقوم بهیجدیں - اب چاهتا هوں که اسکی فهرست کهول دي جاے - الهلال میں جو کچهه لکها جاچکا هے' ارباب درد و غیرت کیلیے کافي هے' اور الله کے هاتهه میں هے که وه دلوں کو اس کیلیے کهول دے -

ایڈیٹر الهلال ۵۰ - روپیه - ایک صاحب درد ۱۰ - روپیه - ایک با غیرت و حمیت خاتون ۵ - روپیه - جناب سید مرتضی صاحب (پٹنه) ۵ - روپیه - جناب سید فضل الرحمن صاحب ۲ - روپیه -

۱۲ - رجب ۳۱ ۱۳ هجری

مسئلــــۂ ســـود

به تذکرۂ تحریک انریبل خواجه غلام الثقلین صاحب

(۲)

الشیطان یعدکم الفقــر و یامرکــم بالفحشــاء ' والله یعدکم مغفــرة منه و فضلاً و الله واسع علیــم - یوتی الحکمــة من یشــاء و من یوت الحکمــة ' فقــد اوتی خیــرا کثیــرا ' وما یذکر الا اولـــو الالـبــــاب (۲ : ۲۷۲)

شیطان تم کو تنگ دستي سے ڈرا تا هے' اور برائیــوں پر آمادہ کــرتا هے - لیکن خدا اپني طرف سے مغفـرت و برکت کا وعدہ کرتا هے - اسکا خزانۂ فضل وسیع ' اور وہ سب کے حال سے واقف هے - وہ جس کو چاهتا هے' دانائی اور حکمت عطا فرما دیتا هے ' اور جس کو حکمت ملے تو بیشک اُس نے بڑي دولت پالی' اور نصیحت بھي وهي مانتے هیں ' جو ارباب عقل و بصیرت هیں -

بقیه مبحث اشاعت گذشته

اصل یه هے که اس تشبیه میں علة تشبیه وہ اضطراري حالت هے' جو کسی مخبوط الحواس یا مصروع کي اپنے دماغ اور دماغی قوی کے مقابلے میں هوتی هے - یهی مجبوري ' بے اختیاري ' اور اضطرار' ایک سود خوار کو اپنے عوامل ادبیه اور جذبات و عواطف کے مقابلے میں پیش آتا هے - وہ بغیر حق و محنت اور صرف وقت کے روپیه حاصل کرنے کا عادي هوکر' اسکو ایک حق قدرتي و قانوني سمجھنے لگتا هے - دولت کی افزائش کا یه غیر معمولی وسیله اسکي طمع و هوس کو عام انساني مطامع کے درجے سے المضاعف کردیتا هے - وہ چونکه شب و روز ایک ظالمانه حصول نفع اور بے رحمانه جاب زر کی زندگي میں رهتا هے ' اسلیے رفته رفته اسکی طبیعت کے تمام امیال و جذبات پر یهی جذبه حاري هوجاتا هے' او ر اسکا دماغ روپیه کي تعداد کي کمي و زیادتی کے مسئلے کے سوا کسی اور چیز کو سمجھنے یا محسوس کرنے سے عاجز هو جاتا هے - اسکا نتیجه یه هوتا هے که وہ با وجود انسان هونے کے' اپنے قواے سبعیه کي مقاومت کرکے انسان نهیں رهسکتا ' اور ایک پاگل اور مصروع شخص کی طرح سرتا سر وجود مضطر' و از فرق تا بقدم پیکر اضطرار و مجبوري هو جاتا هے !

* * *

یهي سبب هے که قران کریم نے سود خواري پر اصرار کرنے والے کیلیے سب سے بڑي وعید نازل کي ' اور اسکو " حرب من الله و رسوله " سے تعبیر کیا -

یهاں تک بحث عام انسانی اخلاق و خصائل کے نتائج کے لحاظ سے تهي ' لیکن اسکے بعد اقتصاد و تمدن کے لحاظ سے " حرب من الله و رسوله " کهنے کے اسباب و علل پر نظر ڈالنا باقي هے' اور اسکے ذیل میں نهایت اهم مباحث آن اصول مدنه ' مجتمعه اسلامیه کے متعلق هیں' جنکي بنا پر وہ دولت کي مرکزیة' و عدم تقسیم' و تحصل اشخاص ' و تمول افراد ' و ضعف کسب و عمل' کا سخت مخالف' اور هر اُس ذریعۂ معاش و طریق زندگي کا دشمن هے' جس سے اسطرح کي حالتیں پیدا هو جائیں -

مگر بحث کے اس ٹکڑے کو اب نهیں چھیڑتا ' کیونکه مضمون بهت بڑھگیا هے - انشاء الله مجلۂ شهریه (ماهوار رسالے) میں اسکو اسي وقت لکھونگا -

عــود الی المقصــود

لیکن سود کے شجرۂ خبیثه کا بدترین پھل ' اور اصول سود خواري کي مهیب ترین صورت ' وہ جرثومۂ (۱) حیات مدنیة' وہ اعد عدوے انسانیة ' اور وہ مهلک عمران بلاد ' عفریت خون آشام هے' جسکو (سود در سود) کے نام سے یاد کیا جاتا هے' اور جسکي تیغ هلاکت نے نهیں معلوم اس وقت تک دنیا کي کتنی آبادیوں کو ویران' کتنے محل و ایوان کو کھنڈر' کتنے بیوت اشراف و اعیان کو فنا' کتنے پر رونق بازاروں کو سنسان' اور کتني عزتوں اور شرافتوں کو ذلتوں اور رسوائیوں' بربادیوں اور تباهیوں' نکبت و مسکنت' فلاکت و ادبار' سے بدل دیا هے !!

اگر عجائب و غرائب عالم کو کوئي یک جا کرنا چاهے ' تو اسکے لیے سب سے بڑي عجیب و غریب شے اس مسئلے کي بوالعجبي بھي هوگي - یه کیسي عجیب بات هے که قانون چور کو مجرم قرار دیتا هے' قاتل کو پھانسي پر چڑھا تا هے' ڈاکوؤں کے سراغ میں جنگلوں اور غاروں میں بھٹکتا هے' اور جرم کي تلاش میں شب و روز حیران و سرگرداں رهتا هے' مگر هزار چوروں اور ڈاکوؤں سے بڑھکر تنها مجرم تو خود اسکي آستین میں پل رها هے - جسکو اُس نے ایک خونخوار بھیڑیے کي طرح مظلوم انسانوں کے گلے پر چھوڑ دیا هے' جسکے جرائم کو وہ رونق دیتا' اور جسکي درندگي کو وہ دودھ پلاتا هے - اسکي طرف سے وہ بالکل غافل هے' اور غافل هي نهیں' بلکه صریح طور پر اسکی حمایت کر رها هے !

آج ملک کے افلاس و فلاکت پر گورنمنٹ کے سرکاري اور تعلیم یافته ملکی حلقوں میں بحثیں کی جاتی هیں ' اور اُن لوگوں کی تعداد کثیر پر لوگوں کو اکثر رحم آجاتا هے' جو اسقدر غریب هیں' که دو وقت کی غذا بھی انهیں میسر نهیں آتی - یقیناً ایسے لوگ مستحق رحم هیں' اور انکی تعداد دادا بھائی نوروز جی کے گذشته قابل قدر شمار و اعداد میں ایک کرور سے متجاوز بتلائی گئی هے ' لیکن هندوستان کی آبادي صرف ایک کرور هی نهیں هے ' بلکه اس تعداد سے تیس چالیس گنا زیادہ هے - جن لوگوں کو دو وقت کی روٹی میسر نهیں آتي' وہ ملک کی خوشحالي کا راز نهیں هیں - اصلی جماعت وہ هے جسکو دو وقت کی روٹی سے زیادہ ملنا چاهیے ' مگر افسوس که اتنا هی بمشکل ملتا هے - یه ایک کرور کی تعداد ملک کے پاؤں کي ایک انگلی هے' جو کاٹ بھی جاے تو غم نهیں' لیکن اسکے جسم کی ریڑھه کی هڈي وہ کروروں انسان هیں' جو شهر سے باهر' عام زراعت پیشه آبادي کی صورت میں اور شهر کے اندر متوسط الحال اور اوس سے کسی قدر ادنے طبقات کی صورت میں موجود هیں ' اور جنکی خوشحالی سے ملک کی خوشحالی ' اور جنکي تباهی سے اس پورے براعظم کی تباهی هے -

وہ جراثیم مهلکه جو ملک کے اس اکثر حصۂ ابادي کو گھن کي طرح کھوکھلا کر رهے هیں ' ایک نهیں بلکه متعدد هیں ' اور جس فضا سے آتے هیں ' وہ بھی ایک نهیں بلکه مختلف هیں - ان کے

(۱) جرثومه ' جراثیم کا مفرد هے ' جو اجکل خورد بیني کیڑوں (مائی کروب) کیلیے کہا جاتا هے - یعني وہ مهلک کیڑے ' جنکے اثر و نفوذ سے ...... هوتی هے ...... ریرصاه

اولین اور قوي اسباب کي تلاش میں حکومت اور طرز حکومت کا سوال پیدا ہوتا ھے ' اور اسکے بعد خود ملکي اور داخلي مفاسد کا - انھي میں سے ایک سبب اعظم اور ایک جرثومۂ قاتل' سود کا بھی مسئلہ ھے ' اور اسکے لیے کسي عذر و دلایل کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ' کہ براہ راست اسکي جواب دھي اور تمام تر ذمہ داري قانون کے سر کیوں نہو ؟

گورنمنٹ اگر اس سے غفلت کررھي ھے اور اپني غفلت پر قانع ہے ' تو اسکا کوئی شکوہ نہیں - ایک امی پر کیا موقوف ھے - آج ملک کا تو یہ حال ھے کہ :

ماجرا ھاست بان چشم فسوں ساز مرا

لیکن پھر ستم یہ ھے کہ با ایں همه حالات بینه و قاطعه ' وہ ملک کي خوشحالي کي مدعي ' اور اسکے اسباب افلاس کي سراغ رساني کي بڑي خواهشمند بھی ھے -

از حسن این چه سوال ست که معشوق تو کیست ؟
این سخن را چه جوابست ' تو هم میداني !

خواجہ صاحب نے اپني تقریر میں شرح و بسط کے ساتھہ سود در سود کے حالات و نتائج پر نظر ڈالي ھے' اور آخر میں گورنمنٹ سے خواهش کرتے ھیں کہ قانون خواب غفلت سے کروٹ لے ' اور اپنی هوشیاري کے اصلی موقعہ پر آنکھیں بند نہ کرلے - اس حالت کا علاج صرف یہي ایک ھے کہ قانوناً سود در سود کے سلسلۂ لا متناهي اور اضعافاً مضاعفه کي غیر محدود افزایش کو محدود کر دیا جاے' اور بالعموم سود کي ایک ایسی شرح خاص مقرر کردي جاے ' جس سے زیادہ کے لین دین کرنے کا کسي کو اختیار نہو' اور عدالت ڈگري دینے سے انکار کردے -

خواجہ صاحب کی اس خواهش میں یقیناً تمام ملک بالاتفاق انکا ساتھہ دیگا -

انھوں نے هندوستان میں سود کے ابتدائی قانون کا ذکر کرکے انگلستان کے قوانین کا ذکر کیا ھے ' اور پھر اُن حالات پر نظر ڈالي ھے' جنکی وجہ سے شرح سود کا غیر محدود ہونا ملک کو ایک دائمی طاعون سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ھے - قانون میں آج اسکے لیے کوئي روک نہیں کہ ایک روپیہ سود در سود کے اصول پر' ایک عرصے کے بعد سو یا هزار روپیہ کیوں نہ ھو جاے ؟ اور اگر روزانہ نظائر و واقعات پر نظر ڈالی جاے تو قتیلان خنجر " اضعافاً مضاعفه " کا هر شخص اپنے سامنے ایک وسیع قبرستان آباد پاےگا - خواجہ صاحب نے چند مقدمات کے طرف اشارہ کیا ھے' جنمیں چند روپیوں کے قرض کیلیے دس هزار روپیہ کے سود در سود کی ڈگري دي گئي ھے ' اور اگر تھوڑا سا وقت خاص اس مسئلے کے نظائر الیمه جمع کرنے پر صرف کیا جاے ' تو صدها مثالیں بحوالۂ فیصلہ ھاے عدالت ' گذشتہ چند سالوں کے اندر کي بیان کي جا سکتی ھیں -

" شا ئیلاک " کا ایک نیا گھرانا

عام مہاجنوں اور یہود خصلت بنیوں کي هندوستان میں کیا کمی تھي کہ ایک نئي مصیبت سیاح کابلیوں اور ولایتي پٹھانوں کی پیدا ہوگئي ھے - یہ کابلیوں کا ایک بہت بڑا گروہ ھے' جو هندوستان میں سود کي باقاعدہ تجارت کرنے کیلیے آتا ھے ' اور بڑے بڑے شہروں کے علاوہ تمام دیہات و قصبات میں پھیل جاتا ھے - روپیے کي ایک تھیلي انکے کمر میں ہوتي ھے ' اور ایک خطرناک اور مقروض افگن لاٹھي ھاتھہ میں - کم تنخواہ کے ملازمت پیشہ اشخاص ' بے سرمایہ دکاندار' غریب اهل حرفۂ وصناع' عام مزدور اور بیوہ عورتیں ' اور وہ تمام جمعیۃ انسانیہ کا [illegible] ' جس کو اس سماء دنیا کے نیچے [illegible] و مراد حیات میں سے کچھہ نصیب نہیں ' ان ظالم صیادوں کے فتراک سود کا نخچیر ھے' اور اسکے مناظر ایسے دردناک ' اضطراب انگیز' اور چشم انسانیت کیلیے گریہ آور ھیں' کہ انکو دیکھکر ممکن نہیں ' کوئي انسان قانون کي مجرمانہ اور معصیت پرورانہ غفلت واغماض پر اپنے حق بجانب غیظ و غضب کو روک سکے -

ان لوگوں کي کوئي خاص شرح مقرر نہیں ' بلکہ مقروض کي احتیاج پر موقوف ھے' اور جیسي سخت مجبور کن اسکي ضرورت ہوتي ھے' اتني ھي رقم بھي سود کي مقرر کر دي جاتي ھے - راکفیلر وغیرہ امریکن کروڑپتیوں کي نسبت کہا جاتا ھے کہ انکي آمدني اسقدر وسیع ھے کہ گھنٹوں کے حساب سے اسکي تقسیم ہو سکتي ھے - یہي حال ان کابلی مہاجنوں کي شرح سود کا بھي ھے - اسکا حساب بھي مہینے کي قید سے نہیں بلکہ ایک ایک روز کے حساب سے کیا جاتا ھے - اکثر حالتوں میں ایک روپیہ کا سود ایک دن کیلیے دو آنہ' اور بعض حالتوں میں ایک آنہ ہوتا ھے !!

غریب آبادي اپني ضرورتوں سے مجبور ہوکر انکے دام میں پھنستی ھے - سینٹ (پال) نے کفارۂ مسیح کي تعلیم اباحت دیتے ہوے کہا تھا : " شریعت گناهگار کو سزا دیسکتي ھے' پر بچا نہیں سکتي " یہ ایک سخت فریب تھا' لیکن میں صحیح طور پر کہتا ہوں کہ قانون صرف ڈگري دیسکتا ھے' پر مظلوم کو بچا نہیں سکتا -

ان کابلیوں کا کاروبار ایک طلسم عذاب ھے' جسمیں ایک مرتبہ اگر کوئي شخص پھنس گیا تو پھر " سود در سود " کے پھیر سے نکلنا محال ھے - ساري عمر سود کے دینے ھی میں گذر جاتی ھے' اور پھر بھي وہ پورا نہیں ہوتا ' اصل رقم کا کیا سوال ھے ؟

ابھي کل کي بات ھے کہ کلکتہ کی عدالت خفیفہ میں ایک یوریشین عورت نے ایک کابلی پر مداخلت بیجا کي نالش کي تھی' جو روپیہ مانگتے ہوے اسکے مکان میں گھس آیا تھا - مقدمے کے چلنے سے معلوم ہوا کہ مدعیہ کي ناني نے ۲۴- روپیہ اس سے قرض لیا تھا ' جسکا سود ادا کرتے ہوے دو نسلیں گذر گئیں - اصل رقم اب تک باقي ھے' اور ابھي سود کا سود بھي پورا ادا نہیں ہوا !

سب سے زیادہ عجیب بات روپیے کے دینے میں انکي دلیري اور کسي فیاض آدمي کي طرح بے عذري ھے - لین دین کا عدم اعتماد اور قانوني تحفظ معاملہ کي شرائط کا پورا نہونا بھي معاملات قرض کي راہ میں ایک بڑي رکاوٹ ھے' اور اسکي بدولت بہت سے لوگ قرض لینے سے بچ جاتے ھیں - مگر کابلیوں کیلیے یہ تمام چیزیں بے اثر ھیں - انسے معاملہ کرنے کیلیے صرف ایک ھي شرط کافی ہوتی ھے ' یعنے انسے معاملہ کرنا اور روپیہ کی طلب - پھر خواہ کیسا ھی بے اعتبار اور مفلوک الحال شخص طالب قرض ہو' لیکن انھیں ابداً انکار نہیں - اسلیے کہ انھیں اپنے بازؤں کی قوت پر بھروسہ ' اور سب سے زیادہ اپنی لاٹھی کی بے امان قہرمانیت اور همہ وقت مستعد قوتوں پر پورا اعتماد ھے - انکا قانون' انکی عدالت ' انکا جج ' سب کچھہ وھی ایک ستمگار لاٹھی ھے - وہ بے خطر روپیہ دیدیتے ھیں ' کیونکہ جانتے ھیں کہ انکا مقروض قرض لیتے وقت صرف انکے دھنے ھاتھہ سے روپیہ ھی نہیں لے رہا تھا ' بلکہ بائیں ھاتھہ کی جبار و قہار لاٹھی کو بھی دیکھہ رہا تھا !!

میں جہاں رہتا ہوں ' اسکے قریب ھي چند غریب دھوبیوں کے گھر ھیں - کوئي ہفتہ اس سے خالي نہیں جاتا کہ اس بے امان گروہ کي قساوت ' اور سود کے نتائج محزنہ کا کوئي الم ناک نظارہ نہ دیکھتا ہوں - میں نے بارہا دیکھا ھے کہ عین دن کے وقت ' کلکتہ جیسے عظیم الشان شہر کے یوروپین کوارٹر میں' ایک قسی القلب

کابلي اپنے مقروض کو اسکے گھر کے اندر سے گھسیٹتا ہوا سڑک پر لایا ہے - وہ رورہا ہے' منتیں کررہا ہے' اسکے پانوں پر لوٹ رہا ہے ' لیکن کوئي طاقت نہیں ہے ' جو اسکی قہار لاٹھي سے اُسے امان دیسکے ' اور کوئی ہاتھہ نہیں ہے ' جو اس ظلم کیلیے منتقم ہو - پینل کوڈ ہائي کورٹ کے کتب خانے کي الماري میں ' اور جج ایک عالیشان ایوان انصاف کے تخت عدالت پربے خبر متمکن ہے !!

قانون کي دردانگیز ناکامي

حقیقت میں یہ عجیب بات ہے کہ قانون انصاف کے نام سے اپني پوجا کراتا ہے ' لیکن جنکو انصاف کي ضرورت ہے' وہي سب سے زیادہ انصاف سے محروم ھیں - دنیا میں قانون کي مجلدات سے صدھا کتب خانے بھرے ہوے ھیں ' عدالتوں کي عمارتیں سربفلک کھڑي ھیں ' پولیس کا دیوتا سڑکوں کے ہر ناکے پر اپنا علم انصاف لیے ہوے اثبات وجود کر رہا ہے ' اور یہ تمام سامان اسدرجہ وسیع اور عظیم الشان ہے ' جسکو دیکھکر خیال ہوتا ہے کہ دنیا عدل و داد سے معمور ' اور ظلم و بے انصافي سے پاک ہوگئي ہے ' اور انصاف کا فرشتہ دنیا کے کونے کونے میں مظلوموں کي فریاد الغیاث کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے ' تاکہ انکو اپنے پروں کے اندر پناہ دے !!

لیکن اگر عدالت کدونکے سربفلک مناروں سے نظریں ہٹا کر زمین کي آبادیوں کے اندر جائیے' اور کسي ایک شہر کا ایک محلہ' ایک محلہ کا ایک مکان ' اور ایک مکان کا ایک گوشہ بھي دیکھیے' تو اس وقت صاف نظر آجائے کہ ظلم کا خونخوار دیو اب تک بدستور آزاد و حکمراں ہے - اسکے پانوں میں کوئی بیڑي نہیں - اسکا خنجر پرانے سے پرانے غیر متمدن عہد کي طرح بے نیام ہے - اسکي بے امان کاٹ برابر اپنا کام کررہي ہے' مگر قانون کو اپنے تو بمتي عدالت خانوں سے جھانکنے کي مہلت نہیں :

عسس بخانۂ و شہ در حرمسرا خفتست

ممکن ہے کہ امرا کے جگمگاتے ہوے محل ' قانون کي روشني سے منور ہوتے ہوں ' مگر روشني کي ضرورت برق تاب ایوانوں میں نہیں ہوتي ' بلکہ تاریک حجروں اور تہہ خانوں میں ' اور افسوس ہے کہ انکي تاریکي کیلیے روشني کا کوئي وسیلہ نہیں -

فی الحقیقت دنیا میں حکومتوں کا قانون کبھي بھي انسداد مفاسد و مظالم میں کامیاب نہیں ہوا' اور یہي ناکامي ہماري رہنمائي کرتي ہے اور بتلاتي ہے کہ نظام اصلاح و عدل کے قیام کے لیے دنیا ان قوانین سے بالا تر ایک الہی قانون یعنے مذہب کي محتاج ہے' جسکي حکومت جسموں پر نہیں بلکہ دلوں پر ہو !!

اضعــا فــاً مضــا عفــہ

پس یہي سبب ہے کہ قرآن کریم نے " اضعافاً مضاعفہ " کہکر سود در سود پر خاص طور پر زور دیا -

یہ " اضعافاً مضاعفہ " اسی سود در سود کے نتائج کی طرف اشارہ ہے' اور جو حال کابلیوں کے سود اور ظالم مہاجنوں کی تزویري کا آج نظر آرہا ہے ' یہی ہے جو جاہلیت عرب میں رائج تھا - اور اسکي تفصیل اُن روایات و آثار سے معلوم ہوتی ہے' جنکو (امام طبري) نے اپني عظیم الشان تفسیر میں بہ ذیل آیات ربا جمع کیا ہے - علي الخصوص حضرت (عبد اللہ بن عباس) کی مشہور حدیث مطالعہ طلب ہے -

اسلام دنیا میں آیا' تاکہ ہر طرح کے ظلم و جور سے عالم انسانیت کو نجات دلاے ' اور دنیا کیونکر اس سے انکار کرسکتی ہے کہ سود کے بارے میں اسکا ساتویں صدی عیسوی کی تاریک فضاء عالم میں اسقدر صاف اور صریح صدا بلند کرنا ' ایک احسان عظیم اور ایک فضیلت کبری نہ تھا ؟

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منہا ' کذلک یبین اللہ لکم ایاتہ ' لعلکم تہتدون - (۳ : ۱۰۰)	اور ظہور اسلام سے پہلے تمہارا یہ حال تھا کہ گویا تم آگ کے گڑھے کے کنارے آلگے تھے ' لیکن اسلام کا ہاتھہ دستگیري کیلیے ظاہر ہوا' اور خدا نے تم کو بچالیا - اسي طرح اللہ اپني نشانیاں ظاہر و بین کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ -

دنیا آج سود کے نتائج الیمہ کو محسوس کرے تو غنیمت ہے ' اور قانون اسکے انسداد کي ضرورت کو پالے تو بہت بہتر ہے ' لیکن اللہ کے قانون کو جو کچھہ کرنا تھا ' وہ کرچکا' اور جو حکم دینا تھا ' دے چکا - یہ ہماري گمراہي ہے کہ انسانوں کے بناے ہوے قانون کی عزت کرتے ھیں' لیکن الہي قانون کو بھول گئے ھیں حالانکہ :

و من احسن من اللہ حکما لقـوم یوقنون ؟ (۵ : ۵۴)	جو لوگ یقین کرنے والے ھیں ' انکے لیے اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور قانون نافذ کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے ؟ ؟

یہ مسلمانوں کا اصلي مشن ہے

پس میں " سود " کے مسئلے کو عام نظروں سے بالکل مختلف دیکھتا ہوں' کیونکہ بہتوں کے نزدیک میري سب سے بڑي سعادت ' اور بہتوں کے نزدیک میري سب سے بڑي ضلالت یہی ہے کہ ہر مسئلے پر نظر ڈالتے ہوے میرے لیے دلیل راہ صرف " اسلام " ہی کا ہاتھہ ہوتا ہے :

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ' ید اللـہ فوق ایدیہم ' (۴۸ : ۱۰)	جو لوگ داعی اسلام کے ہاتھہ میں اتباع و بیعت کے عہد کا ہاتھہ دیتے ھیں' تو انکے ہاتھہ پر اُسکا ہاتھہ نہیں ہوتا ' بلکہ در اصل خود خدا کا ہاتھہ ہوتا ہے !!

فالحمد للہ ' الذي ہدانی لہذا' و ہو یہدي من یشاء الی صراط مستقیم -

پس میں " مسئلۂ سود " کی تحریک کو محض ملک کا ایک اقتصادي مسئلہ نہیں سمجھتا ' بلکہ یہ ایک خالص اسلامی تحریک ' اور اسلام کے مشن کا احیاء ہے ' اور تمام مسلمانوں کو اپنا فرض دیني سمجھکر اسکے مصائب و شدائد کے انسداد کی سعی کرنا چاھیے ' اور یقین کرنا چاھیے کہ بہ حیثیت اسلام کے فرزند ہونے کے انکا اصلی مشن یہی ہے کہ خدا کے بندوں کو ظلم و بربادي کے مصائب سے نجات دلائیں - سود کیلیے جب اور جہاں کام ہوگا " وہ اسلام ہي کا کام ہے -

اس تحریک کی سلسلہ جنباني کرتے ہوے ' آنریبل خواجہ غلام الثقلین نے فی الحقیقت ایک اسلامي فرض ادا کیا ہے ' اور مسلمانوں کو اسکا اعتراف کرنا چاھیے -

ہندوستان میں اسلام کو اپنا فرض ادا کرنا ہے - وہ ہر طرح کے ظلم و عدوان کي بیڑیاں کاٹنے کیلیے آیا ہے ' اور تمام عالم سے قطع نظر' خود ہندوستان کے پانوں ابھی بہت بوجھل ھیں - ظلم و زیادتي کي یہ بھي ایک زنجیر ہے' اور مسلمانوں کو اپنا فرض دیني سمجھکر اس سے ملک کو نجات دلانے کیلیے سعي کرنا چاھیے -

خواجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ وہ اسکے لیے ایک انجمن قائم کرینگے ' اور با قاعدہ طور پر اسکي کوشش جاري رکھی جائیگی - کام کرنے کیلیے اس صیغے میں بہت بڑا وسیع میدان موجود ہے ' اور انجمن کا خیال نہایت صحیح اور ایک بالکل وقت کي ضرورت ہے - امید ہے کہ ارباب راے و اثر اس بارے میں ضرور خواجہ صاحب کی اعانت فرمائینگے - و نسائل اللہ تعالی ان یوفقنا و سائر اخواننا لمسلمین لما یحبہ و یرضاہ -

مذاکرۂ علمیہ

مفردات جذبات

علم النفس کا ایک باب

حظ و کرب [1]

اثر : مسٹر عبد الماجد - بي - اے - (لکھنؤ)

(۱)

تمہید

قانون ارتقاء کي سب سے زیادہ اہم دفعہ ' انتخاب طبیعي و تزاحم في الحیات کا مسئله ہے - مد و جزر ' خیر و شر ' نور و ظلمت ' جذب و دفع ' ایجاب و سلب ' کون و فساد ' التیام و خرق ' اجتماع و انتشار ' ان سب کي متضاد قوتیں ہر لحظه و ہر آن اپنا عمل کرتي رہتي ہیں - بلکه سچ یه ہے که کاینات نام ہي اسي تزاحم و کشاکش کا ہے ' اور دنیا کي حقیقت اس سے زاید کچھه نہیں که وہ ایک اسٹیج ہے ' جس پر بقا و فنا کے متناقض الخواص پتلے ہر وقت ایکٹ کر رہے ہیں !!

جسوقت تک کسی شے میں اجتماع ' ایجاب ' کون ' اور التیام کے عناصر کا پله زبردست ہے ' ہم کہتے ہیں که وہ شے زندہ ہے یا اسکی ہستی قایم ہے - اور جہاں اس میں انتشار ' خرق ' سلب ' اور فساد کے عنصر نے غلبه حاصل کیا ' وہ شے ہماري اصطلاح میں فنا یا مردہ ہو جاتی ہے - پس کسی مخلوق کے زندہ رہنے کے معنی یه ہیں که اپنے ماحول کے مقابلے میں اسکے اندر ایسي استعداد موجود ہے ' جسکے باعث اسکے موثرات حیات افزا کا پله ' به نسبت عوامل مہلکه کے بھاري ہے - جس مخلوق میں یه استعداد جتني زیادہ ہوگي ' اسي نسبت سے وہ بہتر ' اور زیادہ مدت تک زندگي بسر کر سکیگی -

یه قانون ' عالم موجودات کے ذرہ ذرہ پر محیط ہے ' جسکي پابندي سے انسان مستثنی نہیں - اگر اسے زندہ رہنا ہے ' تو ضرور ہے که اس میں اُن تاثرات کا حصه ' جو حیات کو قایم رکھنے والے ' اسکي قوتوں کو بڑھانے والے ' اور جسم و نفس کو بالیدگي پہنچانے والے ہیں ' به نسبت ان تاثرات کے زیادہ ہو ' جو اسکي قوت کو گھٹانے والے ' اُسے کمزور و ناتواں بنانے والے ' اور اُسے موت کے طرف لیجانے والے ہوتے ہیں - اور یه که جہاں تک اسکي سعي و انتخاب کو دخل ہے ' وہ ہمیشه اول الذکر نوعیت کے مقابله میں آخر الذکر نوعیت کے تاثرات کو اختیار کرے -

احساس حظ و کرب

لیکن سوال یه ہے که انسان کے پاس ان عوامل متضادہ میں امتیاز کرنے کا ذریعه کیا ہے ؟ کیا شے ہے ' جسکي بنا پر وہ فیصله کر سکتا ہے که فلاں اعمال اسکے بقاے حیات کے حق میں مفید ہونگے ' اور فلاں مضر ؟ اگر کہیے که تجربه و آزمایش ' تو اس جواب کا نا کافي ہونا ظاہر ہے - اسلیے که قبل اسکے که انسان عوامل مہلکه کے تجارب سے فایدہ اُٹھا کر آیندہ اُن سے محترز رہنے کے قابل ہو ' دوران تجربه ہي میں اُسکا کام تمام ہو جایگا - اسلیے فطرت نے خود نفس انساني میں ایک ایسي قوت ودیعت کر رکھي ہے ' جسکے باعث وہ فی الفور مضر کو مفید سے ' اور زہر ہلاہل کو آب حیات سے تمیز کر سکتا ہے ' اور یه وہ شے ہے جسے ہم حیات نفسي میں (احساس حظ و کرب) سے تعبیر کرتے ہیں -

مزید توضیح

یعنی جو اشیاء ہمیں خوش ذایقه معلوم ہوتي ہیں ' جتنی چیزیں خوشبودار ہوتي ہیں ' جن آوازوں کا سننا خوشگوار معلوم ہوتا ہے ' جن نظاروں کا دیکھنا مرغوب ہوتا ہے ' جن چیزوں کے مس کرنے میں لذت محسوس ہوتي ہے ' غرض که جو چیزیں کسي حیثیت سے بھي ہم میں لذت ' مسرت ' انبساط ' حظ کا احساس پیدا کرتي ہیں ' وہ علی العموم وہی ہوتي ہیں ' جو ہمارے قیام حیات کے حق میں مفید ہوتي ہیں - اسي طرح جو ماکولات و مشروبات ہمیں بد ذایقه معلوم ہوتے ہیں ' جو آوازیں کرخت ہوتی ہیں ' جن چیزوں میں بو آتی ہے ' جن نظاروں سے آنکھه میں خستگي یا خیرگی محسوس ہوتي ہے ' جن اجسام کو مس کرنا ناگوار گذرتا ہے ' غرض جن چیزوں سے ہم میں کسي حیثیت سے بھي درد ' کرب ' اذیت اور انقباض کا احساس پیدا ہوتا ہے ' وہ وہی چیزیں ہوتی ہیں ' جو صحت انسانی کو نقصان پہنچانے والی اور انسان کے لیے مودي الی الفنا ہوتی ہیں - اور چونکه یه بھی انسان کی جبلت میں داخل ہے که وہ ہمیشه اُنھیں افعال کو اختیار کرتا ہے ' جن سے اُسے حظ حاصل ہوتا ہے ' یا حصول حظ کی توقع رہتی ہے ' اسلیے فطرت نے ہم میں (احساس حظ و کرب) ودیعت کرکے ہمیں ایک ایسے قابل اعتماد و دلیل راہ کی سپردگی میں دیدیا ہے ' جو قدم قدم پر ہمیں مضرت کی راہ سے خبردار ' اور منفعت کی راہ کی طرف مستعد کرتا رہتا ہے ' اور جسکی رہبري میں ہم بے خوف و خطر ' نہایت کامیابی و کامرانی کے ساتھه مدارل حیات طے کر سکتے ہیں -

قانون توارث

لیکن یه نه سمجھنا چاہیے که مختلف چیزوں کے احساسات ہمارے نفس میں ہمیشه سے ازخود ایک معین وضع پر قایم ہیں ' بلکه ان احساسات کا مبدء اصلي دراصل تجربه ہے ' گو وہ تجربه ' تجربۂ افراد نہیں ' بلکه تجربۂ متوارث ہے ' اور اس مسئله کا حل قانون توارث میں ملتا ہے -

قانون توارث کا منشا یه ہے که خصایص جسماني کي طرح ' اسلاف کے خصایص ذہني بھي اخلاف میں وراثةً منتقل ہوتے ہیں ' اور جن خصایص کو چند پشتیں ' علی الاتصال ' اختیار یا ترک کرتي رہتي ہیں ' وہ آگے چلکر نئی نسل کے افراد میں یا تو مستقل طور پر جڑ پکڑ جاتی ہیں ' یا اُن سے بالکل فنا ہو جاتی ہیں -

(۱) یه دراصل ایک مستقل کتاب کا ایک ٹکڑہ ہے ' جو جناب مراسله نگار خیبر مکمل لکھه رہے ہیں (الہلال)

اس قانون کی روشنی میں مسئلۂ احساس کی تشریح یوں ہو سکتی ہے کہ جن چیزوں کو ہمارے اسلاف نے آج سے ہزاروں لاکھوں سال پیشتر اپنے لیے نقصان رساں پایا ' ان سے اجتناب کرنے لگے ' اور انکی طرف سے انکے دل میں ایک نا خوشگوار کیفیت پیدا ہوگئی ' جس پر بعد کی نسلیں بھی عملدرآمد کرتی رہیں - یہانتک کہ آج ان اشیاء کا محض نظارہ یا تصور ہی ہمارے لیے موجب الم ہوتا ہے -

اسی طرح جن چیزوں کو انکے نفع کی بنا پر ہمارے اسلاف پشتہا پشت سے اختیار کرتے رہے ہیں ' انکی پسندیدگی ہمارے نظام عصبی میں ایسے گہرے طور پر منقش ہوگئی ہے ' کہ ہمیں انکے نظارہ یا تصور ہی میں ایک لطف و انبساط محسوس ہوتا ہے -

نظریۂ بالا کی تائید ' ہماری روزانہ زندگی میں اکثر حسیات سے ہوتی رہتی ہے - اتنی بات ہر شخص اپنے ذاتی تجربہ سے کہہ سکتا ہے کہ زیادہ بد ذایقہ و بودار چیزوں سے استفراغ ہوجاتا ہے ' لیکن برخلاف اسکے جو غذا جتنی زیادہ رغبت سے کھائی جاتی ہے ' اتنی ہی زیادہ جزو بدن ہوتی ہے - خوشگوار و تازگی بخش مناظر بصارت کو قوت دیتے ہیں ' بخلاف اسکے تیز و ناگوار روشنی بینائی کو صدمہ پہنچاتی ہے - اسی طرح تازہ ہوا میں سانس لینا ' بھوک کے وقت کھانا کھانا ' نیند بھر سونا ' ایک حد مناسب تک ورزش کرنا ' جہاں ایک طرف انسان کے لیے بیحد مفید ' بلکہ اسکے قیام حیات کے لیے ناگزیر ہیں ' وہاں دوسری طرف کس درجہ خوشگوار و باعث تفریح بھی ہیں ؟ غرض کرب و مضرت ' اور حظ و منفعت کا تلازم ' اکثر چیزوں میں ہر شخص کو نظر آتا ہے -

تاہم بعض مثالیں ایسی بھی ہر شخص کے پیش نظر ہیں جو بظاہر اس کلیہ کے منافی معلوم ہوتی ہیں - کونین کے فوائد محتاج بیان نہیں ' لیکن کیا اس سے زیادہ تلخ اور بد ذائقہ کوئی دوسری دوا ہے ؟ عمل زوجیت بقاے نسل کے لیے لازمی ہے ' لیکن کیا اسکے بعد ضعف و کسل لاحق نہیں ہوتا ؟ کسی اعلی مقصد کے لیے اپنے تئیں خطرہ میں ڈالدینا بداہۃً حفظ نفس کے منافی ہے ' مگر ایک شہید تخیل (آئیڈیل) کو ' ایک ہیرو کو ' اسی جانسپاری میں لطف آتا ہے -

نفع و ضرر

یہ ' اور اسی قسم کی دوسری مثالیں بے شبہ نہایت صحیح ہیں ' لیکن نظریۂ بالا کے معارض نہیں - اصل یہ ہے کہ ہر انسان پر تین مختلف نقطۂ ہاے خیال سے نظر کی جا سکتی ہے :

ایک اس حیثیت سے ' کہ وہ مستقلاً ایک علحدہ وجود ذاتی رکھتا ہے -

دوسرے اس اعتبار سے ' کہ وہ مجموعۂ انسانیت کا ایک جزو ' اور بحر انسانیت کا ایک قطرہ ہے -

تیسرے اس لحاظ سے ' کہ اس میں توالد و تناسل کے ذریعے اپنے ہی ہم جنس دوسری مخلوقات کو پردۂ عدم سے میدان شہود میں لانے کی قابلیت موجود ہے -

اس بنا پر ان حسیات ثلاثہ کی مطابقت میں انسانی نفع و ضرر پر بھی تین مختلف حسیات سے نگاہ ڈالی جا سکتی ہے :

(۱) نفع و ضرر ' افراد کے لیے -

(۲) " ہیئۃ اجتماعیہ کے لیے -

(۳) " نسل کے لیے -

ان منافع و مضرات سہ گانہ کے درمیان تخالف و تناقض پایا جانا ' نہ صرف ممکن ہے ' بلکہ کثیر الوقوع ہے - یعنی ایسا اکثر واقع ہوتا ہے کہ ایک فعل اپنے فاعل کے لیے سخت مضرت رساں ہے ' مگر بقاے نسل کے لیے اسکا ارتکاب لازمی ہے - یا ایک فعل ' افراد کے لیے بجاے خود ' مضر ہے ' لیکن ہیئۃ اجتماعیہ کے قیام کے لیے ناگزیر ہے -

انفرادی و اجتماعی نفع و ضرر

ساتھہ ہی ' فطرت انسانی کا یہ قانون بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ثبات عقل اور صحت نفس کی حالت میں ' علی العموم انفرادی منافع و مضار ' ہمیشہ اجتماعی اور نسلی منافع و مضار کے تابع و مغلوب رہتے ہیں - اس قسم کے متناقض الاثر افعال کے ارتکاب کے وقت انسان انبساط و انقباض ' دونوں کی کیفیات تقریباً ساتھہ ہی ساتھہ محسوس کرتا ہے - اسکی ایک بہتر مثال فعل وظیفۂ زوجیت ہے -

چونکہ ایک طرف نسلی حیثیت سے یہ نہایت مفید ' بلکہ لازمی ہے ' اسلیے اسکے عمل میں انسان ایک خاص لذت محسوس کرتا ہے ' مگر چونکہ دوسری طرف یہ انفرادی طور پر انسان کے لیے مضر و مضعف بھی ہے ' یعنی اس میں سے ایک کافی ذخیرۂ قوت کو خارج کر دیتا ہے ' اسلیے معاً انسان کو کسل اور تکان کا ناخوشگوار احساس بھی ہوتا ہے ' مگر جیسا ہم ابھی کہہ چکے ہیں ' چونکہ انفرادی منافع ' نسلی منافع کے سامنے مغلوب رہتے ہیں ' اسلیے ضعف و کسل کے اندیشہ سے انسان اس فعل کے ارتکاب سے باز نہیں رہ سکتا -

یا مثلاً جب والدین ' اپنا پیٹ کاٹ کر اور خود فاقہ کر کے اپنی اولاد کو غذا پہنچاتے ہیں ' تو اس حالت میں وہ تکلیف و راحت سے تقریباً ساتھہ ساتھہ متحسس ہوتے ہیں - تکلیف اس لیے کہ فاقہ کشی کر کے ' وہ اپنی ذات کو ہلاکت کی طرف لے جانے میں معین ہوتے ہیں ' اور راحت اس بنا پر ' کہ اس فعل سے بقاے نوع کا سامان کرتے ہیں -

یہی تماشا حیوانات میں بھی نظر آتا ہے : بعض نہایت بزدل جانوروں (مثلاً مرغیوں) کو دیکھا ہوگا کہ دشمن کی مدافعت کے وقت اپنے بچوں کو الگ ہٹا کر خود اس سے مقابلہ کرنے پر تل جاتے ہیں - ظاہر ہے کہ یہ فعل کسقدر منجر بہ ہلاکت ہوتا ہے ؟ اور اسلیے انہیں اس سے نہایت سخت اذیت ہوتی ہے ' تاہم اپنی نسل کی حفاظت میں انہیں بجاے خود ایک لذت و راحت محسوس ہوتی ہے ' جو انکے ذاتی خطرہ و اذیت کے حق میں نعم البدل کا کام دیتی ہے -

انفرادی اور اجتماعی منافع کا تصادم

ایسی ہی کیفیت سے انسان کو ان مواقع پر بھی دوچار ہونا پڑتا ہے ' جہاں منافع انفرادی و منافع اجتماعی کے درمیان آکر تضادم پڑجاتا ہے - حب قوم ' حب ملت ' اور حب وطن میں افراد سخت سے سخت صعوبات برداشت کرتے ' بلکہ اپنی جان تک دیدیتے ہیں - یہاں یہ نہیں ہوتا کہ انسان کو تکلیف محسوس ہی نہ ہوتی ہو ' بلکہ یہ کہ جو کچھہ ہوتا ہے ' اسکی حقیقت یہ ہے کہ نفع اجتماعی کا احساس لذت (جسے وہ " اداے فرض " " احقاق حق " وغیرہ دلخوش کن القاب سے تعبیر کرتا ہے) انسان کی نفع ذاتی کے حس لذت پر غالب آجاتا ہے -

ایک ہی فعل میں اجتماع نفع و ضرر

علاوہ بریں ' محض انفرادی حیثیت سے بھی بعض افعال اپنے اندر مضرت و منفعت ' دونوں کے کافی مدارج موجود رکھتے ہیں '

اور اسی بنا پر ' اُن افعال سے ایک فوری اذیت ' لیکن اسکے بعد ایک دیر پا لذت محسوس هوتی هے - مثلاً فرض کرو که کسی شخص کا ایک دانت هلنے لگا هے ' اور ڈاکٹر کو اسے مجبوراً اکھاڑنا پڑا هے - غور کرو که ایسی حالت میں اس شخص کی مضرت و منفعت ' دونوں کے سامان ایک هي فعل کے ذریعه انجـام پا رہے میں - فرق یه هے که مضرت هنگامي هے ' اور منفعت مستقل : یعنی ایک طرف تو اسکا ایک عزیز عضو ' ایک جزو جسم ' اس سے علحده کیا جا رها هے - اور دوسري طرف اسکي ایک اذیت ' ایک تکلیف کا بھی ازاله کیا جا رها هے ' پس ضرور هے که اسے اول الذکر نقطۂ خیال سے تکلیف ' اور آخر الذکر حیثیت سے راحت محسوس هو - چنانچه دانت اکھاڑتے (اور اسی نوعیت کے تمام اعمال جراحي کے) وقت ' ایک هنگامي تکلیف ' مگر اسکے بعد ایک مستقل راحت سے لذت یاب هونا ' اسي تناقض عملی اور تناقض اثري کا نتیجه هے -

الام و لذات محض اضافي هیں

همارے آلام و لـذات ' جیسا که هر شخص کو نظر آتا هے ' دنیا کی تمام اشیاء کي طرح اضافي و اعتباري هوتے هیں - ایک شے ایک شخص کے لیے موجب راحت هے ' مگر دوسرے کے لیے باعث کلفت - یا خود اسي شخص کے لیے ایک هي شے مختلف حالات و واقعات کے درمیان ' مختلف احساسات رکھتي هے -

اس تغیر احساسات کی وجه صاف ظاهر هے ' یعني وهي افراد کی جلب مضرت و منفعت کی قابلیت - اور چونکه اس استعداد ' اس قابلیت میں هر وقت تغیر هوا کرتا هے ' اسلیے (حظ و کرب) کے احساسات میں تغیر هوتے رهنا بھی لازمی هے - وهي غذا جو بھوک کے وقت نہایت خوشگوار معلوم هوتي تھی ' شکم سیري کي حالت میں همارے لیے کوئی رغبت نہیں رکھتي - اس کا سبب صرف یه هے که پہلی صورت میں وه ممد حیات تھی ' اور اب برخلاف اسکے مضرت بخش هوگئی هے -

ایک اعتراض

رهي یه بات که بعض دوائیں هیں ' (مثلاً کونین) جو مفید هونے کے ساتھه هي سخت بد ذایقه بھي هوتی هیں ' تو اسکا جواب یه هے ' که اُنکا بد ذایقه هونا ' نظریۂ بالا کے عین مطابق هے ' اسلیے که وه فی نفسه نہایت مضر صحت هوتي هیں ' اور همیں اُن سے شفا جو حاصل هوتی هے ' تو صرف اس لیے که وه اپنے سمی اجزا سے امراض کے پیدا کرده زهر کا توڑ کر دیتي هیں ' اور اس طرح گو آخر کار انسان کو شفا حاصل هو جاتی هے ' لیکن اس سے اُن ادویه کی فطرة سم آلوده بدل نہیں سکتی -

خـــلاصۂ بحـــث

صفحات بالا میں نظریۂ احساس کي جو تشریح کي گئی ' اسکا خلاصه یه نکلا که افاده و انبساط ' اور مضرت و انقباض مرادف الفاظ هیں - لیکن " افاده " و " مضرت " میں پھر بھي ابهام هے - علم وظائف الاعضا کي مدد سے یه پرده بھی اُٹھه جاتا هے ' اور صاف معلوم هوجاتا هے که افراد کا افاده و نقصان دراصل نام هے علی الترتیب انکے اعصاب جسم کے معتدل و واجب ' اور غیر معتدل و ناواجب عمل کا -

پس اب نظریۂ بالا کو ان الفاظ میں کهه سکتے هیں :

" اعصاب جسوقت تـک ایک حد معین اور طرز مناسب کے ساتھه کام کرتے هیں ' حیات انساني کو تقویت ' اور اسلیے نفس کو انبساط حاصل هوتا هے - اور جهاں انکی فعلیت میں خواه کیفي خواه کمی حیثیت سے اختلال هوا ' حیات انساني میں بھي انحطاط ' اور اسلیے نفس میں بھي انقباض پیدا هوجاتا هے "

چنانچه بعض اکابر علماء نفس نے اسي کلیه کو اختیار کیا هے - ورزش بالکل نه کرنا ' یا غیر معتدل طور پر کرنا ' دونوں صورتوں میں ایک ناخوشگوار اور انقباضي کیفیت کا احساس هوتا هے ' برخلاف اسکے معتدل ورزش کرنے سے طبیعت کو فرحت حاصل هوتي هے - ایک موسیقي داں کي خوش الحانی تھوڑي دیر تـک لطف دیتي هے ' لیکن اگر دیر تـک رهے تو گراں گزرنے لگتي هے - احباب کا لطف صحبت تھوڑي دیر کے لیے هوتا هے ' لیکن اسکے بعد طبیعت اُکتا جاتي هے - ریل اگر اپني معمولی رفتار سے چل رهی هو ' تو هم خوشي کے ساتھه دریچوں سے باهر جھانکتے هیں ' لیکن اگر وهي فاصله ایک نہایت سست رفتار بیل گاڑي ' یا نہایت سریع السیر برقي مشین کے ذریعے طے کرنا پڑے ' تو دونوں صورتیں همیں ناگوار هونگي - اسلیے که پہلي صورت میں اعصاب بصري کے سامنے ایک هی منظر ' حد سے زیاده دیر تـک رهیگا ' جس سے انسان اُکتا جایگا ' اور دوسري صورت میں تمام اشیا ' اس سرعت کے ساتھه آنـکھه کے سامنے یکے بعد دیگرے آتي جاینگي ' که کسی شے پر نظر نه جم سکیگی ' اور انسان پریشان هو جایگا -

هوا جبتـک سبک و لطیف هے ' خوشگوار معلوم هوتی هے ' مگر وهی هوا تند هوکر ' آندهي کی شکل میں کسقدر تـکلیف ده هو جاتی هے ؟ روشنی ' جسوقت تـک هلکی هے ' لطف دیتی هے ' لیکن تیز هوکر وهی روشنی تڑپ کھلاتی هے ' اور آنـکھوں میں خیرگی پیدا کردیتی هے - آواز میں دلکشی و ترنم اُسی وقت تـک هے ' جبتک وه ایک حد خاص سے بلند نہیں هونے پاتی ' لیکن تیز هوتے هي ایک تـکلیف ده شور وغوغا کی صورت اختیار کرکے ' کان کو کسقدر ناگوار معلوم هونے لـگتی هے ؟

یه تمام تمثیلات شواهد هیں اس دعوے کے ' که ایک هی شے ' جبتـک که اعصاب کو ایک حد معین و طرز خاص تـک متاثر کرتی رهتی هے ' خوشگوار و انبساط بخش رهتی هے ' اور جب اپنے حدود سے متجاوز هوکر اعـصاب کو متـاثـر کرنے لـگتی هے تو ناگوار اور باعث انقباض هو جاتی هے م

ایک ضروري نکته

احساس کی بحث میں یه نکته غالباً سب سے زیاده اهم هے که قوت ارادي اپنی فعلیت میں سرتاسر احساسات کے تابع اور محکوم هوتي هے - یعنی انسان ' اپنے قصد و اراده سے اُنهی افعال کو اختیار کرتا هے ' جن سے اُسے براه راست انبساط حاصل هوتا هے ' یا حصول انبساط کی توقع رهتی هے (۱) اور جن افعال سے اجتناب کرتا هے ' وه وهي هیں ' جو اسکے لیے موجب انقباض هوتے هیں - یه فطرت انسانی کا ایک عالمگیر قانون هے - اس سے انسان کا کوئی فعل ارادي مستثنی نہیں - رند و اوباش ' عالم و فاضل ' زاهد و صوفی ' سب اس حیثیت سے مساوي هیں - فرق صرف یه هے که کسی کو جام و مینا میں حظ و لطف آتا هے ' کسی کو مطالعۂ کتب و انهماک علمی میں ' اور پھر کسی کو حور و قصور کے تصور میں - بڑا سے بڑا مرتاض زاهد ' جس نے جسم کو هر طرح کی اذیت و تکلیف کا خوگر بنا رکھا هے ' اور بڑا سے بڑا مشقت پسند عالم ' جو اغـراق کتب بینی و استهلاک غور و فکر سے بالکل نحیف و زار هوگیا هے ' دلوں کو اگر ٹٹولو ' تو معلوم هوگا که ان سب لوگوں کو انهی مشاغل و ریاضات میں حظ حاصل هوتا هے ' اور ویسا هی حظ ' جیساکه عام افراد کو پر تـکلف لباس اور لذیذ ماکولات و مشروبات میں

(لها بقية)

وثائق و حقائق

نتائج و عبر

قال موسی لقومه: استعینوا بالله و اصبروا ' ان الارض لله ' یورثها من یشاء من عباده ' و العاقبة للمتقین - قالوا : اوذینا من قبل ان تاتینا و من بعد ما جئتنا ' قال : عسی ان یهلك عدوکم ویستخلفکم في الارض فینظر کیف تعملون (۷ : ۱۱۴)

موسی نے اپني قوم سے کہا : " الله سے مدد مانگو اور صبر کیے رهو' ملک تو سب الله هي کا هے ' اپنے بندوں میں سے جس کو چاهتا هے اُس کا وارث بنا دیتا هے ' اور حسن انجام پرهیزگاروں هی کے لیے هے " وہ لگے کہنے کہ " تمہارے آنے سے پہلے اور تمہارے آنے کے بعد بھی هم تو اذیت هی اٹھاتے رهے " موسی نے کہا " اب وہ وقت قریب آ رها هے کہ تمهارا پروردگار تمہارے دشمن کو هلاک کردے ' اور تم کو اُنکا قائم مقام بنا دے ' پھر دیکھے کہ تم کیسے کام کرتے هو " -

دنیا میں همیشه ناکامیوں نے کامیابي کي بنیادیں محکم کي هیں - جسقدر بندشیں بڑھتي گئیں ' جتنا استبداد زیادہ هوا ' جیسے جیسے مظالم ترقي کرتے گئے' اُسي تناسب سے حوصله بھی بڑھتا گیا ' اور همت نے بھي پر پرواز نکالے - شیر کو چوٹ لگتي هے ' زخم کھاتا هے' مجروح هو جاتا هے' مگر درماندہ هوکر همت نہیں هار دیتا - جوش انتقام میں دوڑتا پھرتا هے' اور جب تک اپني ابتدائي ناکامي کو انتہائي کامیابي کي صورت میں تبدیل نہیں کرلیتا ' خاموش نہیں هوتا -

غاز (گیس) کو شیشے میں بند کردیتے هیں' دباتے هیں' مگر وہ دباؤ کو نہیں مانتي اور پھوٹ بہتي هے - درخت کی شاخیں قلم کرتے هیں' کاٹتے هیں' بے برگ و بار کر دیتے هیں' لیکن بہار آتے هي اُس میں اور نمو هوتا هے' پھلتا هے' پھولتا هے' هرا بھرا هوجاتا هے !!

سمندر کو مطیع بنانے کي کیا کیا کوششیں کیجاتی هیں ؟ اُس کي پُشت پر جہاز چلاتے هیں' چڑھتے هیں' سینه چیر ڈالتے هیں' بحري تار کا جال بچھا کر اُسکے قلب میں شگاف کر دیتے هیں' لیکن وہ خبر بھي نہیں هوتا - آخر جب شدائد بہت بڑھتے هیں' نا قابل برداشت هوجاتے هیں' تو وہ دفعة کروٹ لیتا هے' هیجان میں آتا هے ' اور " نعوذ بالله من غضب الحلیم " کا ایک معمولی طوفان ' ساري بندشوں کی دھجیاں بکھیر دیتا هے !!

یہی حال قوموں کے هبوط و صعود ' ترقی و تنزل' حرکت و سکون' اور موت و حیات کا بھی هے - قومیں گرتي هیں' اس لیے که اُبھریں - سوتی هیں' اس لیے که پھر جاگیں - پیچھے هٹتی هیں ' اس لیے که آگے بڑھیں -

مصائب کے تنوع نے بے شبہه هماري موجودہ حالت خراب کر رکھی هے ' خسته کر رکھي هے ' مگر جراحت کو نا قابل اندمال کیوں فرض کیے لیتے هو؟ دنیا تو اسی کا نام هے که مصائب و مشکلات پیش آئیں' زندگي تلخ هوجائے ' اذیتوں کا طوفان اُمنڈ پڑے ' اس تلاطم میں انسان هر ایک زحمت کے مقابله کو اوٹھه کھڑا هو ' اُس کی کوششیں بار بار ناکام ثابت هوں' قدم قدم پر ٹھوکریں لگیں' چلے اور گر گر پڑے ' لیکن پھر سنبھلے اور سب کچھه سنبھال لے -

یعقوب بن لیث ایک ٹھٹھیرا تھا - اُس نے جب دکان بڑھالی هے' اور دوستوں سے حصول عظمت و عزت کے تذکرے کیے هیں ' تو لوگ اُس کے باتوں پر هنستے تھے :

> نه بوریا بھي میسر هوا بچھانے کو
> همیشه خواب هي دیکھا کیے چھپرکھٹ کا

وہ اس طعن و تشنیع کا چند مختصر لفظوں میں جواب دے دیا کرتا تھا :

" میرے پاس مال نہیں هے ' دولت نہیں هے ' اعوان و انصار نہیں هیں ' ملک گیري و ملک راني میں سابقهٔ معرفت حاصل نہیں ' مگر کیا میرے پاس وہ دل بھی نہیں هے جس نے ایک خراساني کافر کو (ابو مسلم) بنا دیا تھا ؟ "

دمشق کا جب تخت اُلٹا ' اور بنی امیه کے جاہ و جلال نے آل عباس کیلیے جگه خالی کی ' تو اس انقلاب کا علم بردار (ابومسلم) نامی ایک نو مسلم خراساني تھا - یعقوب بن لیث کا اشارہ اسی طرف تھا که اگر ایک نو مسلم ایک عظیم الشان حکومت کو خاک میں ملاسکتا هے ' اور ایک نئی حکومت کي بنیاد رکھه سکتا هے' تو پھر هر انسان کیلیے جو همت و عزم رکھتا هو' یه کیوں نا ممکن هے ؟

یه عزم راسخ ' یه همت بلند ' یه جلالت آفریں حوصلے ایک ایسے شخص کے تھے' جس کے حصے میں دنیا اور اُس کی نعمتوں سے کوئی نمایش و نموداري کی بات نہیں آئی تھی ' مگر یه حساس دل تھا ' یه الله اکبر کی صدائیں تھیں ' یه " لیستخلفنهم فی الارض (قابلیت و صلاحیت رکھنے والے ایمانداروں کو زمین پر خدا اپنا جانشین بنائیگا) کے وعدے پر یقین رکھنے والے جذبات تھے ' که اُن کي برکت سے بالاخر ایک مجہول و بے حیثیت ٹھٹھیرا ایران کا بادشاہ هوگیا ' اور خلیفهٔ روے زمین کی عظمت اور سپاہ و سلطنت بھي اُس کا کچھه بگاڑ نه سکی - تاریخ ایران یعقوب بن لیث کي داستان عظمت و جلال آجتک سنا رهي هے !!

ذلك بان الله مولی الذین امنوا' و ان الکافرین لا مولی لهم (۴۷ : ۱۰)

یه اس لیے هوا که حقیقت میں ایمانداروں کا مالک اور کارساز خدا هے ' اور جو خدا کی قدرت کے منکر هیں' اُن کا کوئي بھي مالک اور کارساز نہیں -

آجکل کا سنهٔ ۱۹۱۳ ع ' سنه ۱۱۲۳ ع ' کے اندلس سے کیا گزرا نہیں هے' جبکہ مسلمانوں کی حکومت کا خاتمه هوچلا تھا ' مسجدوں میں

شراب پرتگالي کے دور چلتے تھے ' تماشا گاھوں میں اسلام اور پیغمبر اسلام کي تمثیل (ایکٹ) ھوتي تھي - الفانسو ھفتم نے ملک ھي سے نہیں ' آزادي و عزت سے بھي مسلمانوں کو بے دخل کر رکھا تھا - اس معشد اَمات میں پرانے مذاق اور پرانے خیال کا ایک فقیر منش مولوي اٹھتا ھے ' جس کے پاس بجز ایمان اور عمل صالح کے اور اونی ساز و سامان نہیں ھوتا - یہ شخص (محمد بن عبد اللہ) مشرق سے روشني لیکر مغرب میں اکیلا آتا ھے ' اور اکیلے ایک خدا کي جانب بندوں کو بلاتا ھے ' اور اتباع قران و احیاء سنت رسول کي دعوت دیتا ھے - اس دعوت میں صرف اُس کا ایک شاگرد (عبد المومن) ساتھ ھے ' لیکن صداقت کو بہت سے ساتھیوں کي ضرورت نہیں پڑا کرتي - اُس کي تنہا کوششیں حکومت میں انقلاب پیدا کردیتي ھیں ' اور سنہ ۱۱۴۷ - سے سنہ ۱۱۹۷ - تک کي قلیل مدت میں ' اندلس کي تثلیث پر دو بارہ توحید غالب آکر زمین کو آسمان کے اس مقدس پیغام کا مفہوم سمجھا دیتي ھے :

فانتقمنا من الذین اجرموا — جن لوگوں نے جرم کیے تھے ھم نے
و کان حقا علینا نصر — اُن سے انتقام لیا ' اور ھم پر حق تھا
المومنین (۳۰ : ۴۰) — کہ ایمان داروں کي مدد کریں -

یہ انتقام و نصرت کچھہ اُسي زمانہ سے مخصوص نہیں ' اور نہ قدرت کاملہ کے وعد و وعید میں کسي عہد کي تخصیص ھوا کرتي ھے - ایمان کي خصوصیت اگر اب بھي ھمارے افعال سے نمایاں ھو ' اور قانون الہي کي اس دفعہ پر اگر اسوقت بھي ھمیں سچا ایمان حاصل ھو جاے کہ " ان العزۃ للہ ' و لرسولہ ' و للمومنین جمیعاً " (عزت صرف اللہ کے لیے ' اُس کے رسول کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ھے) اور ھم اپني اس کھوئي ھوئي عزت اسلامي کو واپس لانے کے لیے با اصول کوششیں کرنے لگیں ' تو اس حالت میں خدا پر بھي حق ھے کہ ھماري مدد کرے ' اور جو لوگ فناے حق و عدل کے مجرم ھیں اُن سے انتقام لے ' اور پھر یہي صداقت الہي ھے ' جو (من انصاري الی اللہ) کي صداے دعوت میں اپنے ڈھونڈھنے والوں کو ڈھونڈ رھي ھے ' لیکن افسوس کہ " قلیلاً ما تذکرون " ایسے بہت کم ھیں ' جنکے پاس عبرت آشنا دل ھوں !

فتنۂ تاتار (جس نے ساتویں صدي میں تمام عالم اسلامي کو زیر و زبر کر دیا) اسکا پہلا سر مشق جلال الدین خوارزم شاہ تھا - اُس کا یہ عالم تھا کہ ھلاکو خاں کي حملہ آور فوج پیچھے پیچھے اور غفلت و مے گساري و مخموریت آگے آگے رھتي تھي - آج کسي شہر میں مقابلہ ھوا ' تاتاریوں نے خوارزم شاھیوں کو پسپا کردیا ' پادشاہ ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ نکلا ' رات کو بڑي مشکلوں سے کسي مامن میں پناہ لي ' لیکن پھر شراب و شاھد اور رود و سرود کا مشغلہ شروع ھوگیا - دوسرے دن تاتاري یہاں بھي آ پہونچے ' اور خوارزم شاہ بھاگ کر کسي دوسري جگھہ پناہ گزیں ھوا - پھر وھي دور چل نکلا ' اور رات بھر جام و مینا کي صحبت عیش میں بسر ھوئي - یہي تباہ کاریاں تھیں ' جن سے متاثر ھوکر پادشاہ کے خاص شاعر تک کا دل بھر آیا تھا اور اس نے لکھا تھا کہ :

شاھا ز مئی گران چہ بر خواھد خاست
و ز مستي ھر زمان چہ بر خواھد خاست
شہ مست ' جہاں خراب ' دشمن پس و پیش '
پیداست کزین میان چہ برخواھد خاست

پادشاہ اس پر بھي متاثر نہوا ' اور آخر اپني سلطنت ھي نہیں ' بلکہ دنیاے اسلام کي ساري عظمت و عزت بھي کھو بیٹھا - یہ واقعات آج سے سات سو برس قبل کے ھیں ' لیکن آج اپني حالت کو دیکھیے ' کیا ھماري غفلت و بے حسي اُس عہد کي سرمستي سے بڑھی چڑھی نہیں ھے ؟

ھندوستان میں ھیں تو ھندوستان سے باھر نہ جائیے - یہیں کا ماضي و حال سلف و خلف کے موازنے کیلیے کافي ھے - ایک عہد تو وہ تھا کہ (خان دوران) کو عین معرکۂ جنگ میں نماز پڑھتے ھوے گولي لگتی ھے ' وہ شہید ھو جاتا ھے ' سپاھي بد دل ھو جاتے ھیں ' لشکر میں تفرقہ پڑ جاتا ھے ' اسی عالم میں معین الملک (میر منو) اُٹھتا ھے ' مرحوم سپہ سالار کي لاش کو آگے رکھہ لیتا ھے ' اور اس شدت سے حملہ کرتا ھے کہ احمد شاہ ابدالی جیسے نبرد آزما کو " دست ستیز " پر " پاے گریز " کو ترجیح دینی پڑتی ھے - دشمنوں سے میدان خالي ھوجاتا ھے ' اور وھی فوج جو ایک گھنٹہ قبل سراسیمہ ھوکر بھاگنے پر تلی بیٹھي تھي ' اپنے احساس کے بیدار ھوتے ھی حریفوں کو بھگا کر دم لیتی ھے -

اب اُسی قوم کي یہ حالت ھے کہ مدنیۂ فرنگ اُس پر یکسر مسلط ھو چکي ھے ' دین و دولت لے چکي ھے ' علم و فضل لے چکی ھے ' تہذیب و تمدن لے چکی ھے ' اُس کے تمام موارد حیات کو فنا کرچکی ھے ' اور اب اُس کے بقیہ انفاس حیات کو نیست و نابود کردینے پر آمادہ ھے - مذھب کي لاش آگے پڑي ھوئي ھے ' اور وہ اُسے چھوڑ کر پیچھے بھاگے جا رھے ھیں -

و اضیعۃ الناس و الدین الحنیف و ما
تلقاہ من حادثات الدھر اجواد
ھتک و قتل و احداث یشیب بہا
راس الولید و تعذیب و اصفاد

ھاے ' یہ لوگوں کي تباہ کاري ' یہ مذھب مقدس کا ضائع ھونا ' یہ حوادث زمانہ سے شرفا کا ابتلا میں گرفتار ھو جانا ! !
عصمت کي پردہ دري ھو رھي ھے ' جذبات کا قتل عام ھے ' حوادث ایسے پیش آ رھے ھیں کہ بچوں کے بال سفید ھو جائیں ' طرح طرح کے عذاب ھیں اور گرفتاریاں وقوع میں آ رھي ھیں ! !

وقت آ گیا ھے کہ ان حالات پر ھم غور کریں ' ان معاملات کو پیش نظر رکھیں ' ان مقدمات و نتائج سے اثر پذیر ھوں ' اور اُس دیرینہ روش کو ' جو فرسودہ ھو چکی ھے ' جو ھمیشہ بے سود ثابت ھوا کی ھے ' جس نے قوم کو ولولۂ حیات سے محروم کر رکھا ھے ' ترک کرکے اس نئی وادي میں قدم رکھیں ' جس کا خدا نے ھم سے وعدہ کیا ھے ' اور پھر اُس پیغام آسماني کو یاد رکھیں جو خدا نے مقدس کوہ سینا پر موسی (علیہ السلام) کي زباني بني اسرائیل کو دیا تھا :

" دیکھو ! میں آج کے دن تمھارے آگے برکت ' و لعنت دونوں کو رکھے دیتا ھوں - برکت ' جب کہ تم اپنے خدا کے احکام کو ' جن کا میں آج تم کو حکم دیتا ھوں ' مانو - اور لعنت ' جب کہ تم اپنے خدا کي فرماں برداري نہ کرو ' اور اُس راہ سے پھرکے ' جس کی بابت میں آج تم کو حکم دیتا ھوں ' پرانے معبودوں کي ' جنھیں تم نے نہیں جانا ' پیروي کرو "

" جب تیرا خدا تجھہ کو اُس سر زمین میں جہاں تو جاتا ھے کہ اُس کا وارث بنے ' داخل کریگا تو اُس برکت کو تو جرسیم کی پہاڑي پر سے ' اور اُس لعنت کو جبل ایبال پر سے سنائیگا .... تم اردن پار جاتے ھو کہ اُس سر زمین کے ' جو تمھارا خدا تمھیں دیتا ھے ' وارث ھو - تم اُس کے وارث ھوگے اور اُس میں بسوگے ' لہذا تم اُن تمام حقوق و احکام کی محافظت کرو ' جنھیں میں آج تمھارے سامنے رکھتا ھوں ' اور اُن پر عمل کرو (استثنا - ۱۱ : ۲۶ - ۳۲)

پچھلي مئي ميں واشنگٹن کے ايک مدرسہ ثانويہ (سکينڈري اسکول) ميں طلبہ کا امتحان تھا - جوابات کيليے ايک يہ شرط بھی لگادي گئي تھي کہ جواب کي کاپيوں پر خاتمۂ مسائل کے بعد جہاں نام لکھے جاتے ھيں ' وھاں ھر ايک متعلم يہ بھي لکھے کہ تکميل تعليم کے بعد وہ کيا کرنا چاھتا ھے ؟ طلبہ کا شمار ڈھائي سو تھا - ان ميں بجز دس لڑکوں کے ' جنھوں نے تعليم کے ذريعہ قوم کو فائدہ پھونچانے کے ليے سر رشتۂ تعليم کي ملازمت پسند کي تھي ' اور سب نے آزاد کاروباري زندگي کي جانب رغبت ظاھر کي - اور سرکاري ملازمت کو پسند کرنے والا کوئي نہ نکلا - طلبا ميں ايک غريب گھرانے کي نوخيز لڑکي بھي تھي - اُس نے اپنے نام کے ساتھہ لکھا تھا : " ميں امريکہ کي پريسيڈنٹ (رئيس الجمہور) بننا چاھتي ھوں " غريب لڑکي کو معلوم تھا کہ اُس کي حالت خستہ ھے ' خراب ھے ' بے بس ھے ' بے کس ھے ' عورتوں کو رئيس الجمہور بننے کا حق بھي حاصل نہيں ' ليکن حقيقي معيار تعليم نے اُس کے خيالات بلند کر رکھے تھے ' اور اُس کو يقين تھا کہ مدعاے تعليم يہي ھے کہ گرے ھوے دل و دماغ ھميشہ گرے ھي نہ رھيں بلکہ اُن کو اُبھرنے اور عزت کي سب سے اونچي سطح تک پھونچنے کا موقع مل سکے -

تعليمي روشني کا نقطۂ شعاعي (فوکس) ايک طرف تو يہ ھے ' اور دوسري جانب يہ ھے کہ پڑھو ' پڑھ کر گريجويٹ بنو ' ليکن صرف اسليے کہ تمھارے ليے چاکري کي کوئي سبيل نکل سکے - تم اپني ساري زندگي اسي غلامي ميں بسر کردو ' اور اسي کو حاصل ايام سمجھو :

ما ھمہ بندۂ و اين قوم خداوندانند ! !

فاعتبروا يا اولی الابصار ! !

کچھہ اوپر سو برس ھوے ' ھندوستان ميں انگريزي حکومت آئي ' اور جديد علم و فن کو اپنے ساتھہ لائي - اسکول بنائے ' کالج قائم کيے ' تربيت گاہ (ھوسٹل) و اقامت گاہ (بورڈنگ ھاؤس) کي بنياد ڈالي ' وظيفے ديے ' ملازمتوں کا دروازہ کھولا ' سررشتۂ تعليم کي رسي درازکي - يہ سب کچھہ ھوا ' ليکن اس کو کيا کيا جائے کہ تعليم کا نظام اور اُس کا طرز و طريق ھي ايسا ناقص تھا کہ تعليم يافتہ گروہ نہ ذھنيات ھي ميں ترقي کرسکا ' نہ دماغ ھي آراستہ ھوے ' نہ عملي طريق پر ملک کي ثروت بڑھانے کي ضرورت محسوس ھوئي ' اور نہ ايجاد و اختراع ھي کي جانب توجہ پيدا ھوئي - اس تمام تعليمي تگ و دو اور غوغاے علم کا نتيجہ صرف اسي قدر نکلا کہ سرکاري دفتروں ميں محرري و نظامت کے ليے کم معاوضہ پر فرنگي کارکن نہيں مل سکتے تھے ' ھندوستانيوں کو انگريزي ميں بہرہ نہ تھا ' انگريزي افسر ھندوستاني محرروں کے حاجتمند بھي تھے ' اور اُن کے ھاتھوں زحمت بھي اُٹھاتے تھے - پس سرکاري يونيورسٹيوں نے يہ زحمت رفع کردي - کلرکي کے ليے اس تعليمي ترقي کے دور ميں ھر قسم کے ھندوستاني گريجويٹ ملنے لگے ' جن کي زندگي کا ماحصل يہي ھوتا ھے کہ کمائيں ' کھائيں ' اور گورنمنٹ کي غلامي ميں عمريں گذارديں ! !

خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

يہ حالت تو ھندوستان کي ھے ' جہاں ايک نہيں پانچ سرکاري يونيورسٹياں پہلے سے موجود ھيں ' اب ايک اور نئي يونيورسٹي ڈھاکے ميں قايم ھونے والي ھے ' اور پچھلے دنوں سر جارج کلارک گورنر بمبئي نے احمد آباد گجرات ميں بھي ايک سرکاري يوني ورسٹي قائم کرنے کي راے دي تھي - اسکے مقابلے ميں ارض شام کي حالت ديکھيے ' جہاں ايک يوني ورسٹي بھي نہيں - گورنمنٹ کي طرف سے کوئي کالج بھي قائم نہيں ھے - صرف گورنمنٹ اسکول ھيں يا بيروت ميں مبشرين امريکہ کا ايک بہت ھي مختصر کالج ھے جو اپنا آپ ھي امتحان ليتا ھے ' اور سند ديتا ھے -

تاھم تعليم کا نظام اتنا سودمند ھے ' نشر و ارتقاے دماغ پر اس قدر زور ديا جاتا ھے ' اظہار مواھب فطريہ کے محرکات اس درجہ بڑھے ھوے ھيں ' کہ وھي معمولي تعليم اُن ميں مصنفين و مخترعين پيدا کرسکتي ھے ' مگر ھماري غير معمولي تعليم ايجاد و اختراع کے سمجھنے اور علوم و فنون کا صحيح مطالعہ کرنے ميں بھي مدد نہيں دے سکتي !

عبد الله افندي البستاني ارض شام کے ايک مشہور بزرگ ھيں ' جن کو تعليمي حيثيت سے يوني ورسٹي کي کوئي ڈگري حاصل نہيں - حال ميں اُنھوں نے ايک نئي چيز دريافت کي ھے جس کا غلغلہ دمشق و بيروت سے نکل کر يورپ تک پھونچ گيا ھے -

تنباکو کے نقصانات اس قدر عام اور وسيع ھيں کہ ان مضرتوں کا تذکرہ اب ايک طرح کا اعلام معلوم ھوگيا ھے - علماے حفظ صحت اس کے ضرر پر رسالے لکھہ چکے ھيں ' بڑي بڑي انجمنيں اسکي عادت چھڑانے کے ليے قائم ھيں ' اور حکومتوں نے اسکے ليے قوانين نافذ کيے ھيں ' تاھم جو شے ايک صدي سے جزو زندگي ھوگئي ھے ' اسکا ترک بہت مشکل ھے -

عبد الله بستاني کو فلسفۂ اجتماع کي اس حقيقت کا علم تھا کہ جس طرف پبلک کا عام رجحان ھو اور يہ رجحان پختہ ھوچکا ھو ' اُس کي فوري بندش کي کوششيں ھميشہ ناکام رھتي ھيں - اصلاح البتہ ممکن ھے اور وہ بھي تدريجي رفتار سے مقبول ھوسکتي ھے - تنباکو ميں مضرت کي جو خاص چيز ھے وہ ايک قسم کا زھريلا مادہ ھے جو استعمال کرنے والوں کے اعضاء رئيسہ پر بہت برا اثر ڈالتا ھے - اس مادہ کا علمي نام " نيکوٹين " ھے ' اور وھي ان مضرتوں کا باعث ھے - بستاني کي اختراعي قابليت نے ايک ايسي چيز نکالي ھے کہ تنباکو کے مزے اور ذائقہ و بو ميں فرق بھي نہيں آنے پاتا ' اور يہ مادہ بھي اُس سے نکل جاتا ھے - مصر کے سنيٹري کمشنر (افسر محکمۂ حفظان صحت) ڈاکٹر بيٹنر نے اس اکتشاف کي نہايت کامياب تصديق کي ھے -

ايجاد کي عملي تصديق يوں ھوي کہ ايک سو خرگوشوں کے خون ميں مادہ (نيکوٹين) پچکاري کے ذريعہ پھونچايا گيا - ھنوز پورے بيس منٹ بھي نہيں گزرے تھے کہ سب کے سب مرگئے - پھر اس مادے سے الگ کيے ھوے تنباکو کے جوھر سے دوسرے خرگوشوں پر يہي عمل کيا گيا ' مگر وہ بالکل زندہ رھے ' اور اُن کي طبعي حالت ميں کوئي تغير پيدا نہيں ھوا -

فاضل مکتشف نے پچھلے مہينے ميں اس اکتشاف کے متعلق مصر ميں ايک لکچر بھي ديا تھا ' اور اس کيفيت کا تجربہ دکھلا ديا تھا ' چنانچہ علمي دنيا کے مختلف حصوں سے انھيں پر جوش مبارکباد دي گئي ھے -

کيا ھندوستان ميں بھي وہ دن آئيگا کہ تعليم کا صحيح معيار اور درست انتظام قائم ھو ' اور تعليمي نتائج بہترين علمي اکتشاف و اختراع کي صورت ميں ظاھر ھوا کريں ؟

شهادة بطل الحرية

رحمة الله عليك يا نيازي !!

حادثهٔ ملي

(۳)

انجمن میں شرکت

(نیازي بک) کے خیالات کا تغیر روز افزوں تھا - اسکے تفکرات سیاسیه روز بروز عمیق تر ہوتے جاتے تھے - عشق ملة اور ہوائے حریة کے ایک محبوب غیر مرئي کي یاد نے اسکي تمام حسیات و جذبات ذهنیه پر قبضه کرلیا تھا -

لیکن تاهم اب تک اسکا سفر بے مقصود' اور اسکي تفحصات فکریه مجہول تھیں -

اٹلي کے مشہور داعي حریت (جوزف میزیني) نے جب اپنے هم وطنوں کو غیر ملکي سپاهیوں کی قید میں سڑک پر سے گذرتے هوے دیکھا تھا' تو عشق حریة کي آگ اسکے سینے میں بھڑک اٹھي تھي - وہ اپني مخفي بیقراري سے مضطر' اور اپنے التهاب قلبی سے مضطرب تھا' لیکن تھوڑے هي دنوں کے اندر بغیر کسي تلاش و جستجو کے' خود بخود اُسے ایک مخفي ملکي جماعت کا پته ملگیا' اور اسکي شرکت کے ساتھه هي اسکی تاریخی زندگي شروع هوگئي -

بعینه اسی طرح نیازي بک کو بھي زیادہ انتظار کرنا نہیں پڑا - اس انقلاب طبیعت پر بیقراري کا ایک سال بھی نہیں گذرا تھا که اُسے " انجمن اتحاد و ترقي " کا ایک مخفی داعي ملگیا' جس نے انجمن کے مقاصد و اغراض سے مطلع کیا' اور بتلایا که " جن افکار میں تم مبتلا ہے اضطراب هو' یهي اضطراب هے' جس نے ملک کے هزاروں فرزندوں کو تم سے بہت پہلے رشتهٔ اتحاد و اشتراک عمل میں منسلک کر دیا هے "

(نیازي بک) لکھتا هے : " اس راہ میں (انور بے) کے ارشاد طریقت اور دلیل راہ بننے کا میں همیشه شکر گذار رهونگا "

انجمن کے قبل از دستور کاموں کے ذکر کا یه موقعه نہیں - تینس برس کے اندر مختلف مقامات میں رهنے اور حوادث و موانع کے ظهور سے ٹوٹنے اور منتشر هونے کے بعد' بالاخر انجمن کي مرکزي جمعیة پیرس میں آکر مقیم هوگئي تھي' مگر اپنے کاموں کي طرف سے بالکل نا امید تھي' اور سراے یلدیز کي مخالفانه و حریفانه کوششوں کا مقابله کرتے کرتے عاجز آگئي تھے - یہاں تک که سنه ۱۸۹۶ - سے مقدونیا کے مسئلے نے یوروپین ٹرکي کے مسئلے کي صورت اختیار کرلی' اور دول سته نے صاف صاف اسمیں مداخلت کا اعلان کر دیا - انجمن نے سونچا که یه وقت خاموشي اور صرف نظر کا نہیں هے' اور ٹرکي کے لیے جو کچھه هونا هے' ضرور هے که دول یورپ کے مطامع کے ظهور سے پہلے هي هوجاے - اس نے دیکھا که برلن کانگریس کے معاهدے میں سے الحاق بوسینیا و هرزي گونیا وغیرہ کا بڑا سبب دولة عثمانیه کا غیر آئیني حکومت هونا ظاهر کیا گیا تھا' اور اسکي تصریح کردي گئي تھي که اگر سنه ۱۸۸۷ - کي عثماني پارلیمنٹ قائم رهي اور اصلاح و ترقي کرتي رهي' تو یوروپین ٹرکي کي علحدگي یا خود مختاري کا سوال بالکل چھوڑ دیا جاے گا -

مشہور " سرائے یلدز " کا ڈائننگ هال

پس اگر اس وقت کوئي داخلي انقلاب نه هوا' تو مقدونیا اور بقیه یوروپین ٹرکي کا دولت عثمانیه سے فصل قطعي اور یقیني هے -

چنانچه انجمن اتحاد و ترقي نے اپني مرکزي جماعت' پیرس کي جگه مصر میں قرار دي - پھر اسکے بعد سنه ۱۸۹۷ - میں خود مقدونیه کے مرکزي اور فوجي مقامات (سلانیک) اور (مناستر) میں منتقل کردي گئي' اور اسکے داعي و نقیب طرح طرح کے بھیسوں اور لباسوں میں تمام فوجي آبادیوں کے اندر پھیل گئے -

انجمن کے پر اسرار اعمال

انجمن خطروں اور هلاکتوں میں گھري هوئي تھي' اسلیے اس نے قدیمي انقلابی اور مخفي جماعتوں کے اصول پر اپنے تمام کاموں کے طریقے قرار دیے تھے - اسکے نقیب سوسائٹي میں شامل هوکر لوگوں کے خیالات کو ٹٹولتے' اور انکي طبیعت کا اندازہ لگاتے رهتے - جب انکو کسي شخص کے خیالات میں تغیر و اصلاح اور مصائب ملک و ملت کے حس کا پته لگتا' تو پھر اسکو طرح طرح کي آزمایشوں میں ڈالتے' اور کچھه عرصے تک اسکے خیالات کي استقامت کی تفتیش کرتے - جب وہ مستقل اور قابل وثوق ثابت هو جاتا تو پھر اسکو اطلاع دیتے' که جن چیزوں کے تم متلاشي هو' انهی کیلیے

مخلصین امت و جاں نثاران ملت کي ایک مخفي جماعت موجود ہے -

لیکن وہ کہاں ھیں ؟ کون لوگ ھیں ؟ کیا نام ہے ؟ کون کون آن میں شریک ھو چکا ہے ؟ ان امور کي ابھي اسکو کوئي اطلاع نہیں دي جاتي تھي ' تا کہ اگر وہ دھوکا دینا چاہے' تو اسکے شر سے انجمن محفوظ رہے -

جب وہ آس مخفي جماعت میں شریک ھونے کیلیے طیار ھو جا تا ' تو اسکے آگے نہایت سخت پر امتحان و محن کاموں کو پیش کیا جاتا ' اور شدید سے شدید شرطیں سنائي جاتیں - اس منزل سے بھي گذر جاتا ' تو پھر وہ نقیب اسکو اپنے ساتھہ لیتا ' اور رات کے پچھلے پہر کي تاریکي میں آنکھوں پر پٹي باندھکو کسي غیر معروف اور شہر سے دور مقام پر لیجاتا ' وھاں ایک نہایت پر خوف اور ھیبت انگیز مختصر سي صحبت ھوتي - چار پانچ سیاہ پوش اجسام ھوتے ' جنکے چہرے نقاب سے چھپے ھوے ' اور جنکی آوازیں ھیبت اور جبروت میں ڈوبي ھوئي ھوتیں - دو شخص برھنہ تلواروں کو اجنبي کے سر پر بلند کرتے ' اور ایک شخص قران مجید اسکے ھاتھہ میں دیتا - پھر قبلہ رو ھو کر " حلف و میثاق مقدس " کے مندرجۂ ذیل الفاظ اسکی زبانی دھرائے جاتے :

" میں آج خدا کی عبودیت ' اسکي عدالة کے احترام' اسکے رحم کي پیروي' اسکے قوانین حریة ' مساوات ' اخوت ' اور بني نوع انسان کے طبیعي حقوق کي نگہداشت کے عہد کي تجدید کرتا ھوں - آج سے میري جان ' میري عزت ' میري آبرو ' میرا مال ' اور میري تمام قوتیں میري نہیں رھیں' بلکہ آس جماعت کي ' جو انکو ملک کي سعادت و حریت اور اسکو ظلم و استبداد اور طمع و غصب اجانب سے نجات دلانے کي راہ میں خرچ کریگي - مجھپر اور میري نسل پر تا قیامت اللہ کي لعنت اور پھٹکار ھو' اگر میں آج کے مقدس حلف و میثاق کی خلاف ورزي کا کبھي تصور بھي اپنے دل میں لاؤں - .... "

مرحوم نیازي کا مرحوم وطن !!
رسنہ کا ایک نظارہ !

انجمن کے پر اسرار اعمال کے عجائب کا یہ حال تھا کہ عام آبادي ایک طرف رھي ' خود سراے یادیز کے ڈائینگ ھال کے اندر دو آدمیوں سے اسکے بھیس بدلے ھوے نقیب نے مقدس حلف لیا تھا !!

فوجي مسئلہ

نیازي بک بھی ان تمام منازل سے گذرا ' اور رسنہ سے پوشیدہ مناستر میں لایا گیا ' جہاں ایک مخفی اور مجہول الحال مقام پر اس نے عشق ملت اور رھواے وطن کي مقدس قسم کھائی ' اور پھر واپس اکر انجمن کی دعوت و تبلیغ کا کام شروع کردیا ' اور تھوڑے ھی دنوں کے اندر اسکی پلٹن کے اکثر افسر اور ساتھی بھی انجمن میں شامل ھوگئے -

انجمن اپنے کاموں میں نہایت تیزي سے مصروف تھی ' اور وقت مناسب کا انتظار کر رھی تھی - ترکی کی فوج نظام سات رجمنٹوں میں منقسم ہے ' جسکو (فیلق) کہتے ھیں ' اور یہی فیالق نظامیہ اسکی فوج کی اصلی طاقت ھیں - ان میں سے دوسري اور تیسري رجمنٹیں یوروپین ترکی کے صدر مقامات سلانیک' مناستر' اسکوب ' ادرنہ ' اور ازمیر میں تھیں' اور چوتھي روملي میں -

باقي چار ' یعنے پہلي ' پانچویں ' چھٹی ' اور ساتویں میں سے ایک دار الخلافہ میں ' اور تین بلاد بعیدہ یعنے دمشق ' بغداد ' اور یمن میں متعین تھیں -

انجمن نے ان میں سے تین رجمنٹوں کو جو یوروپین ترکي میں مقیم تھیں' اور جنکے چھتیس ھزار سپاھي عثماني فوج کا اعلی ترین حصے تھے ' اپنے ساتھہ کرلیا تھا ' اور اسکے تمام چھوٹے بڑے افسروں نے انجمن کي اطاعت کي قسم کھالي تھي -

(غازي انور بے) اور مرحوم نیازي اسي تیسري رجمنٹ سے تعلق رکھتے تھے -

پہلي رجمنٹ جو دار الخلافہ میں تھي ' اسکے تمام بڑے افسر حتی کہ سراے یلدیز کے محافظین انجمن کے ممبر تھے -

بقیہ چار رجمنٹیں اسقدر دور تھیں' کہ انکي وجہ سے وقت پر کوئي مدد قسطنطنیہ پہنچ نہیں سکتي تھي -

انجمن کي اصلي حکمراں جماعت

پس انجمن نے دیکھا کہ اب کام حد تکمیل کے قریب ہے ' اور فوجي معیت کا مسئلہ تقریباً طے ھوگیا - اب وہ صرف اسکي منتظر تھي کہ پہلي رجمنٹ کے چھوٹے افسروں اور علم سپاھیوں میں جو خفیہ نقیب پھیلے ھوے تھے ' وہ بھي اپنے کاموں کو مکمل کرلیں ' لیکن حالات نے انتظار کي مہلت نہ دي - سنہ ۱۸۹۸ میں شہنشاہ اڈورڈ اور زار روس کي مشہور ملاقات بمقام (ریوال) نے مقدونیا کی ازادي کا مسئلہ تقریباً طے کر دیا ' اور انگلستان اور روس نے متفق ھوکر اور ایک اینگلو رشین اسکیم مرتب کرکے ' باب عالي کو بھیجہ دي -
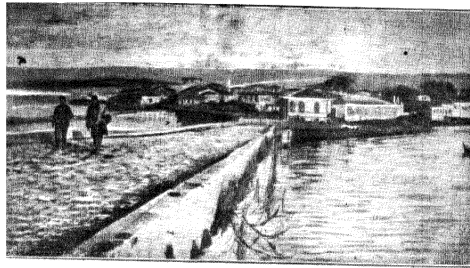
اب وہ وقت آگیا تھا کہ انگلستان اور روس یوروپین ترکي کے فصل کا فیصلہ کر چکے تھے ' اور اب دو ھفتے کے اندر مقدونیا کي قسمت کا آخري فیصلہ ھو جانے والا تھا !

پس انجمن کي جماعۃ عاملہ نے ۲۰ - جون سنہ ۱۸۹۸ع - کی رات کو آخري فیصلہ کردیا کہ اب کام بلا تاخیر شروع کر دیا جاے -

یہ جماعت عاملہ انجمن کی اصلی حکمران جماعت تھی - اسکی تعداد پانچ ممبروں سے زیادہ نہ تھی - دنیا کی تاریخ میں ھمیشہ یہ لوگ عجیب و غریب تسلیم کیے جائیں گے ' کیونکہ اپنے کاموں کی طرح ' یہ خود بھی نہایت عجیب تھے - خود انجمن کے تمام ممبر اور شرکاء بھی واقف نہ تھے کہ ھماري حکمران جماعت کہاں ہے ' اور وہ کون لوگ ھیں ؟ صرف انکے احکام تھے ' جو نقیبوں کے ذریعہ ممبروں تک پہنچ جاتے تھے - ممبروں میں کاموں کی تقسیم ھوگئی تھی - ان میں سب سے بڑي جماعت فدائیوں کی تھی - انکا کام صرف یہ تھا کہ جو حکم پہنچے ' اسی وقت اسکی تعمیل کریں' گو اسمیں کیسا ھی خطرہ کیوں نہو - ان فدائیوں کو بھی معلوم نہ تھا کہ ھم پر حکومت کرنے والے اور احکام بھیجنے والے کون لوگ ھیں ؟ وہ صرف حکموں کو سنتے تھے ' اور اسکی تعمیل کیلیے سر فروشانہ طیار رھتے تھے -

عالم اسلامی

مسلمانان جزائر فلي پائن

جزائر فلیپائن ریاستہاے متحدہ امریکہ کے ماتحت هیں - ان جزائر میں اسوقت ۵ - لاکهه مسلمان آباد هیں -

جزئر (مورر) جزائر فلیپائن کي حکومت کے ماتحت هیں - جزائر (مورر) پر ۱۱ - سال تک میجر رنلي حکمراں رها - میجر مذکور نے اپنے عہد میں فرائض حکمرانی نہایت خوبي سے ادا کیے اور باشندوں میں هر دلعزیز و معتمد علیه هو گیا -

سن (نیریارک امریکه) کو اپنے نامہ نگار قسطنطنیه کے خط سے معلوم هوا هے که میجر رنلي فلیپائن کي اسلامي آبادي کے وکیل مطلق کي حیثیت سے آجکل آستانۂ علیه آئے هوے هیں -

میجر مذکور آستانه پہنچتے هي شیخ الاسلام کے پاس گئے ' اور وہ تمام سرکاري کاغذات پیش کیے ' جن کي بنا پر یه خدمت وکالت انکے متعلق کي گئي هے -

میجر مذکور نے مسلمانان جزائر مورر اور اپنے مقصد کے متعلق گفتگو کرتے هوے بیان کیا :

" مسلمانان فلیپائن نے انکو اسلیے اپنا وکیل بنا کے بهیجا هے ' تاکه وہ (یعنے میجر مذکور) سلطان المعظم سے مسلمانان فلیپائن کے رئیس دینی یا خلیفے کي حیثیت سے ملیں اور نیابةً عرض کریں که جلالتماب ریاستہاے متحدہ امریکہ کي پالیسی یعنی تفریق حکومت و مذهب کي بابت اطمینان فرمائیں - اور میجر موصوف بدلائل قاطعه جلالتماب کو یقین دلائیں که ریاستہاے متحدۂ امریکه اپنے دل میں اپني مسلمان رعایا کے ساتهه بد سلوکي کا خیال پوشیدہ نہیں رکهتی ' کیونکه وہ اسلام پر چلنے کي کوشش کرتے هیں ' اور چاهتے هیں که ایک هي وقت میں وہ مومن کامل بهي هوں اور امن دوست شہري بهي "

میجر رنلي نے کہا :

" ممکن هے که ان اسباب کا دریافت کرنا مشکل هو ' جنکي بنا پر ایک قدیمي و فطري زندگي بسر کرنے والي جماعت نے میرے غیر مسلم هونے کے باوجود یه خدمت میرے متعلق کي ' لیکن میں کہتا هوں که میں اپنے عهد حکومت میں انکے اعتماد و اعتبار کے حاصل کرنے میں همیشه کامیاب هوا ' کیونکه میں نے ان پر محبت و مودت کا اظہار کیا ' اور انکو یقین دلایا که وہ موجودہ حالت میں نیک کردار مسلمانوں کے راستے پر نہیں چل رهے هیں اور اصلاح کے محتاج هیں "

یه حالات تهے ' جنکي بنا پر انهوں نے میجر رنلي کو اس مقصد عالي کے لیے اپنا وکیل بنا کے بهیجا هے - خط سے معلوم هوتا هے که آج سے پہلے کبهي انهیں اس مقصد کے لیے کسي شخص کو بهیجنے کا اتفاق نہیں هوا -

چنانچه وہ اپنے اسي خط میں سلطان المعظم کو لکهتے هیں :

" اب هماري تمام امیدیں آپ هي کے هاتهه وابستہ هیں - هم کسي ایسے شخص کو نہیں جانتے ' جس سے همارے تعلقات آپکے تعلقات سے زیادہ قریب هوں - کیونکه آپ جانشین رسول الله اور هم تمام مسلمانوں کے خلیفه هیں - اسکے علاوہ کوئي اور شخص ایسا نظر بهي نہیں آتا جس سے یه امید هو که وہ اتباع اسلام کے باب میں هماري خواهشوں کے پورا کرنے میں همیں مدد دیگا "

میجر رنلي اپني اور مسلمانان مورو کے تعلقات کي سرگذشت بیان کرتے هوے کہتے هیں :

" میرے اور مسلمانان مورر کے تعلقات ان مساعي کي بدولت هوے هیں ' جو میں نے آستانے میں انجام دي تهیں - جسوقت یه جزائر ریاستہاے متحدہ امریکه کو ملے هیں اسوقت اسکا معتمد مسٹر اوسکار ٹررس آستانے میں مقیم تها - اسکو جب معلوم هوا که هماري نئے مستعمرات (نو آبادیوں) میں بہت سے مسلمان بهي هیں ' تو وہ سلطان عبد الحمید خاں سے ملا ' اور معاهدہ ریاستہاے متحدہ و صوبه طرابلس الغرب پیش کیا ' جسکي دفعه ۱۱ - میں لکها تها :

" چونکه ریاستہاے متحدہ کي حکومت کي بنیاد کسي حیثیت سے بهي مسیحیت پر نہیں هے ' اور چونکه یه حکومت مسلمانوں کے اسباب راحت ' انکے عقائد ' انکے مذهب کے ساتهه ' کسي طرح بد سلوکي کا ارادہ نہیں رکهتي ' اور نیز کیونکه وہ آج تک کسي مسلمان قوم سے معرکه آرا نہیں هوي هے ' اسلیے فریقین اس امر پر متفق هیں که دونوں ملکوں کے تعلقات باهمي کے انقطاع کے لیے مذهبي امور سبب نه قرار دیے جائیں "

چونکه سلطان عبد الحمید خاں کو ان جزائر کا حال معلوم نه تها ' اسلیے پہلے انهوں نے یه دریافت کرنا چاها که آیا درحقیقت ان جزائر میں مسلمان رهتے هیں ؟ اور کیا انمیں سے کوئي جماعت اداے فریضۂ حج کے لیے حجاز بهي آئي هے ؟ پهر اسي غرض سے انهوں نے ایک تار بهي مکه معظمه بهیجا - حسن اتفاق سے ان جزائر کے دو شخص وهاں موجود تهے - سلطان عبد الحمید نے ان دونوں آدمیوں کے هاتهه مسلمانان جزائر کے پاس خطوط بهیجے ' اسمیں انهوں نے نصیحت کي تهي که حکام کے ساتهه دوستی و محبت کے تعلقات رکهیں - یه انهیں خطوط کا اثر تها که جب یہاں انگنیلڈر کے قاصد آئے ' اور باشندوں کو بغاوت میں شرکت کي دعوت دي ' تو مسلمانوں نے شرکت سے صاف انکار کردیا -

میجر رنلي کو مسلمانان فلیپائن (ٹون ماس) کہتے هیں - ٹون ماس کے لفظی معني بادشاہ ' باپ ' یا سردار کے هیں -

مسلمانوں نے ایک بہت بڑي مرصع انگشتري بهي بطور یادگار انکو دي هے ' اور وہ هر وقت اسے فخریه زیب انگشت رکهتے هیں -

مسلمانوں میں میجر رنلي کي هر دلعزيزي اور محبوبيت کا يه عالم هے که جب سے وہ روانه هوے هيں' هر نماز جمعه کے بعد جو لوگ قران حکیم پڑھسکتے هيں' وہ سورہ ياسين' اور جو لوگ اس نعمت سے محروم هيں' وہ دو رکعتيں پڑھکے دعا مانگتے هيں که ترون ماس ميجر رنلي باحترام و اکرام آستانے پہنچيں ' سفراء و جلالتماب سلطان المعظم سے ملاقات هو' اور مقصد سفر ميں کامياب هوں' اور پهر بخير و خوبي و راحت و آرام جزائر واپس آئيں !!

جلالتماب سلطان معظم کیخدمت میں جو عريضه بهيجاگيا هے وہ نهايت فصيح و بليغ عربي ميں لکها گيا هے - يه عريضه ايک سفيد مچهلي کے کاغذ کے غلاف ميں هے -

يه غلاف سرخ ' زرد ' اور سبز' تين رنگوں کے فيتے سے آراسته هے - يه رنگ غالباً اسواسطے انتخاب کيے گئے هيں که يهي رياستہاے متحدہ امريکه کا شعار هے -

اس واقعه سے متعدد نتائج نکلتے هيں :

(۱) سلطان المعظم کا به حيثيت خليفه دور دراز کے جزائر تک پر مذہبي اقتدار هونا -

(۲) مسلمانوں کي امن پسندي' جو هر جگه نماياں هے -

(۳) ترکي نے هندوستان کے مسلمانوں کے نام غدر سنه ۵۷ کے بعد ايک فرمان بهيجا تها' جس ميں شورش و بد امني سے بچنے کي ترغيب دي تهي - ترکي کا يه ايک احسان عظيم هے جسکو شايد گورنمنٹ اف انڈيا بهلا چکي هو' مگر اس واقعه سے معلوم هوتا هے که صرف هندوستان هي کي خصوصيت نهيں ' بلکه جزائر فليپائن کے مسلمانوں کو بهي ترکي نے امن و وفاداري کي تعليم دي تهي ' اور اس طرح اسنے اپنے اثر کو يورپ کي نو آباديوں ميں کبهي يورپ کے زعم کے مطابق وسيلۀ شورش و بغاوت نهيں بنايا - شورش تو يقيناً اچهي بات نهيں ' ليکن بهتر تها که ترکي اپنے اثر سے طلب حقوق و حصول حريت کي سعي ميں کام ليتي -

(۴) مسلمانوں کي احسانمندي اور احسان پرستي ' که ايک مسيحي کا سلوک انسے اچها هوا ' تو اسکے ليے دعائيں مانگيں ' اور اسکو باپ کهکر پکار تے هيں - افسوس که اس احسان پرستي کا انهيں يورپ سے جو جواب ملا ' اسکا اشارہ اب تغير خصلت کي طرف هے ' اور مبارک هيں وہ' جو اس اشارے کو سمجهيں اور اسپر عمل کريں !

الهلال کي ايجنسي

واقعۀ " سيد هاشمي "

قائم مقام پرنسپل کي تصريح

کچهه عرصه سے سيد هاشمي کے کالج سے اخراج کے متعلق اخبارات ميں غلط اور بے بنياد خبريں شايع هو رهي هيں - اس قسم کي افواهيں خواہ غلط هوں يا صحيح' کسي حالت ميں نه طالب علم کے ليے مفيد هيں نه کالج کے ليے - ميں مناسب سمجهتا هوں که اسکے متعلق اصل واقعات شائع کردیے جائيں - يه مشهور کيا گيا هے که سيد هاشمي نے ڈينس ڈنر کي مخالفت اس بنا پر کي که همارے بهائيوں پر مصيبت آ رهي هے' اور اس مخالفت کي سزا ميں انهيں نکال ديا گيا - اسکے اصل واقعات يهه هيں :

ڈنر کي تاريخ سے دو هفته پيشتر ڈينس کميٹي کا ايک جلسه هوا جسميں سيد هاشمي شامل تهے ' اور اُس جلسه ميں يهه قرار پايا که پرانے عهده داروں کي علحدگي اور نئے عهده داروں کے چارج لينے کي تقريب ميں ايک ڈنر ديا جارے - اس کميٹي ميں سيد هاشمي نے کسي قسم کي مخالفت نهيں کي - ڈنر کي تاريخ مقرر هوگئي - مهمانونکے پاس انويٹيشن جا چکے ' جسکو انهوں نے قبول کرليا ' تمام جنس خريدي جا چکي - آخر وقت ميں هاشمي نے کالج کے کچهه اور طلباء کو جنکا ڈيپوٹيشن سے کچهه تعلق نهيں تها بهڑکا کر يهه رزوليوشن پاس کرايا که ڈينس ڈنر نهيں هونا چاهيے - اسپر ڈينس کميٹي کا جلسه هوا ' اور يه بيان کيا گيا که اسکو ڈنر کي مخالفت کميٹي ميں کرنا چاهيے تهي - اگر اُسکا مقصد همدردانه هوتا تو وہ ڈينس کي کميٹي ميں مخالفت کرتے ' اور پندرہ روز خاموش رهکر ايسے وقت ميں ' جبکه ڈنر کا ملتوي هونا نا ممکن تها ' ايسے نا جائز طريقه سے اعتراض نکرتے - کميٹي نے يه خيال کيا که اسکا يه فعل که کميٹي ميں بيٹهکر خاموشي سے ايک بات کي موافقت کرنيکے بعد باهر جا کر اوسکے خلاف اورونکو ورغلانا ايک شريف علي گڈہ بواے کے کيرکٹر کے خلاف هے - چنانچه ڈينس کميٹي کي ممبري سے انکا نام خارج کرديا گيا ' اور يه معامله يهيں ختم هوگيا - انکے اخراج کے اسباب يهه هيں :-

(۱) پچهلے تين سالوں ميں ٹيوٹر کے پاس انکے متعلق خراب رپورٹيں آئيں' اور انکو متعدد مرتبه انکے ٹيوٹر نے متنبه بهي کيا - اور ايک مرتبه کچهه نا گوار گفتگو بهي هوئي -

(۲) انهوں نے اپنے اسسٹنٹ کي سچائي کے خلاف جهوٹي روايتيں مشهور کيں -

(۳) انهوں نے سنير اسٹاف کے ايک پروفيسر کو جهوٹ بولکر دهوکا ديا' جسپر پرنسپل صاحب نے بهت تنبيه کي' اور کها که تهوڑي سي بات پر وہ نکالدیے جائينگے -

(۴) تهرڈ ايرکے سالانه امتحان ميں وہ باتيں کرتے هوے پکڑے گئے -

(٥) فضل الحسن مرهاني اڈیٹر اردوے معلی کو جو سڈیشن میں سزا یاب هوچکے هیں پرنسپل نے به اتفاق آنریری سکٹری کالج میں آنیکی اور طالبعلموں کو آنسے ملنے کی ممانعت کی ہے - سید هاشمي کا ارنسے ربط و ضبط رها اور ارنکے پلیکاٹ کے نوٹس نمایش میں تقسیم کرنے میں نمایاں حصه لیا -

یه مشہور کیا جاتا ہے که ارنکو آندھي اور مینهه میں رات کے وقت نکالا - جس طالبعلم نے ارنکو اپنے یہاں ٹھرایا ارنکو نکالا - اور جسنے روٹي کھلائي اسکو بھي نکالدیا - اسکے متعلق واقعات یه هیں که ارنکو صبح آٹھه بجے کالج سے چلے جانے کے لیے کہا گیا' اور انکي متعدد قسم کي فیس معاف کر کے ارنکو سفر خرچ کے لیے روپیه بھي دیا گیا - اور کہا که ارسي روز پانچ بجے کي گاڑي سے چلے جاویں' اور اسسٹنٹ ٹیوٹر صاحب ارنکو اسٹیشن پر روانه کرنے گئے - وہ ارس روز نہیں گئے' اور تین دن تک ایک طالبعلم کے یہاں چھپے رهے' جسکي کسیکو کوئي اطلاع نہیں کي گئي - ان طالبعلم کے خلاف چونکه پہلے کوئي بات نہیں تھي اسلیے ارنکو متنبه کر کے ارسکا کمرہ تبدیل کر دیا گیا' اور کوئي سزا نہیں دیگئی - هاشمي کے اخراج کے بعد پرنسپل اور ٹیوٹر نے نوٹس دیدیا تھا که کوئي طالبعلم سید هاشمي کو ریسیو کرے - ایک طالبعلم نے اس حکم کے خلاف سید هاشمي کو ایک شاندار ڈنر دیا' جسمیں بہت سے طلبا کو مدعو کیا - سید هاشمي کو هار پہنایا - اسپر اس طالبعلم کو صرف ایک ماہ کے لیے اسٹیکیٹ کیا - اس طالبعلم کي پہلے سے بھي کچھه شکایتیں تھیں - سید هاشمي کي روانگي دهلي کو شام کے پانچ بجے هوئي' اور ارس روز اتفاق سے خاص طور پر موسم اچھا تھا - ارنکے روانه هونے کے بعد ٹھوڑ ور اور اسسٹنٹ ٹیوٹر میرے مکان پر آئے - ان تمام واقعات کے لکھنے کے بعد میں اخبارات کے ایسے اڈیٹروں سے جو کالج کے دوست هیں اپیل کرتا هوں که وہ کالج کے متعلق خبریں شایع کرنیسے قبل آنریري سکریٹري یا پرنسپل سے واقعه کي تصحیح کرلیا کریں - مجھے خوشي ہے که چند اڈیٹر صاحبان نے تصحیح کے لیے پرنسپل یا آنریري سکریٹري کو لکھا -

ضیاء الدین احمد

قائم مقام پرنسپل ایم - اے - او - کالج - علیگڈہ

داستانِ خونیں

مظالم بلقان اور اسکي اشاعت

حضرت مولانا - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - آپکے اخبار مورخه ۱٤ - مئي سنه ۱۳۱۹ سے ظاهر هوتا ہے که مجلس دفاع ملی نے جو روداد مظالم بلقان کي شائع کي ہے اور اوسکے تراجم مختلف السنه یورپ میں کیے گئے هیں - اوسکي ایک کاپي انگریزي آپکے پاس پہنچ گئي ہے' اور آپ اوسکا ترجمه اپنے اخبار میں وقتاً فوقتاً چھاپتے رهینگے - آپنے یهه خیال بھي ظاهر فرمایا ہے که اگر همدرد اسکو چھاپ دے تو بہت بہتر هو' میري راے ناقص میں نه صرف همدرد بلکه کل روزانه اور هفته وار اسلامي اخبارون میں اسکي اشاعت ازبس ضروري ہے - اور میں أمید کرتا هوں که ان اخبارات سے پرائیوٹ خط و کتابت کرکے آپ اسکا انتظام فرمائینگے - اخباروں کي اشاعت کے بعد جیسا که آپکا خیال ہے اس روداد کو ایک رساله کي صورت میں شائع کیا جاے -

تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان هند کا ایک ورق

اعانۂ مہاجرین

اعلانِ جان فروشي

جناب عبد الحي خاں صاحب از دیو دک

حضرت مولانا مد ظله العالي - سلام مسنون - اسوقت یوروپین ٹرکي کے مظلوم و بے خانماں مهاجرین کے مصائب اور احتیاج کے تار کا مضمون اور آنکے حال زار کا مرقع جانگزا مندرجۂ الهلال پیش نظر ہے -

کیا عرض کروں که دل بیتاب کیا کہه رها ہے' اور آنکھوں سے کیا بہه رها ہے؟ جس ایثار سے آپنے بذریعه قیمت اخبار ۳۰ هزار کي فراهمي کا انتظام و اعلان فرمایا ہے وہ نہایت مستحسن اور سهل الحصول طریقه ہے - بفضله تعالی قوم میں هزاروں عالي همت اور صاحب دل ایسے

[بقیه مضمون پہلا کالم]

اسکے متعلق اسقدر عرض کرنا ضروري تصور کرتا هوں که اس روداد کا ترجمه آپ خود فرمائیں - اور اگر کوئي اور شخص انگریزي سے اردو میں ترجمه کرے تو بھي آپ اوسپر خاص نظر و اصلاح فرما دیں - یه رساله اردو ٹائپ میں نه چھپے' بلکه لیتھوگراف میں' کیونکه عوام الناس ٹائپ کو اچھي طرح نہیں پڑھه سکتے' اور کم از کم اوسکے پڑھنے میں دقت محسوس کرتے هیں - اس رساله کے ترجمه میں مغلق الفاظ سے حتی الوسع احتراز کیا جاے' کیونکه بد قسمتي سے هندوستان میں عربي تقریبا معدوم و مفقود هوگئي ہے - یهه رساله خوشخط هو' مگر کاغذ کي پروا نہیں' خواہ کیسا هی کم قیمت هو - اسکي ایک لاکهه کا پیاں تمام هندوستان میں کم سے کم شائع کي جائیں - اور اصلي قیمت (Cost Price) پر فروخت کیجائیں - میں نہیں جانتا که اس روداد کا عربي میں بھي ترجمه هوا ہے - لیکن اگر نہیں هوا تو ضرور هونا چاهیے - اور مصر اور شام اور بلاد عرب طرابلس وغیرہ مقامات میں اسکي هزاروں کاپیاں مشتہر کرني چاهئیں - حج بیت الله کے موقع پر اسکي اشاعت خصوصیت سے کیجاے' تا که مسلمانوں کي آنکھیں کھلیں' اور وہ خواب غفلت سے کروٹ لیں - اجکي ڈاک میں بطور چندہ دس روپیه کا مني آرڈر اس رساله کي اشاعت کی غرض سے آپکی مبارک خدمت میں بھیجتا هوں - أمید ہے که اسکي اشاعت کي لیے بہت زیادہ چندہ کي ضرورت نهوگي اور تھوڑي سي سعي سے کافي چندہ هوجائیگا - کل شہروں میں ائمه مساجد جامع کے پاس یه روداد مفت بلا قیمت جاني چاهیے - اس روداد کے عربی ترجمه کے لیے آپ قسطنطنیه میں خط و کتابت فرماکر انتظام باساني فرماسکتے هیں - میري راے میں اس اشاعت سے ایک اور بھي مدعا حاصل هوگا' اور وہ یهه که گورنمنٹ برطانیه کے رحم اور دیگر یوروپین حکومتوں کي بے رحمي اور قساوت کا اندازہ عامۂ خلائق کو بمصداق تعرف الاشیاء باضدادها هوجائیگا والسلام -

راقم ایک مسلمان

موجود هیں که ارنمیں سے صرف ایک متنفس هي اتني قلیل رقم کو بلا تکلف دیکر مظلوم مهاجرین کي اعانت فرما سکتا هے - ذرا همت کو کام فرمایا جاے تو ارباب همم کیلیے یه امر کچهه بهي دشوار نہیں :

همت نخورد نیشتر لا و نعم را

عجب نہیں جو ابتک کسي غیور همدرد نے رقم مطلوبه آپ کي معرفت قسطنطنیه بهیجوا دي هو - یا آپکو بذریعه قیمت اخبار حسب اعلان ایک معتد به رقم وصول هوچکی هو - وکفی بالله وکیلا -

آه ! آه ! ! مولانا - خدا کي قسم میرے پاس اسوقت بجز نقد جان کوئي سرمایه نہیں ' جس سے اپنے مظلوم بهائیونکي اعانت کرسکوں ' البته کوئي خرید فرما لے تو میں بکنے کیلیے تیار هوں ' مگر حیران هوں که مجهه بدترین خلایق کو کون خریدیگا ؟ مجهه میں نه ایاز کا سا حال و قال ' نه یوسف کا سا حسن و جمال ' پهر کہتا هوں که گو کچهه نه سهي مگر انسان هوں - مسلمان هوں -

جبکه ادنے ادنے اشیاء چندہ کے جلسونمیں روپیوں اشرفیوں سے بذریعه نیلام نهایت احترام کے ساتهه بک گئي هوں ' اور جبکه پهٹے کپڑے ٹوٹے جوتے تک بک جاتے هیں ' تو کیا دس کروڑ اهل اسلام میں ایک خریدار سراپا ایثار بهي مجهکو میسر نه آئیگا ؟

پهر هاں اے جان عزیز ! بتا که اب تیرا کیا عزم هے ؟ گو تو سب سے عزیز سہی اور نقد دو عالم تیرے مقابله میں هیچ ' مگر تیري محبت کي قسم که تو جان آفریں کي خوشنودي سے تو زیاده هرگز عزیز نہیں - اگر تو اسوقت بهي کام نه آئي تو پهر کس کام کي - خدا را تامل نکر اور اپنے ستم رسیده بهائیوں کي اعانت میں قربان هوجا !

یا خدا میري اس صداے جانفروشي کو در اجابت تک پهونچا اور شرف قبول عطا فرما - و افوض امري الی الله -

حضرت مولانا - حاشا آپ میري اس تحریر کو شاعرانه تعلي یا دیوانے کي بڑ خیال نه فرمائیں - میں آپکو بعزم و استقلال ' به ثبات عقل و هوش ' و برضا و رغبت ' بلا اکراه و جبر مطلع کرتا هوں ' بلکه اختیار دیتا هوں که جو صاحب ' جن داموں چاهیں ' مجهکو خرید فرمالیں یا آپ جسکے هاتهه جس قیمت پر چاهیں فروخت فرما کر زر قیمت فوراً قسطنطنیه روانه فرمادیں - مجهه عذر نکرونگا ' اور تا زیست اپنے مولی کي غلامي سے انحراف نکرونگا ' معامله طے هوجانے پر با ضابطه خط غلامی بهی لکهدونگا - و بالله التوفیق -

یه خادمه ایک غریب شوهر کي زوجه هے - جو کثیر العیال بهي هیں - میرے غریب شوهر مسمی منشي محمد عبد الکریم صاحب سکنه فسنت پان بازار سکندر آباد نے ابهي ابهي مجهسے فرمایا که همارے ترک بهائي ' بهنیں ' اور مائیں ' جو مهاجرین هیں ' بڑي سخت مصیبت میں هیں - ان کي امداد کے لیے حضرت مولانا ابوالکلام مدظله نے اپنا اخبار مفت بهیجنے کا وعده فرما کر اعلان شائع کر دیا هے - یه خادمه آپکي دن دوني رات چوگني دولت بڑهنے کے لیے اور درازي عمر کے لیے دعا کرتي هے -

جبسے که جنگ طرابلس اور جنگ بلقان شروع هوئي - اور همارے پیارے ترک بهائیوں ' بهنوں ' اور ماؤں ' اور ننهے ننهے بچوں پر ظالم بلقانیوں و اطالیوں نے مظالم کیے هیں - انکا حال سن سنکر میرا اور میرے شوهر کا کلیجه پاش پاش هو چکا هے - هم دونوں جب کبهي اپنے بچوں کو محبت کی نظر سے دیکهتے هیں تو همارے پیارے و عزیز ترک شهداء ' پیاري مائیں ' پیاري بهنیں - پیارے و عزیز بچے یاد آجاتے هیں ' اور بے اختیار آنکهه سے جهڑي شروع هوجاتي هے - ....

آه ! اے رب العالمین ! تیري شان قهاري کو کیا هو گیا ؟ تیرے حبیب کي امت پر یه کیسي مصیبت هے ؟ تو اور تیرا عرش سکوت میں کیوں هے ؟ تیري وحدانیت اور تیرے حبیب کي رسالت کي گواهي دینیکا بدله یه هم سے لیا جا رها هے -

مجهے بچپن سے اردو اخبارات دیکهنے کا شوق هے ' لیکن اب اخبارات دیکهتي هوں تو اسلام پر هر طرف ایک اندهیاري سي چهائي هوئي معلوم هوتي هے - اب تو یہی بہتر معلوم هوتا هے که دنیا کے کل مسلمان ایک دل هوکر اسلام کي حفاظت کا عهد کرلیں - اسکا نتیجه جو کچهه خداے پاک کو منظور هوگا - هوگا - همارا بهروسه تو اس خداے وحده لا شریک پر هے - میں تو اس دن کو اپنے لیے عید سے بڑهکر جشن کا دن سمجهوں جس دن اپنے شوهر اور اپنے نو ساله فرزند کو شهید هوتے دیکهوں - اور میں خود بهي " فاطمه بنت عبد الله " کے قدم بقدم چلکر شهید هوں ' جو جنگ طرابلس میں شهید هو کر حوران بهشتي کے آغوش میں کهیل رهي هے ' اور جسکا حال حضور نے اخبار میں لکها تها -

کل میرے غریب شوهر نے آٹهه روپیه کلدار بذریعه مني آڈر (اعانۂ مهاجرین عثمانیه) کے لیے بهیجا هے ' اوسي سلسله میں آج یه خادمه بهي آٹهه روپیه بذریعه مني آڈر ارسال کرتي هے - همکو کسي معاوضه کي ضرورت نہیں -

(از جناب محمد حسین صاحب سکریٹري انجمن هلال احمر بلگام)

روزانه زمیندار میں اعانه مهاجرین کے عنوان سے الهلال کا شایع شده مضمون نظر سے گذرا - آپنے عالي همتي اور ایثار سے الهلال کي چار هزار کاپیاں وقف امداد مهاجرین کي هیں - جزا کم الله احسن الاجزا - آپکي اس عالي همتي کي صرف زباني داد دینا تو نهایت آسان امر هے ' لیکن اصل بات یه هے که کچهه عملي کارروائي بهي کر دکهلائي جاے - اسي خیال سے میں نے آج نماز جمعه کے بعد جامع مسجد میں ایک مختصر تقریر بیان کي ' اور مسلمانوں سے اس امر کي تحریک کي که کم از کم هر ایک مسجد کے لیے ایک الهلال ضرور خریدا جاے جسکي خریداري هم خرما و هم ثواب سے بهي بڑهکر هے - اسي وقت آٹهه روپیه جمع هوگئے جو آپکي خدمت میں بذریعه مني آرڈر روانه کئے گئے هیں - وصول فرما کر الهلال امام صاحب مسجد بلگام کے نام جاري فرمادیں -

اراده هے که هر ایک مسجد میں جاکر لوگونکو اسکي خریداري پر آماده کروں تا که ایک معقول تعداد الهلال کے خریداروں کي پیدا هو جاے - اور اس طرح مهاجرین کي بهي اعانت هو -

الهــلال

(کثر الله امثالکم - کهه نہیں سکتا که جناب کے اس خلوص و درد اسلامي نے میرے دل میں کیسي جگه پیدا کر لي هے ؟)

حضرت مولانا - الله تعالی آپکے علم و فضل میں برکت و اضافه کرے - مجهه ضعیف و نحیف کا عزیز از جان فرزند عبد الرحیم کاتب بعمر ۲۲ - سال آپ کے اخبار الهلال کا عاشق شیدا تها - جب تک الهلال کو دیکهه نه لے ' اسے چین نه پڑتي تهي افسوس که اس

ضعیفی میں مجھے داغ جدائی دیگیا ؟ یعنی چند ماہ بیمار رهکر انتقال کر گیا - میری بقیہ عمر ضائع ہوئی - کیا کروں کدھر جاؤں ؟ مہاجرین بلقان کا درد ناک احوال جو آپ نے الہلال میں تحریر کیا ہے اس سے دلپر سخت صدمہ پہنچا - مرحوم کے طرف سے ایک روپیہ چندہ ارسال کرتا ہوں ' اسکو قبول فرماویں ' اور میرے بیٹے کے حق میں دعا فرمالیں کہ خدا اسکی مغفرت کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہہ دے آمین -

الهـــلال

(عظم اللہ اجـــورکم بمصائبکم - اللہم اغفـــرہ وارحمـــہ ' وانت خیر الراحمین !)

(نصل کریم حکیم ڈویزنل کورٹ ہوشیارپور)

عزیزہ اہلیۂ برادرم ڈاکٹر اشفاق محمد صاحب حکیم مقیم ہاتھی دروازہ امرت سر دو تین ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں - تبدیل آب وہوا کی غرض سے یہاں آئی تھیں - بیماری کی شدت سے چونکہ وہ بہت دلگیر اور مایوس تھیں ' اسلیے انہیں خیال ہوا کہ اپنے زیورات راہ خدا میں دیدیں - چنانچہ دو بالیاں جو امرت سر میں غالباً ۵۸ روپیہ کو خریدی گئی تھیں ' مجھے دیدیں کہ انہیں کسی عمدہ مصرف میں لگا دیا جاوے - کل رات الهـــلال کو پڑھتے ہوے دل میں خیال آیا کہ اعانت مہاجرین سے اچھا مصرف اور کوئی نہیں ہو سکتا -

آج ہر دو بالیاں ڈبیا میں بند کرکے ارسال خدمت والا ہیں - یہ خالصاً آپکی نذر ہیں ' آپ پسند کریں توانہیں اعانۂ مہاجرین میں بهیجدیں - اور مریضہ کے حق میں دعاے صحت فرمالیں -

الهـــلال

(اللہ تعالی اُس مومنۂ مخلصہ کو صحت عطا فرماے - جمیع قاریین الہلال سے التجا ہے کہ انکے حق میں دعاے صحت و سلامتی فرمالیں)

(از جناب نظیر احمد خان صاحب سہسرامی)

ہمارے والد ماجد مولوی سبحان احمد خانصاحب ناظر عدالت دیوانی برابر الہلال دیکھا کرتے ہیں - اس ہفتہ کے الہلال کو دیکھکر نہایت غمگین ہوے ' اور مہاجرین کی حالت دیکھکر دل بھر آیا - چنانچہ ۳ - سو روپیہ اپنے مشاہرہ سے پس انداز اس ارادہ سے کیا تھا کہ حج کو تشریف لیجاویں - مگر حالت مہاجرین قابل رحم ہے - فوراً حکم دیا کہ کل روپیہ " بمد اعانۂ مہاجرین " دفتر الہلال کو بهیجدو کہ منزل مقصود تک پہونچ جاے - اور ان بیکسوں کی دستگیری ہو - لہذا حسب الحکم جناب موصوف الصدر مبلغ ۳ - سو روپیہ بذریعہ کرنسی نوٹ بیمہ ارسال ہے - امید کہ رسید سے بہت جلد مطلع کرینگے - اور " اعانت مہاجرین " کے مد میں جمع کرینگے -

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ

(۱)

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب انوار الحق صاحب سوداگر - پورنیاں - شاہجہانپور	•	•	۱۶
مسلمانان قصبہ رسولی بذریعہ جناب برہان حسین صاحب	•	۷	۱۶
جناب عبدالرضا خانصاحب - آر - اے - آر - کہیری - لکھیم پور	•	•	۲۲
جناب حاجی محمد محي الدین صاحب بنگلور	•	•	۵
جناب عبد المجید خانصاحب انسپکٹر - شورکوٹ جھنگ	•	•	۱۰
زمینداران گھوڑہ بذریعہ غلام محمد صاحب	•	۱۵	۲
جناب مولانا سبحان احمد خانصاحب ناظر عدالت بھاگل پور	•	•	۳۰۰
جناب احمد حسین صاحب ٹھیکہ دار نہر درگئی پشاور	•	•	۳۰
جناب معزالدین احمد صاحب سبزیمنڈی - الہ آباد	•	۱	۱۵
غیور مسلمانان بازید پور - مونگیر	•	۵	۱۶
جناب ایم - ترابعلیخا نصاحب - تحصیلدار حیدر آباد دکن	•	•	۵۰
مسلمانان جہلم			۱۰۰
جناب عبد الغفور صاحب - بسین برہما	•	۲	۱
جناب امراؤ علی صاحب دہلی	•	•	۲
جناب مولوی حبیب الدین صاحب دہلی	•	۸	•
جناب ایم امین الدین صاحب بیرسٹر لائل پور	•	•	۳
جناب محمد اشفاق النبی خانصاحب سب انسپکٹر رامپور	•	•	۸
جناب میران بخش صاحب پٹواری ہوشیارپور	•	•	۵۰
جناب منشی مہدی حسن صاحب محرر چنگی پرتاب گڈھ اودھ	•	•	۸
جناب سید فضل احمد صاحب - خوشبو ساز بریلی	•	•	۱۵
جناب ایم - حصول احمد صاحب انریری مجسٹریٹ خیر آباد	•	•	۱۰۰
مسلمانان کھونٹی بذریعہ عزیز الحق صاحب مختار - کھونٹی - رانچی	•	•	۲۰
جناب محمد نصیر صاحب موضع ہرکاران بریگھا	•	۹	۱۰۳
جناب ور بیگ صاحب وکیل جونپور	•	•	۵
جناب ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب بکانی - کوئٹہ	•	•	۳
جناب شیخ فضل احمد صاحب - گجرات	•	۸	۷
جناب سید محمد تقی صاحب - از گونڈہ	•	•	۲۵
جناب سید فضل شاہ صاحب جہت پٹ	۶	۸	•
میاں نذیر حسین صاحب از لوھیا نوالہ ضلع گوجرانوالہ	•	•	۳
جناب جمال خاں کشمیری گکھر - گوجرانوالہ	•	•	۱
ایک صاحب درد از قصور لاہور	•	•	۵۰
معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی	•	•	۷

بذریعہ معین الدین احمد صاحب قدوائی ندوی زیورات
(بہ تفصیل ذیل)

جوشن نقری مرصّع ۱۹ عدد - جوشن نقری سادہ ۲۳ عدد - گرنٹہ نقری - بجلی طلائی ایک جفت - کیل طلائی ایک عدد - چوڑی نقری ۴ عدد - چھپی نقری ۴ عدد - آرسی نقری ایک عدد

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب سید علی حامد شاہ صاحب سجادہ نشین سندی ہردوئی	•	۳	۳
شیخ محمد بخش صاحب سکریٹری ٹرکش ریلیف فنڈ - امرتسر	•	•	۳

باقی آیندہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD AT THE HILAL ELECTRICAL

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طورپر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اُسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[۲۰] ریویو اف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزی میں یورپ امریکہ و جاپان وغیرہ ممالک میں زندہ مذهب اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبی علیہ السلام کی پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہی ایک پرچہ ہے جس کو درست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجھا ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک رایوں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکھنو - ریویو آف ریلیجنز ہی ایک پرچہ ہے جس کو خالص اخلاقی پرچہ کہنا صحیح ہے - عربی میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسی زبان میں شایع نہیں ہوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچہ دلچسپ مضامین سے بھرا ہوا ہے - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے متعلق جو جاہل عیسائی الزام لگایا کرتے ہیں - ان کی تردید میں نہایت ہی فاضلانہ مضمون اس میں لکھا گیا ہے - جس سے عمدہ مضمون آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا -

مسٹروب صاحب امریکہ - میں یقین کرتا ہوں کہ یہ رسالہ دنیا میں مذهبی خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت ہوگی - اور یہی رسالہ ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعہ ہوگا - جو جہالت سے سچائی کی راہ میں ڈالی گئی ہیں -

ریویو آف ریویوز - لنڈن - مغربی ممالک کے باشندوں کو جومذهب اسلام کے زندہ مذهب ہونے کے مضمون سے دلچسپی رکھتے ہوں چاہیے کہ ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاہور - یہ رسالہ بڑے پایہ کا ہے - اس کی تحقیقات اسلام کے متعلق ایسی ہی فلسفیانہ اور عمیق ہوتیں ہے - جیسی کہ اس زمانہ میں درکار ہے سالانہ قیمت انگریزی پرچہ ۳ روپیہ - اردو پرچہ ۲ روپیہ - نمونہ کی قیمت انگریزی ۳ آنہ - اردو ۲ آنہ - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آنی چاہیئیں ٭

[۲۳]

گھر بیٹھے عینک لیجیے

زندگی کا لطف آنکھوں کے دم تک پھر آپ اسکی حفاظت کیوں نہیں کرتے؟ صرف اسلیے کہ قابل اعتماد عینک آسانی سے نہیں ملتی؟ مگر اب تو یہ دقت نہیں ایک اطلاعی کارڈ پر ہمارا ممتحن چشم حاضر ہوگا بالکل نئے اصول پر امتحان لیجائیگی -

ایم - ان - احمد - اینڈ سن

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ - ڈاکخانہ ریلسلی - کلکتہ

---

[۲۴]

عمدہ آم شیریں

آپ خریدنا چاہتے ہیں تو ملیح آباد کا "سفیدہ" - منگا لیجے ۳۲ دانہ کی قیمت ۳ - روپیہ ۱۵ - آنہ - ۶۴ - آم تک محصول وخرچ ایک روپیہ - ۱۵ - جولائی - تک ملسکتا ہے پھر نہیں - پھول پتی کے بیج پود ہے' آم کی قلمیں بالکل سستے داموں لیجئے

نذیر برادرس کنول ہار ایجنسی ملیح آباد - لکھنؤ

---

[۲۵]

اشتہار

چند قومی نظموں کا مجموعہ جلکی قیمت انجمن مہاجرین اسلام میں داخل کیجائیگی -

ڈیڑھ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ایک فرد - روانہ ہوسکتا ہے

۲ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ۶ - فرد " "

۸ آنے کی ٹکٹ آنے پر - ۱۲ - فرد " "

المشتہر خاکسار خادم الدھر سید غلام باری زھر - محمد منزل بہار

---

[۱۶]

سسٹم راسکوپ لیور واچ ۱۹ سائز

مضبوط - سچا وقت برابر چلنے والی - گھڑی کی ضرورت ہے تو جلد منگائیں معہ محصول دو روپیہ آٹھ آنہ فیکر -

ایم - اے - شکر اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ ڈاکخانہ دھرمتلہ کلکتہ

---

[۱]

اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سلجھانا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے -

قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے :
نفخ ہوجانا' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

---

[۱۸]

انجن مارکہ — رجسٹری شدہ

شیخ غوث علی حاجی وارث علی پرفیومر نمبر ۶ اپر چیت پور روڈ جوڑا ساکھو کلکتہ

عرق جوہر گلاب
درد چشم کیلئے اکسیر دو چار قطرہ ایک گلاس پانی خواہ شربت میں ڈالدینے سے نہایت عمدہ خوشبودار ہوگا

عرق جوہر کیوڑہ
مفرح دل ودماغ - اور روح کو تازگی بخشتی ہے دو چار بوند پانی خواہ شربت میں ڈالنے سے عمدہ خوشبو ہوجائیگا

گل بہار تیل
بہت پھولوں اور بوٹیوں کی آمیزش سے تیار کیا گیا ہے بالوں کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے اور بڑھاتا ہے اور ضعف دماغ کیلئے مفید اور خوشبو میں لاثانی

بادامی جوہی تیل
یہ تیل بادام کے اوپر بنایا گیا ہے - خوشبو اسکی جوہی کے پھولوں کی طرح ہے کمزوری دماغ کیلئے ازحد مفید ہے -
قیمت
فی شیشی آٹھ آنہ

روغن مولسری
ہمنے اسکو خاص طور پر تیار کیا ہے - اسکی خوشبو کچے پھولوں کی طرح ہے نہایت خوشبودار و دافع درد سر وغیرہ
قیمت
چار اونس شیشی دس آنہ

لکھی بلاس تیل
یہ تیل خاص عورتوں کے لئے مقویات اور خوشبودار ریحوں سے ناریل کے تیل میں تیار کیا گیا ہے اس سے بال چکنے کالے لانبے اور چمکدار ہوتے ہیں - دل کو تازہ کرتا ہے
قیمت
پاؤ بھر کی شیشی بارہ آنہ

نوٹ
اگر حکم ہو تو وی پی روانہ کریں - پارسل خرچ ذمہ خریدار - بوقت فرمایش اخبار ہذا کا حوالہ ضرور لکھیں
نیازمند
غوث علی حاجی وارث علی

لاکھوں بے خانماں مہاجرین

قسطنطنیہ کي گلیوں میں !!!

الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار' اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو' جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں ' اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا ' اور جنکي حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے ' انکو دفن کر دیں' جو زخمي ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں ' لیکن جو بدنصیب زندہ ' مگر مردے سے بدتر ہیں ' انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو ناگوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے' اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے' اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

(۱) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاؤنڈ یعنے ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاہتا ہے ' کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے ' اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ہي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

اس بارے میں جو صاحب درد اعانت فرمائیں گے فاجرہ علی اللہ ' ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ ' خود ہي اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاہتا ہے -

(۲) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے ' مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو آے مل رہا ہو' وہ خود نہ لے' اور اس اشد ترین ضرورت اسلامي کیلیے وقف کردے ؟

(۳) یقیناً میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا ' لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے ' تا کہ میں دیدوں ؟

(۴) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ہے - آج کي تاریخ سے ۳۰ جون تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے'** انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروري اخراجات خط و کتابت کیلیے وضع کرکے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا ' اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے ' اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے ' اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي (جو جیسا کچھہ ہے' پبلک کو معلوم ہے) انکے نام جاري ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کي قیمت سے ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال آے سے خود فائدہ اٹھانے کي جگہہ' اس کار خیر کیلیے وقف کر دیتا ہے -

(۵) اس وقت ماہوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے' اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں ' تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا ' اس نے مجبور کردیا ' اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي ' اس سے گریز کرنا ' اور صرف دوسروں ہي کے آگے ہاتھہ پھیلائے رہنا' بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے ' لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھا کر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یوروپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایا صوفیا کے سامنے

(۶) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے' جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر' پر تکلف' خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القرآن' اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں' اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے' جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں' جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات' مذاکرۂ علمیہ' حقائق و وثائق' المراسلۃ و المناظرہ' اسئلۃ و اجوبتہا' اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

(۷) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے' اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Telegraphic Address.
"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.
Hf-yearly „ „ 4-12

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
مسلم کلکتہ ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکتہ

عنوان تلغراف
« الہلال »

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۵ — کلکتہ : چہار شنبہ ۱۹ رجب ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۲

Calcutta, Wednesday, June 25, 1913.

اطــــلاع

خریداران الہــــلال کي خدمت میں

الـہلال کي دوسري ششماهی جلد کا یہ اخري پرچہ ھے - جن حضرات نے گذشتہ جولائي میں سالانــہ قیمت دي تھی ، یـا جنھوں نے جنوری میں ششماهی مرحمت فرمائي تھي ، انـکا حساب اس اشاعت سے ختـم ھو گیا - اگر ائندہ کیلیے الہلال کي اعانت مقصود ھو ، تو براہ کرم اس نمبر کو دیکھتے ھي ائندہ کیلیے قیمت روانہ فرمائیں ، یا ایک کارڈ لـکھکر وی - پی - کي اجازت دیں - ورنہ مجبوراً انکي خدمت میں ائندہ پرچہ روانہ نہو گا -

تــــذکار شہــداء اســــلام

الہلال کي " اشاعۃ خونیں "

افسوس ھے کہ جس مخصوص اشاعت کا گذشتہ پرچے میں ذکر کیا گیا تھا ، اسکي ترتیب کي بالکل مہلت نہ ملي - مطبوعات تو ھو چکي ھیں - انشاء اللہ اگلے سال کي ابتدائي اشاعات میں انکا حسب دلخواہ انتظام ھو جائیگا - تصاویر بنکر ھیں اور چھپ رھي ھیں - صرف مضامین کي ترتیب باقي ھے -

ایڈیٹر

فہرس

تصـــاویر

شذرات

خاتـــمة السـنـة الاولـــى

نهفتي نماں صدر كه غم دل نگفته ماند
اسرار عشق انچه تواں گفت ' گفته ايم

الحمد لله كه الهلال كي اشاعت كے پہلے سال كا يه اخري پرچه هے - اس پرچے پر دوسري ششماهي جلد ختم هوگئي ' اور اشاعة اتيه سے تيسري جلد شروع هوگي : فالحمد الله في البداية و الانتها ' و الشكر له في السراء و الضراء - و نسئل الله ان يرزقنا ' اعمال الحسنى ' و سعادة العقبى ' و خير الاخرة و الاولى :

ســـا ز عاشقان جهاں غير ما نماند كسے
بيار باده كه ما هـم غنيمتيم بسے

اس موقعه پر بهت سے خيالات تھے ' جو معرض تحرير ميں آجاتے تو بهتر تها - جس زندگي كيليے هر ساعت اور هر لمحے ميں اپنے نفس و اعمال كا احتساب ضروري هے ' كم از كم چهه مهينے كے بعد تو اسپر ايك نظر دال لي جاے - سب سے بهتر " كراماً كاتبين " انسان كيليے خود اسكا ضمير هے ' اور جو لوگ اس فرشتهٔ غيبي كي صدا كي سماعت حاصل كر ليتے هيں ' انكو احتساب اعمال كيليے قيامت كے دن كي ضرورت نهيں رهتي - وه جب كبهي اپني جستجو ميں نكلتے هيں تو خود انكے اندر سے آواز آتي هے :

اقـرا كتـابك ' كفى بنـفـسـك الـيـوم عـلـيـك حسيـبـا ! (١٥ : ١٧)	اپنے اعمال كي كتاب پڑهلے ' آج كے دن كسي دوسرے كاتب و شاهد كي ضرورت نهيں ' خود تيرے ضمير هي كا احتساب تيرے ليے كافي هے !

ليكن افسوس هے كه بعض ضروري اور مقدم افكار نے خاتمهٔ جلد كے لكهنے كي مهلت نه دي ' اسليے الله تعالى كے شكر' معاونين كرام كے تجديد ذكر ' اور آئنده كيليے طلب توفيق رفيق ' و استقامت و ثبات كي دعا پر ' اس جلد كو ختم كرتا هوں ' اور آينده اشاعات كے فاتحهٔ جلد ثالث كے مضمون پر بعض ضروري گذارشات وقت ملتوي -

جو كچهه كيا جارها هے ' سب كے سامنے هے - اور جو كچهه كرنے كا اراده هے ' اسكے ليے ادعا نهيں - صلے كي نه كبهي خواهش هوئي ' اور نه نكته چيني كي سماعت سے انكار هے - اگر كوئي ايك لمحه بهي خدمت ملة اور اعلاء حق كا نصيب هوا ' تو يه اسكا فضل هے - اور اگر نيتوں ميں كهوٹ اور كاموں ميں قصور رها ' تو يه ميرے نفس كي كمزورياں هيں : ما اصابك من حسنة فمن الله ' و ما اصابك من سيئة فمن نفسك -

پهلي صورت ميں تحسين كي خواهش نهيں مگر انصاف كي التجا ضرور هے - اور دوسري حالت ميں اعتراف سے گريز نهيں ' مگر دعا كي التماس البته ركهتا هوں - فنعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا و من يهدي الله فما له من مضل ؟

مسئله ارمنيه

ايشيائي تركي ميں زياده تر پانچ قوميں آباد هيں : ترك ' ارمني ' عرب ' كرد ' يوناني - انميں بڑي تعداد ارمنيونكي هے جن كي آبادي ٣٩ فيصدي هے - مسٹر تهرميسن كي راے ميں يهي قوم سب سے زياده ستم كش ستم هے ' وه كهتے هيں :

" قتل و غارت ' لوٹ مار ' عفت دري ' اور زبردستي مسلمان بنا ليئے ' زمين و املاك كو جبراً ضبط كر لينے كي كارروائياں كچهه اوپر نصف صدي سے على الاتصال جاري هيں - حكام كے دستبرد سے اسكا انتظام اول هي هوچكا تها كه ارمنيونسے اسلحه لے ليے گئے تهے - اسليے غريب نصراني ارمني اپني حفاظت خود نهيں كرسكتے - حكام كي ريشه دوانيونسے اكثر قتل عام هوتے رهے هيں ' اور جو لوگ قتل هونيسے بچ رهے ' جلاے وطن كرديے گئے - عجيب ترين امر يه هے كه ارمني يه تمام مصيبتيں جهيلتے هيں ' پهر بهي انكي دلي آرزو يهي هے كه دولت عثمانيه كا ايك جزو بنكر رهيں - اس معامله ميں وه اسقدر ازخود رفته هيں كه اگر آج يورپ انكو آزاد بهي كرا دے تو وه اسكو منظور نهيں كرسكتے "

يه تخيلات اس قدر غرابت آفرين تهے كه مقامي اينگلو انڈين معاصر كي عصبيت بهي ١٨ - جون سنه ١٩١٣ ع كي اشاعت ميں ان كو مجموعهٔ تضاد ماننے پر مجبور هے ' كيونكه " ارمنيونكو روسي رعايا بننے كي اجازت دي جاتي هے ' جب بهي وه تركي رعايا بنكر هي رهنا پسند كرتے هيں "

مسٹر تهرميسن انگلستان كو الزام ديتے هيں كه " تركي كو تمام بد عنوانيونسے وه روك سكتا تها - اب بهي موقع هے كه ايشيائي تركي ميں سلسلهٔ اصلاح جاري هو تو فرنگي سلطنتيں اس پر نگراني ركهيں - نيز فرنگي حكام نگراں مقرر كيے جائيں "

انگلشمين اس راے كي تحسين كرتے هوے اس كے عملي نفاذ ميں مشكلات كے پيش آمد سے خوف زده هے ' تاهم اس نے قطعي فيصله كرديا هے كه " فرنگي سلطنتوں كي امداد سے انگلستان كو حق حاصل هے كه دولت عثمانيه سے نصرانيوں كے حقوق كي نگراني كے ليے باقاعده مطالبه كرسكے ' كيونكه دنيا بهر ميں اس وقت برطانيه هي سب سے بڑي " اسلامي سلطنت " هے " يعني " سب سے بڑي اسلامي سلطنت " كا يه حق نهيں هے كه مسلمانوں كو مظلوميت سے بچانے كا مطالبه كرے - البته اس كو يه حق ضرور حاصل هے كه سب سے بڑي اسلامي سلطنت هونے كي عجيب و غريب خصوصيت كو اسطرح عمل ميں لاے كه بقية السيف مسلمان سلطنتوں كے داخلي نظم و نسق ميں ' مداخلت و دراندازي كركے ' انكي رهي سهي زندگي كا بهي خاتمه كردے ! !

تركوں پر نظر عنايت

وان در گولز كو آزاد كان ترك كي ناكامي پر افسوس هے ' ان كي راے ميں جس كي ترجماني ميڈچسٹر گارجين نے كي هے " اب يهي بهتر هے كه تركي مقبوضات يورپ كو فرنگيوں كے رحم پر چهوڑ كر ايشياے كوچك چلي جاے " تركوں كو انهوں نے دوستانه صلاح دي هے كه " وه اپني فوج كو از سر نو مرتب كركے اس قدر طاقتور اور زبردست بنا ليں كه اگر كوئي سلطنت ان پر حمله كرنے كا قصد بهي كرے تو خود اس كي هستي معرض خطر ميں آجاے " ان كو صاف اعتراف هے كه " آجكل كي دنياے سياست اسي كے حق ميں انصاف كرتي هے جو زبردست هو ' حامي اسي كي هوتي هے جو طاقت ركهتا هو ' جن كي طرف سے ذرا بهي انديشه هوا كه على حاله چهوڑ دينے سے قوت پكڑ جائينگے ' پهر ان كي خير نهيں " ان اصول موضوعه كي ترتيب و تمهيد سے فارغ هونے كے بعد لكهتے هيں :

" سلطنت عثمانيه كو زياده افواج كي ضرورت نهيں كيونكه اسكو صرف دو سرحدونكي حفاظت كرني هوگي ' ميڈيا سے اينوس تک كي ' اور داماں كوه قاف كے حدود كي " فوج ميں غير مسلمان عنصر كا داخله بهي ان كے خيال ميں ضروري هے -

سياسي اصلاحات كے ضمن ميں اجرا و توسيع ريلوے كي ضرورت پر زياده زور ديتے هيں كه " اناضول (اناطوليه) سے عرب كے ڈانڈے مل جائيں ' سلطان روم قسطنطنيه سے دست بردار هوجائيں ' خلافت كا نشيمن دمشق يا حلب ميں قائم هو ' عربوں سے تربت قريبه حاصل رهے " اسكے بعد راے دي هے كه :

یہ اصلاحات قدرتي و سیاسي اصول کی بنا پر هیں ' کیونکہ قسطنطنیہ کے دارالخلافہ رهنے سے یورپ کي توجہ ادھر زاید رهیگي ' علاوہ اسکے قسطنطنیہ کے تمام قدرتی مناظر میں روز بروز کمي بھي آتي جاتي ھے ' موجودہ مجلس مبعوثان عثماني کو اس بہشت ارضي (قسطنطنیہ) کا چھوڑنا طبعاً گوارا نہوگا ' تا هم جو مدبر جب کبھي اس اهم کام کو انجام دیگا ' وہ ضرور تحسین و آفرین کا مستحق هوگا " !!

هفتۂ جنگ

اب یہ بات صاف هوگئی کہ محمود شوکت پاشا مرحوم کے قاتل انگریزي رعایا کے افراد تھے ' اور سازش ذیل میں خارجي سیاست کو تعلق تھا - کامل پاشا اس کے علم بردار تھے ' اور پچھلے دنوں ان کي آمد قسطنطنیہ اسی پخت و پز کے متعلق تھی - ارکان سازش نے موجودہ ترکي حکومت کو خاک میں ملا دینے کا فیصلہ کر لیا تھا - طلعت بے ' نائل بے ' عاصم بے ' ان سب کے قتل کا تہیہ هوچکا تھا ' مگر صرف وزیر اعظم کے سر گئي ' اور سب بچ رهے - کامل پاشا کے فرزند اس انقلابی تحریک کے سرغنہ تھے ' جو اپنے بہت سے رفیقوں کے ساتھ گرفتار هوے هیں - ان لوگوں کو امید تھی کہ انقلاب میں وہ بر سر حکومت آجائینگے ' اور ممالک عثمانیہ کا خاطر خواہ تجزیہ کرکے دول فرنگ کی همدردي حاصل کرلینگے ' مگر منصوبہ نا کام رها ' راز افشا هوگیا ' اور اب باب عالی اس انقلابی پیکر کے قطعی استیصال میں منہمک ھے - ۲۰ سرغنوں کے لیے سزاے موت کا حکم هوا ھے جن میں ۱۲ - کو میدان بایزید میں پھانسی دے دي گئی - کامل پاشا کے حفید (پوتے) ایک اطالی جہاز میں سوار هو کر بھاگ گئے - اجانب نے اُن کو پناہ دي ھے کہ اب نہ سہي پھر کبھي ان آتش پاروں سے اشتعال شورش میں مدد ملیگی - دنیا کی سب سے بڑي اسلامي سلطنت برطانیہ نے جس معاهدہ کي رو سے بلقانیوں اور عثمانیوں میں صلح کر دی ھے ' لندن ٹائمس نے اُس کی تفصیل شائع کر دي - معاهدہ کے اهم دفعات یہ هیں :

(۱) مسیحي مقبوضات عثمانیہ کے وہ تمام علاقے جو " اینوس " سے " میڈیا " کے خط وسطی کے قرب میں واقع هیں ' بلقانیوں کو تفویض کردیے جائینگے - حد بندي کا تصفیہ ایک بین الدولي کمیشن کے ذریعہ سے هوگا -

(۲) البانیہ کي حد بندي اور حکومت البانیہ کے تمام متعلقات کا فیصلہ یوروپین سلطنتیں کرینگي ' ترکي جزائر بحر سفید (بہ استثناے جزیرۂ کریت و جزیرہ نماے کوہ آتھوس) کا مسئلہ بھي دول فرنگ هي پر واگزار هوگا -

(۳) جزیرۂ کریت بلقانیوں کو دے دیا جائیگا - دولت عثمانیہ کو جو سیاسي و سلطاني وغیرہ حقوق حاصل هیں ' وہ ان سب سے دست بردار هو جائیگي ' اور یہ تمام حقوق بلقانیوں کو مل جائینگے -

(۴) اس جنگ سے جو مالي نقصانات هوے هیں ' اُن کي تعویض کا سوال وہ بین الدولي کانفرنس حل کریگي ' جو اسی غرض کے لیے عن قریب پیرس میں منعقد هونے والي ھے - مفتوحات (یا مغصوبات) کي تقسیم بھي اسي کانفرنس کے ذریعہ هوگی -

(۵) اسیران جنگ ' سیاسي حدود اختیارات ' قومیت اور تجارت کے مسائل بلقانیوں اور عثمانیوں کے باهمي معاهدہ سے طے هونگے -

اس معاهدہ نے یورپ کے تمام علاقے ' جن میں صرف تھریس کا ایک بہت ذرا سا جزو اور قسطنطنیہ کے مضافات شامل نہیں هیں ' اسلام سے لے کر نصرانیت کو دلا دیے ' اور اب خلافت اسلامیہ کے لیے وهاں مذهبي حقوق بھي باقي نہیں رهے - ادھر سے تو صفائي هوگئي ' لیکن اب خود بلقانیوں کي باهمي کدورت سیاسي مطلع کو روز بروز مکدر کرتي جاتي ھے - سرویا و بلغاریا کی کشاکش آویزش کي حد تک پہونچ گئي - سرحدیں فوجوں سے لبریز هیں - روس کي سعي مصالحت سے کوئي خوش نہیں - اتحاد بلقان کے هر رکن کو اس سے اختلاف ھے - اسٹریا تک اس کے تحکم سے ناراض هو رها ھے - بلغاري متطوعین (والنٹیرز) کے ایک دستے نے سرویا کي باقاعدہ فوج پر حملہ شروع کر دیا - ۱۲ - جون کے حملے میں کچھہ سروي مقتول و مجروح بھي هوے - روس نے ایک کانفرنس کے ذریعہ مصالحت کرانی چاهی تھي - سرویا نے اس میں شرکت سے انکار کر دیا ' اور تصفیہ مناقشات میں صرف آگ اور تلوار کو حکم بنانے کي خواهش ظاهر کی - ۲۴ جون کو روس کے الحاح و اصرار پر اُس کی نالش تو منظور کرلي ھے مگر کسے معلوم کہ کل کیا هوگا ؟ مقدونیہ کے مقام کوهرلي (کوپرللو) میں جو بلغاریہ کي سرحد پر واقع ھے اوس نے ایک لاکھہ چالیس هزار سپاہ فراهم کرلی ھے ' صوفیا دارالحکومۃ بلغاریا یہاں سے صرف ایک سو میل کے فاصلہ پر ھے ' اس سے بلغاریوں کو خوف ھے کہ سروي فوجیں صوفیا پر حملہ کو دینگي - یونان و بلغار میں بھي کشمکش کی ابتدا هوگئي ھے - مقدونیہ اس وقت یونانیوں کے قبضہ میں ھے - بلغار کو یونان سے شکایت ھے کہ مقدونیہ میں بلغاري رعایا پر سخت مظالم هو رهے هیں - اس نے اپني فوجیں سرحد مقدونیہ پر جمع کر رکھي هیں کہ تلوار کے زور سے اس شکایت کا انسداد کر سکے - دوسري جانب یونان کا مطالبہ ھے کہ مقدونیہ کے وہ علاقے جو تاریخي روایات و قومیت کے لحاظ سے یوناني هیں ' بلغاریوں کے قبضہ سے یونانیوں کو واپس ملنے چاهئیں - خاتمۂ جنگ کے بعد سے بلغاریہ کی روش باب عالي کے ساتھہ ایک گونہ تواضع و تذلل کا پہلو لیے ھے - یونان کو اس کي بھي شکایت ھے کہ یوناني حکومت کي مخالفت کے لیے یہ روش اختیار کی گئی کہ اگر جنگ تک نوبت آئے تو عثمانیوں کي امداد سے یونانیوں کو منہزم کیا جاے - جزائر بحر سفید کے قبضے کا تصفیہ پیرس کانفرنس کے متعلق ھے ' مگر یونان نے ابھی سے ان جزائر کے لیے تگ و دو شروع کر دي ھے ' جس سے ریوٹر ایجنسي کي راے میں جنگ کے خطرات قریب آتے جاتے هیں - اور اب یہ احتمال اس قدر قریب هو رها ھے کہ ملکۂ یونان نے سیاحت جرمنی کا ارادہ ملتوي کر دیا - کیونکہ بلقان میں صورت معاملات کي تبدیلیاں ایسي نہیں هیں کہ اس حالت میں سیر و سیاحت کے لیے ملک سے باهر جانے کا موقع مل سکے -

پیرس کی بین الدولي کانفرنس کے ابتدائي مراتب طے هوگئے ' کانفرنس کے لیے پچاس ممبر منتخب هوے هیں ' جن میں عثمانیوں اور بلقانیوں کے علاوہ دول ستہ (برطانیہ ' فرانس ' روس ' جرمني ' آسٹریا ' اٹلي) کے ممبر بھي شریک هیں - کانفرنس میں حسب ذیل مسائل پیش هونگے :

(۱) ترکي سلطنت کے ذمے قرضہ فرنگستان کا جو بار ھے ' وہ هر ایک ترکي علاقہ پر منقسم ھے ' اور هر جگہ کی آمدني سے ایک خاص مقدار اس قرضے میں دي جاتی ھے - بلقانیوں نے جو علاقے فتح کیے هیں ' اُن سے جس قدر قرضہ کي رقم ادا هوتي تھي ' اب وہ کس حد تک باقي رهیگي ؟ بلقاني اُس کو یکمشت ادا کردینگے ' یا سود کی سالانہ قسطوں کي صورت میں دیتے رهینگے ؟ دونوں صورتوں میں ترکی تمسک لینے والوں کے لیے کیا ضمانت هوگي ؟

(۲) بلقانیوں کو کس قدر تاوان جنگ دلا یا جائے -

ترکي تمسکات میں زیادہ حصہ فرانس کا ھے ' جو طبعاً اس باب میں زور دیگا ' لیکن اس وقت تک مجراے سیاست بلقان سے یہي مستنبط هوتا ھے کہ ترکي قرضے کي جو مقدار بلقانیوں کے ذمے عائد هوگی ' وہ کم از کم ایک کرور بیس لاکھہ پونڈ ' اور زاید از زاید دو کرور پونڈ هوگي -

١٩ - رجب ١٣٣١ هجری

الـــداء والـــدواء

يعني

جماعت " حزب الله " کے اغراض و مقاصد

(١)

يا ايها الناس ! قد جاءتكم موعظة من ربكم و شفاء لما في الصدور ' وهدى و رحمة للمومنين - قل بفضل الله و برحمته '
فبذالك ' فليفرحوا ' هو خير مما يجمعون (١٠ : ٦٠)

زخمه بر تار رگ جاں مي زنم * کس چه داند تا چه دستاں مي زنم
زخمه بر تارم پريشاں مي رود * کين نوا هاے پريشاں مي زنم
خامه همراز دم گرم منست * آتش از نے در نيستاں مي زنم

⁂ ⁂ ⁂

باز شوقم درخروش آوردہ ست * باز هوے همچو مستاں مي زنم
دی به يغما دادہ ام رخت و متاع * امشب آور در شبستاں مي زنم
جوے شيراز سنگ راندن ابلهي ست * بهر گوهر تيشه بر کاں مي زنم
گريه را دردل نشاطے ديگرست * خندہ بر لب هاے خنداں مي زنم
بند هر خواهش ز دل مي بگسلم * نقش هر صورت بعنواں مي زنم
دعوئ هستي ' هماں بت بند گيست * کافرم گر لاف ايماں مي زنم

⁂ ⁂ ⁂

در خرابات نديدستي خراب * بادہ پنداري که پنهاں مي زنم
تو درينجا بيني و ' من خود هنوز * جام مے در بزم اعياں مي زنم

⁂ ⁂ ⁂

مي ستيزم با قضا از دير باز * خويش را بر تيغ عرياں مي زنم
لعب با شمشير و خنجر مي کنم * بوسه بر ساطور و پيکاں مي زنم

در جنوں بيکار نتواں زيستن
آتشم تيزست و داماں مي زنم

تمهيد (١)

يه بار بار کها گيا هے که عالم اسلامي کے گذشته اخري مصائب نے مسلمانوں ميں تنبه و اعتبار کے جيسے غير معمولي علائم و آثار پيدا کردیے هيں ' انکا دو سال ادهر وجود نه تها -

اس قسم کے آرا و قياسات هميشه مظنون ' اور مستقبل کے نتائج کے محتاج هوتے هيں ' اور انکي صحت و عدم صحت کے دلائل مهينوں اور برسوں کے واقعات و حوادث سے متغير هو جاتے هيں - وہ قدير و حکيم ' جو ايک چهوٹے سے بيج کو ايک عظيم الشان نباتاتی هستي تک پهنچاتا ' اور پهر خود اس سے هزاروں بيج پيدا کرتا هے ' صرف اسکے هاتهه ميں هے که بيداريوں کو استوار ' عبرتوں کو نتيجه خيز ' اور متحرک نعشوں کو حي و قائم اجسام کی صورت ميں بدل دے :

ان الله فالق الحب و النوى ' يخرج الحي — " بيشک خدا هي هے جو زمين کے اندر بيج کے دانے کو (جبکه وہ محض اميد

من الميت ، و يخرج الميت من الحي - ذالكم الله ، فاني يوفكون ؟ (۶ : ۹۵)

و بیم کی حالت میں ہوتا ہے) پھاڑ کر (امید و کامیابی کا) ایک قوی و تناور درخت پیدا کر دیتا ہے - وہی زندگی کو موت سے ، اور موت کو زندگی سے نکالتا ہے -

یہی قدرت کی نیرنگیاں دکھلانے والی ذات قدوس ، تمہارا خدا ہے ، پھر تم کدھر بھٹکے جا رہے ہو ، اور کیوں اسکی طرف نہیں جھکتے ؟ "

عـلائـم و آثـار

لیکن اسمیں شک نہیں کہ سمندروں کا پانی اُڑتا اور پھر ابر کی صورت میں پھیل جاتا ہے - یہ یقینی ہے کہ پانی کے برسنے سے پہلے موسم بدلتا ، اور اپنے آنے سے پہلے ، اپنی علامتوں کو بھیجتا ہے - طوفان کے آنے سے پہلے طوفانی ہوائیں چلتی ہیں ، اور برسات سے پہلے ابر غلیظ کی چادریں آسمان پر پھیلا دی جاتی ہیں :

الله الذي يرسل الرياح فتثير سحابا ، فيبسطه في السماء كيف يشاء و يجعله كسفا ، فترى الودق يخرج من خلاله ، فاذا اصاب به من يشاء من عباده اذا هم يستبشرون (۷۴ : ۳۰)

" اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے اور وہ بادلوں کو اپنی جگہ سے ابھارتی ہیں ، پھر خدا جس طرح چاہتا ہے انسے کام لیتا ہے - کبھی بادلوں کو آسمان پر پھیلا دیتا ہے ، کبھی انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے ، اور تم کو ایسا نظر آتا ہے ، گویا انکے درمیان سے مینہ نکلا چلا آتا ہے ! پھر جب اپنے بندوں میں سے جن پر برسانا چاہتا ہے ، برسا دیتا ہے ، تو وہ (زندگی پا کر) خوشیاں منانے لگتے ہیں ! ! "

یہ علائم فطریہ اور آثار طبیعیہ جو تم کو دنیا میں اپنے سے باہر نظر آتے ہیں ، بعینہ تمہارے اندر بھی موجود ہیں - تم جو اس عالم صورت و جسم کے ذرے ذرے کی پرستش کرتے ہو ، بھول گئے ہو کہ ایک اقلیم قلب و معنی بھی ہے ، اور اس " عالم صغیر " میں جو کچھ ہے ، اُسی " عالم کبیر " کا عکس و ظلال ہے :

الم تر الى ربك كيف مد الظل ؟ (۲۵ : ۴۷)

کیا تم نے اپنے پروردگار کی اس حکمت و قدرت کو نہیں دیکھا کہ اُس نے کیونکر " ظل " یعنی سائے کو پھیلا دیا ہے ؟

سر روحانیاں داری ولے خود را ندیدستی
بخواب خود درا تا قبلۂ روحانیاں بینی

آفتاب طلوع ہوتا ہے ، اور اپنے سایے کو اپنے ساتھہ متحرک کرتے ہوے غروب ہوجاتا ہے (۱) چاند نکلتا ہے ، اور عروج و محاق کی منزلیں طے کرتا ہوا نظر آتا ہے (۲) موسم بدلتے ہیں اور نئی نئی ہوائیں چلتی ہیں - سمندروں میں طوفان اُٹھتے ہیں ، اور آسمان پر بجلیاں چمکتی ہیں - جبکہ موسم خشک اور گرم ہوتا ہے تو بارش کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں ، اور جب علامتوں کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے تو بارش کا نزول ہوتا ہے - غرضکہ جو دنیا تمہارے سامنے موجود ہے ، وہ طلوع و غروب ، عروج و محاق ، تساقط و تنزع ، تضارب و تصادم ، تعادل و تسابق ، تسفل و ترقی ، تبدل و تجدد ، اور ایاب و ذہاب کا ایک یکسر مرقع ہے ، جسکے مناظر متلوّن ، اور جسکے مناظر و امثال متحرک ہیں -

بعینہ یہی حال اُس دنیا کا بھی ہے جو تمہارے سامنے نہیں ، مگر تم میں موجود ہے - وہاں بھی طلوع و غروب ہوتا ہے ، اور جبکہ تاریکی چھا جاتی ہے تو آفتاب دریچۂ ظلمت سے اپنا سر نکالتا ہے - وہاں بھی موسم بدلتے ہیں ، اور ہوائیں متغیر ہوتی ہیں - بہار عیش حیات کا پیغام لاتی ہے ، اور خزاں افسردگی و ہلاکت کے ساتھہ ظہور کرتی ہے - وہاں بھی سمندروں میں طوفان اُٹھتے ہیں ، اور زمینوں پر موسم کی تند و تیز ہوائیں چلتی ہیں - جب موسم بدلتا ہے ، تو یہاں کے آسمان کی طرح ، وہاں کا آسمان بھی بدلجاتا ہے - اور جب پانی برسنے کیلیے آتا ہے ، تو پہلے ابر کے محیط ٹکڑوں اور سرد ہواؤں کے مرطوب جھونکوں کو بھیجدیتا ہے - قحط اور خشک سالی اس سرزمین کی سب سے بڑی مصیبت سمجھی جاتی ہے ، لیکن وہاں بھی اس سے بڑھکر اور کوئی مصیبت نہیں - جب آسمان اپنی دریا نوالی کا اور زمین اپنی بخشش کا دروازہ بند کر دیتی ہے ، تو دریا اُتر جاتے ہیں ، اور سیر حاصل زمین خشک ہوکر چٹیل میدان بن جاتی ہے - پھر موت اور بربادی دنیا پر چھا جاتی ہے ، اور انسان اپنی غذا سے محروم ہو جاتا ہے -

یہی حال وہاں کا بھی ہے - البتہ فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں کی خشک سالی جسم کو غذا سے محروم کر دیتی ہے ، اور وہاں کا قحط قلب و روح کیلیے پیغام ہلاکت ہوتا ہے - پس یہاں جسم کیلیے موت ہے ، جسکے بعد بھی زندگی باقی رہتی ہے ، اور وہاں دل کیلیے ہلاکت ہے ، جسکی ہلاکت کے بعد زندگی کا کوئی سامان نہیں !

و القلب تحمل ما لا يحمل البدن !

جسم و جان ، رنگ و بو ، لفظ و معنی ، صورت و حقیقت ، یہی دو مختلف دنیائیں اور موجود و مشہود کی دو اقلیمیں ، ہیں جنکو لسان الہی " عالم آفاق و انفس " سے تعبیر کرتا ہے :

سنريهم اياتنا في الآفاق و في انفسهم حتى يتبين لهم انه الحق (۴۱ : ۵۲)

ہم اپنی نشانیاں عالم کائنات کے مختلف اطراف و جوانب میں بھی دکھلائیں گے اور انکے نفس کے اندر بھی ، یہاں تک کہ اُن پر ظاہر ہوجاے گا کہ بیشک وہی حق ہے -

اور یہی وہ عالم معنوی ہے ، جسکے آثار و علائم ، اور آیات و اسرار پر قرآن کریم توجہ دلاتا ہے ، اور جس سے اولاد آدم کی غفلت و اعراض پر وہ ہر جگہ متاسف ہے کہ :

و في انفسكم افلا تبصرون ؟ (۵۱ : ۲۱)

اور کیا جو کچھہ تمہارے نفس کے اندر موجود ہے ، اسے تم نہیں دیکھتے ؟

ما بعد آثار و عقب عـلائم

پس گو آثار و علائم ہمیشہ مظنون ، اور مستقبل کا چہرہ ہمیشہ تاریکی میں ملفوف ہوتا ہے ، تاہم علامتوں کے ظہور میں شک

---

(۱) " غروب ہو جاتا ہے " اس اعتبار سے کہ ایسا نظر آتا ہے - یہ تمام باتیں ہماری ادبیات میں داخل ہوگئی ہیں - آسمان کو ساکن ہو اور زمین گردش میں ، لیکن ہم شکایت آسمان ہی کی گردش کی کرینگے کہ کرتے آئے ہیں - [منہ]

(۲) ایام محاق سے مراد اصطلاح نجوم میں مہینے کی وہ آخری راتیں ہیں جب چاند گھٹنے لگتا ہے ، یعنی نصف آخری (منــــہ)

[نوٹ صفحہ ۵ کا]

(۱) فطرة انساني عجلت پسند واقع ہوئی ہے - خلق الانسان من عجل - اسلیے ممکن ہے کہ بعض حضرات کو ، جو اغراض و مقاصد کی تشریح کیلیے ایک مبارک اضطراب اپنے اندر رکھتے ہیں ، یہ تمہید ناگوار گذرے ، کہ سنی سنائی باتوں کے اعادے سے کیا فائدہ ؟ لیکن جہاں انہوں نے اتنے عرصے تک صبر کیا ہے ، وہاں چند دنوں کا اور انتظار گوارا فرمالیں تو بہتر ہے - ہر کام ترتیب طبعی سے انجام پاتا ہے - اغراض و مقاصد سے پہلے اُن تمام امور پر نظر ڈال لینا ضروری ہے ، جنکے بیک وقت پیش نظر ہوے بغیر ، مقصود اصلی سمجھہ میں آ نہیں سکتا - لوگوں کے بے شمار خطوط و استفسارات ان تمہیدی امور کی نسبت آچکے ہیں ، اور اسکے سوا چارہ نہیں کہ تمہید ہی میں اپنے خیالات صاف صاف عرض کردوں ، آگے چلکر یہ تمہید ہی تشریح مقاصد کا کام دیگی ، اور اسمیں صرف چند صفحوں کی دیر ہے -

نہیں - یہ ضرور ہے کہ موسم بدل رہا ہے ' اور انکھیں ابر کی پھیلی ہوئی چادروں کو ' اور جسم ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر رہے ہیں - پس پانی کا برسنا ضروری ہے ' اور گرمی جس قدر تیزی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے ' اتنا ہی بارش کے نزول کو متیقن بھی کر دیتی ہے -

دلوں کی اقلیم میں ایک شورش بپا ہے - اسکے سمندر تہہ و بالا ہو رہے ہیں - موجوں اور طوفانوں کا زور ہے - آسمان کی رنگت پہلے سرخ تھی ' مگر اب سیاہ اور تاریک ہو گئی ہے - اور بجلی جو پہلے چمکتی تھی ' پر اب گرج گرج کر زمین پر گرنا چاہتی ہے - فضاء آسمان ایک معرکۂ دار و گیر ' اور ایک محشر رستخیز بنگئی ہے - اور کائنات کی ہر شے ابھرنے اور اچھلنے کیلیے بیقرار ہے - اگر کوئی فوج نہیں آ رہی ' تو یہ گرد و غبار کیوں ہے ؟ اگر آگ نہیں جل رہی ' تو یہ دھواں کہانسے اٹھہ رہا ہے ؟ اور اگر کچھہ ہونے والا نہیں ہے ' تو یہ ہونے کی علامتیں کیوں ظاہر ہو رہی ہیں ؟ ان فی ذلک لذکری ' لمن کان لہ قلب ' او القی السمع و ہو شہید -

دہقان آسمان کو دیکھکر سمجھہ لیتا ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے اور کشتی بان طوفان کے آنے سے پہلے کشتی کو کنارے تک پہنچا دیتا ہے - پس ضرور ہے کہ دلوں کی شورش و اضطراب بے معنی نہو ' اور اس اقلیم کے حوادث و تغیرات کے اشارات گویا سمجھے جائیں -

عالم اسلامی آج ایک آخری انقلاب کے کنارے پر ہے ' اور تبدیلیوں اور انقلابوں کی وہ تمام علامتیں اسکے چپے چپے میں موجود ہیں ' جو دنیا کے گذشتہ سخت سے سخت انقلابات کی تکمیل سے پہلے ہمیشہ ظاہر ہوا کی ہیں - وہ انقلابات عظیمہ ' جنھوں نے دنیا اور دنیا کے مناظر کو یکسر پلٹ دیا - وہ تغیرات مدہشہ ' جنھوں نے قوموں اور ملکوں کی تاریخ یک قلم اولٹ دی - وہ ' جنھوں نے زمین کے جغرافیے اور اسکی خشکی اور تری کے حدود میں تبدیلیاں کر دیں - وہ ' جنھوں نے انسانی نسلوں کے عمران و تمدن اور انکے عوائد و خصائل کی عمارتوں کو ڈھا کر پھر ازسر نو تعمیر کر دیا ' اور وہ ' جو اسلیے ظاہر ہوتے ہیں تاکہ حیات و ممات امم کے قانون الہی کے مطابق ' زمین اور زمین کے بسنے والوں کو ازسرتا پا بدل دیں - ٹھیک ٹھیک ایسے ہی مظاہر و آثار کو اپنے آگے اور یمین و یسار رکھتے تھے ' جیسے کہ آج دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں - یہ دنیا میں ہمیشہ ہو چکا ہے ' اور ایسا ہونا انقلابات امم و ملل کے ایک دائمی قانون کے ماتحت ہے : وما تسبق من امة اجلها وما یستاخرون (۱۵ :) (۱)

تہیۂ سفر

منجملہ علائم و آثار مخصوصہ کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ رفتہ پر ماتم اور ایندہ کی حسرت کی جگہ اب بہت سے دماغ ہیں ' جو کام بھی کرنا چاہتے ہیں ' اور محض ماتم و فریاد پر قانع نہیں -

یہ احساس عام ہے اور عالم اسلامی کے دیگر اکناف و اطراف سے قطع نظر ' خود ہندوستان میں بھی باوجود استیلاء یاس و قنوط موجود ہے - اور اگر صحیح وسائل اختیار کرلے ' تو فی الحقیقت انقلاب حالت کا اسے پہلا بیج سمجھنا چاہیے -

کل کی فکر آج ہر شخص کے سامنے ہے - فکر مستقبل اب صرف خاص دماغوں ہی کا حصہ نہیں رہا ' بلکہ اخبارات کے دفاتر کی طرح کسی دیہات کی ایک چکی پیسنے والی عورت بھی سمجھنے لگی ہے - کل تک مصائب کے ورود کا خوف تھا ' اسلیے صرف ذہن و دماغ ہی انکو محسوس کرسکتے تھے ' مگر آج جبکہ وہ ظاہر ہوچکے ہیں اور بقیہ ظہور سامنے ہے ' تو انکے سمجھنے کیلیے دماغ کی نہیں بلکہ دیکھنے کے لیے آنکھوں کی ضرورت ہے - اور دماغ کم ہوں مگر آنکھوں کی کمی نہیں -

کچھہ تو مایوس ہیں اور کچھہ متلاشی ' مگر انتظار دونوں کو ہے - پہلوں کو اگر راہ دکھلا دی جاے تو چلنے سے انکار نہیں ' گو ابھی انکے قدم ساکن ہیں - اور دوسرے فکر و جستجو میں حیران ہیں کہ کس طرف کا رخ کریں ' اور منزل گو معلوم ہے مگر راہ باز نہیں !

بیداری کے بعد غفلت

ہمرہان رہ ز برکرد نہ گم فویل لہم ثم ویل لہم !

مگر جیسا کہ میں مختصراً اشارہ کر چکا ہوں ' آج کسی قدر تفصیل کے ساتھہ کہنا چاہتا ہوں کہ غفلت کے معنی صرف بستر ہی پر سونے کے نہیں ہیں بلکہ سونے کے ہیں ' اور جو مسافر بستر غفلت سے اٹھکر راہ میں سوجائے ' وہ گو بستر سے اٹھہ چکا ہے ' لیکن نیند سے بیدار نہیں ہوا -

سفر کا تہیہ ہی مطلوب نہیں ہے ' بلکہ صحیح راہ سفر کا معلوم کرنا اور پھر اسپر چلنا ' دونوں باتیں شرط کار ہیں - کیا فائدہ اس سے کہ آپنے بستر کے آرام اور خواب نوشیں کی راحتوں کو خیرباد کہا ' جبکہ نیند میں ضائع ہونے والی زندگی ' بستر کی جگہ ' راہ کی گم کردگی اور ضلالت پیمائی میں ضائع ہو رہی ہے !

آج اس بارے میں بلند ترین حد نظر ' اور فکر و جستجو کا آخرین سدرة المنتہی جو لوگوں کے سامنے ہے ' وہ اسکے سوا کچھہ نہیں ہے کہ حفظ اسلام و مقامات مقدسۂ اسلامیہ کے نام سے ایک وسیع اور عظیم الشان فنڈ جمع کیا جاے ' اور ہر مسلمان بقدر استطاعت اسمیں حصہ لے - نیز وہ عہد کرے کہ کعبۂ معظمہ کی حفاظت کو ہمیشہ پیش نظر رکھیگا -

اسمیں کوئی شک نہیں کہ زمین کی وراثت اور تاج و تخت حکومت میں سے جو کچھہ ہمارے پاس باقی رہا تھا ' وہ ہماری غفلتوں اور نادانیوں کی نذر ہو گیا - جو باقی ہے ہر آن و ہر لمحہ خطرے میں ہے ' اور اگر کوئی متاع آخری رہگئی ہے تو وہ صرف اسلام کا مبدء اولی اور دعوت الہی کا اولین سرچشمہ ہے - جہاں " فاران " کی چوٹیاں ہیں ' جسپر " سعیر " کے بعد خداوند خداء سینا نے کتاب شریعت اور شمشیر عدل کے ساتھہ ظہور کیا - جہاں وہ محترم و قدوس " غار " ہے ' جسکی تاریکی میں " داعی الی اللہ و سراج منیر " کی روشنی سب سے پہلے نمودار ہوئی ' اور جو دعوت اسلامی اور ملة حنیفہ کے اس اولین داعی کی یادگار ہے ' جس نے اپنے نفس و جاں کی قربانیوں کا اسوۂ حسنہ دکھلا کر ' حقیقت اسلامیہ کی پہلی بنیاد رکھی تھی :

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا وھدی للعالمین - فیہ ایات بینات مقام ابراھیم ' ومن دخلہ کان امنا - (۳ : ۹۱)

" وہ عبادت الہی کا پہلا گھر ' جو انسانوں کی عبادت گذاری کیلیے بنایا گیا ' یہی تھا ' جو شہر مکہ کی سرزمین میں فیضان و برکت الہی کا مرکز اور عالم و عالمیاں کیلیے سرچشمۂ ہدایت ہے - اسمیں حکمت الہیہ کی بہت سی کھلی کھلی نشانیاں ہیں - اور انہی نشانیوں میں سے ایک بہت بڑی نشانی اسلام کے اولین داعی حضرت ابراہیم کا " مقام " مقدس ہے - جو شخص اس بیت الہی

(۱) اور کوئی امت نہ اپنے مقررہ وقت سے آگے بڑھسکتی ہے اور نہ پیچھے رہسکتی ہے - (منہ)

کي برکتوں میں داخل ہوگیا ' اسکے لیے پھر ہمیشہ کیلیے امن و امان ہے "

پس ضرور ہے کہ ہر مسلم ہستي اسکي خدمت گذاري کي راہ میں اپنے تئیں قربان کردینے کا حلف اٹھائے ' اور یہ بھي ضروري ہے کہ ائندہ کیلیے پوري سعي و مجاہدت کے ساتھہ ایک عظیم الشان اسلامي خزینہ فراہم کیا جاے ' جو ہر موقعہ پر ہمارے لیے وسیلۂ کار اور ذریعۂ رفع احتیاجات ہو ' اور اسکے لیے بہتر سے بہتر اشخاص اپنا وقت بے دریغ صرف کریں -

یہ سب کچھہ سچ ہے - اس سے کسي طرح انکار نہیں ' لیکن سوال یہ ہے کہ جو ضرورت ہمارے سامنے ہے ' جس منزل کی تلاش و جستجو ہے ' جس مقصود کے کھوج میں قدم اٹھے ہیں ' اور جس لیلي کے فراق میں مجنون صفتان عشق کي یہ کچھہ بیقراریاں ہیں ' کیا اسکے لیے صرف اتنا ہی کافي ہے ؟ کیا صرف ایک عہد کا لے لینا ' اور ایک بہت بڑے فنڈ کا قائم کر لینا ہي ہماري کوششوں کا اصل مقصود ' اور ہمارے امراض کا علاج وحید ہے ؟

جو سوال ان کاموں کے شروع کرنے کا سبب تھا ' مشکل یہ ہے کہ اختیار کرنے کے بعد بھي وھي سوال سامنے آجاتا ہے :

گشت راز دگر آن راز کہ افشا مي کرد

مدتوں مجھکو صرف مشغول آہ وبکا رہنے کا الزام دیا گیا - کئي ماہ سے لوگ معترض ہیں کہ صدا اٹھہ رهي ہے مگر مدعا کا پتہ نہیں - اسکے اسباب سے تفصیلي بحث کبھي نہ کبھي ہورھیگي ' اور غالباً مضمون کے آخر میں کروں ' مگر یہاں صرف اسقدر کہنا چاھتا ہوں کہ یہ خاموشي بے وجہ نہ تھي - یاران راہ نے منزل مقصود کي جستجو کو جتنا آسان سمجھہ رکھا ہے ' شاید اسقدر آسان نہیں ہے :

بیا کہ مسئلۂ عشق ازاں دقیق تراست
کہ حل شود شرف از فار باطل همہ کس

لوگ سفر کا اعلان کردینے میں بہت جلد باز ہیں مگر بہتر ہو اگر یہ جلدي قدموں کي جگہ دماغوں کو سونچنے میں نصیب ہو -

روپیہ کا جمع کرنا ایک نہایت اہم کام ہے ' اور خدمت کعبہ تو ہر مسلمان کا شعار ملي ہے - پانچ وقت جس تجلي گاہ معبود حقیقي کي طرف روز ہمارا منہ ہوتا ہے ' دن میں ایک مرتبہ بھي کیا اسکي طرف ہمارا دل نہوگا ؟ اس ولولے کي آگ جسقدر ممکن ہو بھڑکا لیے ' اور اگر کچھہ بھڑکي ہے تو دامن سے ہوا دیجیے - لیکن کہنا صرف یہ ہے کہ اسکے بعد مشکل حل نہیں ہو جاتي ' اور عقدۂ کار کي گرہ بدستور باقي رہتي ہے - پھر کہتا ہوں کہ یہ سب شاخیں ضرور ہیں ' سوال یہ ہے کہ جڑ کہاں ہے ؟ باغ بسانے کي تدبیر یہ نہیں ہے کہ درختوں کی شاخوں پر پچکاري سے پاني دیجیے - پہلي بات یہ ہے کہ جڑ کو تروتازہ کیجیے - آپکو یہ معلوم نہیں تو ممکن ہے کہ دوسروںکو معلوم ہو -

تو گل از باغ مي خواهی من از گل باغ مي جویم
من از آتش دخان بینم تو آتش از دخان بینی

فسئلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون (۱۶ : ۳۵) پھر اگر تمہیں معلوم نہیں تو صاحبان فکر و ذکر سے دریافت کرو ؟

صرف روپیے پر زور دینا

ایک خطرناک غلطي ہے

یقیناً حالات نے ہمیں بتلا دیا ہے کہ " ضروریات ملي " کي غرض سے ایک وسیع " خزینۂ ملي " (نیشنل فنڈ) کا ہمیشہ مہیا رکھنا کس درجہ ضروري ہے ؟ پس ضرور ہے کہ اسکا سامان کیا جاے - لیکن صرف کسي ایسي انجمن کا قائم کرلینا ' آن آنے والے مصائب کو کیونکر دور کرسکے گا ' جو چاروں طرف سے ہم پر امنڈنے والے ہیں ؟ کیا ملکوں اور قوموں کا انقلاب ایک ایسا معاملہ ہے ' جسکو ایک دو کرور روپیہ بطور رشوت دیکر ہم اپنے حسب مرضی طے کرالیں گے ؟ کیا کرایے کی فوجیں ' اور کرایے کا جوش لندن اور برلن میں ملتا ہے کہ جب کبھی کوئي فوج بلاد اسلامیہ پر حملہ آور ہوگی تو ہم تار کے ذریعہ اجرت طے کرکے فوراً انہیں میدان کی طرف روانہ کردیں گے ؟ کیا ہماري تمام بربادیاں اور نامرادیاں صرف اسلیے تھیں کہ ہم نے ہمیشہ اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھا ' اور یورپ نے صرف افلاس کا الزام رکھکر ہم سے سلانیک اور ایڈریا نوپل لے لیا ؟

فرض کیجیے کہ کل کو فرانس نے شام پر علانیہ قبضہ کرلینا چاہا ' اور اسکي خبر ریوٹر نے ہمیں پہنچادي - اس وقت ہمارے پاس ایک نہایت طاقتور انجمن ہوئي جسکے خزانے میں دو سال کا چندہ چودہ کرور روپیہ موجود ہوا - پھر با این همہ دولت فراواں ' ہم کیا کرینگے ؟ ایم - پوائنکرے کو تار دیں گے کہ ہم سے ۱۴ - کرور روپیہ لیکر شام کے قبضے کا ارادہ ترک کردو ؟ یا سرایڈ ورڈ گرے سے درخواست کرینگے کہ ہم سے ۱۴ - کرور روپیہ لیکر اپنے اتحاد ثلاثہ کے مقاصد اور فیصلۂ مسئلہ مشرقي کو واپس کرلیجیے ' اور کرایے کي ایک عظیم الشان اور قاہر و باسل فوج از راہ رعایا پروري ساحل بیروت پر اتار دیجیے ؟ فمالکم کیف تحکمون ؟

ممکن ہے کہ بعض خوش اعتقاد بزرگوں کا ایسا خیال ہو :

و للناس فیما یعتقدون ' مذاهب

لیکن :

فاش مي گویم و از گفتۂ خود دل شادم
بندۂ عشقم و از هر دو جہاں آزادم

اگر مثال کیلیے فرض هي کرنا ہے تو زیادہ بہتر مثال کیوں نہ فرض کي جاے ؟ فرض کیجیے کہ کل کو انگلستان نے مسئلۂ عراق کا قطعي فیصلہ ضروري سمجھا ' اور اسپر قبضے کا اعلان کردیا تو پھر اس وقت ہمارا یہ عظیم الشان فنڈ کیا خدمت انجام دیگا ؟ عزیزان من ! ملکوں اور زمین کے ٹکڑوں کا نیلام نہیں ہے کہ آپ بھي زیادہ سے زیادہ بولي دینے کیلیے اپني جیب کو مستعد رکھیں - یہ قوتوں کا مقابلہ اور طاقتوں کي نبرد آزمائي ہے - صرف آپکي جیب بھاري ہوگئي تو اس سے کیا ہوتا ہے ' جبکہ دل هي خالي ہے !

معمورۂ دلے اگرت ہست بازگوے
کین جا سخن بہ ملک فریدوں نمي رود

اس وقت کے مستعد جوش و خروش اور طاقتور حسیات اسلامیہ کو محض روپیے کے جمع کردینے هي میں خرچ کر ڈالنا ' اپنے ہاتھوں اپني آخري فرصت کو کھونا ہے - روپیہ کي ضرورت اور قوت سے انکار نہیں ' لیکن خدا را اتني پرستش تو نہ کیجیے کہ قوم کي ساري قوتیں صرف اسي میں ضائع ہوجائیں ؟

ہمارے سامنے آج ہمارا زوال ہے ' ہم بربادیوں کے کنارے پر کھڑے ہیں ' اور اپني تجہیز و تکفین کا سامان اپني آنکھوں سے دیکھہ رہے ہیں - ہمارے پاس اب اتني مہلت نہیں ہے کہ بار بار نسخے آزمائیں ' اور بہت سے طبیبوں سے رجوع کریں - ہم کو اس وقت صرف ایک هي نسخے کی ضرورت ہے ' اور صرف ایک هي طبیب کي - ہمارے امراض یقیناً بے شمار ہیں ' اور فرصت ہوتي تو ایک ایک کا علاج کرتے ' مگر اب تو ایسے نسخے کی تلاش هي پر انحصار زندگي اور امید صحت ہے ' جو ایک ہو ' مگر اپنے اندر ہمارے تمام بے شمار امراض کا علاج رکھتا ہو -

پهر اگر هم نے محض خدمت حرمین کا عهد کرلیا اور ایک رقم ماهوار یا سالانه اسکے لیے نکالدي ' تو گو یه بهت اچها کیا ' اور کئي حیثیتوں سے مفید هوگا ' لیکن کیا اس سے همارے تمام اُن امراض کا علاج هوجاے گا ' جنهوں نے مدتوں سے همارے جسم کو گهلا رکها هے ' اور اب یه حالت هو گئي هے که :

لیک خسته اگر دیر زید ' شام بمیرد !

کہا جاتا هے که اسلامي حکومتوں کا خاتمه ' اور ترکی کا بدرجهٔ قصوی انحطاط ایک ایسا واقعه هے ' جس نے حرمین شریفین کي حفاظت کو خطرے میں ڈالدیا هے ' پس اب صرف اسلیے اُٹھہ کھڑے هونا چاهیے - اگر یه تسلیم کر بهي لیا جاے که همارے لیے صرف یهي ایک کام علاج اصلي هے ' تو سوال یه هے که اس مقصد کو بهي کیونکر حاصل کرینگے ؟ همارے پاس دو هي چیزیں هونگي - یا ممبروں کا عهد یا انجمن کے خزانے کا روپیه ' عهد و قرار توپ و تفنگ کا کام دے نهیں سکتا ' اور روپیه لیکر حمله آور واپس نهیں هو سکتے - پهر :

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما ؟

فرض کیجیے که اگر تمام مسلمانان هند نے حرمین شریفین کي جگه آج ایدریا نوپل کي (مسجد سلیم) کي حفاظت و خدمت کا عهد کرلیا هوتا ' اور اس نام سے ایک فنڈ بهي انکے پاس مهیا هوتا ' تو کیا ایدریا نوپل کو وه بچالیتے ؟

ایام جنگ میں هم نے جو کچهه مالی مدد دي ' وه نتائج کي محتاج نه تهي - کیونکه وه جنگ ' اور اسلام و صلیب کے مقابلے کا وقت تها ' اور بغیر فکر نتائج و عواقب ' همارا فرض دیني و جهادي یه تها که جو کچهه بن پڑے ' اس سے دریغ نه کریں - آج بهي جبکه مهاجرین کے مصائب کے حالات همارے سامنے هیں ' همارا فرض دیني هے که انکي اعانت کریں - اور یه اعانت کچهه اس بنا پر نهیں هے که اس سے مصائب اسلامي کا خاتمه هو جاے گا -

لیکن جبکه هم آئنده کیلیے انتظام کرنا چاهتے هیں ' جبکه مسلمانان عالم کا مستقبل همارے سامنے هوتا هے ' اور جبکه آینده کي حفاظت کے نام سے هم قوم کو دعوت دیتے هیں ' تو همارا فرض هونا چاهیے که هر قدم پر نتائج و عواقب امور کا لحاظ رکها جاے ' اور اس وسیلهٔ فوز و فلاح کي جستجو کریں ' جسکے حاصل هو جانے کے بعد آینده کیلیے اِن مصائب کے نزول و هجوم کا قطعي سد باب هو جاے -

کعبه کي خصوصیت

حاجي بره کعبه رواں کیں راه دین ست
خوش مي رود ' اما ره مقصود نه اینست

پهر صرف " خدمت کعبه " کي خصوصیت سے بهي میں متفق نهیں هوسکتا - یه سچ هے که آج بڑي ضرورت مسلمانوں میں تنظیمات عمل (آرگنائزیشن) کي هے ' اور مسلمان کعبے هي کي حفاظت کیلیے اسلامي ممالک کي بقا کے بهي خواهشمند هوسکتے هیں ' مگر ضروري هے که اسي وقت اسکي تشریح بهي کردي جاے - نهوکه همتیں پست هوجائیں ' اور تمام موجوده قوتیں اسی دائرے میں سمٹ آئیں که " صرف حدود کعبه و مدینه کي حفاظت هي همارا فرض هے اور بس " -

جو کچهه کهه رها هوں ' بهتر تها که آپ آگے سمجهتے - میں بغیر کسي اندیشه و تامل کے اپنے عقیدے کا اعلان کردینا چاهتا هوں ' اور حیات ملت کا یه ایک اساس قویم هے ' جس سے اگر آج غلطي کي گئي تو عجب نهیں که اس دور مصائب و نا امیدي میں بے همت دلوں کیلیے کوئي سهارا باقي نه رهے -

بقیـهٔ شـذرات

أفـلا تتقـون ؟

مصر کي مجلس هلال احمر نے محمد بک کو مسلمانان ادرنه (ایڈریا نوپل) کی موجوده حالت کا اندازه کرنے کے لیے بهیجا تها - اُن کا بیان هے که ادرنه میں چالیس هزار مسلمان اس وقت ایسے درد انگیز حالوں میں هیں که تن ڈهانکنے کو کپڑا ' اور سد رمق کو دن رات میں ایک وقت کا کهانا بهی میسر نهیں - چار هزار مسلمان زخمي پڑے هیں ' اور ۲۶ - هزار قیدي هیں - مناستر میں ۱۵ - هزار ' سلانیک میں اس سے بهي زیاده - اور تمام مقدونیه کے ستم رسیده و بے خان ومان اسلامي آبادي کا شمار تو ایک لاکهه سے بهي زاید هے - یه وه بے سرو سامان لوگ هیں ' جن میں اتني بهی سکت نهیں رهي که ظالموں کے دست ستم سے چهوٹ کر قسطنطنیه تک اپنے آپ کو پهونچا سکیں اور وهاں اُن کے لیے کوئی انتظام هو -

اس حالت میں اگر کوئی درد رسیده و دردمند دل ان بلا کشان صلیب کي اعانت کے لیے کوئی تدبیر سوچتا هے اور اُس کے مطابق کام کا آغاز کردیتا هے ' تو اُس پر تعریضیں هوتي هیں که ترک خود اپنے بهائیوں کي امداد سے مقصر هیں تو هم کیوں یه بلا اپنے سر لیں ؟ :

و اذا قیل لهم : انفقوا مما رزقکم الله ' قال الذین کفروا للذین امنوا انطعم من لو یشاء الله اطعمه ؟ ان انتم الا فی ضلال مبین (۳۶ : ۳۸)

جب اُن سے کہا گیا کہ " خدا کي دي هوئی روزي سے خرچ کرو " تو منکروں نے ایمانداروں کو جواب دیا : " کیا هم ایسے کو کهلائیں جسے الله چاهتا تو آپ کهلا دیتا ؟ تم لوگ تو صریح گمراهی میں پهنسے هو جو ایسا کهتے هو "

فرنگی سلطنتیں خوش هیں که
واے بر ریشے که آن را از نمک مرهم کنند

باب عالي نے ایشیاے کوچک کے متعلق نظم و نسق میں اصلاحیں منظور کرلي هیں ' جن کا اهم پهلو یه هے که یه پورا ملک چهه صوبوں پر تقسیم کیا جائیگا - هر صوبه کا انتظام چهه ممبر اور ایک گورنر کے متعلق هوگا جو سب کے سب گورنمنٹ کے ملازم سمجهے جائینگے ' اور جن میں ایک ثلث فرنگي هونگے - اس کمیشن کے ذمے چار مختلف شعبوں کي نگراني هوگي : (۱) عدالت - (۲) تعلیم - (۳) پولیس - (۴) رفاه عام - جند ارمه (جنگي پولیس) هر صوبه کے لیے علحده علحده هوگي ' جس کے سرکاري (کمیشنڈ) و غیر سرکاري (نان کمیشنڈ) افسر فرنگي هوا کرینگے - فرانسیسوں نے پچهلے تین سالوں میں معاملات اتنا طول کر ایک طرح اپنے هات میں لے لیا هے - گورنمنٹ کا کوئی ایسا محکمه نهیں هے جس میں ایک نه ایک فرانسیسی کارفرما یا کارکن نهو - اس مداخلت کے سرخیل جنرل بومن هیں ' جن کي حسن خدمت کے ترک بهي معترف هیں - وه ترکی گورنمنٹ کے فرائض ملازمت بهي ادا کرتے هیں ' اور در پرده فرانس کا نفوذ و رسوخ بهي بڑهاتے رهتے هیں - اس تمهید مداخلت کي بنا پر انگلستان نے تسلیم کرلیا هے که فرانسیسی افسروں کے علاوه اور جتنے افسر هونگے ' سب انگریز هونگے ' یعني اتحاد برطانیه و فرانس ' جو مصر و مراکش کے متعلق پہلے سے قایم هے ' اب مشرق صغیر بهي اُسی سلسله میں منسلک هو جائیگا !!

مرهم از لبهاش می جویند هر جان نگار
واے بر ریشے که آن را از نمک مرهم کنند !

مفـــردات جـــذبات

علـــم النفس کا ایک باب

حـظ و کـرب

اثر : مسٹر عبد الماجد - بي - اے - (لکھنؤ)

(۲)

چند اهـــم تفریعات

گذشته نمبر میں احساس کي بابت اصولي نظریه کا بیان تها - صفحات ذیل میں اس مسئله کي چند اهم تفریعات درج کي جاتي هیں :

(۱) دنیا کي کوئي لذت ‘ درد و اذیت کی آمیزش سے پاک نہیں هوتي ‘ بلکه هر انبساط کے اندر انقباض کا شایبه لازمي طور پر شامل رهتا هے -

یه هم ابهي اوپر کہه چکے هیں که حظ نام هے اعصاب کے ایک محدود و متعین عمل کا ‘ اور چونکه هر عمل سے اعصاب میں کسي نه کسي قدر تکان پیدا هونا ضروري هے ‘ اسلیے کوئي حظ ایسا نہیں هوسکتا ‘ جسکے متعاقب کرب نه واقع هو - جس طرح هر کون کے لیے فساد اور هر محنت کے لیے خستگي لازمي هے ‘ اسي طرح ضروري هے که هر حرکت عصبي کے بعد ایک کسل و تکان پیـــدا هو‘ اور اسي کا نام انقباض ‘ کرب ‘ اذیت هے -

(۲) کوئي حیات انساني ‘ آلام و تکالیف سے قطعاً پاک نہیں رہ سکتي -

چونکه حیات عبارت هے مجموعۂ حرکات سے ‘ اور حرکات نام هے انتشار سالمات کا ‘ جو مرادف هے انقباض و کرب کا ‘ اسلیے هر ذي حیات کے لیے کرب و اذیت ناگزیر هے - پهر چونکه هر حیات انساني لازمی طور پر حیات اجتماعی هوني چاهیے ‘ اور حیات اجتماعي ممکن نہیں ‘ جبتک که افراد کی آزادي اعمال محدود نه کردي جاے ‘ اور اسی تحدید حریت کا نام احساس کرب هے ‘ پس اسلیے بهی درد و الم حیات انسانی میں ناگزیر هے -

(۳) قوت احساس ‘ مدارج تمدن کے متناسب هوتي هے -

احساس ‘ چونکه نفس کے ایک خاص شعبے کا نام هے ‘ اسلیے اسکا نشو و نما عام نفسي نشو و نما کے تابع هوتا هے - یعني جن لوگوں کے عام قواے نفس نمو یافته هوتے هیں ‘ انکي قابلیت احساس بهي بڑهی هوئي هوتي هے - اور چونکه متمدن اقوام همیشه غیر متمدن باشندوں کے مقابلے میں ذهني حیثیت سے بلند پایه هوتي هیں ‘ اسلیے انکے افراد بهي نسبةً نہایت ذکي الحس هوتے هیں ‘ اور ایسے ادنی سے ادنی واقعات سے متلذذ یا متالم هوتے هیں ‘ جنکے وقوع کي غیر متمدن افراد کو خبر تک نہیں هوتي -

کسي مہذب یوروپین کے نرم و گداز بستر پر خفیف شکن بهي اگر رهجاتي هے ‘ تو وہ چیں به جبیں هوجاتا هے ‘ لیکن هندوستاني دهقان بلا تکلف فرش خاک پر لیٹ رهتا هے ‘ اور اسکي پیشاني پر هلکي سي هلکی شکن کا نشان بهي نہیں هوتا -

متمدن ممالک میں هلکے سے هلکے عمل بالید کے لیے هوشیار سے هوشیار ڈاکٹر ‘ اور بہتر سے بہتر انتظامات درکار هوتے هیں ‘ اسکے مقابلے میں وحشي قبایل کے افراد بلا کسي ساز و سامان کے بلا تکلف اپنے هاتهه ‘ پیر ‘ اور دیگر اعضاء جسم کاٹ ڈالتے هیں -

عوام اس طرح کے واقعات کو طبقۂ اعلی کے تصنع پر محمول کرتے هیں - حالانکه یه صحیح نہیں - تمدن کي بلندي کے ساتهه ‘ احساسات کا نازک و دقیق هوجانا بهی لازمی هے -

ایک اور وجه متمدن افراد کے زیادہ متاثر عن الاحساسات هونے کی یه هے که چونکه ان میں عقل ‘ دور اندیشی ‘ اور پیش بیني زیادہ هوتی هے ‘ اسلیے به نسبت وحشیوں کے وہ نتایج افعال کا اندازہ انکے وقوع سے بهت پیشتر کر لیتے هیں ‘ اور اسی لیے وقوع واقعات سے بهت پیشتر هی وہ حظ یا کرب سے متاثر هونے لگتے هیں - فرض کرو که ایک بکري ذبح کرنے کے لیے هم نے خرید کی ‘ مگر چونکه وہ اپنی قسمت سے ناواقف هوتی هے ‘ عین ذبح هونے کے وقت تک اسے کوئی غم نہیں هوتا - برخلاف اسکے جس انسان کو پهانسی کا حکم سنا دیا جاتا هے ‘ وہ اسی وقت سے گهلنے لگتا هے - اسی طرح جوں جوں انسان تمدن اور عقل و علم میں ترقي کرتا جاتا هے ‘ اسي کے ساتهه ساتهه وہ اپنے آلام و لذات ‘ دونوں کے اسباب بهي بڑهاتا جاتا

گذشته نمبر کي آخري سطور میں قوت ارادي اور احساسات کے تعلق پر بحث کرتے هوے ظاهر کیا گیا هے که انسان کے تمام افعال ارادیه حس لذت و الم کے تابع هوتے هیں - اسکے متعلق ایک ضروري فٹ نوٹ شائع هونے سے رهگیا تها جو درج ذیل هے :

بعض موجودہ علماء نفس کو اس کلیه کي همه گیري سے انکار هے ‘ اور تعجب هے که پروفیسر جیمس جیسا دقیق النظر عالم نفس بهي انکا هم زبان هے - یه تسلیم کرنے کے بعد که افعال انساني کا ایک بڑا حصه اسي کلیه کي ماتحتي میں انجام پاتا هے ‘ جیمس ایک خطیبانه انداز میں کہتا هے :

” کون شخص هنسنے کي لذت کے لیے هنستا ‘ اور غضب ناک هونے کے استلذاذ سے غضبناک هوتا هے ؟ کون شخص نه چهینکے کي تکلیف رفع کرنے کي غرض سے چهینکتا هے ؟ کون شخص غم و غصه اور خوف کی حالت میں حصول لذت کے لیے انکي ملازم حرکات کا مرتکب هوتا هے ؟ “ (پرنسپلز آف سایکالوجي جلد ۲ - ۵۵۰)

لیکن عرض یه هے که یه حرکات ‘ اور نیز افعال عادیه همارے ارادے کي محکوم هي کب هوتے هیں ؟ یه تو افعال اضطراري هیں ‘ جو بلا قصد هم سے از خود سر زد هوجاتے هیں - حالانکه احساس حظ و کرب کا دایرۂ عمل به حیثیت محرکات افعال ارادي تک محدود هے - یه بهي قابل لحاظ هے که محرکات افعال صرف موجودہ احساسات هي نہیں هوتے ‘ بلکه احساسات کے تصورات بهي هوتے هیں - (منه)

ہے ' اور اکثر حالات میں اصل واقعات مسرت و غم سے زیادہ ' ان چیزوں کا تصور خوش آیند یا روح فرسا ہوتا ہے (۱) -

پھر محض انسان کی عقل و پیش بینی ہی نہیں ' بلکہ اسکی تمام تمدن زائیدہ صناعیاں و دستکاریاں ' ریل ' تار ' جہاز ' ہوائی جہاز ' و آلات جنگ ' جہاں ایک طرف اسکے اسباب راحت و مسرت میں اضافہ کرتے ہیں ' وہاں دوسری طرف اسکی تکالیف و بربادی کا سامان بھی اپنے اندر رکھتے ہیں -

(۴) مختلف احساسات ' معاشرت کی وقعت و قیمت کے لحاظ سے مختلف درجات میں رکھے جاسکتے ہیں -

ہمارے احساسات ' اگرچہ من حیث الاحساس ' سب کے سب مساوی درجہ کے ہوتے ہیں ' تاہم بازار معاشرت میں انکی قیمتیں مختلف ہوتی ہیں - بعض احساسات پست و ادنی خیال کیے جاتے ہیں - بعض بلند و اعلی ' اور بعض بلند تر و اعلی تر - یہ فرق مراتب ' محض اٹکل کی بنا پر نہیں ' بلکہ ایک خاص اصول کے ماتحت ہے - یعنی

> جو احساسات ' بقاے افراد و حفظ نوع سے براہ راست متعلق ہیں ' وہ ادنی درجہ کے ' اور جو اس سے صرف بعید و بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں ' وہ اعلی درجہ کے سمجھے جاتے ہیں - بہ الفاظ دیگر ' احساسات کی پستی و بلندی کا انحصار لوازم حیات سے علی الترتیب انکے قریب و بعید تعلقات رکھنے پر ہے

اس کلیہ کی توضیح چند مثالوں سے ہوگی - غور کرو نوع یا نسل کی بقا کا دار و مدار کس فعل پر ہے ؟ ظاہر ہے ' کہ عمل زوجیت پر ' لیکن یہ بعینہ وہ فعل ہے ' جس سے تعلق رکھنے والے احساسات کا ذکر تک ہر مہذب سوسائٹی میں سخت معیوب خیال کیا جاتا ہے ' اور تمام الفاظ ' جو اس فعل کی جانب بعید اشارہ بھی کرتے ہیں ' " فحش " خیال کیے جاتے ہیں - اسکے بعد اُن افعال کا نمبر ہے ' جو اس عمل کے مقدمات کا کام دیتے ہیں - مثلاً یورپ میں کورٹ شپ - اس قسم کے افعال اتنے شرمناک نہیں خیال کیے جاتے - چنانچہ ہم علانیہ انکے متعلق گفتگو کرسکتے ہیں - تاہم انکی حالت عمل پر شرم و حجاب کا پردہ پڑا رہتا ہے ' یعنی سوسائٹی اسکو جایز نہیں رکھتی کہ ان افعال کا وقوع علانیہ ہو - اس سے بھی اُتر کر وہ افعال ہیں ' جنکا تعلق فعل بقاے نسل سے نہایت بعید ہوتا ہے - مثلاً عورت کا خارجی ذرایع ' یعنی لباس ' زیور وغیرہ سے اپنے تئیں دلفریب بنانا - ظاہر ہے کہ اس تزئین و آرایش کا مقصد محض نمایش ہوتا ہے ' تاہم اگر شوہر یا اُس خاص شخص کے علاوہ ' جسکے لیے یہ سامان کیا گیا ہے ' کسی اور شخص کی نظر اُس پر پڑ جاتی ہے تو سخت محجوب ہوتی ہے - غرض کہ جو احساسات بقاے نسل سے تعلق رکھنے والے افعال سے جتنا زیادہ وابستہ ہوتے ہیں ' اُتنے ہی وہ پست و ادنی درجہ کے سمجھے جاتے ہیں -

یہی حال اُن افعال کا بھی ہے ' جن پر افراد کی حیات کا انحصار ہے - خیال کرو کہ جسم کی تمام خارج کردہ کثافتوں ' یہانتک کہ ناک صاف کرنے اور تھوکنے کا ذکر بھی مہذب حلقوں میں کسقدر مکروہ و ناشایستہ سمجھا جاتا ہے ؟ رفتہ رفتہ جوں جوں شایستگی و نفاست مزاجی ترقی کرتی جاتی ہے (اور جسکا نمونہ ہمیں آج کل کی اونچے طبقے کی یورپین خواتین میں ملتا ہے) معدہ ' انتڑیاں ' شکم ' لبلبہ ' وغیرہ آلات ہضم کا نام لینا تک سخت بد تہذیبی خیال کیا جانے لگتا ہے - کھانا کھانے کا فعل ' بہ ظاہر اس اصول کے منافی معلوم ہوتا ہے ' اور بلا شبہ ایک حد خاص تک وہ اس کلیہ کے مستثنیات میں داخل ہے ' لیکن صرف ایک حد تک ' اس سے زاید نہیں - کھانا کھانے کی حالت میں دفعۃً کسی غیر شخص کا آ جانا ' کھانے والے اور آنے والے ' دونوں کو محجوب کر دیتا ہے - ہم خود جب کسی کھانا کھاتے ہوے شخص سے ملتے ہیں تو کوشش کرتے ہیں کہ اسکے کھانے پر ہماری نگاہ نہ پڑے - اسکے علاوہ ضیافتوں کے موقع پر اسکا خاص اہتمام رہتا ہے کہ کھانے والوں کی توجہ ' گفتگو وغیرہ دیگر مشاغل کی جانب مصروف رہے ' اور اعلی طبقوں میں غذا کے ذایقہ وغیرہ کا ذکر تک کرنا سخت بد مذاقی خیال کیا جاتا ہے - اس سے ظاہر ہوگا کہ کھانا کھانے کی مثال بھی کلیہ بالا کے معارض نہیں ' بلکہ ایک حد تک مؤید ہے -

اسکے مقابلے میں اُن مشاغل کو دیکھنا چاہیے ' جنکا قیام حیات سے نہایت بعید تعلق ہے ' اور جنھیں ہم صرف تفنن طبع کے لیے اختیار کرتے ہیں - مثلاً کسی قدرتی سینری (منظر) میں دریا ' پہاڑ ' سمندر ' سبزہ زار وغیرہ ' یا کسی اعلی انسانی صناعی کو دیکھکر ' یا وہ احساسات جو سماع موسیقی سے پیدا ہوتے ہیں ' نہایت اعلی خیال کیے جاتے ہیں ' اور جن لوگوں کے یہ احساسات قوی ہوتے ہیں ' اُنھیں " صاحب ذوق " و " خوش مذاق " وغیرہ کا لقب دیا جاتا ہے -

استحالۂ احساس

(۵) بعض حالات میں ممکن ہے کہ انبساط ' انقباض ' اور انقباض ' انبساط کی شکل میں تبدیل ہو جاے -

احساس حظ و احساس کرب ' جیساکہ ہم اوپر کہہ آے ہیں ' چونکہ نام ہے کسی ذات اور اسکے ماحول کے درمیان علی الترتیب موافقت و غیر موافقت کا ' اور یہ بالکل ممکن ہے کہ جو شے پہلے ہمارے مزاج کے موافق تھی ' اب ناموافق ہوگئی ہو - یا جو پہلے ناموافق تھی ' اب موافق ہوگئی ہو - اس لیے انبساط کا انقباض میں ' اور انقباض کا انبساط میں تبدیل ہوجانا بھی بالکل ممکن ہے - جو لوگ بچپن میں کھیل کود ' اُچک پھاند پر جان دیتے تھے ' بڈھے ہوکر اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں - بعض غذائیں اب ہم رغبت سے کھانے لگے ہیں ' حالانکہ چند سال پیشتر انکی صورت سے بھی کراہیت آتی تھی - سردی کے موسم میں برف کو چھونا تک گوارا نہ تھا ' لیکن گرمیوں میں اُسے ذوق و شوق سے ہاتھوں ہاتھہ لیتے ہیں - یہ تمام واقعات اسی کلیہ بالا کے تحت میں حل ہوتے ہیں - اس " استحالۂ احساسات " کی حسب ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں :

(الف) ماحول میں تغیر - مثلاً موسم ' اور آب و ہوا وغیرہ کی تبدیلی -

(ب) ذات میں تغیر ' مثلاً عمر میں نشوونما ' دفعۃً کسی مرض میں مبتلا ہوجانا ' یا اُس سے شفا پانا -

یہ دونوں صورتیں غیر ارادی ہوتی ہیں ' اور علی العموم دفعۃً ' لیکن جو صورت انسان کے تصرف و اختیار کے اندر ہے ' اسکا نام ہے :

(ج) مشق و تمرین ' یعنی ناموافق چیزوں کی تدریجی مزا ولت کرکے انکو موافق بنا لینا اور انکا خوگر ہوجانا - [رہیں اکتساب

---

(۱) اسکا تجربہ ہر شخص کو اپنی زندگی میں ہوا ہوگا کہ اکثر آیندہ مصایب کا تصور ' خود ان مصایب سے بڑھکر تکلیف دہ ہوتا ہے - غالب نے خوب کہا ہے :-

بے تکلف در بلا بودن بہ از بیم بلاست
قعر دریا سلسبیل و روے دریا آتش ست

عوايد كي عملي تدابير ' تو اولاً تو اس بحث کے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں ' دوسرے ہم اسکي كسي قدر تفصيل اپنے ایک علحدہ مضمون میں کرچکے ہیں]

حس لذت و الم کا ایک اہم فرق

(۲) آلام كي طرح لذات کبھي تيز و شديد نہيں ہوسکتیں - دیکھا ہوگا کہ شدید درد کي حالت میں ساري رات کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور کسي پہلو کل نہیں پڑتی - فرط غم کي حالت میں پچھاڑیں کھاتے ہیں اور سینہ کوبي کرتے کرتے اپنے تئیں ہلکان کر ڈالتے ہیں ' لیکن فرط مسرت میں کبھي یہ بے تابي اور بیقراري طاري ہوتے نہ دیکھي ہوگي - اسکي وجہ ظاہر ہے - انبساط نام ہے اعصاب کی معتدل ورزش کا ' اور اس پر انبساط کا اطلاق اسي وقت تک ہو سکتا ہے ' جبتک کہ اس میں اعتدال ہے ' اور جہاں انبساطي كيفيت حدود اعتدال سے متجاوز ہوئي ' وہ انبساط نہیں رہتی ' بلکہ بجاے خود ایک کرب و الم ہو جاتي ہے - اطمینان ' سکون ' چین ' کل ' راحت ' کے حدود مقرر ہیں ' لیکن اضطراب ' بیقراري ' بیچیني ' بے کلي ' کرب کي کوئي انتہا نہیں ہو سکتي -

وجدان

احساس کا نظریہ مع اسکی اہم تفریعات کے بیان ہو چکا - اب دو لفظوں میں صرف یہ کہدینا باقي ہے کہ احساس ' جسکے دو رخ ہیں : ایک حظ اور انبساط کا ' دوسرا کرب و انقباض کا ' وجدان کي منزل اولین کا نام ہے - وجدان جسوقت تک سادہ ' بسیط اور مفرد حالت میں ہے ' احساس کہلاتا ہے اور جب پیچیدہ ' مرکب اور مخلوط شکل اختیار کر لیتا ہے ' تو جذبے کے نام سے موسوم ہوتا ہے - گویا احساسات ' جذبات کے عناصر و مفردات ہیں - یعني جذبات کي جب تحلیل کي جاتي ہے ' تو آخر کار وہ احساسي کیفیات ہي پر آکر ٹھیر جاتے ہیں - جذبات کي ماہیت ' اور مہمات جذبات کي مفصل تشریح ' آیندہ ابواب کا موضوع ہے -

الہلال

یہ مضمون کتاب کا ایک ٹکڑہ ہے ' اور امید ہے کہ اسکے اور ابواب بھي شائع ہوں - مسٹر عبد الماجد اُن معدودے چند تعلیم یافتہ ارباب علم میں سے ہیں ' جنکو تصنیف و تالیف اور تراجم علمیہ سے ذوق ہے - ان ابواب کي اشاعت سے انکا مقصود یہ ہے کہ طرز تحریر اور اسلوب بیان کے متعلق اگر ارباب علم مشورہ دیسکیں ' تو قبل از اشاعت کتاب اس سے فائدہ اٹھائیں ' مگر مجھے اسمیں شک ہے کہ لوگ اس طرح کے مضامین کو غور سے پڑھنے اور راے دینے کي زحمت گوارا کرینگے -

بالفعل صرف ایک امر کے طرف اشارہ کردینا ضروري ہے - مضمون میں جا بجا " حس لذت و الم " کو " حظ و کرب " سے تعبیر کیا ہے ' اور اسی کو بصورت اصطلاح عنوان میں بھی جگہ دي ہے - لیکن اسکے لیے " لذت و الم " ھی کے الفاظ زیادہ موزوں اور صحیح تھے -

اول تو " حظ " کے معني لذت کے نہیں بلکہ حصے کے ہیں (الحظ : النصیب ' جمعہ حظوظ) البتہ اردو اور شاید فارسي میں لذت کیلیے بولتے ہیں ' لیکن باعتبار لغت غلط ہے ' اور عربی میں تو اس معنی کا کہیں پتہ نہیں -

پھر جب " لذت " کا ایک لفظ پیشتر سے اسکے لیے موجود ہے ' اور عربی میں ٹھیک ٹھیک اُسی مفہوم کو ادا کرتا ہے ' جو مباحث علم النفس میں آپکا مقصود ہے ' تو دوسرا لفظ کیوں تلاش کیا جاے ؟ اردو میں لذت کا لفظ اپنے اصلی معنی سے ثابت کیا ہے ' اور مختلف موقعوں پر بولا جاتا ہے ' لیکن عربی میں یہ ہمیشہ " الم " کے مقابلے میں لایا جاتا ہے ' اور لغت میں اسکی تعریف " نقیض الالم " ہے -

" کرب " اور " الم " میں بھی فرق ہے - کرب صرف " حزن " کے معنوں میں آتا ہے ' لیکن " الم " میں اس سے زیادہ وسعت اور تعمیم ہے -

بقیـــہ شـــذرات

ھنــا و ھنـــاك

محمد شریعي پاشا مصر کے ایک نامور دولتمند رئیس ہیں - ارض شام میں اُنھوں نے تین شاخ در شاخ ریلوے لائین جاري کرنے کي درخواست کي ہے -

(۱) ایک لائین غـزہ سے بیر سبع تـک -

(۲) غـزہ سے یافا و بیت المقدس تـک -

(۳) غـزہ سے مصـر تـک -

دو درخواستیں خود اھل شام نے بھي دي ہیں ' جن میں ایک اجراء ریلوے اور ایک جہاز راني کے متعلق ہے - ٹراموے کے لیے بھي ایک درخواست پیش ہوئي ہے ' جو امید ہے کہ منظور ہو جائیگی -

مسلمانان شـام کي اس پر آشوب حالـت کا اندازہ کیجیے کہ مظالم یورپ نے اُن کے دل پاش پاش کر دیے ہیں ' مگر بقاے حیاۃ کي فکروں سے وہ اس حالـت میں بھي غافل نہیں ! نہ اس لیے کہ مظلومان بلقان کا اُن کو درد نہیں ہے ' بلکـہ محض اس لیے کہ وقت فرصت سے فائدہ اٹھانے میں اگر پیش قدمي نہوي تو یہی اجارے فرنگي سرمایہ داروں کو ملجائینگے - لیکن ہندوستان کي حالـت کسقدر افسوس ناک ہے کہ تمام موارد ثروت پر غیر ہندوستاني قومیں قابض ہوتي جاتي ہیں ' تاہم کسي ہندوستاني سرمایـہ دار کو اس کا احساس بھي نہیں ہوتا ' اور باوجود ورود مصائب کے ' پھر بھي آنکھیں بند ہیں !

زر اعانـــۂ " اردوے معلی "

جناب محمد ناظم صاحب صدیقي (ناون) سے لکھتے ہیں :

آپکے اخبار الہلال میں " اردو پریس علیگڈہ کي ضمانت " کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے ' اُسکو پڑھکر بہت صدمہ ' ہوا اور اُسوقت اور بھي اضطراب پیدا ہوا ' جب میرے ایک دوست مسٹر غلام جیلاني نے جو حال ھي میں علیگڈہ سے تشریف لائے ہیں اُن تمام امور کي تصدیق کي جو کچھہ جناب حسرت موہاني کي غربت کا حال اپنے اخبار میں درج فرمایا ہے - واقعي ایک ایسے پریس سے تین ہزار کي ضمانت طلب کرنا سراسر نا انصافي ہے - ہملوگ اپني حیثیت کے مطابق موجودہ احباب سے ایک ایک روپیہ جمع کر کے آپکي خدمت میں بھیجتے ہیں - آپ جسطرحپر چاھیں اس روپیہ سے حضرت موہاني کی امداد فرماویں - ہملوگ استدعا کرتے ہیں کہ آپ بہت جلد اسکے متعلق ایک با قاعدہ فنڈ قائم کردیں - ہملوگ کوشش کرکے جسقدر بھی روپیہ یہاں سے جمع ہوسکیگا ' آپکي خدمت میں بھیجینگے -

جن صاحبوں نے ایک ایک روپیہ دیا ہے اُنکے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں :

مسٹر غلام جیلاني - مولوي امام علیصاحب - مسٹر رشید محمد مولوي شہباز خانصاحب - محمد ناظم صدیقي -

احرار اسلام

الحریة في الاسلام

(۱)

منجملہ ان مقاصد مہمہ کے ' جنکے لیے الہلال شائع کیا گیا ' ایک مقصد اهم احرار اسلام کا باب تھا -

ارادہ تھا کہ منجملہ مستقل ابواب مضامین کے ' یہ باب بھی بالالتزام همیشہ چند صفحات کا سر عنوان رهیگا ' اور اسکے نیچے تاریخ اسلام کے ماضي و حال کے وہ واقعات اور سوانح حالات درج ہوا کرینگے ' جنسے غفلت پیشگان ملت کو اپنا حق پرستی و حریت روشی کا بھولا ہوا خواب یاد آجاے گا -

لیکن اسکے لیے سب سے پہلے بطور دیباچہ و توطیۃ مضامین کے ' ایک مبسوط تمہید کی ضرورت تھی ' تا کہ اسلام اور حریۃ صحیحہ کے رشتے کو نمایاں طور پر ظاهر کر دیا جاے -

الہلال جلد اول کے دوسرے نمبر هی سے اسکا سلسلہ شروع کرنا چاہا ' اور اسکي پہلی تمہیدي قسط " الحریة فی الاسلام " کی سرخی سے شائع بھی کي ' لیکن اسکے بعد سے آجتک کہ دوسري جلد کا اختتام درپیش ہے ' اسکے متعلق ایک حرف لکھنے کي مہلت نہ ملي - احباب کرام نے بارہا یاد دلایا ' اور بھولا تو میں بھي نہ تھا ' لیکن کیا کرتا کہ اپنی بساط میں زندگي اور زندگي کے اوقات کي ایک هي اینٹ تھي - کن کن عمارتوں کي دیواریں اس سے چنتا ' اور ایک هي پتھر کو کہاں کہاں لگاتا ؟

فرصت دیدن گل آہ کہ بسیار کم است
و آرزوے دل مرغان چمن بسیار ست !

اب چاهتا هوں کہ الہلال میں یہ سلسلہ بالالتزام شروع هو جاے - سب سے پہلے " اسلام و حریت " کے تعلق پر مختلف پہلوؤں سے نظر ڈالني چاهیے ' اور اسکے لیے سب سے پہلے قران کریم ' پھر احادیث صحیحہ ' اور اسکے بعد آثار صحابۂ و تابعین ' اور تاریخ اسلام کے عام حالات و سوانحات سے مدد لیني چاهیے -

سلسلۂ بیان کیلیے ضروري تھا کہ الہلال جلد (۱) نمبر (۲) کا تمہیدي مضمون سامنے آجاے ' اسلیے آج کي اشاعت میں وہ مکرر شائع کیا جاتا ہے - اسکے بعد اصلی سلسلہ جو طیار و مستعد ہے ' شائع هونا شروع هو جاے گا -

و ما توفیقي الا باللہ -

یا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار ؟ ما تعبدون من دونہ الا اسماء ' سمیتموها انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان " ان الحکم الا للہ " امر الا تعبدوا الا ایاہ ' ذلک الدین القیم ' و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۱۲ : ۴۱)

اے یاران محبس ! بہت سے مالک اور آقا بنا لینا اچھا ہے یا ایک هي خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو اللہ کو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کي پوجا کر رہے ہو ' تو یہ اسکے سوا کیا ہے کہ چند نام هیں جو تم نے اور تمہارے پیشرؤں نے گھڑ لیے هیں ؟ حالانکہ خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بھیجی نہیں - اے گمرا هو یقین کرو کہ تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا هي کیلیے ہے ' اس نے حکم دیا ہے کہ صرف اُسي کے آگے جھکو ! یہي دین اسلام کا سیدھا راستہ ہے لیکن افسوس کہ اکثر لوگ هیں جو نہیں سمجھتے !!

انسان کے تمام نوعي فضائل و محاسن اور علو و شرف کا اصلي منبع (توحید) ہے - اس کا اعتقاد انسان کو خدا کے آگے جسقدر تذلل و تعبد اور انکسا و ابتہال کے ساتھہ جھکاتا ہے ' اُتنا هي خدا کي پیدا کي هوئي تمام کائنات کے آگے سر بلند و مغرور کر دیتا ہے - دنیا کي کوئي طاقت ' اور خدا کے سوا کوئي هستي ' اسکے دل کو مرعوب و محکوم نہیں کرسکتي - وہ ایک چوکھٹ پر سر جھکا کر ' اور تمام بند گیوں اور فرماں برداریوں سے آزاد هو جاتا ہے ' اور ایک کا هو کر سب کو اپنا بنا لیتا ہے -

(اسلام) اسي اعتقاد کی دعوت لیکر آیا ' اور (ان الحکم الا للہ) کي صدا کے ساتھہ حکومت ' خاندان ' نسب ' رسم و رواج ' اور تمیز قوم و مرزبوم کي وہ تمام بیڑیاں کٹ کٹ کر گئیں ' جنکے بوجھہ سے نوع انساني کے پاؤں شل هوگئے تھے ' لیکن یہ کتنے تعجب کي بات ہے کہ آج صدیوں سے اُسکے پیرو اپنے اندر اس حریت بخش تعلیم کا کوئي ثبوت نہیں رکھتے - انکے تمام اعمال یکسر نفس و اوهام اور انسان و اجسام کي غلامي و تعبد کا نمونہ هیں ' اور وہ جن بیڑیوں کو کاٹنے آئے تھے ' اُنسے زیادہ بوجھل بیڑیاں آج خود اُنکے پانوں کا زیور هیں !!

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بوالعجبي ست !

پھر کیا ایک هي علت دو متضاد نتائج پیدا کر سکتي ہے ؟ اور کیا تاریخ اسلام کے آغاز کے صفحے ' اسکے وسط و آخر کے مقابلے میں غلط اور پُر فریب تو نہیں هیں ؟ اور اگر نہیں هیں ' تو کیا اسلام کي دعوت کي گھڑي ' چند ابتدائي سالوں هي تک کیلیے کوکي گئي تھي ؟

یہ سوالات هیں ' جو قدرتي طور پر اس موقعہ میں پیدا هوتے هیں -

گذشتہ نصف صدي سے عالم اسلامي کي نئي بیداري آزادي و حریت کے ولولوں سے معمور ہے - علی الخصوص پچھلے چھہ سالوں کے اندر تمام اسلامي ممالک میں جمہوریت اور آزادي کي تحریکیں پیدا هوئیں ' ایران اور ترکی میں پارلیمنٹیں قائم هوئیں '